

رضا خانی غلام مہر علی بریلوی کی اہلسنت والجماعت علماء
دیوبند کے خلاف لکھی جانے والی دل آزار اور سرایا کذب کتاب بنام
دیوبندی مذهب کا علمی محاسبہ
کا علمی تحقیقی مدلل اور دلائل قاہرہ سے دندان شکن جواب

بریلوی مذهب کا علمی محاسبہ

جلد دوم

مؤلف:

ترجمان اہلسنت علامہ سعید احمد قادری

ناشر: جامعہ عربیہ اسلامیہ العلوم

گلشن اقبال بلاک نمبر ۲، کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

رضا خانی غلام مہر علی بریلوی کی اہلسنت والجماعت علماء دیوبند
کے خلاف لکھی جانے والی دل آزار اور سراپا کذب کتاب ہنام
”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“

کا علمی تحقیقی مدلل اور دلائل قاہرہ سے دندان شکن جواب

بریلوی مذہب کا علمی محاسبہ

جلد دوم

مؤلف

ترجمان اہلسنت علامہ سعید احمد قادری

ناشر

جامعہ عربیہ احسن العلوم گیشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب :	بریلوی مذہب کا علمی محاسبہ جلد دوم
نام مؤلف :	ترجمان اہلسنت علامہ سعید احمد قادری
ضخامت :	صفحات
سائز :	30 x 20
تعداد :	1100
قیمت :	300/- روپے
ناشر :	ادارہ نشر و اشاعت جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی نمبر 47

فکر نین کرام کی خدمت میں گزارش

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی قسم کی کوئی کتابت کی غلطی یا کوئی لفظی غلطی رہ گئی ہو تاہم کتابت کی تصحیح میں حتی الوسع بڑی احتیاط کی گئی ہے یا کوئی عبارت سہواً اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کے عقیدے کے خلاف تحریر ہو گئی ہو تو اس کو علماء اہلسنت دیوبند کے خلاف بطور استشہاد کے ہرگز نہ پیش کیا جائے بلکہ برائے کرم مہربانی فرما کر ادارہ نشر و اشاعت جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی نمبر 47 کو بذریعہ خط و کتابت مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

منجانب: ادارہ نشر و اشاعت جامعہ عربیہ احسن العلوم

گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی نمبر 47

ضروری اعلان

کاپی رائیٹ ایکٹ آف پاکستان کے تحت اس کتاب کو بغیر ادارہ جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی کی باضابطہ اجازت کے بغیر کوئی شخص اور کوئی ادارہ شائع نہ کرے اور نہ ہی اس کا کوئی ترجمہ کرے اور نہ ہی اس کے کسی حصے یا پیرا گراف کو اس کتاب کا حوالہ دیئے بغیر نقل کرے ورنہ تمام تر ذمہ داری اسی پر ہوگی۔ اس کتاب کی تمام جلدوں کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اور ادارہ ناشر سے باضابطہ اجازت لینے بغیر اس کتاب کی کسی جلد کو شائع کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

اور اس کتاب بریلوی مذہب کا علمی محاسبہ کے لکھوانے اور نشر و اشاعت کی یعنی کہ اس کتاب کے بارے میں ہر قسم کی ذمہ داری ادارہ نشر و اشاعت جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی نمبر 47 نے قبول کی ہے۔

منجانب: ادارہ نشر و اشاعت جامعہ عربیہ احسن العلوم

گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی نمبر 47

فہرست مضامین

۱. انتساب ۱۶
۲. اظہار تشکر ۱۷
۳. تعارف بریلویت ۱۸
۴. بریلویوں کے لئے ایک لمحہ فکر یہ ۳۰
۵. پیش لفظ ۳۶
۶. حلوا خوری کا الزام ۱۳۳
۷. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۱۳۴
۸. حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی اصل اور پوری عبارت ... ۱۳۷
۹. اعلیٰ حضرت بریلوی کی حلوا خوری ۱۳۹
۱۰. مولوی احمد رضا خان بریلوی کا شخصہ حلوا ۱۴۰
۱۱. حلوا کے بارے میں ارشاد اعلیٰ حضرت بریلوی ۱۴۱
۱۲. جیسے زردہ یا حلوا ۱۴۳
۱۳. ختم شریف میں وقفہ کیا جائے ۱۴۵
۱۴. شب برأت کا حلوا اور قرآنی آیت کا جعلی سہارا ۱۴۶
۱۵. اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ختم شریف کی نذر و نیاز حاصل کرنے کا عظیم کارنامہ ۱۴۸
۱۶. رضا خانی مؤلف کی محدث آنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ پر الزام تراشی ۱۵۰
۱۷. رضا خانی مؤلف کی تذکرۃ الرشید کی طویل ترین عبارت میں خیانت ۱۵۱

۱۸. تذکرۃ الرشید کی طویل ترین اصل اور پوری عبارت ۱۵۲
۱۹. سید الاولیاء حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی اور رضا خانی مؤلف کے لیے لمحہ فکریہ ۱۵۹
۲۰. ذکر واذکار کا عجیب و غریب وظیفہ ۱۶۲
۲۱. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۱۶۵
۲۲. علماء اہلسنت دیوبند کی مصدقہ کتاب المہند علی المسند کی صحیح اور بے غبار عبارت ۱۶۶
۲۳. محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر الزام ۱۹۲
۲۴. رضا خانی مؤلف کی فتاویٰ رشیدیہ میں خیانت ۱۹۲
۲۵. فتاویٰ رشیدیہ کا اصل اور پورا فتویٰ ۱۹۴
۲۶. فتاویٰ رشیدیہ کے فتویٰ کا جواب اول ۱۹۶
۲۷. فتاویٰ رشیدیہ کے فتویٰ کا جواب دوم ۱۹۹
۲۸. فتاویٰ رشیدیہ کے فتویٰ کا جواب سوم ۲۰۴
۲۹. شان الوہیت اور ذوق اعلیٰ حضرت بریلوی ۲۱۵
۳۰. خدا تعالیٰ کی ذات پاک اور ارشاد اعلیٰ حضرت بریلوی ۲۲۰
۳۱. عقیدہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی ۲۲۰
۳۲. اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی عقیدت اور محبت ۲۲۴
۳۳. مولوی محمد یار گڑھی والے کا لرزہ خیز ارشاد ۲۲۶
۳۴. نہ خالق ہوں نہ مخلوق ۲۲۸
۳۵. فوائد فریدیہ کی عبارت اور شانِ خدا ۲۲۹
۳۶. مسئلہ حاضر و ناظر اور بریلوی عقیدہ ۲۳۰

۳۷. مسئلہ حاضر و ناظر اور توحید رضا خانی ۲۳۰
۳۸. مخلوق کے بارے میں حاضر و ناظر کا جذبہ ۲۳۱
۳۹. عزازیل کی حاضری؟ ۲۳۳
۴۰. حق تعالیٰ کا ارشاد اور عقیدہ حاضر و ناظر ۲۳۵
۴۱. حاضر و ناظر اور عیسائیوں کا عقیدہ ۲۳۶
۴۲. ولی کامل حضرت نخی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ۲۳۷
۴۳. ولی کامل حضرت نخی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ نے مزید ڈانٹ ڈپٹ کر فرمایا ۲۳۷
۴۴. ولی کامل کا ارشاد حق ۲۳۸
۴۵. ولی کامل کا اسلامی عقیدہ ۲۳۹
۴۶. حضرت نخی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں حاضر و ناظر ہونے کا اسلامی عقیدہ ۲۴۰
۴۷. توحید خدا اور عقیدہ احمد رضا بریلوی ۲۴۱
۴۸. شان خدا اور بریلوی توحید ۲۴۲
۴۹. عقیدہ حاضر و ناظر اور شرعی تحقیق ۲۵۶
۵۰. لفظ مربی پر رائی کا پہاڑ ۲۵۳
۵۱. مرثیہ گنگوہی کے شعر میں خیانت ۲۵۳
۵۲. مرثیہ کا پورا اور مکمل شعر ۲۵۵
۵۳. لفظ مربی اور رب قرآن مجید سے ثابت ہے ۲۵۶
۵۴. لفظ مربی کا جواب رضا خانی مؤلف کی اپنی کتاب سے ۲۵۹
۵۵. لفظ مربی کے استعمال پر مؤلف جاء الحق کا ارشاد ۲۶۲

۵۶. لفظ مربی کے استعمال پر حضرت صاحبزادہ مولوی کا ارشاد بھی پڑھیے..... ۲۶۳
۵۷. خواب کے واقعہ پر بہتان عظیم..... ۲۶۳
۵۸. سنگین الزام اور بہتان عظیم..... ۲۶۵
۵۹. رسالہ الامداد میں درج شدہ خواب کا پورا واقعہ..... ۲۶۵
۶۰. اعلیٰ حضرت بریلوی کا فیصلہ..... ۲۷۷
۶۱. ملت رضا خانیہ سے سوال..... ۲۸۳
۶۲. بالخصوص رضا خانی مؤلف کی توجہ کے لیے..... ۲۸۵
۶۳. نہیں شرط مسلمانی؟..... ۳۲۳
۶۴. ساقی کوثر کون؟..... ۳۲۳
۶۵. محبت ہو تو ایسی ہو؟..... ۳۳۸
۶۶. انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برابری کا سنگین الزام..... ۳۵۱
۶۷. رضا خانی مؤلف کی حیانت..... ۳۵۱
۶۸. حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اشرف العلوات اور مزید الحجید کی اصل طویل عبارت..... ۳۵۳
۶۹. مقام اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی..... ۳۸۲
۷۰. اعلیٰ حضرت بریلوی ہر لغزش سے محفوظ ہیں..... ۳۸۲
۷۱. جو ہے فرق تو اتنا؟..... ۳۸۳
۷۲. پیر و برشد کے بارے میں مدح سرائی کا نرالا انداز..... ۳۸۳
۷۳. خواجہ فرید کے زوہپ میں کون؟..... ۳۸۵
۷۴. اللہ تعالیٰ کی پاک ذات اور عقیدہ الوہیت..... ۳۸۶

۷۵. کتنی عظمت والی شان؟ ۳۸۷
۷۶. حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ اکبر سنا تو؟ ۳۸۸
۷۷. فرشتوں کے بارے میں نرالا عقیدہ ۳۹۲
۷۸. دونوں نہ رہے؟ ۳۹۲
۷۹. عجیب و غریب تذکرہ ۳۹۷
۸۰. ذنب کی آواز پر وجد ۴۰۰
۸۱. میں ازل اور ابد کا ہوں؟ ۴۰۲
۸۲. علامت توحید؟ ۴۰۶
۸۳. صوفی کا مقام الوہیت؟ ۴۰۹
۸۴. اللہ کا وجود سمجھنا؟ ۴۱۱
۸۵. متقی کی پہچان کیسی؟ ۴۱۲
۸۶. فقیر کی پہچان ۴۱۲
۸۷. ندول ہوندرپ؟ ۴۱۶
۸۸. کیا بتاؤں کہ وہ؟ ۴۱۷
۸۹. حضرت احمد رافعی جامی کا دعویٰ؟ ۴۱۷
۹۰. سنت اور فرض کے درمیان فرق ۴۲۰
۹۱. نماز کی نیت ۴۲۱
۹۲. واصل باللہ کا ذکر ۴۲۳
۹۳. حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف چند غلط عقائد کی نسبت ۴۲۵

۹۴. ولایت کا نرالا مقام ۴۲۷
۹۵. عارف باللہ کا مقام کہاں؟ ۴۳۱
۹۶. ایک عارف کا ناخن اور اس کی وسعت کا مقام ۴۳۴
۹۷. ہاتھ میں دے دیا ۴۳۷
۹۸. ریت کے ذرات اور بالوں کی تعداد کا علم ہو؟ ۴۳۸
۹۹. تصویر میرے پیر کی ۴۴۲
۱۰۰. پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے؟ ۴۴۵
۱۰۱. عقیدہ توحید؟ ۴۴۶
۱۰۲. مدینے کی گلیوں میں چلنا پھرنا ۴۴۷
۱۰۳. مخلوق کو خدا ماننے کا عقیدہ ۴۴۸
۱۰۴. عقیدہ توحید اور مولوی محمد یار صاحب گڑھی والے کا پیغام ۴۴۸
۱۰۵. عقیدہ توحید کا ایک اور حسین انداز ۴۴۹
۱۰۶. نقشہ ملا کوئی نہیں سکتا؟ ۴۵۰
۱۰۷. گزر گئی گزر گئی؟ ۴۵۳
۱۰۸. کیا الٹی چال؟ ۴۵۴
۱۰۹. مولوی احمد رضا کا عقیدہ توحید ۴۵۵
۱۱۰. مخلوق میں خدائی طاقت؟ ۴۵۸
۱۱۱. کعبہ گنگوہ کا الزام ۴۵۸
۱۱۲. مرثیہ گنگوہی کا اصل اور مکمل شعر ۴۵۹

۱۱۳	اعلیٰ حضرت بریلوی کا ارشاد	۴۶۲
۱۱۴	آپ کو محفوظ رکھا؟	۴۶۵
۱۱۵	شاعری میں کوئی استاد نہیں؟	۴۶۶
۱۱۶	تکلیفِ رخصت کا تصور	۴۶۶
۱۱۷	تو یہاں پر ایک لطیفہ بھی پڑھ لیجئے	۴۶۸
۱۱۸	رضا خانی مؤلف کا باطل خیال	۴۶۸
۱۱۹	رضا خانی مؤلف کی خیانت	۴۶۸
۱۲۰	مرثیہ گنگوہی کا مکمل شعر	۴۶۹
۱۲۱	حدیث شریف سے توسل کا ثبوت	۴۷۱
۱۲۲	امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے توسل کا ثبوت	۴۷۳
۱۲۳	حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے توسل کا ثبوت	۴۷۳
۱۲۴	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے توسل کا ثبوت	۴۷۳
۱۲۵	سید زوری کی عجیب حرکت	۴۸۰
۱۲۶	رضا خانی مؤلف کی خیانت	۴۸۱
۱۲۷	شائم اداویہ اور ادا المثناق کی اصل طویل ترین مکمل عبارت پڑھیے	۴۸۳
۱۲۸	علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ	۴۸۵
۱۲۹	جناب پیر سید مہر علی شاہ صاحب آف گولڑہ شریف کا فیصلہ	۴۹۹
۱۳۰	ارشاد حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب آف گولڑہ شریف	۵۰۱
۱۳۱	رضا خانی مؤلف کی کج روی	۵۰۱

۱۳۲. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مولوی نظام الدین بریلوی کا فتویٰ ۵۰۳
۱۳۳. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رضا خانی بریلوی سوچ ۵۰۷
۱۳۴. پیر صاحب کی ٹھوکر کا کمال ۵۰۸
۱۳۵. رضا خانی مؤلف کی کم فہمی ۵۰۹
۱۳۶. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۱۰
۱۳۷. مرثیہ کا مکمل شعر ۵۱۰
۱۳۸. ارشاد اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی ۵۱۲
۱۳۹. اُمتی کا دعویٰ اور ذات نبوت ۵۱۳
۱۴۰. غالی رضا خانی بریلوی کا جذبہ عشق ۵۱۵
۱۴۱. باپ اور بیٹے کی ملاقات ۵۱۶
۱۴۲. پیر صاحب کی مدح سرائی ۵۱۷
۱۴۳. مولوی نعیم الدین مراد آبادی کا فاسد خیال ۵۱۹
۱۴۴. غلط بیانی کا عجیب ذوق ۵۱۹
۱۴۵. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۲۰
۱۴۶. حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی مکمل اور اصل عبارت ۵۲۰
۱۴۷. اعلیٰ حضرت بریلوی کا فتویٰ ۵۲۲
۱۴۸. زیارت کا شوق کم ہو گیا ۵۲۳
۱۴۹. خیر الاتقیاء کا مصداق کون؟ ۵۲۵
۱۵۰. اشداء علی الکفار کا مصداق کون؟ ۵۲۵

۱۵۱. اعلیٰ حضرت بریلوی کا بے مثل تقویٰ ۵۲۶
۱۵۲. تین ساڑھے تین برس کی عمر میں عربی زبان میں گفتگو ۵۳۵
۱۵۳. عبادت میں کابلی ۵۳۶
۱۵۴. مولوی احمد رضا خان بریلوی کی خاص تحقیق ۵۳۷
۱۵۵. حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر سنگین الزام ۵۳۸
۱۵۶. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۳۸
۱۵۷. حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی مکمل طویل ترین اصل عبارت پڑھیے ۵۴۰
۱۵۸. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۴۳
۱۵۹. حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی مکمل طویل ترین اصل عبارت .. ۵۴۴
۱۶۰. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۴۶
۱۶۱. حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی اصل اور مکمل عبارت ۵۴۷
۱۶۲. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۴۸
۱۶۳. حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی اصل مکمل عبارت ۵۴۹
۱۶۴. اپنی ماں کے ساتھ ایسا حسن سلوک؟ ۵۵۱
۱۶۵. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۵۱
۱۶۶. حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی مکمل اور اصل عبارت پڑھیے ۵۵۳
۱۶۷. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۵۶
۱۶۸. امداد المشتاق کی اصل اور مکمل عبارت پڑھیے ۵۵۶
۱۶۹. پیر صاحب کی مشغولیت ۵۵۸

- ۱۷۰۔ دلی کامل کے قارورہ کا مقام ۵۶۰
- ۱۷۱۔ پیر صاحب کے بارے میں بریلویوں کا غلط خیال ۵۶۰
- ۱۷۲۔ فقہاء عظام سے بغاوت ۵۶۲
- ۱۷۳۔ رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۶۲
- ۱۷۴۔ امداد الفتاویٰ کا اصل اور مکمل فتویٰ ۵۶۳
- ۱۷۵۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کا فتویٰ ۵۶۵
- ۱۷۶۔ فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم سے بغض و عناد ۵۶۵
- ۱۷۷۔ رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۶۶
- ۱۷۸۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی مکمل اور اصل عبارت ۵۶۷
- ۱۷۹۔ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے فتاویٰ کے چند نمونے ۵۶۸
- ۱۸۰۔ رضا خانی مؤلف کی من گھڑت عبارت ۵۷۲
- ۱۸۱۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی اصل عبارت ۵۷۲
- ۱۸۲۔ رضا خانی بریلوی کا فاسد خیال ۵۷۳
- ۱۸۳۔ رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۷۳
- ۱۸۴۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اشرف السموات کی مکمل اور اصل عبارت پڑھیے ۵۷۴
- ۱۸۵۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ نمبر ۱ ۵۷۵
- ۱۸۶۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ نمبر ۲ ۵۷۶
- ۱۸۷۔ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ ۵۷۷
- ۱۸۸۔ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی نماز اور انگریزوں کے بند کا کرشمہ ۵۷۸

۱۸۹. حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان عظیم ۵۸۳
۱۹۰. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۵۸۵
۱۹۱. جواب اول از حکیم الامت مجدد دین و ملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۵۸۵
۱۹۲. جیسا مرض ویسا علاج ۶۲۶
۱۹۳. مقام تھانوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ۶۲۹
۱۹۴. گستاخ رسول تم ہو یا ہم؟ ۶۳۱
۱۹۵. رضا خانی مؤلف ذرا ادھر بھی توجہ فرمائیں ۶۳۲
۱۹۶. غالی مرید کی عقیدت ۶۳۶
۱۹۷. پیر صاحب کی شکل میں؟ ۶۳۶
۱۹۸. جو پہلی بار پائی تھی؟ ۶۳۷
۱۹۹. حضرت ایوب علیہ السلام کی شان میں گستاخی ۶۳۸
۲۰۰. حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں توہین ۶۳۹
۲۰۱. حضرت آدم علیہ السلام بننے کا دعویٰ ۶۴۲
۲۰۲. حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی شان میں توہین ۶۴۲
۲۰۳. حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی شان میں توہین ۶۴۳
۲۰۴. امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین ۶۴۴
۲۰۵. حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کا ارتکاب ۶۴۵
۲۰۶. حضرت نوح علیہ السلام کی شان میں توہین ۶۴۶
۲۰۷. امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں شدید توہین ۶۴۸

۲۰۸. حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ پر تنقیدیں الزام ۶۳۹
۲۰۹. رضا خانی مؤلف کی خیانت ۶۳۹
۲۱۰. فخر المحمد شین استاذ العلماء حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا دندان شکن جواب ملاحظہ فرمائیں ... ۶۵۱
۲۱۱. رضا خانی مؤلف کی رضا خانی حرکت ۶۶۰
۲۱۲. براہین قاطعہ کی عبارت پر اعتراض کا منہ توڑ جواب ۶۶۰
۲۱۳. ایک بریلوی مولوی کی شہادت ۶۷۰
۲۱۴. حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ پر تنقیدیں شان سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بہتان عظیم ... ۶۷۴
۲۱۵. رضا خانی مؤلف کا بہتان عظیم ۶۷۴
۲۱۶. بریلوی مولوی کی شیطان کے بارے میں وسعت ظرفی ۷۳۷
۲۱۷. مولوی عبد السمیع رام پوری بریلوی کی عبارت ۷۳۷

﴿ انتساب ﴾

بندہ ناچیز اپنی اس تالیف کو بعد اخلاص و احترام سیدی و سندی و مرشدی امام اہلسنت سلطان العارفین سراج السالکین رئیس المتکلمین شیخ المشائخ ماہر فن اسماء الرجال زبدۃ المحدثین سید المفسرین سند الابراہ و سند العلماء امام الفضلاء جامع المعقولات و المعقولات ذرۃ شام الدین و عروۃ الجمل التین ربیع ریاض الاسلام مقتدائے انام تاج الادباء سراج الکلماء جامع الفضائل حامی توحید و سنت قاطع شرک و بدعت حضرت علامہ ابو الزاہد محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم و فیوضہم شیخ الحدیث و التفسیر جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ پاکستان

﴿ اور ﴾

شمس الفضلاء بدر العلماء حامی توحید و سنت قاطع شرک و بدعت جامع الفضائل جامع المعقولات و المعقولات شیخ المحدثین مقدم المفسرین ناشر عقیدۃ الاکابر ربیع ریاض الاسلام سند العلماء رئیس المتکلمین بحرم العلوم مخزن محاسن اخلاق شیخ طریقت رہبر شریعت فقیہ العصر مفتی اعظم پاکستان شیخ التفسیر و الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

رئیس و مؤسس الجلسۃ العربیۃ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی

کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی خصوصی دعاؤں اور توجہات مشفقانہ سے حق تعالیٰ نے بندہ ناچیز کو اس کتاب کو لکھنے کے قابل بنایا۔

خاکپائے اکابر اہلسنت و الجماعت علماء دیوبند

ناچیز سعید احمد قادری غفری عنہ

اظہار تشکر

بندہ ناچیز نمونہ سلف ناشر عقیدۃ الاکابر بر ہیج ریاض الاسلام مقتداء انا م منبع العلوم و مخزن التہوم
محی السنۃ ما حی البدیۃ الظلماء استاذ العلماء سند العلماء رئیس المحققین الفقیہ الجلیل حسام بیہ نیام
لاعدائے اسلام صفوة الصلحاء جامع المعقولات والمعتقولات شیخ التفسیر والحدیث فقیہ العصر

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

رئیس و مؤسس الجامعۃ العربیۃ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی

کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ جن کی دعاؤں اور مخلصانہ تعاون
سے یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ و ہیراستہ ہو کر منظر عام پر آئی ہے۔

خادم اہلسنت والجماعت علماء دیوبند

ناچیز سعید احمد قادری عفی عنہ

تعارف بریلویت

از تاج الادباء سراج الکملاء جامع الفضائل جامع المعقولات والمعقولات حامی توحید وسنت قاطع شرک
وبدعت ناشر عقیدہ الاکا بر سند العلماء استاذ العلماء فقیہ اعظم محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد زر
ولی خان دامت برکاتہم و فیوضہم بانی ومہتمم و شیخ الحدیث والتفسیر ورئیس دارالافتاء جامعہ عربیہ احسن العلوم
گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی۔

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم ونبیہ الامین سید الاولین والآخرین
وامام المرسلین وخاتم النبیین شافع المذنبین يوم الدين وعلى اله واصحابہ نعوذ بالهدایة والیقین۔
اتما بعد! توحید کی دعوت حضرات انبیاء کرام کی تشریف آوری کا مقصد اعظم تھا۔ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والتسلیمات کی اس دعوت حقہ کی تفسیر قرآن کریم۔ احادیث نبویہ اور جناب نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی
سیرت طیبہ کی شکل میں احسن تعبیر کے ساتھ کائنات میں موجود ہے۔ قرآن وسنت نے ایمان واسلام کی جو
تعریف وتوضیح فرمائی ہے وہ نہایت آسان لفظوں میں اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر
اعتماد و یقین کو پختہ اور راسخ کرنے کا نام ہے، اگر بنظر انصاف فکر آخرت کو سامنے رکھ کر جائزہ لیا جائے تو
مشرکین مکہ اور منافقین زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک کفر و ضلالت کی جتنی تاریکیاں ہیں
یہ درحقیقت اس مطلوبہ یقین واعتماد سے محروم ہونے اور قرآن وسنت کی تعلیمات و ہدایات سے انحراف
کرنے کی وجہ سے وجود میں آئی ہیں۔

قادیانیت ہو یا پرویزیت، نیچریت ہو یا چکڑالویت، رافضیت ہو یا رضا خانیت (بریلویت) یہ سب
فتنہ اسلام کا رنگ لئے ہوئے ہیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس اسلام کے داعی اعظم ہیں اور رحمۃ
للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں اس اسلام کے بنیادی اصول قرآن عظیم اور سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں غور

کرنے کے بعد نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ اللہ جل شانہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین و اعتماد محکم رکھنے والا اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ یہ لوگ درحقیقت ”الیوم اکملت لکم دینکم“ (الآیۃ) کے واضح منکر اور خود اسلام کی بنیادوں کے لئے ناسور اور مار آستین بنے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کے دور آخر میں جہاں اسلامی حکومتیں ٹوٹ گئیں اور افراتفری دین کی فضا بن گئی، اس وقت بھی اسلام کے صحیح داعیان نے محسوس کیا کہ مطلوبہ یقین و اعتماد کی بحالی کے بغیر مسلمانوں کے عقائد دین کا تحفظ ناممکن ہے، ہندوستان کے تمام اولیاء کرام نے اسی محنت و فکر کا بیڑہ اٹھایا جس کا زیادہ روشن ثبوت حضرت مجدد الف ثانیؒ کی دعوت اور تعلیم سے ملتا ہے۔ ان کے بعد علماء شریعت اور اکابر طریقت نے اسی محنت کو اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کا محور بنایا جس کی تفصیلات حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندان کے افکار سے ظاہر ہیں۔ اس عظیم پروگرام کے داعی دارالعلوم دیوبند کے حضرات ثابت ہوئے جنہوں نے یقین و اعتماد کی پختگی کی بحالی کے سلسلہ میں تمام محاذوں پر ثابت قدمی سے قرآن و سنت کے صحیح نقشوں کے ساتھ خدمات انجام دیں۔

ہندوستان کی مثالی متعصب اور ظالم قوم سکھوں کو تباہ کرنے کے لئے دہلی تا بالاکوٹ جہاد کے تمام محاذ خون آلودہ کر دینے والے حضرات کے پیروکار حضرات نے انبیاء کرام اور سلف صالحین کے صحیح جانشین ثابت ہوتے ہوئے شہادت تک کو ترجیح دی۔

مگر نشاید بدست راہ بردن

شرط عشق است در طلب مردن

ان ہی حضرات نے انگریز کو جو غاصبانہ تصرف کے ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں کا مذہبی دشمن ہونے کے علاوہ ملکی دشمن بھی تھا ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کرنے کے لئے مالٹا کی اسارتیں اور قید و بند کی تمام تکالیف عبادت عظمیٰ سمجھ کر برداشت فرمائیں۔ ساتھ ہی ہندوستان کی دیرینہ ہندو قوم جن کے ساتھ اختلاف

مسلل کی وجہ سے مسلمانوں کے عقائد میں شرک کی آمیزش اور اعمال میں رسوم و توہم نے جنم لیا تھا اس کے خلاف بھی نہایت ہی مثبت اور اصلاحی علمی اقدامات فرمائے اور ان تمام محاذوں کو ثابت قدمی سے چلانے کے لئے دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم درس گاہیں وجود میں آئیں۔ مگر جیسا کہ عادت رہی ہے کہ جب بھی حضرات انبیاء کرام اور ان کے متبعین نے اللہ کے دین کی بالادستی قائم کرنے کے لئے میدان عمل میں قدم رکھا دشمنوں نے طرح طرح سے انہیں اسلامی خدمات انجام دینے سے باز رکھنے کی پوری کوشش کی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

هَٰذَا كَذِبُكَ فَقَدْ كَذَبَ رَسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ. (آل عمران ۱۸۳)
 ورقہ بن نوفل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی وحی کا ذکر سننے کے بعد صاف صاف کہا تھا ”مَنْ نَبِيٍّ الْاَعْدُوْدِي“ خدا کے تمام پیغمبروں کے ساتھ دشمنی کی گئی یہاں تک کہ انہیں اپنے شہر سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا (ملاحظہ ہو شروع بخاری)۔

بالکل اسی طرح ہندوستان میں بھی علماء حق کے مقابلہ میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے دشمنوں کے ہم مسلک پیدا ہوئے جنہوں نے شہداء بالاکوٹ مجاہدین جنگ آزادی اسیران مالٹا اور داعیان توحید و سنت کو داغدار کرنے کی پوری کوشش کی اس فرق کے ساتھ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کو توحید و سنت کی دعوت کی سزا میں صابی کہا گیا اور اس جماعت حقہ کو دہابی کہا گیا۔

جیسا کہ مشرکین مکہ نے ۳۶۰ بتوں کو خدا سمجھنے کے باوجود اپنے آپ کو ابراہیمی کہا جس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ وَاللّٰهُ لَقَدْ خَالَفْتُمْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ“ (ماخوذ از کتب تفسیر) بالکل اسی طرح ان مشرکین ہند نے عقائد و اعمال میں ہندوؤں کی تقلید کرتے ہوئے اپنے آپ کو سنی عاشق رسول ﷺ کہلوانے کے دعوے کئے چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ نام نہاد عاشقان رسول ﷺ نے اعمال سے لے کر عقائد تک ایک متوازی شریعت قائم کر ڈالی جس کا اقرار ان الفاظ میں کیا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار کرنا اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرایا گیا تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام بشر تھے۔ ”الہی خالق بشرا من طین“ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی بشر کی اولاد ہیں۔

آج کل اعمال کی ہندوانی رسوم و بدعات کا ایک سیلاب امنڈ رہا ہے جس میں امت کو بہایا جا رہا ہے۔ چپے گیارہویں، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسیاں، عرس وغیرہ خود تراشیدہ رسوم جاری کر لی گئیں اور یہ سب کچھ اس لئے کرنا پڑا کہ علیحدہ دین و مذہب استوار کر لیا جائے۔

صحابہ کرام قرآن شریف کی تفسیر کرتے وقت نہایت خائف رہتے تھے (ملاحظہ ہو مقدمہ تفسیر ابن کثیر و مقدمہ تفسیر ابن جریر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے قرآن شریف کا ترجمہ و تفسیر جان بوجہ کر غلط بیان کی اس نے کفر کیا اور اگر کسی نے بغیر سوچے سمجھے ترجمہ و تفسیر کی گو وہ صحیح بھی نکلی تو اس نے غلطی کی۔ (حوالہ بالا)

جناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے متوازی دین مذہب کی بنیاد رکھتے ہوئے قرآن کی جو تحریف کی جسے کوثر و تسنیم سے دھلا ہوا ترجمہ کہا جاتا ہے وہ اس شان سے کی کہ کتب و تفسیر و لغت وغیرہ دیکھے بغیر آپ از بانی فی البدیہہ برجستہ بولتے جاتے اور صدر الشریعہ اسے لکھتے جاتے (ملاحظہ ہو امام احمد رضا ص ۱۷)۔

اس ترجمے میں بے دینی اور بد عملی شامل کرنے کی جو مذموم کوشش کی گئی ہے اس کا اندازہ ایک مثال سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کا معنی تک بگاڑ دیا گیا امت کے محققین نے بتایا تھا کہ نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی خدائی پیغامات سناتے ہیں جس کی تفصیل عقائد و لغت کی تمام مستند کتابوں میں موجود ہے مگر خان صاحب بریلوی نے نبی کے معنی اے غیب کی خبریں بتانے والے سے کئے ہیں جبکہ یہ معنی عیسائی مذہب کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ علماء اسلام نے اس کو کبھی اختیار نہیں فرمایا چنانچہ محیط المحيط میں ہے ”النبوة هی اخبار عن اللہ“ یعنی نبی اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بیان فرماتے ہیں۔ آگے لکھتے ہیں ”وربما اطلق النبی عند النصارى

علی من یخبر بالغیب او المستقبل۔“ (محیط الحیط ص ۱۷۴)

یعنی عیسائیوں کے ہاں نبی کا معنی غیب کی خبریں بتانے والے سے کیا گیا ہے چونکہ دین و قرآن بدلنے کی بنیاد مولوی احمد رضا خان صاحب ڈال چکے تھے اس واسطے قرآن کے ترجمے و تفسیر میں جھوٹ بولنا کوئی شرم کی بات نہیں رہی ملاحظہ فرمائیے اس فرقے کے ایک دوسرے محسن جنہیں یہ لوگ بریلوی مذہب کا حکیم الامت کہتے ہیں اس نے لکھا ہے کہ ”شیطان فاضل دیوبند تھا“ اور یہ انہوں نے اپنی تفسیر ”نور العرفان“ سورہ ص کی ایک آیت کے ذیل میں فرمائی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں، شیطان نے جو کہا تھا ”انسا خیر منه“ میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ میں پرانا صوفی، عابد، عالم فاضل دیوبند ہوں۔ ملاحظہ ہو تفسیر نور العرفان پارہ ۲۳ سورہ ص حاشیہ نمبر ۸ ص ۷۳۰)۔

غور فرمائیے کہ جس فرقے کے ہاں نبی کے معنی بیان کرنے میں اسلام سے ہٹ کر عیسائیت اختیار کی جاتی ہو اور شیطان کو علماء دیوبند کی دشمنی میں فاضل دیوبند لکھنا جائز ہو اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ترجمے و تفسیر میں روا رکھا جاتا ہو ایسوں کا دین و اخلاق کس معیار کا ہوگا۔ چنانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب نے عمر بھر علماء اہل سنت علماء دیوبند کے خلاف جس بے دینی اور بد اخلاقی کا ثبوت دیا ہے اس کو ان کے ایک فتوے کی روشنی میں سمجھ لینا چاہئے۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جس کے لئے بہکنا، بھولنا، سونا، اوگھنا، غافل رہنا حتیٰ کہ مرجانا سب ممکن ہو۔ کھانا پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کھلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتیٰ کہ منث کی طرح خود مفعول بننا، ان کا خدا ستیوچ تقدس نہیں غنشی مشکل ہے یا کم از کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ ج اول ص ۹۱ مطبوعہ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد)

وہابیہ کے نزدیک تقویۃ الایمان اسماعیل دہلوی پر اتاری دیوبندی ایسے کو خدا کہتے ہیں جو وہابیہ کو خدا

کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج اول ص ۷۹۲)

کیا کوئی باحیا انسان ایسی گندی اور غلیظ باتیں لکھ سکتا ہے؟ اس سے مولوی احمد رضا خان صاحب کی بے دینی اور بے حیائی اور بہتان تراشی کا جو روشن ثبوت ملتا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حرمین شریفین جا کر اس قسم کے طوفانی جھوٹ اور بہتان تراشیاں علماء حق کے سر تھوپیں اور اپنے ان خاص ذہنی نظریات پر وہاں کے علماء کو دھوکہ دے کر کفر کا فتویٰ لگوالائے، جس کا نام اس دشمن دین نے ”حسام الحرمین“ رکھا، جبکہ گنہگار سے گنہگار مسلمان اس پاک زمین پر توبہ کرنے کے لئے جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین و اعتماد ڈگمگانے کے بعد حرمین شریفین جا کر بھی ایسے اتہامات اور کذب بیانیات کی جاتی ہیں۔ اس پر بھی وہ اور اس کے ماننے والے نازاں ہیں کہ ہم نے علماء دیوبند کو وہاں سے کافر کہلوایا، چنانچہ لکھتے ہیں۔

”دیوبندی عقیدہ والوں کی نسبت علماء کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں اور فرمایا ہے کہ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

(ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۲۲)

جھوٹ اور جذبات کی چند مثالیں اور ملاحظہ ہوں، ایک سوال ہوا جس کا عنوان ہے ”عرض“ یہ دعا کہ اللہ وہابیوں کو ہدایت کرے جائز ہے یا نہیں؟ ارشاد: وہابیہ کے لئے دعا فضول ہے ثم لا يعودون ان کے لئے آچکا ہے۔

(ملفوظات احمد رضا بریلوی حصہ سوم ص ۴۲)

جب کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عمر بھر کفار کی ہدایت کی دعائیں فرماتے تھے اہل طائف کے حق میں یہ کریمانہ الفاظ آج تک مسلمانوں کے لئے نمونہ عمل ہیں ”اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون“ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ نہیں جانتی، پھر اس پر اتنا بڑا جھوٹ بولنا کہ ثم لا يعودون

وہابیوں کے بارے میں نازل ہوا اللہ تعالیٰ پر کتنا صریح بہتان ہے۔ بے دینی اور جذبات سے مفلوہیت کی ایک مثال اور ملاحظہ فرمائیں۔

رافضی تہذیبی، وہابی دیوبندی، وہابی غیر مقلد، قادیانی چکڑالوی نیچری ان سب کے ذبیحے کھنچیں
وسر دار اور حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الہی لیں اور کیسے ہی متقی اور پرہیزگار بننے ہوں کہ یہ سب مرتدین
ہیں ولا ذبیحۃ لمرتد۔ (احکام شریعت حصہ اول ص ۱۲۲)

مزید ملاحظہ ہو،

”اور مرتدوں میں سب سے خبیث تر مرتد منافق رافضی وہابی قادیانی نیچری، چکڑالوی کہ کلمہ پڑھتے
ہیں بلکہ وہابی وغیرہ قرآن وحدیث کا درس دیتے لیتے ہیں اور دیوبندی کتب فقہ کے ماننے میں بھی شریک
ہوتے ہیں بلکہ چشتی نقشبندی بن کر پیری مریدی کرتے ہیں اور علماء و مشائخ کی نقلیں کرتے ہیں۔“

(احکام شریعت حصہ اول ص ۱۲۳)

احمد رضا خاں صاحب نے صرف علماء دیوبندی پر نہیں بلکہ انبیاء و اولیاء پر بھی تہمت عظیم باندھی ہے،

چنانچہ ملاحظہ ہو۔

”انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب
باشی فرماتے ہیں۔ (ملفوظات حصہ سوم ص ۳۲ سطر ۱۵۱۴)

غور فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبروں پر اور ان کی پاک بیبیوں پر کیسی ناروا تہمت باندھی گئی،
جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ”الانبياء احياء فی قبورہم یصلون“ یعنی
انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں، مگر بریلوی مذہب میں نماز کے بجائے جماع
کرتے ہیں ”النظر کیف یفترون علی اللہ الکذب“۔

بے دینی اور بے اعتدالی کی اور مثال ملاحظہ فرمائیے:

آج کل کے وہابی، رافضی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی، جھوٹے صوفی کی شریعت پر ہنستے ہیں، حکم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہیں اس سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا، اس کا نکاح کسی مسلم، کافر، مرتد اس کے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب، غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا، جس سے ہوگا محض زنا ہوگا، مرتد مرد ہو یا عورت مرتدوں میں سب سے بدتر منافق ہے یہی ہے وہ اس کی محبت ہزار کافر کی محبت سے زیادہ مضربے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے خصوصاً وہابیہ دیوبند۔

(احکام شریعت ج ۱ ص ۱۱۲ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ کراچی)

اس فتویٰ میں جس بے دینی بے اعتدالی و بد اخلاقی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جائے کہ خاتما صاحب بریلوی کے نزدیک دیوبندی چونکہ بڑے مرتد ہیں اس لئے ان کا نکاح حیوان سے بھی نہیں ہو سکتا، شاید بریلوی حضرات کے ہاں حیوانات کے ساتھ نکاح بوجہ سچے سنی مسلمان ہونے کے عام رواج ہو۔

ہیں عقل و دانش بیاہد گریست

حق تعالیٰ شانہ یہ دکھاتا چاہتے کہ ہر بے دین شہوانیت اور جذبات خبیثہ کے دلدل میں پھنسا رہتا ہے، ہماری دانست کے مطابق کسی بھی فرقے اور اہل فتن کے ہاں اس قسم کی غلیظ اور ناپاک عبارتیں ملنا ناممکن ہیں، یہ چند مثالیں جو بے لور مشتبہ از خروارے پیش کر دی گئیں، مزید تفصیلات کے لئے ہماری مفصل کتاب ”احمد رضا خاں بریلوی کا علمی جائزہ“ میں ملاحظہ ہو۔

اند کے پیش تو کفتم غم دل تر سیدم

کہ دل آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است

حق تعالیٰ شانہ کبھی اپنے بندوں پر راز لاتے ہوئے اس قسم کے تفرقہ اور بے دینی سے نکلنے کا راستہ اپنے خزانہ غیب سے تجویز فرما لیتے ہیں۔ ان لوگوں کی تحریف دین جو قرآن عظیم کے اور تفسیر کے مقدس

پردوں میں کی گئی تھی اس کو علمائے حرمین شریفین اور امارات متحدہ عربیہ نے مردود قرار دے دیا ہے۔ احمد رضا خاں کے قلعین کا امام مدینہ اور امام مکہ جیسی عظیم ہستیوں کو کافر سمجھنا اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے محروم ہونا ان کی بدبختی کی واضح علامات ہیں، ان محروموں کے عشق و محبت کے دعوے افسانہ باطل ہیں جن میں حقیقت کی بوتل نہیں ہے۔

وکل بدعی و صلا بلبلی ولیلی لا تقر لہم ہذاک

اور علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعہم کی صداقت کا اندازہ فرمائیں کہ ہمارے مخدوم صوفی کامل مجذوب وقت، عاشق رسول ﷺ حضرت حکیم امیر علی قریشی مہاجر مدنی مدظلہ کا وہ چیلنج مباہلہ فرقہ باطلہ رضا خانیہ بریلویہ کے کبراء و زعماء کے گلے میں کئی سال سے پھنسی کا کاٹنا بن کرائٹکا ہوا ہے جس کو نہ نکل سکتے ہیں اور نہ نکال سکتے ہیں۔ ان قبروں کے پجاریوں سے کہہ دیا گیا ہے اور حرم محترم سے لے کر پاکستان تک دنیا کے چپے چپے کو گواہ بنا دیا گیا کہ جماعت حقہ علماء دیوبند کی بارگاہ حقانیت میں گستاخی کرنے والے ذرا ہمت سے فخر و عالم نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور و اطہر پر آ کر اپنا حشر دیکھ لیں مگر کیا مجال کہ بریلوی مذہب کا کوئی چھوٹا یا بڑا عالم خواب میں بھی اس قسم کے مقابلے کا تصور کر سکے کیونکہ وہ دل ہی دل میں یہ جانتے ہیں کہ جس خدائے قہار نے دین اسلام کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے تحریف دین کی سزا میں اس نے ہمارا حشر ایسا ہی مقدر فرمایا ہے،

و جحدوا بہا و استقینتھا الفسہم ظلما و علوا فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین .

ترجمہ: ظلم اور تکبر کی راہ سے ان معجزات کے بالکل منکر ہو گئے حالانکہ ان کے دلوں نے انکا یقین کر لیا تھا، سود یکھتے کیسا برا انجام ہوا ان مفسدوں کا۔

علماء حق کی مخالفت ہمیشہ علماء سوء کی طرف سے ہوتی رہی ہے اہل حق نے ہمیشہ توحید و اتباع سنت کی دعوت دی اور اہل بدعت کو برابر مستہد فرماتے رہے کہ تم جن کاموں کو اختیار کئے ہو یہ بدعت ہیں، فخر

عالم نبی عربی حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے خلاف ہیں۔ نیز ان حضرات نے باطل طاقتوں کا ہمیشہ مقابلہ کیا اور اسلام دشمنوں کی سرکوبی کو اپنا فریضہ سمجھا، غیر منقسم ہندوستان میں بہت سی بدعات تھیں اور تقسیم ہند کے بعد بھی ہندو پاک میں بدعات رائج اور شائع ہیں جو ان کا بر علماء حق اپنے علمی مشاغل اور دینی محنتوں میں منہمک رہے اور باطل کے سامنے سینہ سپر ہوئے اور شرک و بدعات کی تردید تقریر اور تحریر سے کی ان کو اہل بدعت نے کافر کہا اور ان طاقتوں کے خوشامدی اور ہمنوا بنے رہے جن کے زیر سایہ وہ اپنی بدعتوں کو فروغ دے سکیں۔

فقہ بریلویت اُمت کے لیے ایک مستقل عذاب ہے اور تفریق بین المسلمین کا بہت بڑا ہتھیار ہے جسے دشمنان دین استعمال کرتے رہتے ہیں اور بریلوی علماء سے ایسی تحریرات اور فتاویٰ صادر کراتے رہتے ہیں جو اُمت کو ایک جگہ مجتمع نہیں ہونے دیتے اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ بنی اسرائیل میں بہتر فرقے ہو گئے تھے، اور میری اُمت کے بہتر فرقے ہو جائیں گے، یہ سب دوزخ میں ہوں گے مگر ایک جنت میں ہوگا، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ نجات پانے والی جماعت کونسی ہوگی جو دوزخ میں نہ جائے گی۔ آپ نے فرمایا ”ما انا علیہ واصحابی“ یعنی میں اور میرے صحابہ جس طریقہ پر ہیں اس طریقہ والے نجات پانے والے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰)

اس حدیث میں اسی طریقہ میں نجات بتائی ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ تھے، اسی وجہ سے اس طریقہ کے اختیار کرنے والوں کو ”اہل السنۃ والجماعۃ“ کہا جاتا ہے۔

بریلویوں نے اپنا نام تو اہل السنۃ رکھ لیا لیکن اہل بدعت۔ بدعتیں تراشتے ہیں اور ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں، شرک و بدعات میں مبتلا ہیں۔ توحید اور اتباع سنت سے بچتے ہیں تعجب ہے کہ پھر بھی اپنے کو اہل السنۃ کہتے ہیں ان کو غور کرنا چاہیے کہ بہتر فرقوں میں سے ہم کس فرقے میں ہیں۔ اگر غور کریں گے اور اپنی

رواج ڈالی ہوئی بدعتوں کو دیکھیں گے تو یقین کر لیں گے کہ وہ اہل السنۃ والجماعۃ کے طریقہ پر نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

وانا للاحقر محمد زرولی خان عفا اللہ عنہ

خادم جامعہ عربیہ احسن العلوم بلاک ۲ گلشن اقبال کراچی

بریلویوں کیلئے ایک لمحہ فکریہ

گو جرنوالہ شہر سے لیکر بانس بریلی شریف تک تمام بریلوی حضرات ذرا ادھر بھی توجہ فرمائیں کہ بندہ ناچیز بعد اخلاص تمہاری اس طرف توجہ دلا تا ضروری سمجھتا ہے کہ تم اس بات پر قطعاً اظہار مسرت نہ کرو کہ مولوی غلام مہر علی صاحب مقیم چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر نے بڑی عرق ریزی سے علماء اہلسنت دیوبند کے خلاف ایک بہت بڑی کتاب بنام دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ لکھ کر بریلوی عقیدے والوں کی بہت بڑی خدمت کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بریلوی حضرات کی یہ بہت بڑی غلطی اور خام خیالی ہے کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے بریلوی حضرات کی نگاہیں حنفی دیوبندیوں کے سامنے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نیچی کر دی ہیں کیونکہ جس بریلوی کا دل چاہے جناب مولوی غلام مہر علی صاحب کی کتاب کے حوالہ جات کو اصل کتب کے حوالہ جات سے موازنہ کر کے دیکھ لے تا اسے اول تا آخر حوالہ جات میں تحریف و قطع و برید اور خیانت و بددیانتی کا عظیم پہلو نمایاں نظر آئے گا۔ اور حوالہ جات کو چیک کرنے والے ہر بریلوی کو یقین کامل ہو جائیگا کہ مولوی صاحب موصوف نے بریلوی عقیدے والوں کی خدمت تو ہرگز نہیں کی بلکہ اپنے بریلویوں کے ہاتھ پاؤں تحریف و قطع و برید و خیانت اور بددیانتی کی رسی سے باندھ کر ان بیچارے مساکین کو حنفی دیوبندیوں کی نگاہوں میں یقیناً اپانچ کر دیا ہے اور مولوی صاحب موصوف نے اپنی کتاب میں حوالہ جات کو نقل کرنے میں ابتدا جھوٹ اور انتہاء جھوٹ کا خوب مظاہرہ کیا ہے تو مولوی صاحب موصوف نے اپنے بریلویوں پر از حد درجہ شفقت فرماتے ہوئے ان کو شرمندگی کے جال میں ہمیشہ کیلئے قید کر دیا ہے۔

ناچیز سعید احمد قادری عفی عنہ

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

مدنی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

پیش لفظ

نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاک و ہند میں اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اور اس کے قبیعین نے دن رات ایک کر کے دیوبندی اور بریلوی اختلافات پر کئی کتب و رسائل تحریر کئے ہیں جو کہ حقیقت پر مبنی ہرگز نہیں بلکہ علماء اہلسنت و دیوبند کے خلاف لکھی جانے والی تمام کتب و رسائل ابتداء غلط اور انتہاء غلط کا پورا پورا مصداق ہیں جس کی ایک کڑی رضا خانی مولوی غلام مہر علی بریلوی کی کتاب بنام ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ ہے۔

اس مولوی صاحب نے پہلی بار 1956ء میں جب کتاب شائع کی تو 372 صفحات پر مشتمل تھی، تو جب اس نے طبع دوم شائع کی ہے جس کا جواب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندہ ناچیز نے لکھا ہے جو کہ 520 صفحات پر مشتمل ہے۔ تو جب اس کتاب کی طبع سوم مکتبہ حامد یہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور نے شائع کی تو کل صفحات 688 کر دیئے۔

تو اس رضا خانی مولوی نے اس کتاب کے طبع دوم میں اضافات جدید کے علاوہ صفحہ 303 سے لے کر 320 تک جناب مولانا فضل حق خیر آبادی کا رسالہ الثورة الہندیہ وہ بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا اور طبع سوم کو یہ اعزاز بخشا کہ رضا خانی مولوی شبیر احمد ہاشمی آف چوکی کا مضمون بنام پیش لفظ کے عنوان سے 39 صفحات کتاب کے شروع میں وہ لگا دیئے۔

اور کتاب کے آخر پر شعر و سخن کے عنوان پر 45 صفحات مختلف اشخاص کے لے کر اضافہ کر دیا یعنی کہ طبع اول میں اس قسم کے اضافے ہرگز نہ تھے جب کہ بعد میں جوں جوں رضا خانی خواب آتے چلے گئے اور یہ مولوی صاحب اپنی کتاب میں طرح طرح کے اضافے کرتا چلا گیا اس کے اضافے کی مثال یوں سمجھیں کہ

گئیں کی ایٹ گئیں کا روڑا

بھان متی نے کنبہ جوڑا

اور اس کتاب کے پڑھنے سے تو قارئین کرام کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ برصغیر میں ان دو
 گروہوں کے اختلافات علماء اہلسنت دیوبند کی عبارات ہیں جن میں بقول مولوی احمد رضا خان بریلوی اور
 قسین احمد رضا، خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کی گئیں ہیں لیکن بریلویوں کا
 یہ تاثر سراسر غلط ہے کہ علماء اہلسنت دیوبند مثلاً حجت الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ
 الحدیث حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا
 رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، امام الجاہدین حضرت مولانا سید محمد اسماعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ، امام
 الحدیث سند العلماء شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت
 مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے علماء کرام نے تو ہیں خدا تعالیٰ اور توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ارتکاب کیا ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ہرگز ایسا نہیں اور یقیناً ایسا نہیں بلکہ علماء اہلسنت دیوبند پر گستاخی خدا
 تعالیٰ اور گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا الزام یہ اعلیٰ حضرت بریلوی اور اس کے پیروکاروں کا لگایا ہوا ہے
 کہ جنہوں نے اپنے پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے اور عوام الناس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے طرح
 طرح کے بے بنیاد الزامات علماء اہلسنت دیوبند پر لگا دیئے تاکہ عوام الناس ان کے قریب سے قریب تر نہ
 ہو جائیں۔ اگر عوام الناس علماء اہلسنت دیوبند کے قریب ہو گئے تو ہماری راز و نیاز کی تمام باتیں کھل جائیں
 گی تو بہتر یہی ہے کہ عوام الناس کو علماء اہلسنت دیوبند کے قریب جانے سے روکنے کے لئے کوئی نہ کوئی حیلہ
 بہانہ بطور ڈھال کے استعمال کرنا چاہیے۔ تو اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے قسین و مقلدین کے لئے ہمیشہ
 ہمیشہ کے لئے ایک مہلک راستہ ہموار کر دیا ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے قسین کے لئے ایک ایسا
 بریلوی راستہ ہموار کیا کہ آج تک اسی بریلوی راستے پر چلتے ہوئے تمام رضا خانی بریلوی اپنے قسین کو علماء
 اہلسنت دیوبند کی کُتب کی بے خبر اور بے داغ عبارات سے قطع و برید کر کے ان عبارات کے مطالب اپنی
 مرضی کے مطابق اعلیٰ حضرت کی پیروی میں تحریر اور بیان کیئے جاتے ہیں تاکہ عوام الناس علماء اہلسنت

دیوبند سے متنفر ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے علماء اہلسنت دیوبند کو ایسا اعلیٰ مقام عطا کیا ہے جس سے ہر خاص و عام بخوبی واقف ہے اور علماء دیوبند کے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اور جس دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے رکھی ہو تو کیا وہ گستاخ رسول ہوں گے؟

ہرگز ایسا نہیں اور قطعاً ایسا نہیں بلکہ وہ یقیناً محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایشا کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے مقام و مرتبہ کا اندازہ فرمائیں۔

الہامی مدرسہ یعنی کہ

ایشیاء کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند

از حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند کا اجراء عام موجودہ طریقے پر نہیں ہوا کہ چند افراد نے بیٹھ کر مشورہ کیا ہو کہ ایک مدرسہ قائم کیا جائے اور مجموعی رائے سے مدرسہ دیوبند قائم کر دیا گیا ہو۔ بلکہ یہ مدرسہ بالہام غیب قائم کیا گیا ہے۔ وقت کے اہل اللہ اور ارباب قلوب افراد کے قلوب پر یکدم وارد ہوا کہ اس وقت ہندوستان میں جب کہ انگریزی اقتدار مسلط ہو چکا ہے اور اس کے تحت ان کا تمدن اور ان کے افکار و نظریات طبعاً اس ملک پر مسلط ہونے والے ہیں، جو یقیناً اسلام کے منافی اور نصرانیت کے فروغ کا باعث ہوں گے اور ممکن ہے کہ ان کے نفسانی تمدن کے زیر اثر اسلامی معاشرت بلکہ نفس دین و مذہب ہی سے قلوب میں بیگانگی پیدا ہو جائے جو کچھ ہی عرصہ کے بعد ان کی فراست ایمانی کے مطابق یہ خطرہ واقعہ بن کر نمایاں ہونے لگا، ایک دینی مدرسہ قائم کیا جائے جو مسلمانوں کو اس سیلاب کے بہاؤ سے بچا سکے۔

چنانچہ ہر ایک نے اپنے واردات کو ایک مجلس میں ظاہر کیا۔ کسی نے کہا کہ مجھ پر مشکف ہوا ہے کہ ان حالات میں ایک دینی مدرسہ قائم کیا جائے جو کم سے کم مسلمانوں کے دین کو محفوظ رکھ سکے کسی نے کہا کہ میرے قلب پر بھی یہی وارد ہوا ہے۔ کسی نے کہا کہ مجھے خواب میں یہی حقیقت دکھائی گئی ہے۔

غرض کہ قدرتی طور پر ایک باطنی اجماع اس پر منعقد ہو گیا کہ ایک دینی مدرسہ قائم کیا جائے تاکہ اس ملک میں مسلمانوں کا دین محفوظ ہو جائے۔

گو ان کی اسلامی شوکت پامال ہو چکی ہے لیکن اگر دین اور دینی جذبات محفوظ ہو جائیں گے تو ایسا وقت آنا بھی ممکن ہے کہ وہ ان دینی جذبات و دعاوی سے رہتی دنیا کو بھی سنوار سکیں۔ یہ تھے وہ الہامات غیب جن کے تحت ۱۰ محرم ۱۲۸۳ھ بمطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء میں اس ادارے کا آغاز کیا گیا اس لئے یہ مدرسہ کسی رسمی مشورہٴ مفاہمت سے قائم نہیں ہوا بلکہ بشارات غیب وقوع پذیر ہوا۔

حضرت اقدس مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اُن روشن ضمیر رفقاء کے ساتھ اجراء مدرسہ پر مستعد ہوئے اور ملا محمود صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ جو میرٹھ میں مدرس تھے میرٹھ ہی میں بلا کر فرمایا کہ آپ کو یہاں دس روپے ماہوار تنخواہ مل رہی ہے آپ اپنے وطن دیوبند تشریف لے چلیں وہاں مدرسہ قائم ہو رہا ہے اور وہیں درس و تدریس شروع فرمادیں آپ کی تنخواہ پندرہ روپے ماہوار ہوگی۔ مثلاً صاحب جب ہی تشریف لے آئے اور مسجد چھتہ میں جو دارالعلوم سے متصل اور اب دارالعلوم ہی کے زیر انتظام ہے، مثلاً محمود صاحب نے صرف ایک شاگرد مولانا محمود حسن صاحب (شیخ الہند) کو سامنے بٹھلا کر مدرسہ دیوبند کا آغاز کر دیا۔ بعد میں اجراء مدرسہ کا اعلان ہوا اور بتدریج ایک سے دو اور دو سے پانچ دس تک طلباء کی تعداد بڑھنی شروع ہو گئی۔

پھر حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مدرسہ کو بلکہ اس جیسے تمام مدارس کے لئے آٹھ اصول وضع فرمائے اور ان پر عنوان یہ رکھا کہ ”وہ اصول جن پر مدارس چندہ منی معلوم ہوتے ہیں“۔

مولانا محمد علی جوہر مرحوم جب تحریک خلافت کے موقع پر دیوبند تشریف لائے، دارالعلوم میں پہنچے اور یہ اصول ہشتگانہ حضرت ہی کے قلم سے لکھے ہوئے ان کے سامنے پیش کئے گئے (جو بھلے خزانہ دارالعلوم دیوبند میں حضرت ہی کی قلمی تحریر کے ساتھ محفوظ ہیں) تو مولانا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا: ان اصولوں کا عقل سے کیا تعلق؟ یہ تو خزانہ غیب اور مخزن معرفت سے نکلے ہوئے ہیں، حیرت ہے کہ جن نتائج تک ہم سو برس میں دھکے کھا کر پہنچے ہیں یہ بزرگ سو برس پہلے ہی ان نتائج تک پہنچ چکے تھے۔

اس شہادت اور ہم خدام دارالعلوم کے یقین کی گواہی سے صاف ظاہر ہے کہ اس مدرسہ کے اصول بھی الہامی ہیں، کسی رسمی مشورۂ مفاہمت کا نتیجہ نہیں، اجراء مدرسہ کے بعد یہ مدرسہ مختلف مسجدوں اور پھر کراہیہ کے مکانات میں چلتا رہا، سات آٹھ برس کے بعد جب طلباء کی کثرت ہوئی اور رجوع عام ہوا تو ضرورت پیش آئی کہ مدرسے کا کوئی اپنا مستقل مکان ہونا چاہیے۔ تو یہ جگہ اور اس کے حصے جہاں آج دارالعلوم کی وسیع عمارات کھڑی ہوئی ہیں، تحریک و ترغیب کے بعد مدرسے کے لئے دینے شروع کئے۔ بعض نے بقیہ امت اور بعض نے حبہ اللہ، جس سے ایک بڑا قلعہ مدرسہ کے ہاتھ آ گیا۔ یہ جگہ عموماً شہر کا میلا پونے اور کورپون کی جگہ تھی۔ دارالعلوم کے قیام سے تقریباً ایک صدی یا کم و بیش پہلے یہاں سے حضرت سید احمد شہید بریلوی مع اپنے رفقاء مجاہدین کے گزرے تو فرمایا مجھے یہاں سے علم کی بو آتی ہے۔ جس کا ظہور سو سال بعد ہوا اور اسی گندی جگہ سے بالآخر ۱۸۰۸ء کے بعد علوم نبوت کی اشاعت و ترویج شروع ہوئی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دارالعلوم کی جگہ کا انتخاب بھی الہامی ہے جو بشارات غیب پہلے سے منتخب تھی اور آخر کار اسی جگہ پر ان اہل اللہ کا قرعہ قال پڑا اور اس میں دارالعلوم کی بنیاد رکھی گئی زمین مل جانے کے بعد جب حضرت مولانا رفیع الدین صاحب دیوبندی قدس سرہ مہتمم ثانی دارالعلوم دیوبند (جو نقشبندی خاندان کے اکابر میں سے تھے صاحب کشف و واردات اور صاحب کرامات بزرگ تھے) کے زمانہ اہتمام میں عمارت مدرسہ تجویز ہوئی اور اس کی بنیاد کھود کر تیار کی گئی اور وقت آ گیا کہ اسے بھرا جائے اور اس پر عمارت اٹھائی جائے، کہ

مولانا علیہ الرحمۃ نے خواب دیکھا کہ اس زمین پر حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، عصاء ہاتھ میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مولانا سے فرمایا، شمال کی جانب سے جو بنیاد کھودی گئی ہے اس سے محن مدرسہ چھوٹا اور تنگ رہے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصاء مبارک سے دس بیس گز شمال کی جانب ہٹ کر نشان لگایا کہ بنیاد یہاں ہونی چاہیئے تاکہ مدرسے کا محن وسیع رہے (جہاں تک اب محن کی لمبائی ہے) مولانا علیہ الرحمۃ خواب دیکھنے کے بعد علی الصبح بنیادوں کے معائنے کے لئے تشریف لے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان لگایا ہوا اسی طرح بدستور موجود تھا۔ تو مولانا نے پھر نہ ممبروں سے پوچھا نہ کسی سے مشورہ کیا اسی اسی نشان پر بنیاد کھدوا دی اور مدرسہ کی تعمیر شروع ہو گئی۔

اس سے واضح ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی بنیادیں بھی الہامی اور اشارات غیب کے تحت ہیں۔ اس کا سنگ بنیاد رکھنے کا وقت آیا تو تمام اہل اللہ اور اکابر جمع ہی نہیں تھے بلکہ ان کے قلوب میں ایک عجیب بشارت و کیفیت کا نور موجزن تھا۔ سنگ بنیاد میں جس سے بھی پہل کرنے کو کہا جاتا تو وہ کہتا نہیں فلاں صاحب سے ابتداء کرائی جائے وہ ہم سب کے بڑے اور اس کے اہل ہیں۔ گویا بے نفسی کا یہ حال تھا کہ اپنے کو کم تر سمجھ کر کوئی بھی آگے نہیں بڑھتا، بالآخر اینٹ حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے رکھوائی گئی اور اس کے ساتھ ہی حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں جی منے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھایا اور فرمایا کہ یہ وہ شخص ہیں جنہیں صغیرہ گناہ کا بھی کبھی تصور نہیں آیا۔ تو انہوں نے حضرت محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اینٹ رکھی، جس سے واضح ہے کہ سنگ بنیاد رکھنے والے بھی وہ اہل اللہ تھے جو اتباع سنت اور روحانیت میں مستغرق تھے اور بے نفسی میں پُر طولی رکھتے تھے۔

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی کا یہ بھی واقعہ ہے کہ ایک دن حضرت مدوح دارالعلوم کے محن (پیش نو درہ) میں کھڑے ہوئے تھے چند طلباء بھی حاضر تھے کہ دورۂ حدیث کا ایک طالب علم مطبخ سے کھانا لے کر آپ کے سامنے آیا۔ جبکہ اس وقت مطبخ میں صرف چودہ یا پندرہ طلباء کا کھانا پکتا تھا،

اور اس نے نہایت ہی گستاخانہ انداز میں شور بے کا پیالہ مولانا کے سامنے زمین پر دے کر مارا اور کہا کہ یہ ہے آپ کا اہتمام و انتظام کہ اس شور بے میں نہ مسالہ ہے، نہ ٹھی ہے، پانی جیسا شور بہ ہے، اور کچھ اور بھی سخت دست الفاظ کہے۔

اس گستاخی پر طلباء جوش میں آ گئے، مگر چونکہ حضرت مولانا پوری متانت کے ساتھ خاموش تھے اور زبان سے کچھ نہیں فرما رہے تھے اس لئے طلباء بھی خاموش کھڑے رہے۔ بجائے کچھ فرمانے کے مولانا نے اس گستاخ طالب علم پر تین دفعہ اس کے سر سے حیرت تک نگاہ ڈالی۔ جب وہ طالب علم بک جھک کر چلا گیا تو مولانا نے حیرت سے طلباء سے فرمایا کہ کیا یہ مدرسہ دیوبند کا طالب علم ہے؟

طلباء نے عرض کیا کہ حضرت یہ مدرسے کا طالب علم ہے۔ فرمایا کہ یہ مدرسہ دیوبند کا طالب علم نہیں ہے۔ طلباء نے کہا کہ مطبخ کے رجسٹر میں اس کے نام کا باقاعدہ اندراج ہے اور یہ برابر مدرسے سے کھانا لے رہا ہے۔ فرمایا کچھ بھی ہو یہ مدرسہ کا طالب علم نہیں ہے۔

چند دن کے بعد جب چھان بین ہوئی تو ثابت ہوا کہ وہ مدرسے کا طالب علم نہیں ہے۔ اس کا ایک ہمسام دوسرا طالب علم ہے، اس نے دھوکے سے محض نام کے اشتراک کی وجہ سے کھانا لینا شروع کر دیا ورنہ اس کا اندراج سرے سے ہی رجسٹروں میں نہیں ہے۔ بات کھل جانے پر طلباء نے عرض کیا کہ حضرت بات تو وہی نکلی جو آپ نے ارشاد فرمائی تھی کہ یہ مدرسہ دیوبند کا طالب علم نہیں ہے لیکن آپ نے اس قوت سے کس پنا پر اس کے طالب علم ہونے کی نفی فرمائی؟

فرمایا: ابتداء میں اہتمام سے کارہ اور بے زار تھا لیکن جب بھی چھوڑنے کا ارادہ کرتا تو حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ روک دیتے تھے۔ مجبوراً پھر کام میں لگ جاتا تھا اور رد و انکار اور جبر و اصرار کے چند دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ احاطہ مولسری دارالعلوم کا کناں دودھ سے بھرا ہوا ہے اور اس کی من پر حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں اور دودھ تقسیم فرما رہے ہیں، لینے والے آ رہے ہیں اور وہ دودھ

لے جا رہے ہیں۔ کوئی گھڑا لے کر آ رہا ہے کوئی لوٹا کوئی پیالہ اور کسی کے پاس برتن نہیں ہے تو وہ چلو ہی بھر کر دودھ لے رہا ہے اور اس طرح ہزاروں آدمی دودھ لے کر جا رہے ہیں۔ فرمایا کہ وہ خواب دیکھنے کے بعد میں مراقب ہوا کہ اس واقعے کا کیا مطلب ہے؟

تو مجھ پر منکشف ہوا کہ کنواں صورت مثال دارالعلوم کی ہے اور دودھ صورت مثال علم کی ہے اور قاسم العلوم یعنی تقسیم کنندہ علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ آ کر دودھ لے جانے والے طلباء ہیں جو حسب ظرف علم لے لے کر جا رہے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ مدرسہ دیوبند میں جب داخلہ ہوتا ہے اور طلباء آتے ہیں تو میں ہر ایک کو پہچان لیتا ہوں کہ یہ بھی اس مجمع میں تھا اور یہ بھی لیکن اس گستاخ طالب علم پر میں نے سر سے پیر تک تین دفعہ نظر ڈالی یہ اس مجمع میں تھا ہی نہیں۔ اس لیے میں نے قوت سے کہہ دیا کہ یہ مدرسہ دیوبند کا طالب علم نہیں ہے۔

اس سے اندازہ ہوا کہ اس مدرسے کے لئے طلباء کا انتخاب بھی منجانب اللہ ہی ہوتا ہے چنانچہ یہاں نہ اشتہار ہے، نہ پروپیگنڈہ ہے اور نہ ترغیبی پمفلٹ کہیں جاتے ہیں کہ طلباء آ کر داخل ہوں بلکہ من اللہ جس کے قلب میں داخلے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے وہ خود ہی کشاں کشاں چلا آتا ہے۔ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم ثانی دارالعلوم کا مقولہ بزرگوں سے سننے میں آیا کہ مدرسہ دیوبند کا اہتمام میں نہیں کرتا بلکہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کرتے ہیں۔ جو جوان کے قلب پر وارد ہوتا ہے وہ میرے قلب میں منعکس ہو جاتا ہے اور میں وہی کام کر گزرتا ہوں۔

چنانچہ جب بھی مولانا کوئی غیر معمولی کام کرتے تھے تو اگلے دن حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ مولانا اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، کچھ عرصہ سے یہی کام جو آپ نے انجام دیا ہے میرے دل میں آ رہا تھا کہ ایسا ہونا چاہیے جسے آپ نے عملاً انجام دے دیا۔ اس سے واضح ہے کہ اس مدرسے کے امور ہمہ بھی اشارات غیب اور الہامات ہی سے انجام پاتے تھے۔

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاں قوی النسبت اکابر میں سے تھے وہیں اُمتی محض تھے۔ نہ لکھنا جانتے تھے نہ پڑھنا، امور متعلقہ مولانا کے ارشاد، احکام، اہتمام قلمبند ہوتے تو مولانا اس پر اپنی مہر لگا دیتے تھے گویا احکام اہتمام بھی کچھ ماورائی اسباب ہی قلمبند ہوتے تھے جس میں رسمی نوشت و خواندگی ہوتی تھی حضرت کا اُمتی ہونا خود اس کی بھی دلیل ہے کہ ان کے قلبی مضمرات کسی رسمی علم کے تابع نہ تھے، بلکہ قلبی واردات ہوتے تھے جنہیں ارشادات غیب کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اولین صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کا مکافضہ اپنے بزرگوں سے بارہا سننے میں آیا۔ فرمایا کہ میں دارالعلوم کی وسطی درس گاہ نورہ سے عرش تک نور کا ایک مسلسل سلسلہ دیکھتا ہوں جس میں کہیں بھی بیچ میں فصل یا انقطاع نہیں اور اس لئے بزرگوں کا بلکہ خود اپنا بھی تجربہ یہ ہے کہ مشکل سے مشکل مسئلہ جو بہت سے مطالعے سے بھی حل نہیں ہوتا، اس درس گاہ میں بیٹھ کر پڑھنے اور سوچنے سے حل ہو جاتا ہے اور اس میں شرح صدر نصیب ہو جاتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوا کہ اس مدرسہ کا فیضان بھی کچھ رسمی اسباب کے تابع نہیں بلکہ من اللہ قلوب طلباء و اساتذہ پر وارد ہوتا ہے اور ان میں علمی شرح صدر پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بھی مکافضہ ہے کہ درس گاہ نورہ کے سامنے کے صحن میں درس گاہ کے ایک دو گز کے فاصلہ پر اگر کسی جنازے کی نماز پڑھی جائے تو وہ مغفور ہوتا ہے اس لئے اس احقر نے اس جگہ کی تشخیص کے بعد اس پر سیمنٹ کا ایک چوکھٹا (نشان) بنوایا ہے اور اس پر جنازہ رکھ کر خواہ شہری ہوں یا متعلقین مدرسہ ان کے جنازے کی نماز پڑھی جاتی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس جگہ کی مقبولیت صرف تعلیم تک اور متعلقین مدرسہ تک محدود نہیں بلکہ عوام بھی اس سے فیضیاب ہو رہے ہیں خواہ وہ اس مدرسہ کے تعلیم یافتہ ہوں یا نہ ہوں: ہم القوم لا یشقی جلسہم۔ پھر اس مدرسہ کے اساتذہ اور عہدیداروں میں بھی نکوئی طور پر ایسے ہی حضرات کا انتخاب ہوتا رہا ہے جو صاحب نسبت اور صاحب دل ہی ہوتے رہے ہیں۔

بہر حال اس مدرسے کے ابتدائی تصور اس کی جگہ کا انتخاب، اس کا اجراء، اس کا سنگ بنیاد، اس کے ذمہ داروں کا انتخاب، اس کے طلباء کی تشخیص، طریق کار اور طریق اجراء احکام سب ہی کچھ اس عالم اسباب سے زیادہ عالم غیب سے تعلق رکھتا ہے اس لئے میں نے اس مدرسے کا لقب عنوان میں ”الہامی مدرسہ“ رکھا ہے۔

اس سے اندازہ کر لیا جائے کہ اس کے فضلاء و علماء جو سو برس میں دس ہزار سے کم تیار نہیں ہوئے، جنہوں نے اس ماحول میں تربیت پا کر علوم و اعمال کا اکتساب کیا، ان کا علم عام حالات میں محض رسمی نہیں ہو سکتا بلکہ ناگزیر طریق پر اس میں معرفت اور گہرائی شامل رہی ہے۔

اور جو بھی دارالعلوم کا فاضل ہو حقیقتاً فاضل اور یہاں کے ذوق پر تربیت یافتہ ہے۔ وہ جہاں بھی خواہ شہر ہو یا قصبہ اور دیہات، عوام کے ایمانوں کی حفاظت کئے ہوئے ہے۔

ہزاروں فضلاء وہ ہیں کہ جن کا نام نہ کسی کو معلوم ہے، نہ اشتہار اور تشہیر کا سلسلہ ہے مگر ایمان کا تحفظ خاموش طریقے پر ہو رہا ہے اور کوئی بھی دینی فتنہ ایسا نہیں جس کی روک تھام میں وہ حسب استطاعت و قابلیت مصروف نہ ہوں۔ دارالعلوم کے فضلاء کا سلسلہ اور مرکز سے ان کی وابستگی کسی رسمی تنظیم یا ممبر سازی کے ساتھ نہیں ہے مگر روحانی رشتہ ان ساری تنظیموں سے بالاتر اور مضبوط و مستحکم ہے اور الحمد للہ کامیاب اور باامراد ہیں۔ تدریس، تصنیف، تربیت باطن، تعلیم، مسائل افتاء، املاء کے تمام علمی سلسلے ان سے خاموش طریق پر انجام پا رہے ہیں اور عالم غیب کے دفاتر میں منضبط ہیں جیسا کہ عالم غیب کے ہی اشاروں سے ان کی اور ان کے مرکز کی ابتداء ہوئی ہے۔

عادتاً کوئی بھی درس گاہ یا تربیت گاہ ایسی نہیں ہو سکتی کہ اس کے پروردہ سب کے سب ایک درجے کے ہوں، جب کہ قرآن حکیم نے عمومی طور پر: **وَالَّذِينَ اتَوُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ** (جنہیں علم سے سرفراز کیا گیا ہے، ان کے درجات (اور مراتب متفاوت) ہیں) اس لئے اس سلسلے کے علماء بھی مختلف المراتب ہیں اور ان کی طبعی خصوصیات اور ذوقی الوان بھی الگ الگ ہیں لیکن قدر مشترک سب کا ایک اور

نصب العین واحد ہے۔ اس سوسال میں ان کی خدمات حق تعالیٰ کے یہاں منضبط ہیں اس لئے بعض سادہ لوح اور بر خود غلط لوگوں کی زبانوں پر آ جاتا ہے کہ اس طبقے کی کچھ خدمات نہیں، خدمت اگر کی ہے تو مثلاً ہم نے یا فلاں طبقے نے، لیکن ان کی خدمات کا انکار نہ کرتے ہوئے یہ ضرور عرض کیا جائے گا کہ فضلاء دارالعلوم کی خدمات میں شواور نمائش نہیں ہے اور یہی انہیں تعلیم دی جاتی ہے۔

اس لئے اگر شواور نمائش یا تشہیر ہی کسی خدمت کا معیار ہے تو یہ مقولے صحیح باور کیئے جاسکتے ہیں کہ ان کی کچھ خدمات نہیں، لیکن اگر کسی خدمت کی واقعیت کا معیار خدمت ہے جس میں تشہیر اور سراہنے کا دخل نہ ہو تو قلوب پہچانتے ہیں کہ اس سوسالہ جماعت کی کیا خدمات ہیں۔

اب اگر کوئی ان کی خدمات کا اعتراف نہ کرے تو انہوں نے یہ خدمات کسی کے امید اعتراف پر کی کب ہیں کہ وہ اس سے دلگیر ہوں، جب کہ ان کا نصب العین ہی یہ رہا ہے کہ نیکی کر دریا میں ڈال۔ کوئی نہیں مانتا تو وہ اپنی آخرت کے تصور اور صلہ خداوندی کو سامنے رکھ کر اس سے قطعاً بے پرواہ ہیں اور انہیں بے پرواہ ہی رہنا چاہیئے کہ کوئی ان کی خدمات کو نہیں مانتا تو نہ مانے اس سے نہ ان کی خدمات پر کوئی داغ دھبہ آ سکتا ہے نہ خدمت گزاروں کے دل میں کوئی ادنیٰ میل۔

زبادشاہ دگدا فارغم بحمد اللہ

گدائے خاک در دوست بادشاہ من است

اس قریبی فرصت میں یہی چند سطریں بختہ ذہن میں آئیں جو: الرشید کے لئے بطور انگشت دم آلود شہیدوں میں شامل ہونے کے لئے سپرد قلم کر دی گئیں۔ خدا کرے قابل قبول ہوں۔

(محمد طیب غفرلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند، ۲۳-۵-۱۳۹۵ھ)

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

(خواجہ حافظ)

(منقول از ماہنامہ الرشید لاہور دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر ۱۳ تا ۱۴ تک)

دارالعلوم دیوبند جو حقیقت میں فیضان رسول اللہ ﷺ ہے

اور اس ایشیاء کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کا یہ بھی فیضان ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی سب سے زیادہ بابرکت جگہ جسے نودرہ کہا جاتا ہے یہی وہ خاص اور متبرک جگہ ہے کہ جس کے بارے میں خواب دیکھا گیا تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تشریف لائے اور اپنے عصا مبارک سے صریح نشان لگا کر فرمایا کہ دارالعلوم اس جگہ پر قائم کیا جائے صبح کو جب دیکھا گیا تو سچ سچ اسی مقام پر واضح نشان موجود تھا ٹھیک اسی جگہ پر طویل برآمدہ تعمیر کیا گیا جو کہ نو محرابوں پر مشتمل ہے۔ اس نودرہ جگہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر کسی طالب علم کو سبق یاد نہ ہوتا ہو یا کوئی مشکل سبق سمجھ نہ آتا ہو یا کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو وہ اس مبارک نودرہ جگہ پر بیٹھ کر سبق پڑھے تو اسے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور فیضان رسول اللہ ﷺ سے بآسانی سبق یاد ہو جاتا ہے اور مسئلہ بخوبی سمجھ آ جاتا ہے۔ اسی متبرک مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے،

خود ساقی کوثر نے رکھی میخانے کی بنیاد یہاں

تاریخ مرتب کرتی ہے دیوانوں کی زوداد یہاں

اور اس دارالعلوم دیوبند کے سالانہ اخراجات پانچ کروڑ اسی لاکھ -/5,80,00,000 ہیں جو اللہ

تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسول اللہ علیہ وسلم کے فیضان نبوت سے پورے ہو رہے ہیں ہمارے شاعر انقلاب

انور صابری صاحب نے اپنے ان شعروں میں اسی واقعہ کی جانب اشارہ کیا ہے،

خواب میں جس کے مبشر تھے شفعی دو جہاں ﷺ

نودرہ اس خواب ماضی کی حسیں تعبیر ہے

اس کے دامن سے اُلتے ہیں وہ چشمے فیض کے

جن کا حاصل زندگی کی آخری تفسیر ہے

قارئین ذی وقار! یہ بات بخوبی یاد رکھیں کہ مذہب اسلام کے ساتھ باطل قوتوں کی جنگ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں باطل قوتوں کی بیخ کنی اور سرکوبی کے لئے مذہب اسلام کے سچے جان نثار مجاہد پیدا کیئے ہیں جو بے سروسامانی کے عالم میں بھی محض اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل اعتماد کرتے ہوئے اپنے سچے عقیدے ایمان اور عمل کی قوت سے باطل قوتوں پر ضرب کاری لگاتے رہتے ہیں۔ ظاہری اسباب نہ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان سے فتح ہمیشہ حق والوں کی ہی ہوتی ہے۔ اور بندۂ ناجیز نے جب 1980ء میں علوم اسلامیہ سے فراغت حاصل کرنے کے چند روز بعد سیدی دستدی و مرشدی امام اہلسنت ماہر فن اسماء الرجال شیخ الحدیث محمد شین مقدم المفسرین ربیع ریاض الاسلام ناشر عقیدۃ الاکابر حضرت علامہ ابوالزہاد محمد سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتہم کی ملاقات کے لئے آپ کی رہائش پر لکھنؤ منڈی حاضر ہوا تو حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ صفدر صاحب برکاتہم نے ایک سوال کے جواب میں مجھے فرمایا کہ شہر چشتیاں کے مولوی غلام مہر علی کی کتاب بنام ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ جو لکھی ہے میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اسکی کتاب کا جواب اس طرح لکھو کہ جس طرح دیوبندی اور بریلوی اختلافات پر مبنی کتاب انوار ساطعہ لکھی گئی پھر اس کے بعد شیخ الحدیث وسید المفسرین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی انوار ساطعہ کو متن بنا کر مدلل اور دندان شکن جواب بنام البراہین القاطعۃ علی ظلام الانوار الساطعۃ تحریر فرمایا تو اس سلسلہ میں بندہ ناجیز کی کتاب ”بریلوی مذہب کا علمی محاسبہ“ کسی قسم کی پیش قدمی ہرگز نہیں بلکہ مولوی غلام مہر علی بریلوی کی کتاب ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ نامی کتاب کا مدافعت جواب ہے۔

چونکہ رضا خانی مولوی غلام مہر علی نے اس کتاب میں علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ جماعتہم پر توہین خدا تعالیٰ جل جلالہ و توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم و توہین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور توہین اولیاء وغیرہ کے بے بنیاد اور سنگین الزامات و اتہامات لگانے کی انتھک کوشش کی ہے۔

تو بریلوی مولوی کی کتاب جو کہ سراسر ابتداء جھوٹ اور انتہاء جھوٹ کا پورا مصداق ہے اس میں علماء اہلسنت دیوبند کے خلاف نہایت غلیظ اور بازاری زبان استعمال کی ہے اور علماء اہلسنت دیوبند کی کتب سے حوالہ جات میں وسیع پیمانہ پر قطع و برید کے بڑے مکروہ اور گھناؤنے انداز میں حوالے تحریر کیئے گئے ہیں جنہیں پڑھ کر علماء اہلسنت دیوبند کے دل یقیناً مجروح ہوئے ہیں۔ اس لئے مجبوراً بندہ کو مولوی غلام مہر علی کی کتاب ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ کی حقیقت واضح کرنا پڑی اور یہ بھی بتانا پڑا کہ ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ نامی یہ کتاب ابتداء جھوٹ اور انتہاء جھوٹ کا کھلا دفتر ہے۔ بندہ نے اس کتاب میں بریلوی مولوی کی نسبت از حد درجہ نرم زبان استعمال کی ہے۔ اس کتاب کے لکھنے سے کسی پر حملہ یا دل شکنی قطعاً مقصود نہیں بلکہ صرف مدافعت اور احقاق حق مطلوب ہے اور اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ وَجِزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا﴾

(سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۳۹ تا ۴۰ پارہ ۲۵)

(ترجمہ) اور وہ لوگ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ برابر کا بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ اور اس کتاب کے لکھنے میں مورد الزام مولوی غلام مہر علی بریلوی مقیم چشتیاں کو ہی سمجھنا چاہیے جو اس کتاب لکھنے کا سبب بنے ہیں۔ معاشرے کے تحفظ اور بقا کے لئے بھی تخریبی حرکات کی مدافعت شرعاً اور اخلاقاً ہر طرح جائز بلکہ اشد ضروری ہے۔ اور مولوی غلام مہر علی نے اپنی کتاب میں علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ جماعتہم کی کتب سے حوالہ جات کو قطع و برید اور دجل و تلحیس سے نقل کرنے میں اپنے بڑے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی پوری پوری پیروی کی ہے۔ اور مولوی احمد رضا خان بریلوی برصغیر میں مسلمانوں کی تکفیری مہم کے مجدد اعظم کی حیثیت رکھتے ہیں یہ معاملہ ابھی تک کسی محقق کا منتظر ہے کہ فرنگی بابا یا کسی اور غیر مسلم ایجنسی نے انہیں اس تکفیری مہم پر مامور کیا تاہم یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ برصغیر میں جب کسی نے انگریزی اقتدار کے خلاف جہاد کیا بس وہی مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تکفیر کا نشانہ بنا اسکے

تو بریلوی مولوی کی کتاب جو کہ سراسر ابتداء جھوٹ اور انتہاء جھوٹ کا پورا مصداق ہے اس میں علماء اہلسنت دیوبند کے خلاف نہایت غلیظ اور بازاری زبان استعمال کی ہے اور علماء اہلسنت دیوبند کی کتب سے حوالہ جات میں وسیع پیمانہ پر قطع و برید کے بڑے مکروہ اور گھناؤنے انداز میں حوالے تحریر کیے گئے ہیں جنہیں پڑھ کر علماء اہلسنت دیوبند کے دل یقیناً مجروح ہوئے ہیں۔ اس لئے مجبوراً بندہ کو مولوی غلام مہر علی کی کتاب ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ کی حقیقت واضح کرنا پڑی اور یہ بھی بتانا پڑا کہ ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ نامی یہ کتاب ابتداء جھوٹ اور انتہاء جھوٹ کا کھلا دفتر ہے۔ بندہ نے اس کتاب میں بریلوی مولوی کی نسبت از حد درجہ نرم زبان استعمال کی ہے۔ اس کتاب کے لکھنے سے کسی پر حملہ یا دل شکنی قطعاً مقصود نہیں بلکہ صرف مدافعت اور احقاق حق مطلوب ہے اور اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ وَجِزَاءُ سِنَةِ مِثْلِهَا﴾

(سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۳۹/۴۰ پارہ ۲۵)

(ترجمہ) اور وہ لوگ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ برابر کا بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ اور اس کتاب کے لکھنے میں مورد الزام مولوی غلام مہر علی بریلوی مقیم چشتیاں کو ہی سمجھنا چاہیے جو اس کتاب لکھنے کا سبب بنے ہیں۔ معاشرے کے تحفظ اور بقا کے لیے بھی تخریبی حرکات کی مدافعت شرعاً اور اخلاقاً ہر طرح جائز بلکہ اشد ضروری ہے۔ اور مولوی غلام مہر علی نے اپنی کتاب میں علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ جماعت کی کتب سے حوالہ جات کو قطع و برید اور دجل و تلہیس سے نقل کرنے میں اپنے بڑے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی پوری پوری پیروی کی ہے۔ اور مولوی احمد رضا خان بریلوی برصغیر میں مسلمانوں کی تکفیری مہم کے مجدد اعظم کی حیثیت رکھتے ہیں یہ معاملہ ابھی تک کسی محقق کا غنڈھڑ ہے کہ فرنگی بابا یا کسی اور غیر مسلم ایجنسی نے انہیں اس تکفیری مہم پر مامور کیا تاہم یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ برصغیر میں جب کسی نے انگریزی اقتدار کے خلاف جہاد کیا بس وہی مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تکفیر کا نشانہ بنا اسکے

علاوہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی امت مسلمہ میں چند ایسے مسائل کے منوجد بنے جن کا قرآن و سنت، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور تعلیمات ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ میں کہیں نام و نشان تک نہیں ملتا۔ بلکہ انہوں نے ایسے اختلافات کا بیج بویا جو پہلی بار صدیوں میں کسی دشمن کو بھی نہ سوجھاتا تھا۔ اس طرح غیر مسلم ایجنسی کی مادی اور پروپیگنڈہ قوت کے سہارے اسلام اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام پر ایک ایسا طبقہ معرض وجود میں آیا جس نے اعلیٰ حضرت بریلوی کے افکار و نظریات کو کتاب و سنت اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم پر مقدم سمجھا اور انہی کی وصیت کے مطابق ان کے دین و مذہب کو جو ان کی کتب سے ظاہر تھا، عمل کرنے کو ہر فرض سے اہم فرض سمجھا۔ چنانچہ اس نے ایسی خلاف شرع حرکات کیں کہ ان سے اسلام کے مسلمہ عقائد و نظریات پر اختلاف شروع ہو گیا۔ نیز یہ طبقہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی توہین کا مرتکب بھی ہوا۔

لیکن اس طبقہ نے اپنے دل اور چہرے کی سیاہی کے ناپاک چھینٹے علماء اہل سنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کے روشن چہروں پر ملنے شروع کر دیئے۔ اور بندہ نے بریلوی مذہب کا علمی محاسبہ میں رضا خانی بریلوی نظریات اور عقائد اسلام کے بنیادی عقائد کے سراسر خلاف ثابت کئے ہیں۔ اور یہ رضا خانی بریلوی طبقہ توہین خدا تعالیٰ و توہین رسالت و توہین صحابہ کرام و توہین اولیاء اللہ تعالیٰ کا جو سنگین الزام علماء اہلسنت دیوبند پر لگاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ان الزامات کا خود مجرم ہے قارئین ذی وقار اس کتاب کے پڑھنے سے یہ فیصلہ کرنے کی بڑی آسانی محسوس کریں گے کہ اس رضا خانی بریلوی فرقہ کے پیروکاروں کی سیاسی اور مذہبی وفاداریاں کسی غیر مسلم طاقت کے ساتھ ہیں اور کیا یہ لوگ خدا تعالیٰ و رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم و ائمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن اور اولیاء اللہ کی توہین کے نتیجہ میں امت مسلمہ کے افراد کہلانے کے مستحق ہیں یا نہیں، اور اس سلسلہ میں رضا خانی بریلوی فرقہ کے مذہبی پیشوا ہی اصل مجرم ہیں جو

کسی غیر مسلم سازش کے آلہ کار ہیں اور امت مسلمہ میں تفریق اور گمراہی کے موجب ہیں اور جہاں تک بریلوی عوام کا تعلق ہے تو وہ محض اسلام کے نادان دوست ہیں۔

اگر بریلوی عوام کو اپنے بریلوی مولویوں کا اصل بھیا تک روپ نظر آ جائے تو عوام خود ہی ان کا دماغ درست کر دیں کیونکہ اس رضا خانی بریلوی فرقہ نے تکفیر المسلمین کر کے ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک سعی کی ہے۔

مسائل میں اختلاف قابل برداشت، لیکن شغل تکفیر سب سے بڑا جرم اور سب سے بڑا گناہ ہے اور دین اسلام صرف دوا امور کی اتباع کا نام ہے ایک کتاب اللہ اور دوسرا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خلاف کوئی واقعہ وغیرہ ہو تو وہ قابل ترک ہے۔

اور ان دوا امور کی صحیح خدمت کا حق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے فرزندان اور متعلقین نے کی ہے ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ کام اکابر علماء اہلسنت دیوبند سے لیا اللہ کے فضل و کرم سے ایشیاء کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند میں ایسے اکابر کا اجتماع جہاں مفسر بھی تھے محدث بھی تھے اور فقیہ بھی تھے اور صوفیاء کا ملین تو معقولات کے امام بھی تھے اور ہر باطل شرک و بدعت کے خلاف مثل تیغ بے نیام تھے۔

اور انگریز حکومت کے خلاف جو کام ان اکابر علماء اہلسنت دیوبند کی سر زمین سے لیا یہ انہی کا حصہ تھا ایسی اجتماعیت اس سے پہلے بھی ہوئی ہے لیکن اس کے بعد ایسی اجتماعیت آج تک دیکھنے میں نہیں آئی۔

انگریز نے دو مجدد پیدا کیئے ایک مرزا غلام احمد قادیانی جس سے ختم نبوت کے خلاف کام کروا کر نبوت کا دعویٰ کرایا اور دوسرا مجدد مولوی احمد رضا خان بریلوی ہے جس سے توحید و سنت کے خلاف کام لے کر شرک و بدعات اور واقعات کا ذبح اور روایات موضوعہ کے ذریعے تقویت دلائی اور علماء اہلسنت دیوبند کے خلاف کفر کا طوفان برپا کیا اور ان کے خلاف نہایت غلیظ اور گھٹیا زبان استعمال کی گئی اور علماء اہلسنت دیوبند

کی تکفیر کو اپنے لئے طرہ امتیاز سمجھتا رہا حالانکہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے افکار و نظریات یقیناً کتاب و سنت اور آثارِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین کی روشن تحقیقات کے سراسر خلاف ہیں۔

اور انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کی ایمانیات اور عقائد صحیحہ ہیں اور عقائد صحیحہ میں عقیدہ توحید باری تعالیٰ سرفہرست ہے بایں معنی کہ اگر عقیدہ توحید باری تعالیٰ درست نہیں تو دوسرے عقائد لاحقہ حاصل اور بے نتیجہ ہیں اور علماء اہلسنت دیوبند نے ہمیشہ قرآن و سنت پر مبنی عقائد صحیحہ اور عقائد حقہ کی تبلیغ کی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور مسلمانوں کی دین و دنیا میں کامیابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے علم و عمل سے وابستگی میں ہے عہد رسالت کے مسلمانوں کو آج کل کے مسلمانوں سے یہی چیز ممیز کرتی ہے کہ ان میں اسلام کا شعور اور ایسا علم تھا کہ ان میں اسلام کی ایسی شدید محبت اور لگن تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقوں سے سراسر موافق رہیں پسند نہیں کرتے تھے عہد حاضر میں بھی اتباع سنت اور اجتناب عن البدعات نہایت ہی ضروری ہے اور اس کی اشاعت تحریر و تقریر کے ذریعے عامۃ المسلمین تک پہنچانا ضروریات دین میں سے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شرک و بدعات کے ظلمت کدو سے نکال کر توحید و سنت کی راہ پر گامزن فرمائے۔ ناظرین گرامی قدر یہ حقیقت مہر نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ اتحاد امت مسلمہ کی جس قدر اس وقت ضرورت ہے قرون سابقہ میں شاید ہی کبھی اتنی ضرورت پڑی ہو، آج جبکہ عالم اسلام دنیا کے کفر و طاغوت کی سازشوں کے زخموں میں ہے کہیں سوشلزم کی یلغار ہے کہیں کمیونزم کی بھرمار کہیں دیوتائے سرمایہ داروں کی پرستش ہے تو کہیں الحاد و زندقہ کی مادر پدر آزاد ہندو کا غلط اتحاد امت کا تقاضا تو یہ تھا کہ فروغی اختلافات رکھنے والے فرق مسلمہ آپس میں باہمی تعاون اور ہم آہنگی و یکا نگت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دنیائے ضلالت کا مقابلہ کرتے اور اختلافات کو عناد و عنادیت کی حد تک پہنچانے کی بجائے اختلافات کی حد تک محدود رکھتے اور عناد انگیز انداز روش سے احتراز کرتے لیکن افسوس صد افسوس کہ ہندو پاک میں نمودار ہونے والا ایک فرقہ جو عام طور پر رضا خانی بریلوی

فرقہ کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے عرصہ دراز سے امت مسلمہ کے اتحاد کی آہنی دیوار میں دراڑیں ڈالنے کے درپے ہے اور کوئی دقیقہ بھی اپنے اس مشن سے فروگزاشت نہیں ہونے دیتا کچھ عرصہ سے اس فرقہ بریلوی کی طرف سے منظم صورت میں یہی تحریک دوبارہ سر اٹھا رہی ہے اور کچھ عرصہ ہی کے اندر اندر متعدد کتب و رسائل منظر عام پر آنے لگے ہیں اسی سلسلہ کی ایک کڑی ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ نامی کتاب بھی ہے بریلوی فرقہ کی کتب کو دیکھ کر صداقت شرما کے رہ جاتی ہے حقیقت محو تحیر و غرق استعجاب ہو کے رہ جاتی ہے۔ تاریخ اپنا منہ چڑانے والوں کو دیکھ کر دم بخود ہے انسانیت سر پیٹ کر رہ گئی نا طفقہ سر بگر بیان اور خامہ انگشت بدندان اور بریلوی کتب کے مؤلفین نے بھی وہی کچھ کیا ہے جو ان کے آقا یان ولی نعمت بہت پہلے کر چکے ہیں انہوں نے انہی کی طرح کبھی پہنچی ماری ہے مال ایک ہی ہے لیبل تبدیل کر دیا ہے ان بقلم خود بریلویوں نے علماء اہلسنت دیوبند کی جن عبارات کو لے کر ہدف و طعن و وجہ تکفیر بنایا ہے ان کے کئی جوابات بہت عرصہ پہلے دیئے جا چکے ہیں مگر اس کا کیا کیا جائے کہ بریلوی فرقہ کا ہاضمہ اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا جب تک کہ وہ علماء اہلسنت دیوبند کو اپنی زبان و قلم کا نشانہ نہ بنالیں بندہ نے بہت چاہا کہ جواب آں غزل سے اجتناب کریں تاکہ قوم دوبارہ انتشار و تشتت کی آلودہ فضاؤں سے بدظن ہو کر مذہب بیزار انداز فکر رکھنے والوں کے پروپیگنڈہ میں نہ آجائے۔ لیکن بندہ کے پاس کئی آدمی مولوی غلام مہر علی بریلوی کی کتاب ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ لے کر آئے کہ اس کا جواب دو تو بندہ نا چیز نے ایک مرتبہ اپنے شیخ و مرشد و استاذ حضرت علامہ محمد سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث و التفسیر جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ پاکستان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے محلہ سید پاک صدیق اکبر ناؤن گوجرانوالہ کے کئی بریلوی عقیدہ رکھنے والے مولوی وہ مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے مولوی صاحب نے ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ نامی کتاب لکھی ہے تو تمہارے پاس اس میں مندرجہ حوالہ جات کا کیا جواب ہے تو ہم ان کو اس کا کیا جواب دیں۔ تو کیا پہلے اس کا کوئی جواب لکھا جا چکا ہے تو مجھے فرمادیں میں وہ

کتاب ان کو بتا دوں گا اگر نہیں لکھا گیا تو پھر اس کا جواب لکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تو اس کے بعد میرے پیر و مرشد اور استاذ محترم شیخ الحدیث والفقیر حضرت علامہ محمد سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتہم نے بندہ کو فرمایا کہ میں اس کے لئے دعا کروں گا۔ اور تم اس زہر آلود اور دل آزار کتاب کا جواب ضرور لکھو جس کے بارے میں بندہ نے اس سے قبل بھی معمولی سا اشارہ کیا تھا۔ تو بندہ سے جب بریلوی مولویوں کی طرف سے بار بار ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ نامی کتاب کے بارے میں کئی مرتبہ سوالات ہوئے تو جب ان کے سوالات شدت اختیار کر چکے تو بندہ نے جب یہ سلسلہ دیکھا تو محسوس کیا کہ سادہ لوح مسلمان مکر و فریب اور تلمیس کے اس رضا خانی جال میں بہت سادگی سے پھنس رہے ہیں اور اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی گئی کہ بریلویوں کے تمام مطاعن کا جواب تفصیل سے دیا جائے تو آپ اس کتاب میں بریلویوں کی طرف سے ان تمام مطاعن کا تفصیلی جواب پائیں گے جن کی بنیاد الفاظ کی بناوٹ معانی کے بیچ و خم کے الجھاؤ ذہنی تعصب اور کم علمی پر ہے تو بندہ نے پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بریلویوں کی کتاب کا تفصیلی جواب اور ان کی کتاب کو متن بنا کر تحریر کیا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انقلاب 1857ء کے بعد جب مسلمانوں کا سیاسی اقتدار بالکل ہی ختم ہو گیا تو مسلمانان ہند پر بیک وقت سینکڑوں مصیبتیں ٹوٹ پڑیں اگر ایک طرف ان کی دولت برباد ہوئی تو ان کی حاکمانہ زندگی کی رہی سہی توقعات کا بھی خاتمہ ہوا تو دوسری طرف ان کا دین و ایمان بھی خطرہ میں پڑ گیا کہ مسلمانان ہند کے لئے یہ دور سیاسی و مذہبی اعتبار سے نہایت ہلاکت آفریں دور تھا۔ اور ان کی زندگی کی ناؤ ایک خطرناک یمنور میں گھری ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے ان چند مقدس نفوس پر کہ جنہوں نے اپنی دور میں نگاہوں سے مستقبل کے خطرات کو دیکھا اور اسلامی تعلیم و حجازی تہذیب کے بقاء اور تحفظ کے لئے سر زمین دیوبند میں اپنے مبارک ہاتھوں سے ایشیا کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی اسلام کے دانا دشمنوں اور طاغوت پرست مدبروں نے جب دیکھا کہ ان چند حامیان اسلام نے مسلمانوں کی حفاظت اور علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت کا سامان فراہم

کر لیا اور اب مسلم قوم کو آسانی سے ہضم نہیں کیا جاسکے گا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ کسی طرح ان خدام اسلام سے عام مسلمانوں کو متنفرد اور بدگمان کر دیا جائے ورنہ ہم اپنے عزائم مٹوہ میں ہرگز کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

چنانچہ اس کام کی انجام دہی کے لئے انہوں نے پیشہ ور پیروں اور جعلی مولویوں کی خدمات حاصل کیں اور ان نفس پرست اور شکم پرور ملت فروشوں نے صرف چند نکلوں کے لالچ میں ہندوستان بھر میں ان خدام اسلام یعنی بانیان و حامیان دارالعلوم دیوبند کے خلاف یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ یہ لوگ معاذ اللہ ہم معاذ اللہ بد مذہب اور فاسد العقیدہ ہیں، خدا تعالیٰ کو جھوٹا کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی توہین کرتے ہیں ان کا مرتبہ صرف بڑے بھائی کے برابر ہے وغیرہ وغیرہ العیاذ باللہ ان ناپاک پروپیگنڈہ کا مقصد صرف یہی تھا کہ مسلمانوں کی جمعیت میں پھوٹ پڑ جائے ان کا شیرازہ بکھر جائے اور ان کی متحدہ طاقت جماعتوں اور نولیوں میں تقسیم ہو کر کمزور ہو جائے۔ نیز ان کے عوام اپنے مخلص رہنماؤں سے دور ہو جائیں اور پھر ان بھیڑوں کی طرح جس کا کوئی ہوشیار رکھوالی کرنے والا نہ ہو تو ان کو آسانی سے شیطانی ریوڑ میں ملایا جاسکے اس میں شک نہیں کہ یہ طاغوتی چال بڑی حد تک کامیاب ہوئی مگر ہندوستان کا یہ علمی اور دینی مرکز ایشیاء کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اپنے بانیوں کے اخلاص کے اثر سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہا اور کفر و ہابیت کے ناپاک پروپیگنڈہ کے باوجود اس کو یہ مقبولیت حاصل ہوئی کہ ہندوستان کے دنیا کے ہر کونے سے تشنگان علوم نبوی اس ایشیاء کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند سے پیاس بجھانے کے لئے آنے لگے اور شہر بہ شہر قریہ بہ قریہ اس کی شاخیں قائم ہونے لگیں تو علم کی روشنی نے جہالت کی تاریکیوں کو چھانٹنا شروع کیا اور کفر و ہابیت کے فتوؤں کی وقعت خود بخود ہی کم ہونے لگی جب اس طرح باطل پرستوں کی دکان پھسکی پڑنے لگی تو دشمنان اسلام کے سب سے بڑے ایجنٹ اور ملت کے خود ساختہ مجدد مولوی احمد رضا خان بریلوی نے یہ کاروائی کی کہ اکابر علماء اہلسنت دیوبند کی بعض تصانیف کی بعض عبارات میں قطع و برید کر کے ان سے کفریہ مضامین کشید کیئے اور ایک فتویٰ کفر مرتب کر کے

اس خود ساختہ مجدد بریلوی نے حرمین شریفین کے علماء کرام کے سامنے پیش کیا۔ تو وہ حضرات چونکہ حقیقت حال سے واقف نہ تھے اس لئے انہوں نے مولوی احمد رضا خان بریلوی کے اختراعی مضامین پر کفر کے فتوے سے اتفاق کیا۔ اور مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اس فتویٰ کو حسام الحرمین علی منحہ الکفر والسمین کے نام سے شائع کر دیا۔ اور پوری بریلوی پارٹی نے مل کر شور مچایا کہ دیوبند کے علماء کو ہم ہی کافر نہیں کہتے بلکہ علماء حرمین شریفین بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ بریلوی چال بھی کچھ کارگر ثابت ہوئی اور ہندوستان کا غیر تعلیم یافتہ طبقہ اس پر فریب جال میں پھنس گیا اور تفرقہ اور پارٹی بندی نے اور زیادہ شدت اختیار کر لی اور باوجود کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کی فریب کاری اور دجل و تلبیس کا حال معلوم ہو جانے کے بعد خود حرمین شریفین کے علماء کرام نے اپنے سابقہ فتویٰ سے رجوع کر لیا۔ تو کتاب الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب از شیخ العرب والعمام المحدثین شیخ المفسرین حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ فرمائیں بہت ہی مفید ہوگا۔ لیکن جو مولوی احمد رضا خان بریلوی نے علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کی بعض تصانیف کی بعض عبارات میں قطع و برید اور دجل و تلبیس کر کے ان کی شرعاً صحیح اور بے غبار اور بے داغ عبارات سے کفریہ مضامین نکالے اور ایک جعلی خود ساختہ کفر کا فتویٰ مرتب کیا اور اس فتویٰ پر حرمین شریفین کے علماء کرام سے دستخط بھی کروائے کیونکہ وہ علماء کرام فتویٰ کفر کی حقیقت حال سے بالکل واقف ہی نہ تھے تو اس خود ساختہ جعلی اور کفر کے فتویٰ کے ذریعے مولوی احمد رضا خان بریلوی نے جو ہندوستان میں آگ لگائی تھی وہ آج تک نہ بجھ سکی اور اب بھی اس کے شرارے کسی نہ کسی جگہ بلند ہوتے رہتے ہیں اور مسلمانوں کی جمعیت کو خاکستر بناتے رہتے ہیں۔ اور مسلمان ہر مقام پر اپنی دینی حمیت و غیرت مذہبی جوش و عقیدت میں ہمیشہ متاثر رہے ہیں اور ہندوستان میں جب بھی کوئی اسلامی تحریک اٹھتی تو مسلمان پہلی آواز پر لبیک کہتے۔

اور اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی پیدائش سے پہلے مسلمانوں کے کان یقیناً رضا خانیت

بریلویت اور دیوبندیت کی آواز سے بالکل نا آشنا تھے اور وہ اتفاق و اتحاد کی اس شاہراہ پر گامزن تھے جس کے آگے بارہا غیار کو جھلکنا پڑا۔ لیکن ایک منحوس اور مکروہ دن وہ آیا کہ اغیار کے ان ایجنٹوں اور اتحاد اسلامی کے ان دشمنوں نے اس طرف بھی اپنی توجہات کی باگ پھیری اور یہاں کے مسلمانوں پر بھی اپنے دانت تیز کر دیئے اور فیضان بریلی شریف یعنی کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بعض پیروکار اور متبعین اور بعض پیشہ ور اور مصنوعی مولویوں نے بھی اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات رضا کے فیضان سے مسلمانوں کو توحید و سنت کے درس سے ہٹا کر شرک و بدعت کے ظلمت کدوں میں لاکھڑا کیا جبکہ ان مصنوعی مولویوں نے یہ کام کیا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات رضا سے قبل مسلمان توحید و سنت کی راہ پر گامزن تھے اور جب بریلی شریف میں مولوی احمد رضا خان بریلوی کے معتقدین اور مریدین کی کثرت ہو گئی تو ان کی حرص آمیز نگاہوں نے موقع پا کر اس جدید ملکیت پر دائمی قبضہ جمانے اور اصلی مسلمانوں میں شدید مذہبی اختلاف و افتراق پھیلانے کی غرض سے اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے بریلی شریف کے مدرسہ منظر اسلام میں کفر ساز فیکٹری کے کفری گولے برسانے شروع کر دیئے یا یوں کہیے کہ راستہ صاف کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے آقا یاں ولی نعمت کی نمک خواری کا حق ادا کرنا شروع کر دیا۔

ابتداء میں چونکہ ہندوستان کے مسلمان حقیقت حال سے بالکل واقف نہ تھے اس لئے عام مسلمان ان حامیان باطل کے پُر فریب جال میں پھنس گئے اور بہت جلد ان کی دکانیں چمک اٹھیں لیکن عرب کی ایک مشہور ضرب النثل ہے کہ ”لِكُلِّ فِرْعَوْنٍ مُّؤَسِّنٌ“ ہر فرعون کے لئے موسیٰ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں کہیں کوئی باطل پرست اور فتنہ پرداز شخص نمودار ہوتا ہے تو وہاں اللہ تعالیٰ اس کے مقابلہ کے لئے کوئی نہ کوئی ایسا شخص پیدا فرما دیتا ہے جو اس سے ٹکر لے کر اُسے اس کے انجام تک پہنچا دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے سچے حریت پسند اور دین کے ہمدرد سنت اور صاحب سنت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر کٹ مرنے والے نیک نفوس صداقت پرست بندوں کو کھڑا کر دیا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان

گندم نما جو فروشوں کی آبلہ فریبیوں کا پردہ چاک کر دیا اور عامۃ المسلمین کو ان کے کید و مکر سے آگاہ کر کے ان کے دین و مذہب عزت و آبرو مال و دولت کو ان صوفی تما غارت گروں سے بچالیا اور بحمد اللہ تعالیٰ بہت جلد ہندوستان کی اکثریت ضلالت کے بھنور سے نکل کر صداقت اور حقانیت کی شاہراہ پر آگئی اور دشمنان صداقت کی دکانیں بالکل ہی پھینکی پڑ گئیں۔

ان ملت فروشوں نے اپنی تجارت کی جب یہ کسا بازاری دیکھی تو ان کو فکر لاحق ہوئی اور انہوں نے ضروری سمجھا کہ یہاں کوئی مستقل اڈا قائم کیا جائے تاکہ کسی وقت ہمارے قدم نہ اکھڑنے پائیں چنانچہ اس عظیم مقصد کی خاطر بس پھر تو مدرسہ منظور اسلام بریلی شریف کی بنیاد رکھنا اشد ضرورت ہو گئی چنانچہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے مدرسہ کی حالت شروع سے ہی ابتر رہی ہے اور اب تک بھی ابتر ہے اور انشاء اللہ تاقیامت ابتر ہی رہے گی کیونکہ حق تعالیٰ نیت کے مطابق پھل عطا کرتے ہیں۔ جس کا ثبوت بزبان اعلیٰ حضرت بریلوی ملاحظہ فرمائیں اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنوں سے شکوہ فرما رہے ہیں کہ،

حسرت اعلیٰ حضرت بریلوی

کلکتہ میں بھی ایک عالم سنی کی بہت ضرورت ہے حاجی صاحب کو اللہ تعالیٰ برکات دے تبہا اپنی ذات سے وہ کیا کیا کریں۔ سنیوں (یعنی کہ بریلویوں) کی عام حالت یہی ہو رہی ہے کہ جن کے پاس مال ہے انہیں دین کا کم خیال ہے اور جنہیں دین سے غرض ہے افلاس کا مرض ہے۔ ورنہ کلکتہ میں حمایت کے لئے دو ہزار روپے ماہوار بھی کوئی چیز تھے ادھر یہ مدرسہ شمس الہدیٰ جس کی نسبت میں نے سنا ہے کہ سولہ ہزار روپے سالانہ کی جائداد اس کے لئے وقف ہے اس کا بھی ہاتھ میں رکھنا ضروری ہے مبادا کہ کوئی دیوبندی قابض ہو جائے العیاذ باللہ تعالیٰ افسوس کہ ادھر نہ مدرس نہ واعظ نہ ہمت والے مالدار ایک ظفر الدین کدھر کدھر جائیں اور ایک لعل خان کیا کیا بنائیں۔ (انوار رضا طبع دوم صفحہ ۱۰۷-۱۱۷ مطبوعہ لاہور)

حضرات گرامی! اعلیٰ حضرت بریلوی اپنی پریشانی کا یوں اظہار فرما رہے ہیں کہ نہ ہمارے پاس چندہ

ہے اور نہ ہی ہمارے پاس بندہ ہے ایک ظفر الدین کدھر کدھر جائیں اور ایک لال خان کیا کیا بنائیں اور نہ ہی مال و دولت ہے الغرض کچھ بھی نہیں۔ بالفاظ دیگر علماء دیوبند کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر چیز ہے حق تعالیٰ نے انہیں ہر نعمت سے مالا مال کیا ہے نہ چندے کی پرواہ نہ بندے کی اور نہ ہی مال و دولت کی ہر چیز حق تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے ان کے پاس موجود ہے جب کہ دارالعلوم دیوبند کا سالانہ خرچ ۵ کروڑ اسی لاکھ ہے بفضلہ تعالیٰ بخوبی پورا ہو رہا ہے اور اعلیٰ حضرت بریلوی سرکار دو ہزار روپے کا واویلا فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو خوب جانتے ہیں جیسی نیت ویسی مراد پھر واویلا کیوں؟

علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ایک پیروکار اور مقلد کی بھی سنتے جائیے وہ بھی اپنوں سے واویلا یوں کر رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی احمد یار گجراتی بریلوی اپنے در دبھرے لہجے میں یوں ارشاد فرما رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں،

وا حسرتا

اہل سنت بہر توالی و عرس دیوبندی بہر تصنیفات و درس
خرچ سُنی بر قبور و خانقاہ خرچ نجدی بر علوم و درگاہ
(دیوان سالک صفحہ ۳۵ مندرجہ رسائل نعیمیہ)

یہ حقیقت ہے

کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ماننے والے یہ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنی تمام زندگی میں پورے ہندوستان میں باقاعدہ طور پر مدرس بن کر صرف پانچ آدمیوں کو ہی دورۂ حدیث شریف پڑھایا ہو تو جب پڑھایا کسی کو نہیں تو پھر یہی حال ہونا ہے جیسا کہ انوار رضا کے حوالہ سے آپ نے ابھی پڑھا ہے حالانکہ مولوی احمد رضا بریلوی کے تسبیح پھیرنے والے خلفاء کی تعداد کی بھرمار ہے لیکن دور

حدیث کے پڑھنے پڑھانے میں شاگردوں کا تذکرہ نہیں ملتا اور جیسا کہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے پیروکاروں نے ایک حقیقت پر مبنی بات جو منہ سے نکالی ہے وہ اپنی جگہ پر بالکل صحیح ہے اور حرف بحرف صحیح ہے کہ ان کے مدرسہ بریلی شریف کی حالت اور ان کی اپنی حالت بھی بالکل ابتر سے ابتر رہی ہے اور تقریباً ان کے تمام مدارس کی علمی اور مالی حالت اب بھی ایسی ہی ابتر سے ابتر رہتی ہے کیونکہ فیضان بریلی شریف ہے، کیونکہ مدرسہ بریلی شریف کے قیام کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ مسلمانوں کو حامی توحید و سنت کی راہ سے ہٹا کر حامی شرک و بدعت کا داعی بنادیا جائے تاکہ جو مسلمان توحید و سنت کے صراط مستقیم پر گامزن ہیں ان کو شرک و بدعت کے پُر فریب جال میں متقید کر دیا جائے تو جب علماء اہلسنت دیوبند جو حقیقت میں علماء ربانی محافظین سنت رسول اللہ ﷺ اور قاصدین بدعت کو جب اعلیٰ حضرت بریلوی کی افسوس ناک کاروائی حسام الحرمین علی المنحر الکفر والمین کی روداد کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے فرض منصبی کے مطابق اعلیٰ حضرت بریلوی کی رسم فرعونی اور ہامانی کے خلاف شدید غیظ و غضب کا اظہار کیا اور جلسہ عام منعقد کر کے مسلمانوں کو بتایا کہ یہ پیشہ ور پیر اور جبہ پوش مصنوعی مولوی مذہبی راہ زن اور ترقی یافتہ مہذب ڈاکو ہیں جو ان ہتھکنڈوں اور اپنے مکروہ افعال سے تمہارے دین و ایمان اور مال و دولت پر مکرو فریب سے ڈاکہ ڈالتے ہیں اور بجائے احیاء سنت رسول ﷺ کے رسم فرعونی و ہامانی کو زندہ کرنے کا جذبہ شوق رکھتے ہیں۔ یہ بالکل صاف اور سیدھی بات تھی جو بہت سے سادہ لوحوں کی سمجھ میں آگئی جو مدت سے ان کے شرک و بدعت کے جال میں قید تھے۔ اور خود حلقہ مریدین و متبعین میں بھی ارادت و عقیدت کی بجائے نفرت و حقارت پھیلنے لگی۔ ان چالاک اور شعبدہ باز شکاریوں نے جب یہ دیکھا کہ یہ سونے کی چڑیاں اب جال سے نکل رہی ہیں تو خلیج اختلاف و افتراق کو اور زیادہ وسیع تر کرنے اور علماء اہلسنت دیوبند کی طرف سے عوام الناس کو بدظن کرنے اور ان کی حقانی آواز کو بے اثر کرنے کے لئے وہابیت کی توپ اور کفر کی مشین گن چلائی شروع کی اور ساتھ ہی شکار گاہ کو مزید وسعت دینے کی فکر میں رضا خانیوں نے ادھر ادھر بستیوں میں بھی چکر لگانے شروع کر دیئے تو ان مصنوعی مولویوں کی تقریروں کا رُخ صرف علماء اہلسنت دیوبند کی طرف رہتا تھا اور پورا زور ان کو کافرا وروہابی بنانے پر صرف ہوتا تھا اور

ساتھ ہی رسمی طور پر مناظرہ کرنے کا بھی چیلنج دے دیا کرتے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علماء اہلسنت دیوبندان کے سامنے اپنی دیوار بن جاتے اور ان حضرات کو پھر جان چھڑانی مشکل ہو جاتی جس پر ابن شیر خدا رئیس المناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل شاہد ہیں۔

(۱) تزکیۃ الخواطر عما لقی فی امنیۃ الاکابر: اکیس یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کسی شخص کی تکفیر کے لئے شرعاً جس احتیاط کی ضرورت ہے۔ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے علماء دیوبند کی تکفیر میں نہ صرف یہ کہ اسے نظر انداز کر دیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بڑی بے دردی سے شرعی قوانین کا خون کیا ہے۔

(۲) توضیح البیان فی حفظ الایمان: مولوی احمد رضا خان بریلوی نے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو حفظ الایمان کی ایک عبارت کی بنا پر کافر قرار دیا ہے، تو حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی متاخرہ فیہا عبارت کی مفصل اور مدلل تشریح فرما کر ثابت فرمادیا ہے کہ اس عبارت میں کسی کفریہ مضمون کی یوتک نہیں پائی جاتی ہے۔

(۳) النعل المعکوس علی الاضر المنکوس معروف بہ احدى التسعة والتسعين علی الواحدین: اس رسالہ میں امام المجاہدین حضرت مولانا سید محمد اسماعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور علماء اہلسنت دیوبند کا ایمان اور خود مولوی احمد رضا خان بریلوی کا کفر انکی عبارات سے اس طرح ثابت کیا ہے کہ انکار کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔

(۴) انتصاف البری من الکذاب المفتوی: اس کتاب میں ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے تمام قبعین کو عام اعلان کیا ہے کہ بلا تخصیص جس کا جی چاہے میدان مناظرہ میں آئے۔

(۵) الختم علی لسان الخصم: اس کتاب میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ علماء اہلسنت دیوبند کے سچے موحد

مسلمان متقی ہیں۔ اور بریلویوں کا شور و غل بالکل بے جا اور لغو ہے اور سارے کے سارے بریلوی مل کر بھی کوئی ایک بات ایسی نہیں بتا سکتے کہ جسمیں علما اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم اصولاً یا فروغاً کتب و روایات معتبرہ حنفیہ کے خلاف ہوں۔

(۶) تحلیلہ الابرار عن منا کحۃ الفجار معروف بہ الکو کب الیمانی علی اولاد الزوالی : اس کتاب میں بریلویوں کے اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتویٰ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے تمام معتقدین جو انہیں مسلمان سمجھتے ہیں مردوں عورتوں کا نکاح دنیا میں کسی سے صحیح نہیں باطل محض اور زنائے خالص ہے جس کی بناء پر اولاد کا بھی حرامی اور وراثت سے محروم ہونا ثابت ہوتا ہے اور خوبی یہ ہے کہ ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں فرمائی بلکہ جو کچھ ہے اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتویٰ کا حاصل ہے۔

(۷) اسکات المعتمدی: ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۶ ہجری بمطابق ۱۹۰۷ء میں مولوی احمد رضا خان بریلوی سے ایک فیصلہ کن مناظرہ کرنے کا ارادہ فرمایا تھا انہیں اعلیٰ حضرت بریلوی سے مختلف فیہ مسائل کے بارے میں تمہیدی طور پر تقریباً ڈیڑھ صد ۱۵۰ سوالات ایک خط کے ذریعے کئے تھے اس خط میں یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ لکھنؤ دہلی صدر مقام ہے نہ میرا گھر نہ آپ کا جوئی جگہ تجویز ہو مطلع فرمائیں حتیٰ الوسع تمام ہندوستان کے گلی کوچوں میں اس گفتگو مناظرہ کی خبر شائع کرنا بندہ کا کام ہے تاکہ تمام مسلمانوں پر حق اور باطل روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے۔

لیکن مولوی احمد رضا خان بریلوی مناظرہ کے لئے ہرگز تیار نہ ہوئے کیونکہ انہیں پورا یقین تھا کہ جھوٹ کا پلندہ اور ریت کا گھروندا جو بڑی مشکل سے تیار کیا ہے آمنے سامنے مناظرہ کی صورت میں پلک جھپکنے کے اندر پیوند خاک ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ میں مولوی احمد رضا خان بریلوی شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین حمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے مناظرہ کیلئے بالکل تیار نہ ہوئے اور بلند شہر میں بھی حضرت

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہلسنت دیوبند کے ساتھ مناظرہ کے لئے آمادہ نہ ہوئے بہر حال اس کتاب میں ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مناظرہ کرنے سے مولوی احمد رضا خان بریلوی کی راہ فرار ہونے کی مکمل روداد موجود ہے۔

(۸) شکوہ الحاد ملقب بہ لزام علی النام المسمی بہ ”کفر و ایمان کی کسوٹی“: اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی ضروریات دین کا منکر ہو یا کسی ضروریات دین کے منکر کو کافر نہ کہے وہ قطعاً کافر ہے۔ مولوی احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں کہ اگر زید مدعی اسلام تقریباً کل ضروریات دین کا منکر اور خداوند تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صریح گالیاں دینے والا ہے تو اسکو بھی کافر نہ کہا جائے جس سے لازم آتا ہے کہ زید کے عقائد باطلہ ان کے نزدیک موجب تکفیر نہیں ہیں۔

گو مولوی احمد رضا خان بریلوی نے عقائد باطلہ کا اقرار صراحتہ نہیں کیا مگر زید کو باوجود عقائد باطلہ کفریہ کے کافر نہ کہنا اس کو مستلزم ہے کہ وہ عقائد باطلہ ان کے نزدیک اسلام سے خارج نہیں۔ اب جو شخص مولوی احمد رضا خان بریلوی کو مسلمان کہے یا ان کے کفر و ارتداد میں تامل کرے وہ ویسا ہی ہوگا جیسے خود مولوی احمد رضا خان بریلوی ہیں۔ اور یہ فتویٰ ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں ہے بلکہ خود مولوی احمد رضا خان بریلوی کا اپنا فتویٰ ہے۔

اور اس کے علاوہ بھی ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلاف اور بھی کئی رسائل لکھے ہیں۔

(۹) سبیل السداد فی مسئلۃ الاستمداد رسالہ تحریر فرمایا: اس میں حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ غیر اللہ سے مافوق الاسباب امور میں مدد چاہنا قطعاً ناجائز و حرام اور شرک ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کی بات ہے کہ کچھ عرصہ سے اہل بدعت رضا خانیوں نے اس اجماعی اور متفق علیہ مسئلہ کو بھی تختہ مشق بنا رکھا ہے۔ اور متعدد رسائل اس کے جائز ہونے کو ثابت

کرنے کے لئے لکھے ہیں حضرت چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حرمت کو ثابت کرنے کے لئے یہ کتاب تحریر فرمائی اور اس موضوع پر کتاب لکھنے کا حق ادا کر دیا۔

(۱۰) توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد. ملقب بہ القيامة الصغری علی من يقدم رجلاً ویؤخر الآخری رسالہ تحریر فرمایا: اہل بدعت کے ایک مولوی رضا خانی ریاست علی خان نے ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ سبیل السداد فی مسئلۃ الاستمداد کا جواب لکھا تو حضرت مولانا چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں استمداد بالغیر کی چار صورتیں قرار دیکر پھر بیان فرمایا کہ پہلی صورت بالاتفاق ناجائز و حرام ہے، دوسری قیسری بالاتفاق جائز ہیں اور چوتھی صورت میں اختلاف ہے جسے اہل بدعت رضا خانی جائز قرار دیتے ہیں اور اہل سنت علماء کے نزدیک یہ صورت نہ صرف حرام بلکہ شرک ہے۔ مولوی ریاست علی خان بریلوی نے اپنے جوابی رسالہ میں یہ تسلیم کر لیا کہ چوتھی صورت ہمارے نزدیک بھی شرک ہے۔ حضرت چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب الجواب کے طور پر یہ رسالہ توضیح المراد لمن تخبط فی مسئلۃ الاستمداد تحریر فرمایا۔ اور بریلوی علماء کی متعدد عبارات سے یہ ثابت کیا ہے

کہ وہ چوتھی صورت کے جواز کے قائل ہیں۔ اور مولوی ریاست علی خان بریلوی نے اس کو کفر و شرک قرار دیکر اپنے اہل بدعت بریلویوں پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔

(۱۱) السحاب المدراری توضیح اقوال الاخیار: مولوی احمد رضا خان بریلوی نے قطب الاقطاب فقیہ اعظم امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حجت الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ المحمد شین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، حکیم الامتہ مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی جن تحریرات پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا اس رسالہ میں انکا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور انتہائی سنجیدگی اور متانت سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ تمام عبارات

اپنے مفہوم اور مطلب میں بالکل واضح و عام فہم و بے غبار اور بے داغ ہیں اور کسی بھی پہلو سے انکے قائلین کی تکفیر ہرگز درست نہیں۔

(۱۲) اعلان لدفع البغی والظغیان : ابن شیر خدا حضرت مولنا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی احمد رضا خان بریلوی سے بارہا یہ مطالبہ کیا کہ وہ رسائل جکو آپ لا جواب سمجھتے ہیں ہمیں ارسال کریں تاکہ ہم انکا جواب دیں مگر مولوی احمد رضا خان بریلوی نے بار بار تقاضے کے باوجود اپنے رسائل حضرت مولنا چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ کو ارسال نہ کیئے اس لیے حضرت مولنا چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اعلان شائع فرمایا کہ یا تو اپنے رسائل بھیجوا پھر آئندہ کے لئے اس قسم کی بات نہ لکھنا کہ ہمارا فلاں رسالہ لا جواب رہا اگر لا جواب رسائل دیکھنے کا ذوق و شوق ہو تو پھر ردۃ الکفر۔ احدى التسعة والتسعين الكوكب الیمانی، وغیرہ کو دیکھو اور یہ اعلان لدفع البغی والظغیان، السحاب المدرار کے بعض ایڈیشنوں کے ساتھ بھی شائع ہوا تھا۔

(۱۳) بشس المهاد لمن يخلف الميعاد الملقب به اليوم الموعد علی ناکث العہود : اختلافی امور پر مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ساتھ بالمشافہ گفتگو کرنے سے متعلق فریقین کے نمائندوں کے درمیان ۱۳۲۸ ہجری بمطابق ۱۹۱۰ء میں دارالعلوم دیوبند کے جلسہ دستار بندی کے موقع پر ایک معاہدہ طے پایا تھا جس پر بڑے بڑے لوگوں نے بطور گواہ دستخط ثبت کئے تھے لیکن مولوی احمد رضا خان بریلوی نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آٹھ ماہ سا سننے بات کرنے سے راہ فرار اختیار کر لی۔ تو اس رسالہ میں اس معاہدہ کی مکمل روداد۔ اور مولوی احمد رضا خان بریلوی کے فرار کا تفصیلی بیان درج ہے۔

(۱۴) الطامة الكبرى علی من کذب وقولی : اس رسالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی صاحب کو بارہا مناظرہ کی دعوت دی گئی ہے لیکن وہ باطل اس پر آمادہ نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ فرار و گریزی ہی کے دامن عافیت میں جا کر پناہ حاصل کی۔

(۱۵) الطین اللآذب علی الاسود الکاذب الملقب بہ الفتح المبین علی اعداء الاسلام والمسلمین : اس رسالہ میں ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اہل حق کی اس فتح کا ذکر کیا ہے جو اہل حق کو بریلی میں ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۸ ہجری بمطابق --- نومبر ۱۹۱۰ء کو مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے اتباع کے مقابلہ میں حاصل ہوئی اور مولوی احمد رضا خان بریلوی نے عملاً رد الکفر اور انتصاف البری وغیرہ کتب کا جواب ہونا تسلیم کر لیا۔

(۱۶) اسوء النقم علی مکفر نفسہ من حیث لایعلم۔ المعروف بہ رد التکفیر علی الفحاش الشظیور : اس رسالہ میں ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی احمد رضا خان بریلوی کے فتاویٰ حسام الحرمین علی منخر الکفر والہین۔ اور ان ہی کے مسلمات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جسے مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے تمام مخالفین کی تکفیر کی ہے اسی طرح انہوں نے اپنی اور اپنے تمام مستندین کی بھی ایسی ہی تکفیر کر دی ہے کہ اگر کوئی شخص مولوی احمد رضا خان بریلوی کو مسلمان سمجھے یا ان کے کفر میں شک تردید یا توقف کرے تو وہ بھی اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتویٰ کی رو سے کافر و مرتد قرار پائے گا۔

(۱۷) شکوة الحاد : اس رسالہ میں ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے رضا خانیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی صاحب کا مسلمان ہونا تو ثابت کریں اور ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ اس معقول مطالبہ کو پورا کرنے کی بجائے رضا خانی حضرات اسکو سختی ہی سے پہنچاتے ہیں جب وہ دوسروں سے اپنا اسلام ثابت کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو اگر کوئی دوسرا یہی مطالبہ ان سے کرتا ہے تو انہیں آگ بجھلا ہونے کی بجائے اپنا اسلام ثابت کرنا چاہیے۔ جبکہ علماء اہلسنت و یوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم نے تقریر اور تحریر ہر طرح اپنا اسلام ثابت کر دیا ہے، اور بریلویوں کے فرسودہ اعتراضات کے دندان شکن جوابات بھی تحریر کر چکے ہیں۔ مناظرہ کے لئے بارہا مولوی احمد رضا خان بریلوی کو دعوت دی گئی لیکن وہ ہر بار راہ فرار اختیار کرتے ہیں نیز اس رسالہ میں مولوی احمد رضا خان

بریلوی کے تیس ایسے کفریہ عقائد بیان کئے گئے ہیں جو تمام دنیا میں کسی کافر اصلی کے بھی نہیں ہوں گے
(۱۸) نار الفضا فی جوائح الرضاء: ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے
یہ رسالہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے رسالہ ابحاث آخرہ کا جواب ہے

(۱۹) قطع الوثین ممن نقول علی الصالحین الملقب بہ قطع اللسان من الخان الخوان: مولوی
احمد رضا خان بریلوی نے حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین میں علماء اہلسنت دیوبند کی تکفیر کی
تو جن عبارات کی بنیاد پر کی تھی ان عبارات کی توضیح ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس رسالہ میں کردی جس سے اعلیٰ حضرت بریلوی کے تمام کے تمام بے
جا اعتراضات کی جڑ کٹ گئی اور یہ ثابت کیا کہ ان مضامین کفریہ کی علماء اہلسنت دیوبند کی طرف نسبت
کرنا قطعاً غلط اور یقیناً بے بنیاد ہے اور علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ جماعتہم ان عقائد کفریہ سے بالکل بری
اور پاک ہیں۔

(۲۰) السہیل علی الجعیل: مولوی احمد رضا خان بریلوی نے ایک چھوٹا سا رسالہ سیف العرفان
جو کہ عرفان علی بیل پوری کے نام سے شائع کر دیا تھا تو ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری
رحمۃ اللہ علیہ نے اسی رسالہ سیف العرفان کا جواب السہیل علی الجعیل تحریر فرمایا۔ علاوہ ازیں نو ہزاری
اشتہار کے جواب سے بریلویوں کے عجز کو بھی مفصلاً بیان کیا اور یہ نو ہزاری اشتہار ابن شیر خدا حضرت
مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرما کر شائع کیا۔

(۲۱) الکفر المتبین فی الصریح المتعین الملقب بہ علم و جہالت کی کسوٹی المسمی شکوة الالحاد:
ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے متعدد رسائل میں مولوی احمد
رضا خان بریلوی کو ان کے اپنے فتویٰ کی رو سے کافر قرار دیا تھا اور اسکی بنیاد اس امر کو بنایا تھا کہ اعلیٰ حضرت
بریلوی نے امام المجاہدین حضرت مولانا سید محمد اسماعیل دہلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو متعدد صریح کفروں کا قائل

قرار دینے کے باوجود انکی تکفیر نہیں کی اور کافر کو کافر قرار نہ دینا بھی کفر ہے، تو بریلویوں نے اس کفر سے اپنی برأت ثابت کرنے کے لئے کبھی تو فقہاء اور متکلمین کے اختلاف کا سہارا لیا اور کبھی صریح کی دو قسمیں صریح متعین اور صریح متعین بیان کر کے اس کفر سے بچنے کی کوشش کی ابن شیر خدا حضرت مولنا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بریلویوں کے اس قسم کے تمام ہتھکنڈوں کا اس رسالہ میں تفصیلاً اور مکمل قلع و قمع کر کے رکھ دیا ہے۔

(۲۲) علاوہ ازیں: کوکب الیمانی علی الجعلان والخراطین: تالیف حضرت مولنا حافظ حسین احمد، وکیر احمد، وعبداودود، ساکنان بالا ساتھ مظفر پور بمقام بالا ساتھ مظفر پور ہندوستان میں ایک جلسہ منعقدہ، ۵-۶-۷۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ ہجری بمطابق مئی ۱۹۱۱ء کی مختصر روداد۔ اور پوکھریا کے تحریری مناظرہ کی مکمل تفصیل اس رسالہ میں درج ہے ابن شیر خدا حضرت مولنا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کے مقابلہ میں اٹھارہ (۱۸) اضلاع کے رضا خانی مولویوں کا راہ قرار کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے چنانچہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے جب دیکھا کہ بریلی شریف میں گھر پر ابن شیر خدا حضرت مولنا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بار بار مناظرہ کے لئے لکارا اور کوئی جواب نہ ہو سکا تو پھر اپنے ایک معتقد میاں مولوی عبدالرحمن میاں جی لٹھی کے جلسہ پوکھریا ضلع مظفر پور کے اشتہار مطبوعہ ۲۸ محرم ۱۳۲۸ ہجری میں تحریری مناظرہ کا اعلان بھی کروا دیا۔ کیوں کہ ضلع مظفر پور دیوبند سے آٹھ نو سو میل کے فاصلہ پر ہے کس کو خبر ہوگی اور کون مناظرہ کو آئے گا پھر کہنے کو خوب موقع ہاتھ آئے گا کہ دیکھو باوجود اس قدر بیشتر اعلان کر دینے کے بھی کوئی مناظرہ کرنے نہ آیا مگر یہ خبر نہ تھی کہ ابن شیر خدا حضرت مولنا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ تو وہاں بھی چین نہ لینے دیں گے۔ اور بمقام بالا ساتھ کے جلسہ میں ترکی بہ ترکی وہ جواب دیں گے کہ جس کا جواب پھر مولوی عبدالرحمن میاں جی لٹھی صاحب اور اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی صاحب قیامت تک بھی نہ دے سکیں گے

الحمد للہ تعالیٰ حق واضح ہو گیا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگی اور بدعت و ظلمت بستر پوری اٹھا کر رخصت ہو گئی۔

(۲۳) بریلوی کا نادان دوست : تالیف حضرت مولانا محمد عبدالحفیظ درہنگوی رحمۃ اللہ علیہ : تو ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ چپ شاہ بریلوی، گرفتار کے نام سے لکھا تھا جس میں انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ ہم مولوی احمد رضا خان بریلوی کا کتر ستر ہزار (70,000) بلکہ ستر لاکھ (70,00,000) بلکہ غیر متناہی وجہ سے انہی کے فتویٰ سے ثابت کر سکتے ہیں کہ اس رسالہ کا جواب ایک رضا خانی مولوی نے الجواب المستحسن کے نام سے لکھا تو یہ رسالہ بریلوی کا نادان دوست رضا خانی بریلوی رسالہ الجواب المستحسن ہی کا جواب ہے۔

(۲۴) غلبۃ الحق : تالیف حضرت مولانا علی حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کا ایک مرید خلیفہ یقین الدین مہر کن ہزاری باغ میں مہر کنی کے کام کی غرض سے وارد ہوا لیکن اس نے خفیہ طور پر لوگوں کو امور بدعت کی طرف مائل کرنا اور علماء اہلسنت دیوبند کے خلاف زہراً گلنا شروع کر دیا جس کے باعث نوبت مناظرہ و مجادلہ تک پہنچی اسی دوران خلیفہ یقین الدین مہر کن اور اہل حق کے درمیان یہ معاملہ طے پایا کہ خلیفہ صاحب مولوی احمد رضا خان بریلوی یا ان کے کسی ایسے معتمد علیہ مولوی کو بلائیں جسکی ہار جیت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی ہار جیت ہو۔ اور اہل حق دیوبند سے کسی عالم کو بلا لیں اور فریقین کے درمیان مناظرہ سے معاملہ طے ہو جائے گا۔ اہل حق نے دارالعلوم دیوبند کو خط لکھا تو ابن شیر خدا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ کا خط آمادگی مناظرہ کا آگیا لیکن مولوی احمد رضا خان بریلوی کے مرید خاص اور اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب کو یا ان کے کسی معتمد علیہ مولوی کو مناظرہ کے لئے آمادہ نہ کر سکے جس کے باعث انکو ہزاری باغ سے ذلت آمیز رسوائی سے بھاگ جانے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نظر نہ آیا اس رسالہ میں اس واقعہ کو بڑی تفصیل اور بڑے دل چسپ انداز میں ذکر کیا گیا ہے اس کے ساتھ

ساتھ آئے۔ حضرات بریلویت اور رضا خانیت کے بارے میں مزید بڑھتے جائے۔

برادران ۱ م ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد جب انگریز کو یقین ہو گیا کہ علماء اہلسنت دیوبند کا مقابلہ کرنا نہایت مشکل نظر آ رہا ہے تو اس نے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو منتشر کرنے کے لئے اپنے روحانی فرزند ارجمند مولوی احمد رضا خان بریلوی کو اپنا آلہ کار بنایا جس نے اکابر علماء اہلسنت دیوبند کو اپنی ناپاک زبان سے مختلف قسم کے بے بنیاد الزامات و اتہامات لگا کر بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اور مسلمانوں کو علماء اہلسنت دیوبند سے دور کر کے جہالت کے اندھیروں میں لاکھڑا کیا، لیکن الحمد للہ لم الحمد للہ فرقہ رضا خانی بریلویہ کی سرکوبی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد پیدا کئے ہیں جو اپنے علم و عمل و تقویٰ اور توحید و سنت و تلواریں سے ان تمام ارباب زلیغ و الحاد کا دجل و تلحیس ظاہر کر کے امت مسلمہ کو رہنمائی کرتے رہے ہیں، اور انشاء اللہ ثم انشا اللہ تاقیامت ان نفوس قدسیہ کے جانشین و متبعین حق و باطل کی جنگ میں باطل کی سرکوبی کے لئے سر و ہڑ کی بازی لگاتے رہیں گے۔ اور جب اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی صاحب ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ ہجری بمطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی شریف ہندوستان میں پیدا ہوئے تو جب اعلیٰ حضرت سرکار نے ہوش سنبھالا تو ہندوستان میں انگریزی اقتدار کا دور دورہ تھا اور داعیا ت حید و سنت کی ایک جماعت سکھوں سے سر زمین ہزارہ میں جہاد کر چکی تھی تو انگریزوں کو خوف تھا کہ یہ لوگ ہمارے خلاف محاذ آرائی نہ کر دیں اس لئے ان کو مسلمانوں میں بدنام کرانا اور ان کے کم کرنا انگریزوں کی یہ خطرناک پالیسی تھی۔ یہ حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت تھی کہ جن میں سب سے زیادہ نمایاں حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت مولانا سید عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت مولانا شاہ ولی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت تھی انہوں نے شرک کی تردید اور رد بدعات کے بارے میں ایک اہم کتاب بنام تقویت الایمان لکھی جو بہت معروف و مشہور ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان

دعوت توحید اور علمی و عملی خدمات اور خاص کر نشر حدیث میں بہت مشہور ہے جو اپنے پوتے حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرک و بدعت کی تردید میں البلاغ المبین کے نام سے ایک کتاب لکھی تو، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے نو دس سال بعد دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارن پور دینی اصلاحی درسگاہیں قائم ہوئیں ان درسگاہوں کے بانیوں کا سلسلہ سند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں کے واسطے سے خود حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ تو دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارن پور کے اکابر اس دعوت حق پر قائم ہیں جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے انکو پہنچی تھی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حرمین شریفین دو سال رہے تھے اور وہاں کے اکابر علماء سے حدیث پاک پڑھی تھی پھر ہندوستان تشریف لا کر انہوں نے دین حق کو پھلایا اور ان کے صاحبزادوں نے اس دعوت حق کو پھر آگے بڑھایا تو دارالعلوم دیوبند کے بانی حجت الاسلام قاسم العلوم والئیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ۔ قطب الاقطاب فقیہ اعظم امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ زیادہ نمایاں تھے اور جو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بھی حصہ لے چکے تھے اور مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور کے بانی فقیہ بے مثال حضرت مولانا سعادت علی سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت مولانا سید شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت کے آدمی تھے اس لئے ان درسگاہوں سے انگریزوں کو خطرہ تھا۔ دارالعلوم دیوبند اور مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور کے اکابر کو عامۃ المسلمین میں بدنام کرانے کے لئے انگریزوں نے یہ چال چلی کہ ان لوگوں کو وہابی مشہور کر دیا جن کے مزاج شریف شرک و بدعت سے مآئوس ہیں کتاب و سنت کی دعوت توحید کو سکر کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں ان لوگوں نے لفظ وہابی کو گالی بنادیا۔ اور ہر داعی توحید و سنت کو وہابی کہنے لگے اور جس کو بدنام کرنا ہوا اسے وہابی کا لقب دیدیا۔ علماء اہلسنت دیوبند اور ان کے متبعین موحدین اہل بدعت بریلویوں کے نزدیک وہابی ہیں انہوں نے لفظ وہابی کا اتنا پروپیگنڈہ کیا کہ

آن پڑھ لوگوں میں وہابی مشرکین ہنود سے بھی بڑھکر برا سمجھا جانے لگا۔ انگریزوں کی یہ چال بڑی حد تک کامیاب ہو گئی کہ ان کے مخالفین کو مسلمانوں میں مطعون اور بدنام کر دیا گیا، پھر سونے پر سہاگہ یہ ہوا کہ جناب مولوی احمد رضا خان بریلوی نے ایک کتاب لکھ ڈالی جو کہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کے نام سے عوام و خواص کے سامنے آئی اسمیں حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ ثم مہاجر مدنی اور حکیم الامتہ مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا ان حضرات کی کتب سے بعض عبارات لیکر ان کے معانی اپنی طرف سے تجویز کر کے بریلی کی کفر ساز فیکٹری سے کفر کا فتویٰ جاری کر دیا۔ انگریزوں کے تو گھی کے چراغ جل گئے ایک ایسے شخص نے جو مسلمانوں میں ایک مولوی سمجھا جاتا ہے ان حضرات کو کافر کہہ دیا تو اب مسلمان ان حضرات کی طرف رجوع نہ کریں گے اور ہمارا اقتدار مستحکم ہوتا چلا جائے گا انہوں نے اپنا اقتدار مضبوط کرنے کے لئے غلام احمد قادیانی کو دعوت نبوت کی تلقین کی وہ نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا اس نے انگریزوں کی تائید اور حمایت میں کسر نہ چھوڑی اور جہاد کو بالکل منسوخ کر دیا جبکہ جہاد کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے جو انگریزوں کا اصل مقصد تھا دارالعلوم دیوبند اور مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے حضرات نے اس مدعی نبوت کی بہت کھل کر تحریر و تقریر سے زوردار تردید کی اور آج تک کر رہے ہیں انہوں نے پوری امت پر واضح کر دیا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو بھی کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو بھی نبی مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے ان حضرات علماء اہلسنت دیوبند کی یہ محنتیں اب تک جاری ہیں اور انکی محنتوں کا یہ ثمرہ ہے کہ پاکستان قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دیدیا اور اب پاکستان کی موجودہ حکومت نے بھی مزید یہ کیا کہ قادیانیوں کو حکم دیدیا کہ مسلمانوں کے اصطلاحی الفاظ کو استعمال نہ کریں یہ سب علماء اہلسنت دیوبند کی کوششوں کے ثمرات ہیں کسی بریلوی کا کوئی رسالہ آج تک

سوسال کے اندر قادیانیوں کے خلاف نہیں دیکھا گیا اور وہ ان کے خلاف لکھتے ہی کیوں؟ کہ انکی کفر ساز فیکٹری تو علماء اہلسنت دیوبند کو کافر بناتی ہے تو واقعی کافروں کو کافر کہنا ان کے مشن میں نہیں ہے مسلمانوں کو کافر کہنا ہی ان کی جماعت کا امتیازی کارنامہ ہے۔

انہوں نے علماء حرمین شریفین کو بھی نہ بخشا ان پر کفر کے فتویٰ لگا دیئے جو کوئی غالی بریلوی رضا خانی حرمین شریفین جاتا ہے تو ائمہ حرمین شریفین کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتا کیونکہ رضا خانی بریلوی انکو کافر سمجھتے ہیں بریلویوں کو اسلام کے خدام اور توحید کے داعیوں کو ہی بدنام کرنے کی فکر رہتی ہے کبھی نہیں دیکھا گیا کہ قادیانیوں کے پیچھے پڑے ہوں یا ردائض کے خلاف کوئی کام کیا ہو۔ تو مولوی احمد رضا خان بریلوی نے جب حسام الحرمین لکھی تو علماء اہلسنت دیوبند حیران ہو گئے تو انہوں نے نہ مٹلا تحریراً و تقریراً عامۃ المسلمین کو بتایا کہ ہمارے یہ عقائد نہیں ہیں جو بریلوی ہمارے طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اور نہ ہی ہمارا یہ مطلب ہے جو مولوی احمد رضا خان بریلوی نے کشیدہ کیا ہے دیوبندیوں کے کسی ادارے میں ان عقائد کی ہرگز تعلیم نہیں دی جاتی جو مولوی احمد رضا خان بریلوی نے علماء اہلسنت دیوبند کی طرف منسوب کئے ہیں لیکن اس کے باوجود بریلویوں کو اصرار ہے کہ تم کچھ بھی کہو بہر حال تم کافر ہو، بریلویوں کے نام نہاد مولوی اور مشائخ جلسوں میں علماء اہلسنت دیوبند پر کچھڑا چھالنے کو ضروری سمجھتے ہیں اور ان کو کافر کہنا ہی بریلویوں کی تقریروں کا خلاصہ ہوتا ہے۔ دیوبندی اور بریلوی دونوں جماعتیں حنفی مذہب کے مقلد ہونے کا دعویدار ہیں اگر بریلوی مولوی اور مشائخ واقعی صحیح معنوں میں حنفی مذہب اپنائیں تو یہ کافر گری بالکل ختم ہو جائے گی۔ حدیث پاک کی رو سے کسی کو کافر کہنا بہت سخت بُرا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو تو اسکی یہ بات خود اسی پر لوٹ آتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱۱)

اور شمس اللائمہ صدر اللائمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کسی کو کافر کہنے میں بہت ہی زیادہ محتاط تھے۔ اور یہی احتیاط کا پہلو علماء اہلسنت دیوبند نے اختیار کر رکھا ہے بریلوی ان حضرات

کو کتنا ہی کافر کہیں وہ جواب میں انکو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر دیتے ہیں کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کسی ایک شخص کی طرف کفر ضرور لوٹتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے کسی بھائی سے کہا اے کافر تو کفر دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا۔ اگر وہ شخص واقعی کافر ہو گیا تھا تو ٹھیک ہے ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا تو علماء اہلسنت دیوبند حدیث پاک کی روشنی میں انکو بتاتے ہیں کہ تم کافر ہو گئے ہو۔ بوجہ علماء اہلسنت دیوبند کی تکفیر کے تو علماء اہلسنت دیوبند کسی کو کافر بناتے نہیں بلکہ کافر بتاتے ہیں۔ کافر بنانے اور بتانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے کیونکہ مدعی اسلام کو کافر کہنے کی نزاکت سے علماء اہلسنت دیوبند بخوبی واقف ہیں انہیں یقین ہے کہ ہمیں مرنا ہے اور آخرت میں پیش ہونا ہے حساب و کتاب ہے مواخذہ و محاسبہ ہے؛ تو وہاں کے مواخذہ سے وہی غافل ہو سکتا ہے جسے آخرت کا یقین نہ ہو۔ تعجب ہے کہ بریلوی مولویوں اور مشائخ پر کہ کس دل گردہ سے علماء اہلسنت دیوبند کو کافر کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کی محنتوں سے چار دانگ عالم میں اسلام کا پرچم بلند ہوا کروڑوں افراد اسلام کے حلقہ بگوش ہوئے لیکن بریلی شریف کے توپ خانوں سے جو گولے برسائے گئے انہوں نے داعیان اسلام کی ساری محنتوں کے برخلاف الٹی مشین چلا دی۔ کافروں کو تو کیا مسلمان کرتے مسلمانان عالم اور خاص کر مشائخ کبار اور داعیان تو حید و سنت کو انہوں نے نشانہ بنا کر بریلی شریف کے توپ خانہ سے کفر کے گولے پھینکے۔ ان کے نزدیک عرب بھی کافر اور عجم بھی کافر اگر کوئی مسلمان ہے تو وہ ہے بریلوی جو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے دین تکفیر پر چلے۔ پھر یہ عجیب بات ہے کہ جب بریلوی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ صرف اپنے ہی فرقہ کو مسلمان کہتے ہیں تو اسلام کی ہر خدمت کی ساری ذمہ

داریاں انہی پر عائد ہوتی ہیں۔ لیکن جتنی بھی دینی خدمات ہیں وہ سب دوسرے حضرات انجام دے رہے ہیں۔ جنکو بریلوی کافر کہتے ہیں اور انکی تعلیم اور تصنیفی خدمات سے تو بریلوی عوام تو کیا ان کے مولوی و مشائخ تک فائدہ اٹھاتے ہیں انکی وہی مثل ہے کہ جس کشتی میں سفر کریں اسی میں سوراخ کریں اپنے مدارس میں جو کتب پڑھاتے ہیں مثلاً کتب احادیث رسول اور کتب فقہ اور اصول فقہ اور ادب و منطق وغیرہ کی کتب پر علماء اہلسنت دیوبند کے حواشی ہیں حتیٰ کہ بخاری شریف ہر بریلوی مدرسہ میں پڑھائی جاتی ہے تو اس پر علماء دیوبند کا حاشیہ ہے (تفصیل کے لیے بندہ کا رسالہ فیضان دیوبند پڑھ لیں) جس سے بریلوی مولوی اور مشائخ بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور حتیٰ کہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ادا الفتاویٰ اور بہشتی زیور وغیرہ سامنے رکھ کر فتویٰ لکھتے ہیں پھر بھی ان کے لکھنے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ افسوس صد افسوس کا مقام ہے۔

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں

آستانہ عالیہ اجمیر شریف چشتیہ معینیہ کا فتویٰ

حضرت خواجہ میر محمد قمر الدین صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف کے استاذ محترم آستانہ عالیہ چشتیہ معینیہ ولی کامل حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ معینیہ عثمانیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا معین الدین اجمیری خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تجلیات انوار المعین صفحہ پر تحریر فرمایا ہے خلقت آپ کی اس فضیلت سے بے حد نالاں ہے وہ کہتی ہے کہ دنیا میں شاید کسی نے اس قدر کافروں کو مسلمان نہیں کیا ہوگا جس قدر اعلیٰ حضرت (مولوی احمد رضا خان بریلوی) نے مسلمانوں کو کافر بنایا، طعن کی بات تو اور ہے مگر درحقیقت یہ وہ فضیلت ہے جو سوائے اعلیٰ حضرت بریلوی کے کسی کے حصے میں نہیں آئی۔

(تجلیات انوار المعین صفحہ ۱۰ مطبوعہ انڈیا)

بریلویوں کا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک

نے بھی آج تک کسی حدیث پاک کی شرح عربی میں نہیں لکھی یہ کیسے عاشق رسول ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی عربی شروحات لکھنے کی توفیق ہی نہیں۔ بریلوی مولوی اور مشائخ کو علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم جیسے سچے اور مخلص مسلمانوں کو کافر کہنے اور ان پڑھ جاہلوں کو گمراہ کرنے ہی سے فرصت نہیں بھلا یہ دین کا کام کیسے سرانجام دے سکتے ہیں، تو اعلیٰ حضرت بریلوی کا قرآن کریم کے ساتھ اس درجہ کا عشق تھا کہ اپنے خلیفہ کو ترجمہ قرآن لکھوایا تو وہ بھی بہت مشکل سے قیلولہ کے وقت اور رات کو سوتے وقت لیٹ کر لکھوایا یعنی کہ دونوں وقت لیٹ کر ترجمہ لکھوایا یہ ہے عشق قرآن۔ اور کبھی کبھی حدیث شریف پڑھانے کا جو موقع ملا تو وہ بھی کتاب ہاتھ میں پکڑ کر کھڑے ہو کر پڑھایا کرتے اور شاگرد بھی کھڑے ہو کر پڑھتے۔ بس یہ ہیں عاشق قرآن اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

پاک و ہند کے بریلویوں کو ترجمہ قرآن کنز الایمان پر بڑا ناز اور فخر تھا لیکن

مولوی احمد رضا خان بریلوی کا ترجمہ قرآن کنز الایمان بھی بارگاہ خدا اور بارگاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول نہ ہو سکا اور سعودی عرب والوں نے بریلوی ترجمہ قرآن کنز الایمان پر پابندی لگا دی کہ اس نام نہاد عاشق رسول کا ترجمہ قرآن سعودی عرب میں داخل نہ ہونے دیا جائے کیونکہ اس کا ترجمہ قرآن سلف صالحین کے تراجم قرآن کے سراسر خلاف ہے لہذا اس پر پابندی لگا دی گئی ہے کوئی شخص بھی ترجمہ قرآن کنز الایمان لے کر سعودی عرب میں قطعاً داخل نہ ہو ورنہ اسے سزا ملے گی۔

علماء اہلسنت دیوبند نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان سے قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر اور احادیث رسول کی عربی شروحات لکھی ہیں جنکو نمونے کے طور پر بندہ ناچیز کے رسالہ فیضان دیوبند میں تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں آپ پر یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ دین کی خدمات کا فریضہ کن لوگوں نے

سرا انجام دیا اور کفر و شرک و بدعات کا مکروہ دھندا کن لوگوں نے سرا انجام دیا۔ الغرض کہ علماء اہلسنت و یوبند کی متعدد تصانیف ہیں حق بات تو یہ ہے کہ ان کی دنیا طلبی اور شرک و بدعت کی تبلیغ اور تعلیم نے ان کو دینی خدمات سے بالکل محروم کر دیا ہے۔ بہشتی زیور کے مقابلہ میں بہار شریعت لکھی وہ نہ چلی چند ایڈیشن چھپ کر رہ گئی۔ اب سنا ہے کہ یار لوگوں نے سنی بہشتی زیور لکھی ہے مسلمانوں میں اسکی بھی طلب نہیں اور تبلیغی نصاب المعروف فضائل اعمال کے مقابلہ میں کتاب فیضان سنت لکھی جسکو پاکستان کی دعوت اسلامی یعنی کہ دعوت غیر اسلامی طوطا جماعت کے علاوہ کسی نے قبول نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہشتی زیور اور تبلیغی نصاب یعنی فضائل اعمال پاک و ہند کے مسلمانوں کے اکثر گھروں میں موجود ہیں تجربہ شاہد ہے۔ اور حیرت ہے اس دعوت اسلامی یعنی کہ دعوت غیر اسلامی طوطا جماعت پر کہ انہوں نے اپنے نام نہاد مولوی محمد الیاس قادری عطر فروش کو مجدد مشہور کر دیا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مجدد کہنا تو درکنار ہا جبکہ شرعی طور پر ایک مولوی کی صفات بھی اس میں ہرگز نہیں پائی جاتیں اور مولوی بننے کا کورس دینی مدارس میں کم از کم آٹھ سال کا ہے اگر دوران تعلیم کچھ کتب رہ جائیں تو پھر کامل دس سال کا کورس ہے اور جس نے دس سال یا زیادہ عرصہ عطر فروش کیا ہو آپ اُسے شریعت اسلامیہ پر زیادتی کرتے ہوئے ایک مولوی اور مجدد بنا رہے ہیں تو آپ کی یہ شریعت اسلامیہ پر کھلم کھلا زیادتی ہوگی جس پر مرنے کے بعد انجام بہت بُرا ہوگا۔ اور پھر پاکستان میں مولوی محمد الیاس قادری نے عشق رسول کے مقدس نام پر شرک و بدعت کی تھوک کے حساب سے اشاعت کرنے والی ایک جماعت قائم کی ہے جس کا نام رکھا ہے دعوت اسلامی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی جماعت دعوت غیر اسلامی طوطا جماعت ہے کہ جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کو رسمی طور پر استعمال کرتے ہیں اور حقیقت میں سنت رسول کو مٹا کر بدعت کو رواج دے رہے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے سفید عمامہ جو کہ سنت ہے، کو مٹا کر سبز عمامہ کو اپنے لیے شعار بنا لیا ہے۔ کیونکہ کسی خاص رنگ کو اپنے لئے شعار اور علامت بنا کر اپنے آپ کو اس سے مشہور اور متعارف کرانا ناجائز ہے۔

قارئین ذی وقار! فقہاء کرام اور محدثین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کی روشن تحقیقات سے یہ بات بخوبی سمجھ لیں کہ سبز پگڑی باندھنا بدعت ہے کیونکہ شریفوں کے لئے سبز پگڑی کی علامت کوئی بنیاد نہیں یہ سبز پگڑی کی بدعت ایک بادشاہ شعبان بن حسن کے حکم سے ۷۷۳ ہجری میں نکالی گئی ہے اور سبز پگڑی کو بطور خاص اپنے لئے علامت بنا کر استعمال کرنا بدعت ہے جو کہ ۷۷۳ ہجری میں ایک بادشاہ کے حکم سے پیدا کی گئی ہے لہذا ہمیں سبز پگڑی کو اجماعی طور پر استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ عمل بدعت ہے اور ایک بادشاہ سے منسوب ہے اور سبز پگڑی کی علامت اس کی شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی اصل نہیں اور نہ ہی سنت ہے اور نہ ہی زمانہ قدیم میں اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔

حضرت علامہ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اور حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اپنے فتاویٰ میں سبز پگڑی کے بدعت ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ سبز پگڑی شریف لوگوں کی علامت نہیں اور یہ ایک بادشاہ شعبان بن حسن یا شعبان بن حسین کی طرف منسوب ہے۔ دونوں کا فتویٰ پڑھ لیجیے:

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے سبز پگڑی کے بارے میں اپنا فتاویٰ حدیثہ میں بایں الفاظ تحریر فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں،

واما العلامة الخضراء فلا اصل لها واما حدثت سنة ثلاث وسبعين سبعانة بامر الملك شعبان بن حسن. (فتاویٰ الحدیثیہ ج ۱ صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ بیروت)

سبز پگڑی کے بارے میں حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے الحاوی للفتاویٰ کا فتویٰ بھی پڑھ لیجیے وہ فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں،

هل يلبسون علامة الخضراء والجواب - انها هذه العلامة لبس لها اصل في الشرع ولا في السنة ولا كانت في الزمن القديم واما حدثت في سنة ثلاث وسبعين سبعانة بامر الملك الاشرف شعبان بن حسن. (الحاوی للفتاویٰ ج ۲ صفحہ ۳۲ مکتبہ رشیدیہ مطبوعہ کوئٹہ پاکستان)

چنانچہ حضرت امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ الفتاویٰ الحدیثیہ ج ۱ ص ۱۲۱ اور حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۳۲، اور حضرت امام محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے الدعامة ص ۹۵، پر تحریر فرمایا ہے کہ سبز پگڑی کی کوئی اصل نہیں نہ شریعت میں اور نہ ہی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نہ ہی زمانہ قدیم میں تھی اور یہ سبز پگڑی کی علامت ۷۷۳ ہجری میں ایک بادشاہ کے حکم سے معرض وجود میں آئی اور سبز پگڑی باندھنے والے حضرات سلطان الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کو بطور کاروبار دن رات استعمال فرماتے ہیں کیونکہ اس سے لوگوں کی جیب سے روپیہ پیسہ وصول کرنے میں از حد درجہ بہت ہی آسانی ہوتی ہے کسی قسم کی دشواری اور تاخیر کا سامنا ہرگز نہیں کرنا پڑتا تو یہ حضرات بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو بھی یاد رکھیں اور حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو پس پشت مت ڈالیں لہذا پیغام جیلانی بھی پڑھتے جائیے اور اپنے فعل پر بھی توجہ کیجئے کہ ہم کس طرف جارہے ہیں اور پیغام جیلانی کیا ہے۔

پیغام جیلانی تو پڑھئے

چنانچہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب السفینۃ القادریہ کی شرح میں سید علامہ محمد المنلا تحریر فرماتے ہیں:

واعلم ان تعلیم الاشراف بالعمامة الخضراء ليس لها اصل في الشرع ولا في السنة ولا كانت في الزمان القديم وانما حدثت في سنة ثلاث وسبعين وسبع مائة بامر الملك الاشراف شعبان بن حسن. (شرح السفينة القادريه ص ۳۹)

(ترجمہ) معلوم ہوا کہ شریف لوگوں کو سبز عمامہ کے باندھنے کی تلقین کرنا بدعت ہے اسکی کوئی اصل نہیں ہے نہ شریعت میں اور نہ ہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نہ ہی یہ سبز پگڑی کی علامت زمانہ قدیم میں تھی بلکہ یہ بدعت تو بادشاہ اشرف شعبان بن حسن کے حکم سے معرض وجود میں آئی۔ پس یہ کس قدر افسوس

کا مقام ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ہر ماہ گیارہویں شریف کے مہذب کاروبار کے نام پر ہزاروں روپے لوگوں سے وصول کرنے والے پیغام جیلانی کو کس بے دردی سے ٹھکرا رہے ہیں۔ اور ان حضرات کے بابا جی مولوی محمد الیاس صاحب قادری کیسے قادری بنے ہوئے ہیں کہ نسبت تو قادری کی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کی ہے اور حقیقت میں پیغام جیلانی سے کوسوں دُور ہیں کہ جس نے مسلمانوں کو سفید پگڑی والی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم چھڑوا کر ان کو خالص بدعت والا طریقہ سبز پگڑی باندھنے پر لگا رکھا ہے۔

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی پڑھیے

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا لَبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مِثْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۷۵، رواہ احمد والبوداؤ ودوا بن ماجہ منقول از مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۸ صفحہ ۲۳۵ باب اللباس)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کسی نے اپنے کو مشہور و معروف کرنے کے لئے دنیا میں ایسا لباس پہنا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو یا ایسے لوگوں کو دن قیامت کے ذلت کا لباس پہنائے گا یعنی کہ وہ قیامت کے دن ذلیل دروہا ہوں گے۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت امام ملا علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۳ھ ہجری اپنی کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ شریف میں تحریر فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

أَيُّ ثَوْبٍ تَكْبَرُ وَتَفَاخُرُ وَتَجْبِرُ أَوْ مَا يَتَّخِذُهُ الْمُتَزَهِّدُ لِيَشْهَرَ نَفْسُهُ بِالزُّهْدِ أَوْ مَا يَشْعُرُ بِهِ الْمُتَسَيِّدُ مِنْ عِلَامَةِ السِّيَادَةِ كَالثَوْبِ الْأَخْضَرِ أَوْ مَا يَلْبَسُهُ الْمُتَفِقِّهَةُ مِنْ لِبَسِ الْفُقَهَاءِ وَالْحَالِ أَنَّهُ مِنْ جَمَلَةِ السَّفَهَاءِ.

(مرقات علی ہامش مشکوٰۃ ص ۳۷۵ - مرقات شرح مشکوٰۃ شریف ج ۸ صفحہ ۲۵۴ کتاب اللباس - مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

(ترجمہ) یعنی کہ جس نے تکبر و فخر و جابرانہ انداز کا لباس پہنا۔ یا اپنے آپکو زہد و نیکی سے مشہور و معروف کرنے کے لئے کوئی مخصوص لباس اختیار کیا یا اپنی بزرگی کی نمائش کے لئے سبز رنگ کا کپڑا اپنی علامت بنالیا، یا عالم دین نہ تھا مگر وضع قطع علماء کی اختیار کی اور حقیقت یہ ہے کہ ایسی تمام باتیں بے وقوف لوگوں کی ہیں۔

حضرت امام ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث پاک کی شرح میں جو بیان فرمایا ہے اس سے مولوی محمد الیاس قادری صاحب اور اس کے متبعین نصیحت حاصل کریں ورنہ اپنے انجام کو بخوبی سمجھ لیں کہ کیا ہوگا اور یقیناً ہوگا۔ یعنی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان اور حضرت امام ملا علی بن سلطان محمد القاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوٰۃ کا قول ان کے دلوں پر خوب دستک دے رہا ہے ذرا توجہ فرمائیں اور سوچ سمجھ سے کام لیں ورنہ.....

حضرات گرامی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سبز رنگ کی پگڑی کو اپنے لئے مخصوص کرنا مجوسیوں کا طریقہ ہے مگر مسلمان اس بات کا خیال رکھیں کہ اس رنگ کو اپنے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مخصوص نہ کریں کیونکہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ مولوی محمد الیاس قادری صاحب اور اسکی قائم کردہ دعوت اسلامی یعنی کہ دعوت غیر اسلامی طوطا جماعت اس بات پر غور و فکر کرے کہ سبز پگڑی والی علامت چھوڑ کر سفید پگڑی کو ہی استعمال کریں جو کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ اور آپ کا فرمان بھی ہے کہ سفید لباس پہنو کیونکہ وہ تمہارے لباس میں سب سے بہتر ہے۔ اگر یہ لوگ پھر بھی سبز پگڑی باندھنے کو اپنی علامت قرار دے رہے ہیں تو اس کے ضمن میں مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث بھی ملاحظہ فرمالیجئے:

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھیے

عن ابی سعید بن الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يتبع الدجال

من امتی سبعون الف علیہم السیجان. (رواہ فی شرح السنۃ بحوالہ مشکوٰۃ شریف ص ۷۷۷)

(ترجمہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار ۷۰،۰۰۰ افراد دجال کی پیروی کریں گے جن پر طیلسان کا لباس ہوگا۔

اس حدیث کی شرح میں حضرت امام ملا علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ ہجری تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے السیجان کا ترجمہ کتبجان و تاج وهو الطیلسان الاخصر یعنی کہ سبز پہناوا مراد ہے۔ (مرقات علی ہامش مشکوٰۃ ص ۴۴۷)

مندرجہ بالا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شرح سے یہ ثابت ہوا کہ سر پر سبز چادروں والے یا سر پر سبز پگڑی باندھنے والے افراد دجال کی پیروی کریں گے اس حدیث پاک کی شرح سے مولوی محمد الیاس قادری اور اسکی قائم کردہ دعوت اسلامی یعنی کہ دعوت غیر اسلامی طوطا جماعت جو سبز پگڑی باندھتے ہیں اپنے انجام کو سامنے رکھیں کہ ہمارا انجام کیا ہوگا۔ اور ہمارا شمار کن لوگوں میں ہو رہا ہے۔ خدا را غور و فکر سے کام لیں دن قیامت کا عنقریب ہے اور مولوی محمد الیاس قادری اور اسکی قائم کردہ خلاف شرع جماعت دعوت اسلامی جو حقیقت میں غیر اسلامی طوطا جماعت ہے وہ سبز پگڑی باندھنے میں ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کا رنگ سبز ہے۔ تو قارئین ذی وقار روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی پڑھ لیجئے :

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبز

چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب راحت القلوب جذب القلوب الی تیار المحبوب اردو۔ تاریخ مدینہ میں صفحہ ۱۲۶ پر تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

۶۷۸ ہجری میں قلاؤن صالحی نے تانبے کی جالیوں کے ساتھ قبہ خضراء بنوایا جو خطیرہ شریف کے

اوپر مسجد کی چھت سے بلند ہے۔

جاء الحق کا حوالہ بھی پڑھیے

علاوہ ازیں مولوی احمد یار گجراتی بریلوی نے بھی اپنی کتاب جاء الحق و زحق الباطل کے صفحہ ۲۸۵ پر یہی تحریر کیا ہے کہ:

۶۷۸ ہجری میں سلطان قلاؤن صالحي نے یہ گنبد سبز جواب تک موجود ہے، بنوایا۔

قارئین محترم: یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد کا سبز رنگ ۶۷۸ ہجری میں ہوا۔ یعنی کہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد کا سبز رنگ آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے چھ سو اٹھتر ۶۷۸ سال بعد ہوا۔ تو مولوی محمد الیاس صاحب قادری کی جماعت والے یہ بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے ۶۷۸ سال پہلے سے یعنی کہ ۶۷۸ ہجری قبل جو اس سبز رنگ والی پگڑی سے بالکل محروم رہے ہیں ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ متبع سنت ہوں گے یا کہ وہ خلاف سنت رہے ہیں یا کہ وہ عاشق رسول تھے یا گستاخ رسول تھے جو کہ سبز پگڑی باندھنے پر بیچارے مسکین عمل نہ کر سکے۔

حکیمانہ اور ڈاکٹری تجربہ

قارئین محترم: اس کے ساتھ ساتھ آپ حضرات حکیمانہ اور ڈاکٹری تجربہ بھی اپنے سامنے رکھیں اور ملاحظہ فرمائیے کہ جب کسی کی آنکھ خراب ہو جائے تو ڈاکٹر صاحبان اس مریض کی آنکھ کا آپریشن کر کے اس پر سبز رنگ کی پٹی باندھ دیتے ہیں کہ یہ مریض ہے اس سے بچو اس سے کہیں تم ٹکرا نہ جانا اور اگر کسی کا پورے کا پورہ دماغ ہی خراب ہو جائے تو ڈاکٹر صاحبان ایسے لا علاج مریض کو اپنے سر پر سبز پگڑی باندھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ مریض اب لا علاج ہو چکا ہے اور شرعاً ایسے مریض کے جراثیم سے بچنے کا حکم ہے اور عقیدہ بھی ایسے لا علاج مریض کے ٹکرا جانے سے بچنا اشد ضروری ہے تو مولوی محمد الیاس صاحب قادری اور اسکی دعوت اسلامی یعنی کہ دعوت غیر اسلامی طوطا جماعت سبز پگڑی باندھنے والی بالکل ایسے ہی لا علاج ہو چکی ہے اور ان کی سبز پگڑی والی مرض جو اس قدر شدت اختیار کر چکی ہے لہذا ان سے بچنا

اشد سے اشد ضروری ہے تاکہ یہ اپنے مہلک جراثیم سے عامۃ المسلمین کے عقائد کو متاثر نہ کر سکیں۔ اب ان کا خدا ہی حافظ ہے کیونکہ یہ لوگ دن رات سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرنے کی بجائے شرک و بدعات پر شدت سے عمل پیرا ہیں اور رسم و رواج اور شرک و بدعات کو اپنے لئے توشہ آخرت سمجھ رہے ہیں جو کہ شرعی اور عقلی طور پر لاعلاج مریض ہیں بس انہیں کچھ بھی نہ کہا جائے کیونکہ یہ لوگ اپنے انجام کو بخوبی پہنچ چکے ہیں اور یہ بھی تجربہ ہے کہ جب طوطا باغ باغچہ وغیرہ میں درخت پر بیٹھے گا تو وہ اس درخت کے پھل کو ہرگز نہ کھائے گا بلکہ اُس کو ناقص اور داغدار کر کے چھوڑ دے گا تاکہ کسی انسان کے لئے قابل استعمال نہ رہے تو مولوی محمد الیاس قادری کی قائم کردہ دعوت اسلامی یعنی کہ دعوت غیر اسلامی طوطا جماعت کا بھی یہی حال ہے کہ انہوں نے مذہب اسلام کے اکثر پاکیزہ مسائل کو بڑی بے دردی سے داغدار اور عیب دار بنا دیا ہے کہ جس سے ہر دیندار بے حد پریشان ہے کیونکہ طوطوں کا تو پھر کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنا کام یونہی پورا کیا کرتے ہیں اور طوطا تو اپنی عادت ضرور پوری کرتا ہے اس کو پھل ناقص ہونے سے کیا غرض کسی کے کام آئے یا نہ آئے کیونکہ طوطے کا کام تو یہی ہے کہ ایک نمبر چیز کو چونچ مار کر دو نمبر بنانے کا دھند اس نے ضرور کرنا ہے تاکہ کوئی انسان اس سے کما حقہ فائدہ نہ اٹھا سکے۔

تو بریلویوں نے علماء اہلسنت دیوبند کی تبلیغی جماعت کے مقابلہ میں یہی دعوت اسلامی یعنی کہ دعوت غیر اسلامی طوطا جماعت جو مولوی محمد الیاس قادری صاحب نے بنائی ہے تاکہ علماء اہلسنت دیوبند کی تبلیغی جماعت کا مقابلہ کیا جاسکے لیکن حقیقت میں یہ طوطا جماعت بالکل لیل ہو چکی ہے اور انہوں نے بڑی کوشش سے صرف ایک مرتبہ رائے ونڈ کے پاس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام پر ایک کانفرنس کی تھی اور اسٹیج پر ہر بار اعلان کیا گیا کہ ہر سال ہوا کرے گی لیکن صرف ایک بار نمائشی طور پر کانفرنس کرنے کے بعد دوبارہ حق تعالیٰ نے ان کو اس واسطے موقع نہیں دیا تاکہ یہ لوگ اپنے شرک و بدعت کے موذی جراثیم نہ پھیلا سکیں۔ اور اسی طرح ان حضرات نے آل انڈیا رضائے مصطفیٰ کے نام سے ہندوستان میں بھی ایک جماعت بنائی تھی تاکہ علماء اہلسنت

یونہی تبلیغی جماعت کا مقابلہ کیا جاسکے لیکن وہ بھی گیارہویں شریف کے نام پر گیارہ گشت لگا کر ٹھنڈے ہو کر بالکل ہی بیٹھ گئے۔ بھلا جو کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کیا جائے اور جسکی بنیاد ہی قربانیوں پر ہوا اسکا مقابلہ ریاکاری اور شرک و بدعات کے مؤذی جزائیم سے کیسے کیا جاسکتا ہے۔

تو مولوی احمد رضا خان بریلوی نے ترجمہ قرآن اپنے خلیفہ مولوی محمد امجد علی اعظمی رضوی کو لکھوایا تو وہ بھی قیلولہ کے وقت دن دو پہر کو اور پھر رات کو سونے کے وقت لکھوایا ملاحظہ فرمائیں۔

اس ترجمہ کے اصل محرک حضرت صدر الشریعہ ہیں ترجمہ قرآن کی نہ صرف گزارش کی بلکہ اصرار بھی کیا اعلیٰ حضرت نے وعدہ فرمایا مگر کثرت مشاغل کے باعث مستقل وقت نکالنا دشوار تھا۔ امام احمد رضا نے رات کو سونے کے وقت یا دن کو قیلولہ کا وقت متعین فرمایا حضرت صدر الشریعہ مقررہ وقت پر اپنا قلم اور دوات لیکر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے اعلیٰ حضرت ترجمہ املا کراتے۔ (ماہنامہ فیض الرسول مارچ ۱۹۶۶ء)

نوٹ: اعلیٰ حضرت بریلوی کے کثرت مشاغل کا معنی تکفیر المسلمین کا مشغلہ مراد ہے۔

اس لئے حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کسی دن بھی رات کو بارہ بجے سے قبل مکان پر واپس نہ آئے کسی کسی دن رات کے دو بجے تک بھی دیر ہو جایا کرتی۔ (ماہنامہ فیض الرسول مارچ ۱۹۶۶ء)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا ترجمہ قرآن کا نام کنز الایمان رکھا گیا تو اس پر بھی عرب ممالک میں پابندی لگ گئی کہ کنز الایمان ترجمہ بالکل غلط ترجمہ ہے اس کو متحدہ عرب امارات میں لانے پر بھی پابندی ہے یہ ہیں عاشق رسول کہ جنکا ترجمہ قرآن بھی بارگاہ خدا اور بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول نہ ہو سکا۔

تو پھر اس کنز الایمان کے حاشیہ پر مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی نے مختصر تفسیر لکھی لیکن ریاکاری کے طور پر ترجمہ کنز الایمان لکھا گیا جو مسلمانوں میں مقبول نہ ہو سکا۔ کیونکہ اس کے لکھنے کے اوقات ہی کچھ ایسے تھے کہ رات کو سونے کے وقت اور پھر دن دو پہر قیلولہ کے وقت تو ایسے اوقات میں لکھی جانے والی تحریریں ایسے ہی مقبول ہوا کرتی ہیں۔ اور ایسے وقت میں کئے جانے والے کام کی قدر و منزلت یوں ہوا کرتی ہے۔ اور رابطہ عالم

ویوبندی تبلیغی جماعت کا مقابلہ کیا جاسکے لیکن وہ بھی گیارہویں شریف کے نام پر گیارہ گشت لگا کر ٹھنڈے ہو کر بالکل ہی بیٹھ گئے۔ بھلا جو کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کیا جائے اور جسکی بنیاد ہی قربانیوں پر ہوا اس کا مقابلہ ریاکاری اور شرک و بدعات کے موذی جراثیم سے کیسے کیا جاسکتا ہے۔

تو مولوی احمد رضا خان بریلوی نے ترجمہ قرآن اپنے خلیفہ مولوی محمد امجد علی اعظمی رضوی کو لکھوایا تو وہ بھی قیلولہ کے وقت دن دو پہر کو اور پھر رات کو سونے کے وقت لکھوایا ملاحظہ فرمائیں۔

اس ترجمہ کے اصل محرک حضرت صدر الشریعہ ہیں ترجمہ قرآن کی نہ صرف گزارش کی بلکہ اصرار بھی کیا اعلیٰ حضرت نے وعدہ فرمایا مگر کثرت مشاغل کے باعث مستقل وقت نکالنا دشوار تھا۔ امام احمد رضا نے رات کو سونے کے وقت یا دن کو قیلولہ کا وقت متعین فرمایا حضرت صدر الشریعہ مقررہ وقت پر اپنا قلم اور دوات لیکر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے اعلیٰ حضرت ترجمہ املا کراتے۔ (ماہنامہ فیض الرسول مارچ ۱۹۶۶ء)

نوٹ: اعلیٰ حضرت بریلوی کے کثرت مشاغل کا معنی تکفیر المسلمین کا مشغلہ مراد ہے۔

اس لئے حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کسی دن بھی رات کو بارہ بجے سے قبل مکان پر واپس نہ آئے کسی کسی دن رات کے دو بجے تک بھی دیر ہو جایا کرتی۔ (ماہنامہ فیض الرسول مارچ ۱۹۶۶ء)

حضرات گرامی ۱ مندرجہ بالا ترجمہ قرآن کا نام کنز الایمان رکھا گیا تو اس پر بھی عرب ممالک میں پابندی لگ گئی کہ کنز الایمان ترجمہ بالکل غلط ترجمہ ہے اس کو متحدہ عرب امارات میں لانے پر بھی پابندی ہے یہ ہیں عاشق رسول کہ جن کا ترجمہ قرآن بھی بارگاہ خدا اور بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول نہ ہو سکا۔

تو پھر اس کنز الایمان کے حاشیہ پر مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی نے مختصر تفسیر لکھی لیکن ریاکاری کے طور پر ترجمہ کنز الایمان لکھا گیا جو مسلمانوں میں مقبول نہ ہو سکا۔ کیونکہ اس کے لکھنے کے اوقات ہی کچھ ایسے تھے کہ رات کو سونے کے وقت اور پھر دن دو پہر قیلولہ کے وقت تو ایسے اوقات میں لکھی جانے والی تحریریں ایسے ہی مقبول ہوا کرتی ہیں۔ اور ایسے وقت میں کئے جانے والے کام کی قدر و منزلت یوں ہوا کرتی ہے۔ اور رابطہ عالم

اسلامی نے بھی ترجمہ کنز الایمان پر پابندی لگادی اور سعودی عرب کی وزارت الحج والاوقاف نے بھی تمام نسخوں کو ضبط کرنے کا حکم جاری کر دیا اور عامۃ المسلمین کو بتایا کہ یہ ترجمہ کنز الایمان اور اس پر حاشیہ شرک و بدعت اور بے بنیاد اور خود ساختہ عقائد سے بھرپور ہے لہذا اس سے احتراز کیا جائے توفیضان اعلیٰ حضرت بریلوی یہ ہوا کہ اس کاغذی عاشق کا ترجمہ قرآن کنز الایمان پر پابندی لگ گئی اور اس کے مریدین و مقلدین بخوری کھانے والے مجنوں انکے بھی سعودی عرب کے داخلے پر پابندی لگادی گئی چنانچہ خبر پڑھیے۔

۲۱ پاکستانی رہنماؤں کے سعودی عرب میں داخلے پر پابندی

بندرگاہ اور ہوائی اڈے پر تصویریں لگادی گئیں، شجاع آباد نمائندہ جنگ۔ حکومت سعودی عرب نے کالعدم جمعیت علماء پاکستان کے ۲۱ ممتاز علماء کے سعودی عرب میں داخلے پر پابندی لگادی ہے اور ان کی تصاویر جیدہ الرپورٹ اور بندرگاہ پر آویزاں کر دی ہیں یہ، انکشاف مولانا احترام الحق تھانوی کے چھوٹے بیٹے مولانا تنویر الحق تھانوی نے یہاں جنگ سے باتیں کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا محمد اکبر ساقی، شاہ فرید الحق، علامہ سعید احمد کاظمی، منظور احمد فیضی کی تصاویر حفاظتی عملہ اور ایٹمی جنس ایجنسی کو بھی مہیا کر دی گئیں ہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور منگل ۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۶ ہجری 3 دسمبر 1985ء جلد نمبر ۶ نمبر ۴۳)

مندرجہ بالا کاغذی عاشقوں کی خبر شائع ہونے کے بعد شہر گوجرانوالہ پنجاب کے ایک

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ میں یوں رونارویا گیا۔ چنانچہ خبر ملاحظہ فرمائیں:

داخلہ بندی انہی دنوں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ جمعیت علماء پاکستان کے ۲۱ مقتدر رہنماؤں کے سعودی عرب میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے ان رہنماؤں میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی، میاں جمیل احمد شرق پوری، شاہ فرید الحق، علامہ سید احمد سعید کاظمی اور مولانا منظور احمد فیضی شامل ہیں۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ پاکستان جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ ہجری مطابق جنوری ۱۹۸۶ء جلد نمبر ۲۸ شمارہ نمبر ۱)

قارئین ذی وقار! اعلیٰ حضرت بریلوی کے جانشین کی سعودی عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں گرفتاری

پر بریلویوں کا دادیلا ملاحظہ فرمائیں:

مولوی اختر رضا خان مکہ میں گرفتار

لندن ۳ ستمبر۔ نمائندہ خصوصی، ورلڈ اسلامک مشن لندن کے مطابق بھارت کے معروف عالم دین مولانا اختر رضا خان بریلوی کو مکہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے وہ حج کرنے سعودی عرب گئے تھے اختر رضا خان مکہ اور مدینہ کو کھلے شہر قرار دینے کا مطالبہ کرنے والے مسلمانوں میں شامل ہیں سعودی سفارت خانہ نے انکی گرفتاری سے لاعلمی کا ظاہر کی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور جمعہ المبارک ۲۹ ذوالحجہ ۱۴۰۶ ہجری ۵ ستمبر ۱۹۸۶ء جلد نمبر ۴۶ شمارہ نمبر ۳۳۹)

مولوی اختر رضا خان بریلوی کی مکہ مکرمہ میں گرفتاری پر احتجاج

لاہور ۵ ستمبر، پ۔ر۔ جماعت اہلسنت پاکستان کے رہنما پیر سید محمد یعقوب شاہ آف پھالیہ، مرکز اہل سنت پاکستان کے سربراہ علامہ احمد علی قصوری، جماعت اہلسنت لاہور کے رہنماؤں مولانا ٹمس الزمان قادری، مولانا غلام نبی جانباڑ مجلس عمل، علماء اہلسنت کے رہنما صاحبزادہ مصطفیٰ اشرف رضوی، انجمن طلبہ اسلام پاکستان کتزلایمان سوسائٹی۔ دیگر اہلسنت تنظیموں نے دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے روحانی اور مذہبی پیشوا برصغیر کے نامور عالم دین اور شاہ احمد رضا خان بریلوی کے جانشین مولانا اختر رضا خان بریلوی کی سعودی عرب کے شہر مکہ میں گرفتاری پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا ہے پیر سید محمد یعقوب شاہ آف پھالیہ نے پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا اختر رضا خان بریلوی کی رہائی کے لئے حکومت سعودیہ سے سفارتی سطح پر فراہمات چیت کی جائے۔ پیر آف پھالیہ نے سعودی حکومت کے اس قابل مذمت رویہ پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایران کے سینکڑوں حجاج کرام کو بھی گرفتار کیا جا چکا ہے مکہ اور مدینہ جیسے مقامات پر آزادی سلب

کرنا زبان بندی کرنے کا عمل بند نہ کیا گیا تو اس ملک میں بھی انکی آمد پر آزادی نہیں دی جائے گی اور جماعت اہلسنت مزاحمت کرے گی وریں اثناء مرکزی مجلس رضا نوری مسجد کے ہنگامی اجلاس میں بھی اس واقعہ کی مذمت کی گئی اور غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ انجمن طلبہ مدارس عربیہ کے مرکزی صدر محمد اسحاق ظفر محمد اعظم نورانی اور محمد جمید سعیدی نے مولنا اختر رضا بریلوی کی گرفتاری پر شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ تنظیم المدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ محمد عبدالقیوم ہزاروی۔ اور دارالعلوم جامعہ نظامیہ لاہور کے اساتذہ نے ایک مشترکہ بیان میں مولنا اختر رضا خان بریلوی کی گرفتاری پر شدید احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سعودی حکومت کے اس اقدام سے کروڑوں عقیدت مندان اعلیٰ حضرت کو دلی تکلیف پہنچی ہے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ سعودی حکومت کو پاکستانی مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کیا جائے اور ان کو بلا تاخیر رہا کیا جائے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ہفتہ ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۶ ہجری ۶ ستمبر ۱۹۸۶ء جلد نمبر ۳۶ شمارہ نمبر ۳۴۰)

مولوی اختر رضا بریلوی کی فوری رہائی کا مطالبہ

لاہور۔ پ۔ ر۔ جماعت اہلسنت پاکستان کے رہنما قاری زوار بہادر، انجمن طلباء مدارس عربیہ کے مرکزی صدر محمد اسحاق ظفر سابق، مرکزی صدر محمد اعظم نورانی، ضلع لاہور کے ناظم اعلیٰ محمد جمید سعیدی، تنظیم المدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ مفتی عبدالقیوم ہزاروی دارالعلوم جامعہ نظامیہ لاہور کے ناظم اعلیٰ مفتی عبدالقیوم قادری ہزاروی اور دیگر اساتذہ، جماعت اہلسنت پاکستان کے رہنما پیر سید محمد یعقوب شاہ آف پھالیہ، علامہ احمد علی قصوری، مولانا شمس الزمان قادری، مولانا غلام نبی چاناز، صاحبزادہ مصطفیٰ اشرف رضوی، انجمن طلباء اسلام پاکستان، انجمن طلبہ مدارس عربیہ، جمعیت علماء پاکستان کے رہنما محمد شفیق بٹ، کنز الایمان سوسائٹی اور دیگر اہلسنت تنظیموں نے سعودی عرب میں مولنا اختر رضا خان بریلوی کی مبینہ گرفتاری پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انکی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور۔ منگل ۳ محرم ۱۴۰۷ ہجری ۹ ستمبر ۱۹۸۶ء جلد نمبر ۶ نمبر ۳۱۴)

[illegible][illegible]

22

[illegible]

مولانا اختر رضا خان کوہستانی گزشتہ

[illegible]

وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ وَتَرْضَىٰ (آیہ شریفہ)
وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ وَتَرْضَىٰ (آیہ شریفہ)

(حدیث نبوی)

(ال نمبر ۷۱۶)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضا ہے

بفیضانِ کرم:

ببیادِ گام:

بفیضانِ کرم:

مولانا ابوداؤد

ایم جعفر امام اہلسنت مجددین و رقت

محمد اعظم پاکستان شیخ الحدیث

محمد صادق

مولانا احمد رضا خاں صاحب

مولانا محمد سرور احمد صاحب

خطیب زینۃ المساجد دارالسلام کوہ جملو

بریلوی قدس سرہ اعزیز

فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ہے رضا ہے مصطفیٰ میں رب کی کعبہ کی رضا
لبتہ کعبہ کی رضا میں ہے رضا ہے مصطفیٰ

ماہنامہ
رضاء مصطفیٰ
(پاکستان)

اہلسنت و جماعت کا محبوب ترجمان

یہی ہے اردو میں قرآن عام ہو جائے
ہر اک پر خیم سے اونچی پریم اسلام ہو جائے

مدیر:
محمد حفیظ نیازی

فی پرچہ
۵۰-۲ روپے

یکے از مطبوعات جماعت رضاء مصطفیٰ
دارالسلام کوہ جملو

سالانہ چند
۲۵ روپے



فَلْتَكُنْ مِنِّي أَيْدِي رَحْمَتِي وَادْرِكْنِي
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
رَحْمَتِي بِرَحْمَتِي تَكُنْ بِي
رَحْمَتِي بِرَحْمَتِي تَكُنْ بِي

ماہنامہ **رضائے مصطفیٰ** گوجرانوالہ (پاکستان)
شمارہ نمبر ۲۸

جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ مطابق جنوری ۱۹۸۴ء

سُخنہائے گفتنی

ملک و امی عامہ تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر مخالفین اہل سنت و
شرعیہ میلاد و صلوٰۃ کے منظور شدہ اور غیر منظور شدہ رسائل
کتاب پمفلٹ اور اشتہارات کے ذریعے اور زبان و تقریری طور
پر بھی بریلوی اہل سنت کے خلاف مسلسل زہر افشا جا رہا ہے
بلکہ بتوہ و بتوہ کی خوشنودی کے لئے مساعی اللہ انہیں مرتب
نور پر مشرک و بدعتی قرار دیا جا رہا ہے۔ بالخصوص امام اہل سنت
اعظم امت امام محمد رضا قاسم بریلوی علیہ الرحمۃ کے خلاف پوری
سہ ایمانی بددیانتی اور کذب بیانی کے ساتھ دریدہ دہنی و فحش
باطنی اور سب و شتم کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ لہذا اس ہم کے
بالمقابل ”رضائے مصطفیٰ“ کا بلکا سار قرعل مجبوراً اور محض
مسک اہل سنت کے تحفظ و دفاع کی ادنیٰ اسی خدمت
الوہی منظومیت پر صدائے احتجاج ہے۔ اس نئے حکومت
پبلک بالخصوص پریس برانچ کی طرف سے ہماری اس مجبوری

اور رضائے مصطفیٰ کے بالمقابل مخالفین کی برہمنی ہوئی
شرعیہ مشرک لگی اور مرتبہ جارحیت کو پیش نظر رکھ کر تمام صورت
حالی کلینئر انصاف جائزہ لیا جائے۔
”الاسلام“ بے غیر مقلدین کے ترجیحاً ہفت روزہ ”الاسلام“ نے
۱۳ دسمبر کی اشاعت میں بظاہر فرقہ پرستی کا روٹا لاتے ہوئے
فرقہ وارانہ لطیفہ کے سلسلہ میں بعض دیوبندی بریلوی
کتابوں کا حوالہ تو دیا ہے لیکن کمال بددیانتی اور دھوکہ دہی
کے طور پر اس نے آسان الہی ظہیر کی مجروحہ کذب و خرافات کتاب
”البریلوین“ اور سعودی عرب کے لاکھوں روپے کے مفت
تقسیم کئے جانے والے وسیع لطیفہ کا ذکر گول کر دیا ہے۔ جو
دھڑا دھڑا پبلک طور پر تقسیم کیا جا رہا ہے اور بالخصوص
تعلیمی اداروں میں پہنچایا جا رہا ہے جس میں محمد بن عبد الوہاب
کی تبلیغ و تحریک کے تحت مسلمانان پاکستان و عالم اسلام
کی غالب اکثریت نہایت بیدردی و سنگدلی کے ساتھ
بدعتی و مشرک قرار دے کر نقصان کو مکدر بنایا جا رہا ہے جس
کی انتہا یہ ہے کہ علامہ احمد سعید کانپلی۔ خواجہ غلام احمد دہلوی
سیالوی مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبد الستار خاں نیازی جیسی
(باقی صفحہ ۲۸)

(نوٹ:- شمارہ ہذا سے ”رضائے مصطفیٰ“ کا چند سالانہ ۲۵ روپے ادنیٰ پرچہ دو روپے پچاس پیسے ہو گیا ہے)

فرقہ وارانہ کشمکش کے متعلق الہام کا اداریہ

فکر انگیز

پہلے پڑھیں

پاکستان سعودی عرب اور تمام یہی خواہاں ملک و ملت کے لئے لمحہ فکریہ

پیر پابندی لگائی جائے۔ اور عید میلاد النبی کی بجائے سیرت کا نفر نہیں منعقد کرانے کا اہتمام کیا جائے۔ غالباً انہیں کو خوش کرنے کے لئے کسی مبینہ جزیہ میں کافر نس میں درود و سلام پر بھی اعتراض کیا گیا ہے داخلہ بند سی انہی دنوں یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ جمعیت علماء پاکستان ۱۲ مقتدر رہنماؤں کے سعودی عرب میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ ان رہنماؤں میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی میاں جمیل احمد شریقیہ ری، شاہ فرید الحق، علامہ سید احمد سعید کاظمی اور مولانا منظور احمد فیضی شامل ہیں۔

کنز الایمان :- اس سے قبل حکومت سعودی عرب پر مولانا احمد رضا کے ترجمہ قرآن "کنز الایمان" پر پابندیاں عائد کر چکی ہیں یہ اور اس قسم کے اقدامات ملت اسلام کے جذبے سے نہیں کئے جا رہے بلکہ ان سے مدعا دوسروں کی دل آزاری ہے۔ اول تو اس ملک میں بھی جو تمام مسلمانان عالم کا مریض و مریض ہے اور جس کی حرمت بلا تفریق ہر مسلم فرد اپنا فرض تصور کرتا ہے۔ ایسی پابندی عائد کرنا جو مسلمانوں کے دینی عقائد سے تعلق رکھتا ہو۔ بڑا ظلم ہے پھر اپنے ملک کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی ان امور کی ترویج و اشاعت

در مسلک اور عقیدے پر اعتراض کرنا اور اس کے ماننے والوں کو معتبوب و مقہور قرار دینا آج کل ایک فیشن بن گیا ہے۔ خاص طور پر اہل سنت و جماعت جو بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں بہت مظلوم ہیں۔ جب سے سعودی عرب میں سیال سونے کی ریل پیل ہوئی ہے اور وہاں بعض پاکستانی جماعتوں کا تعلق بڑھا ہے۔ انہوں نے "ولانا احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ماننے والوں کا جینا دو بھر کر دیا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی ایسا شوشہ چھیڑ دیا جاتا ہے جو ان کے مسلک و عقیدے کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے پہلے ان لوگوں کو یہ اعتراض تھا کہ یہ درود و سلام کیوں پڑھتے ہیں۔ اور روضہ مبارک کی جالیوں کو بوسہ کیوں دیتے ہیں۔

اب انہوں نے اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ سعودی عرب سے نکل کر دوسرے ممالک میں بھی اپنے عقائد کو بروئے کار لانے کی تدابیر اختیار کر لی شروع کر دی ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمام مسلم ممالک چلے وہ کسی مسلک اور عقیدے سے تعلق رکھتے ہیں سعودی عرب کے طریقوں کے پیروکار بن جائیں چنانچہ اس کا مظاہرہ "امام کعبہ" نے اپنے حالیہ دورہ پاکستان کے موقع پر بھی کیا ہے۔ انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں عید میلاد النبی کے جلوسوں

حضرات گرامی ۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نہاد عاشقوں کے بارے میں آپ بخوبی پڑھ چکے ہیں کہ کیا حال ہوا، اور ان حضرات کے ترجمہ کنزالایمان کا حال بھی آپ نے پڑھ لیا اور علماء اہلسنت دیوبند کے شیخ محمد ثین مقدم المفسرین حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن اور شیخ الاسلام سید المفسرین سید اکملہ ثین حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر بنام تفسیر عثمانی کا مقام اور مقبولیت کا اندازہ کیجیے کہ ان حضرات نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ترجمہ قرآن و تفسیر کی تو بارگاہ اہل بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس قدر مقبول ہوئی کہ سعودی عرب حکومت نے اپنے خرچ پر ہزاروں کے حساب سے طبع کرائی اور علماء اہلسنت دیوبند کی تفسیر عثمانی کے بارے میں سعودی عرب حکومت نے یہ لکھا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

قرآن کریم کے اردو ترجمہ و تفسیر کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس کی مرکزی مجلس شوریٰ نے تراجم و تفاسیر سے متعلق منعقد ہونے والے خصوصی اجلاس میں اس (تفسیر عثمانی) کی مطابقت و نشر کا بھی فیصلہ کیا گیا، شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس انتہائی مسرت کے ساتھ خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ کی طرف سے یہ قرآن کریم اردو خواں مسلمانوں کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا ہے۔ (منقول از دیباچہ تفسیر عثمانی صفحہ ۲ مطبوعہ حکومت سعودی عرب)

قارئین کرام! تو تجربہ شاہد ہے کہ بریلویوں کے اکثر اعمال تو ریاکاری ہی پر مبنی ہوتے ہیں اس لیے یہ حضرات ہر میدان میں بہت بری طرح ناکام ہوئے ہیں لیکن مولوی احمد رضا خان بریلوی تو دنیا سے چلے گئے تو اس کے خاص مریدین کے واسطے سے مولوی احمد رضا خان بریلوی کا دین کفیر چل رہا ہے ان حضرات کی روٹی اس وقت تک ہضم نہیں ہوتی جب تک یہ لوگ مخلص مسلمانوں کو کافرنہ کہیں اور بے نمازی جاہلوں اور قبر پرستوں کو بریلوی اور مشائخ نے یہ سمجھا رکھا ہے کہ اگر تم جاہل ہو اور بے نمازی ہو اور بے عمل ہو تو کیا ہے پس یا رسول اللہ تو کہتے ہو، لیکن تم دیوبندی علماء اور مشائخ سے کہیں درجہ بہتر ہو اگر دیوبندیوں کے پاس جاؤ گے تو تمہارا دین خراب ہو جائے گا اور اپنے متعلقین و مریدین کو دیوبندی علماء سے بچانے کی از حد فکر رہتی ہے اور بڑے اہتمام سے ان کے پاس نہ جانے کی تاکید کرتے ہیں کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ وہاں گئے تو وہ علوم نبوت پائیں گے

اور اعمال صالحہ ان کے سامنے آئیں گے اتباع سنت نظر آئے گا اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ جو کلمہ اسلام پڑھنے والے کو فوراً جذب کر لیتی ہیں۔ ہمارے عوام بریلوی جب دیوبندیوں کے پاس جائیں گے تو پھر انہی کے ہو کر رہ جائیں گے لہذا اس بات پر بہت زور دیا جاتا ہے کہ تم دیوبندیوں سے بچو کیونکہ ہم لوگوں سے چندے مانگتے ہیں اور دیوبندی لوگوں سے بندے مانگتے ہیں کہ ہمارے پاس بھیجو ہم انکو دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھائیں گے ہم کہتے ہیں کہ بریلویوں کے نام نہاد مولویوں اور جھوٹی پیری مریدی کرنے والے سجادہ نشینوں۔ دیوبندی علماء کے پاس آؤ تو سبھی اور ان کے پاس رہ کر ان کے عقائد حقہ معلوم تو کرو اور انکی زندگی میں اتباع سنت تو دیکھو تو تمہیں یقین آجائے گا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے ان حضرات پر بے بنیاد الزامات اور اتہامات کے تیر چلائے اور انکی تکفیر میں کذب بیانی کا خوب سہارا لیا تو مولوی احمد رضا خان بریلوی کی کافر گری کا اتباع کر کے تم تو اپنی عاقبت خراب نہ کرو۔ اور اپنے عوام الناس کو گمراہی کے اندھیروں میں نہ ڈالو یہ دنیا چند روزہ ہے ختم ہو جانے والی ہے قبر میں جانا ہے اور میدان حشر برپا ہوتا ہے تو اعمال کا حساب ہوگا۔ آپ لوگ مراقبہ اور استخارہ کریں اور تنہائیوں میں بیٹھ کر غور و فکر کریں کہ جس راہ پر تم چل رہے ہو اور اپنے ماننے والوں کو چلنے کی دعوت عام دے رہے ہو کیا یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہے؟

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیجے، ساتویں، دسویں، چالیسویں، ششماہی اور سالانہ ختم شریف کا اہتمام فرماتے تھے؟ کیا عہد رسالت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے دور میں قبل اذان صلوٰۃ و سلام پڑھتے تھے؟ اور جماعت کھڑی ہونے کے وقت تکبیر کہنے سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا تھا؟ اور کیا عہد رسالت سے لے کر مولوی احمد رضا خان بریلوی کے تشریف لانے سے قبل تک انگوٹھے چومنے کی بدعت پر کسی نے عمل کیا؟ کیا یہ عمل کسی صحیح مرفوع روایت سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ جس پر تم اپنی من مانی کر کے سنت مطہرہ کے عمل سے یقیناً محروم ہو چکے ہو۔

اور کیا قبور پر بعد از دفن اذان کا حکم کرتے تھے تو کیا عہد نبوت میں قبور کا طواف ہوتا تھا۔ یا قبور کو سجدہ کرتے تھے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میلا و شریف کا جلوس نکالتے تھے۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ ہرگز ایسا نہ کرتے تھے رضا خانی شریعت نے یہ باتیں اور بہت سی ایسی بدعات دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل

کر دیں ہیں لیکن علماء اہلسنت دیوبند اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیشہ حق پر رہے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اور یہ حضرات سنت اور بدعت کا فرق لوگوں کو واضح طور پر قرآن و سنت کی روشنی میں بتاتے ہیں اور بتاتے رہیں گے اور بریلویوں کی طرف سے یہ بات بہت مشہور کی جاتی ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن عبد الوہاب کی کتاب التوحید کا ایک نسخہ حجاز سے لیکر آئے تھے تو تقویۃ الایمان اسی کا ترجمہ ہے حالانکہ یہ بات بریلویوں کی خود ساختہ ہے اور یہ بہت بڑا جھوٹ ہے انہیں ذرہ برابر صداقت ہی نہیں بریلویوں کے پاس اسکا کوئی ثبوت نہیں ہے سوائے کذب بیانی کے اور یہ حضرات کذب بیانی سے کام نہ لیں تو یہ حضرات گیس جیسی مرض کا شکار ہو جاتے ہیں بس، یہ لوگ اپنی صحت کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ فریضہ کذب بیانی ادا کر رہے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے پوتے حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ خود قرآن و حدیث کے بہت بڑے عالم تھے انکو محمد بن عبد الوہاب کی کتاب التوحید سے نقل کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے البلاغ المبین میں اور حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تقویۃ الایمان میں قرآن و حدیث کو سامنے رکھ کر شرک و بدعت کی خوب تردید کی ہے تو بریلویوں کو ان کا یہ عمل پسند نہ آیا تو اس کا جوڑ توڑ جعلی طور پر محمد بن عبد الوہاب کی کتاب التوحید سے لگا دیا تاکہ ان حضرات کو وہابی مشہور کیا جاسکے اور بریلویوں کا یہ طریقہ ہے کہ جو شخص انکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتا ہے یعنی کہ ان کے شرک و بدعت کی خوب تردید کرتا ہے تو اسی کو وہابی اور کافر کہنے لگتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان سے بھی بریلوی فرقہ آج تک راضی نہ ہوا۔ کیونکہ یہ حضرات داعی توحید و سنت تھے اور قاصد شرک و بدعت تھے جاہل عوام کو بریلوی مکتب فکر کے علماء و مشائخ نے یہ سمجھا رکھا ہے کہ یہ دیوبندی وہابی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور یہ گستاخ رسول ہیں۔ العیاذ باللہ العیاذ باللہ۔

بریلویوں کے جھوٹ و افتراء پر اذنا نام و نہاد علماء و مشائخ اپنے جھوٹے افتراء کی سزاء تو آنکھیں بند ہو جانے کے بعد یقیناً پائیں گے لیکن ان کے عوام سے عرض کرتے ہیں کہ آپ لوگ ان علماء اہلسنت

دیوبند کے پاس آئیں تو سبھی پھر دیکھیں کہ سردارانِ انبیاء امام الانبیاء سلطان الانبیاء نبی الانبیاء شمس الانبیاء حبیب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ان کے دلوں میں کتنی عظمت اور تکریم ہے۔ اور جب یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک محمد لیتے ہیں تو فوراً صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم مقدس ہے۔ اور آپ کی سنن پر کس طرح دل و جان قربان کرتے ہیں اور جتنا درود شریف علماء اہلسنت دیوبند بارگاہ رسالت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اگر مثال نہیں شاید ہی کوئی جماعت تمام عالم میں اتنا درود شریف پڑھتی ہو۔

اور بریلوی قبل از اذان خلاف سنت کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے صلوٰۃ و سلام کے چند کلمات پڑھ کر اپنے عاشق رسول ہونے کا بے بنیاد ثبوت پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک رضا خانی بریلوی مولوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

ایک بریلوی مولوی کا عشق رسول؟

چنانچہ مولوی فیض احمد ایسی رضوی بریلوی لکھتے ہیں کہ قبل اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی ضرورت بھی ہے وہ اس لئے کہ لاؤڈ سپیکر اور خرابی معلوم کرنے کے لئے ہیلو ہیلو ون ٹو تھری وغیرہ کہتے ہیں پھر مساجد میں انکار و اوج بلکہ اب تو مساجد کا لازمی جز سمجھا جا رہا ہے تو ہمارے اہلسنت (بریلوی) نے انگریزی الفاظ کو مٹا کر درود شریف کا ورد کیا تا کہ لاؤڈ سپیکر کی نبض کا پتہ بھی چل جائے، اور اسلام کا بھی بول بالا ہو اور پھر درود شریف پڑھنے پر وہ ہزاروں فوائد و فضائل بھی نصیب ہوں جو اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والے کو عطا فرماتا ہے۔ جب لاؤڈ سپیکر کے متعلق معلوم کرتا ہے پھونک ٹھونک مار کر یا وہی انگریزی الفاظ بول کر پھر کیوں نہ ہو کہ درود شریف پڑھا جائے کہ جس سے ہزاروں سعادتیں بھی نصیب ہوں اور مطلب بھی پورا ہو۔ (اذان کے وقت الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا ثبوت صفحہ ۵ مطبوعہ بہاولپور)۔

۴۶

اذان کے وقت الصَّوَاۗتِ وَسَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کا ثبوت

تصنیف

شیخ التفسیر مولانا ابوالصالح محمد فہیم احمد اویسی مدظلہ

فناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ — ملتان روڈ بہاولپور

مطلق بھی مطلقاً روا نہیں ملتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہابی دعوے بندے بسم اللہ شریف پڑھنے کے لئے تو نہیں چاہتے لیکن اگر کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ یہ بدعت ہے حرام ہے وغیرہ وغیرہ حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ شریعت مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ درود شریف کا پڑھنا کسی وقت بھی ممنوع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت کا وقت مقرر فرمایا ہے لیکن درود شریف ایک ایسی عبادت ہے کہ جب پڑھو جہاں پڑھو جس طرح پڑھو ہر طرح سے مقبول و محبوب ہے البتہ چند اوقات اور مقامات کو محدثین فقہاء کرام نے مستثنیٰ فرمایا ہے وہ مقامات یہ ہیں۔ (۱) پیشاب پاقانے کے وقت (۲) صحبت سے یعنی عورت سے بہتری کے وقت (۳) اشیاء قزوئیہ کی بولی لگانے کے وقت (۴) شوکر کھا کر (۵) جانور ذبح کرنے کے وقت (۶) چھینک کے وقت (۷) نکاح قرآن کے درمیان وغیرہ وغیرہ یہ مقامات محدثین و فقہاء نے مستثنیٰ فرمائے ہیں البتہ بندوں و ہایوں پر فرض ہے کہ وہ اذان سے قبل درود شریف کی مانعت کی دلیل پیش کریں مرنے بدعت کہہ دینے سے کوئی مسئلہ بدعت نہیں بن جاتا جب تک کہ اس کی مانعت کی شرعی دلیل نہ ہو۔

بسم اللہ تعالیٰ ہمارے ہاں اس کے مطلق متعدد دلائل ہیں جو ہمارے دلائل درج ذیل ہیں۔

(۱) مسجد میں داخل ہونے سے قبل درود شریف پڑھنے کا ثبوت حضور علیہ السلام سے لیا ہے۔ چنانچہ بروکی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلنے وقت بسم اللہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ اَیُّھَا صَدِیْقُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا معمول تھا۔
انسیم الرامضیٰ راہب لدنیۃ از تالیف وغیرہ

بمجرہ تالیف ہمارا نمونہ اذان سے پہلے بسم اللہ شریف بھی پڑھتا ہے اور درود

شریف میں وہ دونوں اہل مسجد میں داخل ہونے سے پہلے جوتے ہیں۔ اس لئے کہ وہاں نزدیک سے باہر اذان کتنا ضروری ہے جو اذان دیتے ہیں۔ یہ ان کی غلطی ہے عداوت نکھانے میں بھی اذان کا قید کے قطع نظر۔ وہ وہ شریف پڑھنا ثابت ہوتا۔

۲۔ قبل اذان صلاۃ و سلام پڑھنے کی ضرورت بھی ہے وہ اس لئے کہ لاؤڈ سپیکر اور خراب معلوم کرنے کیلئے (سیلوں) (ڈون) (ٹو) (ٹری) وغیرہ کہتے ہیں۔ پھر مساجد میں ان کا رواج بلکہ اب تو مساجد کا لاؤڈی جڑ بھجا جا رہا ہے تو وہاں اہل سنت نے انگریزی الفاظ کو شکر، درود شریف کا ورد کیا تاکہ لاؤڈ سپیکر کی بغض کا پتہ بھی چل جائے اور اسلام کا بھی بول بالا ہو۔ اور پھر درود شریف پڑھنے پر وہ ہزاروں فوائد و فضائل بھی نصیب ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والے کو عطا فرماتا ہے۔ جب لاؤڈ سپیکر کے متعلق معلوم کیا ہے۔ یہ جو ملک مشرقی ممالک کر یا وہی انگریزی الفاظ بول کر یہ کہیں کہیں درود شریف پڑھا جائے کہ جس سے ہزاروں مساتیں بھی نصیب ہوں اور مطلب بھی بڑا ہو۔

۳۔ یہ اپنے مقام پر مسلم ہے کہ ہم اہلسنت کے نزدیک وہاں میں دیوبندیوں کے نیچے نماز نہیں ہوتی۔ البتہ ان کی نماز ہم اہلسنت کے نیچے ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ عمر و دہائی دیوبندی سنی بن کر اہلسنت کی مساجد پر قابض ہو جاتے ہیں عوام کو امتیاز نہیں ہوتا کہ اہلسنت کی مسجد ہے یا دیوبندیوں کی یا یہ کہ درود شریف امتیاز کے لئے پڑھا۔ اس طرح سے ہمارے عوام کی نمازیں ضائع ہوتی جاسکتی ہیں اور امام کے متعلق بھی پتہ چل جاتا ہے۔ کہ یہ سنی تھا یا دیوبندی ہے۔

۱۔ تفصیل فقیر کی کتاب کا فرد دیوبندی یا یہودی ہے۔

قارئین محترم! اس سے آپ حضرات بریلویوں کا عشق رسالت دیکھ لیں کہ ان حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس درجے کا عشق رسالت ہے جو کہ سراسر شریعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

آستانہ عالیہ مروۃ شریف حضرت پیر صاحبزادہ غلام نظام الدین مروۃ لوی کا ارشاد

حضرت پیر صاحبزادہ غلام نظام الدین مروۃ لوی ارشاد فرماتے ہیں کہ بریلوی حضرات نے ہر اذان سے متصل پہلے یا بعد میں صلوٰۃ و سلام کا اضافہ کر دیا ہے جس طرح آج معاشرے میں نہ خالص دودھ ملتا ہے نہ خالص گھی اسی طرح خالص اذان سے بھی ہم گئے مطالعہ کی کمی کی وجہ سے میرے پاس کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے البتہ قیاس غالب ہے کہ شیعہ حضرات نے بھی شروع شروع میں اذان کے بعد حضرت شیر خدا کی منقبت میں چند جملوں کا اضافہ کیا ہوگا جو بعد میں رفتہ رفتہ مروج ہو کر انکی اذان کا مستقل حصہ قرار پائے۔

اب بریلوی حضرات جس اذان کو رواج دینے میں ایڑی چوٹی کا ذور لگا رہے ہیں اسی پر ذرا غور فرمائیں اس دور میں جو بچے پیدا ہوں گے آگے چل کر وہ ان صلوٰۃ و سلام والے اضافی جملوں کو اذان کا لازمی حصہ سمجھیں گے۔ ادھر دوسرے لوگ کہیں گے کہ حضرت بلال تو یہ اذان نہیں کہتے تھے بریلوی صاحبان عام طور سے خود کو پیر پرست ظاہر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ کی خانقاہوں کا دفاع وہ اپنے ذمے لیتے ہیں۔ سیال شریف آج تک وہی اذان ہوتی ہے جو حضرت بلال کے نام منسوب ہے ۱۶ رمضان ۱۳۹۸ ہجری بروز منگل میں سیال شریف حاضر تھا ظہر اور عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی دونوں وقت میں نے آستانہ شریف پر بلالی اذان ہی سنی بریلویوں کی اس ہٹ دھرمی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں گروہوں میں ذہنی منافرت بڑھتی جائے گی حالانکہ ٹھنڈے دل سے سوچیں تو بنیادی عقائد دونوں گروہوں کے ایک ہی ہیں میرے ذاتی خیال میں بریلوی حضرات ناموس مصطفیٰ کی تو قیصر نہیں کر رہے بلکہ رسول کی محبت کی بجائے دیوبندیوں کے خلاف فرقہ دارانہ تعصب کی پردہ پوش پر زیادہ کوشش و محنت سے کام کر رہے ہیں اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ مذہب میں ایک داخلی انتشار کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

لہذا اذان کے معاملے میں بریلویوں کے اس تصرف کی نہ ہم تحسین کرتے ہیں اور نہ ہی تائید۔

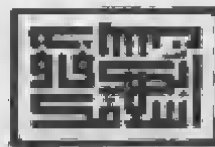
(ہو المعظم ۳۲-۳۳ سال اشاعت ۱۹۷۹ء مطبوعہ لاہور)

خانقاہ معطشیکہ کا ص ۱۰۰ رسالہ عہدِ روحانیت

ہوا لمعطش

تالیف

صاحبزادہ غلام نظام الدین مدنی



اسلامک بکس — فاؤنڈیشن

۲۴۹ این۔ سمن آباد۔ لاہور

عمار توں اور سچی کہ کلفی والی ریڑھیوں پر بھی یا اللہ، یا محمد ہی لکھا ہوا ہے گا۔
میرے والد صاحب قبلہ نے ایک مارفانہ بکھتہ پیدا کیا۔ فرمایا کہ — یا محمدؐ
لفظ یا ندائیہ ہے۔ اگر مقصود حصول برکت و سعادت ہے تو اس کے لیے اسم پاک ہی
بہت کافی ہے۔ ندا کے بعد، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اپنی طرف مائل کرا
کے پھر کوئی درخواست پیش نہ کرنا سوراہی ہے۔

مزید برآں

بریلوی حضرات نے ہر اذان سے متصل پہلے یا بعد میں صلوٰۃ و سلام کا اضافہ
کر دیا ہے۔ جس طرح آج معاشرے میں نہ خالص و دودھ ملتا ہے، نہ خالص گھی، اسی
طرح خالص اذان سے بھی ہم گئے۔

مطالعہ کی کمی کی وجہ سے میرے پاس کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے، البتہ قیاس
غالب ہے کہ شیخ حضرات نے بھی شروع شروع میں اذان کے بعد، حضرت شہید
کی منقبت میں چند جملوں کا اضافہ کیا ہوگا، جو بعد میں رفتہ رفتہ مروج ہو کر ان کی اذان
کا مستقل حصہ قرار پائے۔

اب بریلوی حضرات جس اذان کو رواج دیتے ہیں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے
ہیں، اس پر ذرا غور فرمائیں! اس دور میں جو بچے پیدا ہوں گے، آگے چل کر وہ ان
صلوٰۃ و سلام والے اضافی جملوں کو اذان کا لازمی حصہ سمجھیں گے۔ ادھر دوسرے لوگ
کہیں گے کہ حضرت بلال تو یہ اذان نہیں کہتے تھے۔

قارئین کرام! یہ بریلوی فرقہ جو حقیقت میں توحید و سنت کے فیضان سے کوسوں دور ہے اور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی پیروی میں انکا کوئی جذبہ جہاد نہیں صرف انکا ایک ہی جہاد ہے وہ بھی

جہاد علی الطعام اور بس اور امیر شریعت خطیب ایشیاء حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ

علیہ کی تقریر سے ایک شخص نے متاثر ہو کر ایک گستاخ رسول ہندو کو قتل کیا اور یہ غازی عبدالرشید تھا کہ جس

نے ایک گستاخ رسول ہندو کو قتل کیا تھا یہ بریلوی عقیدہ کا نہ تھا بلکہ دیوبندی عقیدے کا تھا پھر انگریزوں نے

اسکو دہلی سبزل جیل میں پھانسی دیدی اور کسی بریلوی نے ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جان ہتھیلی

پر رکھی ہو تو تاریخ میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ملتا تو بریلوی مولویوں نے اپنے عوام کو یہ باور کرایا ہے کہ دیوبندی

اولیاء اللہ کو نہیں مانتے یہ بھی انکا کھلا جھوٹ ہے بلکہ علماء اہلسنت دیوبند تمام اولیاء اللہ کو مانتے ہیں مگر انکو

خدا تعالیٰ کا درجہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ہرگز نہیں دیتے مخلوق سے شریعت اسلامیہ کے قوانین

کے تحت مافوق الاسباب امور میں مدد نہیں مانگتے خدا تعالیٰ کے بغیر مخلوق کو عالم الغیب نہیں مانتے عالم الغیب

صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پاک ہے شرعاً جو ایک ولی اللہ کا مقام ہے اس کے تحت ولی اللہ کی تعظیم و اکرام

کرتے ہیں، بریلوی مولوی اولیاء اللہ کو حدود ولایت سے نکال کر اتنا بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں کہ

لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون سے کہیں اوپر لے جاتے ہیں یعنی کہ اولیاء اللہ کو خدا ہی کا درجہ دینے لگتے

ہیں تو علماء اہلسنت دیوبند ایسے خلاف شرع عقائد سے بیزار ہیں کہ اعلان کرتے ہیں تو پھر بریلوی مولوی اس

پر بیخ پا ہو جاتے ہیں تو پھر علماء اہلسنت دیوبند سے ناراض ہو کر انکو دہائی اور گستاخ وغیرہ القابات سے

یاد کرنے لگتے ہیں بریلویت رضا خانیت کا اتباع کرنے والو اپنے بہکانے والے نام نہاد مولویوں

اور لیڈروں کی باتوں میں نہ آؤ ان کے کہنے سے اپنے عقائد و اعمال برباد نہ کرو اور اپنی عاقبت کی

فکر کرو مرنے کے بعد یہ شرک و بدعات تمھارے وبال جان بنیں گے اور شرک و بدعات تمھیں سیدھا جہنم کی

مطرف لیجانے والا سرمایہ ہے بلکہ یہ تمہیں گرفتار عذاب کرائیں گے تو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مصطفیٰ پر چلو تا کہ جنت کے آٹھوں دروازہ تمہیں پکاریں کہ آئے خوش نصیب ہم سے گذر جا تو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرو اور بدعات سے نفرت کرو اور سنت جنت کا راستہ ہے اور شرک و بدعت جہنم کا راستہ ہے اور تا قیامت قرآن و سنت کو حرز جان بنالو۔ جن نام و نہاد مولوی و مشائخ کے پیچھے تم چل کر اپنی آخرت تباہ و برباد کر رہے ہو انکا جائزہ لو اور محاسبہ کرو کہ انکی خلوت اور جلوت کی زندگی دیکھو تو ان میں دنیا کا لالچ یقیناً پاؤ گے اور ذکر و اذکار اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خالص درود شریف کے مقابلے میں نئے نئے جعلی طریقے پاؤ گے اور یہ لوگ سنت مصطفیٰ کے فیضان سے بالکل محروم ہیں بس ان بریلوی مولویوں کو چھوڑو اور علماء اہلسنت دیوبند جو صحیح معنوں میں قرآن و سنت کے پیروکار ہیں انکی تعلیم و تربیت پر عمل کرو یقیناً فلاح اور کامیابی پاؤ گے۔ کیونکہ علماء اہلسنت دیوبند حای تو حید و سنت ہیں اور قاصع شرک و بدعت ہیں۔

دیوبندی اور بریلوی اختلافات سے تو قارئین کرام کے ذہن میں تو یہ بات آتی ہے کہ پاک و ہند میں ان دو گروہوں کے اختلافات علماء اہلسنت دیوبند کی تحریرات ہیں جن میں بقول بریلویوں کے خدا تعالیٰ کی توہین اور شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں توہین کی گئی ہے۔ لیکن یہ تاثر ہی سراسر غلط ہے کہ علماء اہلسنت دیوبند مثلاً حجت الاسلام قاسم العلوم و الخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر امت گستاخ رسول؟ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ انکی عبارات قطع و برید سے بنائی گئی ہیں ورنہ ان اکابر دیوبند کی عبارات بالکل صحیح بے غبار اور یقیناً بے داغ ہیں اور ان کے مطالب و مفہوم جو بریلوی حضرات نے بیان کئے ہیں وہ ان کے خود ساختہ ہیں تقریباً ایک صدی ہونے والی ہے۔ ان اکابر دیوبند کی

تحریرات اور کتب بارہا ان کے خود ساختہ مفہومات سے برأت کا اظہار کر چکی ہیں۔ لیکن آج تک ان حضرات اکابر دیوبند کو بزورِ کافر بنانے پر ان کے مخالفین اور انکی روحانی اولاد سانپ کی لکیر پیٹ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علماء اہلسنت دیوبند نے بریلویوں کی طرف سے تمام تر فرسودہ اعتراضات اور بے بنیاد الزامات کا کئی مرتبہ براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے جوابات دے چکے ہیں اس کے علاوہ یہ سائنس بھی غلط ہے کہ بریلوی دیوبندی اختلافات کا سبب علماء اہلسنت دیوبند کی صرف عبارات ہیں بلکہ اس اختلاف کی اصل مذہبی بنیاد وہ عقائد ہیں جنکا تعلق توحید باری تعالیٰ رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور عقائد کے بعد بہت سے کام ہیں جنہیں بریلوی حضرات دینِ مصطفیٰ سمجھتے ہیں اور بڑھ چڑھ کر ان میں حصہ لیتے ہیں لیکن حنفی دیوبندی حضرات ان کاموں کو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہونے کے وجہ سے بدعت کہتے ہیں اس کے علاوہ سیاسی بنیاد اختلاف یہ ہے کہ بریلوی حضرات کے اعلیٰ حضرت بریلوی انگریز کے حامی تھے اور علماء اہلسنت دیوبند انگریز کے باغی تھے جسکا ثبوت بھی لگے ہاتھ ملاحظہ فرما لیجئے کہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی انگریز بد بخت کے بارے میں اپنا تاثر کن الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں، چنانچہ روکداد مجاہدین ہند نے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی کتاب کلمۃ الحق کے باب دوم صفحہ ۵۴ اور باب سوم صفحہ ۹۷-۹۸ وغیرہ کا اقتباس نقل کیا ہے جو حرف بحرف قارئین محترم کی خدمت میں پیش ہے، پڑھ لیجئے اور دوسروں کو بھی اس اقتباس کے پڑھنے کی دعوت دیجئے تاکہ یہ بات خود اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی زبان سے ہی واضح ہو جائے کہ انگریز بد بخت کا وظیفہ خوار خود اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی ثابت ہوتے ہیں:

”مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح رضا خان فضل رسول بدایونی (اور ان کے ہمنوا طبقہ کو انگریزوں نے خرید لیا۔ یہ واقعات انیسویں صدی کے وسط سے ہی شروع ہو جاتے ہیں۔ قدیم بریلوی خان کی کتابوں کا

جو کہتے ہیں ایک ہزار کے لگ بھگ تصانیف رکھتے تھے۔ مجھے ۳۱ مئی ۱۹۶۳ء ایک اخبار کا نامکمل تراشا ملا تھا جو میں نے محفوظ کر لیا تھا جس سے احمد رضا خان کے دُرون خانہ کا سراغ ملتا ہے اور یہ تراشا بھی کسی عثمانی کے جواب میں ہے۔ لکھا ہے:

محترم عثمانی صاحب سے درخواست ہے کہ کیا شاہ اسماعیلؒ کا حضرت عمرؓ کی سنت پر عمل کرنا مجرم ہے؟ آخر وہ اب کسے کہتے ہیں۔ اب آخر میں محترم کے علم میں اضافے کے لئے چند اور باتیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

۱۔ چونکہ ہماری حکومت (یعنی انگریز حکومت (خواص)) ہم پر حد درجہ مہربان و شفیق ہے اور وہابیوں کے خلاف ہماری مدد و اعانت مالی و دیگر ذرائع سے کرتی ہے اور اُس نے نہ ہماری ذمہ داری لے رکھی ہے بلکہ ماہوار زر کثیر ہمیں باقاعدگی سے ادا کرتی ہے لہذا تمام مسلمانوں کو اُس کی اطاعت فرض ہے۔ اور وہابیوں نے جو افراتفری ہماری مہربان حکومت کے خلاف پھا رکھی ہے ہم اُس کی مسلمانان ہند کی پیشوا کی حیثیت سے پُر زور مذمت کرتے ہیں۔ اپنی حکومت الہیہ (انگریز حکومت؟ لاقول ولاقوة) کے حق میں دُعاے خیر کرتے ہیں۔ (از احمد رضا خان بریلوی کلمۃ الحق باب ۲ صفحہ ۵۴)

۲۔ ہماری مہربان حکومت نے ہماری (رضا خانی بریلوی ذریت) جتنی امداد کی ہے اگر ہم وہ تمام روپیہ وہابیوں کے قلع قمع کرنے اور مخالفت میں صرف کرتے تو وہ فتنہ اب تک مٹ چکا ہوتا اور ہماری حکومت کو کسی قسم کی دشواری کے بغیر امن و سکون سے حکومت کرنے کا موقع ملتا مگر افسوس ہے کہ ذاتی اخراجات بحیثیت پیشوا ہونے کے تھے کہ ہم اس پوری رقم سے نصف یا اُس سے بھی کم اپنے پاس رکھتے ہیں۔ توقع ہے کہ ہماری حکومت اب ہمیں مزید امداد (مالی) دے کر اپنی فلاح کا سامان بطریق احسن کرے گی۔ (از احمد رضا خان بریلوی کلمۃ الحق باب ۳ صفحہ ۹۷)

دیکھا کس ڈھنگ سے اپنی سرکار سے مال بنورنے کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں اور جہادی کاموں کو فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ (خواص)

۳۔ دہابی علماء اپنے پیشوا سید احمد قلیل اور اسماعیل قلیل دہلوی کے طرز عمل کی پیروی کرتے ہوئے پھر ہماری حکومت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جس طرح سید احمد قلیل اور اسماعیل قلیل حکومت الہیہ کی مخالفت جیسے جرم کی پاداش میں گئے بلکہ خزیروں کی موت (نعوذ باللہ) نصیب ہوئی اسی طرح آج کل کے نام نہاد علماء جو دراصل ڈاکوؤں کا گروہ ہیں، بھی منہ کی کھائیں گے۔ وہ ہماری مہربان حکومت کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ حکومت کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہر آن و ہر میدان میں اُس کے مددگار اور داعی خیر ہیں۔ (از رضا خان بریلوی، کلمۃ الحق باب ۳ صفحہ ۹۸)

سکھ اور انگریز حکومت ان کے نزدیک حکومت الہیہ کہلائی۔“

(روئید امجد مہدین ہند صفحہ ۴۷ تا ۵۷ بار اول ۱۹۸۳ء مطبوعہ لاہور)

قارئین محترم! آپ اپنے دل سے ہی فیصلہ فرمائیں کہ انگریز بد بخت کی اطاعت کو فرض کس نے کہا اور انگریز سے مالی امداد و اعانت اور دیگر ذرائع سے کون روپیہ پیسہ لیتا رہا اور انگریز بد بخت کے حق میں دُعائے خیر کون کرتا رہا تو اس بارے میں جناب محمد خواص خاں کی کتاب روئید امجد مہدین ہند میں اعلیٰ حضرت بریلوی کا کردار بخوبی پڑھ لیا ہے۔ اب آپ حضرات روئید امجد مہدین ہند کی کتاب کا عکس بھی ملاحظہ فرمائیں۔

نام کتاب ——— رویداد مجاہدین ہند
 مصنف ——— محمد خواجہ خاں
 ناشر ——— مکتبہ رشیدیہ لیتھو لاہور
 مطبع ——— زاہد پبشرز سنٹر لاہور
 قیمت ——— ۳۵۱ روپے
 صفحات ——— ۶۰۸
 تعداد ———
 بار اول ——— شوال ۱۳۳۱ھ، جولائی ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین رونداد مجاہدین ہند

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	ابتداء شیبہ	۱	۱۳	پانڈہ خاں سے جنگ	۳۳
۲	سید احمد شیبہ، سرنا ایشیل شیبہ	۱۰	۱۴	جنگ پھلوہ سید ایشیل کی شہادت	۴
۳	ہزاروں حالت بوقت آمد سید	۱۵	۱۵	دو بار درہندوستان	۴۰
۴	احمد شیبہ	۱۴	۱۶	شہداء پھلوہ کے قبرستان	۴۱
۵	سرنا ایشیل شیبہ کا پہلا	۱۶	۱۷	فہرست شہداء پھلوہ	۴۲
۶	داعیہ تاول اگر دور	۱۶	۱۸	پانڈہ خاں کا اضطراب	۵
۷	جنگ ڈوسلا و شیکاری	۱۹	۱۹	اعلامہ از مکاتیب سید احمد شیبہ	
۸	سرنا ایشیل پہلے بار اگر دور کو	۱۹	۲۰	اعلامہ سر خوارین اگر دور	
۹	ایک اور نئی پریشانی	۲۱	۲۱	ستفرق علانہ سے از مکاتیب	
۱۰	سرنا ایشیل شیبہ کی مگر میں	۲۲	۲۲	سید احمد شیبہ	
۱۱	جنگ ڈوسلا	۲۶	۲۳	سرنا ایشیل دوبارہ تاول میں	۵۰
۱۲	جنگ شیکاری	۲۸	۲۴	سید احمد شیبہ کی انتہا میں	
۱۳	سرنا شیبہ کی جنگ سے عا پی	۳۰	۲۵	سشنہا ہی	۵۱
۱۴	پانڈہ خاں کو حضرت سید	۳۲	۲۶	سید احمد شیبہ سب سے پنجاب	۵۲
۱۵	احمد شیبہ کی عاقبات	۳۰	۲۷	فشنہ ایاں سرحد	۵
۱۶	سرنا ایشیل دوبارہ	۳۱	۲۸	سرنا ایشیل شیبہ کی شہادت	
۱۷	عاز پھلوہ کا رخ	۳۲	۲۹	پہا بیاری	۵۳

سلطنت کے ساتھ کر لیتے رہے۔ اور ترمذ شمال ہند پر انگریزوں کے چلے اور ہر جہت سے
جیتے اور ان کا تھک تھکے دکھا۔۔۔

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح رضا خان (شاہر و فضل رسول بدایونی) اور ان کے
بسنوا طبقہ کو انگریزوں نے طرد کیا۔ یہ واقعات انیسویں صدی کے وسط سے ہی شروع
ہو جاتے ہیں۔ قدیم بریلی خان کی کتابوں کا پوچھتے ہیں۔ ایک بزرگ کے لگ جگ نقایف
رکھتے تھے۔ نجی ایم بی سن ۱۸۶۳ء ایک اخبار کا ناٹکل تراشا ہوتا تھا۔ جو کہیں نے محفوظ کر لیا
تھا۔ جس سے احمد رضا خان کے درون خانہ کا سراغ ملتا ہے۔ اور یہ تراشا بھی کسی عثمانی کے
جواب میں ہے۔ لکھتا ہے:

”محترم عثمانی صاحب کو خراست ہے کہ کیا شاہ اسماعیل کا حضرت عمرؓ کی سنت پر
عمل کرنا حرم ہے؟ آخر خواب کیسے کہتے ہیں۔ اب انہیں محترم کے علم میں انسانے کے لئے
چندا اور باتیں و زنج ذیل کی جاتی ہیں۔

۱۔ چونکہ ہماری حکومت (یعنی انگریز حکومت انہوں نے) بہیم پرمہ درجہ مہربان و شفیق
ہے۔ اور وہ انہوں کے خلاف ہماری مدد و اعانت مالی و دیگر ذرائع سے کرتی ہے۔
اور اس نے نہ ہماری قوم و راکھ لے رکھی ہے۔ بلکہ امپراتر پر کثیر ہمیں باقاعدگی سے ادا
کرتی ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں کو اس کی اطاعت فرض ہے۔ اور وہ انہوں نے جو انگریز
ہماری مہربان حکومت کے خلاف چار کھی ہے۔ ہم اس کی مسلمانانہ بند کی پیشوا کی حیثیت
سے پر زور خدمت کرتے ہیں۔ اپنی حکومت الہیہ (انگریز حکومت) و ول و لا نوہ) کے حق
میں دلائل سے خیر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے رضا خان بریلوی کا لکھتا ہے (باب ۵ ص ۵۴)

۲۔ ہماری مہربان حکومت نے ہماری (رضا خان بریلوی) و ذریعہ مٹنی امداد کی ہے
اگر ہم وہ تمام سبھیہ و امیروں کے مصلح قیل کرنے اور مخالفت میں صرف کرتے۔ تو وہ نہ نہ
اب تک ہٹ چکا ہوتا۔ اور ہماری حکومت کو کسی قسم کی دشمنی کے بغیر امن و سکون سے

حکومت کرنے کا موقع ملتا۔ مگر انہیں یہ ہے کہ ذاتی اخراجات بحیثیت پشورا بونے کے تھے کہ ہم اس پوری رقم سے نصف یا اس سے بھی کم اپنے پاس رکھتے ہیں۔ توقع ہے کہ ہماری حکومت اب ہمیں مزید امداد (مالی) دے کر اپنی فلاح کا سامان بطریق احسن کرے گی۔

اندر احمد رضا خاں بریلوی، کلمۃ الحق باب ۲ صفحہ ۹۷ دیکھا کہ کس ڈھنگ سے اپنی سرکار سے مال بٹورنے کے سبب کلمۃ استعمال کر رہے ہیں۔ اور جہادی کاموں کو فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ (خواص)

۳۔ دہلی علماء اپنے پشورا، سید احمد قلیل اور اسماعیل قلیل دہلوی کے طرز عمل کی پیروی کرتے ہوئے پھر ہماری حکومت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ حسب طرح سید احمد قلیل اور اسماعیل قلیل، حکومت الہیہ کی مخالفت جیسے جرم کی پاداش میں سکتے بلکہ خیریت یوں کہ مرثیہ (نور بانند) نصیب ہوئی۔ اسی طرح آج کل کے نام نہاد علماء جو دراصل ڈاکوؤں کا گروہ ہیں۔ بھی منہ کی کھاٹینگے۔ وہ ہماری میر بان حکومت کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ حکومت کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہر آن دیر میدان میں اس کے مدگار اور داعی خیر ہیں۔

اندر رضا خاں بریلوی کلمۃ الحق باب ۲ صفحہ ۹۸) لکھتا اور نامگزینہ حکومت ان کے نزدیک حکومت الہیہ کہلاتی۔ (خواص)

غرض حقائق حق سے زیادہ دین فراموشی اور دنیوی تجارت میں معروف نظر آتے ہیں انہوں نے سید احمد شہید و اسماعیل شہید کو بھی بھول کر بھی شہید نہیں کیا۔ قلیل ہی لکھا۔ جن کے بر فعل و تصنیف صحیح۔ جہاد وغیرہ پر طنز و تشنیع کی ہے۔ دہلیو، بھدیر، اسماعیلیو کہہ کر پکارا ہے۔ جہاد کو فساد اور دنیوی اقتدار و لالچ سے منسوب کیا۔ غرضیکہ ان کی بچپن کی عمر سے مرتے وقت تک کے واقعات و حالات پر مذاق و استخراڑ آیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہو گا کہ شاہ عبدالعزیز سے لیکر ادھر آج تک کے علماء و فضلاء

قارئین کرام! یہ امر بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ دیوبندی بریلوی دونوں اپنے آپکو اہل سنت والجماعت خفی کہتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلنے والے اور فروعات میں جہاں قرآن و سنت کا حکم واضح نہ ملے تو شمس اللائمہ صدر اللائمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے ہیں۔ اگر اسی اصول پر مخلصانہ عمل کیا جائے تو بہت سی بدعات کہ جنکا ثبوت قرآن و سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فقہ خفی سے نہیں ملتا وہ اپنی موت آپ مرجاتی ہیں مثلاً اذان سے قبل مروجہ صلوٰۃ و سلام جو تقریباً پاکستان میں نصف صدی سے کم عرصہ کی ایجاد ہے اور مروجہ میلاد شریف جو ایسی ہی ایجاد ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے احکام شریعت میں تحریر فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں:

صلوٰۃ و سلام کی ابتداء کب سے ہوئی

صلوٰۃ بعد اذان ضرور مستحسن ہے ساڑھے پانچ سو برس سے زائد ہوئے بلا واسطہ حرمین شریفین و مصر و شام وغیرہ میں جاری ہے درمختار میں ہے:

والفلسیم بعد الاذان حدث فی ربيع الآخر ۸۱ھ سبعمائة واحدى وثمانین فی عشاء ليلة الاثنين
ثم اليوم الجمعة ثم بعد عشر سنين حدث فی الكل الا المغرب لم فیها مرتین وهو بدعة حسنة.
قول البہدلیج امام سخاوی نے فرمایا ہے:

والصواب انه بدعة حسنة یؤجر فاعله. (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۱۱۸، مطبوعہ کراچی)

اسے کیا کہیے

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے فتاویٰ احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۱۱۸ پر حضرت

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ بعد الاذان صلوٰۃ وسلام پڑھنا بدعت حسنہ ہے اور اس کے پڑھنے والے کو اجر و ثواب ملے گا۔ جیسا کہ نقل کیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

انہ بدعة حسنة يؤجر فاعلمہ. (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۱۱۸، مطبوعہ کراچی)

نوٹ: قارئین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے مطلب کا جملہ تو نقل کر دیا لیکن اسی جملہ کے آگے بعد الاذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے تردیدی الفاظ گیارہویں شریف کا بیٹھا دودھ سمجھ کر بالکل ہضم کر گئے حالانکہ جو الفاظ بعد الاذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے نقل کیے ان کے آگے تفصیل سے بعد الاذان صلوٰۃ وسلام کی تردید لکھی ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ابن ہبل جو مانگی ہیں انہوں نے کتاب احکام میں اس کے خلاف لکھا ہے اور اس کے آگے اور بھی تردیدی الفاظ موجود ہیں جن کو اعلیٰ حضرت بریلوی سرکار نے اپنے عقیدے کے خلاف سمجھتے ہوئے بالکل ہی نظر انداز کر دیا اور ہم نے اعلیٰ حضرت بریلوی کی دیانت داری اور خدا خونی کو واضح کیا ہے تاکہ آپ کو یقین کامل ہو جائے کہ یہ ہیں اعلیٰ حضرت کہ جن کو بریلوی امام، مجدد، پیشوا وغیرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضرت علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ نقل کرنے میں نہایت بددیانتی کا کردار ادا کیا ہے کہ تردید والے الفاظ کو چھوڑ دیا۔

قارئین کرام! آپ حضرات اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتاب احکام شریعت کا عکس بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مَنْ يَرَى اللَّهَ فِي خَيْرِ أَيْقَعِهِ فِي الدِّينِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى

مجموعه مبارکه جامع مسائل ضروریہ حادی احکام شریعت

مسمی بہ

احکام شرعیہ

کتاب فی حصہ

مشمول بعض فتاویٰ حضور پر نور علیہ حضرت بریلوی

محمد د مائتہ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تصحیح و ترجمہ

مولانا محمد سعید احمد رضا نقشبندی امام مہدی حضرت داتا گنج بخش

ناشر

مدینہ کتب پبلیشنگ کمپنی پبلیشرز و ڈکراچی

مسئلہ: ۲۰ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۸ھ

علمائے اہل سنت و جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ میں مسجد ایشیئن جکشن پر نماز ظہر پڑھتے کیا (کیونکہ اسی چوک پر میری تعیناتی تھی) مرزا صاحب امام مسجد نے بعد اذان ظہر صلوٰۃ کہی۔ ایک صاحب محمد بنی احمد ساکن بنجمل نے کہا جو آپ نے صلوٰۃ کہی یہ بدعت ہے۔ بعد گفتگو کے وہ صاحب بہت تیز ہوئے اور کہا کہ تمام شہروں میں میں گیا مگر یہ طریقہ جو آپ کے یہاں ہے نہیں دیکھا۔ مرزا صاحب نے کہا میں عالم نہیں ہوں جو آپ کو سمجھاؤں۔ اگر آپ اس مسئلہ کو سمجھنا چاہتے ہیں تو آپ میرے ہمراہ شہر میں چلیے، وہاں کے عالم آپ کا اطمینان کر دیں گے۔ اس پر وہ ماضی نہ ہوئے اور بدعت بدعت کرتے رہے اور کہا کہ کسی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وقت میں یہ صلوٰۃ نہ تھی۔

میں نے اس شخص سے کہا کہ اکثر شہروں میں مثل رامپور وغیرہ کے بعد نماز صلوٰۃ ہوتی ہے اور ہمارے سردار رسول اکرم نبی معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنے کو آپ بدعت کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وقت میں یہ مدرسہ دوسرا مئے وغیرہ نہیں تھی ان کو بھی آپ بدعت کہتے ہیں؟ تو جواب دیا کہ یہ بدعت بباح ہے۔ میں نے کہا کہ صلوٰۃ بدعت حسنہ ہے جس کا ثواب ہم اہل سنت ہی کی قسمت میں اللہ جل شانہ نے لکھ دیا ہے اور منکر اس ثواب سے محروم ہیں۔

اب گزارش یہ ہے کہ صلوٰۃ کب سے جاری ہے؟ اور اس کی قدر سے تفصیل مع دلائل اور ایسا شخص جو ہمارے سردار معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کو بدعت کہے، گمراہ ہے یا کیا؟ بینوا تو جو دا۔

الجواب:

آپ نے ٹھیک جواب دیا۔ اور جس امر کا اللہ عز و جل قرآن عظیم میں مطلق حکم دیتا ہو اور خود اپنے ملائکہ کا فعل بتاتا ہو اسے بدعت کہہ کر منع کرنا انیسویں صدیوں کا کام ہے۔ اور دوسری گمراہی یہ ہے کہ تو اطمینان بھی گمراہ نہ ہو گا کہ اس کی گمراہی ان سے جلی ہے۔ وہ کذب کو اپنے لیے بھی پسند نہیں کرتا۔ اسی لیے اس نے اَلْاَعْبَادَ لَكَ مِنْهُمْ الْمُتَخَلِّصِينَ استنکار دیا تھا۔

یہ اللہ عز وجل پر چھوٹ کی تمت رکھتے ہیں۔ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَفَى يُؤْتِكُون۔
صلوۃ بعد اذان ضرور مستحسن ہے۔ سارے پانچ سو برس سے زائد ہر نئے یام و اسلام
حرمین شریفین و مصر و شام وغیرہ میں جاری ہے۔ در مختار میں ہے :
والتسلیم بعد الاذان حدث فی ربیع الآخر سنۃ سبع مائة
واحدی وثمّائین فی عشاء لیلۃ الاثنين ثم یوم الجمعة ثم بعد
عشر سنین حدث فی کل الا المغرب ثم فیہا مرتین۔ وهو
بداعة حسنة۔

قول البیہق امام سخاوی ہے :

والاصواب انه بداعة حسنة یؤجر فاعلہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم
کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ
بمحدث المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مسئلہ : ۲۹ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ھ۔

کیا حکم ہے اہل شریعت کا کہ تبا کو کھانا حرام ہے یا مکروہ ؟ جو لوگ تبا کو پان کھانے
کے عادی ہوتے ہیں وہ اگر تبا کو پان کھا کر تلاوت قرآن عظیم و دیگر وظائف درود شریف
وغیرہ پڑھیں تو کیسا ہے ؟ بینوا تو جروا۔

الجواب :

بقدر ضرورت و احتمال حواس کھانا حرام ہے۔ اور اس طرح کہ منہ میں برآئے لگے مکروہ
اور اگر تھوڑی خصوصاً مشک وغیرہ سے خوشبو کر کے پان میں کھائیں اور ہر بار کھانے کے بعد
سے خوب منہ صاف کریں کہ برآئے نہ پائے تو خالص مباح ہے۔
بر کی حالت میں کوئی وظیفہ نہ چاہیے۔ منہ اچھی طرح صاف کرنے کے بعد ہو۔ اور
قرآن عظیم تو حالت بد میں پڑھنا اور بھی نعمت ہے۔ ہاں جب بد بونہ ہو تو درود شریف
و دیگر وظائف اس حالت میں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ منہ میں پان یا تبا کو ہو اگرچہ بہتر صاف
کر لینا ہے لیکن قرآن عظیم کی تلاوت کے وقت ضرور منہ بالکل صاف کر لیں فرشتوں کو

نوٹ: اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے صلوٰۃ و سلام کے لئے لفظ حدیث یعنی کہ ایجاد کا استعمال کیا ہے جو مسئلہ شریعت کا ہوا اس پر ایجاد کا حکم نہیں لگتا بلکہ خود ساختہ من گھڑت مسائل پر حدیث یعنی کہ ایجاد کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اور پھر بریلوی مولوی بھی عجیب لوگ ہیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی تو ارشاد فرما رہے ہیں کہ بعد اذان صلوٰۃ و سلام۔ اور اعلیٰ حضرت بریلوی کے مقلدین و پیروکار یہ قبل اذان صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں کیونکہ قبل اذان اور بعد الاذان صلوٰۃ و سلام پڑھنا یقیناً بدعت ہے اور بدعت کا رنگ ہر جگہ مختلف ہوتا ہے کیونکہ جو ہو بدعت وہ ہر جگہ ایک جیسی کیسے رہے گی؟ اور سنت رسول کا ہر جگہ ایک ہی رنگ ہوگا سنت کا طریقہ یعنی کہ تبدیل نہ ہوگا بلکہ بدعت کا طریقہ ہر جگہ تبدیل ہوتا نظر آئے گا کسی جگہ بریلوی اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور کسی جگہ قبل اذان صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور کوئی اذان سے قبل کچھ وقفہ کر کے پڑھتے ہیں اور کوئی مولوی بعد اذان وقفہ کر کے پڑھتے ہیں یہ سب خیلے بہانے بدعت کو رواج دینے کے ہیں انکا سنت کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور جس طرح قبل اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنا بدعت ہے۔ تو اسی طرح بعد الاذان بھی صلوٰۃ و سلام پڑھنا یقیناً بدعت ہے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی نے لفظ بدعت حسنہ کا استعمال کیا ہے تاکہ عامۃ المسلمین کو بدعت کے اندھیرے میں رکھا جاسکے حقیقت یہ ہے کہ کوئی بدعت حسنہ نہیں ہوتی۔ بدعت مقابل سنت رسول کے ہے جو ہے ہی بدعت وہ حسنہ کیسے؟ ہرگز نہیں اور یقیناً نہیں۔ بدعت بدعت ہے، سنت سنت ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ اور کسی نے یہ لکھا کہ بعد اذان صلوٰۃ و سلام مصر کے فاطمی شیعہ نے ایجاد کیا کسی نے یہ لکھا کہ بادشاہ سلطان ناصر الدین ابوالمظفر یوسف بن ایوب کے حکم سے جاری ہوا۔ کسی نے یہ لکھا کہ حاکم بن عبدالعزیز کی بہن کے حکم سے جاری ہوا۔ پھر اس خلاف شرع طریقہ کو سلطان ناصر الدین ابوالمظفر یوسف بن ایوب نے بند کروادیا اور کسی نے یہ لکھا کہ بادشاہ مختب نجم الدین طہذی کے حکم سے جاری ہوا۔

الغرض کہ بعد اذان صلوٰۃ و سلام کو سب سے پہلے شیعہ نے اس بدعت کو رواج دیا پھر اس کے بعد وقت کے بعض بادشاہوں نے شیعہ کی طرف دیکھ کر بعد اذان صلوٰۃ و سلام کی بدعت کو جاری کر کے پھر اس کو بدعت حسنہ کہہ دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس بدعت کا شریعت اسلامیہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں اور بدعت ہرگز حسنہ نہیں ہوتی بلکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

تو بس اسی طرح انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا بھی اسی طرح کی بدعت ہے۔ انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا یقیناً بدعت ہے اور اس مسئلہ کی تفصیل بندہ ناچیز کا رسالہ ”انگوٹھے چومنا بدعت ہے“ اس میں تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں۔ جو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے اور مولوی احمد یار خان گجراتی بریلوی اور مولوی محمد عمر اچمری بریلوی اور محمد شفیع اوکاڑوی بریلوی وغیرہ کے رسالے کا دندان شکن جواب تحریر کیا ہے۔

حضرت علامہ علاء الدین الحسکفی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

التسليم بعد الاذان حدث في ربيع الآخر سنة سبع مائة واحدى وثمانين في عشاء ليلة الاثنين ثم يوم الجمعة ثم بعد عشرين حدث في الكل الا المغرب ثم فيها مرتين وهو بدعت حسنة.

(در مختار علی هامش رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۷ مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ پاکستان)

(ترجمہ) اذان کے بعد سلام پڑھنے کی ابتداء سات سو اکیاسی (۸۱۷) ہجری کے ربیع الاخر میں پیر کی شب عشاء کی اذان سے ہوئی اس کے بعد جمعہ کے دن اذان کے بعد سلام پڑھا گیا اس کے دس سال بعد مغرب کے سوا تمام نمازوں میں دو مرتبہ سلام جب پڑھا جانے لگا اور پھر مغرب میں بھی یہ بدعت حسنہ ہے،

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ و سلام کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

وفي جمادى الآخرة من السنة عبد الصالح حاجي الى السلطنة وغير لقبه بالمنصور وجس برقوق بالكرک وفي هذه السنة في شعبان احدث المؤذنون عقب الاذان الصلوة والتسليم على النبي

صلی اللہ علیہ وسلم و هذا اول ما حدث و كان الامر به المحتسب نجم الدين الطنبذی .

(تاریخ الخلفاء عربی صفحہ ۳۷۸)

(ترجمہ) اسی سال ماہ جمادی الآخرہ میں عبدالصالح چاجی پھر حکمرانی کے لئے واپس آگیا اور اس مرتبہ اس نے اپنا لقب تبدیل کر کے المنصور رکھ لیا اور برقوق کو گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا تو اس سال شعبان میں مؤذنوں نے ایک نئی بات شروع کر دی کہ اذان کے بعد انہوں نے الصلوٰۃ والتسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا شروع کر دیا یہ بالکل ایک نئی بات تھی یہ توحیب محتسب نجم الدین الطنبذی کے حکم سے جاری کی گئی تھی۔

قارئین ذی وقار! محدثین کی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ بریلوی مولویوں کا اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام اور بعد الاذان صلوٰۃ و سلام کا پڑھنا یقیناً بدعت ہے جس کا شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ثبوت نہیں ملتا حضرت علاء الدین الحسکفی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور بالخصوص اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے بھی یہی تحریر کیا ہے کہ صلوٰۃ و سلام کا پڑھنا بعد اذان سات سو اکیاسی (۸۱۷) ہجری میں جاری ہوا ہے لیکن یہ بھی قابل غور بات ہے کہ یہ بریلوی بدعت بھی کرتے ہیں اور وہ بھی مجدد بدعات کے طریقہ کے خلاف عمل کر رہے ہیں۔

محدثین نے جو کچھ نقل کیا ہے ان سب میں بعد اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا ذکر ہے کہ جس میں اس بات کی صراحت ہے کہ اگر کوئی اذان کے بعد بھی صلوٰۃ و سلام پڑھے تو پھر بھی یہ بدعت ہوگا۔ کیونکہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل خلاف ہے اور جس چیز کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون سے نہ ہو حتیٰ کہ جو چیز ۸۱۷ ہجری میں جاری کئی گئی ہو اس کے بدعت میں ہونے میں کونسا شک و شبہ ہے لیکن اس کے باوجود اس کے پڑھنے کا ثبوت خدا جانے بریلویوں کو کیسے مل جاتا ہے۔ ہرگز نہیں اور قطعاً نہیں

اور یقیناً نہیں لیکن امتی کے بے سند قول کے خلاف صاحب شریعت امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی پڑھیے تو پھر فیصلہ کیجیے کہ قول رسول اللہ کو مانو گے یا کہ ایک امتی کے بے سند قول کو مانو گے اور امتی کے بے سند قول کے خلاف حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بھی تو تحریر فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس چیز میں شک ہو اسکو چھوڑ دیا جائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

دفع ما یریبک الی مالایریبک فان الخیر طمانینہ وان الشر ریبہ۔ (مسند رک حاکم ج ۲ صفحہ ۱۲)
(ترجمہ) وہ چیز چھوڑ دے جو تجھے شک و شبہ میں ڈالے اور ایسی چیز اختیار کر جو تیرے لیے شک و شبہ کا باعث نہ ہو کیونکہ خیر اطمینان کا باعث ہوتی ہے اور شر شک کا باعث ہوتا ہے۔

اور اس کے قریب قریب جامع ترمذی میں بھی روایت موجود ہے وہ بھی پڑھ لیجیے:

دفع ما یریبک الی مالایریبک فان الصدق طمانینہ وان الکذب ریبہ۔

(جامع ترمذی ج ۲ صفحہ ۸۸ مطبوعہ کراچی)

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ چیز چھوڑ دے جو تجھے شک و شبہ میں ڈال دے اور ایسی چیز اختیار کر جو تجھے شک و شبہ میں نہ ڈالے پس بیشک سچائی اطمینان کا باعث ہے اور بیشک جھوٹ شک کا باعث ہے (یعنی ہلاکت کا)۔

اور اس کے قریب قریب مرقات علی ہامش مشکوٰۃ صفحہ ۱۶ پر حضرت امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث پاک کے الفاظ نقل کیے ہیں وہاں پر دیکھ لیجئے تاکہ آپ حضرات کو مزید تاکید ہو جائے کہ تم کس طرف بھٹکے جا رہے ہو۔

تاریخ مختصر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ جس چیز میں سنت اور بدعت کا شک ہو تو اس چیز کو چھوڑ دینا ہی ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

سنت مطہرہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارے پاس موجود ہے جس میں کسی قسم کا ادنیٰ سے ادنیٰ شک و شبہ بھی نہیں ہے اور وہی سنت مطہرہ اطمینان قلب کا کافی سامان مہیا کر دیتی ہے اور انکی خلاف ورزی شک و شبہ کے تاریک گڑھے میں ڈال دیتی ہے۔

تو آپ خود اندازہ فرمائیں ان حضرات کے دلائل کا کہ امتی کے بے سند اور بے بنیاد قول پر تو بریلوی اس قدر لٹو ہو گئے ہیں کہ شافع محشر ساقی کوثر امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان کو کس قدر پس پشت ڈال کر امتی کے بے بنیاد اور بے سند قول کو پلے باندھ رکھا ہے اور جو قول فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیمات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم اور ائمہ اربعہ کی روشن تحقیقات کے سراسر خلاف ہے اس پر بغیر کسی جھجک کے عمل ہو رہا ہے اور یہ ہے سینہ زدوری اور اپنی من مانی نہیں تو اور کیا ہے اور شریعت اسلامیہ کا یہ طے شدہ اصول ہے کہ جس چیز کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو وہ یقیناً بدعت ہے۔

قارئین ذی وقار! بریلوی مولوی اپنی مرضی سے عبادات کے طریقوں میں من مانی کرتے ہیں لیکن خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اطاعت کا حکم کیا ہے اور نجات صرف اطاعت رسول میں ہے جسکا ثبوت حدیث پاک میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ فی سریۃ فوافق ذلک یوم الجمعة ففقد اصحابہ فقال اتخلف فاصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الحقہم فلما صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم راہ فقال له ما منعک ان تغدوا مع اصحابک فقال اردت ان اصلی معک ثم الحقہم فقال لو انفقت ما فی الارض ما درکت فضل غدوتہم.

(جامع ترمذی صفحہ ۹۵ مطبوعہ کراچی۔ باب ماجاء فی السفر یوم الجمعة)

(ترجمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن

رواح رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر میں بھیجا اور وہ دن جمعہ کا تھا حضرت عبداللہ بن رواحہ کے ساتھی علی الصبح چلے گئے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے سوچا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھکر بعد میں چلا جاؤں گا اور پھر اپنے ساتھیوں سے جا ملوں گا جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھکر فرمایا کہ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ علی الصبح کیوں نہیں گئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھکر پھر انہیں جا ملوں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم تمام روئے زمین کو بھی خرچ کر دو تو پھر بھی ان کے علی الصبح جانے کا ثواب تم نہیں پاسکتے۔

مندرجہ بالا حدیث رسول کی روشنی میں بریلوی حضرات اپنے عشق رسول پر نظر ثانی کریں کہ صحابی رسول نے اپنی زندگی میں صرف ایک مرتبہ عشق کیا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جانے کی بجائے نماز جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ادا کی اور تاخیر سے اپنے بھائیوں کے ساتھ جا ملے اور جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں پڑھا بظاہر کتنی بڑی فضیلت ہے لیکن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام راضی نہ ہوئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن رواحہ کہ تم روئے زمین کی تمام دولت بھی خرچ کر دو تو تب بھی اپنے ساتھیوں کے اجر و ثواب کو نہیں پاسکتے۔ اور جمعہ پڑھنے کا حکم قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ اور وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھنا عظیم ترین فضیلت ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لشکر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح کے وقت جانے پر جمعہ پڑھنے کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں کیا تھا۔ اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عمل کو ناپسند فرمایا اور انہیں اپنے ساتھیوں کے اجر سے محروم ہونے کی خبر دی۔

تو بریلوی حضرات سوچیں اور سمجھیں کہ صحابی رسول تو تمام زندگی میں صرف ایک مرتبہ عشق و محبت کرے اور اطاعت نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ناراض ہوں کہ جس کی حد نہیں اور جو بریلوی دن رات اطاعت رسول سے منہ پھیر رہے ہیں انکا شمار کن لوگوں میں ہوگا فیصلہ خود فرمالیجیے۔

اور حضرت عبداللہ بن رواحہ صحابی نے صرف ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر یہ اضافہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کے اس عمل کو بھی ناپسند فرمایا۔ تو بریلوی حضرات سوچیں کہ تم دن رات اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ عبادات پر اضافے پر اضافہ کرتے جا رہے ہو اور اطاعت رسول کی پرواہ تک نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا کیا عالم ہوگا؟

علاوہ ازیں حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرما رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

عن نافع ان رجلا عطس السی جنب ابن عمر فقال الحمد لله والسلام علی رسول الله فقال ابن عمر وانا نقول الحمد لله والسلام علی رسول الله وليس هكذا علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا ان نقول الحمد لله علی کل حال.

(جامع ترمذی ج ۲ صفحہ ۱۱۶ مطبوعہ کراچی باب ماجاء فی تشمیت العاطس)

(ترجمہ) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا الحمد لله والسلام علی رسول الله حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں بھی کہتا ہوں الحمد لله والسلام علی رسول الله لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چھینک کے جواب کی اس طرح تعلیم نہیں فرمائی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم چھینک کے بعد الحمد لله علی کل حال کہیں۔

بریلویوں کو اس حدیث پر بھی غور و فکر کرنا چاہیے کہ اپنی طرف سے من مانی نہ کریں بلکہ ہر عبادت و ریاضت میں اطاعت رسول پر عمل کرنے کا مظاہرہ کریں اور اپنی طرف سے جوڑ توڑ لگانے کا دھندا چھوڑ دیں کیونکہ عبادات میں اپنی طرف سے جوڑ توڑ لگانے کا حکم نہیں بلکہ اطاعت رسول کا حکم ہے۔

چنانچہ حضرت علامہ ابواسحاق ابراہیم بن موسیٰ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

ومن اجل ذلك قال حذیف بن اسحاق ابراهيم بن موسى شاطبي رحمه الله عليه وسلم في عبادته لم يتبعدها اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

وسلم فلا تعبد رثا فان الاول لم يدع للاخو مقالا فاتقوا الله يا معشر القراء وخذوا بطريق من كان قبلکم ونحوہ لابن مسعود ایضا۔ (الاعتصام ج ۲ صفحہ ۱۳۲)

(ترجمہ) اسی وجہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر وہ عبادت جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی اس عبادت کو مت کرو کیونکہ پہلے لوگوں نے بعد کے لوگوں کے لئے گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔ اے قرآن پڑھنے والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر عمل کرو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی قول منقول ہے۔

حضرات گرامی! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان پر غور و فکر کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور ارشادات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو بات بالکل صاف اور واضح نظر آتی ہے وہ صرف یہی ہے کہ عبادات کا صحیح طریقہ وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا اور پھر اس طریقہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مزن ہو گئے۔

اور اسی طرح حضرت حافظ علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

واما اهل السنة والجماعة فيقولون في كل فعل وقول لم يثبت عن الصحابة رضي الله تعالى عنهم هو بدعة لانه لو كان خيرا سبقونا اليه لانهم لم يتركوا خصلة من خصال الخير الا وقد بادروا اليها۔ (تفسیر ابن کثیر عربی سورۃ الاحقاف آیت نمبر ۱۱)

(ترجمہ) اہل سنت والجماعت یہ فرماتے ہیں کہ جو قول اور فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہ ہو تو اس کا کرنا بدعت ہے۔ کیونکہ اگر وہ کام اچھا ہوتا تو ضرور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم سے پہلے اس کام کو کرتے اس لئے کہ انہوں نے نیکی کے کسی پہلو اور کسی نیک اور عمدہ خصلت کو تشنہ عمل نہیں چھوڑا بلکہ وہ ہر کام میں کوئے سبقت لے گئے ہیں۔

قارئین ذی وقار! بریلوی دیوبندی اختلاف کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے بارے میں بریلوی عقائد یہ ہیں کہ وہ مختار کل ہیں یعنی کہ سیاہ اور سفید کے مالک ہیں اور وہ حاضر و ناظر ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں کہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں اور یہ غلطہ امر ہے کہ آپ مثل کراما کا تبین ایسے واقعات سے اپنی نظر کو محفوظ فرمائیں۔

(مقیاس حقیقت صفحہ ۲۸۲، مؤلف مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی لاہور)

اور انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ علم غیب جانتے ہیں حالانکہ علم غیب خاصہ خدا تعالیٰ ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام اور خاص کر امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان اور بشر ماننا تو ہیں اور کفر سمجھتے ہیں اور بریلوی مولویوں کا عقیدہ اس کے کنز الایمان کے حاشیہ پر خلیفہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے واضح طور لکھا ہے ملاحظہ فرمائیے:

قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔ (کنز الایمان حاشیہ نمبر ۱۴ صفحہ ۵)

بریلوی مولویوں کا کس قدر قرآن پاک کی آیات سے کھلا ہوا انکار ہے کہ قرآن پاک میں کئی مقام پر انبیاء کرام علیہم السلام کو خود خدا نے بشر اور انسان فرمایا ہے۔

اور بشریت انبیاء کرام علیہم السلام کا انکار قرآنی آیات کا صریح انکار ہے اور علماء اہلسنت دیوبند عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل البشر ہیں اشرف المخلوقات بشر بحسم اور نور مقامات ہیں۔ اور مافوق الاسباب امور میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہی کار ساز مشکل کشا اور تمام مخلوقات کا حاجت روا ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں اور اولیاء اللہ کی کرامات بھی حق ہیں جیسے کہ شرع عقائد نسفی میں بھی مذکور ہے۔

اور ایسے ہی شیخ الحدیث سید المفسرین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی

کتاب عقائد الاسلام لمطبع الاسلامی السعودی پاکستان میں بھی بڑے محققانہ انداز سے تحریر کیا ہے:

لیکن معجزات انبیاء کرام علیہم السلام اور کرامات اولیاء اللہ کے اختیار میں نہیں بلکہ قدرت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے ہاتھ نبی کا ہوتا ہے تو وہ معجزہ کہلاتا ہے اور اگر ہاتھ ولی اللہ کا ہو تو وہ کرامت کہلاتی ہے۔

بس علماء اہلسنت دیوبند کے نزدیک اپنے علم و قدرت سے حاضر و ناظر ہونا اللہ تعالیٰ کی ہی صفت ہے اور علم غیب کے بارے میں بھی علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے سب سے زیادہ علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیے ہیں جیسا کہ المہند علی المہند یعنی عقائد علماء اہلسنت دیوبند مطبوعہ لاہور میں مرقوم ہے کہ:

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں اور مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول۔ اور بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔ (المہند علی المہند صفحہ ۵۰)

اور غیب کی خبریں بھی سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئیں یعنی کہ حق تعالیٰ نے جب بھی اپنے مقدس گروہ انبیاء کرام علیہم السلام کو کسی واقعہ وغیرہ کی خبر دی تو ارشاد فرمادیا:

فذلك من انباء الغيب نوحيه اليك. (سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۲)

(ترجمہ) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں۔

اور پھر قرآن مجید میں حق تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک واقعہ بذریعہ وحی اطلاع فرمائی تو ارشاد فرمایا:

من انباک هذا قال لبائی العليم الخبير. (سورۃ التحریم آیت نمبر ۳)

(ترجمہ) آپ کو اس نے یہ بات بتادی آپ نے فرمایا مجھے میرے خدا علیم وخبیر نے خبر دی ہے۔

ارشاد خدا تعالیٰ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ علم غیب اور ہے اور اسکی خبریں اور ہیں اور ایسے ہی اعلیٰ حضرت بھی ایک مقام پر اپنے جذبات کا یوں اظہار فرما گئے ہیں۔ لیکن جذبات اور ہیں اور عقائد ان کے اور ہیں۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی اپنے ملفوظات میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرے کے کروڑوں حصہ کو کروڑ مسند سے ہے کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی کے ساتھ ہے اور وہ غیر متناہی متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی ج ۱ صفحہ ۴۵-۴۶، مطبوعہ مدینہ پہلی شنگ کمپنی کراچی)

حضرات گرامی! اعلیٰ حضرت بریلوی نے مندرجہ بالا عقیدہ تو بیان کر دیا لیکن اس کے برعکس جذبہ بریلوی بھی ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے خلیفہ کے خلیفہ مولوی احمد یار خاں گجراتی بریلوی شیطان کے بارے میں اپنے جذبے کا یوں اظہار فرما رہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

معلوم ہوا کہ شیطان کو بھی آئندہ غیب کی باتوں کا علم دیا گیا ہے۔

(تفسیر نور العرفان طبع اول صفحہ ۲۴۱ حاشیہ نمبر ۴)

لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ علم الغیب یعنی کہ ہر بات ہر وقت ہر ذرہ بذرہ کا جاننا یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے مخلوق میں کسی کو حاصل نہیں تو بریلوی حضرات کے مولویوں نے اس قدر غلو اور وسعت ظنی کا ثبوت دیا کہ شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور شان اولیاء اللہ میں ایسا مبالغہ آرائی کا جذبہ اختیار کیا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے خلیفہ مولوی امجد علی اعظمی بریلوی بہار شریعت میں یوں تحریر فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

اولیاء کرام کو اللہ عز و جل نے بہت بڑی طاقت دی ہے ان میں جو اصحاب خدمت ہیں انکو تصرف

کا اختیار دیا جاتا ہے سیاہ سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں یہ حضرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں انکو اختیارات و تصرفات حضور کی نیابت میں ملتے ہیں علوم غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں ان میں بہت کواکان و مایکون اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں مگر یہ سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے عطا ہوئے و ساطت رسول کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

(بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۵۵-۵۶، مطبوعہ لاہور)

بریلویوں کے مندرجہ بالا بہار شریعت میں مندرجہ عقیدے سے تو عقیدہ توحید باری تعالیٰ پر ضرب کاری لگ رہی ہے بلکہ بہار شریعت کی عبارت پر عقیدہ رکھنے سے صراحۃً شرک کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ اور بریلوی حضرات نے یہیں پر بریک نہیں لگائی بلکہ اس سے آگے اور قدم بڑھایا تو یوں ارشاد فرمایا چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی اپنی کتاب الامن والعلیٰ میں تحریر فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

اگر کہے کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں اللہ پھر رسول اپنی اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہاں ہیں تو شرک نہ ہوگا۔ (الامن والعلیٰ صفحہ ۱۸۳ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام! مندرجہ بالا خلاف شرع عقائد کی طرح بریلویوں کے بیشمار عقائد قرآن و سنت اور فرمان خدا تعالیٰ اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح خلاف ہیں انکا ہر قول و فعل عقل پر مبنی ہوتا ہے شریعت پر نہیں ہوتا اور نجات آخرت تو اسی میں ہے کہ اپنے کو شریعت رسول کی اطاعت کرنے والا بناؤ یعنی کہ اپنے آپکو بدلو اور قرآن کو نہ بدلو۔

بریلوی اور دیوبندی اختلاف

بریلوی اور دیوبندی اختلاف کے بارے تھوڑا سا اور بھی پڑھ لیں تاکہ بریلوی عقائد سمجھنے میں تمہیں آسانی ہو جائے مسلمانوں میں فقہی یا نظری اختلاف کوئی انوکھی چیز نہیں۔ خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں

بعض فقہی مسائل کے بارے میں اختلاف رہا ہے، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں۔ امام محمد اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ بعض مسائل کے بارے میں ان سے اختلاف کیا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی اور ابن الجوزی رحمہما اللہ کی معاصرانہ چشمک کتابوں میں مذکور ہے۔ امام بخاری اور امام سیوطی رحمہما اللہ کے اختلافات اہل علم سے پوشیدہ نہ ہوں گے۔ ہندوستان میں مولنا عبدالحی فرنگی محلی اور نواب صدیق حسن کے اختلافات ابھی کل کی بات ہے، اسی طرح بریلوی اور دیوبندی چپقلش علمی تاریخ کا کوئی انوکھا واقعہ نہیں۔ الغرض کہ حضرت مولنا شہید رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے، علوم نقلیہ کے بحر عالم اور ذہین و فطین نوجوان تھے، اس وقت مسلم معاشرے میں ہندوؤں کے زیر اثر بہت سی بدعات و رسوم رائج تھیں، جن کے خلاف مولنا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے آواز اٹھائی اور مسلمانوں کو اصلاح کی دعوت دی۔ جس زمانے میں پنجاب پر سکھوں کی حکومت تھی تو انہوں نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تک کر رکھا تھا انہیں اذان کہنے کی اجازت نہ تھی بلکہ بعض مقامات پر تو نماز باجماعت پر بھی سخت پابندی تھی مزید برآں مسلمانوں کی عزت و ناموس بھی محفوظ نہ تھی۔ حضرت شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حالات سن کر سکھوں سے جہاد کا عزم کیا سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت میں سارے ہندوستان کا دورہ کر کے مسلمانوں کو جہاد پر ابھارا، جہاد کیلئے جماعت مجاہدین منظم کی اور صوبہ سرحد کے سکھوں سے نبرد آزما ہو گئے بالآخر پٹھانوں کی غداری سے راہ حق میں شہادت سے سرفراز ہوئے اگر یہ تحریک اپنوں کی غداری اور اغیار کی ریشہ دوانیوں سے ناکامی کی موت نہ مرجاتی تو آج سے ڈیڑھ سو برس پیش تر ہی پاکستان قائم ہو گیا ہوتا۔

حضرت شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت اور مولنا شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی ہجرت کے بعد خانوادہ ولی اللہی کے علوم و معارف کے وارث اور امین مولنا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولنا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ہوئے، انہوں نے دیوبند اور سہارنپور میں مدارس عربیہ قائم کر کے علوم

اسلامیہ کی بقاء کا سامان مہیا کر دیا۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید محمد انور شاہ مرحوم و مغفور کے زمانہ صدر مدرس میں نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ افغانستان اور ترکستان تک کے طلباء دیوبند سے فارغ التحصیل ہو کر نکلے اور انہوں نے رد بدعات اور غیر اسلامی رسوم و رواج کے استیصال میں قابل ستائش کام کیا، ان اکابر نے قومی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اپنی علمی فضیلت، اخلاص اور بے لوثی سے عوام کے دل میں گھر کر لیا۔ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن پاک اور اس پر مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے حواشی، حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان القرآن، بہشتی زیور اور ہر سوا عظم گھر گھر پھیل گئے، مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بذل الجھود، حضرت مولانا نور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی فیض الباری اور مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی اوجز المسالك شرح مؤطا امام مالک نے عالم عرب کے فضلاء سے بھی خراج تحسین وصول کیا، مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ (انجمن خدام الدین) نے لاہور میں قرآن پاک کا حلقہ درس قائم کر کے مسلمانان پنجاب میں قرآن مجید کے افہام و تفہیم کا ذوق پیدا کیا اور انگریزی تعلیم یافتگان کے عقائد اور اعمال کی اصلاح کی۔

بہر حال انصاف سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ارباب دیوبند اپنے اکابر کے مختلف فیہ خیالات اور نظریات کی توجیہ، تاویل اور مذاہمت میں مصروف رہے اور انہوں نے اپنے دامن کو سب و شتم سے آلودہ نہیں ہونے دیا۔ ملک میں مختلف سیاسی تحریکیں ابھرتی رہیں، کبھی کبھی سیاسی ہنگاموں کی گرم بازاری بھی ہو جاتی، لیکن بریلوی مکتب فکر (بجز ایک دو کے) قومی تحریکوں سے علیحدہ ہی رہا حتیٰ کہ ملک تقسیم ہو گیا۔ تقسیم ہند کے بعد بھی بعض پر جوش نوجوان شغل تکفیر کے نشے میں سرشار ہو کر اشتہار بازی سے دلی تسکین حاصل کرتے رہے۔

اتحاد بین المسلمین کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا بہاء الحق قاسمی نے لاہور کے ایک معروف اخبار میں دیوبندی اور بریلوی ان دونوں مکاتیب فکر کو دعوت دی کہ وہ اپنے مسلک پر قائم رہ کر ایک دوسرے شرب کے علماء کا احترام اور باہمی رواداری اور وسعت قلب و نظر سے کام لیتے ہوئے تکفیر اور تفسیق سے احتراز کریں۔

اور مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان پیروکاروں نے یہ تجویز پیش کی کہ امام المجاہدین حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ - حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ - شیخ الحدیث حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ - حکیم الامتہ مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ - اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ علماء دیوبند کی کتب سے قائل اعتراض عبارات نکال دی جائیں جن سے توہین خدا تعالیٰ اور توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلو دکھتا ہے حالانکہ علماء اہلسنت دیوبند کی کتب سے انکی عبارات کو سیاق و سباق سے علیحدہ نہ کیا جائے تو علماء اہلسنت دیوبند وغیرہ ہم کی تمام کتب کی عبارات شرعاً بالکل بے غبار اور بے داغ اور یقیناً درست ہیں، لیکن مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے قبیضین نے علماء اہلسنت دیوبند کی کتب سے خود ساختہ معافی کشد کیے ہیں اور صحیح اور بے غبار عبارات کو قطع و برید سے تحریر کر کے ہر خاص و عام کو بہت بڑا دھوکہ دیتے ہوئے سراسر خلاف شرع حرکت کا ارتکاب کیا ہے اور امام المجاہدین حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تقویۃ الایمان تو یہ کتاب ہمیشہ سے ارباب بریلی شریف و بدایوں کے لئے سرگرمی اور شائقین توحید و سنت کے لئے کحل الہمر ہے اس لئے اس کی اثر انگیزی کے لئے حضرت علامہ محمد سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا دلّ و ریز تبصرہ - ملاحظہ فرمائیں، حضرت مولانا سید محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تقویۃ الایمان میرے ہاتھ میں دی گئی یہ پہلی کتاب ہے جس نے مجھے دین حق کی باتیں سکھائیں اور ایسی سکھائیں کہ اثنائے تعلیم و مطالعہ میں بیسوں آندھیاں آئیں کتنی دفعہ خیالات کے طوفان آئے مگر اس وقت جو باتیں جڑ پکڑ چکی تھیں ان میں سے ایک بھی اپنی جگہ سے ہل نہ سکی علاوہ ازیں بریلوی حضرات کو علماء دیوبند پر اعتراض ہے کہ علماء دیوبند بریلویوں کو بدعتی اور مشرک کہتے ہیں لیکن بریلویوں کا یہ اعتراض بھی فرسودہ اور کوئی وزن نہیں رکھتا کہ علماء اہلسنت دیوبند بریلویوں کو بدعتی اور مشرک بتاتے ہیں بناتے ہرگز نہیں

جیسا کہ قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ. کہد و کہ اے کافرو، لکم دینکم ولی دین. (پارہ ۳۰)
(ترجمہ) تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

اور بریلوی حضرات اپنی تحریروں اور تقریروں میں علماء اہلسنت دیوبند کو گستاخ رسول وغیرہ کہنا ہرگز نہیں بھولتے، اور بریلوی مولوی اپنے اس کاروبار سے ہرگز باز نہیں آتے جو اپنی تمام محافل اور جلسوں میں بھی بر ملا علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ جماعتہم کو بے ادب اور گستاخ رسول کہنے سے اپنے قلوب کو تسکین دیتے ہیں اور یہ بریلوی حضرات اپنی خلاف شرع عقیدت و محبت کے پردے میں گستاخی اور بے ادبی کی کند چھری سے سادہ لوح مسلمانوں کو گستاخی اور بے ادبی کے گھاٹ اتارے جارہے ہیں لیکن انہیں اس پر کوئی پوچھنے والا نہیں۔

بڑھ رہے ہیں کوئی انکو روکنے والا ہی نہیں

بک رہے ہیں کوئی انکو ٹوکنے والا ہی نہیں

دل میں رہ رہ کر میرے یہ سوال اٹھتا ہے آج

سو برس میں کرسکی ہے قوم کیا انکا علاج

الغرض کہ بریلوی حضرات علماء اہلسنت دیوبند کو خواہ مخواہ گستاخ رسول اور بے ادب ثابت کرنے کی بے جا سعی کرتے رہتے ہیں اور انہیں اس کاروبار میں سوچنا چاہئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں کیا اس پر ہمیں عند اللہ گرفت نہ ہوگی یا اور کھیں یقیناً ہوگی اور ضرور ہوگی جیسا کہ مثل مشہور ہے جو بوئے گا سو کائے گا۔ تو بریلویو!

باز آؤ باز آؤ اس جفا و جور سے

حفاظت کر لو تم اپنی آنے والے دور سے

تو بریلوی مولویوں نے تفریق بین المسلمین کا سارے کا سارا التزام علماء اہلسنت دیوبند پر ڈال دیا ہے۔

حالانکہ یہ انکی سوچ بریلوی سوچ تو ہو سکتی ہے لیکن شرعی سوچ قطعاً نہیں یہ بالکل سچ ہے کہ علماء اہلسنت دیوبند نے عشق رسول کا مظاہرہ زردے چاول اور گوشت کے پلاؤ اور گیارہویں شریف کی میٹھی میٹھی کھیر کی خوشبو سے مہکی ہوئی محافل میلاد میں صلوٰۃ و سلام پڑھ کر نہیں کیا بلکہ ان علماء اہلسنت دیوبند نے بالاکوٹ کے میدانوں، لاہور، انبالہ، دہلی، شاملی کا میدان اور پٹنہ، سکھر، میانوالی، ملتان، مالٹا، قاہرہ، کالا پانی کی جیلوں کی کال کوٹھڑیوں میں قید و بند کی حالت میں عملی طور پر پیش کیا، اور کسی مقام پر بھی دشمن اسلام سے مرعوب ہو کر توحید و سنت کے پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دیا بلکہ اپنی زندگی کے ہر موڑ اور ہر مقام پر توحید و سنت کے پرچم کو بلند سے بلند تر کیا ہے۔ اور توحید و سنت کی خاطر اپنی جان دھڑکی بازی لگا دی لیکن توحید و سنت کے کسی مسئلہ پر آنکھ نہ آنے دی، بس یہ ہیں علماء اہلسنت دیوبند جو حقیقت میں عاشق توحید اور عاشق رسول اور عاشق صحابہ کرام اور جو عاشق اولیاء اللہ ہیں اور جہاد علی الطعام کا عظیم مظاہرہ کرنے والے بریلوی کبھی بھی عاشق نہیں ہو سکتے صرف اور صرف انکا زبانی دعویٰ ہے عملی طور پر بہت بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔

اور علماء اہلسنت دیوبند نے قیام پاکستان اور اس کے بعد ملک و ملت کی جیسی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں جیسے شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ محدث العصر حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے صوبہ سرحد کے ریفرنڈم اور سلہٹ کے استصواب رائے میں جو مساعی فرمائی ہیں اور مسلم لیگ کی جس اخلاص سرگرمی اور بے لوثی سے مدد کی ہے تحریک پاکستان کا کوئی مؤرخ ان کے مجاہدانہ کارناموں کو ہرگز نظر انداز نہیں کر سکتا۔

صوبہ سرحد میں خان برادران کی مقبولیت کا طلسم انکی کوششوں سے ٹوٹا دستور ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد انکی سعی و کوشش اور اثر رسوخ سے منظور ہوئی۔

محدث العصر حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے جس تدبیر اور ہوشمندی سے تحریک ختم نبوت کو کامیابی سے ہم کنار کیا یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم اور انعام تھا۔ حضرت شیخ الحدیث

مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں تبلیغی جماعت بستر بردوش مبلغین اسلام کا پیغام گاؤں گاؤں۔ شہر شہر۔ قریہ قریہ۔ بستی بستی میں پہنچا رہے ہیں اور علماء اہلسنت دیوبند کے علمی۔ عملی۔ تبلیغی اصلاحی کارناموں سے اہل پاکستان ہرگز بے خبر نہ ہوں گے کہ انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کے قومی تشخص کے تحفظ اور علوم اسلامیہ کے بقا اور فردغ کے لئے اپنا خون اور پسینہ ایک کر دیا یہ لوگ خون دینے والے بچنوں ہیں نہ کہ چوری کھانے والے ہیں۔

حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے متون احادیث رسول کی نشر و اشاعت کو اپنا مقصد حیات بنا لیا جنہوں نے علماء کی بھلائی کے لئے حدیث رسول کی کتاب مصنف عبدالرزاق جو کہ بارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے کو جس محنت اور جانفشانی اور تصحیح و مراجعت کے بعد ایڈٹ کیا ہے اس کا اعتراف عرب ممالک کے فضلاء کو بھی ہے۔

اب قارئین ذی وقار یہ فیصلہ خود فرما سکتے ہیں کہ بریلوی حضرات کے مسلک اور مشرب کے کسی مولوی کو بھی اسلام اور اسلامی علوم و فنون اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی اسی طرح خدمت کی توفیق ارزانی ہوئی ہے۔ ہرگز نہیں ہوئی اور یقیناً نہیں ہوئی اور انشاء اللہ قیامت تک نہ ہوگی کیونکہ بریلوی فرقہ کی ملی حالت تو انتہائی گری ہوئی ہے جو بیان کرنے کے قابل نہیں۔ الغرض کسی قسم کا علمی کام حق تعالیٰ نے ازل سے ان کی قسمت میں رکھا ہی نہیں۔

لیکن آج سب سے قومی خدمت یہی ہے کہ نو جوانوں میں دینی جذبہ و شعور پیدا کیا جائے اسلام کی بدیت کو ذہن نشین کرایا جائے اسلام کے معاشی و اقتصادی نظام کی اہمیت اور افادیت کو نئے ذوق کے مطابق خوش سلیقگی سے پیش کیا جائے، اور بریلوی حضرات تو نو جوانوں اور ہر خاص و عام کے ذہن میں ختم شریف اور گیارہویں شریف اور میلا د شریف و عرس شریف وغیرہ کے ختمات شریفہ کے فضائل و محامد بیان کر کے بس ہر خاص و عام کو مجاہد طعام بنانے پر تلے ہوئے ہیں انکا یہی زندگی کا مقصد اور غرض ہے تاکہ پیٹ

کا دھندا سر نہ پڑ جائے۔ بریلوی حضرات ہر وہ حربہ شریعت اسلامیہ کے خلاف پیش فرمانے پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ جس سے کسی نہ کسی طرح ان کے پیٹ کا کاروباری دھندا خوب گرم رہے دین اسلام کو تو صرف بطور ڈھال کے استعمال فرماتے ہیں حقیقت میں انکی نیت اور خواہشات کچھ اور ہیں کہ جس سے ہر کوئی واقف نہیں۔ اور نہ ہی یہ حضرات واقف ہونے دیتے ہیں۔ کیونکہ اس میں بریلویوں کا ایک الگ کاروباری نقطہ مضمر ہے۔ مناظرے اور نجاد لے بحث و مباحثہ بے وقت کی راگنی ہے اور بس۔

تو حضرات گرامی بریلوی حضرات کے ویسے تو بی شمار مسائل خلاف شرع ہیں لیکن ان خلاف شرع اور شریعت مطہرہ سے متصادم و متضاد عقائد میں یہ بھی سرفہرست شامل ہیں کہ بریلوی مولویوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ مختار کل ہیں، وہ حاضر و ناظر ہیں، وہ عالم الغیب ہیں وغیرہ وغیرہ۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص امام الانبیاء حبیب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان اور بشر نہیں مانتے بلکہ نور وحدت کا ٹکڑا مانتے ہیں جیسا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کی حدائق بخشش میں شعر موجود ہے:

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قر کے وہ ہے

نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ

(حدائق بخشش جلد اول صفحہ ۸۸)

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

(حدائق بخشش جلد دوم صفحہ ۴)

اور انبیاء کرام علیہم السلام اور خاص کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر اور انسان ماننا موجب کفر اور توہین سمجھتے ہیں جو کہ شریعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمان خدا تعالیٰ کے بالکل خلاف لغو اور باطل ہے۔

قارئین ذی وقار! قرآن و سنت کے عقائدِ حقہ سمجھنے کے لئے آپ حضرات ہرگز پریشان نہ ہوں۔ بلکہ علماء اہلسنت دیوبند کی مصدقہ کتاب المہند علی المفہد یعنی عقائد علماء دیوبند خود بھی پڑھیں اور اپنے گمراہوں کو بھی پڑھائیں تاکہ تمہارے عقائد قرآن و سنت کے مطابق نہتہ ہو جائیں اور کوئی بریلوی مولوی اپنے مولوی احمد رضا خان بریلوی کی خود ساختہ شریعت رضا خانی کے مؤذی جرائم سے تمہارے عقائدِ حقہ کے آبِ شیریں کو مکدر نہ کر سکے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عقائد پر مبنی کتاب المہند علی المفہد یعنی عقائد علماء دیوبند اپنے پاس رکھو تاکہ بریلوی مولویوں کے فتنہ و فساد اور شور و غل اور ان کے ہتھکنڈوں سے بچو بی بیج سکو۔ خود بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔

اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

خادم اہلسنت و جماعت علماء دیوبند

ناچیز سعید احمد قادری عفی عنہ

5 جنوری 1988ء

حلو اخوری کا الزام

رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی بریلوی نے فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر حلو اخوری کا الزام لگانے کے لئے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۳ کی بے غبار عبارت کو نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا اور پھر اس بے غبار عبارت سے رضا خانی تعلیمات کے فیضان رضا کا ثبوت پیش کرنے کے لئے حلو اخوری اور پیٹ پرستی کا مکروہ مفہوم بھی کشید کر لیا اب رضا خانی مؤلف کی خیانت پر مبنی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

ایک صاحب نے حضرت گنگوہی سے عرض کیا تھا کہ حضرت دانت بنوا لیجئے فرمایا کیا ہو گا دانت بنوا کر پھر بوٹیاں چبانی پڑیں گی اب تو دانت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رحم آتا ہے نرم نرم حلو ا کھانے کو ملتا ہے۔

(بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۶، طبع دوم)

نوٹ: رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی بریلوی نے مندرجہ بالا حوالہ صفحہ ۳۶ کے علاوہ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۷ پر بھی نقل کیا ہے۔

حضرات گرامی رضا خانی مؤلف نے مندرجہ بالا خیانت سے نقل کردہ عبارت پر رضا خانی سید زوری سے حلو اخوری کی خوب سرخی لگائی اور پھر علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعت کو یوں بھی کہہ دیا کہ ”اسی طرح دیوبندی بھی اپنی حلو اخوری و پیٹ پرستی پر پردہ ڈالنے کے لئے سینوں کو بدنام کرتے ہیں۔“

(بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۶، طبع دوم)

بس یہ حقیقت ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی پر ناراض ہو جائے تو اس کو عقل جیسی عظیم نعمت سے محروم کر دیتے

ہیں کیونکہ پاک و ہند کا ہر خاص و عام اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ حلوا خوری اور پیٹ پرستی رضا خانی فرقہ کا محبوب مشغلہ ہے جو دین اسلام کے ہر مسئلہ میں اپنے پیٹ پرستی کے دھندے کو مقدم سمجھتے ہیں اور یہ بات حقائق کے بالکل عین مطابق ہے کہ رضا خانی جہاد با السیف کے تو قطعاً قریب نہیں جاتے کیونکہ یہ ان کے بس کی بات ہی نہیں بلکہ جہاد علی الطعام کے چلتے پھرتے جرنیل نظر آتے ہیں اور ختم شریف پر ہر طریقہ سے جان قربان کرنے والا یہ رضا خانی ہی ایک ایسا حکمہ ہے کہ جنکا یہ شیوہ ہے جان جاتی ہے تو جائے مگر ختم شریف کا مال یہ ہرگز ہاتھوں سے نہ جانے پائے۔ پیٹ کے جہنم کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ختم شریف کا مال کسی طریقہ سے آئے بس آنا ہی چاہیے اور رضا خانی مؤلف کا فقیہ اعظم قطب الاقطاب محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر حلوا خوری اور پیٹ پرستی کا سراسر سنگین الزام ہے جسکی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ حلوا کی خواہش کرنا یا کھانا حلوا خوری اور پیٹ پرستی ہرگز نہیں بلکہ صحاح ستہ کی کتاب سنن ابن ماجہ میں حدیث موجود ہے ملاحظہ فرمائیے:

عن عائشة (رضی اللہ عنہا) قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۴۶۔ مطبوعہ لاہور)

(ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔

اور اس کے علاوہ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۱۷ پر، ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۳ پر، مظاہر حق اردو جلد تین صفحہ ۴۴۷، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۷۱ پر، ان تمام کتب احادیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز یعنی کہ حلوا اور شہد کو پسند فرماتے تھے اور بعض روایات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل بھی ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرکہ اور روغن زیتون اور شیریں چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔

اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے حلوا کو پسند کرنے کی خواہش کی تو شرعاً کوئی قباحت ہے کہ جس پر رضا خانی مؤلف نے حلوا خوری کا سنگین الزام عائد کر دیا۔ فقیہ اعظم حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فانی اللہ اور فانی الرسول مقام پر فائز تھے یعنی کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو چکے تھے اور کوئی قبیح سنت پر طعن و تشنیع کرے گا وہ اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرنے والا ہے۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ رضا خانی مذہب کے مولوی محمد عمر صاحب اچھروی بریلوی نے اپنی کتاب مقیاس حقیقت صفحہ ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱ پر فضیلت دودھ، فضیلت حلوا و شہد اور فضیلت گوشت اور پراٹھا وغیرہ کے فضائل پر مستقل عنوان قائم کئے ہیں مگر فضیلت جہاد پر پوری کتاب میں کوئی عنوان قائم نہیں فرمایا۔ بس رضا خانی مؤلف اب بتائیں کہ بقول تمہارے حلوا خور وغیرہ کون ثابت ہوا ہے؟

رضا خانی مؤلف توجہ فرمائیں اور حق تعالیٰ کا ارشاد بھی پڑھیں اور پھر اپنی خیانت و بددیانتی پر بھی غور و فکر کر لیں جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ. (پارہ نمبر ۱۲ سورۃ یوسف آیت نمبر ۵۲)

اور رضا خانی مؤلف کو ذرا سمجھ سے کام لینا چاہیے تھا کہ جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہو تو اسی چیز کو علماء دیوبند کے مرشد فقیہ اعظم قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پسند کریں تو اس کا نام رضا خانی مؤلف نے حلوا خوری اور پیٹ پرستی رکھ دیا یہ سراسر رضا خانی مؤلف کی سید زوری ہے۔

قارئین کرام! اب ہم آپ کو حکیم الامتہ مجددین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی اصل اور پوری عبارت پیش کرتے ہیں جسے آپ پڑھ کر بخوبی سمجھ جائیں گے کہ رضا خانی مؤلف نے کس قدر جعل سازی سے علماء اہلسنت دیوبند سے عوام الناس کو متنفر کرنے کے لئے رضا خانی قوانین کے مطابق جو سن گھڑت مفہوم حلوا خوری اور پیٹ پرستی کا پیش کیا ہے جبکہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے

ملفوظات سے ایسا غلط مفہوم یقیناً ثابت نہیں ہوتا۔

حکیم الامتہ مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے ملفوظات کی اصل اور پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے دانت نہ رہے تھے مگر قرآن شریف پڑھنے کے وقت یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے دانت نہیں ہیں احقر جامع نے دریافت کیا کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کیا تھی فرمایا تقریباً اسی (۸۰) سال کی تھی ایک صاحب نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تھا کہ حضرت دانت بنوا لیجئے فرمایا کیا ہوگا دانت بنوا کر پھر بوٹیاں چبانی پڑیں گی اب تو دانت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رجم آتا ہے نرم نرم حلوا کھانے کو ملتا ہے حضرت بڑے ہی ظریف تھے۔

(الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ ج ۲ صفحہ ۲۳ مطبوعہ تھانہ بھون انڈیا)

قارئین محترم: آپ نے ملفوظات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اصل اور پوری بے غبار عبارت قبول تا آخر بخوبی پڑھی ہے اور علماء اہلسنت دیوبند کی مندرجہ بالا عبارت کے کون سے لفظ سے حلوا خوری اور پیٹ پرستی کا مکروہ مفہوم ثابت ہوتا ہے۔ ہرگز ثابت نہیں ہوتا اور یقیناً ثابت نہیں ہوتا یہ سب کچھ رضا خانی مؤلف کا الزام ہی الزام ہے جسکو حقیقت سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں کیونکہ علماء اہلسنت دیوبند کی مندرجہ بالا طویل عبارت کے آخر پر عبارت کا یہ ٹکڑا بھی موجود ہے جو رضا خانی مؤلف کو خوب شرمندہ کر رہا ہے کہ حضرت بڑے ہی ظریف تھے۔ یعنی کہ فقیہ اعظم قطب الاقطاب محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے تو نہ ادا فرمایا اور رضا خانی مؤلف نے بے غبار طویل عبارت سے مکروہ مفہوم کشید کر کے پہلے باندھ لیا حالانکہ رضا خانی مؤلف کی علماء اہلسنت دیوبند پر یہ سراسر زیادتی اور ظلم عظیم ہے جسکا سبق ہم عنقریب اس کو سکھانے والے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رضا خانی مؤلف کو دلائل قاہرہ سے یہ ثابت

کر دکھائیں گے کہ حلوا خوری اور پیٹ پرستی کسے کہتے ہیں اور حلوا خور اور پیٹ پرست کون ہیں اور حلوا خوری کس فرقہ کا علامتی نشان ہے۔ کیونکہ جو رضا خانی فرقہ خود حلوا خوری اور پیٹ پرستی میں ڈوبا ہوا ہے اسکو اپنی حلوا خوری اور پیٹ پرستی کے مرض میں دوسرے بھی مریض نظر آنے لگے۔ رضا خانی مؤلف کو خوف خدا کرنا چاہیے تھا کہ خواہ مخواہ علماء اہلسنت دیوبند پر حلوا خوری اور پیٹ پرستی کا الزام دھر دیا اور یہ سب کچھ رضا خانی مؤلف کا رضا خانی کرشمہ ہے ورنہ علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کے ملفوظات کی عبارت بالکل صاف اور بے غبار ہے کہ جس سے کوئی قابل اعتراض مفہوم ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

لیکن رضا خانی مؤلف کی حالت پر افسوس صد افسوس ہے کہ جس نے نہ تو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کیا کہ جسمیں حلوا اور شہد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہے اور نہ ہی ملفوظات کی عبارت کو نقل کرتے وقت عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا بلکہ رضا خانی مذہب کے رضا خانی تقاضوں کو بخوبی پورا کیا مگر شریعت اسلامیہ کے تقاضوں کو پس پشت ڈال دیا اب ہم رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی بریلوی کے رضا خانی تعصب اور رضا خانی بغض و عناد کا علاج کرنے کے لئے بطور علاج کے اس کے پیشوا اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے چند حوالے بطور نمونہ پیش کرتے ہیں کہ جنہیں پڑھ کر رضا خانی مؤلف اور ہر خاص و عام کو یہ تجزیہ کرنے میں یقیناً آسانی ہوگی کہ حلوا خور کون ہیں۔ اور حلوا خوری کس کا محبوب مشغلہ ہے اور حلوا خوری پر کونسا فرقہ جان کی بازی لگاتا ہے اور حلوا خوری اور پیٹ پرستی کس فرقے کا طرۂ امتیاز ہے وغیرہ وغیرہ اور حلوا خوری اور پیٹ پرستی میں رضا خانی فرقہ اس قدر آگے نکل چکا ہے کہ جسکی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔

رضا خانی مؤلف اب حلوا خوری کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو نصیحت اور سبق مل جائے آپ کو خواہ مخواہ علماء اہلسنت دیوبند کی عزت و عظمت پر کچھڑا اچھال کر بہت کچھ سننا پڑتا ہے اور ذلت آمیز رسوائی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے سوانح نگار رضا خانی

مولوی ظفر الدین رضوی بہاری لکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

اعلیٰ حضرت بریلوی کی حلوا خوری

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک مسلمان ساکن محلہ قردلان حلوہ سوہن فروخت کیا کرتے تھے ان سے حضور (اعلیٰ حضرت بریلوی) نے کچھ حلوہ سوہن خرید فرمایا اور یہ واقعہ پہلی کوٹھی میں قیام کے زمانہ کا ہے میں اور برادرِ قناعت علی شب کے وقت کام کر کے واپس آنے لگے تو حضور نے قناعت علی سے ارشاد فرمایا وہ سامنے تپائی پر کپڑے میں جو بندھا ہوا رکھا ہے اٹھالائے یہ دو پوٹلیاں اٹھا لائے حضور ان کو دونوں ہاتھوں میں لیکر میری طرف بڑھے میں پیچھے ہٹا حضور آگے بڑھے میں اور ہٹا اور آگے بڑھے یہاں تک کہ میں دالان کے گوشہ میں پہنچ گیا حضور نے ایک پوٹلی عطا فرمائی میں نے کہا حضور یہ کیا ارشاد فرمایا حلوہ سوہن ہے میں نے دبی زبان سے نیچی نظر کیے ہوئے عرض کیا حضور بڑی شرم معلوم ہوتی ہے۔ فرمایا شرم کی کیا بات ہے جیسے مصطفیٰ دیے تم سب بچوں کو حصہ دیا گیا آپ دونوں کے لئے بھی میں نے دو حصہ رکھ لیے یہ سنتے ہی برادرِ قناعت علی نے بڑھکر حضور کے ہاتھ سے اپنا حصہ خود لے لیا اور دست بستہ عرض کیا حضور میں نے یہ جسارت اس لئے کی کہ اپنے بزرگوں کے ہاتھوں میں چیز دیکھ کر بچے اسی طرح لے لیا کرتے ہیں حضور نے تبسم فرمایا بعدہ ہم لوگ دست بوسی کر کے مکان چلے آئے حقیقت یہ ہے کہ حضور نے ہم لوگوں کو بہت نوازا اور ہم نابکار کچھ خدمت نہ کر سکے۔

(حیات اعلیٰ حضرت صفحہ ۴۶ ج ۱، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا حیات اعلیٰ حضرت کے حوالے سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مولوی

احمد رضا خان بریلوی نے خود سوہن حلوہ خرید اور دوسروں کو بھی کھلایا۔ یعنی کہ خود بھی حلوہ خور اور دوسروں کو بھی بجائے دین اسلام سکھانے کے حلوہ خور ہی بنادیا۔

اور یہ حقیقت مسلم ہے کہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے مقلدین و تبعین کو طحہ خوری پر مرٹنے کی تعلیم دی ہے اور رضا خانی مولویوں کو کہیں بھی ختم شریف کی خبر مل جائے کسی پھر تو پوری بریلویت آپ کو وہاں طواف کرتی نظر آئے گی کیونکہ اعلیٰ حضرت بریلوی تو دنیا میں تشریف ہی اس لئے لائے تھے کہ اپنے ماننے والوں کو حلوہ کھانے اور حلوہ پر ختم شریف پڑھنے اور مردوں کے نام پر مال اکٹھا کرنے کے تمام کے تمام کرتب سکھادیے جائیں۔

اعلیٰ حضرت بریلوی اور تبعین بریلوی کی طبیعت ہر وقت بیقرار رہتی ہے کہ کہیں نہ کہیں مفت کا مال ہاتھ آجائے تو فیما اگر سعی بسیار کے باوجود حلوہ کھانا وغیرہ مفت نہ مل سکے تو پھر تسکین طبع کے لئے اعلیٰ حضرت بریلوی اور رضا خانی خود ہی خرید لیا کرتے ہیں اور جس فرقہ بریلویہ کا مشن ہی مفت کھانا حلوہ خوری وغیرہ ہو۔ اور تمام کوششوں کی آخری منزل ہی کھانا پینا اور حلوہ خوری ہو تو یہ دین اسلام کی ایسی ہی خدمت کرے گا جیسے اعلیٰ حضرت بریلوی مجدد بدعات نے کی ہے۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی کا ٹھنڈا حلوہ

زمانہ قیام میں علماء عظام مکہ معظمہ نے بکثرت فقیر کی دعوتیں بڑے اہتمام سے کیں ہر دعوت میں علماء کا مجمع ہوتا نہ اکر ات علیہ رہتے۔ شیخ عبدالقادر کردی مولانا شیخ صالح کمال کے شاگرد تھے مسجد الحرام شریف کے احاطے ہی میں ان کا مکان تھا انہوں نے تقریر دعوت سے پہلے باصرار تمام پوچھا کہ تجھے کیا چیز مرغوب ہے ہر چند عذر کیا نہ مانا آخر گزارش کی کہ اٹھلو۔ البارڈ شیرین سرزبان کے یہاں دعوت میں انواع اطعمہ پیے اور جگہ ہوتے تھے ان کے علاوہ ایک عجیب نفیس چیز پائی کہ اس اٹھلو البارڈ کی پوربئی مصداق تھی نہایت شیریں دسر اور خوش ذائقہ۔ ان سے پوچھا کہ اس کا کیا نام ہے کہا رضی اللہ عنہ اور وجہ تسمیہ یہ بتائی کہ جس کے ماں باپ ناراض ہوں یہ پکا کر کھلائے راضی ہو جائیں گے۔

(ملفوظات مولوی احمد رضا خان بریلوی ج ۳ صفحہ ۱۹، ۲۰، مطبوعہ مدینہ پہلی شنگ کہنی کراچی)

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے قول سے معلوم ہوا کہ حلوہ ٹھنڈا آپکی مرغوب غذا تھی ظاہر ہے کہ غذاؤں میں مرغوب غذا آدمی اکثر و بیشتر استعمال کرتا ہے بنا بریں مجدد بدعات اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب حلوہ شریف بھی دیگر اشیاء خوردنی کے ساتھ کثرت اور رغبت سے تناول فرمایا کرتے ہوں گے۔

حلوہ کے بارے میں ارشاد اعلیٰ حضرت بریلوی

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی ارشاد فرماتے ہیں کہ حلوہ پکائیے اور صلحا یعنی نیک لوگوں کو کھلائیے اعلیٰ حضرت بریلوی کے ہاں سے حلوہ شریف ایک مستقل عنوان تھا آپ جس حلوہ کے کھانے کے شیدائی تھے اس حلوہ شریف کی تفصیل کچھ یوں ہے ملاحظہ فرمائیں۔

حلوہ بیزد و بصلحا بخوراند

(حیات اعلیٰ حضرت بریلوی ج ۱ صفحہ ۲۰۲، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

(ترجمہ) حلوہ پکائیے اور صلحاء کو کھلائیے۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ حلوہ غریب مساکین کو کھلایا جائے بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ حلوہ تو ضرور پکایا جائے اور غرباء و مساکین کو نہیں بلکہ صلحاء کو کھلایا جائے کیونکہ حلوہ صلحاء کا حق ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے ارشاد سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ حلوہ شریف کے حقدار صرف صلحاء ہیں ان سے بڑھکر حلوہ شریف کا کون حقدار ہوگا۔ غرباء اور مساکین لوگوں کی مجال کیا کہ ایسے حلوہ شریف کو چکھ بھی سکیں یہ صرف صلحاء کا حق ہے۔ اور جب حلوہ شریف صلحاء نے ہی کھانا ہے غرباء و مساکین نے ہرگز نہیں کھانا تو ظاہر ہے کوئی حلوہ شریف کے خرچ میں کمی نہیں کرے گا بقول اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے حلوہ شریف کے مصارف میں تخفیف کی نیت نہ ہو بلکہ دل کھول کر حلوہ شریف کے پکانے پر خرچ کیا جائے۔ اب بقول اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے حلوہ شریف پکانے کا نسخہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

اونہیں کا بیان ہے کہ ایک صاحب نے کسی مراد کے لئے حضور کے فرمانے پر حضور پر نور سیدنا غوث پاک حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا توشہ شریف مانا تھا جس کا نسخہ یہ ہے:

توشہ حضور برائے قضاء حاجات و نیل مرادات بہدف ست باید کہ این توشہ اگر توفیق رفیق باشد پیش از حصول مقصود ادا نماید۔ میدہ گندم ۵ مار۔ شکر تری ۵ مار۔ روغن زرد ۱ مار۔ مغز بادام ۱ مار۔ پستہ ۱ مار۔ کشمش ۱ مار۔ ناریل ۱ مار۔ قرنفل ۱ مار۔ دارچینی ۱ مار۔ الائچی خورد ۱ مار۔ این ہر سہ بیچ چھٹا تک ہر ہمہ را یکجا کردہ حلوا پزد و بصلحاء بخوراند اصل نسخہ ہمیں قد رست و در کم و بیش نمودن این توشہ مختارست بقدر میسر بعمل آرد۔ (الفوز بالمال فی الاوقات والاعمال)

مذکورہ بالا نسخہ کی نسبت حضور (اعلیٰ حضرت بریلوی) نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس میں قرنفل اور دارچینی ہے فی زمانہ لوگ کھانے میں تکلیف کرتے ہیں لہذا اون کے بدلے چر دنجی کیوڑا وغیرہ شامل کر دیں مصارف میں تخفیف کی نیت نہ ہو۔ ہاں خوش ذائقہ کرنے کے لئے اضافہ ہو جائے تو حرج نہیں راقم الحروف اور اس کے احباب کے یہاں نسخہ مندرجہ ذیل مروج ہے: سو جی ۵ مار۔ شکر ۱۰ مار۔ روغن زرد ۵ مار۔ ناریل ۱ مار۔ کشمش ۱ مار۔ پستہ ۱ مار۔ مغز بادام ۱ مار۔ الائچی سفید ۶ چھٹا تک چر دنجی ۱ مار۔ زعفران ۲ ماش۔ کیوڑا نصف بوتل۔

خیر آمد بسر مطلب: کہ جب ان کی مراد حاصل ہوئی تو وہ توشہ تیار کرا کے آستانہ عالیہ میں

پر حضور سے فاتحہ دلانے کے لئے آئے لہذا ایک کمرہ میں فرش بچھایا گیا حضور نے فرمایا سب حضرات وضو فرمائیں اور خود بھی تجدد وضو فرمایا حلوہ کا دیگچہ سامنے رکھا گیا حضور بغداد مقدس کی جانب کہ سمت قبلہ سے ۱۸ درجہ شمال کو ہے رخ کر کے کھڑے ہوئے اور حاضرین سے فرمایا سب صاحب بسم اللہ شریف کے

بعد سات بار درود غوثیہ: اللھم صل علی سیدنا محمد معدن الجود والکرم والہ وبارک وسلم۔ ایک بار الحمد شریف، ایک بار آیہ الکرسی شریف، اور سات بار قل هو اللہ شریف، پھر تین بار درود غوثیہ شریف

پڑھ کر سرکار بغداد کی نذر کریں۔

الغرض بعد فاتحہ جنھوں نے توشہ کیا تھا دسترخوان بچھایا اس پر کچھ اشعار جا بجا لکھے تھے جسے حضور نے اٹھوا دیا اور سادہ دسترخوان منگوا کر بچھوایا اور فرمایا تحریر پر کوئی شے نہ رکھنا چاہیے دسترخوان پر ظروف طعام کے علاوہ کھانا اوتارنے والے بے تکلف چلتے پھرتے ہیں انھیں مطلق احساس نہیں ہوتا کہ ہمارا قدم کہاں پڑتا ہے اس کے بعد ہر ایک کے سامنے تشریوں میں حلوہ رکھا گیا اور سب نے بسم اللہ شریف پڑھ کر کھانا شروع کیا جب سب لوگ کھا چکے فرمایا ابھی ہاتھ نہ دھوئے جائیں بلکہ صف بستہ رو بہ عراق ہو کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیے حاضرین صفیٰ درست کرنے لگے فرمایا جس قدر سادات کرام ہیں وہ صف اول میں سب سے آگے رہیں گے۔ یہاں تک کہ خود بھی پیچھے کھڑے ہوئے۔ بعدہ فرمایا سلجی میں سب لوگ با احتیاط ہاتھ دھوئیں اور مستعمل پانی محفوظ جگہ پر ڈلوادیا جائے اور کلی کرنے کی جگہ تھوڑا تھوڑا پانی سب لوگ پی لیں اس کے بعد دعا کی گئی۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ صفحہ ۲۰۲-۲۰۳، مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

رضا خانی مؤلف خدا را سوچو تو کسی کہ تم رضا خانی تعلیمات کی رو سے کس خوشی میں فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو حلوہ خور کہہ رہے تھے آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی تو حلوہ شریف پکانے کا قیمتی نسخہ بھی بڑے ادب و احترام سے ارشاد فرما رہے ہیں بتاؤ تو کسی حلوہ خور کون ہوا؟

حضرات گرامی اعلیٰ حضرت بریلوی کے اقوال و ارشادات سے خود ہی اندازہ فرمائیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کس قدر حلوہ شریف کے شیدائی تھے چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی کا حلوہ کے بارے میں مزید شوق ملاحظہ فرمائیں:

جیسے زردہ یا حلوا؟

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی سے کسی نے سوال کیا کہ گیارہویں شریف کس چیز پر دینی

افضل ہے۔ چاول یا حلوا وغیرہ تو اعلیٰ حضرت بریلوی اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ گیارہویں شریف کس چیز پر دینی افضل ہے۔ چاول یا حلوا وغیرہ۔ اور کن کن لوگوں میں بانٹنی چاہیے آپ بھی تبرک چکھنا چاہیے یا نہیں۔ اور کسی پیر صاحب یا سید صاحب کو انہیں سے حصہ دینا چاہیے یا نہیں۔ ایک مسجد میں چند ایک اصحاب مل کر گیارہویں پکاتے ہیں تو کیا وہ گیارہویں شریف پکی ہوئی مسجد کے نمازیوں میں بانٹنی چاہیے یا نہیں بینوا تو جروا۔

الجواب

نیاز کا ایسے کھانے پر ہونا بہتر ہے جس کا کوئی حصہ پھینکا نہ جائے۔ جیسے زردہ یا حلوا یا خشک پلاؤ جسمیں سے ہڈیاں علیحدہ کر لی گئی ہوں بانٹنے کا اختیار ہے جس سنی مسلمان کو چاہے دے اگر چہ غنی ہو اگر چہ سید ہو۔ اور خود بھی تبرک کھاوے تو حرج نہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ نیاز کا کھانا تبرک ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر شرعی منت مانی ہو تو اوسمیں سے نہ خود کھا سکتا ہے نہ کسی غنی یا سید کو دے سکتا ہے وہ غیر ہاشمی فقراء مسلمین کا حق ہے۔ اور بد مذہبوں خصوصاً وہابیوں رافضیوں کو دینا جائز نہیں۔ چندے والے جس نیت سے پکائیں اوس میں صرف کریں۔ اگر خاص نمازیوں کیلئے پکائی ہے تو صرف انہیں کو دیں۔ اور سب کے لئے تو سب کو۔ ہاں کافر کو دینا جائز نہیں جیسے بھنگی۔ چمار۔ وہابی۔ رافضی۔ قادیانی۔ ہاں جسکی بد مذہبی حد کفر تک نہ پہنچے جیسے تفضیلیہ او سے دینے میں حرج نہیں۔ اور سنی کو دینا افضل۔ حدیث میں ہے لایاکل طعامک الا اتقی۔ تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ (رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم باسانید صحیحہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴ صفحہ ۲۲۶۔ مطبوعہ مکتبہ علویہ رضویہ ڈبکوت روڈ فیصل آباد)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا فتویٰ میں بھی جناب اعلیٰ حضرت بریلوی نے زردہ کے ساتھ حلوا کی بھی مزید تاکید فرمادی تاکہ کوئی ہمارے عظیم مقصد کو بھول نہ جائے اور حلوا جیسی مرغوب غذا سے کہیں محروم نہ

رہ جائے۔

المیزان امام احمد رضا نمبر میں اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کا ارشاد موجود ہے اسے بھی ملاحظہ فرمائیں:

ختم شریف میں وقفہ نہ کیا جائے

فاتحہ میں طویل وقفہ نہ کیا جائے غذا مرغن ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(المیزان امام احمد رضا نمبر صفحہ ۳۶۳ مطبوعہ انڈیا)

قارئین محترم: ختم شریف میں مرغن غذا اور غیر مرغن غذا کا فرق یہ رضا خانی مذہب کا فلسفہ ہی نظر آتا ہے یعنی کہ ختم شریف کے کھانے مرغن پکائے جائیں تو تائاً خیر جائز ہے اور اگر مرغن کھانے نہ ہوں تو پھر تائاً خیر نہ کریں بس یہ عجیب رضا خانی فقہ ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ جہاں کھانے مرغن ہوں اور ختم شریف میں پھل فروٹ اور کھانے کی اشیاء زیادہ ہوں تو وہاں بریلوی رضا خانی مولوی ختم شریف پڑھنے میں زیادہ وقت خرچ کرتے ہیں اور مزے کی بات تو یہ ہے کہ ایسا ختم شریف بریلوی مولوی جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں جہاں مختصر اشیاء ہوں وہاں پر مختصر سا ختم شریف پڑھکر اہل خانہ کو فارغ کر دیتے ہیں یہ رضا خانی بریلوی مولویوں کا اپنا ذوق اور طریقہ کار ہے جس کا شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

اب آخر پر اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے مقلد مولوی احمد یار خان نعیمی گجراتی بریلوی کی نفیس تحقیق حلوہ شریف کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں۔ مولوی گجراتی صاحب رضا خانی تحقیق کے مطابق حلوہ شریف کی فضیلت کو ثابت کرنے کے لئے قرآنی آیت کا یوں جعلی سہارا لیا ہے۔ لہذا قرآن پاک کی آیت کریمہ سے شب برات کے حلوہ کا ثبوت پیش کرنا یہ رضا خانی مذہب کا ہی فیضان ہے۔

شب برات کا حلوہ اور قرآنی ایت کا جعلی سہارا

رب فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ ﴿۱۶۷﴾ شب برات کا حلوہ اور میت کی فاتحہ اس کھانے پر کرنا جو میت کو مرغوب تھی اسی سے مستبط ہے۔

(تفسیر نور العرفان صفحہ ۵۱ طبع اول مطبوعہ گجرات پاکستان)

قارئین کرام! اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے پیروکار نے کس قدر ستم ظریفی سے کام لیا ہے کہ قرآن پاک کی آیت کریمہ کے شان نزول سے شب برات کے حلوہ شریف کا ثبوت کشید کیا ہے جبکہ رضا خانی مولوی احمد یار گجراتی نعیمی بریلوی کا یہ فعل یقیناً قابل نفرت ہے کیونکہ مندرجہ بالا آیت کریمہ کا شان نزول کچھ اور ہے جسکو حضرت امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تفسیر ابن کثیر میں بایں الفاظ نقل کیا ہے جسے آپ ملاحظہ فرمائیں:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ، وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ.

(پارہ ۴ سورہ آل عمران آیت نمبر ۹۲)

(ترجمہ) جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے تم جو خرچ کرو اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے۔

حضرت عمرو بن مسمونؓ کہتے ہیں کہ ہر (نیکی بھلائی) سے یہاں جنت مراد ہے یعنی جہنم تم اپنی پسندیدہ چیز کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز جنت میں داخل نہ ہو گے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمام انصار میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ مالدار تھے۔ وہ اپنے تمام مال اور جائیداد میں۔ پیرھا۔ نامی باغ کو جو مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ سب سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اکثر اس باغ میں جایا کرتے تھے اور اس کے کنویں کا عمدہ میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔

جب یہ متذکرہ بالا آیت نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! خداوند تعالیٰ اس طرح اور اس طرح فرماتا ہے اور میرا سب سے زیادہ عزیز مال یہی ”بیرھا“ (نای باغ) ہے لہذا میں اس کو اس امید میں کہ جو بھلائی خداوند تعالیٰ کے پاس ہے وہی میرے لئے جمع رہے، خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ لہذا آپ کو اختیار ہے جس طرح مناسب سمجھیں اس کو تقسیم کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر فرمانے لگے کہ، یہ تیرا فیصلہ بہت اچھا ہے۔ یہ بہت ہی فائدہ مند مال ہے اس سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ پھر فرمایا میری رائے یہ ہے کہ تم اس باغ کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ بہت اچھا، اور پھر اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (مسند احمد بخاری و مسلم)

بخاری و مسلم میں آیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا سب سے زیادہ عزیز اور بہتر مال وہ ہے جو خیبر میں میری زمین کا ایک حصہ ہے (میں اس کو راہ خدا میں صدقہ کرنا چاہتا ہوں) فرمائیے کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اصل (زمین) کو اپنے قبضہ میں رکھو اور اس کی پیداوار پھل وغیرہ خدا کی راہ میں وقف کر دو“۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میں تلاوت کے دوران میں اس مذکورہ بالا آیت پر پہنچا تو میں اپنے تمام مال و جائیداد کو تصور میں لایا، لیکن مجھے اپنی رومی کنیز سے زیادہ کوئی چیز محبوب تر نظر نہ آئی۔ لہذا میں نے اسی کو خدا تعالیٰ کی راہ میں آزاد کر دیا (میرے دل میں اسکی اتنی محبت ہے کہ) اگر میں خدا کی راہ میں دی ہوئی کسی چیز کو واپس لے سکتا تو اس کنیز سے تو ضرور ہی نکاح کر لیتا۔

(مسند بزار منقول از تفسیر ابن کثیر جلد اول)

حضرات گرامی! یہ ہیں رضا خانی بریلوی کہ جنہوں نے اپنی من مانی اور سینہ زوری سے حلو اشریف

کا مفہوم کشید کیا جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مندرجہ بالا آیت کریمہ سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا قیمتی مال قربان کر رہے ہیں اور رضا خانی بریلوی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے خلاف حلوا شریف قربان کرنے کا جذبہ اختیار کیئے ہوئے ہیں۔ یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال قربان کرنے کا جذبہ ہرگز نصیب نہیں بلکہ حلوا شریف قربان کرنے کا جذبہ ضرور ہے۔ جیسا کہ آپ نے حلوا شریف کے بارے میں اعلیٰ حضرت بریلوی کے جذبات بھی ملاحظہ فرمائے۔

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ختم شریف کی

نذر و نیاز حاصل کرنے کا عظیم کارنامہ

رضا خانی مؤلف نے خواہ مخواہ علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعت کو حلوہ خور اور پیٹ پرست کہہ دیا جبکہ حلوہ خوری اور پیٹ پرستی کے نسخے تو اعلیٰ حضرت بریلوی سرکار تفصیل سے خود ارشاد فرما چکے ہیں جسے آپ حضرات نے بخوبی پڑھا کہ ختم شریف گیارہویں شریف کا۔ یا ختم شریف عرس شریف کا ہو۔ یا ختم شریف تیجہ دن کا ہو۔ یا ختم شریف دسویں دن کا ہو۔ یا ختم شریف چالیسویں دن کا ہو۔ یا ختم شریف ششماہی کا ہو۔ یا ختم شریف سالانہ ہو۔ ان تمام تر ختمات شریف میں رضا خانی بریلوی مولوی ہی اپنے پیٹ کی آگ سرد کرنے کے لئے میت کے مال کو اور یتیم بچوں کے مال کو ہڑپ کرنے کے لئے طویل ترین ختم شریف پڑھتے ہیں اور میت کے فضائل اور میت کا مال ہضم کرنے کے لئے جعلی اور بے سند من گھڑت واقعات بیان کر کے عوام الناس کے جذبات سے کھلتے ہیں اور ایسی ختمات شریف کی محافل میں بریلوی مولویوں کا شامل ہونا بطور کاروبار ہوتا ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ تعلیمات اعلیٰ حضرت بریلوی ہیں کہ نذر و نیاز یعنی کہ ختم شریف کی نذر و نیاز منھائی وغیرہ ہرگز نہ چھوڑیں چاہے جتنی مشقت اور محنت کیوں نہ کرنی پڑے۔ حتیٰ کہ ختم شریف کی نذر و نیاز لینے کے لئے ذلت آمیز رسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑے تب بھی

برداشت کریں۔ مگر ختم شریف کی نذر و نیاز مت چھوڑیں اس بات کا ثبوت خود اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی سے ملتا ہے جسے آپ ملاحظہ فرمائیں چنانچہ مولوی احمد رضا خان بریلوی ختم شریف کی نذر و نیاز حاصل کرنے کے لئے اپنا ایک مجاہدہ اور کارنامہ یوں بیان کرتے ہیں کہ:

غرمحرم شریف ۱۳۳۶ھ پنجشنبہ کو خواب میں چار سوڑے نے مجھ پر حملہ کیا مگر بفضلہ تعالیٰ کارگر نہ ہوئے اور اس خاکسار نے تین سوڑے کو ایک مکان میں قید کر دیا اور ایک اس کی ماں باقی رہ گئی اس نے میرے مارنے کا قصد کیا آخر کارگر نہ ہوئی۔ یہ مسکین ایک مسجد میں داخل ہوا وہاں جماعت سے عصر کی نماز پڑھی بعد نماز ایک مولانا صاحب قرآن شریف پڑھتے تھے ان کے ساتھ یہ خاکسار دلائل کی منزل یوم النہیس پڑھنے لگا اور وہ دعاء اللہم انی اسئلك العفو والعافۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ۔ دیگر اللہم استرنا عیونک الجمیل۔ یہ ہر ایک دعا تین تین بار پڑھی بعد ختم منزل قیام میں کھڑا ہو کر ہماری شفاعت کے کرنے والے جناب پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا شروع کیا کچھ بارش بڑے زور سے برسا شروع ہوئی بعد ختم سلام کے مسجد سے باہر آیا تو میرے والد صاحب زاد عمرہ کی ملاقات ہوئی آپ فرمانے لگے فرزند نیاز ختم دلائل تیار ہے فاتحہ پڑھ کے کھالو میں دوڑا تو میرا پاؤں پھسلا اور زانو کے بل ہو گیا کچھ زانو میں لگی آخر کھڑا ہو گیا نیاز کھائی شیریں تھی۔ بعد طعام کے مغرب کی نماز پڑھی۔ یہ خواب عبدالمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و سگ دربار جیلانی قدس سرہ العزیز و غلامان غلام العلماء نے دیکھی اور بیدار ہوا اس کی تعبیر آپ بیان فرمائیں۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ ۲۰۱۔ طبع کراچی)

حضرات گرامی! آپ نے پڑھ لیا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی بیچارے پیٹ پرستی کے چکر میں ختم شریف کی نذر و نیاز کو ہضم کرنے کے لئے کتنے بیقرار ہو کر کچھڑ میں گر پڑتے ہیں بالآخر ختم شریف کی نذر و نیاز کو پا ہی لیتے ہیں غالب گمان یہی نظر آتا ہے کچھڑ کو ختم شریف کا حلوہ شریف سمجھ کر گھٹنوں کے بل ہو کر کھانے لگے ہوں گے اور جب اسکو بد مزہ پایا تو کچھڑ سمجھ کر پھر حلوہ شریف کی نذر و نیاز حاصل کرنے کے

لئے خوب دوڑنے لگے۔ سبحان اللہ اعلیٰ حضرت ہو تو ایسا ہونا چاہیے جو کھانے پینے کے طریقوں کی تجدید کرے اور اعلیٰ حضرت بریلوی کا ختم شریف کی نذر و نیاز حاصل کرنے کا ایک انوکھا کارنامہ اور عظیم مجاہدہ ہے جسے عوام الناس اور خاص کر رضا خانی بریلوی حضرات رہتی دنیا تک یاد رکھیں گے۔

اب رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں اور سمجھیں اور قبر و حشر کا نقشہ سامنے رکھ کر خود فیصلہ فرمائیں کہ حلوہ خور اور پیٹ پرست کون ہیں یقیناً تمہیں ماننا پڑے گا کہ حلوہ خوری اور پیٹ پرستی اور دنیا کا مال کمانے اور میت کا مال ہڑپ کرنے اور یتیموں کا مال اڑانے اور ختمات شریف کو ذریعہ کاروبار اور ذریعہ آمدنی بنانے کے تمام تر کرب اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے مقلدین و تبعین کو خود عمل کر کے سکھائے ہیں جن پر تمام رضا خانی امت عمل پیرا ہے اور رضا خانی امت کو اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات کی روشنی میں جو خلاف شرع لت پڑ چکی ہے وہ مرتے دم تک ہرگز نہ جائے گی اور تمام تر خلاف شرع خرافات رضا خانی امت کا معمول بن چکی ہیں۔

اللهم احفظنا من شر المبتدعین۔

رضا خانی مؤلف کی محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث سہارنپوری

رحمۃ اللہ علیہ پر الزام تراشی

رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی نے علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعہم کی کتاب تذکرۃ المشید کی طویل ترین بے غبار اور بے داغ عبارت اور المہند علی المہند یعنی عقائد علماء دیوبند سے من گھڑت مفہوم یوں پیش کیا ہے کہ،

شریعت اور ہے اور دیوبندی مذہب اور۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۶ طبع دوم)

رضا خانی مؤلف نے جب ہی کوئی حوالہ علماء اہلسنت دیوبند کا پیش کیا ہے تو خیانت کا دامن ہرگز ہاتھ

سے نہ جانے دیا اب رضا خانی مؤلف کی خیانت پر مبنی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

رضا خانی مؤلف کی تذکرۃ الرشید کی طویل ترین عبارت میں خیانت

سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷ طبع دوم)

قارئین کرام! رضا خانی مؤلف نے مندرجہ بالا خیانت فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرۃ الرشید جلد دوم کی عبارت میں کی ہے۔ جبکہ تذکرۃ الرشید کی طویل ترین عبارت تقریباً چار صفحات پر مشتمل تھی۔ اور اعلیٰ حضرت بریلوی کے مقلد نے اپنے رضا خانی مذہب کے ارکان خمسہ کو مد نظر رکھتے ہوئے محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرۃ الرشید کی طویل ترین عبارت کو اول و آخر سے چھوڑ دیا اور درمیان سے صرف ڈیڑھ سطر کو نقل کر کے اس ادھوری عبارت پر مکروہ تبصرہ یوں کر ڈالا کہ،

”دیوبندی شریعت ہی علیحدہ ہوئی۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ کوئی نیا مذہب ہے جو کہ انگریزی سرکار اور ہندو و شیعہ کی باہمی آمیزش سے ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ اب جو مذہب مولوی رشید احمد، مولوی خلیل احمد صاحب وغیرہ جماعت دیوبند کا ہے۔“ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷ طبع دوم)

حضرات گرامی! رضا خانی مؤلف کے پیش کردہ قانون کے مطابق اور رضا خانی مذہب کے

مطابق ہم بھی ویسا ہی تبصرہ کرنے کا یقیناً حق رکھتے ہیں اور آپ نے رضا خانی مؤلف کی خیانت سے نقل کردہ تقریباً ڈیڑھ سطر ملاحظہ فرمائی اب آپ علماء اہلسنت و دیوبند کے پیشوا فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرۃ الرشید کی طویل ترین عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

تذکرۃ الرشید کی طویل ترین اصل اور پوری عبارت

آج جبکہ آپ کو دنیا سے اٹھنے ہوئے دو سال ہوئے اگر مخلوق جمع ہو کر پوری ہمت خرچ کرے اور یادداشت کو پوری طرح کام میں لا کر مہینوں بھی سوچے تو انشاء اللہ ایک واقعہ بھی ایسا نہ نکال سکیں جس میں آپ کی نماز کا قضا ہو جانا یا جماعت سے کاہلی دستی یا کسی شرعی مسلم پسندیدہ امر سے ذرہ برابر بے رغبتی یا غفلت آپ کی ثابت ہوتی ہو۔ دیوبند کے جلسہ دستار بندی میں جناب آپ تشریف لائے ہیں تو غالباً عمر کی نماز میں ایک دن ایسا اتفاق پیش آیا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب نماز پڑھا نیکو مصلے پر جا کھڑے ہوئے مخلوق کے اثر دہام اور مصافحہ کی کثرت کے باعث باوجود غلبت کے جسوقت آپ جماعت میں شریک ہوئے ہیں تو قرأت شروع ہو گئی تھی۔ سلام پھیرنے کے بعد دیکھا گیا تو آپ اوداس اور چہرہ پر اضطحال برس رہا تھا اور آپ رنج کے ساتھ یہ الفاظ فرما رہے تھے کہ۔ افسوس بائیس برس کے بعد آج تک میرا ولی فوت ہو گئی۔

حق تعالیٰ کے چہیتے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مرحومہ امت میں جن خوش نصیب اور پاک طینت حضرات کو مرتبہ قرب و ولایت کیساتھ نوازا گیا اور سچے ایمان کی حلاوت اور اطمینان کیساتھ یقین و اذعان کی روشنی جنکے قلوب میں ڈالی گئی ہے ان میں حضرت امام ربانی قدس سرہ کے دل فیض منزل کو ایک خاص خصوصیت کیساتھ یہ اندرونی لذت عطا ہوئی تھی جسکا ثمرہ یہ تھا کہ زمانہ کے صاحب نسبت مشائخ اور اہل دل مجاز طریقت اولیاء اللہ کے آپ سردار تھے عالم کے ہادی اور راہبر نابین رسول گروہ کی سیادت آپ کے حوالہ کی گئی تھی۔ علماء عصر کا آپ کو سردار اور امیر الخیش بنایا گیا تھا پیشوایان خلق کا امام و پیشوا اور مصلحان قوم و ملت جماعت کا مصلح اور حاکم آپ کو گردانا گیا تھا۔ مقبولان بارگاہ صمدیت کی پاکباز جماعت تختہ عالم پر سدا بہار گلاب اور مہکائیوالی پھول کا کام دیتے تھے۔ اور حضرت امام ربانی قدس سرہ کی ذات مقدس بمنزلہ عطر گلاب بلکہ روح بنی ہوئی عالم کو مہکار ہی تھی۔ احتمال خطا اور امکان ذلت کے درجہ میں آپ یقیناً بشر تھے

مگر ہادی و راہبر عالم ہونے کی حیثیت سے چونکہ آپ اس بے لوث مسند پر بٹھائے گئے تھے جو بطحائے پیغمبری میراث ہے اسلئے آپ کے قدم قدم پر حق تعالیٰ کی جانب سے نگرانی و نگہبانی ہوتی تھی۔ آپ اولیاء اللہ کے اس اعلیٰ طبقہ میں رکن اعظم ہنکر داخل ہوئے تھے جنکے اقوال و افعال اور قلب و جوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے۔ اور جنکی زبان اور اعضاء بدن کو تائید و توفیق خداوندی نے مخلوق کو گمراہی سے بچانیکے لئے اپنی تربیت و کفالت میں لے رکھا ہے آپ نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے لکھا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر؛ اوکا قال ظاہرین علماء جن مسائل میں دلائل و شواہد کے پابند ہو کر اختلافی جھگڑوں میں پڑتے۔ اور حق و باطل میں امتیاز کامل نہ ہو سکنے کی وجہ سے تذبذب و تحیر کے بیابان میں سرگرداں پہرا کرتے تھے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ مشکوٰۃ نبوت نے سلگائی ہوئی مشعل قلبی کے نور کی بدولت واقعی حق جانب بیان فرماتے اور شق صحیح معین فرما کر بلا استشہاد فیصلہ کر دیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے فتاویٰ میں فقہی استشہاد و روایات بہت ہی کم نظر سے گذریں گی اور حقیقت میں امر حق ذیل کا تابع بھی نہیں ہے بلکہ دلیل امر حق کی محکوم اور علامت مظہرہ کے قائم مقام ہے۔

حضرت امام ربانی کا علوم مرتبت اور قرب منزلت کا پورا پتہ لگانا کوئی آسان بات نہیں اور نہ اسکی حاجت ہے ہاں اتنی بات ظاہر اور سب کے نزدیک مسلم ہے کہ مرتبہ ولایت میں خاص نسبت عبدیت یعنی اتباع نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں انہماک و فنائیت جو آپ کو حاصل ہوئی تھی آپ کے زمانہ میں دوسرے کو عطا نہ ہوئی تھی آپ اپنے زمانہ کے تمام خاصان خدا کے خلاصہ اور مقبولان بارگاہ احدیت کے لب لباب اور مرحومین کی جماعت کے منتخب صدر انجمن تھے جس درجہ کی استقامت و پختگی یعنی دین کے بارہ میں جماد اور ثابت قدمی آپ کو عطا ہوئی تھی اسکی نظیر اہل عصر کو نظر نہیں آئی موافق ہو یا مخالف اور دوست ہو یا دشمن چاروں اچار بادل خواستہ یا ناخواستہ اس بات کا ضرور مقرر ہے اور ہوگا کہ حضرت امام ربانی اس سیدھی

اور صاف بیٹا پر چلتے چلتے جان دیکے جسکو شریعت اور سنت کہا جاتا ہے۔ مانا کہ مخالفین نے جن باتوں کو بدعت حسنہ کہا اُنکو حضرت امام ربانی نے بدعت سیدہ قرار دیا اور نافرو متفرر ہے لیکن جس مضمون کا سنت اور فعل رسول یا فعل صحابہ ہونا مخالف کو بھی تسلیم ہے اُسکے التزام و اہتمام اور پابندی و انصرام کا معترضین کو بھی اس درجہ اعتراف ہے کہ امام ربانی کا یگانہ روزگار ہونا اظہر من الشمس ہے۔ یہ بے نظیر استقامت اور لاثانی پختگی آخر کیوں تھی اور کہاں سے آئی تھی اگر اسکا حاصل کرنا سہل تھا تو معترضین نے اعتراض سے قبل یا بعد حاصل کیوں نہ کر لی؟ خدا شاہد ہے و کفی بہ شہیدا۔ یہی وہ کمال اصلی ہے جس میں کسی غیر کا سا جہا نہیں اور یہی وہ بڑی کرامت ہے جسکا صدور دوسروں سے عادۃً ممکن نہیں۔ یہی ہے وہ ثمرۂ عہدیت جو لا شریک معبود کی راہ میں جان کھپائے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور یہی ہے وہ خاص الخاص شاہنشاہی عطیہ جو زمانہ میں منتخب زمانہ لاڈلے محبوب کے سوا دوسرے کو نہیں دیا جاتا ہے۔ اسی جوہر کے حامل و قدر دان جوہری کو ارشاد خلق کا تاج اوڑھا کر مسند نیابت النبوت کا صدر نشین بنا کر قطب الارشاد کے نام سے مشہور کرایا جاتا اور پیغمبر آخر الزمان کے وصال کے بعد ہر صدی میں اہل زمانہ کو نمونہ دکھائیے لئے دنیا میں بھیجا جاتا ہے تاکہ نئی اخلاقی تہذیب اور حقیقی آقا کی پسندیدہ جسمانی و روحانی اصلاح کو مخلوق عملی حالت میں دیکھ لے اور قیامت کیدن شاہنشاہی بیٹھی پر باز پرس کے وقت ہونسنے کا لا طایل عذر پیش نہ کر سکے ان حضرات کے۔ حجۃ اللہ فی الارض۔ ہونیکے یہی معنی ہیں۔ اور آیۃ من آیات اللہ ہو نیکا یہی مطلب ہے۔ اللہم اجعلنا من احزابہ و ولفقنا لاتباعہ و امتثال اوامرہ۔

صناع لم یزل نے جس طرح اپنی مخلوق کی صورتیں جدا جدا پیدا فرمائی ہیں اسی طرح سیرتیں الگ الگ بنائی ہیں۔ سیرت کے اختلاف کا یہ نتیجہ ہوا کہ جب کوئی نعمت خدا کی طرف سے نازل ہوئی تو بعض لوگوں نے شکر گزاری کیساتھ اُسکو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ سر پر رکھا آنکھوں سے لگایا۔ اور عبد شکور بن کر منعم حقیقی کے محبوب قرار پائے دوسروں نے اُسکو بہ نگاہ حقارت دیکھا اور کفران کی بدولت اُس نعمت کو رد کیا خود مردود

بارگاہِ دوسے اور خسر الدنیا والآخرۃ۔ کے مصداق بنے۔ نئی بادشاہ عام ضیافت کا اعلان مشتہر کر کے جو وقت اپنا وسیع دسترخوان بچھا دیتا ہے تو بہتیرے اسکی لذیذ غذاؤں سے متمتع ہوتے ہیں اور بہتیرے عیب چینی کے لشکرات میں جتا اور قح جوئی کی مصیبت میں گرفتار ہو کر انتحار سے محروم رہتے ہیں یہی حال ہر زمانہ میں آسمانی خوان کے متعلق ظلم و جہول انسان کا رہا ہے کہ لوح محفوظ کی کتابت کے ہاتھوں مجبور ہو کر بھلا یا بُرا جو حصہ بھی انکی قابلیت یا نااہلی کے متعلق ازلی علم نے انکے لئے مقدر و مقرر کر دیا تھا اسکو لیا اور مستفیع یا محروم بنے چنانچہ جس مبارک زمانہ میں خلاصہ عالم و عالیاں سردارِ دو جہان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناف ارض یعنی بلدۃ الحرام مکہ معظمہ میں ہرجن و بشر کے لئے مجسم نمونہ تہذیب و اصلاح بکر شریف لائے تو سیدنا ابوبکر و مریجے خوش نصیب حضرات کی سعادت کے مقابلہ میں ابوجہل و ابولہب جیسوں کی شقاوت و بد نصیبی اور محرومی قسمت و شومی طالع ایسی تھی جنہوں نے اس نعمت خداوندی کی شکر گزاری کا جو کچھ قابلِ حسرت و افسوس حصہ لیا اسکو کوئی مسلمان قیامت تک نہیں بھول سکتا۔ آپ کا برقرار مجزہ جسکا نام قرآن ہے وہ آسمانی نعمتوں کا بھرپور خوان ہے جسکی غذاؤں سے سیر ہوئی ہر کہ دمہ اور شریف و وضع کو اجازت دیکھی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ شاہنشاہی فرمان کسی خوش نصیب عالم باعمل مسلمان کیلئے حجتہ لہ۔ ہے اور کسی بد نصیب بد عمل عاصی کیلئے حجتہ علیہ۔ پس امام ربانی قدس سرہ کی سوانح شریفہ میں اس تاسف کا کوئی محل و موقع ہی نہیں کہ افسوس بعض ناقد ردانوں نے اس در شہوار کی قدر کیوں نہ پہچانی اور خدائی ہدایت کے مجسم عملی نمونہ کی تقلید و اتباع کے بجائے لوگوں نے کفران و طعن اور اعتراض و مخالف کا کیوں حصہ لیا؟

جب اپنے نصیب مقدر سے زیادہ یا خلاف حصہ لینا کسی تنفس کی طاقت ہی میں نہیں ہے۔ حجتہ اللہ علی الارض۔ کے متعلق جن حرمان نصیب مسلمانوں کا حصہ عیب جوئی و تشنیع کی کوفت لکھا ہوا۔ وہ اپنے حصہ کے حاصل کرنے سے کیونکر باز رہ سکتے ہیں علاوہ ازیں یہ بھی تو بطحای پیغمبر کی وہ سنت اضطراری ہے جسکا پایا جانا مجدد و وقت نائب پیغمبر کی پائیدار سوانح میں لازمی تھا وذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء واللہ

ذوالفضل العظیم۔

ہاں جن خوش قسمت طالب رشد و ہدایت اصحاب کو خدائی فرستادہ نمونہ کی بقدر نصیب موافقت کا
تام یا ناقص عطا ہوا۔

وہ شکر ادا کریں کہ آسمانی نعمت کا نزول پہلا احسان ہے۔ اور اُس سے مستفیع ہونے کی توفیق حق تعالیٰ
شانہ کا دوسرا انعام۔ پس مبارک ہو اُن حضرات کو جنکے لیے امام ربانی قدس سرہ کا وجود باوجود
قرار پایا اور بحدو بے پایاں مبارکباد اُن حضرات کو جنہیں اعلیٰ حضرت نے اپنا قائم مقام بنا کر مخلوق کیلئے
قرار دیکر ایسی حالت میں دنیا کے اندر چھوڑا کہ اُنکے مطہر و مزکی دل مشکوٰۃ نبوت سے منور اور ہونہار شجرۃ انوار
سلسبیل ولایت و نسبت مسلسلہ سے مشروب بار آور ہو گئے تھے حق تعالیٰ اس مختصر جماعت کی کفش برداری کے حق
میں اس ناکارہ سیرہ کی حالت بھی سنوارے وللارض من کاس الکرام نصیب۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ صفحہ ۱۶ تا ۱۸۔ مطبوعہ لاہور)

حضرات گرامی! مرشد علماء اہلسنت دیوبند فقیر اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت
مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جنگلی بائیس (۲۲) سال کے بعد ایک مرتبہ بکبیرا ولی فوت ہوئی ہے ایسے
علماء کرام حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا مصداق ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی
ہے۔ العلماء ورثۃ الانبیاء۔ الحمد للہ۔ علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے دین کے وارث ہیں تو اس حدیث
رسول کے تحت محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا بالکل صحیح فرمایا۔ کیونکہ امام ربانی کی تعلیم و تربیت
اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت ہے اس لئے قول گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر شرعاً کوئی گرفت نہیں
سب کچھ رضا خانی مؤلف کی خام خیالی ہے۔

قارئین محترم: ہم نے تذکرۃ الرشید کی اصل اور پوری طویل ترین عبارت نقل کر دی
جسے آپ حضرات پڑھ کر بخوبی اندازہ فرما سکتے ہیں کہ رضا خانی مؤلف نے اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیم

کی روشنی میں کس قدر خیانت کا ثبوت پیش کیا ہے اور یہ کہاں کا دین اور کہاں کا قانون ہے کہ تقریباً چار صفحات کو اول تا آخر چھوڑ کر درمیان سے صرف ڈیڑھ سطر نقل کر کے کتاب کا جلد نمبر اور صفحہ نمبر نقل کر دینا یہ کونسا عدل و انصاف ہے لیکن قارئین کرام کی خدمت میں ہم عرض کرتے ہیں کہ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات رضا خانیہ کا بخوبی اندازہ کر لیں کہ رضا خانی مؤلف کس قدر اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

حالانکہ قرآن پاک کی آیت کریمہ میں علماء کرام کی شان کا بیان پڑھیے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انما یخشى الله من عباده العلمون ان الله عزیز غفور۔ (پارہ ۲۲ سورہ فاطر ایت نمبر ۲۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ سب پر غالب بہت بخشنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں حق تعالیٰ نے علماء کرام کی عزت و عظمت کو بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خشیت و خوف کو علماء میں منحصر فرمادیا۔ پھر دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

قل هل یسوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ (پارہ ۲۳ سورہ الزمر ایت نمبر ۹)

(ترجمہ) آپ فرما دیجئے کیا کبھی برابر ہو سکتے ہیں علم والے اور جاہل۔

اور اس آیت کریمہ سے یہ بات بھی بالکل واضح ہو گئی کہ راہ حق میں ثابت قدم رہنے والے۔ اور توحید و سنت کی شمع روشن کرنے والے۔ اور شرک و بدعات کی دلدل سے یقیناً بچنے والے علماء اہلسنت و دیوبند۔ اور شرک و بدعات میں دن رات غوطے لگانے والے رضا خانی بریلوی کیسے برابر ہو سکتے ہیں جبکہ حق قرآن و سنت پر مضبوطی سے عمل کرنے والے اور شرک و بدعات سے مکمل نفرت کرنے والے یقیناً عزت سے جنت میں داخل کیئے جائیں گے۔ اور علماء حق کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

وان العالم يستغفر له من في السموات ومن في الارض والحيتان في جوف الماء وان فضل العلم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لا يورثون ادينا راو لادرهما والماورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافره. رواه احمد. والترمذي وابوداؤد، وابن ماجه، والدارمي. (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۴)

(ترجمہ) اور بیشک عالم دین کے لئے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز بخشش طلب کرتی ہے اور پھیلیاں پائی، اس کے لئے زبان حال سے مغفرت طلب کرتی ہیں اور بیشک عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور بیشک انبیاء علیہم السلام نے کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بنایا وہ تو اپنے پیچھے علم ہی کی وراثت چھوڑ کر جاتے ہیں تو جس نے یہ حاصل کر لیا اس نے دین و سعادت کا مکمل حصہ پالیا۔

حضرات گرامی اس حدیث پاک سے یہ بات اظہر من الشمس واضح ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم دین کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دی ہے جس کے نور سے ساری زمین کو روشنی کیا جاتا ہے چونکہ علم کا فائدہ متعدی اور سارے جہان کو پہنچتا ہے اس لئے چودھویں رات کے چاند کے ساتھ تشبیہ دینا بالکل مناسب ہے بخلاف محض ایک عبادت گزار کہ اس کا فائدہ اس کی ذات تک محدود رہتا ہے دوسروں کو نہیں پہنچتا جیسے ستاروں کی روشنی کہ وہ دوسروں کو فائدہ نہیں دیتی اور عالم دین کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دینے کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء کو انبیاء کرام علیہم السلام کا وارث قرار دیا ہے اور علماء نے انبیاء کرام علیہم السلام کا وارث ہونے کی بناء پر علم حاصل کیا اور انبیاء کرام کی وراثت علم کے سوا کچھ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے،

لما علمتم منه فقولوا وما جهلتم فكلوه الى عالمه. (رواہ احمد وابن ماجہ) (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۵ کتاب العلم) (ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کا تمہیں علم ہوا اسے بیان کرو۔ جو نہیں جانتے اسے

اس کے عالم کے حوالے کرو۔

قارئین محترم: ہمارے پیشوا مرشد علماء اہلسنت دیوبند نے تمام زندگی قرآن و سنت کی

تعلیمات مقدسہ کو عام کیا۔ اور ہر ایک کو یہی تعلیم دیتے رہے کہ جان جائے تو جائے مگر قرآن و سنت کا پرچم سرنگوں نہ ہونے دیں اور محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ صحیح معنوں میں قرآن و سنت پر عمل کرنے والے تھے اور انکا اڈھنا پچھونا ہی قال اللہ۔ وقال الرسول تھا۔ تو ایسا عالم دین یقیناً متبع سنت ہوتا ہے اور متبع سنت عالم دین کا ہر مسئلہ اور تعلیم و تربیت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہوتا ہے اور جو سنت رسول اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا حکم دے تو اسکی بات کو دل و جان سے مانو اور اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ کیونکہ عالم دین یہی تعلیم دے رہا ہے کہ ہدایت و نجات موقوف ہے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر اور اس سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیسے کریں وہ میری تعلیم و تربیت پر عمل کریں بس اسی پر نجات موقوف ہے کیونکہ محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ سنت رسول پر عمل کرنے کی تعلیم دی ہے۔

بس مرشد دیوبند نے اتنی بات کہی جسکو رضا خانی مؤلف نے پرکا پرندہ بنا دیا اور اب بھی رضا خانی مؤلف کی تسلی و تشفی نہیں ہوئی تو پھر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد پڑھ لیں تاکہ دل و دماغ کا گرد و غبار بالکل صاف ہو جائے۔

سید الاولیاء حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی اور رضا خانی مؤلف کے لئے لمحہ فکریہ

ائمہ کرام اور حاکم کی پیروی۔ اہلسنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ائمہ مسلمین اور انکی پیروی کرنے

والوں کا حکم سننا اور ماننا واجب ہے۔ (غنیۃ الطالبین اردو صفحہ ۱۶۸۔ مترجم شمس صدیقی بریلوی کراچی)

رضا خانی مؤلف اب بتاؤ کچھ سمجھ آیا کہ تم نے محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح تذکرۃ الرشیدی

طویل ترین عبارت کا ایک مختصر سا کلمہ صرف اتنا نقل کیا کہ:

سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ صفحہ ۷۱، بلفظ دیوبندی مذہب ص ۳۷ طبع دوم)

رضا خانی مؤلف خدار اسوچو سمجھو تو سہی تم نے خواہ مخواہ صحیح عبارت کو قابل اعتراض بنا کر پیش کیا حالانکہ عبارت کے اندر ہی جواب مرقوم تھا کہ محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بر ملا فرما رہے ہیں کہ بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں۔ یعنی کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اپنی مرضی سے نہیں کہہ رہا بلکہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیمات رسول اللہ کی تعلیم دے رہا ہوں اس پر عمل کرو اور اس پر فتنہ دور میں ہدایت و نجات موقوف ہے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے میں۔

اور رضا خانی مؤلف نے اپنی سینہ زوری سے بے غبار عبارت کو قابل اعتراض بنا دیا تو اب رضا خانی مؤلف حضرت پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بھی فیصلہ کریں کہ انہوں نے تو ائمہ کرام کی پیروی کو واجب کا درجہ دیا ہے اور علماء اہلسنت دیوبند صدر الائمہ شمس الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روشن تحقیقات کے مطابق مسائل پر عمل کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور رضا خانی مؤلف کا الزام تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ ۷۱ کی عبارت پر سراسر لٹا ہے کیونکہ طویل ترین عبارت کے اندر جواب موجود ہے پڑھ کر یقین کر لیجئے۔

جو عقل مند کے لئے کافی ہے اور جسکی عقل پر خدا تعالیٰ پردہ ڈال دیں اسکا پھر اللہ تعالیٰ ہی حافظ ہے کیونکہ عقل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم نعمت ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس پر حق تعالیٰ ناراض ہو جائیں اسکو عقل جیسی عظیم نعمت سے محروم کر دیتے ہیں تو پھر وہ بے غبار اور بے داغ اور صحیح عبارات کو غلط انداز میں پیش کرنے پر اپنی کامیابی و کامرانی سمجھتا ہے۔ حالانکہ ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت

بڑا عذاب ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی ناراضگی کے سبب سے عقل جیسی عظیم نعمت سے جسے محروم کر دیا ہو۔

حضرات گرامی رضا خانی مؤلف نے اپنی کم علمی کی بنا پر علماء اہلسنت کے پیشوا محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ ۱۷۱ سے ایک عبارت کا نامکمل ٹکڑا اپنے رضا خانی مقصد کو پورا کرنے کی خاطر نقل کر دیا کہ،

سن لائق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے لکھتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔ (تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)

اس کا جواب ہم نے بڑی تفصیل سے پیچھے نقل کر دیا ہے مگر یہاں پر رضا خانی مؤلف کو یہ بتانا مقصود ہے کہ ہمارے پیشوا حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے تو صرف یہ فرمایا کہ میں اتباع سنت رسول کی پیروی کی دعوت عام دیتا ہوں اور جو میں تمہیں تعلیم دے رہا ہوں اُسی پر عمل کرو اور اتباع سنت رسول ہی پر ہدایت و نجات موقوف ہے اور میں تمہیں سوائے اتباع سنت رسول کے اور کوئی تعلیم نہیں دیتا جو تعلیم بھی دیتا ہوں وہ اتباع سنت رسول کی تعلیم دیتا ہوں تو اس لحاظ سے میری اتباع کرو۔

تو اس پر رضا خانی مؤلف بے حد ناراض ہوئے اور اس قدر غیض و غضب میں آ گئے کہ صحیح طویل عبارت جو پیچھے تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ ۱۶ تا ۱۸ تک مرقوم ہے، گزر چکی ہے تو اس پر ایسا غلط اور خلاف شرع لایعنی تبصرہ کر ڈالا کہ ”شریعت اور ہے اور دیوبندی مذہب اور“ العیاذ باللہ۔

لیکن ہم رضا خانی مؤلف کو تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ ۱۷۱ کی عبارت کے ٹکڑے کا جواب ذکر حبیب کے حوالہ سے سمجھائے دیتے ہیں یعنی کہ تذکرۃ الرشید کی عبارت کے جواب میں کتاب ذکر حبیب میں ایک پیر صاحب نے اپنے مرید کو یا حتی یا قیوم کا وظیفہ ان الفاظ میں تعلیم فرمایا کہ تم ”یا حج یا قیوم“ یہ پڑھو تو مرید نے گھر جا کر یا حتی یا قیوم پڑھنا شروع کیا تو نہایت تنگ دست اور پریشان ہو گیا تو دوبارہ اپنے پیر صاحب کی خدمت میں آیا کہ حضرت جی بس میں تو پہلے سے زیادہ تنگ دست اور پریشان ہو گیا ہوں تو پیر صاحب نے

فرمایا کہ وظیفہ کیسے پڑھتے ہو تو مرید نے جواب دیا کہ یا حی یا قیوم۔ پیر صاحب نے فرمایا تم غلط اور صحیح کے چکر میں پڑ کر یا حی یا قیوم کی بجائے جو میں نے تمہیں بتایا ”یا حج یا قیوم“ جب تک نہیں پڑھو گے ہرگز کامیاب نہ ہو گے۔ تو پھر تھوڑے ہی عرصہ میں فراخ دست ہو گیا۔ فرمایا جو کچھ ہے پیر ہے پیر ہے پیر ہے۔

چنانچہ حالات و کرامات و ملفوظات حضرت پیر غلام حیدر علی شاہ جلال پوری میں مرقوم ہے ملاط فرمائیں اور قارئین کرام یہ بھی یاد رکھیں کہ مندرجہ ذیل حوالہ رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی بریلوی کے حضرت دادا پیر صاحب کا ہے جو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سرکار گولڑہ شریف کے پیر و مرشد کا ہے۔

ذکر واذکار کا عجیب و غریب وظیفہ

ایک روز اعتقاد مرشد کے متعلق تذکرہ ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ ایک عالم شخص خدمت شیخ میں گیا اور تنگی معاش کی شکایت کی شیخ نے فرمایا کہ: ”یا حج یا قیوم“ پڑھا کرو۔ وہ چلا گیا اور اسم یا حی یا قیوم پڑھتا رہا مدت معہود میں اسے کوئی نفع نہ پہنچا بلکہ عسرت کچھ اور بڑھ گئی شیخ نے پوچھا کیا پڑھتا تھا کہا یا حی۔ یا قیوم۔ فرمایا تو نے ہمارا حکم نہ مانا بلکہ صحیح اور غلط کے چکر میں پڑ گیا یہ اسی کا نتیجہ ہے پھر جا اور جو کچھ ہم نے بتایا ہے وہ ہی پڑھو وہ شخص مجھوب ہو کر واپس آیا اور جو الفاظ شیخ نے بتائے انہیں کا وظیفہ پڑھا تھوڑے ہی عرصہ میں فراخ دست ہو گیا حضرت خواجہ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو کچھ ہے پیر ہے پیر ہے پیر ہے۔

پیر ہے جو کچھ ہے دنیا میں مریدوں کے لیے

پیر وی کر پیر کی تجھ کو خدا مل جائے گا

(ذکر حبیب صفحہ ۴۹۶۔ طبع بار دوم ۱۴۰۴ ہجری مطبوعہ کارواں پریس لاہور)

رضا خانی مؤلف اب تو تمہیں تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ ۱۶ تا ۱۸ کی عبارت کا مفہوم اور مطلب بخوبی

سمجھ آ گیا ہو گا مزید سمجھانے کی ضرورت نہیں۔

قارئین کرام! مذہب اسلام کی تعلیمات تو یہ ہیں کہ وظیفہ یا حی یا قیوم ہی پڑھنا چاہیے اور اسی میں فلاح اور کامیابی ہے اور نام خدا کو بگاڑ کر پڑھنا اور تعلیم دینا بہت بڑی نافرمانی کی دلیل ہے کیونکہ قرآن مجید میں یہی نام مذکور ہیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ. (سورة البقرة آیت نمبر ۲۵۵ پارہ نمبر ۳)

(ترجمہ) اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور دوسروں کو قائم رکھنے والا۔ اُسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔

رضا خانی مؤلف ذرا توجہ تو فرمائیں تذکرۃ الرشید کی عبارت پر تمہارا اعتراض سراسر فرسودہ تھا اب بتاؤ کہ ذکر حبیب کتاب میں درج شدہ وظیفہ یا حج یا قیوم پڑھنے میں کس قدر شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پامال کر کے اور صراحتاً نام خدا کی شدید توہین کرتے ہوئے وظیفہ یا حی یا قیوم کی بجائے یا حج یا قیوم کی تعظیم عام دی جا رہی ہے اور تمہیں اپنے دادا پیر و مرشد کی تعلیم عام کی خبر نہ ہوئی اب اس کے بارے میں بھی فتویٰ صادر فرمائیں اور نئی شریعت اور نئے مذہب کا الزام یہاں پر بھی لگائیں جہاں واضح طور پر نام خدا کو برے سے تبدیل ہی کر دیا ہے۔ جو اس کا جواب ہے پس وہی ہمارا جواب ہے۔

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام پاک یا حی یا قیوم موجود ہے اسکو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح پڑھنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ آیت کریمہ میں مذکور ہے، اور اکثر قرآن مجید کے شروع میں سورۃ فاتحہ سے قبل جلد کے اندر گتہ کے اندر رونی حصہ پر جہاں اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ درج ہیں تو وہاں بھی الْحَيُّ الْقَيُّومُ لکھا ہوا موجود ہے۔ تو اسلامی نقطہ نظر سے صرف وظیفہ یا حی یا قیوم ہی پڑھنے میں نجات اور حق تعالیٰ کی رحمت خداوندی کا فیصلہ ہے اسکو غلط پڑھنے میں حق تعالیٰ کی طرف سے ناراضگی اور غضب کا سبب بنتا ہے۔ اب مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام مجید پر عمل کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اسلامیہ پر عمل کریں اس کے برعکس جعلی ذکر و اذکار کے وظائف ترک کر دیں بظاہر دیکھنے میں کتنے

ہی خوبصورت اور اچھے کیوں نہ لگتے ہوں۔ کیونکہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں صرف اور صرف اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں اپنے بندوں کو حکم دیا ہے:

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۳۲ پارہ نمبر ۴)

(ترجمہ) اور اللہ اور رسول کے فرمانبردار رہو۔

قُلْ اطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۲ پارہ نمبر ۳)

(ترجمہ) تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

(پارہ نمبر ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۱)

(ترجمہ) کہہ دو اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اب رضا خانی بریلویوں کی مرضی ہے کہ وہ اطاعت رسول کا فریضہ ادا کر کے وظیفہ یا حی یا قیوم پڑھنے کی تعلیم دیں گے یا کہ اپنی من مانی کرتے ہوئے اپنے پیروکاروں کو وظیفہ خلاف شرع پڑھنے کی تعلیم دیں گے یہ انکی مرضی ہے من مانی کریں یا اطاعت رسول کریں لیکن تجربہ شاہد ہے کہ بریلوی عقائد پر پختگی سے عمل کرنے والا اطاعت مولوی احمد رضا خان بریلوی کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا ہے البتہ اطاعت رسول سے اپنے ہاتھ پیچھے کر لے گا۔ کیونکہ اطاعت رسول میں اپنی تمام نفسانی خواہشات کو ترک کرنا پڑتا ہے اور بریلوی عقائد رکھنے والے شریعت اسلامیہ کے مقابلہ میں اپنی نفسانی خواہشات کو ترک کرنا اپنے لیے دنیا و آخرت کی ناکامی تصور کرتے ہیں بس یہ ہے مجبوری انکی کہ جس پر کمر بستہ ہو کر شریعت اسلامیہ کے قوانین کو پس پشت ڈال رہے ہیں لیکن خدا را سوچو اور سمجھو یوم محشر قریب ہے خدا تعالیٰ کے ہاں کیا جواب دو گے اور کیا حساب دو گے بس اپنے آپکو شریعت اسلامیہ کے تابع کر دو اور شریعت اسلامیہ کو اپنے تابع کرنے سے باز رہو۔

اب اس کے بعد رضا خانی مؤلف کی علماء دیوبند کی صدقہ کتاب المہند علی المہند یعنی عقائد علماء اہلسنت دیوبند صفحہ ۵۰ کی بے غبار اور بے داغ اور صحیح عبارت سے ایک مکروہ اور من گھڑت مفہوم اپنی رضا خانی تعلیمات کی روشنی میں غلط طور پر پیش کر دیا اور رضا خانی مؤلف نے المہند علی المہند کی عبارت سے صحیح اور شرعی مفہوم کو پس پشت ڈال دیا اور ایک اپنی طرف سے رضا خانی مفہوم نقل کر کے علماء اہلسنت دیوبند کی عزت و عظمت کو داغدار کرنے کی خلاف شرع حرکت کی۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

جن کو مولانا غلیں احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے..... ملاحظہ فرمائیں:

واقعی اس قائل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جاوے۔

(بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷، طبع دوم)

قارئین کرام! رضا خانی مؤلف نے المہند علی المہند کی مندرجہ بالا صحیح عبارت سے یوں رضا خانی جعلی مفہوم کشید کیا، ملاحظہ فرمائیں:

”یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ شریعت اسلامیہ کو مذہب قرار دیا جاوے بلکہ صاف اقرار ہے کہ مولوی خلیل صاحب امام دیوبند یہی تحریر کو مذہب قرار دیا جاوے۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷، طبع دوم)

قارئین کرام! آپ نے رضا خانی مؤلف کی خیانت سے نقل کردہ عبارت کو بغور پڑھا اور رضا خانی مؤلف نے جعلی مفہوم جو کشید کیا اسکو بھی آپ نے بخوبی پڑھا اب علماء اہلسنت دیوبند کی صدقہ کتاب المہند علی المہند یعنی عقائد علماء اہلسنت دیوبند صفحہ ۵۰ کی اصل اور پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ پر واضح ہو جائے کہ رضا خانی بریلوی اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات رضا خانیہ کی روشنی میں عدل و انصاف کی دھجیاں کیسے بکھیر رہے ہیں۔ اور یہ کیسے عاشق رسول ہیں عالم دین کا نام خلیل احمد تھا تو حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام خلیل تو لکھ دیا لیکن اس کے ساتھ نام احمد کو چھوڑ دیا

بس یہ ہیں اپنے عاشق رسول کہنے والے جو حقیقت میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوسوں دُور ہیں اور جن کے بڑوں کو بھی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوا تک نہیں لگی۔

علماء اہلسنت دیوبند کی مصدقہ کتاب المہند علی المہند کی صحیح اور بے غبار عبارت

از تحریر مدنیف فاضل عصر کامل دھر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نے تحریر فرمایا کہ،

امام المحدثین حضرت مولانا غلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے جو جوابات تحریر کیے ہیں وہ واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جائے، اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔ (المہند علی المہند صفحہ ۵۰ قدیم صفحہ ۵۰ طبع جدید لاہور صفحہ ۹۰)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا عبارت کی مزید تائید و تصدیق المہند علی المہند ہی کے دوسرے صفحہ ۵۱ قدیم طبع ۹۱ کے صفحہ سے بھی پڑھ لیجئے جسکو رضا خانی مؤلف نے نظر انداز کر دیا۔ علماء اہلسنت دیوبند کی مصدقہ کتاب المہند علی المہند یعنی عقائد علماء اہلسنت دیوبند کی عبارت کی مزید تائید اور تصدیق ملاحظہ فرمائیں:

تحریر لطیف عالم تحریر فاضل بے نظیر جناب مولانا المولوی

عبدالصمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر سے ملاحظہ فرمائیں

فرماتے ہیں کہ،

امام المحدثین حضرت مولانا غلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ (یہ سارے جوابات اس لائق ہیں) کہ اہل حق ان کو عقیدہ بناویں اور مستحق ہیں کہ دین متین میں

مضبوط علماء ان کو تسلیم کریں اور یہی ہمارے عقائد اور ہمارے مشائخ کے عقیدے ہیں۔

(المہند علی المہند یعنی عقائد علماء اہلسنت دیوبند طبع قدیم صفحہ ۵۱ طبع جدید لاہور صفحہ ۹۲)

حضرات گرامی! ہم رضا خانی مؤلف کو علماء اہلسنت دیوبند کی کتاب المہند علی المہند کی عبارت میں لفظ "مذہب" کے استعمال پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیس (20) جوابات پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں تاکہ ان کے صحیح عبارت کے بارے میں تمام تر خیالات فاسدہ بالکل کا فور ہو جائیں۔ حالانکہ علماء اہلسنت دیوبند نے اپنی کتاب المہند علی المہند میں اس بات کی صراحت فرمائی کہ المہند علی المہند میں جو جوابات قرآن و سنت کی روشنی میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیے ہیں وہ تمام جوابات اس لائق ہیں اور اس قابل ہیں کہ ان کو مذہب بمعنی درست عقیدہ یعنی کہ صحیح عقیدہ قرار دیا جائے کیونکہ وہ تمام تحریر کردہ عقائد قرآن و سنت کی روشنی میں بالکل صحیح اور درست ہیں لیکن رضا خانی مولوی نے اس کے خلاف بدکا پرندہ بنا دیا۔ بظاہر عبارت میں کوئی قابل اعتراض پہلو ہرگز نہیں دکھتا خدا جانے رضا خانی مؤلف نے صحیح اور بے غبار عبارت کو کیوں غلط سمجھا اور مثل مشہور ہے کہ مریض کو شہد بھی کڑوا معلوم ہوتا ہے۔

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱

رضا خانی مولوی بریلوی نے لفظ مذہب کے استعمال پر اس قدر ناراض اور غضب میں آگئے کہ انکو کچھ بھی نہ سوجھا کہ بریلوی مکتبہ فکر کی کتاب میں بھی تو کچھ نہ کچھ مرقوم ہو گا یا نہیں لیجئے ہم آپ کو آپ کے ہم عقیدہ مولوی کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ تم نے تو عقائد علماء اہلسنت دیوبند پر مشتمل کتاب المہند علی المہند پر بے جا الزام تراشی کر دی اور ہم آپ کو کتاب فوائد فریدیہ کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ جس میں ایک ولی کامل نے اپنے کو اور اللہ تعالیٰ کو اپنا ہم مذہب قرار دیا ہے چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

کسی نے حضرت حسین سے پوچھا کہ تو کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے

مذہب سے۔ (فوائد فریدیہ صفحہ ۶ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان طبع اول)

قارئین محترم: رضا خانی مؤلف تو علماء اہلسنت دیوبند کے لفظ مذہب جو انہوں نے شرعی قوانین کے تحت ذکر کیا اس کو بے جا الزام تراشی کا نشانہ بنا دیا اب جواب دیں کہ آپ کے ہم عقیدہ مولوی کی کتاب فوائد فریدیہ میں تو اللہ تعالیٰ کے ہم مذہب ہونے کے بارے میں بھی بڑی صراحت سے لکھا ہوا ہے۔ اب بتائیں کہ لفظ مذہب کی کیا تاویل اور تشریح کریں گے۔ جو تمہارا جواب ہے پس وہ ہمارا جواب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے بارے میں آپ کے ہم عقیدہ مولوی کی کتاب سے نشانہ دہی ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف لفظ مذہب کی نسبت کی گئی ہے ورنہ علماء اہلسنت دیوبند تو اس قسم کی کمزور باتوں کے سرے سے قائل ہی نہیں ہیں۔

حضرات گرامی! آپ نے بغور پڑھا کہ علماء اہلسنت دیوبند کی عبارت کس قدر واضح و عام ہے اور کیسی بے غبار ہے جسے رضا خانی مؤلف نے اپنی سینہ زوری سے قابل اعتراض ثابت کیا حالانکہ علماء اہلسنت دیوبند کی مصدقہ کتاب المہند علی المہند کے صفحہ ۵ کی عبارت قرآن وحدیث اور فقہ کرام کی تعلیمات کی روشنی میں بالکل بے داغ ہے اور رضا خانی مؤلف نے اپنی کم فہمی سے اس میں درج شدہ لفظ مذہب پر سچ پا ہو گئے کہ لفظ مذہب کے استعمال پر اس قدر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے اور رائے کا پہاڑ بنا دیا حالانکہ المہند علی المہند کی عبارت بالکل صحیح اور درست ہے جس عبارت کے ٹکڑے پر رضا خانی مؤلف کا اعتراض ہے اور جس عبارت کے ٹکڑے کو رضا خانی مؤلف نے نقل کیا ہے وہ صرف اتنا ہے۔ جگر مولانا ظلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے..... واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جاوے..... (بلفظہ دیوبندی مذہب ۳ طبع دوم)

نوٹ: رضا خانی مؤلف کا لفظ مذہب پر اعتراض جاہلانہ ہے۔

حضرات گرامی! مندرجہ بالا نقل کردہ عبارت کے اس ٹکڑے پر رضا خانی مؤلف کا سنگین

الزام ہے کہ علماء اہلسنت دیوبند نے یہ لکھا ہے کہ ان سب کو مذہب قرار دیا جاوے وغیرہ وغیرہ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لفظ مذہب کے استعمال پر کئی جوابات پیش کرتے ہیں آپ باری باری ملاحظہ فرماتے جائیے۔

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۲

چنانچہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب غنیۃ الطالبین میں لفظ مذہب بایں طور استعمال ہوا ملاحظہ فرمائیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے اساتذہ کرام میں اکثریت ایسے علماء کی تھی جن کا فقہی مسلک حنبلی تھا شاید یہی سبب ہے کہ آپ بھی اس مذہب سے متاثر ہوئے اور آپ نے بھی اس کو اختیار کیا۔

(غنیۃ الطالبین اردو صفحہ ۱۱۔ مترجم شمس صدیقی بریلوی مطبوعہ کراچی)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۳

اس سلسلہ سہروردیہ کے علاوہ بھی قادریت کے آفتاب نے کفر کی تاریک راتوں میں اجالا فرمایا اور آپ سے اس قدر سلاسل طریقت جاری ہوئے آج بھی دنیا میں جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں وہاں یہ سلسلہ ضرور موجود ہے ہر چند کہ آپ حنبلی فقہ کے پیرو اور اس کے شارح تھے آپ کی عظیم تصنیف الغنیۃ الطالبین طریق الحق فقہ حنبلی پر ایک مستند کتاب ہے لیکن چونکہ آپ محض اسلام کے داعی تھے اور کتاب الہی اور سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دین و مذہب فکر و نظر اور وعظ و ارشاد کا مرکز و محور تھا۔

(غنیۃ الطالبین اردو صفحہ ۱۸، مترجم شمس صدیقی بریلوی مطبوعہ کراچی)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۴

کہ جب ڈاکوؤں نے آپ کو گھیر لیا اور دریافت کیا کہ تمہارے پاس کتنا مال ہے تو آپ نے صاف صاف کہہ دیا کہ چالیس دینار۔ قرآن پاک کی طرح آپ اپنے جدا جدا احمد بھتی سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

کی احادیث کے بھی حافظ تھے ضنبلی المذہب تھے اور حنابلہ کے شیخ وقت۔

(غنیۃ الطالبین اُردو صفحہ ۲۸-۲۹، مطبوعہ کراچی)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۵

الغنیۃ الطالب طریق الحق کا اسلوب بیان و دلکش ہے بجائے اجمال کے اس میں تفصیل موجود ہے حضرت نے ایمان و ارکان اسلام و عبادت کے سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ تفصیل کے ساتھ دلکش انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اگرچہ آپ ضنبلی مذہب کے پیروکار تھے لیکن آپ نے دیگر مذاہب کے اختلافی مباحث کو بہت کم چھیڑا ہے آپ کی اس تصنیف گراں مایہ نے بھی اصلاحی تحریک میں بڑا کام کیا۔

(غنیۃ الطالبین اُردو صفحہ ۳۴۔ مطبوعہ کراچی)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۶

رضا خانی مؤلف ذرا توجہ فرمائیے کہ ائمہ اربعہ کی طرف منسوب لفظ مذہب کی نسبت ملاحظہ فرمائیں چنانچہ فقہ کی معتبر کتاب کا نام پڑھیے پھر سوچیں کہ علماء اہلسنت دیوبند کس قدر احتیاط کا دامن مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ ائمہ اربعہ کی طرف منسوب کتاب کا نام الفقہ علی المذاہب الاربعہ - مطبوعہ دار الفکر بیروت از علامہ عبدالرحمن الجزائری۔

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۷

چنانچہ فقہ حنفی کا معتبر و مشہور فتاویٰ الدر المختار میں لفظ مذہب ملاحظہ فرمائیں:

مسئلہ تقلید سے رجوع کرنا بعد عمل کر لینے کے بالاتفاق باطل ہے اور یہی مفتی بہ قول ہے۔ وان

الرجوع عن التقليد بعد العمل باطل اتفاقاً وهو المختار فی المذاہب.

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۸

چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ لفظ مذہب کو یوں استعمال فرماتے ہیں
لاحظہ فرمائیں:

آج صبح کے حلقہ میں دیکھا کہ حضرت الیاس و حضرت خضر علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام روحانیوں کی صورت میں حاضر ہوئے اور تلقینی روحانی یعنی روحانی ملاقات سے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم عالم ارواح میں سے ہیں حق سبحانہ و تعالیٰ نے ہمارے ارواح کو ایسی قدرت کاملہ عطا فرمائی ہے کہ اجسام کی صورت میں متمثل ہو کر وہ کام جو جسموں سے وقوع آئیں یعنی جسمانی حرکات و سکنات اور جسدی طاعات و عبادات ہماری ارواح سے صادر ہوتی ہیں اس اثناء میں پوچھا کہ آپ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے موافق نماز ادا کرتے ہیں؟ فرمایا کہ ہم شرائع کے ساتھ مکلف نہیں ہیں لیکن چونکہ قطب مدار کے کام ہمارے سپرد ہیں اور قطب مدار امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ہے اس لئے ہم بھی اس کے پیچھے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے موافق نماز ادا کرتے ہیں۔

اس وقت یہ بھی معلوم ہوا کہ انکی اطاعت پر کوئی جزا مرتب نہیں ہے صرف اطاعت کے ادا کرنے میں اہل اطاعت کے ساتھ موافقت کرتے ہیں اور عبادت کی صورت کو مد نظر رکھتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت کے کمالات فقہ شافعی کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں اور کمالات نبوت کی مناسبت فقہ حنفی کے ساتھ ہے اگر بالفرض اس امت میں کوئی پیغمبر مبعوث ہوتا تو فقہ حنفی کے موافق عمل کرتا اس وقت حضرت خواجہ محمد یار صادق سرہ کے اس سخن کی حقیقت بھی معلوم ہو گئی جو انہوں نے فصول ستہ میں نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب کے موافق عمل کریں گے۔

(مکتوبات اردو صفحہ ۲۸۲ دفتر اول حصہ پنجم مطبوعہ کراچی)

مترجم بریلوی مولوی محمد سعید احمد نقشبندی خطیب دربار شریف حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لاہور)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۹

چنانچہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے بھی اپنے فتاویٰ رضویہ کی تمام جلدوں میں جبکہ لفظ مذہب استعمال کیا ہے لیکن نمونہ کے طور پر فتاویٰ رضویہ کی جلد چہارم کی عبارت سر دست ملاحظہ فرمائیں۔ جو اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف نقل ہے۔ اور اعلیٰ حضرت بریلوی حضرت شیخ عبدالحق پر خوب برسے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

تمام نصوص صریحہ کتب معتدہ واجماع جمیع ائمہ مذہب کے مقابل گیا رھویں صدی کے ایک فاضل قاضی کی حکایت پیش کرتے ہیں شرم چاہیے تھی۔ امام محقق علی الاطلاق کمال الملک والدین ابن البرکۃ رحمۃ اللہ علیہ کہ متاخرین تو متاخرین خود ان کے معاصرین ان کے لئے مرتبہ اجتہاد کی شہادت دیتے ان کی جلیل کی یہ حالت ہے کہ اگر کسی مسئلہ مذہب پر بحث کرنا چاہیں تو ڈرتے ڈرتے یوں فرماتے ہیں: لیسوا لی شیئ لقلت کذا مجھے کچھ اختیار ہوتا تو یوں کہتا دیکھو فتح القدیر مسئلہ آئین و کتاب الحج باب الجنایات پر حلق وغیرہ ہمارے جو بحث وہ کرتے ہیں علماء کرام تصریح فرماتے ہیں مسوع نہ ہوگی اس پر عمل جائز نہیں مذہب ہی کا اتباع کیا جائے گا۔

رد المحتار، نو اقض مسح الخف میں ہے:

قد قال العلامة قاسم لا عبرة بابحث شيخنا يعني ابن الرسام اذا خالف المنقول۔

”علامہ قاسم نے فرمایا ہمارے استاذ امام ابن الرسام کی بحثوں کا کچھ اعتبار نہیں جب وہ مسئلہ منقول

مذہب کے خلاف ہوں۔“

اسی طرح جنایات الحج میں ہے نکاح الرقیق میں علامہ نور الدین علی مقدسی سے ہے:

الکمال بلغ رتبة الاجتهاد وان كان البحث لا يقضى على المذاهب۔

امام ابن الہمام رحمۃ اجتہاد تک پہنچے ہوئے ہیں اگرچہ بحث مذہب پر غالب نہیں آسکتے پھر بھی ادنیٰ لیاقت اجتہاد بھی نہیں جمیع ائمہ مذہب کے خلاف اسکی بات کیا قابل التفات تصریح ہے کہ خلاف مذہب بعض مشائخ مذہب کے قول پر بھی عمل نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴ صفحہ ۵۷، مطبوعہ مکتبہ علویہ رضویہ ڈبکھوٹ روڈ فیصل آباد،)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱۰

اجماع مذہب کے خلاف ایسی بے معنی اسناد کیسی جہالت شدیدہ ہے شک نہیں کی قاضی ممدوح گیارہویں صدی کے ایک عالم تھے مگر عالم سے لغزش بھی ہوتی ہے پھر اسکی لغزش سے بچنے کا حکم ہے نہ کہ اتباع کا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴ صفحہ ۷۶، مطبوعہ مکتبہ علویہ رضویہ ڈبکھوٹ روڈ فیصل آباد)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱۱

چنانچہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے فتاویٰ رضویہ ہی سے لفظ مذہب کے استعمال پر مزید عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

ذکرہ المناوی فی فیض القدر خدارا انصاف ذرا یوں فرض کر دیکھئے کہ کتب مذہب میں جواز نماز غائب وکرار جنازہ کی عام تصریحات ہوتیں اور ایک قاضی ممدوح نہیں ان جیسے دوسو قاضی اسے ناجائز بتاتے اور کوئی شخص کتب مذہب کے مقابل ان دوسو سے سند لاتا تو دیکھئے یہ حضرات کیسے غل مچاتے اُچھل اُچھل پڑتے کہ دیکھو کتب مذہب میں تو جواز کی صاف تصریح ہے اور یہ شخص ان سب کے خلاف گیارہویں صدی کے دوسو قاضیوں کی سند دیتا ہے ہم انکی مانیں یا کتب مذہب کو حق جانیں اور اب جو اپنی باری ہے تو تمام ائمہ مذہب کا اجماع تمام کتب مذہب کا اتفاق سب بالائے طاق اور تنہا قاضی ممدوح کو تقلید کا استحقاق اس ظلم صریح و جہل قبیح کی کوئی حد ہے مگر یہ ہے کہ جب کہیں کچھ نہ پایا۔ الغریبق یثبت بالحشیش

ڈوبتا سوار پکڑتا ہے وہاں اللہ العزیز۔ مدارج النبوۃ نہ کوئی فقہ کی کتاب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴ صفحہ ۷۶۔ مطبوعہ مکتبہ علویہ رضویہ ڈبکھوٹ روڈ فیصل آباد)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱۲

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف فیوض الحرمین میں لفظ مذہب کو یہ طور نقل فرماتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

میں نے غور کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مذاہب فقہ میں کس مذہب کی طرف مائل ہیں کہ میں بھی
یہی مذہب اختیار کروں تو معلوم ہوا کہ سب مذہب آپ کے نزدیک برابر ہیں علم فروع ایک حالت میں ہے
آپ کی روح مبارک کے دیدن سے آپ کی جواہر روح میں علم فروع کی اصل ہے وہ کیا عنایت حق کی نفس
بشر پر ان کے اعمال و اخلاق کی جہت سے اور اسکی اصلاح اور اصل یہ ہے اور اسکی فرع اور صورتیں ہیں
مختلف ہوتی ہیں وقت اختلاف زمانہ کے پس داخل جواہر روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل یہ ہے
اسی واسطے آپ کے نزدیک سب مذہب برابر ہیں ایک سے دوسرا جدا نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ ہر مذہب
محیط ہوتا ہے اس شے کا جو واجب ہے۔ امہات فقہ دین محمدی میں اگرچہ مختلف ہو پس اگر کوئی قبیح ایک
مذہب کا نہ ہو مذہبوں سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی نسبت ناراض نہیں۔

(فیوض الحرمین اردو صفحہ ۲۱، مطبوعہ ملتان)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱۳

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مزید لفظ مذہب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں
ملاحظہ فرمائیں:

مجھ کو پہنچا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حنفی مذہب میں ایک بہت اچھا طریقہ ہے وہ بہت

موافق ہے اس طریقہ سنت سے جو تنقیح ہوا زمانہ بخاری اور اس کے ساتھ والوں کے اور وہ یہ ہے کہ اقوال علماء یعنی امام اعظم اور صاحبین سے جو قول اقرب ہو وہ لے لیا جائے پھر بعد اس کے فقہائے حنفی کی پیروی کی جائے جو علمائے حدیث سے ہیں کیونکہ بہت چیزیں ہیں کہ امام اور صاحبین نے اصول میں نہیں بیان کیں اور نہ انکی نفی کی ہے اور حدیثیں ان پر دلالت کرتی ہیں تو ان کا اثبات ضرور ہے اور سب مذہب حنفی ہیں۔

(فیوض الحرمین۔ اردو صفحہ ۳۵۔ مطبوعہ ملتان)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱۴

اب رضا خانی مؤلف اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی لرزہ خیز وصیت والی عبارت بھی بخوبی پڑھ لیں کہ آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی شریعت اسلامیہ کے خلاف کیا غضب کی چال چلتے ہوئے اتباع شریعت کی بایں الفاظ تحقیر کرتے ہیں چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی وصایا شریف کی وصیت والی عبارت پڑھیے:

رضا خانی مؤلف اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی
لرزہ خیز وصیت شریف سے اپنی جہالت کی اصلاح کیجئے

رضا حسین حسنین اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے اللہ توفیق دے۔
والسلام ۲۵ صفر ۱۳۴۰ ہجری بروز جمعہ مبارکہ ۱۲ بجکر ۲۱ منٹ پر یہ قلمی وصایا قلم بند ہوئے۔

(وصایا شریف صفحہ ۱۰۔ مطبوعہ الیکٹرونک ابوالعلائی پریس آگرہ دہلی انڈیا)

نوٹ: رضا خانی مؤلف بریلوی نے لفظ مذہب اپنی کتاب دیوبندی مذہب کے صفحہ ۷۹ پر بھی نقل کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ اس لفظ کے استعمال پر علماء اہلسنت دیوبند پر بے بنیاد الزام بھی دھر دیا ہے۔

لفظ مذہب کا ثبوت رضا خانی مولوی غلام مہر علی کی کتاب دیوبندی مذہب سے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱۵

”چندیں اختلافات و کثرت مذاہب کہ در علمائے امت است یک کس را دریں مسئلہ خلافی نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۱۷۹۔ طبع دوم)

نوٹ: اس عبارت میں لفظ حاضر و ناظر کا جواب حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر سے ہی بریلوی مذہب کا علمی محاسبہ جلد سوم میں تفصیل سے تحریر کریں گے یہاں پر صرف حوالہ میں لفظ مذہب نقل کرنا مقصود ہے اس لیے اس جگہ اس کو نقل کیا گیا ہے اس سے کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر و ناظر کا عقیدہ نہ رکھے کیونکہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتے تھے۔

اب رضا خانی مؤلف اپنے بارے میں خود ہی فرمائیں کہ تم پر ہم کونسا فتویٰ لگائیں کہ تم نے بھی اپنی تحریر کردہ کتاب میں لفظ مذہب استعمال کیا ہے۔

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱۶

اعلیٰ حضرت بریلوی کے لفظ مذہب کے بارے میں کچھ اور بھی پڑھیے۔ مذہب کا معنی لغت کی کتاب میں دیکھئے۔

مذہب کا معنی اعتقاد۔ طریقہ۔ اصل۔ اسلام کے مشہور مذاہب چار ہیں (۱) حنفی (۲) شافعی (۳) حنبلی (۴) مالکی۔ (السنجد عربی اُردو صفحہ ۳۵۷ حرف ذال مطبوعہ کراچی)

قارئین کرام! یہ بات بخوبی یاد رکھیں کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے کتب میں ایک

نیا مذہب پیش کیا ہے اور ہر خاص و عام کو اپنے نئے مذہب پر چلنے کی دعوت دی ہے۔ اس لئے اعلیٰ حضرت بریلوی کے مذہب پر چلنے والوں کو رضا خانی کہا جاتا ہے۔ ان میں کئی ایسے لوگ ہیں جو پہلے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی روشن تحقیقات پر عمل کرتے تھے اور وہ بھی آہستہ آہستہ اپنی بدعتی کی وجہ سے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے مذہب پر چلنے لگے الغرض کہ رضا خانی بریلوی مذہب نے ایک مستقل روپ اختیار کر لیا ہے اور یہ رضا خانی بریلوی مذہب ہندوستان میں آہستہ آہستہ پھیل گیا جہاں جہاں زیادہ ہوتی ہے تو وہاں اس مذہب والوں کو اور اس مذہب کو چار چاند زیادہ لگتے ہیں۔

قارنین ذی وقار اب سمجھیے کہ مذہب کی نسبت کس کی طرف ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الدین عند اللہ الاسلام۔ (پارہ نمبر ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۹)

بیشک اللہ تعالیٰ کے ہاں اسلام ہی دین ہے یعنی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ اور قابل قبول صرف دین اسلام ہی ہے۔

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱۷

اور اجتہادی مسائل میں مذہب کی نسبت ائمہ مجتہدین کی طرف ہوتی ہے مذہب کی نسبت اتباع اور عمل کی غرض سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم کی طرف ہوتی ہے۔

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱۸

لیکن اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی یہ پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے باقاعدہ طور پر اس بات کی دعوت دی ہے کہ،

میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔
(وصایا شریف صفحہ ۱۰۱۔ مطبوعہ آگرہ دہلی)

اسلام کی چودہ صدیوں میں آپکا ایک ایسا مسلمان ہرگز نہ ملے گا جو لوگوں کو دین اسلام کے خلاف اپنے دین و مذہب پر چلنے کی دعوت دیتا ہو چودھویں صدی میں اپنے دین و مذہب پر چلنے کی پیروی کو فرض کرنے والے یہ اعلیٰ حضرت بریلوی ہی ہیں کہ جن کے دین و مذہب میں ایک ایک سنت پر بدعت کے سوسو غلاف چڑھے ہوئے ہیں اور اس کے دین و مذہب کو ماننے والے سب کے سب صرف حضرت ہیں اور ان کے امام پیشوا اعلیٰ حضرت ہیں۔

اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے مخصوص نظریات باطلہ کو اپنا دین و مذہب قرار دیا اسمیں کسی اور کا کوئی دخل نہیں بلکہ یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت بریلوی کی ہی اپنی اختراع ہے اعلیٰ حضرت بریلوی نے آخری وقت بھی اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ شریعت کی پیروی تو حتی الامکان کریں مگر اپنے مخصوص نظریات باطلہ کی پیروی کو سب سے اہم فرض کا درجہ دیا اور اپنے ماننے والوں کو یوں پابند کیا:

اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

(وصایا شریف صفحہ ۱۰۱۔ مطبوعہ آگرہ دہلی)

قارئین کرام! اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے افتراءات پر مبنی دین و مذہب پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

بلکہ اعلیٰ حضرت اپنی کتب جو افتراءات و عقائد و نظریات باطلہ سے بھری پڑی ہیں ان کتب کے بارے میں

کہا کہ: میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا۔ اسکا حکم دیا ہے جو کہ

سراسر باطل ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب

ہے اور اگر کوئی میری بات حدیث صحیح کے خلاف ہو تو تم میری بات کو چھوڑ دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

حدیث پر عمل کرو مگر اعلیٰ حضرت بریلوی نے حدیث فقہ کی بجائے اپنی خرافات و نظریات باطلہ سے بھرپور کتب پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنے بریلوی مذہب کی پیروی کو فرض بتلایا یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ میرا دین و مذہب سے اعلیٰ حضرت بریلوی کی مراد شریعت محمدی ہرگز نہ تھی بلکہ اپنا علیحدہ مذہب بریلوی مراد تھا ورنہ اعلیٰ حضرت بریلوی قرآن و حدیث کا نام لیتے اپنی کتب کا ذکر ہرگز نہ کرتے۔ رضا خانی مؤلف ذرا توجہ فرمائیے۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی

یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۱۹

رضا خانی مؤلف لفظ مذہب کے استعمال کے بارے میں مزید پڑھ لیجئے کہ آپکے اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے فتاویٰ رضویہ میں کئی مقامات پر لفظ مذہب استعمال کیا ہے۔ لیکن ہم آپکو صرف دو تین مقام کی سیر کرواتے ہیں جس طرح تمہیں اس سے قبل لفظ مذہب کے بارے میں سیر کروائی ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے ملاحظہ فرمائیے:

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب وہ ہے جو انکی کتاب عقائد فقہ اکبر کی شرح میں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ صفحہ ۴۳۔ یہ مذہب ہے امام اعظم کا۔۔۔ فتاویٰ رضویہ ج ۹ صفحہ ۴۳۔۔۔ مطبوعہ کراچی)

چاروں مذہب کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ صفحہ ۴۲، مطبوعہ کراچی)

لفظ مذہب کے استعمال پر جواب نمبر ۲۰

مذہب اہلسنت پر قائم رہنا فرض اعظم ہے اور فقہ میں ایک مذہب مثلاً حنفی مذہب پر قائم رہنا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ صفحہ ۵۲-۵۳، مطبوعہ کراچی)

علماء کی اصطلاح میں حنفی وہ ہے کہ فروع میں مذہب حنفی کا پیرو ہو۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ صفحہ ۸۴، مطبوعہ کراچی)

رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی بریلوی اب ذرا ٹھنڈے دل سے خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ آپ کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے فتاویٰ رضویہ میں کئی مقامات پر لفظ مذہب کو استعمال کیا۔ اور اپنے وصایا شریف میں بھی لفظ مذہب پر سختی سے عمل کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت اور پیروی کرنے کو ہر فرض سے اہم فرض قرار دیا۔ جواب دیں اب آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی کے ارشادات کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ذرا بتائیے تو سہی رضا خانی مولوی نے سمجھا کہ میں پر کا پرندہ بناتا رہوں گا مجھے کون پوچھنے والا ہے۔

الحمد للہ تم الحمد للہ علماء اہلسنت دیوبند کے خدام ہر مسئلہ میں تمہاری خوب گرفت کریں گے۔ لفظ مذہب کے بارے میں جو تمہارا جواب ہے بس وہی لفظ مذہب کے بارے میں علماء اہلسنت دیوبند کا جواب ہے۔

رضا خانی ایک جدید اور غیر اسلامی مذہب ہے

سب سے پہلے میں اس بات کو واضح کر دیتا چاہتا ہوں کہ رضا خانی مذہب اکبر بادشاہ کے دین الہی کی طرح اسلام سے ہٹ کر ایک نیا مذہب ہے۔ جس کا اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ ملت بریلویہ کے مخترعات اسلام سے متصادم ہیں آپ تعجب کریں گے کہ یہ تو ہم نے آج سنا ہے کہ بریلوی مذہب اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کا نام ہے جب کہ یہ بڑی بڑی توندوں والے اور سات گز کے صاحبِ عمامہ گلے میں کندھوں سے لے کر قدموں تک ڈالے ہوئے رضا خانی پاکستان کے گلی کوچوں میں عموماً اور محرم اور ربیع الاول میں خصوصاً برساتی مینڈکوں کی طرح ٹراتے نہیں تھکتے کہ دیوبندی کافر ہیں اور ہم مؤمن و مسلم یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کا مذہب اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب ہو تو صاحبِ یقین

جائیے میں آپ سے مذاق نہیں کر رہا بلکہ یہ بچی اور بچی بات ہے کہ بریلوی مذہب ایک نیا اور جدید مذہب ہے۔ چنانچہ بریلوی مذہب کے مؤسس اعلیٰ حضرت مجدد بدعات مولوی احمد رضا خان صاحب بڑی تاکید کے ساتھ مرنے سے پہلے اپنی امت کو فرما گئے ہیں کہ میرا مذہب وہ نہیں جو قرآن و سنت میں موجود ہے بلکہ میرا مذہب وہ ہے جو میری کتابوں میں موجود ہے اور وہ سوائے چند باتوں کے جو آپ خود ہی ملاحظہ فرمائیں گے کہ کیا ہے۔ اسی کے بارے آپ کا ارشاد ہے کہ اس پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے مرنے سے دو گھنٹے پہلے ارشاد فرمایا،

اور تم سب محبت اور اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

(وصایا شریف صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ آگرہ دہلی)

رضا خانی مؤلف اور ملت بریلویہ کے ڈھنڈور چیوں سے خصوصاً عرض ہے کہ وصایا شریف کی عبارت کو غور سے پڑھیں اور مولوی احمد رضا کو داد دیں کہ کس خوش اسلوبی سے ادعاء نبوت کرتے ہوئے اپنے دین پر جو مجموعہ ہے رضا خانی دین کا، عمل پیرا رہنے کی شدت سے تاکید فرما رہے ہیں۔ رضا خانی ملت کے سبائی مبلغین و محررین اکابر علماء دیوبند کثیر اللہ تعالیٰ جماعتہم کی عبارات کے خود ساختہ مطالب اخذ کر کے اس پر کفر کا فتویٰ لگانے میں دریغ نہیں کرتے اور اگر ہم ہزار بار بھی کہیں کہ ہمارا اور ہمارے اکابر کا وہ مطلب نہیں جو تم بیان کرتے ہو تو ہماری ایک بھی نہیں سنتے اور اپنی بات پر اصرار کرتے ہیں کہ نہیں صاحب اس کے علاوہ اس عبارت کا کوئی اور مطلب ہو ہی نہیں سکتا لہذا تم کافر ہو۔ العیاذ باللہ۔ چلو تمہاری اس روش اور ذہنی کجی اور بے ڈھنگے پن سے ایک قانون تو وضع ہو گیا اس کے مطابق آج ہم بھی عمل کرنے کا حق رکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہماری کتب کی عبارات کے مطلب تم بیان کرو؟

اور تمہاری کتب کی عبارات کے مطالب ہم عرض کرتے ہیں۔ اس اصل و قانون کو آج کے بعد بندہ بھی

نافذ العمل سمجھتا ہے اور تم تو عالم شعور سے دخول مرقد تک اس پر مامور اللہ پہلے ہی سے کار بند ہو۔ ہماری ہی جانب سے آج تک کوتاہی ہوتی رہی گذشتہ پر آپ سے معافی کا خواست گار ہوں اور اس قانون کی رو سے تم نے تو اپنا فریضہ ادا کر دیا اور ہمارے اکابر کی عبارات پر جہاں جہاں آپ نے ضرورت محسوس فرمائی بہت کچھ لکھ دیا۔

اب بندہ اپنا فرض پورا کرتا ہے اور آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی کی پیش کردہ عبارت سے لیکن اس عبارت کے مطلب کو پیش کرنے سے پہلے ایک گزارش کرتا ہوں کہ ذرا دل میں وسعت پیدا کر کے بیٹھیے کہیں ایسا نہ ہو کہ جب آپ پر اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی حقیقت واضح ہو اور آپ ندامت محسوس فرما کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی گردن نہ اٹھا سکیں۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کی آخری وصیت کا مطلب

اب آئیے اصل موضوع یعنی اعلیٰ حضرت بریلوی کی آخری وصیت کے مطلب کی طرف جو اس طرح ہے۔
 (۱) اس عبارت میں : میرا دین اور میرا مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے، سے مراد اعلیٰ حضرت بریلوی کی یہ ہے کہ میں نبی ہوں اور اپنے دین کو میں نے اپنی کتب میں بڑی شرح و بسط سے بیان کر دیا ہے۔
 (۲) اعلیٰ حضرت بریلوی کی عبارت کا اگلا جملہ : اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے، کا مطلب یہ ہے کہ محمدی دین آئندہ کے لئے منسوخ اور رضا خانی دین نافذ العمل ہوگا البتہ اتنی گنجائش ضرور رہے گی کہ اگر کوئی شخص اسلامی تعلیمات پر کبھی کبھار عمل کرتا رہے تو وہ مطعون قرار نہیں دیا جائے گا لیکن اس کے بیان شدہ فرائض اتنے اہم نہیں ہوں گے کہ ان پر عمل کرنے کی وجہ سے میرے مذہب کی فرضیت متاثر ہو سکے اور اگر میرے مذہب پر عمل کرنے کی وجہ سے اسلامی فرائض کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی یا تساہل ہو جائے اور میرے فرائض کی انجام دہی کی وجہ سے اسلام کا کوئی فرض ترک بھی ہو جائے

تو کوئی حرج نہیں کیونکہ میرا دین کوئی معمولی قسم کا دین نہیں کہ اس میں کوتاہی برتی جائے وہ تو اتنا ٹھوس اور واجب العمل ہے کہ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

(۳) اعلیٰ حضرت بریلوی کی مذکورہ عبارت میں اس جملہ پر غور فرمائیں ”ہر فرض سے اہم فرض ہے“ اس میں فرض دو ہیں۔ ۱۔ ہر فرض۔ ۲۔ اہم فرض۔ اہم فرض تو وہ دین ہے جو اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتب میں ظاہر ہے اور اس سے اگر مراد اسلام ہے تو پھر ہر فرض سے کون سا فرض مراد ہوگا اس لئے کہ اسلام کے بغیر تو کوئی چیز مسلمان پر فرض نہیں اور جو چیز یا جو حکم بھی فرض ہے اس کی فرضیت تو اسلام کی مرہون منت ہے۔ اس طرح اعلیٰ حضرت بریلوی کی یہ بات سناہ کی ایک ترنگ ہوگی اور اعلیٰ حضرت سے جو پھر یقیناً اعلیٰ حضرت ہی ہیں جنکی اعلیٰ حضرتیاں بیشار ہیں۔

اس لئے ماننا پڑے گا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے ہر فرض اور اہم فرض سے دو علیحدہ فرض مراد لئے ہیں۔ یعنی فرض دو ہیں ایک فرض مطلق جسے ہر فرض کے لفظ سے ظاہر فرمایا ہے اور دوسرا فرض مقید جسے اہم فرض سے بیان فرماتے ہیں۔ مطلق فرض سے آپ کی مراد اسلام ہے اور مقید فرض سے دین رضا خانی۔ تو گویا کہ آپ یہ فرمانا چاہتے ہیں مگر اشاروں میں کہ اسلام بھی ایک مذہب اور دین ہے اور میرا مذہب جو ہر مسلمان کو کا فر کہتا ہے یہ بھی ایک دین ہے اگر دونوں میں عملاً کہیں میرے امتیوں کو تضاد معلوم ہو اور وہ اس مشکل میں مبتلا ہو جائیں کہ اب عمل کس پر کریں تو آپ نے مختصر سے جملے میں اس عظیم مسئلے کو حل فرمادیا کہ میرے دین پر عمل کرو اور اسلامی حکم کو ترک کر دو کیونکہ میرے مذہب پر عمل کرنا۔ ہر فرض سے اہم فرض ہے، اور اس جملے سے پہلا جملہ اسی مفہوم کی تائید بھی کرتا ہے جس میں اسلام پر عمل کرنے کی بایں الفاظ صراحت فرمائی ہے کہ۔ حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔ یعنی اسلام پر عمل کرنے میں آپ پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا شریعت کی اتباع حتی الامکان کے درجہ میں ہے ممکن ہو تو کر لو اور اگر کہیں ممکن نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں، ترک کر دو۔ مگر میرا مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے وہ ممکن ہو تب بھی اور اگر کہیں

بظاہر ناممکن ہو جب بھی ہر حال میں واجب العمل ہے اور واجب العمل ہی رہے گا۔ اعلیٰ حضرت کا مقصد و منشا یہ ہے کہ میں نبی ہوں اور نبی بھی مرزا غلام احمد قادیانی جیسا نہیں جو اپنے کو ظلی اور بروزی کہتا رہا بلکہ میں ایک مستقل نبی ہوں جس کی آمد سے پہلے نبی کا دین منسوخ ہو جاتا ہے تو اس عبارت میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مذاق اڑا کر کفر کا ارتکاب کیا ہے۔

(۴) اعلیٰ حضرت بریلوی کی اسی عبارت کو ایک بار پھر پڑھیں اور غور کریں آپ فرماتے ہیں حتیٰ الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔ اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ (وصایا شریف صفحہ ۱۰۔ مطبوعہ آگرہ دہلی انڈیا)

آپ نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے یہاں کیا غضب کی چال چلی کہ اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین وغیرہ میں آپ نے لفظ اور استعمال فرمایا ہے جو عربی کے لفظ واو کا ترجمہ ہے تو اس عبارت میں شریعت معطوف علیہ اور میرا دین معطوف ہے قانون ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف میں مغائرت ہوتی ہے اس قانون کی رو سے بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے نزدیک شریعت اور ہے اور ان کا اپنا دین اور ہے۔ جس کو لفظ میرا کی مزید تائید بھی حاصل ہے۔ معلوم ہوا کہ ملت رضا خانہ اسلام کے علاوہ کسی اور ملت و مذہب کا نام ہے جسے اسلام سے مغائرت اور تضاد کا شرف بھی حاصل ہے۔

وصایا شریف کی عبارت کا مثالی نوٹ

ایک شخص کسی مرض میں مبتلا ہو کر مسلسل علاج کر داتا رہا مگر اسے اس پیہم علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا تو وہ اپنی زیست سے ناامید ہو کر اپنے تمام اعزاء و اقرباء کو اپنے مرنے سے دو گھنٹے ۱۷ منٹ پہلے بخبر کرتا ہے اور ان سے گفتگو کرتا اور مختلف وصایا کی تلقین کرتا ہے۔ اور اپنے تمام مال کو شرعی حصص کے مطابق تقسیم کرنے کی باتیں کرتا رہتا ہے۔ یہ تمام کچھ کرنے کے بعد دو چیزوں پر اسکی نظر جاتی ہے اور وہ فوراً تمام

اعزہ و اقرباء کو کہتا ہے کہ دیکھو یہ دو چیزیں باقی رہ گئی ہیں جن کے بارے میں نے ابھی تک آپ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اعزاء پوچھتے ہیں کہ حضرت جی ہمیں ابھی تک تو ان دو چیزوں کا علم بھی نہیں کہ وہ کیا ہیں اس لئے پہلے وہ دونوں چیزیں مالہ و ماعلیہ کے ساتھ آپ بتائیں کہ وہ کیا ہیں چنانچہ مرنے والا کہتا ہے کہ وہ دو چیزیں بایں تفصیل ہیں کہ ایک تو اسٹیل کا جگ ہے۔ اور دوسرا چینی کا گلاس۔ اسٹیل کا جگ تو میں نے دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت خرید کیا جب حج بیت اللہ کرنے گیا تھا۔ اور چینی کا یہ گلاس جب میں امریکہ کی تفریح کے لئے گیا تھا۔ تو میرے ایک دوست نے مجھے واٹریٹ دیا تھا وہ تمام ضائع ہو گیا اور صرف یہ گلاس میرے امریکی دوست کی یادگار ہے جو مجھے بہت عزیز ہے اس لئے میں ہر آدمی سے انتہاس کروں گا کہ اس گلاس کو عزیز و محبوب سمجھے۔ چنانچہ اس نے اپنے رشتہ داروں سے کہا کہ تم میری نصیحت کو حسب ضابطہ تحریر کر لو تا کہ میری بات اچھی طرح محفوظ رہ سکے اس کے بعد تمام لواحقین قلم و کاغذ لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اعلیٰ حضرت مجدد بدعات یوں ارشاد فرماتے ہیں:

اور تم سب اتفاق و محبت سے رہو اور حتی الامکان گلاس کی حفاظت کرتے رہنا اور میرا جگ جس کی اہمیت میرے حالات سے ظاہر ہے حفاظت کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

میں ملت رضا خانیہ کے بے لگام و اعظموں سے پوچھتا ہوں کہ اس عبارت میں کیا گلاس کا اور جگ کا حکم ایک سا ہے؟ اور گلاس اور جگ سے ایک ہی چیز مراد ہے؟ اگر آپ کا ارشاد ہو کہ دونوں کی اہمیت بھی یکساں ہے اور دونوں سے مراد بھی ایک ہی ہے تو فقہو المرام جو اس کتاب کے عنوان کی ایک دلیل ہے اور اگر آپ کا ارشاد ہو کہ دونوں کی اہمیت میں بھی فرق ہے اور دونوں چیزیں جدا جدا ہیں۔ یعنی وصیت کرنے والے کا مقصد یہ ہے کہ جگ اور گلاس بمقابلہ تمام چیزوں کے بڑی بہترین چیزیں ہیں لیکن اگر دونوں میں تقابلی کیا جائے تو مرنے والے کے نزدیک گلاس کی اتنی اہمیت نہیں جتنی جگ کی ہے اس لئے وہ کہہ رہا ہے کہ گلاس کی حفاظت کا حکم تو صرف اتنا ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس کی حفاظت کرو اگر کسی اسٹیج پر اس کی حفاظت

کرنی ممکن نہ رہے اور گلاس کے ضائع ہونے کا یقین ہو جائے تو گلاس کو ضائع کر دو اور اس کی حفاظت پر اپنی صلاحیتوں کو ضائع ہونے سے بچالو۔ کیونکہ اس کی حفاظت کی وصیت تو حتی الامکان کے درجہ میں ہے لیکن جگ کی حفاظت کی وصیت تو حتی الامکان کی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ وہ تو اتنی ضروری اور لازمی ہے کہ چاہے تمام دنیا سے مقابلہ کرنا پڑے اور اس کی حفاظت میں چاہے اسلام اور انسانی اقدار سے اتنا دھونا پڑے دھوڈالو مگر جگ کے وجود پر آنچ نہ آنے دو۔ اس مرنے والے نے جو کچھ جگ اور گلاس کے بارے میں کہا ہے بعینہ اسی طرح احمد رضا نے۔ شریعت۔ اور۔ اپنے دین۔ کے بارے کہا ہے۔

شریعت کی اتباع کی تاکید کو حتی الامکان سے ارشاد فرمایا ہے اور اپنے دین پر عمل پیرا ہونے کو ہر فرد سے اہم فرض بتلایا ہے۔ جس کے معنی اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتے ہیں کہ شریعت و اسلام پر عمل کرنا احمد رضا کے نزدیک جہاں تک ہو سکے کے درجہ میں ہے اور اس نے جو دین اور مذہب اپنی کتب میں بیان کیا ہے اس پر عمل کرنا اتنا ضروری اور واجب ہے کہ اس کے تحفظ کے لیے اسلام سے انکار کرنا پڑے تو کرو تمام دنیا کو کافر کہنا پڑے تو کہہ دو۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

کرشن کنھیا کو حاضر و ناظر ماننا پڑے تو مان لو انگریز کی حکومت کو اسلامی حکومت کہنا پڑے تو کہہ دو شیطان کے ساتھ مل کر کھڑے ہونا پڑے تو پی لو، برہمنوں سے رشتہ داری قائم کرنی پڑے تو کر لو۔ غرض یہ ہے کہ سب کچھ کر لو مگر میرا دین جو میری کتب سے ظاہر ہے وہ نہ چھوڑو۔ اب میں آپ سے آپ ہی کی زبان سے پوچھتا ہوں کہ کیا اعلیٰ حضرت بریلوی اتنا بڑا کفر کرنے کے بعد بھی مسلمان ہیں؟

یہ عبارت تو کفر یہ ہے ہی مگر میرے ایک واقف کار رضا خانی نے ایک دفعہ اس پر بحث کے دوران کہا کہ کسی کے کلام میں جب دیگر مویذات نہ ہوں تو حتی المقدور تاویل کی جائے۔ کیا آپ کے پاس اس عبارت کی تائید میں اعلیٰ حضرت کا کوئی اور ارشاد موجود ہے؟

اگر اس عبارت کی توثیق اور تائید کرنے والی اور کوئی عبارت آپ نہیں دکھلا سکتے تو اس عبارت میں

تأویل کریں۔ میں نے جواب میں عرض کیا کہ اس کے دو جواب ہیں:

(۱) پہلا جواب الزامی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر آپ اعلیٰ حضرت بریلوی کی عبارت پر ہمیں تأویل پر مامور فرماتے ہیں تو پھر آپ کو ہمارے اکابر کی عبارت میں تأویل کی پابندی کرنی چاہیئے۔ یہ تو کوئی انصاف نہیں کہ آپ کے اعلیٰ حضرت کی کفریہ عبارت میں ہم تأویل کریں اور آپ ہمارے اکابر پر پابندی کی وہ عبارت جہاں آپ مخالفہ در مغالطہ یا عناد و رعناد کے مرتکب ہوئے ہیں تأویل نہ کریں۔ ماہو جواب یک فہو جوابی۔

(۲) دوسرا جواب تحقیقی۔ اور آپ سے ایک سوال کے جواب پر موقوف ہے پہلے میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ کے اعتراض کا دوسرا جواب عرض کروں گا،

سوال یہ ہے کہ اگر میں یا آپ کہیں کہ میری دینی معلومات ایسی اور اتنی ہیں کہ آج سے قبل جتنے بھی لوگ گزرے ہیں ان کے خواب و خیال میں بھی یہ باتیں نہیں آئی تھیں تو مجھ سے ہم کلام رضا خانی نے کہا کہ ایسا جملہ یا ایسی بات تو محض یادہ گوئی ہی نہیں بلکہ صریح کفر ہے اس لئے کہ دین کی تکمیل تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کردی گئی تھی ہماری دینی معلومات کا مطلب تو یہ ہے کہ جو ہمیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثت میں معلومات حاصل ہوئی ہیں وہی ہمارا سرمایہ اور توشہ نجات ہے۔

اگر میں یا آپ ایسی معلومات کا دعویٰ کریں جو ہم سے پہلوں کو بالکل معلوم نہ تھیں تو یہ ایک نئے دین اور مذہب کے دعویٰ کے مترادف ہو کر صریح کفر بن جائے گا۔ میں نے کہا کہ آپ اپنے ان جملوں کو یاد رکھیں اور اعلیٰ حضرت بریلوی کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیں جو ان کے وصایا شریف کی عبارت کی واضح تائید اور بقول آپ کے صریح کفر ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی فتاویٰ رضویہ کے خطبہ میں یوں لہجہ ترانی فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

وعرائس لفائس کالہن الیاقوت المرجان لم یطمسہن قلبی انس وجان۔

(خطبہ فتاویٰ رضویہ ج ۱ صفحہ ۳۵۔ مطبوعہ مکتبہ علویہ رضویہ فیصل آباد)

آپ کو اس فتاویٰ میں اچھوتی معلومات ملیں گی۔۔۔

ترجمہ: اور ستھری دہتیں گو یا وہ یا قوت و مرجان ہیں۔ جن کو مجھ سے پہلے کسی آدمی اور جن نے ہاتھ نہ لگایا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کا مطلب یہ ہے کہ مجموعہ فتاویٰ رضویہ میں میں نے ایسی تحقیقات جمع کر دی ہیں جو مجھے براہ راست کسی بالائی طاقت سے بغیر کسی انسانی یا بشری واسطے کے حاصل ہوئی ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس طرح کی معلومات سوائے نبی کے کسی کو حاصل نہیں ہوتیں تو گویا مولوی احمد رضا

اس عبارت میں اپنے نبی ہونے اور اپنی معلومات کو جدید دین ہونے کی وضاحت فرمادی یا دصا یا شریف

عبارت کی تائید فرمادی یا اس عبارت کی تائید دصا یا شریف کی عبارت میں کر دی بہر صورت یہ دو

عبارتیں آپ کے سامنے ہیں زمانہ کے تقدم و تاخر کے اعتبار سے جس کو طبعیت چاہے موید یا

بہر صورت ہیں دونوں ہی کفریہ، رضا خانی مؤلف صاحب فرمائیے کچھ سمجھ آیا۔ آپ تو فرماتے ہیں

دیوبندی مذہب اسلام سے ہٹ کر ایک جدید مذہب ہے اور آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی کیا فرما رہے ہیں

کیا یہ اس چور والی بات تو نہیں جو دوڑ رہا تھا اور چور چور کا شور بھی کرتا جا رہا تھا تاکہ لوگ اسے چور نہ سمجھ سکیں

قارئین ذی وقار! آپ نے مابقی تحریر سے خوب سمجھ لیا کہ مولوی احمد رضا نے دونوں عبارات میں

اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر کے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کیا ہے اگر بات صرف

رضا کی عبارت تک ہی محدود رہتی تو کسی قسم کی تاویل کی گنجائش تھی مگر بات اس سے بڑھ کر احمد رضا

اعتقاد تک پہنچتی ہے کہ آیا امت رضا خانیہ نے احمد رضا کے ادعائے نبوت کے بعد اس کو نبی مانا یا نہیں

اسی پر فیصلہ ہو جائیگا۔ لیکن رضا خانیوں نے احمد رضا کو اپنے اشعار و قصائد اور اعلیٰ حضرت کے مدائح میں

حضرت وغیرہ میں نبی تسلیم کیا ہے جس کا ثبوت رضا خانی بریلوی شجرہ طریقت پڑھ کر بخوبی سمجھ لیتا جس

نکس حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر سنگین الزام واقعہ خواب کے جواب میں

آئندہ چل کر پیش کریں گے وہاں پر ملاحظہ فرماتا۔ تو رضا خانی امت نے اعلیٰ حضرت کو نبی تسلیم کرنے

پر بیک نہیں لگائی بلکہ ایک قدم اور آگے اٹھایا اور اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو خدا تک کہہ دیا جس کا ثبوت

نغمۃ الروح صفحہ ۲۳ پر موجود ملاحظہ فرمائیے مطبوعہ بہار پور بریلی انڈیا۔

قارئین کرام! اس قسم کے تمام حوالہ جات بریلوی امت کی اپنی کتب میں موجود ہیں جن سے یہ انکار بھی نہیں کر سکتے اور ہمیں تو صرف اس لئے بدنام کرتے رہتے ہیں تاکہ ان کے گھناؤنے چہروں کی نقاب کشائی نہ ہو جائے اور عوام ان کے چہروں سے ان کے درون خانہ سے واقف ہو کر ان سے متفرق نہ ہو جائیں ورنہ صاف ظاہر ہے کہ مولوی احمد رضا نے اپنے نبی ہونے کی صراحت کی اور اس کی امت نے اسے نبی مان کر اسکی تمام غیر اسلامی تحریروں کو مذہب اسلام کے مقابلہ میں فوقیت دی ہے۔ یہ بات بالکل الم نشرح ہوگئی کہ ملت رضا خانیہ ایک جدید دین اور نئے احکام کا نام ہے۔ یہاں تک پہنچنے کے بعد قاری کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب بریلوی مذہب ایک مستقل غیر سماوی مذہب کا نام ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح دین اسلام ایک مستقل ملت ہے جو مشتمل ہے پانچ ارکان پر اور انہیں ارکان خمسہ کی تفسیر کا نام اسلام ہے تو ملت بریلویہ بھی کچھ ارکان پر مشتمل ہوگی۔ تو آپ تعجب کیجئے بغیر یقین مانجئے کہ میں نے ان کی تمام کتب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور اس کوشش میں رہا کہ اس بریلوی مذہب کے ارکان کیا ہیں تو بڑی محنت و کاوش کے بعد بالآخر میں انکے بریلوی مذہب کے ارکان تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ارکان تو ان کے بریلوی مذہب کے بھی پانچ ہیں مگر ہیں بالکل لرزادینے والے اور اسلام کے ارکان کے بالکل برخلاف چنانچہ پڑھتے جائیں اور ان کی دین دشمنی پر آنسو بہاتے جائیں۔

ملت رضا خانیہ کے ارکان خمسہ

ملت رضا خانیہ کے پانچ رکن جو ان کی کتب میں بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں:

پہلا رکن: جب تک دنیا میں رہو جھوٹ بولتے رہو۔

دوسرا رکن: اپنی جماعت کے علاوہ سب کو کافر کہو۔

تیسرا رکن: خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر ماننے والوں کو کافر اور بے دین کہو اور انبیاء کرام علیہم السلام اور

اولیاء اللہ حتیٰ کہ کرشن کنہیا کا فرنگ سب کو حاضر و ناظر مانو۔

چوتھا رکن: دیوبندیوں کا جو نماز جنازہ پڑھائے وہ کافر و مرتد ہے۔

پانچواں رکن: اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی وسعت قلبی ”کہ طوائف و رنڈیوں کا بکرا و شیرینی خوب دل کھول کر کھاؤ اور ان سے تعلقات وابستہ رکھو۔“

اندازہ فرمائیں کہ جرائم پیشہ کے ساتھ قلبی محبت یوں رکھتے ہیں،، کسی مذہب کی خوبی اور سچائی کا اندازہ اس کے ارکان سے کیا جاتا ہے کیونکہ مذہب تو اپنے ارکان کی شرح کا نام ہے آپ ملت رضا خانیہ کی عقائد اور حسن و خوبی کا اندازہ اس کے ارکان سے فرمائیں۔ نیز ان کی عقل کو داد دیں کہ اصول و ارکان کے بھونڈے وضع کیئے دراصل جس سینہ سے اسلام غائب ہو جاتا ہے تو صاحب سینہ کی کھوپڑی سے عقل بستر بوریا اٹھا کر رخصت ہو جاتی ہے اور بریلوی مذہب کے یہ اصول اور ارکان ایسے ہیں کہ ملت بریلویہ کھوپڑی سے عقل شدہ حال کر چکی ہے۔

حالانکہ اسلام نے جھوٹ سے بچنے کی بڑی سختی سے تاکید فرمائی ہے مگر انہوں نے اپنے کو مسلمان کہے ہوئے پھر بھی نئے دین کی اساس جھوٹ پر معلوم نہیں کیوں رکھی ہے شاید اس لئے کہ

دریا کی موج کو اپنی طغیانوں سے کام

کشتی کسی کی پار ہو یا درمیان رہے

قارئین کرام! آپ خود سوچیں اور سمجھیں کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے جو وصیت کی کہ میرے

دین و مذہب پر چلو یعنی کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرد

سے اہم فرض ہے۔ پر چلو کیا امت محمدیہ اس چودھویں صدی کے دین و مذہب کو اہل سنت و الجماعہ کا دین

و مذہب مان لے گی۔ یاد رکھیں اہل سنت و الجماعہ کے دین و مذہب کی اساس شروع ہی سے سنت نبویہ

اور عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر رہی ہے۔ دین و مذہب وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ملے۔ اور مولوی احمد رضا خان بریلوی یا کسی رضا خانی کو یہ حق نہیں کہ اپنی مختصرات کو دین محمدی میں داخل کرے اور لوگوں کو کہے کہ میرے دین و مذہب پر چلو۔

رضا خانی مؤلف ذرا جتاؤ تو سہی کہ تم نے رضا خانی مذہب کے ارکان خمسہ کے تحت اور فیضان اعلیٰ حضرت کے قانون رضا خانی کے مطابق عمل کرتے ہوئے اکابر اہلسنت دیوبند کی مصدقہ کتاب المہند علی المفسد طبع قدیم کے صفحہ ۵۰ اور طبع جدید کے صفحہ ۹۰ کی بے غبار عبارت یعنی لفظ مذہب پر جاہلانہ اعتراض کیا اور پھر اکابر اہلسنت دیوبند کی کتاب تذکرۃ الرشید کی جلد دوم صفحہ ۷۱ کی بے داغ عبارت کے ایک ٹکڑے پر بے ہنگام اعتراض کر دیا۔ لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان سے ہم نے اپنے اکابر اہلسنت دیوبند کی طویل ترین عبارات کو اصل اور پورا نقل کر کے انکو شرعی دلائل سے بالکل صحیح اور درست ثابت کیا ہے کہ ان پر اعتراض کرنا اپنے کو جہلاء کا سردار ثابت کرتا ہے۔ اور پھر ہم نے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ شاہ ولی محمد ڈہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارات سے یہ بات اظہر من الشمس ثابت کیا ہے کہ اکابر اہلسنت دیوبند کی مصدقہ کتاب المہند علی المفسد اور تذکرۃ الرشید کی عبارت میں شرعاً کوئی اعتراض سرے سے ثابت ہی نہیں ہوتا اور اگر رضا خانی مؤلف ہماری تمام تر تفصیل کے باوجود بھی اپنی ہٹ دھرمی اور بغض و عناد پر ڈٹے رہے تو پھر انکی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے رضا خانی بریلوی مذہب اور رضا خانی قانون کے مطابق یہ فیصلہ بھی جلدی کر لو۔ اور دنیا سے جانے سے قبل کر لو کہ تمہارے نزدیک فقہاء کرام اور حضرت شیخ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی۔ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ شاہ ولی اللہ محمد ڈہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب کیا ہے اور ان حضرات نے اپنے تحریروں میں جو لفظ مذہب استعمال کیا ہے تو ان کے بارے میں اپنا تفصیلی رضا خانی فتویٰ شائع کریں کہ آپ کے رضا خانی قانون میں ان حضرات کو کیا سمجھنا چاہیے

جبکہ علماء اہلسنت دیوبند کی طرح اپنی تحریروں اور عبارات میں ان حضرات نے بھی لفظ مذہب کو بار بار استعمال کیا ہے۔ بینو مفضلًا و توجروا کثیراً۔ ماہو جو ابکم فہو جو ابی۔

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے

دیوار اپنی پہ حماقت تو دیکھیے

محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر الزام

رضا خانی مؤلف نے جب ہی کوئی حوالہ نقل کیا تو خیانت سے نقل کیا یہ ہرگز نہ سوچا کہ اگر کوئی حوالہ جات کی چھان بین کرے تو کیا ہوگا اور رضا خانی مؤلف کی کتاب کی حقیقت یہ ہے کہ اول تا آخر غلط حوالہ جات کی بھرمار ہے اور کسی مجاہد اسلام کا دل چاہے تو رضا خانی مؤلف کی کتاب سامنے رکھ کر اول تا آخر یہ کتب سے حوالہ جات کو ملائے تو آپکو یقین کامل ہو جائے گا کہ بریلویوں کے وکیل رضا خانی مذہب کے پیروکار کی کتاب ابتداء غلط اور انتہاء غلط کا واضح ثبوت ہے اور اسی سے مولوی احمد رضا خان بریلوی کی رضا خانی تعلیمات کا پختہ یقین ہو جائے گا کہ رضا خانی مذہب والوں نے جب ہی کوئی عبارت نقل کی تو عدل و انصاف کے تمام تر تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے خیانت کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھا جبکہ رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی نے فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ رشیدیہ ج ۱۰ صفحہ ۱۰ کا فتویٰ نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا۔

رضا خانی مؤلف کی فتاویٰ رشیدیہ میں خیانت

امکان کذب (جھوٹ) بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے فرمایا اس کے خلاف پردہ قادر ہے مگر با اختیار

خود اس کو نہ کرے گا یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷، طبع دوم)

رضا خانی مؤلف نے امکان کذب کا حوالہ مذکور فتاویٰ رشیدیہ کا یہی فتویٰ اپنی کتاب کے صفحہ ۳۷ کے

علاوہ صفحہ ۱۰۱ پر بھی نقل کیا پھر یہی امکان کذب کا مسئلہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۵/۳۶۸/۳۶۹/۳۷۰/۳۷۱-۳۷۲/۳۷۳/۳۸۱ پر بھی تحریر کیا ہے بات اصل میں کچھ بھی نہیں تھی صرف رضا خانی مؤلف نے رائی کا پہاڑ بنا دیا۔
قارئین محترم: رضا خانی مؤلف نے مندرجہ بالا فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۱۰۵ کا فتویٰ نقل کرنے میں خیانت کی ہے ورنہ فتاویٰ رشیدیہ کے فتویٰ کا ایک ایک لفظ بالکل صحیح اور درست ہے جس پر شرعاً کوئی گرفت نہیں اور خیانت سے نقل کردہ فتویٰ پر رضا خانی مؤلف نے اپنے رضا خانی مزاج شریف کے مطابق اور اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی روح کو خوش کرنے کی خاطر اس پر گھٹا و نا عنوان یہ قائم کر ڈالا۔

”خدا تعالیٰ کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔“ (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

(بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷-طبع دوم)

ایسا مکروہ عنوان تو رضا خانی مؤلف کی اپنی طبیعت رضا خانی کی پسند ہے ورنہ علماء اہلسنت دیوبند کے معتبر اور مشہور فتاویٰ رشیدیہ کے فتویٰ میں اس قسم کا کوئی فتویٰ نہیں کہ جس فتویٰ پہ ایسا عنوان کوئی مسلمان قائم کرنے کی ناپاک جسارت کر سکے یہ سب کچھ رضا خانی مؤلف کی اپنی سینہ زوری اور ذوق رضا خانی ہے کہ شرعی قوانین کے مطابق فتویٰ سے غلط مفہوم کشید کر کے نقل کر دینا یہ سب شریعت اسلامیہ سے روگردانی کا نتیجہ ہے۔ علاوہ ازیں رضا خانی مؤلف نے علماء اہلسنت دیوبند کے فتاویٰ رشیدیہ کے صحیح اور بے غبار فتویٰ پر خلاف شرع عنوان قائم کرنے پر بس نہیں کی بلکہ اس سے بڑھ کر اور آگے قدم اٹھایا اور علماء اہلسنت دیوبند پر مزید سنگین الزام پھر عائد کر دیا یعنی کہ:-

”دیوبندی قانون سے خدا چوری زنا سب کچھ کر سکتا ہے۔“ (بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷-طبع دوم)

حضرات گرامی! علماء اہلسنت دیوبند پر رضا خانی مؤلف کا یہ سنگین الزام ہے جس میں ذرہ برابر صداقت نہیں اور یہ حقیقت اپنی جگہ پر مسلم ہے کہ جو رضا خانی ہو گا وہ قرآن و سنت کے فیضان سے یقیناً محروم ہو گا۔ اور جو قرآن و سنت کا عامل ہو گا وہ رضا خانی ہرگز نہ ہو گا جیسا کہ رضا خانی مؤلف نے فتاویٰ

رشیدیہ کے صحیح اور بے غبار فتویٰ کے ساتھ جو حشر و نشر کیا الامان الحفیظ۔ کیونکہ فتویٰ میں الفاظ کچھ ہیں اور یہ اپنی طرف سے کچھ عنوان قائم کر رہا ہے یعنی عنوان اور معنون میں ذرہ برابر مطابقت نہیں ایسے ہی رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب میں ایسے بیشار گل کھلائے ہیں جو حقیقت سے کوسوں دور ہیں بس ایسے پیر و کار اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت بریلوی کو بخشے ہیں۔

قارئین ذی وقار ذرا توجہ فرمائیے :

رضا خانی مؤلف کو فتاویٰ رشیدیہ کے فتویٰ میں خیانت کرنے پر داد دیجئے کہ فتاویٰ رشیدیہ کا فتویٰ جو کہ کامل چھ سطور پر مشتمل تھا رضا خانی مؤلف نے اس فتویٰ کے شروع سے صرف پونے دو سطریں نقل کرنے کی زحمت گوارا کی اور فتویٰ کی بقیہ عبارت کو غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز سمجھ کر ہضم کر گئے اور فتویٰ کی عبارت میں جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ جیسے قبیح الفاظ کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا اور یہ اضافہ ایک سو چار سمجھا منصوبہ ہے اور اس کے پیچھے کسی متبرک شخصیت کا ہاتھ تو ضرور ہے۔ اور ایسے منصوبہ جات میں اعلیٰ حضرت بریلوی کا عمل دخل ضرور ہوتا ہے۔ اور رضا خانی مؤلف کا ایسے شنیع و قبیح الفاظ کا اضافہ اس کے اپنے رضا خانی مذہب کی مجبوری ہے جو کہ رضا خانی مذہب کے ارکان خمسہ کا ایک رکن ہے جس کا اضافہ کرنا رضا خانی مذہب کے پیر و کار کے لئے از حد درجہ ضروری ہو جاتا ہے۔

قارئین کرام :

آپ حضرات فتاویٰ رشیدیہ کا اصل اور پورا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں پھر آپ کو یقین ہو جائے گا کہ رضا خانی مؤلف نے علماء اہلسنت دیوبند پر کس قدر ظلم و ستم کیا ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ کا اصل اور پورا فتویٰ

بعد از سلام مستون آنکہ آپ نے مسئلہ امکان کذب کو استفسار فرمایا ہے۔ مگر ما امکان کذب ہاں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اس کے خلاف پردہ قادر ہے مگر باختیار خود اس کو نہ کرے گا یہ عقیدہ

بندو کا ہے۔ اور اس عقیدہ پر قرآن شریف اور احادیث صحاح شاہد ہیں اور علمائے امت کا بھی یہی عقیدہ ہے مثلاً فرعون پر اداخل ناز کی وعید ہے مگر اداخل جنت فرعون پر بھی قادر ہے اگرچہ ہرگز جنت اسکو نہ دیوے گا اور یہی مسئلہ نبوت اس وقت میں ہے بندہ کے جملہ احباب یہی کہتے ہیں اسکو اعداء نے دوسری طرح پر بیان کیا ہوگا اس قدرت اور عدم ایقاع کو امکان ذاتی و مجمع بالغیر سے تعبیر کرتے ہیں۔ فقط والسلام

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ صفحہ ۱۰-۱۱۔ طبع قدیم دہلی/طبع جدید کراچی صفحہ ۱۱۳)

حضرات گرامی فتاویٰ رشیدیہ کا فتویٰ رضا خانی مولف کی خیانت کی خوب قطعی کھول رہا ہے اور فتاویٰ رشیدیہ کا فتویٰ جسکو رضا خانی مولف نے خیانت سے پیش کیا وہ بھی آپ نے پڑھا اور ہم نے مندرجہ بالا فتاویٰ رشیدیہ کا اصل اور پورا فتویٰ آپکو پیش کیا ہے اسکو بھی آپ نے پڑھا تو آپکو اب فیصلہ کرنے میں یقین آسانی ہوگی کہ صحیح اور بے غبار عبارات میں اور فتاویٰ میں خیانت کرنا کس کے پیروکاروں کا ذوق ہے اور اصل اور پوری عبارات اور فتاویٰ کو صحیح پیش کرنا یہ کس کے پیروکاروں کا کام ہے آپ یقیناً سمجھ گئے ہوں گے کہ اس قسم کے خلاف شرع جذبات اور اس قسم کی حرکات و سکنات اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اور اس کے رضا خانی پیروکاروں کا ہی جذبہ جہاد ہے اور اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے پیروکاروں کو اس قسم کی خدمات کرنے کی تعلیمات دیں ہیں جس پر رضا خانی عمل کرنے کو فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم اعلیٰ حضرت بریلوی کے ماننے والے بریلوی ہیں۔ رضا خانی مولف نے اپنے جذبہ رضا خانی بریلوی کے تحت ہمارے پیشوا فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کو خیانت سے پیش کیا تا کہ ہر خاص و عام علماء اہلسنت دیوبند سے متنفر ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اعلیٰ حضرت بریلوی کا دامن پکڑ لیں گے لیکن جو خاص و عام صدر الامر شمس الامر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں علماء اہلسنت دیوبند کا دامن مضبوطی سے پکڑ چکے ہیں وہ کیونکر حنفیت کو چھوڑ کر مجددات حامی شرک و بدعت ماجی تو حید و سنت اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کا دامن پکڑے

کا یہ بالکل لغو ہے کہ جنت کے مقابلے میں کون جہنم کو قبول کرے گا سنت کو چھوڑ کر کون بدعت جیسی سخت کو قبول کرے گا۔

خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو چھوڑ کر کون خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو پسند کرے گا ہرگز کوئی بھی ایسا کرے گا بلکہ علماء اہلسنت دیوبند کی تعلیمات جو کہ قرآن و سنت اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روشن تحقیقات کے عین مطابق ہیں انکو یقیناً قبول کرے گا اور اسی پر عمل کرنے کو نجات آخرت کے گا اور اس کے مقابلے میں کوئی بھی بڑے سے بڑا کوئی رضا خانی کیوں نہ ہو کسی کو بھی قطعاً کوئی اہمیت نہیں دے گا۔

قارئین ذی وقار! رضا خانی مؤلف نے علماء اہلسنت دیوبند پر امکان کذب اور وقوع کذب کا جو سنگین الزام عائد کیا ہے اسکا تفصیلی جواب فتاویٰ رشیدیہ ہی سے پڑھیے جس کے صحیح اور درست ہونے پر مکرمہ کے علماء و مفتیان عظام نے مہر تصدیق ثبت کی ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ کا فتویٰ شرعی قوانین کے تحت بالکل صحیح ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ کے فتویٰ کا جواب اول خود محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا اور اس فتویٰ کی تائید و تصدیق مفتیان مکہ مکرمہ نے کی ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ کا فتویٰ من و عن شرعی قوانین کے عین مطابق ہے اور بریلویوں نے محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر سنگین الزام عائد کیا ہے چنانچہ:-

فتاویٰ رشیدیہ کے فتویٰ کا جواب اول

از فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:

وال: ذات باری تعالیٰ عزاسرہ موصوف بصفات کذب ہے یا نہیں اور خدائے تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے یا نہیں اور جو شخص خدائے تعالیٰ کو یہ سمجھے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ کیسا ہے؟

جواب: ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی پاک و منزہ ہے اس سے کہ متصف بصفات کذب کیا جاوے
 عاذا اللہ تعالیٰ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلاً
 جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر ہے ملعون ہے
 اور مخالف قرآن اور حدیث کا اور اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مؤمن نہیں تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون
 علواً کبیراً البتہ یہ عقیدہ الہی ایمان کا سبب کا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مثل فرعون و ہامان و ابی لہب کو قرآن
 میں جہنمی ہونے کا ارشاد فرمایا ہے وہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرے گا۔ مگر وہ تعالیٰ قادر ہے
 اس بات پر کہ ان کو جنت دیدیوے عاجز نہیں ہوگا قادر ہے اگرچہ ایسا اپنے اختیار سے نہ کرے گا۔ قال اللہ
 تعالیٰ ولو شئنا لآتینا کل نفس ہذا و لو لکن حق القول منی لا ملن جہنم من الجنة والناس اجمعین
 اس آیت سے واضح ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا سب کو مؤمن کر دیتا مگر جو فرما چکا ہے اُس کے خلاف نہ کرے
 گا اور یہ سب اختیار سے ہے اضطرار سے نہیں وہ فاعل مختار فعال لما یرید۔ یہ عقیدہ تمام علماء امت کا ہے
 چنانچہ بیضاوی میں تحت تفسیر قوله تعالیٰ ان تغفر لہم الخ لکھا ہے کہ عدم غفران شرک کا مقتضی
 وعید کا ہے ورنہ کوئی امتناع ذاتی نہیں اور یہ ہے عبارت اس کی وعدم غفران الشرک مقتضی الوعد
 فلا امتناع فیہ لذاتہ۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال: بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ما قولکم دام فضلکم فی
 ان اللہ تعالیٰ هل يتصف بصفة الكذب ام لا ومن يعتقد انه يكذب كيف حكمه المتون اما جورین۔
 (آپ کا کیا قول ہے آپ کی فضیلت ہمیشہ باقی رہے اس بات میں کہ کیا اللہ تعالیٰ صفت کذب سے متصف
 ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو یہ اعتقاد رکھے کہ وہ جھوٹ کہہ سکتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے فتویٰ دیجئے اجر حاصل کیجئے)۔
جواب: ان اللہ تعالیٰ منزہ من ان يتصف بصفة الكذب وليست فی کلامہ شائبۃ الكذب

ابداً كما قال الله تعالى ومن اصدق من الله قيلاً ومن يعتقد ويتفوه بالله تعالى يكذب فهو كافر ملعون قطعاً ومخالف الكتاب والسنة واجماع الامة تعالى الله عما يقول الظالمون علواً كبيراً . نعم اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله تعالى في القرآن في فرعون وهامان وامي لهب انهم جهنميون فهو حكم قطعي لا يفعل خلافاً ابدالكنه تعالى قادر على ان يدخل الجنة وليس بعاجز عن ذلك ولا يفتقر هذا مع اختياره قال الله تعالى ولو شئنا لا تيناكل نفس هذها ولكن حق القول مني لاملئن جهنم من الجن والناس اجمعين فيتبين من هذه الآية انه تعالى لو شاء لجعلهم كلهم مؤمنين ولكنه لا يخالف ما قال وكل ذلك بالاختيار لا باصطرار وهو فاعل مختار فعال لما يريد . هذه عقيدة جميع علماء الامة كما قال البيضاوي تحت تفسير قوله تعالى ان تغفر لهم الخ وعدم غفران الشرك مفتضياً لو عيد فلا امتناع فيه لذاته والله تعالى اعلم بالصواب .

(ترجمہ: بے شک کہ اللہ تعالیٰ صفت کذب سے متصف ہونے سے منزہ ہے اور اس کے کلام میں جھوٹ) شاید کبھی نہیں جیسے کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور ”اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچا کون ہے“ اور جو شخص کہ یہ اعتقاد رکھے اور زبان سے کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ کہتا ہے تو وہ قطعی کافر و ملعون ہے اور کتاب و سنت و اجماع امت کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے اس بات سے جو ظالم کہتے ہیں انتہائی پاک ہے ہاں اہل ایمان کا اعتقاد اس بارے میں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرعون و هامان و امی لهب کے بارے میں قرآن میں فرمایا ہے کہ وہ جہنمی ہیں وہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف وہ کبھی نہ فرمائے گا لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ ذات پاک اس پر قادر ہے ان کو جنت میں داخل کر دے اور وہ اس سے عاجز نہیں ہے لیکن باوجود اختیار کے وہ ایسا نہ کرے گا۔ ارشاد الہی ہے اور اگر ہم چاہیں تو ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیں لیکن میرا قول صحیح ہے کہ میں

جہنم کو جن دافس سب سے بھردوں گا تو اس آیت سے ظاہر ہوا کہ وہ ذات پاک اگر چاہے تو سب کو مؤمن بنادے لیکن وہ خلاف اپنے قول کے نہ کرے گا اور یہ سب اختیار سے ہے نہ کہ مجبوری سے اور وہ فاعل مختار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ عقیدہ تمام علماء امت کا ہے جیسا کہ بیضاوی نے اس آیت کی تفسیر کے تحت کہا ہے ان تغفرلہم (اگر تو ان کو بخش دے) اور شرک کا نہ بخشا جاتا وعید کا مقتضی ہے تو اس میں اس کے ذات کے لئے کوئی منع نہیں ہے)۔ کتبہ الاحقر رشید احمد کنکوہی عفی عنہ

(فتاویٰ رشیدیہ جدیدہ مطبوعہ کراچی ص ۹۳ تا ۹۵۔ فتاویٰ رشیدیہ قدیم ۱۶-۱۸ ج مطبوعہ انڈیا)

فتاویٰ رشیدیہ کے فتویٰ کا جواب دوم

رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی کا محدث کنکوہی رحمۃ اللہ علیہ پر کذب باری تعالیٰ اور وقوع کذب باری تعالیٰ کا سنگین الزام اور اسکا دندان شکن جواب ملاحظہ فرمائیں چنانچہ علماء اہلسنت دیوبند کی مصدقہ کتاب المہمد علی المہمد یعنی عقائد علماء دیوبند میں جامع المعقولات والمنقولات شیخ المحمد شین علامہ جلیل بحر العلوم حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں:

السؤال: هل قال الشيخ الاجل علامة الزمان المولوی رشید احمد الکنکوہی بفعلیۃ کذب الباری تعالیٰ وعدم تضلیل قائل ذلک ام هذا من الافتراءات علیہ وعلی التقدير الثاني کیف الجواب عما یقولہ البریلوی انه یضع عنده تحال فتویٰ الشیخ المرحوم بفوتو گراف المشتمل علی ذلک؟

ترجمہ: کیا علامہ زمان مولوی رشید احمد کنکوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے، یا یہ اُن پر بہتان ہے اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

الجواب: الذی نسبوا الی الشیخ الاجل الاوحد الابدجل علامة زمانه فريد عصره و اواله مولد
 و شید احمد گنگوہی من انه كان قائلًا بفعلية الكذب من البارئ تعالى شأنه وعدم تضليل من
 تفوه بذلك فمكذوب عليه رحمه الله تعالى وهو من الاكاذيب التي افترها الا بالالسة الدجالون
 الكذابون فقاتلهم الله انى يؤفكون وجنابه برئ من تلك الزندقة والاحادويكذبهم فترى الشیخ
 قدس سره التي طبعت وشاعت في المجلد الاول من فتاواه الموسومة بالفتاوى الرشيدية على
 صفحة ۱۱۹ منها وهي عربية مصححة مختومة بختام علماء مكة المكرمة بصورة قسره هكذا:

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم ما قولكم دام فضلکم فی ان الله تعالى
 هل يتصف بصفة الكذب ام لا ومن يعتقد انه يكذب كيف حكم الفترنا ماجورين.

الجواب: ان الله تعالى منزّه من ان يتصف بصفة الكذب وليست في كلامه شائبة الكذب
 ابدا كما قال الله تعالى ومن اصدق من الله قيلا ومن يعتقد ويتفوه بان الله تعالى يكذب فهو كافر ملعون
 قطعاً ومخالف للكتاب والسنة واجماع الامة نعم اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله تعالى في القرآن
 في فرعون وهامان وابى لهب انهم جهنميون فهو حكم قطعي لا يفعل خلافة ابد الكنه تعالى
 قادر على ان يدخل الجنة وليس بعاجز عن ذلك ولا يفعل هذا مع اختياره قال الله تعالى ولو
 شئنا لآتينا كل نفس هداها ولكن حق القول مني لاملئن جهنم من الجنة والناس اجمعين فبين
 من هذه الآية انه تعالى لو شاء.

لجعلهم كلهم مؤمنين ولكنه لا يخالف ما قال وكل ذلك بالاختيار لا بالاضطرار وهو لافعل
 مختار لفعال لما يريد. هذه عقيدة جميع علماء الامة كما قال البيضاوي تحت تفسير قوله تعالى
 ان تغفر لهم الخ وعدم غفران الشرك مقتضى الوعيد فلا امتناع فيه لذاته والله اعلم بالصواب.
 كتبه الاحقر رشيد احمد گنگوہی عفی عنہ.

خلاصہ تصحیح علماء مکہ المکرمہ زاد اللہ شرفہا الحمد لمن ہو بہ حقیق ومنہ استمد العون
والترقیق ما جاب بہ العلامة رشید احمد المذکور ہو الحق الذی لا محیض منہ وصلى اللہ علی خاتم
النبین وعلی آلہ وصحبہ وسلم امر برقمہ خادم الشریعہ راجی اللطف خفی محمد صالح ابن
المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکہ المکرمہ حالاً کان اللہ لہما (محمد صالح بن المرحوم
صدیق کمال) رقمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد باہن بصیل بمکہ
المحیمہ غفر اللہ لہ وولوالدیہ ولمشائخہ وجميع المسلمين (محمد سعید بن محمد بصیل) .
الراجی العفو من واهب العطف محمد عابد بن المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیہ
بلدہ اللہ المحیمہ .

صلی اور مسلماء اور ما جاب العلامة رشید احمد فیہ الکفایہ وعلیہ المعمول بل ہو الحق الذی
لا محیض عنہ رقمہ الحقیق خلف بن ابراہیم خادم الفقہ الحنبلیہ بمکہ المشرفہ .
والجواب عما یقول البریلوی انہ یضع عنده تمثال فتویٰ الشیخ المرحوم بفوتو گراف المشتمل
علی ما ذکر ہو انہ من مختلفاتہ اختلقها ووضعها عنده افتراء علی الشیخ قدس سرہ ومثل هذه
الاکاذیب والاختلافات هین علیہ فانه استاذ الاساتذہ فیہا وکلہم عیال علیہ فی زمانہ فانه محرف
مبیس ودجال مکار ربما یصور الامہار ولبس بادلنی من الممیح القادیانی فانه یدعی
الرسالۃ ظاہراً وعلناً وھذا یستتر بالمجددیۃ ویکفر علماء الامۃ کما کفر الوہابیۃ اتباع محمد بن
عبدالوہاب الامۃ خذلہ اللہ تعالیٰ کما خذلہم .

جواب: ترجمہ:- علامہ زمان یکائے دوراں شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف مبتدعین
نے جرم یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے
قائل تھے۔ یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا اور منجملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے

دجالوں نے کی ہے پس خدائے ان کو ہلاک کرے، کہاں جاتے ہیں، جناب مولانا اس زندقہ والحاد سے برلی اور ان کی تکذیب خود مولانا کا فتویٰ کر رہا ہے جو جلد اول فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ تحریر اس کی عربی میں ہے جس پر تصحیح و مواہیر علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں۔

سوال کی صورت یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و نصلی علی رسولہ الکریم آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے اس کا کیا حکم ہے فتویٰ دو، اجر ملے گا۔

جواب: بے شک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کے ساتھ متصف ہو۔ اس کے کالم میں کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے، اور اللہ سے زیادہ سچا کون اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون اور کتاب و سنت و اجماع امت کا مخالف ہے اور اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرعون و ہامان و بولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف کبھی نہ کریگا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں داخل کرنے پر قادر ضرور ہے، عاجز نہیں ہاں البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں وہ فرماتا ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دے دیتے لیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ بھروں گا، جن و انس دونوں سے۔ پس اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مؤمن بنا دیتا لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا اور یہ سب با اختیار ہے بجبوری نہیں کیونکہ وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔ یہ ہی عقیدہ تمام علماء امت کا ہے۔ جیسا کہ بیضاوی نے قول باری تعالیٰ وان تعذر لہم کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ مشرک کا نہ بخشا و عید کا متغفل ہے پس اس میں لذائذ امتناع نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفہا کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ یہ ہے حمد اسی کو ذیبا ہے جو اس کا مستحق ہے اور اسی کی اعانت و توفیق درکار ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکور حق ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا۔ و صلی اللہ علیہ و آلہ

النجین علی آلہ وصحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا خادم شریعت اُمیدوار لطف خفی محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم خفی مفتی مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے لکھا اُمیدوار کمال نسل محمد سعید بن بصل نے، حق تعالیٰ ان کو اور ان کے مشائخ کو اور جملہ مسلمانوں کو بخش دے۔

امیدوار غوثِ وہب العطیہ محمد عابد بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ۔

دُرد و سلام کے بعد، جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے، کافی ہے اور اس پر اعتماد ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مغرب نہیں۔ لکھا حقیر خلف بن ابراہیم خنبلی خادم افتاء مکہ مشرفہ نے۔ اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بیجان باند بننے کو یہ جعل ہے جس کو گھڑ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اسے آسان ہیں کیونکہ وہ اس میں استادوں کا ستارہ ہے اور زمانہ کے لوگ اس کے چیلے۔ کیونکہ تحریف و تلمیس و جعل و مکر کی اس کو عادت ہے۔ اکثر مہریں بتا لیتا ہے، مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں، اس لیے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے علمائے امت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے دہائی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے۔ خدا اس کو بھی انہیں کی طرح رسوا کرے۔

(المہمد علی المہمد صفحہ ۶۳ تا ۶۹، مطبوعہ لاہور)

السوال: هل تعتقدون امکان وقوع الكذب في كلام من كلام المولى عز وجل سبحانه أم كيف الامر.

ترجمہ: کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے؟ یا کیا بات ہے؟

الجواب: نحن و مشائخنا رحمهم الله تعالى ندعن و نتيقن بان كل كلام صدر عن الباري عز وجل او سيصدر عنه فهو معطوع الصدق مجزوم بمطابقته للواقع وليس في كلام من كلامه تعالى شائبة كذب و مظنة خلاف اصلا بلا شبهة و من اعتقد خلاف ذلك او توهم بالكذب في

شی من کلامہ فہو کافر ملحد زندیق لیس لہ شائبۃ من الایمان۔

ترجمہ: ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا وہمہ بھی بالکل نہیں اور اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ کافر، ملحد، زندیق ہے۔ اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔ (المہند علی المنقذ صفحہ ۶۹-۷۰، مطبوعہ لاہور)

فتاویٰ رشیدیہ کے فتویٰ کا جواب سوم

از محقق العصر علامہ جلیل رئیس المناظرین ناشر عقیدۃ الاکابر أسوة الصالحاء مجاہد حق کو مجاہد اسلام علیہ
حقانی حضرت علامہ محمد منظور احمد نعمانی کا فیصلہ کن جواب ملاحظہ فرمائیں:-

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ العزیز پر تکذیب رب العزت
جل جلالہ کا ناپاک بہتان اور اس کا جواب مولوی احمد رضا خان صاحب حسام الحرمین
کے صفحہ ۱۳ پر حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

لم تمادی بہ الحال فی الظلم والضلال حتی صرح فی فتویٰ لہ (قدرايتها بخطه وخط
معینی وقد طبعت مرارا فی بمبئی وغیرہا مع ردھا) ان من یکذب اللہ تعالیٰ بالفعل ویصرح
بحالہ وتعالیٰ قد کذب وصدرت منه هذه العظيمة فلا تنسبوه الی فسق فضلاعن ضلال فضلاع
کفر فان کثیرا من الانمة قد قالوا بقیلہ والماقصاری امرہ انه مخطی فی تأویلہ اولئک الذین
اصمہم اللہ تعالیٰ واعمى ابصارہم ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ (حسام الحرمین صفحہ ۱۳)

(ترجمہ) پھر تو ظلم و گمراہی میں اس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتویٰ میں (جو اس کا مہری دستخطی میں
نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا) صاف لکھ دیا کہ جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کو بالفضل

جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہو چکا تو اُسے کفر بلائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو، اس لیے کہ بہت سے امام ایسا کہہ چکے ہیں جیسا اُس نے کہا بس نہایت کاریہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی ----- یہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہرا کیا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم) (حام الحرمین ص ۱۳)

یہ ناچیز بندہ عرض کرتا ہے کہ کہ حضرت گنگوہی مرحوم کی طرف کسی ایسے فتویٰ کی نسبت کرنا سراسر افتراء اور بہتان ہے پہلی بحث میں تو مولوی احمد رضا خان صاحب نے تحذیر الناس کی متفرق عبارتیں جوڑ کر کفر کی ہسل تیار بھی کر لی تھی۔ یہاں تو یہ بھی ناممکن ہے بھرا اللہ ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مرحوم کے کسی فتوے میں یہ الفاظ موجود نہیں نہ کسی فتویٰ کا یہ مضمون ہے بلکہ درحقیقت یہ صرف اعلیٰ حضرت بریلوی یا ان کے کسی دوسرے ہم پیشہ بزرگ کا افتراء اور بہتان ہے بفضلہ تعالیٰ ہم اور ہمارے اکابر اس شخص کو کافر، مرتد، ملعون سمجھتے ہیں جو خداوند تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے اور اس سے بالفعل صدور کذب کا قائل ہو بلکہ جو بد نصیب اس کے کفر میں شک کرے، ہم اس کو بھی خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ (جن پر خانصاحب اعلیٰ حضرت بریلوی نے یہ تاپاک بہتان باندھا ہے) خود انہیں کے مطبوعہ فتاویٰ کی جلد اول صفحہ ۱۱۸ پر ہے:

ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی پاک و منزہ ہے اس سے کہ متصف بصفات کذب کیا جائے۔ معاذ اللہ تعالیٰ اس کے کلام میں ہرگز شبابہ کذب کا نہیں، قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلاً۔ جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے، یا زبان سے کہے کہ وہ کذب بولتا ہے، وہ قطعاً کافر و ملعون ہے اور مخالف قرآن و حدیث کا اور اجماع امت کا ہے۔ وہ ہرگز مؤمن نہیں تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً۔

ناظرین بالانصاف فیصلہ فرمائیں کہ اس صریح اور چھپے ہوئے فتویٰ کے ہوئے حضرت ممدوح پر یہ افتراء

کرنا کہ معاذ اللہ وہ خدا کو کاذب بالفعل مانتے ہیں یا ایسا بکنے والے کو مسلمان کہتے ہیں، کس مذہب کا شرمناک کاروائی ہے؟ الحساب یوم الحساب!

رہا مولوی احمد رضا خان صاحب کا یہ لکھنا کہ ”میں نے ان کا وہ فتویٰ مع مہرود دستخط پچشم خود دیکھا ہے“ اگر کے جواب میں ہم صرف اس قدر عرض کریں گے کہ جب اس چودھویں صدی کا ایک عالم اور مفتی ایک چھپی ہوئی کثیر الاشاعت کتاب (تحذیر الناس) کی عبارتوں میں قطع و برید کر کے اور صفحہ ۳، ۱۴، ۲۸ کی عبارتوں میں تحریف کر کے ایک کفر کا مضمون گھڑ کے تحذیر الناس کی طرف منسوب کر سکتا ہے تو کسی جلسہ ساز کے لیے کسی کے مہرود دستخط بتالینا کیا مشکل ہے؟ کیا دنیا میں جعلی سکے اور جعلی دستاویزیں تیار کرنے والے موجود نہیں؟

مشہور ہے کہ بریلی اور اُس کے اطراف میں تو اس فن کے بڑے بڑے کامل رہتے ہیں، جن کا ذریعہ معاش یہی جلسہ سازی ہے۔ بہر حال مولوی احمد رضا خان صاحب نے حضرت گنگوہی مرحوم کے جس فتویٰ کا ذکر کیا ہے، اس کی کوئی اصل نہیں فتاویٰ رشیدیہ جو تین جلدوں میں چھپ کر شائع ہو چکا ہے، وہ بھی اس کے ذکر سے خالی ہے بلکہ اس میں اُس کے صریح خلاف چند فتوے موجود ہیں، جن میں سے ایک اوپر نقل بھی کیا جا چکا ہے اور اگر فی الواقعہ صاحب اعلیٰ حضرت بریلوی نے کوئی فتویٰ اس قسم کا دیکھا ہے تو وہ یقیناً ان کے کسی ہم پیشہ بزرگ یا اُن کے کسی پیشرو کی جلسہ سازی اور دیسہ کاری کا نتیجہ ہوگا۔ حضرات علماء و مشائخ کی عزت اور عظمت کو مٹانے کے لیے حاسدوں نے اس سے پہلے بھی اس قسم کی کاروائیاں کی ہیں۔ اس سلسلہ کے چند عبرت آموز واقعات ہم یہاں نقل بھی کرتے ہیں۔

امّت کے جلیل القدر مجتہد اور محدث امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا سے کوچ فرما رہے ہیں اور کوئی بد نصیب حاسد عین اُسی وقت ان کے تکیہ کے نیچے گچھ لکھے ہوئے کاغذات رکھ جاتا ہے، جن میں خالص طحاۃ عقائد اور زندیقانہ خیالات بھرے ہوئے ہیں۔ کیوں؟ صرف اس لیے کہ لوگ ان تحریرات کو

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کاوش و ماغی کا نتیجہ سمجھیں گے اور جب ان کے مضامین اسلامی تعلیمات کے خلاف پائیں گے تو امام سے بدظن ہو جائیں گے اور لوگوں کے دلوں سے ان کی عزت و عظمت نکل جائے گی۔ پھر ہماری دوکان جو امام کے فیض عام کے مقابلہ میں پھسکی پڑ گئی ہے، چمک اٹھے گی۔

امام لغت علامہ محمد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس زندہ تھے مشہور امام اور مرجع خواص و عوام تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث نے ان کے خرمن علم سے خوش چینی کی حاسدین ان کی اس غیر معمولی مقبولیت کو نہ دیکھ سکے اور ان کی عظمت و شہرت کو بٹہ لگانے کے لیے ان کے نام سے پوری ایک کتاب حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطاعن میں تصنیف کر ڈالی جس میں خوب زور شور سے حضرت امام اعظم کی تکفیر بھی کی اور یہ جعلی کتاب دُور دراز مقامات تک شائع کر دی گئی حنفی دنیا میں علامہ فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف نہایت زبردست ہيجان برپا ہو گیا۔ لیکن بیچارے علامہ کو اس کی بالکل بھی خبر نہیں یہاں تک کہ جب وہ کتاب ابو بکر الخياط البغوی الیمانی کے پاس پہنچی تو انہوں نے علامہ فیروز آبادی کو نظر لکھا کہ ”آپ نے کہ یہ کیا کیا؟ علامہ موصوف نے اس کے جواب میں لکھا: اگر وہ کتاب جو افتراء میری طرف منسوب کر دی گئی ہے آپ کے پاس ہو تو فوراً اس کو نذر آتش کر دیجئے۔ خدا کی پناہ!

میں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر ”وانا اعظم المعتقدين في الامام ابی حنیفہ“ (حالانکہ مجھ کو امام کی جناب میں بے انتہا عقیدت ہے) میں نے تو ایک ضخیم کتاب بھی امام کے مناقب عالیہ میں لکھی ہے۔ امام مصطفیٰ قرمانی حنفی نے نہایت جانکاہی سے ”مقدمہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ کی ایک مبسوط شرح لکھی جب ختم کر چکے تو مصر آئے کہ وہاں کے علماء کو دکھلانے کے بعد اس کی اشاعت کریں گے۔ تنصیف بھم اللہ کامیاب تھی بعض حاسدوں کی نظر میں کھٹک گئی اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اس کی اشاعت سے ہماری دوکانوں کی رونق پھسکی پڑ جائے گی۔ کچھ اور تو نہ کر سکے البتہ یہ خیانت کی کہ اس کے ”باب آداب الخلاء“ کے اس مسئلہ میں کہ قضائے حاجت کے وقت آفتاب و ماہتاب کی طرف رخ نہیں کرنا چاہیے اپنی

دیسہ کاری سے اتنا اضافہ کر دیا کہ ”چونکہ ابراہیم علیہ السلام ان دونوں کی عبادت کیا کرتے تھے“ (معاذ اللہ منہ) علامہ قرمانی کو اس شرارت کی کیا خبر تھی انہوں نے لاعلمی میں وہ کتاب علماء مصر کے سامنے پیش کر دی۔ جب ان کی نظر اس دلیل پر پڑی سخت برہم ہوئے اور تمام مصر میں علامہ قرمانی کے خلاف ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ قاضی وقت نے واجب القتل قرار دیا۔ پچارے راتوں رات جان بچا کر مصر سے بھاگے، ورنہ سردیے بغیر پچھا چھوٹنا مشکل تھا۔

عارف ربانی امام عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب ”البواقیت والجواهر“ میں آپ بتی لکھتے ہیں کہ ”بعض حاسدوں نے میری کتاب ”البحر المورود فی الموایق والعہود“ میں میری زندگی ہی میں عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ بڑھا دیے اور تین سال تک مصر و مکہ مکرمہ میں خوب اس کی اشاعت کی جب مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے مشاہیر علماء سے اصل نسخہ پر تصدیقیں لکھوا کر ان ملکوں میں بھیجا۔ وہ خدو کینہ کے مریض اس پر بھی باز نہ آئے اور ان کینوں نے اس کے بعد یہ پروپیگنڈہ کیا کہ جن علماء نے ان تصدیقات لکھی تھیں، اب وہ اس سے رجوع کر رہے ہیں اور اکثر کرچکے ہیں (امام شعرانی لکھتے ہیں کہ) جب مجھے اس کی خبر ہوئی تو میں نے پھر ان حضرات علماء کو تکلیف دی اور خود انہیں کے قلم سے حاسدوں کے اس نئے پروپیگنڈے کی تردید لکھوا کر عرب روانہ کیں، جب کہیں اس فتنہ کا خاتمہ ہوا۔

یہ کتنی کے چند واقعات ہیں تاریخ اور تذکرے کی کتابیں اگر دیکھی جائیں تو بد نصیب حاسدوں کی دیسہ کاریوں کے ان جیسے سیکڑوں شرمناک واقعات ملیں گے۔ پس اگر درحقیقت فاضل بریلوی اپنے اس بیان میں سچے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ بالا مضمون کا کوئی فتویٰ حضرت گنگوہی مرحوم کے مہر دستخط کے ساتھ دیکھا ہے تو یقیناً وہ اسی قبیلہ سے ہے۔ لیکن پھر بھی مولوی احمد رضا خان صاحب کو اس کی بنا پر فکر کا فتویٰ دینا ہرگز جائز نہ تھا، تاوقتیکہ وہ یہ تحقیق نہ کر لیتے کہ یہ فتویٰ حضرت مولانا کا ہے بھی یا نہیں؟ فقہ کا مسلم اور مشہور مسئلہ ہے کہ ”الخط یشبہ الخط“ یعنی ایک انسان کا خط دوسرے کے خط سے مل جاتا ہے

اور خود خان صاحب بریلوی بھی اس سے ناواقف نہیں چنانچہ خط یا تار سے عدم ثبوت رویت ہلال پر استدلال کرتے ہوئے آپ تصریح فرماتے ہیں کہ:

”تمام کتابوں میں تصریح ہے ”الخط يشبه الخط الخط لا يعمل به“

(ملفوظات اعلیٰ حضرت جلد ۲، ص ۵۲۔ مطبوعہ انڈیا)

بہر حال جبکہ رویت ہلال جیسی معمولی باتوں میں خط کا اعتبار نہیں تو پھر تکفیر جیسے اہم معاملہ میں کیونکر اس کا اعتبار ہو سکتا ہے!

رہے وہ دلائل جو خان صاحب بریلوی نے حضرت گنگوہی مرحوم کی طرف اس جعلی فتویٰ کی نسبت صحیح ہونے پر اپنی کتاب ”تمہید ایمان“ میں پیش کیے ہیں وہ نہایت لچر پوچ اور تار عنکبوت سے زیادہ کمزور ہیں۔ ناظرین ذرا ان کو خود بھی دیکھ لیں اور جانچ لیں۔ مولوی احمد رضا خان صاحب موصوف اس جعلی فتویٰ کے متعلق ”تمہید ایمان صفحہ ۳۸-۳۹۔ پر لکھتے ہیں:

یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ۱۳۰۸ھ ہجری میں رسالہ ”صيانة الناس“ کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا، پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا مفصل رد چھپا، پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہرہ رد چھپا، اور فتویٰ دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتویٰ میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوے کا انکار کر دینا سہل تھا، نہ یہی بتلایا کہ مطلب وہ نہیں جو علماء اہل سنیقت مقلد رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔ حشو و زوائد حذف کر دینے کے بعد خان صاحب بریلوی کی اس دلیل کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ:

۱۔ یہ فتویٰ مع رد کے مولا گنگوہی مرحوم کی حیات میں تین مرتبہ چھپا۔

۲۔ انہوں نے تازیست اس فتویٰ کی نسبت سے انکار نہیں کیا، نہ اس کا اور کوئی مطلب بتایا۔

۳۔ اور چونکہ معاملہ سنگین تھا، اس لیے اس خاموشی کو عدم التفات پر بھی محمول نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا ثابت ہو گیا کہ یہ فتویٰ انہیں کا ہے اور اس کا مطلب بھی وہی ہے، جس کی بنا پر ہم نے تکفیر کی ہے۔ اگرچہ خاں صاحب بریلوی کی اس دلیل کا پھر پوچ اور مہمل ہونا ہمارے نقد و تبصرہ کا محتاج نہیں ہر معمولی سی عقل رکھنے والا بھی تھوڑے سے غور و فکر سے اس کی لغویت کو سمجھ سکتا ہے۔ تاہم، سب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ہر جز پر تھوڑی سی روشنی ڈال کر ناظرین سے بھی خاں صاحب بریلوی کے علم و مجددیت کی کچھ داد دلوادی جائے۔

خان صاحب بریلوی کی دلیل کا پہلا بنیادی مقدمہ یہ ہے کہ:

”یہ فتویٰ مولانا گنگوہی کی حیات میں تین مرتبہ مع رد کے چھپا“

اسی مقدمہ سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ یہ جعلی فتویٰ صرف مولانا کے مخالفین نے چھاپا ہے۔ مولانا آپ کے متوسلین کی طرف سے کبھی اس کی اشاعت نہیں ہوئی (خیر اس راز کو تو اہل بسیرت ہی سمجھیں گے) اور اہل حق کے متعلق صرف اتنا بیان کرنا ہے کہ اگر خان صاحب بریلوی کے بیان کو صحیح سمجھ کر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ یہ فتویٰ متعدد بار مع رد کے حضرت گنگوہی مرحوم کی حیات میں چھپ کر شائع ہوا، جب بھی لازم نہیں آتا کہ حضرت کے پاس پہنچا ہو یا ان کو اس کی اطلاع بھی ہوئی ہو، اور اگر ان کے بھیجا گیا تو سوال یہ ہے کہ ذریعہ قطعی تھا یا غیر قطعی؟ پھر کیا خان صاحب بریلوی کو اس کی وصولیابی کی اطلاع ہوئی؟ اگر ہوئی تو وہ ذریعہ قطعی تھا یا ظنی؟ بحث کے اتنے پہلوؤں سے چشم پوشی کر کے کفر کا قطعی یقینی فتویٰ دینا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ بہر حال جب تک قطعی طور پر یہ ثابت نہ ہو جائے کہ فی الواقع حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی ایسا فتویٰ لکھا تھا جس کا قطعی اور متعین مطلب وہی تھا جو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے لکھا ہے اس وقت تک ان جہنمی بنیادوں پر تکفیر قطعاً ناروا اور معصیت ہے۔ حضرت مولانا گنگوہی مرحوم تو ایک گوشہ نشین عارف باللہ تھے جن کا حال بلا مبالغہ یہ تھا:

ہو دائے جاناں زجاں مشتعل ☆ بذکر حبیب از جہاں مشتعل

یہ خاکسار جس کے اوقات کا خاصہ حصہ اب تک اہل باطل ہی کی تواضع میں صرف ہوا ہے آج تک اس جعلی فتوے کے ان تین ایڈیشنوں کی زیارت سے محروم ہے جن کا ذکر خاں صاحب بریلوی فرما رہے ہیں۔ پس ہو سکتا ہے بلکہ قرین قیاس ہے کہ حضرت مرحوم کو اس قصہ کی خبر بھی نہ ہوئی ہو۔ خاں صاحب بریلوی کی دلیل کا دوسرا مقدمہ یہ تھا کہ مولانا گنگوہی مرحوم نے اس فتویٰ سے انکار نہیں کیا، نہ اس کی کوئی تاویل بیان کی۔

اس کے متعلق پہلی گزارش تو یہی ہے کہ جب اطلاع ہی ہے بت نہیں تو انکار کس چیز کا اور تاویل کس بات کی؟ اور فرض کر لیجئے ان کو اطلاع ہوئی، لیکن انھوں نے ناخدا ترس مغتریوں کی اس ناپاک حرکت کو ناقابل توجہ اور شائستہ اعتناء ہی نہ سمجھا، یا ان کے معاملہ کو حوالہ بخدا کر کے سکوت اختیار فرمایا۔ رہا یہ کہ کفر کی نسبت کوئی معمولی بات نہ تھی جس کی طرف التفات نہ کیا جاتا، سوا ذل تو یہ ضروری نہیں کہ دوسرے بھی آپ کے اس نظریہ سے متفق ہوں، ہو سکتا ہے کہ انھوں نے اس لیے انکار کی ضرورت نہ سمجھی ہو کہ ایمان والے خود ہی ایسے ناپاک افترا کی تکذیب کر دیں گے۔ یا انھوں نے بخیال کیا ہو کہ یہ گندگی اچھالنے والے علمی اور مذہبی دنیا میں کوئی مقام نہیں رکھتے، لہذا ان کی بات کا کوئی اعتبار ہی نہ کریگا۔ بہر حال سکوت کے لیے یہ وجوہ بھی ہو سکتے ہیں اور پھر قطع نظر ان تمام باتوں سے، یہ کہنا ہی غلط ہے کہ ”کفر کا معاملہ سنگین تھا“ بے شک خاں صاحب بریلوی کی ”مجددیت“ کے دور سے پہلے تکفیر ایسی ہی غیر معمولی اہمیت رکھتی تھی۔

لیکن خاں صاحب بریلوی کی روح اور ان کی موجودہ ذریت مجھے معاف فرمائے کہ جس دن سے افتاء کا تمدن خاں صاحب بریلوی کے بے باک ہاتھوں میں گیا ہے، اس روز سے تو کفر اتنا سستا ہو گیا کہ اللہ کی پناہ! ندوۃ العلماء والے کافر، جو انھیں کافر نہ کہے وہ کافر۔ علماء دیوبند کافر، جو انھیں کافر نہ کہے وہ کافر۔ غیر مقلدین اہل حدیث کافر، مولانا عبد الباری صاحب فرنگی بھلی کافر، اور تو اور تحریک خلافت میں شرکت کے جرم میں اپنے برادران طریقت مولوی عبد الماجد صاحب بدایونی کافر، مولوی عبد القدیر صاحب بدایونی کافر، کفر کی وہ بے پناہ مشین گن چلی کہ الہی توبہ۔ بریلی کے ڈھائی ہزار انسانوں کے سوا کوئی بھی مسلمان نہ

رہا۔ پس ہو سکتا ہے کہ خان صاحب بریلوی اور ان جیسے کفر باز کسی اللہ والے کو کافر کہیں اور وہ اس شور و غوغا کو نباح الکلاب سمجھتے ہوئے خاموشی اختیار کرے اور اس کا اصول یہ ہو کہ:-

ولقد امر علی النہم یسینی

لمضیت لہم قلت لا یعینی

اور ہو سکتا ہے کہ حضرت مولانا مرحوم کو اطلاع ہوئی ہو اور انہوں نے اس جعلی فتوے سے انکار بھی فرمایا ہو لیکن خان صاحب بریلوی کو اس انکار کی اطلاع نہ ہوئی ہو، پھر عدم اطلاع سے عدم انکار کیونکر سمجھا جاسکتا ہے؟ کیا عدم علم، عدم الشئی کو مستلزم ہے؟

اہل علم اور ارباب انصاف غور فرمائیں کہ کیا اتنے احتمالات کے ہوتے ہوئے بھی تکفیر جائز ہو سکتی ہے؟ دعویٰ تو یہ تھا کہ ”ایسی عظیم احتیاط والے (یعنی خود بدولت جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی) نے ہر گز ان دشنامیوں (حضرت گنگوہی وغیرہ) کو کافر نہ کہا جب تک یقینی، قطعی، واضح، روشن، جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو گیا، جس میں اصلاً اصلاً ہرگز کوئی منجائش کوئی تاویل نہ لکل سکی۔

(تہجد ایمان ص ۲۴)

اور دلیل اس قدر لچر کہ یقین کیا معنی ظن کی بھی مفید نہیں، اور اگر ایسی ہی دلیلوں سے کفر ثابت ہوتا ہے تو پھر تو اسلام اور مسلمانوں کا اللہ ہی حافظ۔ کوئی جاہل یا دیوانہ کسی باخدا کو کافر کہے، وہ اس کو ناقابل خطاب سمجھتے ہوئے اعراض کرے اور اس کے سامنے اپنی صفائی پیش نہ کرے، پس خان صاحب بریلوی کی دلیل سے کافر ہو گیا۔ چہ خوش!

مر ہمیں مفتی و ہمیں فتویٰ

کار ایمان تمام خواہ بہ شد

ادھر فقہائے کرام کی وہ تصریحات کہ اگر ۹۹ احتمال کفر کے ہوں اور صرف ایک احتمال اسلام کا، جب

بھی تکفیر جائز نہیں، اور ادھر چودھویں صدی کے ان خود ساختہ مجدد صاحب بریلوی کی یہ تیز دستی کہ صرف خیال و وہمی مقدمے جوڑ کر نتیجہ نکالا اور تکفیر یقینی قطعی۔ ”ہر کہ شک آرد کا فرگرد“۔

بہیں تفاوت رہ از کجاست تا کجا

یہاں تک تو مناظرانہ بحث تھی لیکن اس کے بعد ہم یہ بھی بتلادینا چاہتے ہیں کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے اخیر زمانہ حیات میں جب آپ کے بعض متوسلین کو اہل بدعت کی اس افترا پر وادی کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے عریضہ لکھ کر حضرت مرحوم سے اس کے متعلق دریافت کیا، حضرت نے جواب میں اپنی برأت اور جعلی فتوے کے لغتی مضمون سے کامل بیزاری ظاہر فرمائی اور خان صاحب بریلوی کو اس کی اطلاع بھی ہوئی، لیکن مگر کا فتویٰ پھر بھی جوں کا توں رہا۔ یہیں سے تکفیر کے ان علبردار اور ان کی ذریت کی تیت بے نقاب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۳۲۳ھ میں حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب مدظلہ نے جب مولوی احمد رضا خاں صاحب کے خاص الخاص عقیدت کیش میاں نجی عبدالرحمن پکھر وی کے ایک رسالہ میں اس جعلی فتوے کا ذکر دیکھا تو اسی وقت حضرت کی خدمت میں گنگوہ عریضہ لکھا کہ حضرت کی طرف اس مضمون کے فتوے کی نسبت کی جا رہی ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟ تو جواب آیا کہ ”یہ سراسر افتراء اور محض بہتان ہے۔ بھلا میں ایسا کیسے لکھ سکتا ہوں؟“ حضرت مرحوم کے اس جواب کا ذکر حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب مدظلہ کے متعدد رسائل ”السحاب المدرار“، ”نزکیۃ الخواطر“ وغیرہ میں آچکا ہے اور یہ تمام رسالے خان صاحب بریلوی کی حیات میں ان کے پاس پہنچ بھی چکے ہیں۔

نیز جب پہلے پہل اس نہان کا چرچا بریلی میں ہوا، تو یہاں سے بھی حضرت کے بعض متوسلین نے گنگوہ عریضہ لکھ کر حقیقت حال دریافت کی۔ اس کے جواب میں بھی حضرت مرحوم نے اپنی بیزاری ظاہر فرمادی اور حضرت مرحوم کی وہ جوابی تحریر بیچنہ خان صاحب بریلوی کو دکھلائی بھی مگر پتھر کے اس دل پر کوئی اثر نہ ہوا اور خدا کا خوف غلطی کے اقرار پر اس کو آمادہ نہ کر سکا۔

ثم قست قلوبكم من بعد ذلك فهي كالحجارة أو أشد قسوة وإن من الحجارة لمانفجر منه الأنهار وإن منها لما يشقق فيخرج منه الماء وإن منها لما يهبط من خشية الله.

(ترجمہ) پھر تمہارے دل سخت ہو گئے، پس وہ پتھروں کی طرح ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت اور بیشک پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹ رہی ہیں، اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو شق ہو جاتے ہیں پھر ان سے پانی نکلتا ہے، اور بعض ان میں وہ ہیں جو خدا کے خوف سے نیچے آگرتے ہیں۔۔۔

یہی وہ حالات اور واقعات ہیں جن کی وجہ سے ہم یہ کہنے اور سمجھنے پر مجبور ہیں کہ خان صاحب کے فتوے کفر کی بنیاد پہلے دن سے کسی غلط فہمی یا علمی لغزش پر نہ تھی بلکہ درحقیقت اس کی بنیاد میں صرف حسد و ہمت پرستی اور نفس پروری کا بے پناہ جذبہ کارفرما تھا؛ و سيعلم الذين ظلموا اني منقلب ينقلبون۔

(منقول از فیصلہ کن مناظرہ ص ۶۴ تا ۸۲ مطبوعہ لاہور)

قارئین محترم: اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کا یہ عجیب ذوق ہے کہ جب

خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں کفریہ اور شرکیہ عقائد تحریر کرتے ہیں تو کسی نہ کسی کو دور نہ بالخصوص علمائے اہلسنت دیوبند کو لفظ وہابی کا سہارا بنا کر اپنے شوق و ذوق کو خوب پورا فرماتے ہیں

جیسا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۹۱ پر خدا تعالیٰ کی ذات پاک کی شدید توہین کی اور کفریہ و شرکیہ و شنیعہ عقائد اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کی طرف جعلی طور پر منسوب کر دیئے تو ایسے ہی

اعلیٰ حضرت سرکار بریلوی نے اپنی کتاب تہدید ایمان بآیات قرآن میں بھی صفحہ ۳۴-۳۵ پر بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کی شان میں توہین آمیز کلمات کفریہ اور شرکیہ تحریر کئے ہیں لیکن اعلیٰ حضرت بریلوی عقائد قبیحہ

و شنیعہ و کفریہ تحریر کرتے وقت یوں طریقہ اختیار فرماتے ہیں کہ جو بھی غیر شرعی کارروائی فرمائیں تو لفظ وہابی کو اپنے لیے بطور ڈھال ضرور استعمال فرماتے ہیں بس ہیں اعلیٰ حضرت جو چاہیں مرضی کریں انکو کوئی روکنے

نہ کئے والا نہیں یہ اپنے خیالات میں بالکل آزاد ہو چکے ہیں ہر عالم دین شریعت اسلامیہ کے قوانین کا پابند ہے مگر اعلیٰ حضرت بریلوی نہیں۔

فہرست کرام ! مولوی احمد رضا خان بریلوی کے رضا خانی مذہب میں عقائد کی مزید تشریح پڑھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنے فتاویٰ رضویہ میں بھی اپنی طرف سے جعلی طور پر خدا تعالیٰ کی شانِ اہمیت میں کیسے کیسے لرزہ خیز عقائد اختراع کیے ہیں اور لگے ہاتھ ان تمام خلاف شرع عقائد کو بھی پڑھ لیجیے کہ آپ کو یقین کامل ہو جائے کہ یہ ہیں اعلیٰ حضرت جو اپنے ان اختراعی عقائد کی بنیاد پر اعلیٰ حضرت بریلوی کے نام سے مشہور اور مانے جاتے ہیں چنانچہ رضا خانی مذہب کے پیروکار اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے اللہ تعالیٰ کی شانِ الوہیت میں وضع کردہ صریح کفریات ملاحظہ فرمائیں:

شانِ الوہیت اور ذوقِ اعلیٰ حضرت بریلوی

رضا خانی مؤلف نے اپنے رضا خانی مذہب کا ثبوت پیش کرتے ہوئے فقیر اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۱۰-۱۱ کی عبارت کو خیانت سے پیش کر کے اس پر رضا خانی قوانین کے تحت امکانِ کذب اور وقوعِ کذب کا بے بنیاد سنگین الزام بھی عائد کر دیا لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے اکابر کے بے غبار اور بے داغ فتویٰ کو اول تا آخر لای دیا نت داری سے نقل کیا ہے تاکہ ہر ایک پر صداقت علماء اہلسنت دیوبند واضح ہو جائے اور ہم رضا خانی مؤلف کو اس کے رضا خانی مذہب کے نایاب بکھرے موتی پیش کرتے ہیں انکو پڑھیے پھر اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے انجام کا بخوبی اندازہ کر لیں۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے فتاویٰ رضویہ کی جلد اول صفحہ نمبر ۹۱ کا عکس مع تائید کے ملاحظہ فرمائیں:

سُنی دارالاشاعت لائل پور کا سلسلہ تبلیغ

الْعَطَايَا الدِّيَوِيَّةُ

النِّكَاحُ وَالرِّضْوَانُ

جلد اول

مصنف ۱۸۸

امام اہل سنت قانع بدعت مجددانہ حاضریہ مؤید ملت طاہرہ
اعلیٰ حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی نقاب

الناشر

سُنی دارالاشاعت علویہ رضویہ، ڈبکوت روڈ۔ لائل پور

(شرقی پرنٹنگ پریس، لاہور)

قارئین ذی وقار! اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے فتاویٰ رضویہ میں جلد اول

صفحہ ۹۱ء پر حق تعالیٰ جل جلالہ کی شان الوہیت میں کئی قسم کے کفریات تحریر کئے ہیں اسکا ٹکس آپ حضرات نے صفحہ گذشتہ پر ملاحظہ فرمایا۔

آپ حضرات نے اعلیٰ حضرت بریلوی کے ذوق اعلیٰ حضرت کا خوب اندازہ فرمایا کہ حق تعالیٰ کی شان میں کفریات تحریر کرتے وقت لفظ وہابی کو اپنے لئے بطور ڈھال استعمال کیا ہے اور حقیقت میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے لفظ وہابی کا سہارا لے کر اپنے صریح کفریہ عقائد باطلہ و فاسدہ کا اظہار کیا ہے اور اپنے کفریہ عقائد کے اظہار کے لئے لفظ وہابی کو اپنے لئے ایک بہترین سہارا بنایا۔ حالانکہ جو کفریہ عقائد اعلیٰ حضرت بریلوی اپنے فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۹۱ء پر علماء اہلسنت دیوبند کی طرف منسوب کئے ہیں اور عبارت کے شروع میں لفظ وہابی لکھا اسکی حقیقت یہ ہے کہ علماء اہلسنت دیوبند جن کو اعلیٰ حضرت بریلوی نے لفظ وہابی سے یاد کرنے کے بعد جن جن کفریہ اور شرکیہ عقائد کی نسبت علماء اہلسنت دیوبند کی طرف کی ہے تو علماء اہلسنت دیوبند کی کسی ایک کتاب میں بھی ایسے کفریہ و شرکیہ عقائد ہرگز تحریر نہیں ہیں۔ اور علماء اہلسنت دیوبند ایسے عقائد کفریہ رکھنے والے کو کافر ملعون مرتد دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت بریلوی کے پیٹ کی پیداوار ہے ورنہ رضا خانی مؤلف اور دیگر رضا خانیوں کو چاہیے کہ آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے لفظ وہابی کا سہارا لیکر جو کفریہ و شرکیہ عقائد اپنے فتاویٰ رضویہ میں نقل کیے ہیں کیا تم عقائد باطلہ علماء اہلسنت دیوبند کی کسی کتاب میں دکھا سکتے ہو تم ہرگز نہیں دکھا سکتے اور قطعاً نہیں دکھا سکتے اور تاقیامت نہیں دکھا سکتے یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت بریلوی کا حق تعالیٰ جل جلالہ کی شان الوہیت میں ذوق اعلیٰ حضرت بریلوی ہے اور ایسے کفریہ و شرکیہ عقائد تم علماء اہلسنت دیوبند کی کسی کتاب میں ہرگز نہ پاؤ گے اور اس قسم کے غلط خلاف شرع اور کفریہ عقائد کی تحریر جب بھی تمہیں ملے گی تو روز روشن کی طرح فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۹۱ء پر ضرور نظر آئے گی اور اعلیٰ حضرت بریلوی کی کمال احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے کہ

مذہب بھی حق تعالیٰ کی شانِ الوہیت جل جلالہ اور شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں تو حسین کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان عبارات کے شروع میں لفظ وہابی کا اضافہ کرتے ہوئے اپنے خیالات فاسدہ اور نظریات باطلہ کا اظہار کرتے ہیں بس یہ ہیں اعلیٰ حضرت جو یقیناً ہیں اعلیٰ حضرت جو حقیقت میں حامی شرک و بدعت اور انی توحید و سنت کا مصداق ہیں۔ رضا خانی مذہب والوں کی حقیقت فتاویٰ رضویہ ج ۱ صفحہ ۹۱ کے حوالہ سے آپ پر بالکل واضح ہو گئی ہے کہ رضا خانی مذہب والے اور اعلیٰ حضرت بریلوی کس قدر تو ہیں الوہیت کے مرکب ثابت ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے ہر خاص و عام کے جذبات سے کھیلنے ہوئے علماء اہلسنت دیوبند کی کتب کے مجموعے حوالے تحریر کیے ہیں حالانکہ علماء اہلسنت دیوبند کی کسی کتاب میں تو ہیں ثابت پر مبنی عقائد قطعاً موجود نہیں ہیں یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت بریلوی کے اختراعات ہیں۔

خدا کے حریف؟

☆ یہ لوگ یادگار، وصایا شریف ہیں	اسلام کے خلاف، خدا کے حریف ہیں
مذہب کے اعتبار سے عضو ضعیف ہیں	اسلام ان کے دشمن الحاد کا شکار
پیشہ کی رو سے تاجردین حنیف ہیں	فطرت کے اعتبار سے دشنام و اشکاف
برطانیہ کے فصل ربیع و خریف ہیں	اتقائے جن سے تابہ سواد طرابلس
یاران بد زبان کے سیاسی حلیف ہیں	اربابِ دین نہاد کی تصویر خانہ ساز
طرزوں کے بیچ و خم کی بنا پر شریف ہیں	سورس سے شرک نوازی میں بے مثال
یہ خانزادگان بریلی شریف ہیں	منفی نہیں، فقیہ نہیں، پیشوا نہیں

(جناب ظفر علی خان)

حضرات گرامی! رضا خانی بریلویوں کے عقائد میں وسعت ظرفی کے چند نمونے مزید ملاحظہ فرمائیے کہ رضا خانی مذہب میں خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں عجیب و غریب لرزہ خیز

قارئین ذی وقار! اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے فتاویٰ رضویہ میں جلد اول صفحہ ۷۹۔ پر حق تعالیٰ جل جلالہ کی شان الوہیت میں کئی قسم کے کفریات تحریر کئے ہیں اسکا عکس آپ حضرات نے صفحہ گذشتہ پر ملاحظہ فرمایا۔

آپ حضرات نے اعلیٰ حضرت بریلوی کے ذوق اعلیٰ حضرت کا خوب اندازہ فرمایا کہ حق تعالیٰ کی شان میں کفریات تحریر کرتے وقت لفظ وہابی کو اپنے لئے بطور ڈھال استعمال کیا ہے اور حقیقت میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے لفظ وہابی کا سہارا لے کر اپنے صریح کفریہ عقائد باطلہ و فاسدہ کا اظہار کیا ہے اور اپنے کفریہ عقائد کے اظہار کے لئے لفظ وہابی کو اپنے لئے ایک بہترین سہارا بنایا۔ حالانکہ جو کفریہ عقائد اعلیٰ حضرت بریلوی اپنے فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۷۹ پر علماء اہلسنت دیوبند کی طرف منسوب کئے ہیں اور عبارت کے شروع میں لفظ وہابی لکھا اسکی حقیقت یہ ہے کہ علماء اہلسنت دیوبند جن کو اعلیٰ حضرت بریلوی نے لفظ وہابی سے یاد کرنے کے بعد جن جن کفریہ اور شرکیہ عقائد کی نسبت علماء اہلسنت دیوبند کی طرف کی ہے تو علماء اہلسنت دیوبند کی کسی ایک کتاب میں بھی ایسے کفریہ و شرکیہ عقائد ہرگز تحریر نہیں ہیں۔ اور علماء اہلسنت دیوبند ایسے عقائد کفریہ رکھنے والے کو کافر ملعون مرتد دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت بریلوی کے پیٹ کی پیداوار ہے ورنہ رضا خانی مؤلف اور دیگر رضا خانیوں کو چاہیے کہ آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے لفظ وہابی کا سہارا لیکر جو کفریہ و شرکیہ عقائد اپنے فتاویٰ رضویہ میں نقل کیے ہیں کیا تم عقائد باطلہ علماء اہلسنت دیوبند کی کسی کتاب میں دکھا سکتے ہو تم ہرگز نہیں دکھا سکتے اور قطعاً نہیں دکھا سکتے اور تا قیامت نہیں دکھا سکتے یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت بریلوی کا حق تعالیٰ جل جلالہ کی شان الوہیت میں ذوق اعلیٰ حضرت بریلوی ہے اور ایسے کفریہ و شرکیہ عقائد تم علماء اہلسنت دیوبند کی کسی کتاب میں ہرگز نہ پاؤ گے اور اس قسم کے غلط خلاف شرع اور کفریہ عقائد کی تحریر جب بھی تمہیں ملے گی تو روز روشن کی طرح فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۷۹ پر ضرور نظر آئے گی اور اعلیٰ حضرت بریلوی کی کمال احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے کہ

جب بھی حق تعالیٰ کی شانِ الوہیت جل جلالہ اور شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں توہین کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان عبارات کے شروع میں لفظ وہابی کا اضافہ کرتے ہوئے اپنے خیالات فاسدہ اور نظریات باطلہ کا اظہار فرما دیتے ہیں بس یہ ہیں اعلیٰ حضرت جو یقیناً ہیں اعلیٰ حضرت جو حقیقت میں حامی شرک و بدعت اور مانی توحید و سنت کا مصداق ہیں۔ رضا خانی مذہب والوں کی حقیقت فتاویٰ رضویہ ج ۱ صفحہ ۷۹ کے حوالہ سے آپ پر بالکل واضح ہو گئی ہے کہ رضا خانی مذہب والے اور اعلیٰ حضرت بریلوی کس قدر توہینِ الوہیت کے مرتکب ثابت ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے ہر خاص و عام کے جذبات سے کھیلتے ہوئے علماء اہلسنت دیوبند کی کتب کے جھوٹے حوالے تحریر کیے ہیں حالانکہ علماء اہلسنت دیوبند کی کسی کتاب میں توہینِ الوہیت پر مبنی عقائد قطعاً موجود نہیں ہیں یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت بریلوی کے اختراعات ہیں۔

خدا کے حریف؟

☆ یہ لوگ یادگار، وصایا شریف ہیں	اسلام کے خلاف، خدا کے حریف ہیں
مذہب کے اعتبار سے عضو ضعیف ہیں	اسلام ان کے دشمن الحاد کا شکار
پیشہ کی رو سے تاجردین حنیف ہیں	فطرت کے اعتبار سے دشنام و اشکاف
برطانیہ کے فصل رنج و خریف ہیں	اقصائے چین سے تابہ سواد طرابلس
یاران بد زبان کے سیاسی حلیف ہیں	اربابِ دہلوی نہاد کی تصویر خانہ ساز
طرزوں کے بیچ و خم کی بنا پر شریف ہیں	سورس سے شرک نوازی میں بے مثال
یہ خاندان بریلی شریف ہیں	مفتی نہیں، فقیہ نہیں، پیشوا نہیں

(جناب ظفر علی خان)

حضرات گرامی! رضا خانی بریلویوں کے عقائد میں وسعتِ ظرفی کے چند نمونے مزید ملاحظہ فرمائیں گے کہ رضا خانی مذہب میں خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں عجیب و غریب لرزہ خیز

تصور ملاحظہ فرمائیں گے کہ جس نے مشکل کے وقت خدا تعالیٰ کو پکارا وہ تو ڈوب گیا اور جس نے مشکل کے وقت مخلوق کا سہارا لیا وہ یقیناً کنارے لگ گیا اس قسم کے خلاف شرع عقائد رضا خانی مذہب کی تعلیم ہے جس کا نمونہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ملفوظات میں پڑھیے۔

خدا تعالیٰ کی ذات پاک اور ارشاد اعلیٰ حضرت بریلوی

ارشاد۔ غالباً حدیقہ ندیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدی جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کی مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا۔ اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی میں کس طرح آؤں فرمایا۔ یا جنید۔ یا جنید۔ کہتا چلا آ اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب بچ رہا تو پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلاتے ہیں۔ یا اللہ کیوں نہ کہوں اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا حضرت میں چلا فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا عرض کی حضرت یہ کیا بات تھی آپ اللہ کہیں تو پار ہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھا کر فرمایا ارے نادان ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں اللہ تک رسائی کی ہوس ہے۔

(ملفوظات احمد رضا بریلوی ج ۱ صفحہ ۱۱۷۔ مطبوعہ مدینہ پہلی شنگ کہنی کراچی)

عقیدہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی

قارئین محترم! آپ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی کتاب تمہید ایمان آیات قرآن عکس مع صفحہ ٹائٹل کے ملاحظہ فرمائیں کہ جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کے بارے میں ہر طرف سے خود ساختہ کفریہ و شرکیہ و قبیحہ و شنیعہ عقائد تحریر کیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:-

مسلمانوں کے لئے مصطفیٰ پیارے کے نام پر قربانو
اُسی پیارے محبوب کی عظمت کے لئے ذرا اس

تمہید ایمان نایاب قرآن

کو ملاحظہ فرمائیے

تصنیف لطیف

مہرِ امانتِ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا مولیٰ مفتی حاجی محمد احمد رضا خان

نامی

مسکد محمد حسن قادری زوری چک سادیچک شریف (گجرات)

پتہ

نوری کتب خانہ اسلام گنج لاہور علی

ہو۔ اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر بھائی یا دوست
یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے
حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا صلی اللہ علیہ وسلم آمین۔

فرقہ دوم

معاندین و دشمنان دین کہ خود افکار ضروریات دین رکھتے ہیں
اور صریح کفر کر کے اپنے اوپر سے نام کفر ٹھانے کو اسلام و قرآن و
خدا اور رسول و ایمان کے ساتھ ٹکڑی کر دیتے اور براہ انوار و تبلیغ و شیوہ
ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریات دین ماننے کی قید
اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا
نام رہ جائے بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے
چاہے رسول کو سڑی سڑی کالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے بلکہ
لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ۝ یہ مسلمانوں کے
دشمن اسلام کے عدد عوام کو پھیلنے اور خدا سے واحد قہار کا دین بدلنے
کے لئے چند شیطانی کرپش کرتے ہیں مگر اول اسلام نام کلمہ گوئی کا
ہے حدیث میں فرمایا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ جس نے
لا الہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائیگا پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر

کیے ہو سکتا ہے۔ مسلمانو! ذرا ہوشیار و خبردار۔ اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اُسے گالیاں دے جڑیاں مارے کچھ کرے اُس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا یوں ہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سٹری سٹری گالیاں دے اُس کا اسلام نہیں بدل سکتا اس مکر کا جواب ایک تو اُسی آئیہ کریمہ ﷺ اَحْسِبْ النَّاسَ مِنْ غَدْرَکِیَا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ میرے ادعا سے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان ہوگا۔ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآن عظیم رو فرما رہا ہے نیز

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا بِقُلِّ لَمْ تَدْعُنَا إِلَى شَيْءٍ نَكْفُرُ بِهِ لَكُنَّا مِمَّنْ لَا حِسَابَ لَہُمْ
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ

یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع الاسلام ہو گئے ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور فرماتا ہے۔

قارئین کرام! اعلیٰ حضرت بریلوی کا یہ اپنا ذوق اعلیٰ حضرت ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں کفریہ الفاظ لکھنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو کسی نہ کسی کو سہارا بنا کر پھر اپنے ذوق اعلیٰ حضرت کا خوب ڈنکا بجاتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی شان میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کفریہ الفاظ تحریر کرتے وقت علماء اہلسنت و یوبند یا کسی اور کا ضرور سہارا لیکر پھر اپنے کفریہ الفاظ پر ملاحظہ فرماتے ہیں جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا بس یہ ہیں ہی اعلیٰ حضرت وہ کچھ کر جاتے ہیں جو ان بس مرضی کرے انہیں اس پر کوئی بھی پوچھنے والا نہیں کیونکہ یہ اعلیٰ حضرت جو ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی عقیدت اور محبت

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی کے ملفوظات عالیہ کا مستند مجموعہ مرآت العاشقین میں اللہ تعالیٰ ساتھ محبت اور عقیدت کا جذبہ ملاحظہ فرمائیں چنانچہ سید محمد سعید تحریر فرماتے ہیں۔

شیخ شبلی کے عشق کا ذکر چمڑا فرمایا شروع شروع میں وہ کھاٹہ کا ایک تھمیل اپنے ساتھ رکھتے تھے اور اللہ کا لفظ سنتے اس کے منہ میں مٹھی بھر کر کھاٹہ ڈال دیتے پھر انکی یہ حالت ہو گئی تھی کہ جس سے اللہ کا سنتے اسے ایک تھپڑ رسید کر دیتے۔ بعد ازاں فرمایا کھاٹہ کھلانے کا یہ مقصد تھا کہ غلبہ محبت میں عاشق جس سے بھی اپنے محبوب کا نام سنتا ہے خوش ہو جاتا ہے اور اسے عزیز رکھتا ہے تھپڑ مارنے کی وجہ یہ تھی کہ جب اللہ غیرت کے مقام میں ہوتا ہے تو وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کے معشوق کا نام اس کے سوا اور کوئی شخص نہ لے اور اسے حالت میں جو شخص معشوق کا نام لیتا ہے عاشق اسے مکروہ سمجھتا ہے۔

(مرآت العاشقین صفحہ ۲۷۰۔ مطبوعہ لاہور)

حضرات گرامی! دین اسلام کی رو سے اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خالق حقیقی رب ذو الجلال سے بے حد محبت ہے۔

تو مندرجہ بالا ملفوظ کے تحت اگر یہ قانون نافذ کر دیا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ذکر و اذکار سے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سختی سے منع فرما دیتے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت تھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کو منع فرما دیتے اور اسی طرح تابعین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ اپنے بعد تبع تابعین کو ذکر خدا سے منع فرما دیتے بس اس طرح تو ذکر الہی کا سلسلہ آہستہ آہستہ بالکل ختم ہو کر رہ جاتا۔ معلوم نہیں مندرجہ بالا ملفوظ کو تحریر کرنے سے بریلوی حضرات اس سے کیا تعلیم عام کرنا چاہتے ہیں اور ہر خاص و عام کو کس مقام پر لانے کی سعی کر رہے ہیں۔

الغرض کہ مندرجہ بالا ملفوظ کی عبارت محل نظر ہے اور یقیناً قابل غور ہے اس پر بریلوی حضرات غور و فکر کریں کہ اگر حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کسی بریلوی کو عشق لگ گیا تو پھر تمام دن گلی کوچوں میں لڑائی وغیرہ کا بازار گرم ہی رہے گا تو اس سے تو رہے سبے لوگ بھی بریلویت سے جلدی تائب ہو کر پکے حنفی بن جائیں گے۔

تبعین اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے پیش کردہ عقائد میں تو بے حد وسعت پائی جاتی ہے جیسا کہ مولوی فیض احمد ایسی مہتمم مدرسہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور، نے اپنی مایہ ناز کتاب: **شہدائے** سے **میٹھانا نام محمد** میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سمجھو اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا سمجھو یہ ایک رمز لطیف ارشاد فرمائی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

خدا مصطفیٰ کی رمز سے ادراک عاجز ہے ☆ خدا کو مصطفیٰ ﷺ جانے محمد کو خدا جانے

(شہد سے میٹھانا نام محمد صفحہ ۷۱۔ مطبوعہ محبوب پرنٹنگ کارپوریشن لاہور)

اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات رضا اور پیغام رضا سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ بقول بریلوی مولوی کے امام انبیاء حبیب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا سمجھو اور خدا تعالیٰ کی ذات پاک کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھو یہ مذہب اسلام کی تعلیم ہرگز نہیں بلکہ تعلیم رضا ہے جسکو بریلوی مولوی

دن رات بیان کرتے ہیں اور ساتھ یہ بھی لگا دیتے ہیں یہ معرفت کی بات ہے جسکو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے
اس لئے مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی نے تو برملا ارشاد فرمایا۔

گر محمد نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خدا مان لیا

پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دعا باز نہیں

(دیوان محمدی صفحہ ۱۰۵۔ طبع اول، ہمدرد پرنٹنگ پریس پرائی سبزی منڈی، ملتان)

مندرجہ بالا شعر میں پہلے محمد سے مراد مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی ہیں اور دوسرے محمد سے مراد
الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہیں تو مندرجہ بالا شعر میں اس عقیدے کا کلام
ثبوت ہے کہ مولوی محمد یار گڑھی والے نے اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تسلیم کر لیا
تو مسلمان ہے دعا باز نہیں یہ عقیدہ بریلوی سراسر اسلام کے خلاف ہے پھر ایک مقام پر اسی مولوی
محمد یار گڑھی والے اپنے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ میں محمد یار گڑھی والا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذات اقدس میں اس قدر فنا ہو گیا ہوں کہ میں ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہونے کی وجہ سے میں
خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن کر نکل آیا ہوں۔

حضرات گرامی! اس بریلوی مولوی کا یہ قول کفریہ اور شرکیہ ہے جس کا مذہب اسلام سے کوئی
تعلق نہیں۔

مولوی محمد یار گڑھی والے کا لرزہ خیز ارشاد

محمدؐ میں فنا ہو کر محمدؐ بن کے نکلا ہے ☆ حبیب کبریا کا شیخ فانی دیکھتے جاؤ

(دیوان محمدی صفحہ ۹۳۔ طبع اول ملتان)

اس کے علاوہ مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی پھر ایک بار اپنے مخصوص انداز میں مطلق

ارشاد فرما رہے ہیں اسے انکی ملاحظہ فرمائیے!

جو محمد ﷺ میں فتا ہو کر محمد ﷺ نہ بنے

کیوں اُسے دار پر لکائیں شریعت والے

(دیوان محمدی صفحہ ۹۷۔ طبع اول ملتان)

مندرجہ بالا شعر میں مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی نے تو عقیدہ بیان کرتے وقت حد ہی کردی اور بریلوی مولوی نے یہ قطعاً نہ سوچا کہ میں اپنی عاقبت تباہ و برباد کر رہا ہوں بلکہ اپنے رضا خانی عشق اور اپنے خلاف شرع جنون میں کہتا جا رہا ہے بس کہتا ہی جا رہا ہے۔ کہ جو کوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں فتا ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ بن جائے تو اسے شریعت والے تختہ دار پر لٹکا دیتے ہیں۔ یہ کس قدر غضب کی بات ہے کہ بریلوی مولوی محمد یار گڑھی والا کبھی تو اپنے کو آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اعلیٰ پر لانے کا شیطانی خواب دیکھ رہا ہے اور کبھی کچھ کہہ دیتا ہے۔ مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی کا کام دیوان محمدی حقیقت میں اس کی حالت سُکر کی گفتگو ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں کیونکہ جو شعر بھی بولا ہے اُسی میں شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدود سے تجاوز کیا ہے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا اشعار مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تعلیمات رضا اور پیغام رضا کا نتیجہ ہیں اور یہ سب مولوی محمد یار گڑھی والے کی خام خیالی ہے اور اس کے مندرجہ بالا سب لہجہ اور لغو عقیدے کا شریعت اسلامیہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں یہ سب بریلوی مولوی کا خود ساختہ عقیدہ ہے جسے وہ بڑی جرأت اور دلیری سے بیان کر رہے ہیں اور بریلوی مولوی کے مندرجہ بالا لفظ عقیدے پر قرآن و حدیث میں یقیناً ایک بھی دلیل نہ ملے گی۔ یہ سب بریلوی مولویوں کے ادہام ہیں اور ان حضرات کے عقائد قرآن و سنت سے ہٹ کر ادہام پر مبنی ہوتے ہیں علاوہ ازیں مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی نے تو انہوں کو بھی ایک حیران کن مقام پر یوں لاکھڑا کر دیا کہ ارشاد فرمایا ملاحظہ فرمائیں:

نہ خالق ہوں نہ مخلوق

کون ہے وہ جو میرے درد کا درماں سوچے ☆ کون ہے جو میرے کفر کا ایماں سوچے
 نہ ہی مسلم ہوں نہ کافر نہ گدا ہوں نہ خدا ☆ مجھے سوچے تو کوئی سر بگریباں سوچے
 سب سے ملتا ہوں مگر سب سے جدا رہتا ہوں ☆ وہ حقیقت ہوں جسے عشق کا ناداں سوچے
 شیخ کا وہم برہمن کا گماں کیا سمجھے ☆ کیوں مجھے فلسفی خاک بداماں سوچے
 نہ محمد ہوں نہ احمد نہ ہوں واحد زاہد ☆ مجھے سوچے تو فقط حیرت حیراں سوچے

(دیوان محمدی صفحہ ۹۶۔ طبع اول، ہمدرد پرنٹنگ پریس پرائی سبزی منڈی ملتان)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی کی سراسر لغویات اور سراسر خلاف شرع اشعار جو اس کی ذاتی بیہودہ ذہنیت کی اختراعات ہیں اس کے سوا اور کچھ نہیں اور انہی حضرت بریلوی کے پیروکار بریلوی مولوی بھی عجیب ہی ہوتے ہیں کہ ایک مقام پر مولوی محمد یار گڑھی والے نے یوں کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں فنا ہو کر محمد بن کر نکلا ہے پھر اس کے بعد ایک دوسرے مقام پر یوں کہا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں فنا ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ بنے تو اسے شریعت والے تختہ دار پر لٹکا دیتے ہیں پھر ایک تیسرے مقام پر تو حد ہی کر دی کہ فرمایا کہ میں نہ محمد ہوں نہ زاہد ہوں اور نہ ہی مسلم ہوں نہ گدا ہوں اور نہ کافر ہوں۔ تو پھر سوچنے والی بات یہ ہے کہ پھر ظن غالب ہے کہ یہ کوئی منافق ہوگا اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یا پھر اس بریلوی مولوی کا کسی ناری مخلوق سے تعلق ہوگا ہم اس کے بارے میں فیصلہ کرنے میں بے حد پریشان ہیں کہ اس کو کس جنس سے مانیں اور اس بات کو خدا پر چھوڑتے ہیں وہی جانے کیا تم ہو ہمیں اس سے کیا غرض۔ اور نہ مخلوق جسے سوچنے والے سوچیں تو فقط حیران کن سوچیں۔ تو اس مولوی نے یہ نہیں فرمایا کہ میں محمد یار گڑھی والا کون سی جنس سے تعلق رکھتا ہوں اور یہ

لڑائی سوچنے والی اور یقیناً حیران کن بات ہے کہ انکی نسبت کون سی مجلس کے ساتھ کی جائے انہوں نے تو واقعی اپنی اختراعی غلط حرکت سے ہر ایک کو بہت بڑی آزمائش اور یقیناً ایک بہت بڑے امتحان میں ڈال دیا ہے جس اس قسم کی فرسودہ اور بے معنی اور لالچ یعنی بیہودہ باتیں ان حضرات کی کتب میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

حضرات گرامی! رضا خانی بریلوی مکتبہ فکر کی کتاب فوائد فریدیہ کا اردو ترجمہ مسیحی بہ فیوضات فریدیہ کا حوالہ بھی پڑھتے جائیے تاکہ آپ پر یہ بات بخوبی واضح ہو جائے کہ جو رضا خانی بریلوی مولف علماء اہلسنت دیوبند کے قرآن و سنت پر مبنی عقائد کو بگاڑنے پر شرعاً بہت بڑے مجرم بن چکے ہیں تو ان کے قرآن و سنت کے سراسر خلاف کفریہ عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں جیسا کہ آپ نے اس سے قبل بھی ان کے کفریہ عقائد ملاحظہ فرمائے ہیں چنانچہ فوائد فریدیہ کی عبارت درج ذیل ہے:

فوائد فریدیہ کی عبارت اور شان خدا

فرمایا ہے حقیقی موحد اور حقیقی مشرک خدا جل شانہ ہے۔

(فوائد فریدیہ اردو ترجمہ مسیحی فیوضات فریدیہ صفحہ ۸۲۔ طبع اول ڈیرہ غازی خان)

قارئین کرام! بس یہ ہے مقام بریلوی مذہب میں ذات خدا کا یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے پیغام رضا اور تعلیمات رضا کے فیضان ہیں کہ خالق کائنات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کی توہین بھی کرتے رہو پھر بھی سستی ہی رہو گے۔

اب خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں رضا خانی مولوی مفتی احمد یار گجراتی بریلوی کی بھی سنتے جائیے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں چنانچہ اپنی کتاب **جاء الحق وزهق الباطل** میں تحریر کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ حاضر و ناظر اور بریلوی عقیدہ

ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں خدائے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔

(جاء الحق وزهق الباطل صفحہ ۱۶۱)

علامہ ازیر رضا خاں مولوی مفتی احمد یار خاں گجراتی بریلوی کی بھی مزید سٹے جائے گے وہ خدا تعالیٰ کی

ذات پاک کے بارے میں مسلمانوں کو کس کفریہ عقیدہ پر قائم رہنے کی تاکید فرما رہے ہیں چنانچہ اپنی کتاب
جاء الحق وزهق الباطل میں ہی ارشاد فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ حاضر و ناظر اور توحید رضا خانی

خدا کو ہر جگہ میں (موجود) ماننا بے دینی ہے ہر جگہ میں (موجود) ہونا تو رسول خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے۔

(جاء الحق وزهق الباطل صفحہ ۱۶۲)

قارئین ذی وقار! آپ نے بریلویوں کا عقیدہ ملاحظہ فرمایا کہ توحید رضا خانی بریلوی کے قانون
کے مطابق خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھنے والے پر بے دین ہونے کا
فتویٰ لگتا ہے جس کو آپ نے بھی پڑھا ہے اور اب قرآن مجید سے اللہ تعالیٰ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے
بارے میں پڑھ لیجئے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی ذات پاک کے بارے میں ہر جگہ حاضر و ناظر کا عقیدہ
رکھنے کا حکم دے رہا ہے۔

اور بریلوی مولوی مخلوق خدا کو کس غلط اور کفریہ عقیدے کی طرف لیجا رہے ہیں۔ اور قرآن پاک کی
آیت بریلویوں کے خلاف شرع عقیدے پر کیسی ضرب کاری لگا رہی ہے کہ ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ
موجود فقط اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور کوئی نہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ اَبْغَثُ مِنْ لِّسَانٍ

لَا تُرْسِدُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ الْأَمْوِمِغُهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا لَمْ يُنَبِّهِمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (پارہ نمبر ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت نمبر ۷)

(ترجمہ) اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں جہاں کہیں تین شخصوں کی سرکوشی ہو تو چوتھا وہ (خدا) موجود ہے اور پانچ کی تو چھٹا وہ اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے جہاں کہیں ہوں پھر انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

مخلوق کے بارے میں حاضر و ناظر کا جذبہ

قارئین محترم: یہ کتنی عجیب بات ہے کہ بریلوی مولوی ذات خدا تعالیٰ کو ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ماننے پر تو بے دین ہونے کا فتویٰ لگائیں لیکن جب اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم حتیٰ کہ کرشن کنہیا کافر کا تذکرہ ہو تو اس قدر وسیع الظرف ہونے کا جذبہ اختیار کریں کہ بغیر شرعی قوانین پر نظر ڈالے ہوئے ہر ملا ہر جگہ حاضر و ناظر اور موجود ہونے کا فتویٰ صادر فرمائیں چنانچہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کا اپنے ملفوظات شریف اور احکام شریعت میں واضح ارشاد موجود ہے کہ فتح محمد ایک ولی اللہ اور کافر کرشن کنہیا ایک وقت میں کئی سو جگہیں موجود ہو جاتا تھا۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

ارشاد امثال اگر ہوں گے تو جسم کے انکی روح پاک ان تمام اجسام سے متعلق ہو کر تصرف فرمائے گی تو اذروئے روح و حقیقت وہی ایک ذات ہر جگہ موجود ہے یہ بھی فہم ظاہر میں ورنہ وسیع سائل شریف میں حضرت سید فتح محمد سرۃ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لیجانا تحریر فرمایا ہے اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی حضرت نے وقت واحد میں دس جگہ تشریف لیجانے کا وعدہ فرمایا ہے یہ کیونکر ہو سکے گا شیخ نے فرمایا کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا فتح محمد اگرچہ چند جگہ ایک وقت میں

(موجود) ہو تو کیا تعجب ہے۔ (ملفوظات احمد رضا خان بریلوی ج ۱ صفحہ ۱۲۸، مطبوعہ کراچی)

علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت بریلوی کی احکام شریعت کا فتویٰ بھی پڑھتے جاتے ہیں:-

انہوں نے ایک ولی کامل شیخ فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک کشن کنہیا کافر کے ہر جگہ موجود ہونے کا دائرہ تحریر فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت زبدۃ العارفین سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں کہ بارہ رسالت میں پیش اور سرکار کو مقبول ہو چکی صفحہ ۱۷۱ میں فرماتے ہیں:

مخدوم شیخ ابوالفتح جون پوری دادر ماہ ربیع الاول بجہت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ازادہ جا استدعا آرد کہ بعد از نماز پیشین حاضر شوند ہر دہ استدعا قبول کردند حاضران پر سیدنا اے مخدوم ہر دہ استدعا و مقبول فرمودید و ہر جا بعد از نماز پیشین حاضر باید شد چگونہ میر خواہد آمد فرمودہ کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضرید اگر ابوالفتح دہ جا حاضر شود چه عجب۔ (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۹۳۔ مطبوعہ مدینہ پبلنگ کمپنی کراچی)

نوٹ: مندرجہ بالا بریلوی عقائد آپ حضرات نے بخوبی پڑھ لیئے کہ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر ماننا بپا و بینی اور خلاف شرع تصور کرتے ہیں اور ولی کامل کو اور کرشن کنہیا کافر کو حتیٰ کہ شیطان ملعون کو بھی بڑی ڈھٹائی سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے پر بے حد خوش اور راضی ہوتے ہیں۔ کیونکہ شیطان کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے سے بریلوی عقیدے کو اور عقیدہ رکھنے والوں کو خوب تقویت ملتی ہے اور یہ مسئلہ بھی قابل غور ہے کہ بریلوی جب ہی کوئی بات کرتے ہیں تو انہیں شیطان ملعون کی یاد کیوں کر آ جاتی ہے اور ان کے عقیدے کی پختگی کے دلائل کا سہارا صرف عنوان شیطان ہوتا ہے اور بس کیونکہ ان کے دامن رضا خانی میں اللہ تعالیٰ نے یہی کچھ رکھا ہے قسمت اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا یہ سب عطا ذات خدا ہی کی ہے وہ ذات پاک جو چاہے عطا کرے اور جیسے تقسیم کرے اُس سے کوئی پوچھنے والا ہی نہیں وہ خدا سب کو پوچھنے والا ہے۔

حضرات گرامی! بس یہ ہیں بریلوی حضرات جو اپنے سوا کسی اور کو مسلمان تصور ہی نہیں کرتے

اور انکا عقیدہ خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں آپ نے بخوبی پڑھ لیا ہے۔ اب اس کے بعد آپ حضرات بریلوی مولویوں کی ابلیس کے ساتھ حسن و عقیدت بھی پڑھ لیجئے کہ بریلوی حضرات کو ابلیس کے ساتھ روحانی طور پر بہت گہرا تعلق ہے کہ جسکی بنا پر ابلیس کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور موجود ماننے پر بہت ہی زور دیا جاتا ہے اور یہ بھی کیسی عمدہ بات ہے کہ بریلوی مولوی ابلیس کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور موجود ماننے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور ملک الموت کو درمیان میں سہارا بنا کر پھر ابلیس کے بارے میں وسعت قلبی کا یوں مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبدالسمیع رام پوری بریلوی تحریر فرماتے ہیں عبارت ملاحظہ فرمائیں:

عزازیل کی حاضری؟

اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

(انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ صفحہ ۷۷ انا شر اشرنی کتب خانہ اندرونی دہلی دروازہ لاہور)

قارئین کرام! بریلوی مولویوں کے ذوق پر قربان جائیں کہ یہ لوگ عجب ذوق کے مالک ہیں کہ خدا تعالیٰ جو تمام مخلوقات کا خالق اور مالک ہے اسکو تو ہر جگہ حاضر و ناظر اور موجود ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں بے دین ہونے کا فتویٰ دیدیا اور ذات خدا کی مخلوق کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور موجود حتیٰ کہ کافر اور ابلیس کو بھی ہر جگہ حاضر و ناظر اور موجود ماننے کو بڑی وسعت قلبی سے تسلیم کر لیا اور کرشن کہنیا کافر کو بھی اپنے دل میں ایسی وسعت دی کہ اسکو ہر جگہ حاضر و ناظر اور موجود مان لیا۔ اور پھر ابلیس اور کافر کے ہر جگہ حاضر و ناظر اور موجود ہو جانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور ملک الموت کو درمیان میں سہارا بنایا تا کہ کافر کرشن کہنیا اور ابلیس کے ہر جگہ موجود ہونے میں کسی کو شک و شبہ نہ رہے۔

حضرات گرامی! خدا تعالیٰ کے حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود ہونے کے بارے میں حضرات نے بریلوی عقائد بخوبی پڑھ لیئے ہیں اب ان کا اللہ ہی حافظ ہے یہ حضرات شرعی حدود سے دور جا چکے ہیں اور اب ان کا لوٹ کر آنا ناممکن ہو چکا ہے۔

قارئین کرام! شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کلمہ پڑھنے والے کے دل پر دست کر رہی ہے کہ اے مسلمان یہ عقیدہ قائم رکھلے اور اس عقیدہ پر مضبوط ہو جا کہ جہاں کہیں تین آدمی مشورہ کر تو چوتھا خدا موجود ہوتا ہے اور جہاں کہیں چار آدمی مشورہ کریں تو پانچواں خدا موجود ہوتا ہے اور جہاں کہیں پانچ آدمی مشورہ کریں تو وہاں چھ خدا تعالیٰ موجود ہوتا ہے یعنی جہاں کہیں کوئی مشورہ کرے وہاں خدا موجود ہوتے ہیں اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ قرآن مجید نے بتا دیا ہے کہ ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود صرف خدا تعالیٰ شان اور صفت ہے۔ مخلوق خدا ہر جگہ موجود نہیں ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا اور ہر جگہ موجود ہونا یہ خاصہ خدا تعالیٰ ہے مخلوق میں یہ صفت ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود اپنی شان الوہیت کے ساتھ ہے اپنی شان الوہیت کے ساتھ ہر جگہ موجود اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔

اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا قرآن مجید کی آیت کریمہ کا منکر ہے اور قرآن مجید کی آیت کا منکر انجام بہت جلد دیکھ لے گا۔ اور دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیے کہ قرآن پاک کی آیت کریمہ کا منکر اسلام سے خارج ہے۔ اور بریلویوں کا یہ عقیدہ جیسا کہ مولوی مفتی احمد یار خاں گجراتی بریلوی نے اپنی کتاب جاء الحق وزهق الباطل میں تحریر کیا ہے وہ سراسر باطل ہے کیونکہ قرآن مجید واضح اعلان کر رہا ہے کہ مخلوق ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ملاحظہ فرمائیں۔

حق تعالیٰ کا ارشاد اور عقیدہ حاضر و ناظر

(۱) وما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم ايهم يكفل مريم وما كنت لديهم اذ يختصمون.

(سورہ آل عمران آیت نمبر ۴۳ پارہ نمبر ۳)

(ترجمہ) اور تم ان کے پاس (موجود) نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑا کر رہے تھے،

(۲) وما كنت لديهم اذ اجمعوا امرهم وهم يمكرون. (سورہ یوسف آیت نمبر ۱۰۲ پارہ نمبر ۱۳)

(ترجمہ) اور تم ان کے پاس (موجود) نہ تھے جب انہوں نے اپنا کام پکا کیا تھا اور وہ فریب کرنے لگے۔

(۳) وما كنت بجانب الغربي اذ قضينا الى موسى الامر وما كنت من الشاهدين.

(سورہ القصص آیت نمبر ۴۴ پارہ نمبر ۲۰)

(ترجمہ) اور تم طور کی جانب مغرب میں (موجود) نہ تھے جبکہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا اور اس وقت حاضر نہ تھے۔

(۴) وما كنت ثاوياً في اهل مدين تتلوا عليهم ايننا ولكنا كننا مرسلين.

(سورہ القصص آیت نمبر ۴۵ پارہ نمبر ۲۰)

(ترجمہ) اور نہ تم اہل مدین میں مقیم تھے ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم رسول بنانے والے ہوئے۔

(۵) وما كنت بجانب الطور اذ نادينا. (سورہ القصص آیت نمبر ۴۶ پارہ نمبر ۲۰)

(ترجمہ) اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب کہ ہم نے آواز دی۔

حضرات گرامی! آپ حق تعالیٰ کے ارشادات کو پڑھا اور بریلوی عقائد کو بھی پڑھا تو آپ

پر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ پاک و ہند میں رضا خانی بریلوی طبقہ ہی ایک ایسا گروہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں مانتا جو کہ خالق و مالک کائنات ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانتا ہے یہ بریلوی عقائد رکھنے والوں کی عجیب منطق ہے کہ قرآن کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور بریلوی عقیدہ ہے کہ ایسا نہیں ہے۔

العیاذ باللہ۔ العیاذ باللہ۔

اور قرآن کہہ رہا ہے کہ مخلوق ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہے اور بریلوی عقیدہ ہے کہ ہر جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ حتیٰ کہ کرشن کہنیا کافر اور ابلیس لعین بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں بس انکا خدا ہی حافظ ہے اور بریلوی ایسے ہی عقائد عوام الناس کو بتا رہے ہیں اور اپنے ان عقائد کو ہی جو کہ سراسر قرآن و حدیث کے بالکل خلاف اور متصادم و متضاد ہیں انکو توشہ آخرت سمجھتے ہیں۔

حضرات گرامی! رضا خانی بریلوی عقیدہ ہے کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا تعالیٰ کی صفت نہیں بلکہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے اور خدا تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانتا ہے دینی ہے اور ایسے ہی عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں چنانچہ عیسائیوں کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

حاضر و ناظر اور عیسائیوں کا عقیدہ

اے میرے یسوع میں ایمان رکھتا ہوں کہ تو ہر جگہ موجود ہے۔ (کیسٹووک عبادت کی کتاب صفحہ ۱۸)

اسکی تشریح میں عیسائی پادری عماد الدین لکھتے ہیں:

یعنی یسوع ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ (تفتیش الاولیاء صفحہ ۱۰۸)

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ جو مجلس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر منعقد کی گئی ہو وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں (حضرت یسوع فرماتے ہیں) کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں

میں اُن کے بیچ میں ہوں۔ (انجیل متی باب ۱۸ آیت نمبر ۲۰)

قارئین محترم: مخلوق کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے مسلمانوں کا ہرگز نہیں لیکن شریعت اسلامیہ کی رو سے ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا خاصہ ہے اور ہر جگہ موجود ہونا یہ صرف حق تعالیٰ ہی کی شان ہے اور مخلوق میں یہ صفت ہرگز نہیں پائی جاتی کیونکہ ولی کامل حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دیوان باہو میں بھی ایسے ہی ارشاد فرمایا ہے اسکو بھی پڑھ لیجئے اور بریلوی عقیدہ پر نظر کیجئے کہ کون قرآن وحدیث اور اولیاء اللہ کی تعلیمات کا انکار کر رہا ہے۔

ولی کامل حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

یقین دائم دریں عالم کہ لا معبود الا هو

ولا موجود فی الکلونین ولا مقصود الا هو

نال یقین کمال مکمل ایہہ گل ثابت ہوئی

دوہیں جہانیں حاضر ناظر اللہ باہجھ نہ کوئی

(دیوان باہو مترجم پنجابی صفحہ ۱۴ مطبوعہ لاہور ایڈیشن نمبر ۱۳)

ولی کامل حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مزید ڈانٹ ڈپٹ کر فرمایا

کہ لا مقصود فی الدارین مارا

هو اللہ احد موجود بس یارا

کیوں جو دوہیں جہانیں سانوں مقصد دیون مارا

اُوہو اِکو حاضر و ناظر نہ کر شور کوکارا

(دیوان باہو مترجم پنجابی صفحہ ۱۴ مطبوعہ لاہور ایڈیشن نمبر ۱۳)

رضا خانی بریلویوں کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ ولی کامل حضرت نخی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ اپنے دیوان باہو پنجابی میں واضح فرما رہے ہیں کہ ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا یہ صفت کسی کو حاصل نہیں اور مخلوق کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود مانے کا شور و غل یعنی کہ شور کو کارامت کرو لیکن ہم بریلوی عقائد پر حیران ہیں کہ کس جرأت اور دلیری سے قرآن وحدیث اور تعلیمات اولیاء کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔

ولی کامل حضرت نخی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ پھر ایک بار اسلامی عقیدہ کی دعوت عام دے رہے ہیں ذرا توجہ فرمائیے اور ولی کامل کا اسلامی عقیدہ اپنائیے خواہ مخواہ اپنی جہالت کی بنا پر تعلیمات اولیاء کے منکر نہ ہو جائے۔ دن قیامت کا قریب ہے قبر و حشر کا نقشہ سامنے رکھو اور آنکھیں بند ہونے کے بعد سب کچھ بہت جلد آجایگا بس قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہوئے ولی کامل کی بات مان لو اور اپنے ذاتی خیالات باطلہ کو ترک کر دو۔

ولی کامل کا ارشاد حق

واحد لا یزال حق موجود

غیر او خلق را چہ خواہی یار

ہر تھاں حاضر ناظر قائم دائم ذات الہی

اس بن نہ بچھ غیراں کولوں مت ہوئے گمراہی

(دیوان باہو پنجابی مترجم صفحہ ۳۲ مطبوعہ لاہور ایڈیشن نمبر ۱۳۸۱ء)

ولی کامل حضرت نخی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ نے واضح طور پر ارشاد فرما دیا کہ ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود قائم اور دائم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اس کے علاوہ عقیدہ گمراہی ہے یعنی کہ مخلوق کو ہر

نہ نظر اور ہر جگہ موجود ماننا گمراہی ہے حق تعالیٰ ہر مسلمان کو قرآن وحدیث اور تعلیمات اولیاء
پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

یہ کہ اولیاء اللہ نے ہمیشہ اسلامی عقائد کی تعلیم دی ہے اب بریلویوں کی مرضی ہے کہ اولیاء اللہ کی
تصانیف پر عمل کرتے ہیں یا یہ کہ اپنی من مانی کرتے ہیں جیسا کہ ولی کامل نئی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ
اسلام پر اسلامی عقیدے کی تعلیم دی ہے جیسا کہ اپنے دیوان باہو پنجابی میں ارشاد فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں:

ولی کامل کا اسلامی عقیدہ

حق تعالیٰ بالیقین حاضر مگر ☆ چند از دوری خوری خون جگر

حاضر ناں یقین پہچانی ذات خداوند تائیں

دور دوراڑا سمجھ بجن نوں خون جگر نہ کھائیں

(دیوان باہو پنجابی مترجم صفحہ ۲۰۔ ایڈیشن نمبر ۱۳ مطبوعہ لاہور)

رضانانی بریلوی اب تو اپنے عقائد درست کر لیں کہ ولی کامل حضرت نئی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ بڑی و
بزرگ سے بار بار ارشاد فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے سوا کسی کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ
موجود نہ مانیں۔ اور ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ مخلوق کو حاضر و ناظر اور موجود ماننے کا شور و غل اور شور کو کار
بست کریں اب بریلوی عقائد والے سوچیں اور سمجھیں کہ ہم کس قدر اسلامی عقائد سے دور ہوتے جا رہے
ہیں اور ولی کامل حضرت نئی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ کن عقائد اسلامیہ کی تعلیم عام دے رہے ہیں ذرا توجہ
فرمائیے اور اپنے عقائد کی اصلاح تو کر لیجیے۔

حضرت نخی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ علیہ السلام کے بارے میں

حاضر و ناظر ہونے کا اسلامی عقیدہ

الا اے یار شوقانی گو ثالث گمواختی

ہو الواحد ہو المقصود لا موجود الا هو

اے دل چپ کر ہو کے فانی نہ پڑھ ثالث ثانی

اکو اوہ مقصود دلاں دا حاضر ناظر جانی

(دیوان باہو پنجابی مترجم صفحہ ۲۔ ایڈیشن نمبر ۱۳۔ مطبوعہ لاہور)

ولی کامل حضرت نخی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی عقیدے کا برملا یوں اظہار فرمایا کہ ہر جگہ
و ناظر اور ہر جگہ موجود اور دلاں دا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک
جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود سمجھو لیکن بریلوی عقائد رکھنے والوں پر یہ بات بہت بڑی پریشانی کا باعث
ہے کہ وہ اولیاء اللہ کے بتائے ہوئے عقائد اسلامیہ کے مقابل میں اپنے رسم و رواج پر مبنی غلط فہم
چھوڑنے کو ہرگز تیار نہیں ہیں کیونکہ پیٹ کا تمام دھند آنا فنا ختم ہو جائے گا اور پھر عوام الناس ہمارے
ہو جائیں گے ان سے پوچھیں گے کہ تم ہمیں قرآن وحدیث اور تعلیمات اولیاء اللہ سے دور کر کے کس فتنے
میں اندھیرے کی طرف لیجا رہے ہو بس بریلوی غیر شرعی عقائد پر آئے دن نئے نئے غلاف چڑھاتے رہے
ہیں۔ لیکن پھر بھی علماء اہلسنت دیوبند انکی خوب نقاب کشائی کر کے اسلامی عقائد کی برملا تعلیم دے رہے ہیں
اور عوام الناس کو دن رات کی وعظ و نصیحت سے یہ بات بتلا رہے ہیں کہ اسلامی عقائد اور ہیں اور بریلوی
عقائد اور ہیں اور اگر دنیا میں اور قبر وحشر میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو پھر بریلوی عقائد کو چھوڑ دو
اور اسلامی عقائد پر پوری طرح کار بند ہو جائیں اور رسم رواج اور بدعات و اختراعات کو چھوڑ دو
اور قرآن وسنت کو اپنالیں اور اپنا اوڑھنا بچھونا ہی قرآن وسنت بتالیں بس یہی کامیابی اور یہی توشہ آخرت

ہے اور اسی پر کمر بند ہو جائیں۔ کیونکہ بریلوی عقائد میں تو وسعت ہی وسعت ہے جیسا چاہیں عقیدہ اپنالیں۔ لیکن شریعت اسلامیہ میں یقیناً پابندی ہے اور اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے عقائد میں پابندی ہرگز نہیں جیسے چاہیں عقائد رکھیں۔ لیکن اعلیٰ حضرت بریلوی کے مذہب کو ہرگز نہ بھولیں اور ہرگز نہ چھوڑیں اعلیٰ حضرت بریلوی کا مذہب جو ان کے فتاویٰ رضویہ میں بھی موجود ہے چنانچہ اسے بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ پر عقائد کی وسعت اور بھی واضح ہو جائے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے مذہب میں کس قدر سہولت ہے اور کس قدر وسعت ظرفی ہے چنانچہ فتاویٰ رضویہ کا حوالہ پڑھیے پھر غور و فکر کیجیے کہ بریلوی عقائد والے کس طرف خود بھی اور عوام الناس کو بھی لیجا رہے ہیں لہذا خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں بریلوی عقیدہ پڑھیے۔

توحید خدا اور عقیدہ احمد رضا بریلوی

نصاری صراحۃً تثلیث کے قائل ہیں مگر تاویل کے ساتھ لہذا شرع مطہر نے انہیں مشرک نہ ٹھہرایا اور ان کے اور مشرکوں کے احکام میں فرق فرمایا۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ ۸۴۔ مطبوعہ مکتبہ علویہ رضویہ ڈبکھوٹ روڈ فیصل آباد)

یہی تو وہ بریلوی عقائد ہیں کہ جنگی وجہ سے مولوی احمد رضا خان بریلوی مشہور ہوئے ہیں حالانکہ نصاریٰ کے بارے میں قرآن مجید کا واضح ارشاد ہے کہ۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ. (سورة المائدة آیت نمبر ۲ پارہ نمبر ۶)

(ترجمہ) بیشک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثٌ ثَلَاثَةٌ وَمَنْ يَدْعُ إِلَى الْإِلَهِ إِلَّا إِلَهُ وَاحِدٌ. (پارہ نمبر ۶ سورة المائدة آیت نمبر ۷۳)

(ترجمہ) بے شک وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تین میں کا ایک ہے حالانکہ بجز ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں۔

لہذا بریلوی استخارہ کر کے اپنے پیشوا سے پوچھ لیں کہ پھر کتنے خداؤں کے ماننے والا مشرک ہوتا ہے۔

بریلوی عقائد والے اپنے پیشوا مولوی احمد رضا خان بریلوی کے فتویٰ کو پڑھیں اور پھر قرآن مجید کے ارشاد کو بھی پڑھیں تو پھر فیصلہ کریں کہ آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی آپکو کس سمت یحجانے کے چکر میں ہیں فیصلہ آپکے ہاتھ میں ہے۔ وہ سمت ہم آپکو بتائے دیتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی آپکو ایک ایسی سنت کی طرف یحجانے کی سعی کر رہے ہیں وہ راستہ ایک بریلوی نے اپنے مرشد اور پیشوا کے فیضان سے متعین کر دیا ہے اور بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ اللہ ہی لات منات ہے یعنی کہ لات منات مشرکین مکہ کے بتوں کے نام ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں یوں لب کشائی فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

شان خدا اور بریلوی توحید

ہیوں دلبر دے باندر در دے ایہا ذات صفات
بلبل ہاے گل تھیاے اللہے لات منات

(دیوان محمدی موسوم بہ انوار فریدی صفحہ ۵۶ طبع اول مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس پرانی سبزی منڈی روڈ ملتان شہر)
اللہ تعالیٰ انکو دین اسلام کی سمجھ عطا فرمائے آمین۔ مندرجہ بالا شعر میں رضا خانی بریلوی محمد یار گڑھی والے نے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کے بارے میں یہ تاثر دینے کی خلاف شرع حرکت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو لات منات بھی کہہ سکتے ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر و حرام ہے اور ہر مسلمان اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ لات و منات مشرکین مکہ کے بتوں کے نام تھے اور بتوں کے ناموں کو حق تعالیٰ جل جلالہ کے ذات پاک کے ساتھ نسبت کرنا شریعت اسلامیہ کی رو سے کفر اور صریح شرک ہے۔

قارئین ذی وقار! آپ اس عقیدے سے بریلوی مولویوں کی خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں عقیدت اور محبت کا بخوبی اندازہ کر لیں کہ یہ لوگ کس قدر خدا کے حریف ہیں اور دوسرا عقیدہ مندرجہ بالا شعر میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ بلبل کے لفظ پر۔ رض۔ جو کہ رضی اللہ عنہ کا مخفف ہے واضح طور پر لکھا ہوا ہے جو کہ علامت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرة۔ (سورۃ الفتح آیت نمبر ۱۸ پارہ نمبر ۲۶)

(ترجمہ) بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ درخت کے نیچے تمھاری بیعت کرتے تھے۔ اور حق تعالیٰ جل جلالہ نے رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ لقب کامل اکمل ایمان والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرار دیا ہے اور رضا خانی بریلوی نے یہ پاکیزہ لقب ایک شخص جس کا لقب ہے ”بلبل“ کو لاث کر دیا ہے اس سے انکی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عقیدت اور محبت کا بھی اندازہ کر لیں کہ یہ لوگ شریعت اسلامیہ کے تفریبہاہر مسئلہ میں بالکل اُلٹی چال چل رہے ہیں شریعت اسلامیہ جو کہ سیدھا جنت میں جانے کا راستہ ہے اس پر صحیح طور پر چلنا ہر بریلوی کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے کیونکہ جنگی تمام زندگی رسم و رواج اور اپنی مبنی حاکمات میں گزری ہو وہ کیسے شریعت اسلامیہ کے قوانین کی پابندی کر سکتے ہیں اور یہ بریلوی لوگ سب بیکار و صایا شریف ہیں۔ رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی بریلوی تو بس علماء اہلسنت دیوبند پر خواہ مخواہ بے بنیاد الزامات کی بھرمار کرنے کے سوا اپنے بریلوی عقیدے کی کتب کے بارے کچھ بھی نہیں جانتے کہ ہمارے بریلوی تو اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کو بڑی جرأت اور وسیع الظرفی سے ملامت دے رہے ہیں لیکن اس مولوی رضا خانی مؤلف کو تو اپنے گھر کی بھی خبر نہیں کہ ہمارے بریلویوں نے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو عامۃ المسلمین کے سامنے کیا بنا کر پیش کیا ہے اور کیا مقام دینا چاہتے ہیں۔ اور ایک امتی کو خدا کے مقام پر بٹھانا اور مقام الوہیت سوئپ دینا یہ کوئی عقل مندی اور فراست کی بات نہیں بلکہ خدا کے عذاب کو قبول کرنے کی دلیل ہے تو بریلوی مولویوں نے مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح صفحہ ۴۳، مقام اشاعت رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی کی کتاب کا عکس بمع صفحہ ٹائٹل ملاحظہ فرمائیے کہ جسمیں واضح طور پر مولوی احمد رضا خان بریلوی کو خدا تسلیم کیا ہے۔ العیاذ باللہ

چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں ان کے متبعین و مقلدین نے اپنے جذبہ رضا خانی کا بایں الفاظ برملا اظہار کیا ہے۔ لہذا مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح کے صفحہ ۴۳ کا شعر ملاحظہ فرمائیں:

یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا

تیرا اور سب کا خُدا احمد رضا

نوٹ: جس رسالہ میں مندرجہ بالا شعر موجود ہے اس رسالے کا صفحہ اور ٹائٹل کے صفحہ کا عکس بھی ملاحظہ ہو۔

بہارِ پوری بریلی

رضوی کتب خانہ

مقام اشاعت

بیت علیہ السلام رضوی کتب خانہ
جناب ایوب علی رضا رضوی بریلی ہستم
رضوی کتب خانے نے جمع کیا

بیت علیہ السلام

بیت علیہ السلام رضوی کتب خانہ
بیت علیہ السلام رضوی کتب خانہ
بیت علیہ السلام رضوی کتب خانہ

رضوی کتب خانہ بریلی
بہارِ پوری بریلی سے شائع ہوا

بازار دل - دہلی

(بدقسمت)

تیمت

<p>مکہ والوں نے شہا احمد رضا</p>	<p>مانتے ہیں طیبہ والے بھی امام</p>	<p>آپ کا وہ مرتبہ احمد رضا</p>
<p>سید فرد امام کا لقب</p>	<p>تم کو کتب سے عطا احمد رضا</p>	
	<p>مرجز</p>	
<p>تیرا جہنڈا اگر دگب احمد رضا جب تیرا نیس نہ اٹھا احمد رضا نجدیل کے خون کے دیابے نانہ سے لوہا ترا احمد رضا دیوبندی نیچری ندوہی بھی تیرا گستاخ ہوا احمد رضا ادب شہادہ میں اگر تو بحر علم تم ہی سے سنیکھا پڑھا احمد رضا اس کے آگے ساری شمعیں مایہ فقہیں کوئی تجھ سا گب ہوا احمد رضا تیرا ہر سر زیر قدرت ہے مگر تیرا وہ سب کا غلام احمد رضا جو مد فرمائے دیو پاک کی کوئی بھی ایسا ہوا احمد رضا تو حدیث و فقہ میں کیا امام جو ہے تیرا مرتبہ احمد رضا تو نہیں جسدی سے کم تجویشیں</p>	<p>تیرا اسکے جہم گب احمد رضا سرکشوں کے سر ترے آگے جھکے تیرا تیف حبیب اٹھا احمد رضا سب کے روپے ایک دم ٹھٹھے پڑے پڑتے ہیں کلمہ ترا احمد رضا اک جہاں ہے تشنہ تو دریائے فیض ملتی سب۔ ملتے احمد رضا تیرے آگے منستی بھی جندی جب جبہ اگا ترا احمد رضا اس کا ہر سر تحت قدرت بھی نہیں ہم نہاں ہو گزرتا احمد رضا تیری نسل پاک سے پیدا کرے جیسی تو نے کی شہا احمد رضا بلکاس سے بھی زیادہ ہے مدد اور مفسر طبری سا احمد رضا بے اصولی فقہ میں پایا ترا میں کون کا بر ملا احمد رضا</p>	<p>تیرے اعدا خوف سے ترسنا گئے تو مظفر دانت احمد رضا تھا تو توئی گنگوہی نے گرم جواں جب ہوا احمد رضا گاندھوی بھی ان کی کہنے لگے ہر کوئی پیسا سا ترا احمد رضا ادب سب گرو۔ تم استاد ہو سب کا ہے تو مفتی احمد رضا تیرا ہر سر کیسے ہوسکا کوئی جس کا نائب تو ہوا احمد رضا یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا کوئی ہم ترسہ ترا احمد رضا تم مصنف پانچو تصنیف کے تیری تصنیفات کا احمد رضا بلکہ طبری کا بھی وہ ترسہ نہیں ابن حاجب سے سرا احمد رضا مرتبہ دین مغازی دجائے</p>

عقیدہ حاضر و ناظر اور نئی تحقیق

حق تعالیٰ کا قرآن مجید تو برملا اس عقیدے کا اظہار کر رہا ہے کہ ہر جگہ موجود صرف خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور ولی کامل حضرت نوحی سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بار بار اسی عقیدہ حق کی تعلیم دی ہے کہ ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود صرف خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور بریلوی اس کے برعکس عقیدے کی تعلیم دے رہے ہیں لہذا مولوی احمد سعید کاظمی بریلوی ملتانی بھی ارشاد فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

لفظ حاضر اپنے حقیقی لغوی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی شان کے ہرگز لائق نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ شہرہاں اور بستیوں میں رہنے اور قبیلہ ہونے سے پاک ہے جتنے معانی لفظ حاضر کے منقول ہوئے اللہ تعالیٰ ان سب سے منزہ و مبرا ہے۔ (تسکین النحواط فی مسئلۃ الحاضر والناظر صفحہ ۴۔ مطبوعہ لاہور)

جب حاضر و ناظر کے اصلی معنی سے اللہ تعالیٰ کا پاک ہونا واجب ہے تو ان لفظوں کا اطلاق بغیر تاویل کے ذات باری تعالیٰ پر کیونکر ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں حاضر و ناظر کوئی نام نہیں اور قرآن وحدیث میں کسی جگہ حاضر و ناظر کا لفظ ذات باری تعالیٰ کے لئے وارد نہیں ہوا نہ سلف صالحین نے اللہ تعالیٰ کے لیے یہ لفظ بولا کوئی شخص قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا کہ صحابہ کرام یا تابعین یا ائمہ مجتہدین نے کبھی اللہ تعالیٰ کے لیے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کیا ہو اور اسی لیے متاخرین کے زمانہ میں بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا شروع کیا تو اس دور کے علماء نے اس پر انکار کیا بلکہ بعض علماء نے اس اطلاق کو کفر قرار دیدیا۔ (تسکین النحواط فی مسئلۃ الحاضر والناظر صفحہ ۶۔ مطبوعہ لاہور)

اس کے بعد مولوی احمد سعید کاظمی ملتانی بریلوی اپنی روشن تحقیق کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے فیصلہ فرما رہے ہیں کہ:-

تحقیق سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بغیر تاویل کے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا قطعاً جائز نہیں۔

(تسکین النحواط فی مسئلۃ الحاضر والناظر صفحہ ۷۔ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام! رضا خانی مولوی احمد سعید کاظمی ملتانی بریلوی کے خلاف شرع عقیدے کے مقابلہ میں اسلامی عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ اسلامی عقیدہ اور ہے اور بریلوی عقیدہ اور ہے، رضا خانی بریلوی عقائد میں اس قدر وسعت ظرفی پائی جاتی ہے کہ عام لوگ عقائد اسلام چھوڑ کر بریلوی عقائد پر گامزن ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ رضا خانی بریلوی عقائد اپنانے میں بی شمار سہولتیں موجود ہیں اور اسلامی عقائد اپنانے میں بہت بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے اور یہ فرقہ مجاہدے سے بالکل بے پرواہ اور بے نیاز ہے۔ لہذا رضا خانی پیر ہو یا رضا خانی بریلوی مولوی ہوسب کا طریقہ واردات ایک ہی ہے جو چپکے چپکے اپنے جمیعین کو خلاف شرع و طائف اور مذہب اسلام سے متصادم و متضاد کروا دینا کے لئے نئے نئے طریقہ ایجاد کر کے بتاتے رہتے ہیں تاکہ سادہ لوح انسان رحمت خداوندی سے انکی طرح یقیناً دور سے دور ہوتے چلے جائیں جسکا ثبوت ملاحظہ فرمائیے کہ یہ فرقہ بریلوی معلوم نہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ کیا کرنا چاہتا ہے اور مذہب اسلام کے خلاف ان کے عزائم کس قدر کینسر کی طرح خطرناک و مضر ہیں۔

(۱) پہلی بات: فریق مخالف کو جب پبلک بحث اور مباحثہ کیلئے میدان میں لاکھڑا کرتی ہے تو ان کے علماء حق پرستوں کے دلائل و براہین کی تاب نہ لاتے ہوئے مجلس مناظرہ کو درہم برہم کرنے اور اپنی جان چھڑانے کی بے شمار راہیں اختیار کرتے ہیں اور کبھی اہل حق کے مناظر کی تقریر میں شور و غل مچاتے ہیں اور کبھی شکست فاش کھا کر بھی کامیابی کے ترانے گانے لگتے ہیں تاکہ عوام الناس کے دلوں سے ان کی سیادت ختم نہ ہو جائے لیکن ان یہودہ باتوں سے کیا حاصل؟ پبلک خود ہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی بخوبی سمجھ لیتی ہے۔ مسئلہ حاضر و ناظر میں بھی فریق مخالف کے مناظر مناظرہ میں یوں جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں کہ حاضر و ناظر تو خدا تعالیٰ کی صفت ہی نہیں ہو سکتی لہذا اس میں کسی اور کو شریک ماننا شرک کیسے ہوا؟ بلکہ حاضر و ناظر تو مخلوق کی صفت ہے اور خصوصاً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعویٰ کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اول تو اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ان میں حاضر و ناظر کا کوئی نام نہیں آتا دوسر

ے حاضر اس کو کہتے ہیں جو پہلے نہ ہوا اور پھر آجائے اور یہ معنی تو اللہ کی شان کے لائق ہی نہیں اور اگر
 کو کہتے ہیں جو اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ جب اللہ تعالیٰ کی جسمانی آنکھیں ہی نہیں تو وہ ناظر کیسے ہوا؟
 بلکہ حاضر و ناظر تو جناب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور دیگر بزرگان دینؑ تھے جو پہلے نہ تھے اور بعد
 میں تشریف لے آئے اور اپنی حسی اور جسمانی آنکھوں سے دیکھا بھی کرتے تھے، لہذا یہی ماضی و
 مہرے۔ بلکہ مفتی احمد یار خاں صاحب تو لکھتے ہیں کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں
 خدائے پاک جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ اَلِیْ اِنْ قَالْ خُدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے ہر جگہ میں
 رسول خدا ہی کی شان ہے (جاء الحق و زہق الباطل صفحہ: ۱۵۳) یہ ہے فریق مخالف کی منطق یا بھد
 مغالطہ میں نے ان کی دلیل عرض کر دی ہے کیونکہ۔

مری ضد سے ہوا ہے مہربان دوست ☆ مرے احسان ہیں دشمن پر ہزاروں

محترم قارئین کرام اب ملاحظہ فرمائیے کہ صحیح دلائل کے سیل رواں میں یہ کاغذ کی کشتی کس طرح ڈوبتی ہے

جواب اول: اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ جگہ اور مکان کا محتاج نہیں ہے اور اس کے مشر

ومعروف نام ۹۹ ہیں لیکن کیا ان ناموں کے علاوہ اور نام خدا تعالیٰ کے نہیں؟ اگر فریق مخالف کو برس
 اور ختموں سے فرصت نہیں مل سکی تاکہ وہ کتابوں کی طرف رجوع کر سکے تو آئیے میں آپ کو صرف چند حوالے
 بتلاتا ہوں۔

علامہ نوویؒ شرح مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۲ میں، اور علامہ خازنؒ تفسیر جلد دوم صفحہ: ۲۶۳ میں

رقطراز ہیں کہ:

تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سب نام صرف یہی تئانوے نہیں ہیں بلکہ ان کے علاوہ اور بھی
 ہیں (اسی کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں) کہ امام ابو بکر ابن العربیؒ نے اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام جمع کیے
 ہیں۔ پھر صاف لکھا ہے ”وہذا قلیل“ یہ بھی ابھی تھوڑے ہیں۔ امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ علماء کے نزدیک

ہمارا اور فریق ثانی کا منصف اور حاکم صرف خدا ہی ہے کیا خوب کہا گیا ہے۔

خدا دانا مینا ہے ہر نیک و بد کا

اب آپ اپنی توپ کا دہانہ شراح حدیث اور آئمہ لغت کی طرف پھیر دیجئے کہ تم نے شہید کا مژدہ حاضر کیوں کیا؟ حاضر تو ہماری خانہ ساز منطق کی رو سے صرف وہی ہو سکتا ہے جو پہلے نہ ہو اور پھر آجائے۔

اور ہوں گے جو کہیں ان کی جفائیں بے محل ☆ ہم کسی کا غمزہ بیجا اٹھا سکتے نہیں

باقی رہا یہ سوال کہ جب شہید کا معنی ہے حاضر تو یہ لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت پر بولایا گیا ہے لہذا وہ بھی حاضر ہو گئے تو اس کا مفصل جواب آئندہ آپ کو ملے گا انشاء اللہ العزیز۔

جواب سوم: فریق مخالف کا یہ بھی کہنا ہے کہ ناظر وہی ہو سکتا ہے جو جسمانی آنکھوں سے دیکھے

اس لئے اس قاعدہ کو سامنے رکھ کر ہم ان کا علمی اور تحقیقی شکریہ بجالائیں گے کہ ہمیں ذیل کی آیات اور احادیث کا مطلب سمجھا دیں:

(۱) قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ واقعہ اور قصہ جس میں انہوں نے اپنی قوم کو قتل دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا ان الفاظ سے بیان کیا گیا ہے:-

قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ اَنْ يَّهْلِكَ عَدُوُّكُمْ وَيَسْتَخْلَفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ.

(پارہ ۹ رکوع ۵ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲)

(ترجمہ) کہا نزدیک ہے کہ تمہارا رب ہلاک کر دے تمہارے دشمن کو اور تمہیں زمین کا خلیفہ بنادے پھر وہ نظر کرے تم کیسا کام کرتے ہو۔

اگر نظر کرنا اسی کا کام ہے جو جسمانی آنکھیں رکھتا ہوں تو بتلائیے کہ اس آیت میں فینظر (یعنی خدا نظر کرے) کے کیا معنی ہوئے۔ ارشاد تو فرمائیے دیدہ باید۔

(۲) اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

لَمْ جَعَلْنَاكُمْ خَلْقًا فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ. (پ ۱۱ سورہ یونس)

(ترجمہ) پھر تم کو ہم نے تائب کیا زمین میں ان کے بعد کہ نظر کریں تم کیا کرتے ہو (اس آیت میں بھی النظر کا لفظ موجود ہے)۔

(۲) مسند طرابلسی صفحہ: ۲۸۶ میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں یہ جملہ بھی ہے:-

إِنَّ اللَّهَ مُتَخَلِّفٌ لَكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ.

(ترجمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زمین کا خلیفہ بنائے گا پھر نظر کرنے کا تم کیا کام کرتے ہو۔

(۳) صحیح مسلم ج ۲ صفحہ: ۳۸۵۔ اور مشکوٰۃ کی ایک طویل حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لِمَقْتَهُمْ عَرَبُهُمْ وَعَجْمُهُمْ الْإِبْقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ. (الحدیث)

(ترجمہ) بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر نظر کی اور دیکھا تو تمام عرب و عجم والوں پر ناراض ہوا مگر اہل کتاب میں کچھ آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ گئے۔

ایک حدیث میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ.

(مسلم ج ۲ صفحہ: ۳۱۷۔ و مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ: ۳۵۳، والجامع الصغیر ج ۱ صفحہ: ۷۴)

(ترجمہ) بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا (بائیں طور کہ کون خوبصورت اور کون بد شکل ہے) لیکن تمہارے اعمال کو وہ دیکھتا ہے۔

ان دونوں حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نظر کی اور نظر کر لیا اور دیکھتا ہے لیکن مخالفین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نظر نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی جسمانی آنکھیں ہی نہیں اگر آپ کو مذکورہ بالا دلائل سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ یہ مخالفین کی قرآن و حدیث سے جہالت اور بغاوت ہے یہ الگ بات ہے کہ

اللہ تعالیٰ اسی طرح نظر کرتا ہے جو اس کی شان کے لائق اور مناسب ہے کیونکہ ایسے کچھ مسئلہ شی۔ لیکن نظر بہر حال وہ کرتا ہے اسی طرح وہ ہر ایک کے ساتھ ہے مگر جس طرح اس کے شان کے شایان ہے وہو معکم این مالکونوا۔ خدا کی معیت کا انکار کرنا سراسر بے دینی اور قرآن کریم کی قطعی بغاوت ہے اور اہلسنت والجماعت کے مسلک و متفقہ عقیدہ کی صریح خلاف ورزی ہے۔

(۵) بلکہ ترمذی شریف ج ۲ صفحہ ۴۲، ابن ماجہ: ۲۹۷، مستدرک ج ۴ صفحہ: ۵۰۵، اور مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۷، اور الجامع الصغیر ج ۱ صفحہ: ۶۵ میں یہ جملہ صاف طور پر مذکور ہے۔

ان الله مستخلفكم فيها فانظروا كيف تعملون۔

(ترجمہ) (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں زمین کا خلیفہ بنانے والا ہے اور پھر دیکھنے والا ہے کہ تم کیا کرتے ہو۔

اس حدیث میں تو اللہ تعالیٰ کیلئے صاف طور پر ناظر کا لفظ موجود ہے اور یہ بھی ملاحظہ کر لیجئے کہ مولوی سید احمد سعید کاظمی امروہی ثم ملتان کا یہ بیان بھی دیکھ لیجئے کہ ”اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں حاضر و ناظر کوئی نام نہیں اور قرآن حدیث میں کسی جگہ حاضر و ناظر کا لفظ ذات باری کیلئے وارد نہیں ہوا نہ سلف الصالحین نے اللہ تعالیٰ کے لیے یہ لفظ بولا۔ کوئی شخص قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا کہ صحابہ کرامؓ یا تابعین یا ائمہ مجتہدین نے کبھی اللہ تعالیٰ کیلئے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کیا ہو۔ (بلفظ تسکین الخواطر صفحہ ۳)

کاظمی صاحب ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ فرمائیں (بشرطیکہ ان کا دل بھی ہو) کہ کیا یہ حدیث نہیں ہے اور کیا اس میں ناظر کا لفظ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات باری تعالیٰ کیلئے اطلاق نہیں کیا؟ اور کیا اس حدیث کے پہلے راوی حضرت ابوسعید الخدریؓ صحابی نہیں ہیں جو اس حدیث میں لفظ ناظر کو باری تعالیٰ پر اطلاق کر رہے ہیں؟ اور کیا ابو نصرؒ تابعی نہیں ہے جو یہ روایت نقل کر رہے ہیں اور کاظمی صاحب کو سوچ کر بتانا ہوگا کہ انہوں نے یہ بے بنیاد اور باطل دعویٰ کس طرح کر دیا ہے؟

اور اس سے بڑھ کر کاظمی صاحب کا یہ غلط دعویٰ بھی ملاحظہ کیجیے کہ:

”اور اسی طرح متاخرین کے زمانہ میں جب بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا شروع کیا تو اس دور کے علماء نے ان پر انکار کیا (کس عالم نے انکار کیا اور کب کیا مگر یہ نہ پوچھیے) بلکہ بعض علماء نے اس اطلاق کو کفر قرار دیدیا (وہ کب اور کس دور میں؟ شاید کاظمی صاحب نے کوئی خواب دیکھا ہوگا)۔

(تسکین الخواطر)

یہ ہے فریق مخالف کا مبلغ علم اور تحقیقی معیار سبحان اللہ تعالیٰ اب مخالفین کو چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکتے زعم فاسد کی بنا پر حاضر و ناظر ہیں تو ان سے پوچھ لیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کیلئے ناظر کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے؟

ایک تو اس لئے کہ ننانوے ناموں میں ہمیں یہ نام مل نہیں سکا اور دوسرے اس لیے کہ اسکی جسمانی آنکھیں ہی نہیں ہے تو وہ کیونکر ناظر ہوا۔

نوٹ جائے نہ تیج اے قائل ☆ سخت جان ہوں ذرا سمجھ کر سمجھ

جواب چہارم: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ (پارہ ۸ سورۃ اعراف رکوع ۱)

(ترجمہ) اور نہیں ہیں ہم غائب۔

اور بخاری شریف ج ۲ صفحہ ۶۰۵ اور مسلم شریف ج ۲ صفحہ ۳۴۶ وغیرہ میں یہ حدیث آتی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی وقت با آواز بلند ذکر کر رہے تھے مگر آنحضرت ﷺ نے بلند آواز کے ساتھ ذکر کرنے سے ان کو منع کیا اور فرمایا:

لَكُمْ لَا تَدْعُونَ اصم وَلَا غَائِبًا.

(ترجمہ) تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم تو سب اور قریب کو پکار رہے ہو (پھر بلند آواز سے

چلانے کا کیا فائدہ)۔

(منقول از تہذیب النواظر فی تحقیق الحاضر والناظر صفحہ ۱۳۱۴- سن اشاعت ستمبر ۱۹۸۰ء طبع ۱۹۸۰ء)

لفظ مربی پر رائی کا پہاڑ

رضا خانی مؤلف نے اپنے پیشوا مولوی احمد رضا خان بریلوی کی روح کو خوش کرنے کی خاطر الحمد للہ شیخ المفسرین جامع المعقولات والمنقولات قدوة العارفين شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ گنگوہی کے شعر کو نقل کرنے میں اور پھر اس پر لایعنی تبصرہ کرتے ہوئے رائی کا پہاڑ بتا دیا۔

یہ وہ مرثیہ گنگوہی ہے جو مرثیہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد فقید اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے موقع پر کہا ہے۔
رضا خانی مؤلف نے اپنے بریلوی ذوق کے مطابق مرثیہ گنگوہی کے صفحہ ۱۲ کا شعر مکمل نقل نہیں کیا بلکہ ادھر اور نقل کر کے اپنے ذہن کو تسکین دی ہے اب مرثیہ گنگوہی کا خیانت سے نقل کردہ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

مرثیہ گنگوہی کے شعر میں خیانت

خدا انکا مربی ہے وہ مربی تھے خلایق کے

(لفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷- طبع دوم)

قارئین ذی وقار! مندرجہ بالا خیانت حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ کے شعر میں کی گئی ہے اور یہی خیانت پر مبنی حوالہ رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۷ کے علاوہ ص ۱۰۶ اور صفحہ ۳۵۷ پر بھی نقل کیا ہے رضا خانی مؤلف بریلوی نے خیانت سے نقل کردہ مرثیہ کے شعر پر اپنی طرف سے عالم آخرت سے بے پرواہ ہو کر یہ سرخی قائم کر ڈالی ”دیوبندیوں کا خدا“۔

(بلفظ دیوبندی مذہب طبع دوم صفحہ ۳۷)

قارئین محترم: رضا خانی مؤلف بریلوی نے علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کے شعر پر نگین لازم عائد کیا ہے کہ انہوں نے فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو مربی خلاق لکھا ہے جو رب العالمین کے ہم معنی ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ رضا خانی بریلوی مؤلف کی تعلیم کو داد دیکھیے یہ ہیں وہ کہ جنکو رضا خانی بریلوی اپنا پیر شیخ استاذ مولوی امام خطیب مبلغ وغیرہ مانتے ہیں اور جنگی علمی حالت تو یہ ہے کہ علمی میدان میں بالکل ذیرو ہیں کہ جنکو لفظ مربی کے معنی تک معلوم نہیں ہو سکے اور اس نے لفظ مربی کو اپنی محدود سوجھ بوجھ کے مطابق رب العالمین کا ہم معنی سمجھ لیا ہے اور دینی مدارس کے درجہ اولیٰ کے طالب علم بھی لفظ مربی کے معنی بخوبی جانتے ہیں لیکن رضا خانی مؤلف اس مقام کو ہرگز نہ چھو سکے کیونکہ قرآن مجید میں بھی لفظ مربی والدین کے لیے استعمال ہوا ہے اور سورۃ یوسف میں لفظ رب بادشاہ کے لیے استعمال ہوا ہے تو اسکا تمہارے پاس کیا جواب ہے بالکل نہیں اور قطعاً نہیں اگر رضا خانی مؤلف علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کا شعر پورا نقل کرتے تو وہم تک نہ ہوتا آپ علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کا پورا مکمل شعر ملاحظہ فرمائیں:

مرثیہ کا پورا اور مکمل شعر

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خالق کے ☆ میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بیک شیخ ربانی

(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۲)

قارئین کرام! ہم نے آپکو مرثیہ کا پورا اور مکمل شعر پیش کیا ہے کہ جسکو رضا خانی مؤلف نے اپنی سینہ زوری سے شعر کا ایک ٹکڑا تو نقل کر دیا اور ایک ٹکڑا چھوڑ دیا۔ اور اپنی قابلیت کی بنا پر اسکا مطلب اور مفہوم غلط سمجھ بیٹھا تو رضا خانی مؤلف کو ہمارا بھی ایک مشورہ ہے کہ پرائمری اسکول کے کسی ٹیچر سے دریافت فرما لیجئے وہ آپکو بتلا دینگے کہ اردو محاورات میں لفظ مربی کن کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اگر دریافت کرنے سے کوئی عار محسوس ہو تو ہم آپکو اردو لغت کا ایڈریس بتلا دیتے ہیں دیکھیے۔ المنجد عربی

اُردو صفحہ ۳۶۷۔ پر لفظ مربی کا معنی لکھا ہوا ہے۔ مہذب بنانا، پرورش کرنا، کسی سے حسن و سلوک کرنا اور نور اللغات ج ۴ صفحہ ۵۱۸۔ پر مرقوم ہے کہ مربی سرپرست کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے کاش کہ یہ بھی سوچا جاتا کہ مربی تربیت سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور اُردو میں والدین کی سرپرستی یا شیخ مرشد کی تلمیذیہ و تادیب کو عام طور پر تربیت کہا جاتا ہے اور قرآن مجید میں بھی یہ محاورہ استعمال ہوا ہے۔

لفظ مربی اور رب قرآن مجید سے ثابت ہے

چنانچہ حق تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا. (پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳)

(ترجمہ) کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا، (یعنی کہ والدین پر)۔

اس آیت کریمہ کے تحت مولوی مفتی احمد یار خاں گجراتی بریلوی نے اپنی تفسیر میں تحریر کیا ہے یعنی کہ اگر طور پر ان سے اچھا برتاؤ کرو اور ان پر خرچ کرنے میں تاہل نہ کرو کیونکہ تیری مجبوری کے وقت انہوں نے تجھے پرورش کیا اب انکی مجبوری کے وقت انکی خدمت کر۔ (تفسیر نور العرفان صفحہ ۴۵۳۔ حاشیہ نمبر ۴ طبع اڈل) تو مولوی مفتی احمد یار خاں گجراتی بریلوی نے بھی کما دیہنی صغیراً سے پرورش کرنا ثابت کیا ہے۔ رضا خانی مولوی بریلوی نے لفظ مربی کو اپنی قابلیت کے سبب اس سے رب کا ہم معنی مراد لے کر کاڈ نکا بجا رہے تھے جو کہ قلت فہم کا نتیجہ ہے۔

قرآن مجید میں لفظ رب بادشاہ کے لیے استعمال ہوا ہے

چنانچہ آیت کریمہ ملاحظہ فرمائیں:

بِصَاحِبِ السَّجْنِ أَمَا أَحَدُ كَمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا. (پارہ نمبر ۱۲ سورۃ یوسف آیت نمبر ۴۱)

(ترجمہ) اے قید خانے کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا۔

اس آیت کریمہ کے تحت مولوی مفتی احمد یار گجراتی بریلوی تحریر فرماتے ہیں کہ، اس سے معلوم ہوا کہ

بندے کو رب کہہ سکتے ہیں یعنی مربی اور پرورش کرنے والا۔ (تفسیر نور العرفان صفحہ ۳۸۲ حاشیہ نمبر ۸ طبع اول)

قال ارجع الی ربک فسنلہ ما بال النسوة التي قطعن ایدیہن۔ (پارہ نمبر ۲ سورۃ یوسف آیت نمبر ۵۰)

(ترجمہ) (حضرت یوسف علیہ السلام نے) کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ

کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔

عزیز مصر کے لیے قرآن مجید میں لفظ رب استعمال ہوا ہے

چنانچہ آیت کریمہ ملاحظہ فرمائیں:

انہ ربی احسن مثنوی انہ لا یفلح الظالمون۔ (پارہ نمبر ۲ سورۃ یوسف آیت نمبر ۲۳)

(ترجمہ) وہ عزیز مصر تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا بے شک ظالموں کا

بھلا نہیں ہوتا۔

اس آیت کریمہ کے تحت مولوی مفتی احمد یار خاں گجراتی بریلوی اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

ظاہر یہ ہے کہ انہ کی ضمیر عزیز مصر کی طرف لوٹتی ہے اور رب بمعنی مربی ہے۔ قرآن کریم نے پرورش

کرنے والوں کو کئی جگہ رب فرمایا ہے۔ کما ربیبی صغیرا۔ اور فرماتا ہے۔ ارجع الی ربک۔

(تفسیر نور العرفان صفحہ ۳۷۸ حاشیہ نمبر ۸ طبع اول)

حضرات گرامی! رضا خانی مولوی نے خواہ مخواہ حضرت شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن

دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ کے شعر کو بنیاد بنا کر **علماء اہلسنت دیوبند** پر یہ سنگین الزام

لگا دیا کہ علماء اہلسنت دیوبند اپنے پیشوا محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو رب مانتے ہیں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

اور ہم نے اس سنگین الزام کے جواب میں قرآن مجید سے آیات کریمہ پیش کیں ہیں جنکا ترجمہ اور تشریح

مولوی مفتی احمد یار خاں گجراتی بریلوی کی تفسیر نور العرفان طبع اول سے پیش کیا ہے جس میں لفظ مربی اور رب واضح طور پر ایک بادشاہ کے لئے استعمال ہوا اور بڑی تفصیل سے نقل کر دیا ہے اور لفظ مربی والدین کیلئے بھی استعمال ہوا ہے اور قرآن مجید کی صراحت سے ثابت ہوا کہ کہ لفظ مربی اپنے شیخ، مرشد، پیر، استاذ اور والدین کے لئے یقیناً بولا جاسکتا ہے کہ جس پر شرعاً کوئی گرفت نہیں تو ہمیں تعجب ہے رضا خانی مولوی غلام مہر علی بریلوی پر کہ اس نے اپنی کتاب میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ سے ادھورا شعر نقل کر کے شور مچا دیا کہ جی مرثیہ میں مرشد دیوبند نے لفظ مربی اپنے شیخ کے لئے استعمال کیا ہے۔ اور دیوبند علماء اپنے مرشد کو خدا۔ رب وغیرہ مانتے ہیں العیاذ باللہ جیسا کہ اس رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب صفحہ ۱۰۶ پر یہ سرخی قائم کر ڈالی ”دیوبندیوں کا رب رشید احمد گنگوہی“ بلقظہ دیوبندی مذہب طبع دوم صفحہ ۱۰۶ پر اس نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۵ پر یہ سرخی قائم کی ”مولوی گنگوہی صاحب تمام مخلوق کے رب ہیں“ (العیاذ باللہ) (بلقظہ دیوبندی مذہب طبع دوم ۳۵)

اب ہم رضا خانی مؤلف بریلوی سے سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ہم نے لغت النجد عربی اردو جو کہ لغت کی کتاب ہے اس سے اور قرآن پاک سے دلائل پیش کیے ہیں اور انکا ترجمہ و تشریح مولوی مفتی احمد یار خاں گجراتی بریلوی کی تفسیر نور العرفان بر حاشیہ کنز الایمان سے تشریحات پیش کیں ہیں جس میں براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ رضا خانی مولوی غلام مہر علی کا لفظ مربی کے بارے میں علماء اہلسنت دیوبند پر سنگین الزام ہے۔ جس میں ذرہ برابر صداقت نہیں جیسا کہ ہم نے لفظ مربی کے بارے میں بڑی وضاحت سے گنگوہی کی ہے۔ رضا خانی مؤلف کی سینہ زوری کا اندازہ کھچے کہ مرثیہ کے شعر کا پہلا کلمہ تو نقل کر دیا اور دوسرا کلمہ بالکل نظر انداز کر دیا حالانکہ مرثیہ کے شعر کا دوسرا کلمہ پڑھنے سے ہی شعر کے بے غبار اور بے داغ ہونے کا یقیناً ثبوت مل جاتا ہے جب کہ مرثیہ کے شعر کا دوسرا کلمہ ایسا تھا جس کو رضا خانی مؤلف نے چھوڑ دیا وہ یہ ہے ملاحظہ فرمائیں:

مرثیہ کے شعر کا دوسرا ٹکڑا

میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۲)

اور مرثیہ کے شعر کا آخری لفظ اس بات پر شہادت دے رہا ہے کہ شعرا اپنے معنی میں بالکل صحیح اور درست ہے جیسا کہ لفظ شیخ ربانی شعر میں مرقوم ہیں کیونکہ ہم رضا خانی مؤلف کو لفظ ربانی کا معنی بھی بتائے دیتے ہیں تاکہ پھر کوئی نہ کوئی نیا طوفان نہ کھڑا کر دیں چنانچہ المنجد عربی اردو میں صفحہ ۳۶۲ پر بغور دیکھیں وہاں لفظ ربانی کا معنی اللہ والا اور عارف باللہ لکھا ہوا ہے جس کا دل چاہے دیکھ لے روز روشن کی طرح واضح ہے۔

اب آخر پر ہم مرثیہ میں جو لفظ مربی استعمال ہوا ہے اس کا جواب رضا خانی مؤلف کو اس کی اپنی کتاب بنام دیوبندی مذہب طبع دوم کے صفحہ ۱۷۹ اور ۳۲۲ سے پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

لفظ مربی کا جواب رضا خانی مؤلف کی اپنی کتاب سے

ومتوجہاں آنحضرت در مفیض و مربی است۔ الکاتب والرسائل بر حاشیہ اخبار الاخبار ہر دو تصنیف

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ مجبائی صفحہ ۱۵۵۔ (بلفظ دیوبندی مذہب ۱۷۹-۳۲۲ طبع دوم)

نوٹ: مندرجہ بالا عبارت میں لفظ مربی موجود ہے کہ جو رضا خانی مؤلف کی اپنی کتاب میں نقل کر دہ عبارت کے تحت ہیں دو جگہ صفحہ ۱۷۹- اور صفحہ ۳۲۲ پر لفظ مربی واضح موجود ہے۔ اب یہ اپنے بارے میں بھی فتویٰ صادر فرمائیں کہ انہوں نے مربی کس معنی میں مراد لیا ہے۔ پس وہی ہمارا جواب ہے۔ اب رضا خانی مؤلف فرمائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو کیا سمجھیں جواب تحریر کریں۔ افسوس صد افسوس کا مقام ہے کہ ایک طرف تو رضا خانی مؤلف اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷۹ اور ۳۲۲ پر لفظ مربی پر مبنی

عبارت نقل کر رہے ہیں اور دوسری طرف لفظ مربی کے بارے میں علماء دیوبند اہلسنت پر سنگین الزام بھی عائد کر رہے ہیں یہ ہیں جو اپنے کو بہت کچھ سمجھنے والے حقیقت میں معاملہ کچھ اور ہی ہے۔ اور ہم نے بڑی وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ مرثیہ گنگوہی دیوبند میں لفظ مربی رب الغلیمین کے ہم معنی ہرگز نہیں ہے بلکہ شیخ، پیر، استاذ اور والدین وغیرہ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ مربی استعمال کیا ہے کیونکہ تمام امت کے روحانی والد محترم ہیں اور آپکی ازواج مطہرات تمام امت کی روحانی مائیں ہیں۔ اب رضا خانی مؤلف اپنی سید زوری سے جو فتویٰ علماء اہلسنت دیوبند پر لگایا۔ وہ اپنے پر اور اپنے بریلویوں پر اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی لگائیں اور اگر جرأت کریں تو یقیناً کریں کہ قرآن پاک میں حق تعالیٰ نے ایک بادشاہ کیلئے سورۃ یوسف میں لفظ رب ارشاد فرمایا ذرا ادھر بھی جرأت کا مظاہرہ کریں اور رضا خانی مؤلف بریلوی کے ایک بھائی نے مولوی احمد سعید کاظمی ملتانی بریلوی کو لفظ مربی سے یاد کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

لفظ مربی اور کاظمی صاحب ملتانی

غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ میرے مربی، میرے استاذ۔

(ما خود از روزنامہ جنگ لاہور 7 جون 1987ء بروز اتوار)

اس کے علاوہ اور رضا خانی بریلوی کتب میں بھی لفظ مربی کے کئی حوالہ جات موجود ہیں۔ رضا خانی مؤلف اب تو تمہیں لفظ مربی کی تشریحات بخوبی سمجھ آگئی ہوں گی کہ لفظ مربی پر الزام تمہارا بالکل غلط اور عبث ہے ہم نے واضح دلائل سے لفظ مربی کے استعمال کو ثابت کیا ہے۔

اے چشم انگبار ذرا دیکھئے تو دے

ہوتا ہے جو خراب وہ تیرا ہی گھر نہ ہو

علاوہ ازیں مولوی مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی بریلوی نے بھی کتاب ”علم القرآن ترجمہ الفرقان“ میں لفظ مربی کے بارے میں بایں الفاظ تحریر کیا ہے ملاحظہ فرمائیں جب رب کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد ہے حقیقی پالنے والا یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو رب کہا جاوے تو اس کا معنی ہوگا مربی محض پرورش کرنے والا۔

(علم القرآن ترجمہ الفرقان ص ۱۱۷ مطبوعہ گجرات)

ارجع الی ربک فاستله ما بال النسوة التي قطعن ایدیہن.

(ترجمہ) اپنے مربی (بادشاہ) کی طرف لوٹ جا پھر اس سے پوچھ کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے ہاتھ کاٹے تھے۔

قال معاذ اللہ الہ ربی احسن مثنوی.

(ترجمہ) فرمایا یوسف نے اللہ کی پناہ وہ بادشاہ میرا رب ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا۔

ان آیتوں میں چونکہ بندوں کو رب کہا گیا ہے اس لئے اس کے معنی مربی اور پرورش کرنے والا ہے۔

(علم القرآن ترجمہ الفرقان صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ کراچی)

اَنَا رَبُّ الْاِبْلِ؟

نیز واقعہ اصحاب فیل میں یہ بھی مرقوم ہے جب ابرہہ جیسے شیطان نے مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے اونٹوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا تو اثناء گفتگو میں عبدالمطلب نے اپنے اونٹوں کی رہائی کا مطالبہ کیا تو ابرہہ نے متعجب ہو کر کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم نے مجھ سے اپنے اونٹوں کے بارے کلام کیا اور خانہ کعبہ جو تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا دین اور مذہب ہے اس کے بارے میں تم نے کوئی حرف نہیں کہا عبدالمطلب نے جواب دیا انا رب الابل وللیت رب سیمنعہ میں اونٹوں کا مالک ہوں اس لئے میں نے

اونٹوں کا سوال کیا اور کعبہ کا خدا مالک ہے وہ خود اپنے گھر کو بچائے گا۔ ابرہہ نے کچھ سکوت کے بعد عبدالمطلب کے اونٹوں کے واپس کرنے کا حکم دیا۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ ص ۳۷-۳۸ ج ۱ طبع دوم)

(لاہور ۱۹۸۳ء)

نوٹ: مندرجہ بالا واقعہ اصحاب فیل میں امام الانبیاء حبیب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد عبدالمطلب نے یہ الفاظ کہے کہ اتارب الابل کہ میں اونٹوں کا مالک ہوں تو رضا خانی مؤلف اب بتائیں کہ اتارب الابل کا ترجمہ اپنے رضا خانی بریلوی قانون کے تحت کیا ہوگا کیونکہ انہیں لفظ رب کا ترجمہ بریلوی قانون کے تحت یوں ہوگا کہ میں اونٹوں کا خدا ہوں یہ ترجمہ بریلوی منہاج کے عین مطابق ہے، ورنہ شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے تحت تو یہ ترجمہ ہوگا کہ میں اونٹوں کا مالک یعنی کہ اونٹوں کی پرورش کرنے والا ہوں لیکن جب بریلوی مولوی سیدھے راستے سے ہٹ کر تراجم کرنے لگیں تو پھر انہیں اس قسم کے حوالے پیش کرنے پڑتے ہیں تاکہ انہیں دوسروں کی بجائے اپنی ہی پڑ جائے۔

لفظ مربی کے استعمال پر مؤلف جاء الحق کا ارشاد

رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی صاحب لفظ مربی کے بارے میں اور بھی پڑھ لیجیے کہ آپ کے مولوی احمد یار خاں گجراتی بریلوی اپنی مایہ ناز کتاب جاء الحق وزهق الباطل میں لفظ مربی کے بارے میں یوں تحریر کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

قال معاذ الله انه ربى احسن مشواى انه لا يفلح الظلمون.

(ترجمہ) خدا کی پناہ وہ میرا مربی ہے اس کے مجھ پر احسانات ہیں ایسی حرکت ظلم ہے اور ظالم کامیاب نہیں۔

(جاء الحق وزهق الباطل صفحہ ۲۳۹)

رضا خانی مؤلف اب بتاؤ تو سہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو اپنا مربی فرمایا ہے اب

حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں تمھارا کیا فتویٰ ہے کہ عزیز مصر کو حضرت یوسف علیہ السلام نے
مربی بمعنی خدا تسلیم کیا ہے یا کہ مربی بمعنی پرورش والا تسلیم کیا ہے۔ ذرا جواب تو ارشاد فرمائیں۔

لفظ مربی کے استعمال پر حضرت صاحبزادہ مرولوی کا ارشاد بھی پڑھیے

آستانہ عالیہ مرولہ شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ غلام نظام الدین مرولوی کا ارشاد بھی پڑھیے:

مہربان قدرت نے خواجہ صاحب کے داغ قیمی کی طانی کے لئے انکو ایک ایسی فطرت بخشی جو ان کے
جوان و کامران مستقبل کی مربی و محافظ ثابت ہوئی۔ (ہوا المعظم صفحہ ۲۴۱ مطبوعہ لاہور سن اشاعت ۱۹۷۹ء)
رضا خانی مؤلف ہوا المعظم کے مؤلف حضرت صاحبزادہ غلام نظام الدین مرولوی نے حضرت خواجہ
محمد حسین کے لئے لفظ مربی استعمال فرمایا ہے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ تم اس لفظ مربی کے استعمال پر حضرت
خواجہ محمد حسین صاحب کو خدا مانو گے یا کہ مخلوق، کیونکہ بقول تمہارے لفظ مربی استعمال ہوا ہے۔

قارئین ذی وقار! علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ گنگوہی کا شعر قرآن مجید کی آیات بینات کی

روشنی میں بالکل بے غبار اور بالکل بے داغ اور اپنے معنی میں شرعی قوانین کے مطابق قطعاً درست ہے۔

اور مولوی غلام مہر علی کا داؤد ایلانا بالکل عبث اور فرسودہ ہے اور مرثیہ گنگوہی کے شعر پر رضا خانی
مؤلف کا اعتراض قلب فہم کا نتیجہ ہے اگر مرثیہ گنگوہی کا شعر خلاف شرع تھا۔ تو اس کے خلاف شرع ہونے
پر رضا خانی مؤلف کوئی دلیل شرعی پیش کرتے لیکن کوئی دلیل شرعی ہرگز نہ پیش کی تو خواہ مخواہ اپنی سینہ زوری
سے تحریر کر دیا کہ جی مرثیہ گنگوہی کا شعر غلط ہے اور قابل گرفت ہے لیکن یاد رکھیں ہم نے اپنے اکابر اہلسنت
دیوبند کے شعر کو قرآنی دلائل سے بے غبار اور بے داغ اور شریعت کی رو سے بالکل اپنے معنی میں صحیح اور درست
ثابت کیا ہے شرعی دلائل اور علمی باتوں کو سمجھنا یہ بریلوی مولویوں کے بس کی بات ہی نہیں کیونکہ جگہ جگہ کے
بال کھانے سے فرصت نہ ہو وہ بچارے مسکین علمی دلائل کو سمجھنے کے لیے کیسے وقت نکال سکتے ہیں یہ علمی باتوں کو

سمجھنا اور علمی دلائل دینا یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے علماء اہلسنت دیوبند کے حصہ مختص کر دیا ہے۔

خواب کے واقعہ پر بہتان عظیم

رضا خانی مولوی غلام مہر علی نے اپنی کتاب میں ہر مقام پر علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کے خلاف بے بنیاد الزامات لگانے کے جہاں بیشمار مجاہدے کیے ہیں ان میں ایک مجاہدہ یہ بھی کر ڈالا کہ حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ سنگین الزام عائد کر دیا کہ وہ اپنے نام کا کلمہ پڑھواتے تھے اور اشرف علی کا اپنے لئے اقرار حصول نبوت و رسالت۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنے مرید کی زبانی جب اپنی نبوت اور رسالت کا معاملہ سکر اسکی صحت کی تصدیق کی اور اپنی نبوت کے کلمے پر رضامندی ظاہر کی تو تمام بلاد اسلام میں اشرف علی کے متعلق نفرت اور تردید کی آواز بلند ہوئی۔

(بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷۵-۳۷۶ طبع دوم)

تھانوی صاحب کے مرید نے خواب میں بھی اور جاگتے ہوئے بھی تھانوی صاحب کو رسول اللہ اور نبی اللہ کہا۔ (بلفظہ دیوبند مذہب صفحہ ۳۷۸-۳ طبع دوم)

اس زمانے کے متاخرین دیوبندیوں کا کلمہ اشرف علی رسول اللہ کے صحیح ہونے پر مکمل ایمان۔

(بلفظہ دیوبندی مذہب ص ۳۸۳ طبع دوم)

حضرات گرامی! یہ سب بریلویوں کا جھوٹ اور بہتان عظیم۔ ہذا بہتان عظیم۔ رضا خانی

مؤلف مولوی غلام مہر علی نے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر نبوت اور رسالت کا بہتان عظیم باندھنے کے لئے رسالہ الامداد بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری میں ایک شخص کا خواب مرقوم تھا اسکو سہارا بنایا اور یہاں تک ظلم و ستم کیا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر نبوت اور رسالت کے اقرار کا سنگین الزام لگا دیا اور اپنی کتاب کے صفحہ ۳۷ پر یہ بے بنیاد الزام اور بہتان عظیم ان الفاظ

میں باندھا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

سنگین الزام اور بہتان عظیم

دیوبندیوں کا نبی، و رسول اور کلمہ اور درود، وغیرہ: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اشرف علی رسول اللہ“
 ”اللہم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی“۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷ طبع دوم)
 نوٹ: مندرجہ بالا سنگین الزام اور بہتان عظیم رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب دیوبندی مذہب کے
 صفحہ ۳۷ کے علاوہ صفحہ ۳۶۶، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۸، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷،
 ۳۹۱، ۳۹۲ پر بھی نقل کیا ہے۔

رضا خانی مؤلف نے تو الزام تراشی کی حد ہی کر دی اور اس مولوی کو مرنا قطعاً یاد نہ رہا اور عالم آخرت
 کو بالکل فراموش کر دیا ورنہ اتنا بڑا سنگین الزام اور بہتان عظیم باندھتے وقت کم از کم خوف خدا کرتے اور قبر
 و حشر کا نقشہ اپنے سامنے رکھتے کہ ایک نہ ایک دن اس فانی دنیا سے جانا ہے اور اپنے رب کے ہاں پیش ہونا
 ہے مگر اس رضا خانی مؤلف نے کچھ بھی یاد نہ رکھا اور اپنی من مانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خالق کائنات سے بے
 پرواہ ہو کر ایک دلی کامل پر بہتان عظیم باندھ دیا۔ اب آپ رسالہ الامداد کی پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

رسالہ الامداد میں درج شدہ خواب کا پورا واقعہ

سوال: اب وجہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہونے کا خیال مجھ کو کیوں ہوا اور حضور کی طرف کیوں
 رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع اسلئے کہ ہمارے نانا
 صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم و مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب
 مرحوم لودھیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس سے یہ غرض تھی کہ ہمارے نانا یا اور کوئی
 اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خراب ہی ہوں ان کو بلا وجہ ترجیح دی جاوے اصل غرض یہ ہے کہ

حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک ہیں اور اگر مولوی صاحبان لودھیانوی اور حضور کے درمیان کسی فروعات میں اختلاف بھی ہو تو انہیں بھی جناب کی طرف رجوع کرنا ہوں۔

(۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ رہی ہیں جن میں سے بہشتی زیور تو حرز جان ہے اور ثمری مشنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور بھی چند تصانیف نظر سے گذریں۔

(۳) ایک دفعہ راپور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم نے ان کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے ان سے اور بھی محبت ہو گئی تو اثناء گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالہ: الامداد اور حسن العزیز بھی ماہواری آتے ہیں بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو ان مولوی صاحب طالب علم نے چند رسالہ مجھ کو دیکھنے کے واسطے دیئے الحمد للہ جو لطف ان سے اٹھایا بیان سے باہر ہے ایک روز کا ذکر ہے کہ

حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دو پہر کا وقت تھا کہ غیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی اس لئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا

اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھنا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی کل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔

دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن ان میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا۔ اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے

بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثرنا حلقی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسرے کر دے لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تذکرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اُس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

(رسالہ الامداد بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری صفحہ ۳۲/۳۵۔ مطبوعہ تھانہ بمون انڈیا)

اب آئیے ذرا حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ پر اپنا کلمہ پڑھوانے کا جو الزام ہے اس کی حقیقت کا جائزہ لیا جائے تو سنیئے اس کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ کسی شخص نے جو حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ کا معتقد تھا مرید نہ تھا اس قسم کا ایک خواب دیکھا جس میں کلمہ پڑھتے وقت اس کی زبان سے بار بار اور بے اختیار جس پر اُسے کراہت بھی ہو رہی تھی مولانا ہی کا نام نکلتا رہا۔ اس نے حضرت مولانا کو اپنا خواب لکھ بھیجا۔ حضرت نے اس خواب کی تعبیر دیتے ہوئے یہ جواب لکھ دیا کہ اس واقعہ (خواب) میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو بعونہ تعالیٰ وہ متبع سنت ہے۔ یہ تھی مختصر حقیقت اس بے بنیاد الزام کی۔

یہ واقعہ خواب سے تعلق رکھتا ہے اور یہ کہ مولانا نے کسی سے اپنا کلمہ نہیں پڑھوایا بلکہ ایک عقیدت مند نے حالت خواب اور عالم بے خودی و بے اختیاری میں از خود ان الفاظ میں کلمہ پڑھا ہے جس کو وہ خود بھی غلط سمجھتا ہے مگر خواب میں وہ اس کے درست ادا کرنے پر قادر نہیں ہے۔ مگر رضا خانی مؤلف نے یہی روایت دیا

ہے کہ وہ اپنا کلمہ پڑھواتے تھے۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

اب ناظرین خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ عالم بیداری اور ہوش و حواس کی حالت میں اگر کوئی بزرگ کلمہ اپنی زبان سے خود پڑھیں اور مرید سے خود پڑھوائیں تو ان کے خلاف کوئی بھی آواز سنائی نہ دے اور مسند جہالت پر بیٹھ کر فتویٰ دیتے والوں کی زبانیں ایسی گنگ ہو جائیں تو گنگ ہونا اسوجہ سے ہوگا کہ انکے منہ میں مرغ مسلم ہوتا ہوگا۔ مگر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر بے بنیاد الزام لگانے کے لیے انکے چہرے حضرت۔ اور بڑے حضرت۔ سب ہی حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخنے لگیں اور کفر کے فتویٰ لکھ لکھ کر اپنی دوا قلم کر دیں اور قلمیں توڑ دیں کوئی بتائے تو سہی یہ کونسا انصاف ہے؟

وہ دنیا تھی جہاں تم بند کرتے تھے زبان میری

یہ محشر ہے یہاں سننا پڑے گی داستاں میری

قارئین ذی وقار! آپ نے بخوبی اندازہ کر لیا ہوگا کہ معترضین کے اس اعتراض میں کتنا ذرا

ہے اور یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ اس اعتراض کی زد (اگر واقعی کوئی زد ہے بھی) تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ ان بزرگان دین پر پڑتی ہے کہ جنہوں نے عالم بیداری میں اپنے نام کا کلمہ پڑھوایا کیونکہ حضرت تھانوی کا جہاں تک معاملہ ہے انہوں نے تو کسی مرید سے خواب میں بھی اپنا کلمہ پڑھنے کی تلقین نہیں کی برخلاف ان بزرگان دین کے جنہوں نے جیتے جاگتے ہوش و حواس میں اپنے کلمہ کے لئے خود تلقین فرمائی بلکہ پڑھنے پر انعام بھی دیا اور جن اولیاء اللہ نے اپنے نام کا کلمہ پڑھوایا ان کا ذکر فوائد فریدیہ، فوائد السالکین، تحقیق الحق، مرآة العاشقین، فوائد الفتاویٰ، مفت اقطاب ذکر حبیب، تذکرہ غوثیہ، مناقب الجالس وغیرہ ان کتب میں انکا تذکرہ موجود ہے اس لیے حضرت تھانوی کی کوئی صفائی پیش کرنے کے بجائے ہم ان بزرگوں کے پاک دامنوں کو ان دھبوں سے پاک کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو رضا خانی مؤلف کے بے بنیاد اور عقین الزام کے چھینٹوں سے ناپاک و نجس اور بدنام ہو گئے ہیں تو سنئے کہ ان بزرگوں نے

اپنا کلمہ صرف اس لیے پڑھوایا تھا کہ ان کو اپنے مرید کی درست اعتقادی اور طلب صادق کا امتحان منظور تھا (یا بقول رضا خانی مؤلف کے مرید کی پیر پرستی اور اُس کی بیجا نیاز مندی کی آزمائش مقصود تھی)۔

اس توجیہ اور حقیقت کے معلوم ہو جانے کے بعد یہ تو ظاہر ہو گیا کہ ان حضرات نے چونکہ واقعتاً اپنا کلمہ نہیں پڑھوایا تھا اس لیے ان کو کافر کہنے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ کیا امتحان کے لیے اپنا کلمہ پڑھوانا (جس کو بظاہر کفر ہی کہا جاسکتا ہے) صحیح بھی تھا یا نہیں؟ اور اس کو شرعاً کس طرح جائز و درست مان لیا جائے۔

اس سوال کا جواب جناب مولوی غلام مہر علی اور انکی بریلوی جماعت کے ذمہ ضروری ہے مگر شرط یہی ہے کہ وہ جواب کسی دیوبندی عالم سے سنا ہو یا کسی اہل حق کی کتاب سے استفادہ کیا ہو ورنہ ہو یعنی کہ بالکل خالص بریلوی جواب کی ضرورت ہے ورنہ اہل حق نے اس کا بھی جواب دیا ہے جس کو شوق ہو حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ کی مشہور تصنیف: السنۃ الجلیلیہ کا مطالعہ کرے۔

الحمد للہ کہ اب ان بزرگان دین کا دامن بھی رضا خانی مؤلف کی بے بنیاد الزام تراشی کے ناپاک پھینٹوں سے پاک ہو گیا اور انہی حضرات کے طفیل میں حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ کی حیثیت بھی اچھی طرح واضح ہو گئی کہ جہاں تک آپ پر اپنا کلمہ پڑھوانے کے الزام کا تعلق ہے وہ بالکل سفید جھوٹ اور خالص افتراء ہے۔ ہاں اس سلسلہ میں اگر کوئی الزام آسکتا تھا تو اس مرید پر آسکتا تھا جس نے آپ کا کلمہ پڑھا تھا۔ مگر یہ بھی اسی صورت میں جب کہ یہ واقعہ خواب سے تعلق نہ رکھتا ہوتا اور اب اس صورت میں کہ یہ واقعہ خواب کا ہے (جس میں اُس نے اپنی مجبوری و بے اختیاری کا ذکر بھی بار بار کیا ہے) اس عقیدت مند پر بھی کوئی شرعی حکم اور فتویٰ نہیں لگتا۔ اور اگر یہ۔ دین رضا خانی۔ کے پیرو اور بڑے حضرت کے امتی خواب پر بھی شرعی حکم لگاتے ہوں تو فتویٰ سے پہلے صاف صاف یہ اعلان کر دیں کہ ہم دین محمدی کی اس حدیث پر ایمان نہیں رکھتے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین (قسم کے) آدمیوں پر سے شرعی

احکام کی پابندی اٹھالی گئی ہے۔ ایک سونے والے سے تاؤ فٹیکہ وہ جاگ نہ جائے۔ دوسرا بچے سے تاؤ فٹیکہ وہ بالخ نہ ہو جائے۔ اور تیسرا دیوانے سے تاؤ فٹیکہ وہ ہوش میں نہ آجائے۔

ظاہر ہے کہ اس حدیث پر نظر رکھنے کے بعد کوئی بھی صاحب دین و دیانت مسلمان خواب کی بنا پر کسی مسلمان کو بھی کافر و مرتد نہ قرار دے گا تو پھر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محتاط عالم کس طرح اس عقیدت مند کو کافر و مرتد اور گردن زنی فرما دیتے۔ بریلوی مولویوں سے دین کے شرعی حکم یا کسی سنجیدہ رائے کی توقع رکھنا ہی عبث اور لغو ہے اس لیے اس موقع پر تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

خواب کی بات پر خلیفہ ہارون الرشید کی ملکہ زبیدہ کا مشہور خواب یاد آ گیا جس کی تعبیر آج بھی نہر زبیدہ کی شکل میں موجود ہے چونکہ وہ خواب اور اس کی تعبیر دونوں ہی مشہور ہیں اس لیے ان کا ذکر غیر ضروری ہے۔ مگر یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ اگر ملکہ زبیدہ کی بد قسمتی سے اس وقت بھی ایسے مولوی اور فضول قسم کے فاضل اور فتویٰ باز موجود ہوتے تو یقیناً یہ لوگ اس بے چاری کے لیے زنا کی شرعی حد (سزا) تجویز فرما کر اس کو سنگسار (پتھراؤ) کر دیتے مگر وہ تو کہئے کہ زبیدہ قسمت کی دشمنی تھی کہ ابن سیرین جیسے عمدہ معبر (خواب کی تعبیر بتانے والے) اس کو مل گئے جنہوں نے حد زنا جاری کرانے کی بجائے یہ تعبیر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ذریعہ سے کوئی ایسا کام کرائے گا جس سے خدا کی ساری مخلوق فائدہ اٹھائے گی چنانچہ ان کی تعبیر صحیح ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ملکہ زبیدہ کے ہاتھوں ”نہر زبیدہ“ جیسی شاندار یادگار قائم کرادی جس سے خدا کی بے شمار مخلوق آج بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔

اس خواب کا ذکر ہم نے یوں ہی ضمتا کر دیا کہ ناظرین اس کا کچھ اندازہ فرما سکیں کہ خواب کی دنیا ایک بالکل الگ دنیا ہے جہاں شریعت کے احکام قطعاً لاگو نہیں ہوتے مگر رضا خانی مذہب کے مجدد بدعات کے دین و مذہب کا تو قانون ہی کچھ نرالا ہے وہاں تو کفر کا فتویٰ لگانے سے ہی کام چلتا ہے

اور نہ ہیٹ کی گاڑی ٹیل ہو جائے گی انکو اس سے غرض نہیں کہ وہ بات خواب کی ہو یا کہ بیداری کی ہو کہنے والے کا وہ مطلب ہے یا نہیں۔ بریلویوں نے تو کافر بنانا کراپنے کارخانہ بریلوی کو شہرت دینا مقصود ہے اور کچھ نہیں۔

یہ ملاں کافروں کو دولت اسلام کیا دے گا

اسے کافر بنانا بس مسلمانوں کو آتا ہے

قارئین ذی وقار! آپ نے رسالہ الامداد میں ایک شخص کا مکمل اور پورا واقعہ خواب کا بخوبی پڑھا ہے اس میں کہیں بھی اس بات کی طرف اشارہ تک نہیں ملتا کہ حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لکھے کلمہ پڑھوانے کا اور نبوت اور رسالت کا اقرار کا اشارہ تک کیا ہو یہ سب مہربانی اور کرم نوازی بریلوی مولویوں کی ہے۔ کہ جو کوئی حامی توحید و سنت ہو اور قاطع شرک و بدعت ہو تو بریلوی مولوی کیونکہ توحید کے خلاف خدا کے حریف ہیں تو اس لیے یہ لوگ علماء اہلسنت اور بوند کے خلاف آئے دن کوئی نہ کوئی بہتان عظیم کا طوفان برپا کرتے رہتے ہیں۔

حضرات گرامی! ایسے لوگوں کو پہچانیں کہ یہ کون لوگ ہیں کہ جو مذہب اسلام کی آڑ میں آئے دن نئے نئے الزام تراشیوں کا بازار خوب گرم رکھتے ہیں۔

رسالہ الامداد کی تفصیلی عبارت سے یہ بالکل واضح ہے کہ وہ شخص لکھتا ہے کہ میں بے قابو اور بے اختیار تھا میں اپنی زبان کو خوب روکتا ہوں لیکن ایسے کلمات میری زبان سے بلا اختیار نکل جاتے تھے جسکی وجہ سے وہ شخص قائل تعزیر اور اظہار تاراضگی نہ رہا۔ ہاں البتہ اگر وہ شخص جان بوجھ کر بیداری میں ایسا کرتا تو وہ یقیناً قائل گرفت تھا شریعت میں گرفت اس بات پر ہے کہ آدمی اختیار اور قابو سے بات کرے۔ علاوہ ازیں یہ واقعہ خواب کا ہے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے انہیں اس لئے بذریعہ خط اس شخص کو جواب دیا گیا اور جب یہ بھی معلوم ہے رفع عنی اعسی الغطاء

والنسیان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے امت سے خطا اور نسیان کا گناہ اٹھالیا گیا اور کتب فقہ شامی اور درمختار باب المرتدین میں بیاہنگ دھل پکار رہی ہے کہ ان کلمات کفر سے آدمی مرتد ہو جاتا ہے جو اختیار سے بولے جائیں اور جو بغیر ارادہ اور بے قابو ہو کر بولے جائیں تو ان کلمات سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

الغرض کہ شرعی قوانین کے تحت جو بے اختیار اور جو بے ارادہ اور جو بے قابو ہو کر کلمات بولے جائیں ان سے انسان کافر نہیں ہوتا اور ایسے شخص کو مورد الزام نہ ٹھہرانا چاہیے اور یہ بات بھی بخوبی یاد رکھیں کہ وہ شخص حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہرگز نہ تھا اور یہ بھی رضا خانی بریلوی مولویوں کا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر سراسر الزام ہے۔ کہ وہ شخص حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا اس لئے تو جواب میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ افسوس صد افسوس بریلوی مولویوں پر ہے کہ سوال کی عبارت کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے جواب کی عبارت بنادیا یہ کتنا ظلم عظیم ہے حالانکہ عدل و انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ سوال کی عبارت کو جواب کی عبارت نہ بنائیں اور اگر بریلوی مولویوں میں ذرہ برابر صداقت ہے تو پھر ہمیں دکھائیں کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جواب میں اپنے نبوت اور رسالت کا اشارہ بھی کیا ہے ہرگز نہیں اور قطعاً نہیں۔ جواب میں کسی قسم کا خلاف شرع اشارہ تک نہ فرمایا بلکہ خواب کی تعبیر یہ کی کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے اس کے سوا کچھ نہ فرمایا۔

حضرات گرامی! ذرا سوچیں اور سمجھیں کہ خواب میں پیش آنے والے واقعہ کے بارے میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خواب کی تعبیر فرمائی کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

تو آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے متبع سنت ہونے کا دعویٰ کیا ہے یا کہ بقول

بریلوی مولویوں کے مدعی نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا ہے یہ کتنا صریح افتراء نہیں تو اور کیا ہے کہ حضرت
 تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جمع سنت ہونے کا کہہ رہے ہیں اور بریلوی مولوی الٹی گنگا بہا رہے ہیں اور یہ بریلوی
 مولویوں کی عجیب کاروائی ہے کہ یہ لوگ خواب اور بیداری کے واقعات کو یکساں خیال کرتے ہیں
 اگر بریلوی مولویوں کا یہی منہج ہے تو اگر کوئی شخص خواب میں اپنی بیوی کو تین طلاق دیدے اور آ کر کسی
 بریلوی مولوی سے مسئلہ پوچھے تو کیا کہو گے کہ تیری عورت تجھ پر حرام ہو گئی یا کوئی آدمی خواب میں زنا کر لے
 تو کیا بریلوی قانون کے مطابق اس پر کوڑے برسائیں جائیں گے اور اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ فلاں
 بریلوی مولوی صاحب کی لڑکی سے میرا نکاح ہو گیا ہے اور وہ آ کر اپنا خواب سنا دے تو کیا ہوگا۔ بریلوی
 مولوی اپنی لڑکی کو خواب دیکھنے والے کے ساتھ رخصت کر دے گا؟۔

شرم ان کو مگر نہیں آتی

خواب کو خواب کہہ کر ٹال دو گے یا کہ لڑکی کو رات کے خواب کو مد نظر رکھتے ہوئے بغیر نکاح کے روانہ
 کر دو گے کیونکہ نکاح تو خواب میں ہو چکا ہے تو کیا کسی مولوی بریلوی کو کسی بریلوی شخص کی لڑکی کے بارے
 میں نکاح کا خواب آ جائے تو پھر کیا صورت ہوگی۔ بس یہی دیوبند اہلسنت کا جواب ہے۔ الغرض کہ بیداری
 اور خواب کا حکم ایک جیسا ہرگز نہیں اور قطعاً نہیں یقیناً نہیں ہوتا مگر رضا خانی بریلوی قانون میں الٹی گنگا بہہ
 رہی ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

ان الله تجاوز عن امتي الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه.

(ترجمہ) بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے امت سے خطا اور نسیان اور جس چیز پر ان کو مجبور کیا گیا ہو اس کے
 مؤاخذہ سے درگزر فرمایا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۸۴ ابن ماجہ ص ۱۳۸۔ بیہقی ج ۷ ص ۳۵۶۔ طحاوی ج ۲ ص ۵۶، حاکم ج ۲ ص ۱۹۸)

اس سے معلوم ہوا کہ خطاء کی صورت میں اگر کفر وغیرہ کا کوئی کلمہ زبان سے نکل جائے تو اس پر شرعاً کوئی گرفت نہیں ہے۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گنہگار بندہ کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی مسافر کسی بے آب و گیاہ لوق و دوق میدان میں جا رہا ہو اور وہاں اسکی سواری یعنی کہ اونٹ جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو اس سے گم ہو جائے اور وہ ادھر ادھر تلاش کر کے اس سے ناامید ہو کر آرام کرنے کیلئے کسی درخت کے سایہ میں آلیٹے پھر اسی حال میں اس کی آنکھ بھی لگ جائے پھر تھوڑی دیر کے بعد اس کی آنکھ کھلے تو وہ یہ دیکھے اس کا اونٹ مع اپنے ساز و سامان کے اس کے پاس کھڑا ہوا ہے۔ اور اس کی زبان سے بے اختیار خوشی میں یہ لفظ نکل جائے اللھم انت عبدی والاربعک (ترجمہ: اے پروردگار تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب) اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخطأ من شدۃ الفرح، زیادہ خوشی کی وجہ سے اس کی زبان سے خطا سرزد ہوئی۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۵۵، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۰۳)

یعنی کہ وہ بیچارہ کہتا تو یہ چاہتا تھا کہ اے میرے رب تو میرا آقا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں مگر اُلٹ کہہ دیا حالانکہ یہ شخص نہ تو دیوانہ ہے اور نہ اس پر غشی طاری ہے اور نہ نشہ میں مست ہے اور نہ سویا ہوا ہے۔ بلکہ بیداری کی حالت میں ہے۔ مگر بے ساختہ اور بے اختیار اس کی زبان سے وہ کچھ نکل رہا ہے جس کو وہ چاہتا نہیں ارادہ کسی اور بات کے نکالنے کا ہے مگر نکلتی کچھ اور ہے حضرات فقہاء احتاف نے خطاء کی تعریف اور تشریح اور حکم کے بارے میں خاصی تفصیل کی ہے چنانچہ امام حسن بن منصور المعروف بقاضی خان الحنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

والخطای من یجری علی لسانہ من غیر قصد کلمۃ مکان کلمۃ.

(ترجمہ) اور خطاء کرنے والا وہ ہے جس کی زبان پر بغیر قصد کے ایک کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ نکل جائے۔

(فتاویٰ قاضی خان ج ۴ ص ۸۸۳ طبع نولکھور لکھنؤ)

چنانچہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

من نكلم بها مخطئا او مكرها لا يكفر عند الكل .

(ترجمہ) جس شخص سے خطا کلمہ کفر سرزد ہو گیا یا کسی نے زبردستی اس سے کلمہ کفر کہلوا یا تو سب کے نزدیک اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ (شامی)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

بان الخاطی اذا اجری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطاء لم یکن ذالک کفر عند الكل .

(ترجمہ) کہ خطا اگر کسی کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو سب کے نزدیک یہ کفر نہ ہوگا۔

(شرح فقہ اکبر ص ۱۹۸ طبع کانپور)

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کفر اور ارتداد کیلئے قصد اور ارادہ لازمی ہے اور خطا و اکراہ میں قصد و ارادہ

نہیں ہوتا۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں:

بحر الرائق وتنویر الابصار، وحديقة النديه، وتنبیه الولاة وسل الحسام وغير ہائیں ہے:

والذی تحریرانہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن الخ

(ترجمہ) یعنی فقہاء کرام کے یہاں یہ محقق ہو چکا ہے کہ جس مسلمان کے کلام کو کسی اچھے محمل پر حمل کیا جائے

تو اس کے کفر کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا۔ (تمہید ایمان ص ۶۱)

تو علماء کرام بھی فرماتے ہیں کہ کلمہ گو کے کلام میں اگر ننانوے (۹۹) معنی کفر کے ٹکڑے اور ایک تاویل

اسلام کی پیدا ہو تو واجب ہے کہ اسی تاویل کو اختیار کریں اور اسے مسلمان ہی ٹھہرا دیں کہ حدیث میں

آیا ہے کہ الاسلام یعلو ولا یعلیٰ۔ اسلام غالب ہی رہتا ہے مغلوب نہیں کیا جاتا۔ (برکات الامداد ص ۲۸)

نیز فرماتے ہیں:- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کہنے والے کی تکفیر سے منع فرمایا ہے

جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کیلئے اصلاً (بالکل) کوئی ضعیف سے ضعیف محل بھی باقی نہ رہے۔

فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ .

اعلیٰ حضرت بریلوی کی ان سہ عبارات سے معلوم ہو گیا کہ مفتی کا فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اور مسلمان کے کلام میں اُسی پہلو کو اختیار کرے جو موجب کفر نہ ہو لہذا اثابت ہوا کہ صاحب واقعہ کا بیان کہ میں بے اختیار تھا مجبور تھا قابل تسلیم نہ ہونے کے ساتھ ساتھ واجب التسلیم بھی ہے کیونکہ صاحب واقعہ کی زبان سے جو کلمات کفریہ سرزد ہوئے اُن کا صدور اس سے خطا ہوا اور فقہاء کرام کی اصطلاح میں اس کو خطا کہا جائے گا اور قرآن مجید کی نصوص اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور فقہاء کرام کے اقوال سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اگر کسی کی زبان سے بلا قصد و اختیار کلمات کفریہ سرزد ہو جائیں جس طرح دلائل ذکر کئے جا چکے ہیں تو یہ ہرگز موجب کفر و ارتداد نہیں نیز فقہاء کرام کی اُن تمام عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ اگر بلا قصد کے کلمات کفریہ سرزد ہو جائیں اور اعتقاد میں کوئی تبدیلی نہ ہو تو وہ صرف ان کلمات کفر کے تلفظ کی وجہ سے کافر نہ ہوگا۔ اس وقت جو کچھ ہم نے عرض کیا ہے اس کا مأخذ صرف قرآن مجید اور احادیث مبارکہ اور فقہ حنفی کی معتبر روایات تھیں۔ جو ایک حنفی المذہب مسلمان کے تسلی اور تشفی کیلئے کافی سے زائد ہے۔ چونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ رضا خانی جو قرآن کریم و احادیث شریف کے تحریف اور اس کے معنی کے ہیر پھیر میں بہت چالاک و چست ہوتے ہیں اگر ان کے سامنے ان کے مجدد صاحب بریلوی کا کلام پیش کر دیا جائے تو ان کی ساری پختی سُستی سے بدل جاتی ہے اور بالکل ہی ان پر اس پڑ جاتی ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کا بھی فیصلہ درج کر دیا جائے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کا فیصلہ

چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں: ”شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں۔“ (ملفوظات احمد رضا خان بریلوی ج ۱ صفحہ ۵۳)

اعلیٰ حضرت بریلوی کے ان الفاظ نے تو فیصلہ کر دیا کہ اگر کوئی اپنے اختیار سے کلمات کفر بولے تو اس کا اور حکم ہے یعنی کہ وہ کافر ہو جائیگا اور اگر کسی کے زبان سے اضطراری طور پر بلا اختیار کلمات کفر سرزد ہو جائے تو اس کا اور حکم ہے یعنی کہ اسکو ہرگز کافر نہیں کہا جاسکتا صاحب واقعہ کی عدم تکفیر کے لیے مجدد التکفیر کا اتنا ہی لکھنا کافی ہے ہمارے اس بیان سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ صاحب واقعہ اس واقعہ کی وجہ سے نہ کافر ہے نہ مرتد نہ گنہگار بلکہ شریعت اسلامیہ کی نظر میں وہ بالکل معذور ہے ہمارے دلائل قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بظاہر کوئی خواب کیسا ہی وحشت ناک اور پریشان کن کیوں نہ ہو لیکن یہ ہرگز ضروری نہیں کہ اس کی تعبیر بھی ایسی ہو بلکہ ممکن ہے کہ اس کی تعبیر کوئی اچھی نکل آئے پس واقعہ زیر بحث بھی اسی قبیلہ سے ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ خواب اور اس کی تعبیر میں کوئی مناسبت ہونی چاہیے لہذا اہلایا جائے کہ اس خواب اور اس کی تعبیر میں کیا مناسبت ہے اس کے جواب میں ہم حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی چند سطور نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سوال کے جواب میں تحریر فرمائی ہیں اور وہ یہ ہیں:-

ذرا ادھر بھی توجہ کیجئے

بعض اوقات خواب میں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور دل بھی گواہی دیتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں لیکن زیارت کے وقت معلوم ہوتا ہے کہ شکل کسی اور کی ہے تو وہاں اہل تعبیر یہی کہتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے اس شخص کے قبیح سنت ہونے کی طرف پس جس طرح یہاں

بجائے شکل نبوی کے دوسری شکل مرئی ہونے کی (یعنی دکھائی دینے کے) تعبیر اتباع سنت سے دی گئی اسی طرح بجائے اسم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا مفلوظ ہونے کی تعبیر اگر اسی اتباع سے دی جائے تو اس میں کیا محدور شرعی لازم آگیا۔ (الامداد بابت ماہ جمادی الثانیہ ۱۳۳۶ھ ص ۱۹)

پھر لطف کے بات یہ بھی ہے ہمارے پیشوا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب کی اس تعبیر پر اصرار بھی نہیں انہوں نے اپنے دانت کے مطابق اس خواب کے اچھی تعبیر بیان فرمادی لیکن ساتھ ہی اپنے عدم اصرار کا تذکرہ بھی فرمادیا چنانچہ خود تصریح فرماتے ہیں کہ:

”باقی مجھ کو اس پر اصرار نہیں اگر یہ خواب دوسرے شیطانی ہو یا کسی مرض دماغی سے ناشی پیدا ہوا ہو اور اس کی تعبیر نہ ہو یہ بھی ممکن ہے لیکن غلط تعبیر دینا صرف ایک وجدان کی غلطی ہوگی جس پر کوئی الزام نہیں ہو سکتا۔ (الامداد بابت ماہ جمادی الثانیہ ۱۳۳۶ھ ص ۲۰)

حضرات گرامی! شریعت اسلامیہ میں اگر کسی سے خواب کی حالت میں کلمات کفر سرزد ہو جائیں تو وہ شرعاً قابل گرفت نہیں سمجھا جائیگا۔ جیسا کہ فتح بریلی کا دلکش نظارہ کا حوالہ بھی پڑا۔ لیکن یہ مسئلہ مسئلہ ہے کہ خواب کی بات پر کوئی حکم شرعی عائد نہیں ہوتا اگر کوئی کافر خواب میں اسلام لے آئے تو اس کا اسلام معتبر نہیں اور اسی طرح اگر کسی مسلمان سے خواب میں کلمات کفر سرزد ہو جائیں تو وہ ان کی وجہ سے کافر نہیں ہوتا حدیث شریف میں ہے: لا تفسر بطن فی النوم۔ نیند میں جرم جرم نہیں آپ ہی بتائیے اگر کوئی شخص خواب میں زنا کرے تو کیا آپ اس پر حد جاری کرائیں گے۔

(فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص ۷۹۔ مطبوعہ فیصل آباد)

اس کے حاشیہ میں ہے ”فقہ حنفی کی مشہور متداول کتاب شامی میں امام ابن ہمام کی تحریر الاصول کے حوالہ سے منقول ہے:

بطل عباراتہ من الاسلام والردق والطلاق ولم توصف بخبر والشاء وصدق وکذب کاللعان

لطیفور۔

(ترجمہ) سونے والے کا کلام (مثلاً) اسلام لانا یا مرتد ہو جانا یا طلاق دینا یہ سب لغو اور بیکار ہے نہ اس کو خبر کہا جاسکتا ہے نہ انشاء اور نہ سچ اور نہ جھوٹ مثل پرندوں کی آواز کے ہے۔

(حاشیہ فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص ۷۹ مطبوعہ فیصل آباد)

علاوہ ازیں ایک اور حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

خواب نیند کی حالت میں دیکھا جاتا ہے اور نیند کی حالت میں جو کلمات زبان سے سرزد ہوتے ہیں شریعت میں انکا کوئی اعتبار نہیں ہوتا بالفرض اگر کسی سے بحالت نیند کلمات کفریہ سرزد ہوں تو اس پر کفر بارتد ادا کا فتویٰ نہیں لگ سکتا کیونکہ وہ شرعاً مرفوع القلم ہے اور نیند کی حالت میں ایسے کلمات صادر ہونے کے وجہ سے وہ مجرم نہیں ہوگا۔ (عبارات اکابر حصہ اول ص ۲۰۵)

الحمد للہ کہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے اس کے جواب میں یہ تحریر فرمایا کہ: ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ قبیح سنت ہے“ اُن صاحب کے واقعہ کی پریشانی کو بھی دور کر دیا اور لفظ ”قبیح سنت“ لکھ کر یہ بھی بتا دیا کہ مجھ کو حضور سرور عالم فخر بنی آدم ﷺ سے صرف غلامی کی نسبت ہے یہاں نبوت و رسالت کا احتمال بھی نہیں۔

الحمد للہ کہ ہمارے مخالفین کی تمام ہرزہ بافیوں کا جواب انہی چند سطروں میں ہو گیا۔ لیکن چونکہ آج ہم کو اس بحث کا خاتمہ ہی کرنا ہے، لہذا ہم واقعہ خواب پر کافی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

ناظرین! واقعہ خواب کے متعلق ہمارے مخالفین نے اس وقت تک جو کچھ زہرا لگایا ہے اس سب کا حاصل صرف تین اعتراض ہیں:

۱۔ معاذ اللہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے نبوت کا دعوٰی کیا۔

۲۔ صاحب واقعہ کو کوئی سرزنش کسی قسم کی تنبیہ نہیں کی حالانکہ وہ اسکا مستحق تھا اور اُس کو توبہ و استغفار و

تجدید ایمان و نکاح کا حکم دینا چاہیے تھا۔ کیونکہ وہ کلمہ کفر کے تلفظ کی وجہ سے کافر ہو چکا تھا، پس چونکہ مولانا اُس شخص کے اس کفر پر راضی رہے اور کسی قسم کا انکار نہیں کیا، لہذا خود بھی کافر ہو گئے کیونکہ رضا بالکفر کفر ہے۔

۳۔ ایسے شیطانی و سوسہ کو حالت محمودہ کیوں سمجھا گیا اور اُس کی یہ تعبیر کیوں دی گئی۔

ان میں سے پہلے اعتراض کا افتراء محض اور کذب خالص ہوتا تو اس قدر ظاہر ہے کہ کسی توضیح کا بھی محتاج نہیں پھر حضرت مولانا کی تحریر میں ”مبیع سقہ“ کا لفظ بھی اس کی پوری بیخ کنی کر رہا ہے۔

نیز بنظر انصاف غور فرمایا جائے کہ اگر بفرض یہی واقعہ غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ یا کسی دوسرے مدعی نبوت کے سامنے پیش آتا تو کیا وہ بھی لکھتا جو حضرت مولانا نے تحریر فرمایا ہے۔ مالک عرش کی قسم وہ ہرگز یہ نہ لکھتا بلکہ اس کو اپنے دعوے نبوت کی ایک روشن ترین دلیل قرار دیتا۔ اور ہزار ہا کی تعداد میں اس مضمون کے اشتہارات شائع کرتا کہ ”جو لوگ میری نبوت و رسالت کے منکر ہیں خدا ان سے ہجیر گردن پکڑے میری رسالت کا اقرار کرتا ہے اور میرا کلمہ پڑھواتا ہے“۔ اب اسکے مقابلہ میں حضرت مولانا کا جواب بھی ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں: ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ مبیع سنت ہے یعنی کہ حضور سرور عالم ﷺ (کا ایک فرمانبردار غلام ہے) اس میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مبیع سنت ہونے کا دعویٰ کیا ہے نہ کہ مدعی نبوت کا۔

ناظرین: ار خدا را انصاف کیجئے؟ کیا اسمیں کوئی لفظ بھی ایسا ہے جس سے دعویٰ نبوت کی بو بھی آتی ہو۔ کیا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا اقرار بھی کوئی سنگین جرم ہے۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر ☆ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

فقہائے کرام اور محدثین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کی زبان سے جو کلمہ بلا قصد نکل جائے اس کو خطا کہا جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صاحب واقعہ کی زبان سے جو کلمات کفریہ سرزد ہوئے ان کا صدور اُس سے خطا ہوا اور فقہاء کی اصطلاح میں اُس کو خطا کہا جائیگا۔ اب صرف یہ معلوم

کر رہا تھا کہ جس شخص سے کلمات کفریہ خطا کے طور پر سرزد ہوں اُس کا کیا حکم ہے۔ اس کا جواب پہلے قرآن عزیز سے سنئے، قال اللہ تعالیٰ :-

وَمَا يَنْبَغِي لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِثْلَ النَّاسِ الْأَخْلَافُ (پارہ نمبر ۳ سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۸۶)

(ترجمہ) اے پروردگار اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے اور کچھ خطا سرزد ہو جائے تو ہم سے مواخذہ نہ فرمائو۔

دوسرا جواب آنحضرت ﷺ کی حدیث شریف سے کیجئے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع عن امتی الخطأ والنسیان. (رواہ الدارقطنی والبیہقی وغیرہما)
(ترجمہ) میری امت سے خطا اور نسیان اٹھائیے گئے ہیں (یعنی اُن پر کسی قسم کا مواخذہ نہ ہوگا)۔

الغرض کہ اگر کوئی خواب ظاہر آبرا ہو تو یہ ضروری نہیں کہ فی الحقیقت بھی وہ ایسا ہی برا ہو اور اس کی تعبیر بھی بُری ہو۔ اُس کی شہادت میں واقعات ذیل ملاحظہ ہوں:

مشکوٰۃ شریف باب مناقب اہل البیت میں حضرت اُم الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث مروی ہے:

عن ام الفضل بنت الحارث انها دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی رأیت حلماً منکراً الی لیلۃ قال وما هو قالت انه شدید قال وما هو قالت رأیت کان قطعاً من جسدک قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت خیراً تلد لفاطمۃ انشاء اللہ غلاماً یکون فی حجوک فولدت فاطمۃ الحسنین فکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

(ترجمہ) حضرت اُم الفضل بنت حارث سے مروی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج رات میں نے بہت بُرا خواب دیکھا، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ کیا خواب ہے؟ عرض کی کہ حضرت وہ تو بہت ہی بُرا ہے۔ ارشاد فرمایا (بتلاؤ تو) وہ کیا ہے؟ حضرت اُم

الفصل نے عرض کی کہ میں نے یہ خواب دیکھا کہ گویا آپ کے جد اطہر کا ایک کلڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے (اس کی تعبیر یہ ہے) کہ انشاء اللہ میری لخت جگر فاطمہ الزہرا کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں کھیلے گا، چنانچہ حضرت امام حسین پیدا ہوئے اور میری گود میں کھیلے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

دیکھئے ابظاہر کس قدر مذاخواب تھا حتیٰ کہ حضرت ام الفضلؓ نے عرض کی کہ حضرت میں ایک مذاخواب دیکھا ہے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ استفسار پر عرض کی کہ ”حضرت وہ بہت ہی بڑا ہے۔“ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعبیر کس قدر اچھی بتلائی۔

مسلم شریف و نیز دیگر کتب حدیث میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احب القید واکره الغل القید بات فی الدین او کما قال۔

(ترجمہ) یعنی میں خواب میں بیروں کی بیڑیوں کو اچھا سمجھتا ہوں اور گردن کے طوق کو بُرا سمجھتا ہوں اور دین کے معاملہ میں ثابت قدمی کی (دلیل) ہیں۔

غور فرمایا جائے کہ بیروں میں بیڑی کا ہونا بظاہر کس قدر مذہبی بات ہے لیکن آنحضرت ﷺ نے اس کی تعبیر کتنی نفیس بتلائی۔

تعبیر الروایا میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خواب بایں الفاظ مذکور ہے کہ:

انہ انسی قبر رسول اللہ صلی علیہ وسلم فنبشہ فاعبر استاذہ وکان ابو حنیفہ صیبا بالکعبۃ فکان استاذہ ان صدقت رؤیاک یا ولد فانک تقفی الرسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتنبی غی شریعتہ فکان کما عبر الاستاذ رح. (تعبیر الروایا کشوری ص ۳۷)

(ترجمہ) (خواب میں) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آنحضرت ﷺ کے مزار اقدس پر پہنچے اور وہاں پہنچ کر حضور ﷺ کے مرقہ پاک کو اکھاڑا (اعاذنا اللہ ومانر المسلمین منہ) پس اس پریشان کن واقعہ

وحشت انگیز خواب کی اطلاع انہوں نے اپنے اُستاذ کو دی اور اس زمانہ میں امام صاحب مکتب میں تعلیم پاتے تھے، پس ان کے اُستاذ نے فرمایا اگر تمہارا یہ خواب واقعی ہے تو (اس کی تعبیر یہ ہے) کہ تم رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی پیروی کرو گے اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پوری تحقیق و کرید کرو گے پس بالکل ایسا ہی ہوا اُن کے اُستاذ کی یہ تعبیر حرف بحرف سچی ہوئی۔

دیکھئے یہ خواب بھی بظاہر بہت ہی زیادہ پریشان کن تھا۔ لیکن حضرت امام اعظمؒ کے اُستاذ نے اُس کی تعبیر کس قدر تسلی بخش بتلائی۔ تاریخ کی بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کی بیوی زبیدہ نے خواب دیکھا کہ کثیر التعداد مخلوق جمع ہیں اور سب لوگ باری باری اُس سے مجامعت کرتے ہیں۔ جب آنکھ کھلی تو سخت پریشان تھی۔ گھبراہٹ کی کوئی انتہا نہ تھی۔ آخر کار اپنی ایک کنیز کو اُس زمانے کے امام فن تعبیر کے پاس بھیجا اور اُس کو فہمائش کی کہ اُن کے پاس پہنچ کر میرے اس خواب کی تعبیر دریافت کر، لیکن یہ نہ کہنا کہ زبیدہ نے یہ خواب دیکھا ہے بلکہ یہ ظاہر کرنا کہ خود میں نے ایسا خواب دیکھا ہے حسبِ الحکم وہ کنیز اُن بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مذکورہ بالا خواب بلا کم و کاست نقل کر کے تعبیر دریافت کرنی چاہی۔ انہوں نے فرمایا تو غلط کہتی ہے، تو نے ہرگز یہ خواب نہیں دیکھا۔ بالآخر جب انہوں نے حقیقت حال دریافت کرنے پر زیادہ اصرار کیا تو جبراً کہنا پڑا کہ خلیفہ وقت کی بیوی زبیدہ کا خواب ہے۔ انہوں نے فرمایا بیشک زبیدہ کا یہ خواب ہو سکتا ہے اور اس کی تعبیر یہ بتلائی کہ اللہ تعالیٰ اُس سے کوئی ایسا کام لیگا جس سے کثیر التعداد مخلوق فیضیاب ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ نہر زبیدہ (جو کہ عرب کے ایک بہت بڑے حصہ کو سیراب کر رہی ہے اور ایلام جج میں مشرق و مغرب کے مسلمان اُس سے فیضیاب ہوتے ہیں) اسی خواب کی تعبیر ہے۔

اب دیکھئے کہ خواب بظاہر کس قدر وحشت انگیز تھا اور اُس کی تعبیر کس درجہ کی بشارت ہے۔ ان احادیث کریمہ اور ان واقعات سے صاف ظاہر ہو گیا کہ بظاہر کوئی خواب کیسا ہی وحشت انگیز اور پریشان

کن کیوں نہ ہو، لیکن ہرگز ضروری نہیں کہ اُس کی تعبیر بھی ایسی ہو بلکہ ممکن ہے کہ اس کی تعبیر کوئی اچھی نکل آئے، پس واقعہ زیر بحث بھی اسی قبیلہ سے ہو تو کوئی محل استعجاب و استبعاد نہیں۔

ملت رضا خانیہ سے سوال

بندہ پاک و ہند کے تمام رضا خانی بریلوی مولویوں سے سوال کرتا ہے اور اُمید ہے کہ وہ حضرات ہندوستان کا جواب ضرور دیں گے کہ تم نے تو حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عقیدت مند کا واقعہ خواب جو کہ رسالہ الاحرار بابت صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری صفحہ ۳۲-۳۳ مطبوعہ تھانہ بھون انڈیا میں مرقوم تھا کہ ایک شخص کو بحالت خواب میں کلمہ پڑھنے پر اس کی تعبیر بتانے پر رضا خانی بریلویوں کا اس واقعہ خواب کو خواہ مخواہ اپنی سینہ زوری سے بنیاد بنا کر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر بے بنیاد سنگین الزام اور بہتان عظیم یوں باندھا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں خواب دیکھنے والے عقیدت مند نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اللہ اور نبی اللہ تسلیم کیا ہے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کا کلمہ پڑھواتے تھے اور اپنے لیے اقرار حصول نبوت اور رسالت ہے وغیرہ وغیرہ العیاذ باللہ۔ تو بندہ ناچیز تمام پاک و ہند کے رضا خانی بریلوی مولویوں کو اس سنگین الزام اور بہتان عظیم اور بے بنیاد الزام کے جواب میں دندان شکن جواب جو ان کو سبق سکھانے کے لیے بندہ پیش کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ رضا خانی بریلوی حضرات اور بالخصوص رضا خانی مؤلف صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جن جن اولیاء اللہ نے اور جن جن حضرات نے بھی اپنے اپنے نام کا اپنے مریدین سے بحالت بیداری میں کلمہ پڑھوایا اور پھر جن جن حضرات نے بحالت بیداری میں اپنے مشائخ پر درود شریف کے گلدستے پیش کئے ہیں بالخصوص آستانہ عالیہ رضیہ بریلی شریف کے شجرہ طریقت میں تھوک کے حساب

سے درود شریف مرقوم ہیں وہ بھی آپ حضرات ضرور ملاحظہ فرمائیں گے۔ ان تمام حضرات کے بارے میں تمہارا کیا فتویٰ ہے کیونکہ بقول اعلیٰ حضرت بریلوی کے عالم بیداری اور عالم خواب کا الگ الگ حکم ہوتا ہے۔ پسوا مفضلاً و توجراً کثیراً۔ تو بندہ رضا خانی مؤلف کو حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں واقعہ خواب کے جواب میں مشائخ اور اولیاء اللہ کی کتب کے عکس مع ٹائٹل کے پیش کر رہا ہے قارئین حضرات پڑھیں اور پھر فیصلہ فرمائیں اور تمہارا دل بھی گواہی دے گا کہ علماء اہلسنت دیوبند اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان سے حق پر ہیں اور ہمیشہ حق پر ہی رہیں گے۔

بالخصوص رضا خانی مؤلف کی توجہ کے لیے

نوٹ: ملحوظ رہے کہ ہم نے جو کچھ یہاں لکھا وہ صرف استفسار ہے، اس سے ہماری رائے کے متعلق کوئی خیال قائم کرنا شدید ظلم ہو گا یہاں ہم کو صرف ان مفتیان عظام کی حق پرستی کا امتحان کرنا مقصود ہے اور بس۔

رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی صاحب جناب آپ آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ آف بریلی شریف انڈیا کا شجرہ طیبہ کا عکس اور دیگر مشائخ اولیاء اللہ کے اقوال پر مبنی تحریروں کے عکس بھی پڑھ لیجیے پھر ذرا غور سے دل سے سوچ سمجھ کر خوف خدا کرتے ہوئے عالم آخرت کے نقشہ کو اپنے سامنے رکھیں پھر فیصلہ فرمائیں کہ علماء اہلسنت دیوبند حق پر ہیں یا کہ آپ حضرات بریلوی؟

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقیناً آپ اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے یہی فیصلہ کریں گے کہ علماء اہلسنت دیوبند بالکل حق پر ہیں اور جو کچھ تم نے ان کے ساتھ ظلم و ستم کیا ہے وہ آپ کی آنکھیں بند ہو جانے کے بعد فوراً نظر آ جائے گا لہذا بریلی شریف انڈیا کے شجرہ طیبہ کا عکس اور دیگر بزرگوں کی کتب کے عکس بھی پڑھیں اور بغور پڑھیے اور پھر فیصلہ بھی کیجیے اللہ تعالیٰ آپ کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

رضا خانی مؤلف کے لیے
کنوٹی پریس کوئٹہ

رضا خانی مؤلف بریلوی یہ بات بخوبی یاد رکھیں کہ
قیامت کے دن ہمارا اصلی کلمہ اسلام

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور درود شریف ابراہیمی تمہارے بہتان عظیم اور
سنگین الزام کے خلاف جھگڑتا ہوا آئے گا کہ تم نے
دنیا میں چند روز رہ کر علماء اہلسنت دیوبند پر کیسے کیسے
ظلم و ستم کے تیر برساتے رہے ۔

اس کتاب کے جبرقی مستحق موجب کلیت برسر اسطرح نامک ہیں و ہرین منظر علی ۔
مسئلہ تصوف و تہذیب



مجموعہ ترجمہ کتاب

زوائد السالکین

لیغوی

لفظ طاہر قطب الاصلیہ و تاج قطب الدین بختیار کاکی اشقی شہسوار علیہ

زبد الانبیاء سراج الاولیاء حضرت بابا قریب الدین گنجشکر مسعودی

ابو دھنی اشقی رحمتہ اللہ علیہ

مرتب

ملک فضل الدین ماحیہ محمد نکستہ

اندوالمے کی قومی وکان

ملک حسن الدین نقشبندی مجددی تاج کتب کشمیری بازار الماہو

ماہستان زمرلہ و عجمان محمد مصطفیٰ علیہ السلام

بغیر از کثیر با عبادہ اندوالمے کر شائع کیا

۱۲۸۷

اس کے بعد اس بارے میں گفتگو شروع ہوئی کہ اگر مردہ نفل کی نماز میں مشغول ہو اور اس کا پر اس کو آواز دے، اگر وہ پر کی بات کا جواب دینے کے لئے نفل کی نماز ترک کر دے۔ تو اس کی بات آپ کی کیا رائے ہے۔ خواجہ تغلب الاسلام نے زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ بہتر ہے کہ وہ نماز ترک کر کے اپنے پر کی بات کا جواب دے۔ کیونکہ یہ نفل کی نماز سے افضل ہے اور اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

اسی موقع کے مناسب آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نفل کی نماز میں مشغول تھا۔ شیخ معین الدین ادا م اللہ برکاتہ الخیر نے مجھے آواز دی۔ میں نے فوراً نماز ترک کی۔ اور ایک کہا۔ آپ نے فرمایا۔ اوھر آؤ جب میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے پوچھا کہ تو کیا کوئی کام ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں نفل ادا کر رہا تھا۔ آپ کی آواز سن کر نماز ترک کر دی۔ اور آپ کو جواب دیا۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا کام کیا ہے۔ کیونکہ یہ نفل کی نماز سے افضل ہے۔ اپنے پر کے دینی کام میں معتقد ہونا بہت اچھا کام ہے۔

اسی موقع کے مناسب آپ نے یہ فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور بہت سے اہل مصافحہ شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اور ادایا ہونے کے واسطے میں ذکر ہو رہا تھا۔ اسی اثناء میں ایک شخص باہر سے آیا۔ اور بیعت ہونے کی نیت سے خواجہ صاحب کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹھ جا۔ وہ بیٹھ گیا۔ اور اُس نے عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں۔ شیخ صاحب اس وقت اپنی خاص حالت میں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ میں تجھے کہتا ہوں۔ وہ کہہ۔ اور بحال اتب مرید کروں گا میں نے عرض کیا۔ جو آپ فرمادیں۔ میں بجا لانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے اُس نے کہا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ جنتی رسول اللہ جس نے اسی طرح کہا۔ خواجہ صاحب نے اُسے بیعت کر لیا۔ اور خلعت و نعمت دی۔ اور بیعت کے طرف سے مشرف کیا۔ پھر اس شخص کو فرمایا کہ سن میں نے تجھے جو کہا تھا کہ کلمہ اسی طرح پڑھو۔ یہ صرف تیرا عقیدہ آزمانے کی خاطر کہا تھا۔ اور میں کوں ہوں۔ میں تو ایک ادنیٰ سا غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں۔ کلام اصل میں وہی ہے۔ لیکن میں نے صرف حال کی کمالیت کی وجہ سے یہ کلمہ تیری زبان

سے کہلایا تھا۔ چونکہ تو میری ہونے کے لئے آیا ہے۔ اور تجھے مجھ پر یقین کامل تھا۔ اس لئے فوراً ترے ایسا کہہ دیا۔ اس لئے سچا میری ہو گیا۔ اور درحقیقت برید کا عہدق بھی ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے پر کی خدمت میں مادیق اور راسخ رہے۔

پھر اس بارے میں گفتگو شروع ہوئی کہ جب انسان تو بزرے تیسرا سے اُن لوگوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہیئے جن سے وہ پہلے رکھتا تھا۔ کہ کہیں پھر اسی گناہ میں مشغول نہ ہو جائے۔ کیونکہ انسان کے لئے بڑی محبت سے بڑھ کر اور کوئی بڑی چیز نہیں۔ اس واسطے کہ محبت کی تاثیر مزید ہو جایا کرتی ہے اور اُسے چاہیئے کہ خود بھی جس کام سے توبہ کی ہے۔ اُس سے کنارہ کش کرتا رہے اور اُسے اپنا دشمن خیال کرتا رہے۔

اسی کے بعد آپ نے فرمایا کہ خواجہ حمید الدین بہرائی ایک مرد بزرگ جو حضرت خواجہ معین الدین کے مریدوں میں سے تھے۔ اور اس دعا گو کے ہم خرقہ تھے۔ جب انہوں نے توبہ کی۔ تو بار اور بخشین پھر آئے۔ اور آپ سے کہا کہ آؤ پھر وہی عیش لو لیں۔ خواجہ حمید الدین بہرائی نے وہاں جانے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ جاؤ کہ شر میں بیٹھو۔ اور اس مسکین کو چھوڑ دو۔ کہ میں نے اپنا ازار بند ایسا مضبوط باندھا ہے کہ بہشت میں حوروں پر بھی نہیں کھینے کا۔ خواجہ قطب الاسلام انہیں فرائد کو بیان کر رہے تھے۔ کہ طعام لایا گیا۔ خواجہ احمد باقی درویش کھانے میں مشغول ہو گئے۔ اسی اثناء میں شیخ نظام الدین ابوالموئید اندر آئے۔ اور سلام کیا۔ خواجہ قطب الاسلام نے اُن کی قدرا پر دلہ نہ کی اور سلام کا جواب تک نہ دیا۔ شیخ نظام الدین ابوالموئید کو یہ بات بڑی ناگوار گزری۔ انفرجی جب طعام سے فارغ ہوئے۔ تو ابوالموئید نے سوال کیا کہ جس وقت ہم آئے تو اس وقت آپ کھا نا کھا رہے تھے۔ میں نے سلام کیا۔ تو آپ نے جواب تک نہ دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ خواجہ قطب الاسلام نے فرمایا۔ کہ ہم اس وقت طاعت میں تھے۔ ہم کس طرح سلام کا جواب دیتے۔ کیونکہ درویش رگ جو کھا نا کھاتے ہیں تو صرف اس غرض سے کھاتے ہیں۔ کہ ان میں عبادت کرنے کی طاقت پیدا ہو جائے۔ چونکہ ان کی نیت بھی یہی ہوتی ہے۔ اسلئے وہ درحقیقت عبادت ہی میں مشغول ہوتے ہیں۔ پس جو شخص نہ ان کی نیت میں مشغول ہو اس پر واجب نہیں کہ سلام کا جواب دے۔ اور آئے واسطے شخص پر جائز ہے کہ وہ سلام نہ کہے۔ لہذا میٹھ کر کھا نا کھاتے ہیں مشغول ہو جاوے۔ جب کھانے

الْاَلَاءِ اَوْلِيَاءُ اللّٰهُ لَا يَخَافُ عَلَيْهِمْ كَذٰلِكَ يُخَوِّفُ اُولَ الَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ ۚ اَلَمْ يَكُنِ

فوائد القواد (اردو)

ملفوظات پیر نجف بنفہ اسم الدین اولیا، قدس سرہ العزیز (متوفی ۱۰۴۲ھ)

ترجمہ

امیر حسن علار بجزی، المعروف خواجہ حسن بکری دہلوی مدظلہ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

علما اکیڈمی، اوقف، پنجاب، لاہور

۱۴۰۰ھ
۱۹۸۰ء

بعد میری تعظیم کی۔ بندے نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص نماز نفل پڑھ رہا ہو اور پیر کے آنے پر وہ نماز نفل ترک کر دے۔ اور پیر کی تعظیم میں لگ جائے تو کیا اس کی تکفیر ہو سکتی ہے آپ نے فرمایا نہیں۔

بندے نے عرضداشت کی تائید اور پیر کے حق میں مرید کے اعتقاد کی پختگی کے بارے میں زبان مبارک سے ارشاد ہوا کہ ایک دفعہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے بدرالدین اسحاق کو آواز دی۔ بدرالدین نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے نماز ہی میں زندہ سے جواب میں لبیک کہا بعد ازاں حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے ایک صحابی کو آواز دی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے آنے میں کچھ دیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جلدی کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے کہا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب خدا اللہ خدا کا رسول بلائے تو فوراً آ جانا چاہیے بعد ازاں حضرت خواجہ نے ————— اللہ آپ کا ذکر بھلائی سے کرے۔ زبان مبارک سے ارشاد کیا کہ شیخ کا فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کے فرمان کا طرہ ہوتا ہے۔

۱۔ اس وقت آپ خیر حکایت بیان کی کہ ایک شخص شبلی کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں آپ کا مرید ہونا چاہتا ہوں۔ شبلی نے کہا کہ میں اس شرط پر نہیں مرید بنانا قبول کروں گا۔ کہ جو میں حکم دوں تم وہ کر دو گے۔ مرید نے کہا کہ میں ایسا کروں گا۔ شبلی نے اس سے پوچھا کہ تم کلمہ طیبہ کیسے پڑھتے ہو؟ مرید نے کہا میں اس طرح پڑھتا ہوں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ شبلی کہنے لگے کہ اب اس طرح پڑھو۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ مرید نے فوراً اسی طرح پڑھ دیا۔ بعد ازاں شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ شبلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ اور اللہ کے رسول وہی ہیں میں تیسرے اعتقاد کا امتثال کر رہا تھا۔

بمبارک وقت و شہنشاہ ولایت حضور خواجہ غلام فرید شاہ قادیان
مصنفہ کا نام مصنفہ کا نام

فادریدہ

کا اردو ترجمہ سے بی بی فیوضت افریدہ

از فقیر معینی شاہجہاں

ملک پست

مکتبہ معین الادب جامع مسجد شریف پورہ گنج

پانی رکھتی تھی اور فرماتی تھی کہ اس پانی کے ساتھ دوسرا دیکھو اور اس کو گھٹا کر
 بہشت کو بھلاؤ اور اس کو تاکہ ہر شخص بغیر کسی لالچ کے اس کی عبادت کرے۔
 حضرت معین الدین سن سنجر کی چشتی نے فرمایا ہے کہ عرش عارفوں کی معمولی
 منزل ہے اور ان کے بلند مرتبے کو حق جانتا ہے کہ کہاں تک ہے اور نیز یہ بھی
 فرماتا ہے کہ عارف اسے کہتے ہیں کہ عرش اللہ جو کچھ اس میں ہے اس کو ایسے ناخن
 میں دیکھے نیز بیان کیا گیا ہے ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور
 عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں چشتی اللہ کا رسول ہے۔ حضرت ابو طالب کی نے
 فرمایا ہے عرش سلاطین آدمی کے اندر گرد گھومتا ہے حضرت عثمان فاروقی نے
 ایک دن اپنی گلاہ مبارک اپنے ہاتھ میں لیکر فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو اس گلاہ کی قیمت
 کو سہ سو آدمی جو پاس بیٹھا تھا عرض کیا کسی کی طاعت کہ اس گلاہ کی قیمت کہ
 اس اشار میں ہاتھ نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس گلاہ کو ہم پس گئے۔
 حضرت عثمان نے فرمایا یا اللہ جل جلالہ تو جو یہ دونوں جہان رکھتا ہے وہ جہاں
 کہیں اور میری یہ گلاہ کہاں ہاں ہو سکتے ہیں۔ منقول ہے کہ حضرت امیر خسرو
 نے حضرت نظام الدین ندوی زنجش کا جو تا ایک ہزار روپے میں خریدا جب حضرت
 نظام الدین کے سامنے آیا وہ انہوں نے فرمایا کہ خسرو تو نے سستا خریدا حضرت عبداللہ
 بیسانی نے فرمایا ہے۔

رباعی۔

مَنْ جَاءَ الْحَقَّ فِي زَمَنِ الْبَاطِلِ مَا تَابَ الْبَاطِلُ كَانَ زَهُوًّا
ترجمہ
کہہ دے کہ بے شک حق ظاہر ہوا اور باطل میٹ گیا
کیونکہ باطل واقعی میٹنے والا ہے

تَحْقِيقُ الْحَقِّ فِي كَلِمَةِ الْحَقِّ

تَفْصِيلٌ لَطِيفٌ

زُبْدُ الْفُقَرَاءِ الصَّادِقِينَ الْعُلَمَاءِ الْمُتَّقِينَ حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی قدس سرہ العزیز



بِإِثْمَارِ

حضورِ محدثِ صدق و صفا مخزنِ علم و حیا سیدنا حضرت پیر غلام محی الدین شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

بِتَصْخِيحِ وَتَرْجُمَةِ

مولانا مولوی عبد الرحمن صاحب بنگلوی و مولانا مولوی فیض احمد صاحب سندھ علی غفرہ لہذا شریف



بِإِثْمَارِ

جناب پیر غلام معین الدین شاہ صاحب سادہ پیر شاہ عبد الحق شاہ صاحب مدظلہ العالی

اس راہ و طریقہ کی مشکلات

چند راس با هیئت اسیران کی که بر قین تحقیق تجربه رسید
و تحقیق کتبه علیها بالقوة و التسلیم که قول انوار سورت آیه
می فرماید و ثانی من اطلب یکن باشد۔

[illegible]

ان شیکرات کا عمل

و خطاب را باید که کوفه نغزی و جوهری به هم بکوبد و غنای دلش
و دلاومت بر دوازده صیغ محمول شود و بجان نماید بعد از آن دست
بر آغیز زند که الجا بدو ثم المشابهة او دلیق یعنی از ارباب سعادت که
جذب تمام است بر سلوک خفیب پوشان است المشابهة راست
آید۔

کیونکہ اس راہِ مشکل بطورِ بریں (خیرِ منات) تصور و ادوات اور عقائد و تعلیمات سے ناواقف کے لئے، امتیاز و میلانِ قلبی فوری کے جو کہ قطعی حقیقتِ جبرِ تسلیم و حقیقتِ محمدیہ علیہ السلام و اسسوم پر کہ ازل (حقیقتِ جبرِ تسلیم) اللہ سے سو پر آئینہ (کافیضان) کرتی ہے اور مثال (حقیقتِ محمدیہ) غالب و کلام اللہ جوتی ہے۔

اور یہی سبب امتیاز درمیان جہلی (ظہوری) کے کہ سالک کا وجود ہے
مگر حقیقتِ محرمہ جو کہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** (اللہ بڑی) (سالک) کو **اَللّٰہُ**
کے قریب میں لاتا ہے۔ یا سالک کے مشاہدہ میں ارفع استنباط
کا درمیان جہلی علی کے (وہ قلب سالک پر نازل ہے) اور حق علی
کہ انبیاء سابقہ میں سے کسی نبی پر اس فرشتے تعویذ فرمایا ہو۔
(وہ بہ نسبت قلب سالک کے اس نبی کے قلب سے سالک پر حق
علی جہد و جہاد) وہ سبب باہمی مشابہت میں دونوں توحید و تہت
علی و حق علی کے سالک (غریب مشاہدہ سے) دعویٰ حقیقت
(بروزی) اس نبی کا کرتا ہے۔ تو بغیر عد سابقہ و عدیت انبی کے کہ
مکثر و اغلب احوال میں (وہ عد و ادلیہ) شیخ کامل کی صورت لفظ
سے ظہور کرتا ہے و شہاد اور شکل ہے۔

طالب صادق کو لازم ہے کہ اولاً (بادار و خیال) نفی وجود و ہوم
کی کلمہ نفی و اثبات (لا اِلٰهَ اِلَّا اللہ) کے سکرار سے اور باراً تیسرے
بارہ (سوم) مہولہ خوب گمان پر دامت کرے، دامن کی تحصیل پر اثر
کشکول کمی میں حوصلہ فرمادیں، بعد ازاں مراقبہ شروع کرے کیونکہ
مشاہدہ ربوبیت مجاہدہ و شفقت سے حاصل ہو سکے۔ ان میں
اہل سعادت کے حق میں کہ ان کے نصیب خوش نصیبی میں جذب
اکشش ایزدی (سلوک پر مقدم ہے اول مشاہدہ ہر مجاہدہ و دست
آتا ہے۔

نے جس کم فرنگ جس جہد کو سیاق و سباق سے کاٹ کر غلط فہمی کا شکار ہونے کی یہ کراہی مطلوب ہے۔ ہاں اگر مطلب ظاہر ہے کہ تفریق اعلیٰ و اشرار شکر دہن والی کے بغیر ملک کو ایسے صورت و حقائق آتے ہیں جو وضع کے بجائے نقصان اور اصل کی جگہ حواس و غشوان کی وادیوں میں شکار دیتے ہیں اور ایسی باتیں سنا دیتی ہیں لہذا جس طرح غلطی کا کرکٹل پروڈی نبوت کا دعویٰ باطل ہے ایسا ہی جیسی رسول اللہؐ کہنا بھی محض غلط ہے جس کا اندر شیخ کمال کے بغیر ممکن ہے۔ جی 2 نے مرشد کمال کے بغیر اس راہ میں قدم رکھنا خطرناک ہے۔ (مترجم)

یارب چه عهد بود که عهد وصال بود در گلشن اتید نسیم وصال بود
آسوده بود دل ز فراق حبیب جان هر دم زد دست تازه نوید خیال بود

گیتی چنان ربود ز ما عهد آن وصال
گفتی مگر و آینه حجاب خیال بود

مرحله پنجم از مراحل عمر

المستحب

أَقْلَامُ الْحَقِيقَةِ

فِي التَّصَوُّفِ وَالطَّرِيقَةِ

المعروف

مَصْبَحُ السَّالِكِينَ فِي ذِكْرِ حُبِّهِ وَالْوَصَالَيْنِ

مؤلفه

صاحبزاده محمد عمر رضا. كان الله له

سجاده نشین بیژن شریف

ہو کر مجھے دیکھنے لگے۔ جب ان کو معلوم ہوا تو معافی مانگی۔

۶۶ ایک بار آپ نے مجھ سے فرمایا کہ شریعت تو رسول سکھا دیتے ہیں۔ اگر پیر نے ادب بھی نہ سکھایا۔ تو پھر کیا کیا۔ اور سچ یہ ہے۔ کہ طریقت کی جان ادب ہے۔ بے ادب مردم گشت از لطف رب۔ اور طریقت کا لباس بھی ادب ہے۔ ادب تا جیست از لطف الہی۔ زمانہ حاضرہ میں فرنگیت کے زور نے تمام لوگوں کی صورتیں مسخ کر دی ہیں۔ اکثر دیکھا ہے۔ کہ غازی بھی ہیں۔ صوم صلوٰۃ کے پابند بھی ہیں۔ لیکن چہرہ ہے۔ کہ فرنگیانہ۔ نہ داڑھی ہے نہ مونچھ۔ یا داڑھی صفائی مونچھیں بڑی بڑی۔ یا سر پر فرنگیانہ صورت کے بال تراشے ہوئے۔ جب کوئی صورت بھی ایسی آپکے سامنے آ جاتی۔ بیتاب ہو جاتے۔ اور اپنے اس مقولہ کے مطابق کہ مسلمان آدمی جب کسی خلاف امر شریعت کو دیکھے تو ایسا بچائے۔ جیسا بھوکا بھیریا بکری پرشہ آپ ایسے ہو جاتے۔ چنانچہ کئی ایک واقعہ چشم خود دیکھے۔ ایک دو واقعہ لکھتا ہوں۔

۱۱ جمعہ کے دن آپ کا معمول مطابق سنت سید آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام تھا۔ کہ آپ غسل فرماتے۔ لباس تبدیل کرتے۔ ملنے والوں کے لیے یہ دن انتظار کا ہوتا تھا۔ اور بہت سے لوگ جمع ہو جاتے۔ تو آپکو موقع نیچے تشریف لانے کا ملتا۔ ایک جمعہ کو آپ جب بالا خانہ سے تشریف لائے۔ تو زائرین سے مکان پرہ تھا۔ آپ حسب عادت اپنے طرف سے دیکھنے لگے۔ اور برابر بائیں طرف نظر دوڑاتے گئے۔ مگر خلاف عادت بائیں طرف سے ملنا شروع کیا۔ پہلے شخص

کو بلا تردد فرمایا۔ کہ مسجد کو چلے جاؤ۔ دوسرے کو دیکھ کر بھی یہی فرمایا
تیسرے کے پاس آکر دو زانو آپ بیٹھ گئے۔ اور اس کے چہرے کو
نہایت غور سے دیکھا۔ اور پوچھا کیا نام ہے۔ اُس نے عرض کی بہاؤل
آپ نے فرمایا بہاؤل کیا ہے۔ بہاؤ الدین نام ہو گا۔ ساتھ ہی تباہی
ماتہ بڑھاتے گئے۔ اور اس کی منڈی ہوئی دائرہی پر جار کھد کر
بہاؤ الدین یہ کیا۔ نام بہاؤ الدین اور چہرہ یہ۔ مسلمان کے مسلمان۔ اور
بے ایمان کے بے ایمان۔ پھر تواتر جذب آیا کہ آپ بے اختیار ہنر کر
اس کی دونوں ٹوچیں پکڑ کر زور زور سے کیمنچے لگے۔ اور فرمانے لگے
تمہارا کلمہ تو یہ ہے۔ لا الہ الا اللہ انکرہ رسول اللہ۔ اور آہستہ ٹھانچے بھی
چند لگائے۔

زان بعد دریافت کیا۔ کہ کس کے ہمراہ آئے۔ اُس نے کہا۔ میاں
صاحب کے ہمراہ۔ آپ نے کہا کوئی نہ۔ تو اس نے ایک آدمی چھوڑ کر
دوسرے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ اُس کو چھوڑ کر میاں صاحب کی طرف
متوجہ ہو گئے۔ میاں صاحب ایک خوب صورت پچیس سالہ دائرہی مٹا
نوجوان تھے۔ آپ نے نام پوچھا۔ تو کہا حسین۔ آپ نے فرمایا کیا
حسین ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے ٹھوڈی سے پکڑ کر اُس کا
دائیں بائیں پھرایا اور فرمایا دیکھو۔ یہ حسین کی شکل ہے۔ یہ حسین ہے
اس نے میں دو تین ٹھانچے آپ نے رسید کر دیئے۔ زان بعد فرمایا کہ
کہو۔ لا الہ الا اللہ انکرہ رسول اللہ۔ لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ۔ وہ بے چارہ
ہمیت سے لرز رہا تھا۔ اور مجلس بھی دم بخود تھی۔ اور برابر پڑھ رہا
تھا۔ پھر آپ نے دریافت کیا۔ کہ باپ دادا بھی دیکھے تھے۔ اُس

نے کہا۔ کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اُنکی صورت بھی یہی تھی؛ اُس نے کہا جی نہیں۔ فرمایا۔ کہ پھر تجھے کیا ہو گیا۔ میں نے سنا ہے۔ کہ بزرگ تھے۔ اُنکی قبر پر اب بھی لوگ حاجات طلب کے لیے جاتے ہیں۔ کیا ایسے ہی ہے۔ اس نے کہا جی ہاں ایسے ہی۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر تجھے کیا ہو گیا۔ پھر دو چار طمانچے اور لگا دیئے۔ زان بعد فرمایا کہ کتنے مربعوں کے مالک ہو۔ اس نے کہا کہ چودہ کے۔ آپ نے پھر دو طمانچے لگا دیئے۔ کہ اللہ نے اتنا دے رکھا ہے۔ اور پھر یہ حالت پھر فرمایا۔ کہ کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ زان بعد پوچھا کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا ذیلدار ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہاں کیوں آئے۔ اس نے عرض کیا۔ کہ کپٹا آیا ہوا ہے۔ اُس سے کچھ کام تھا۔ آپ نے نہایت نرم طبیعت سے فرمایا۔ کہ لوگوں کے فیصلے گھر ہی کر دیا کرو۔ جتنا ہو سکے گھر ہی مٹا یا کرو۔ صورت و سیرت مسلمانوں کی پیدا کرو۔ انگریزوں کے افسر جو گھڑائیں۔ ان کی خدمت کر کے ان کو مال دو۔ اور خود ان کے پیچھے نہ دوڑا کرو۔ اب تمہاری پیشی صاحب کے پاس کس وقت ہے۔ وہ چونکہ آپکی طبیعت سے ناواقف تھا اُس سے اسے کچھ معلوم نہ ہوا۔ بلکہ حیران۔ اُس نے سمجھا کہ شاید پھر کچھ تازیانہ ہو۔ پھر فرمایا کہ دوپہر کا کھانا یہاں ہی کھانا۔ زان بعد آپ اُسکا ہاتھ پکڑا اور پھر کی منتر میں اسے لے گئے۔

دمن شناسوں نے کہا کہ ہارپینڈ، تو بہت کھائی۔ لیکن حسین جس کام کے لئے آیا تھا۔ وہ ہو گیا۔

اس قصہ سے ہمیت۔ جلال و جمال۔ خلاف شریعت پر غصہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

ذکر حبیب

یعنی حالات و کرامات و ملفوظات حضرت قبلہ غریب نواز پیر سید
علامہ حید علی شاہ صاحب جلالپوری قدس سرہ العزیز

مؤلفہ

ملک محمد دین ایڈیٹر صوفی

الذکر للذکر
لا حول ولا قوة الا بالله

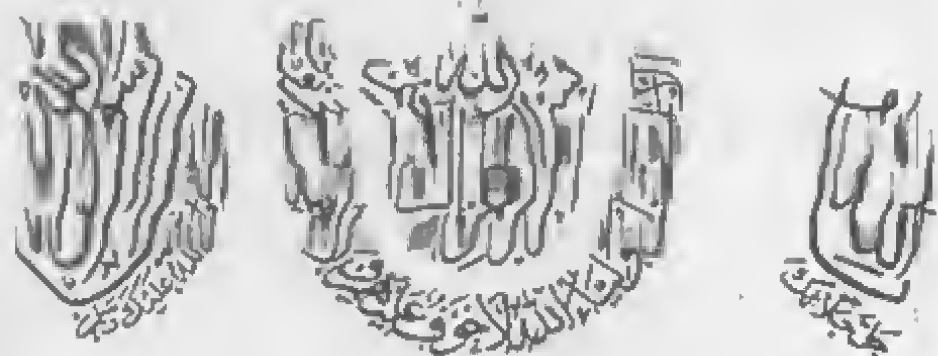
منافع ہوگا اور فائدہ سے محروم رہے گا بلکہ زیادہ تر غلطیوں میں پڑ جائے گا۔

ایک دن ارشاد فرمایا کہ شیخ شبلی علیہ الرحمۃ کا معمول تھا کہ علماء میں سے جو کوئی بارادہ بیعت آپ کے پاس آتا تو آپ فرماتے کہ اگر میرے نام کا کلمہ پڑھو تو میرے ہر جاؤ یعنی بجائے ”مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ“ کے ”شَبْلِي رَسُوْلُ اللّٰهِ“ کہو۔ اگر ایسا نہیں کر سکتے تو کہیں اور جاؤ جو اس کو تسلیم کر لیتا اور اس عقیدہ کو سمجھ لیتا وہ متعدد کو شیخ جاتا اور جو شخص اس جواب میں انکار نہ جاتا وہ محروم واپس چلا جاتا۔

کسی نے حاضرین میں سے عرض کی کہ فلاں قریہ میں ایک عالم نے اعتراض کیا ہے کہ سلسلہ مشائخ میں لفظ رضی اللہ عنہ ہر اسم شیخ پر کس طرح جائز رکھا گیا ہے کیا خبر ہے کہ حق تعالیٰ اُن سے راضی ہے یا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر حق تعالیٰ اُن سے راضی نہیں ہے تو اتنی مخلوق جو اتنی مدت کے دعوے رضی اللہ عنہ پر گواہی دے رہی ہے اور ہر روز کلمہ رضی اللہ عنہ کہہ رہی ہے۔ وہ معترض اس شہادت سے ان سب کو منع کر دے۔

ارشاد ہوا کہ ریگستانی ملکوں میں نہایت نہیں ہوتی مگر تربوز مام طور پر پیدا ہوتا ہے اس کا گودا آدمی کھاتے ہیں اور چھلکے مویشیوں کے کام آتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کیسا ذائقہ ہے کہ ہر جاندار کا رزق اس کے پاس پہنچا دیتا ہے۔

کہ سینہ رخ و رفات روزی خود



ذکر حبیب

یعنی حالات و کرامات و معجزات حضرت قبلہ غریب نواز پیر سید
 غلام حیدر علی شاہ صاحب جلالپوری قدس سرہ العزیز

مؤلفہ

ملک محمد دین ایڈیٹر صوفی

ہر دھڑکے گور پھر منا دے گور دھڑکے نہیں ٹھوڑ
بھیکا وہ نہ کر گور میں جو گور کو جانیں اور

اسی سلسلے میں آپ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ
فراتے تھے کہ ہم تو نہ شریف ہیں تھے اور ایک گلی میں عورتیں کسی کی شادی کی
تقریب میں گارہی تھیں ۵

”گوری نول دن گال چڑھا دے یار“

ہماری مجلس میں ایک عالم بھی موجود تھے کہنے لگے کہ ان عورتوں کو اس بیودہ
گلی سے کیا فائدہ اور بہت خفا ہوئے۔ میں نے کہا یہ کچھ بے ہودگی نہیں ہے
وہ تو درد شریف پر شہرہ ہی ہیں پوچھا کہ یہ درد کیونکر ہو گیا۔ میں نے کہا گوری سے
مراد حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوة ہیں۔ اس لیے کہ درحقیقت گوری
وہ ہے جس کا رنگ خود بھی سرخ و سفید ہوا درد دوسروں کو بھی اپنے رنگ میں
رنگ سکے جو دوسروں کو سفید اور روشن نہ بنا سکے وہ گوری نہیں ہے غرض کہ
”گوری“ اہم مجازی نہیں ہے، دن گال سے مراد وہ زیور ہے جسے ہندو میں ”مچوڑا“
کہتے ہیں۔

پتال چہرے بات مشورہ ہے کہ فلاں کو بہت چوڑے میسر ہیں یعنی اس کے ہاتھ بہت
ددلٹ آگئی ہے اور یہاں چوڑے سے ملا درد شریف ہے جس کے معنی رحمت
کے ہیں۔ یار سے مراد حق تعالیٰ ہے پس اس فقرہ کے معنی یہ ہوئے کہ:

”اے اللہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما“

اس مرد عالم نے یہ تاویل سنی تو رنگ رہ گیا اور کہنے لگا کہ ہم نے علم بے فائدہ پڑھا

نُورِ گوهر

اردو ترجمہ

مرآتُ العالَمین

ایلیٰ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظاتِ عالیہ کا مجموعہ

ترتبہ

سید محمد سعید

سرحد

صاحبزادہ غلام نظام الدین ایم اے مولوی

اسلامک بک فاؤنڈیشن

۲۴۹ - این سمن آباد ○ لاہور

پھر فرمایا۔ کتنی عجیب متابعت تھی کہ بال بھر بھی اتباعِ شیخ سے انحراف نہیں کرتے تھے۔

بعد ازاں سیدِ خدا بخش اور نیازِ درویش نے مولوی معظم دین صاحبِ مردوی کی رسالت سے عرض کیا کہ ہمارا حال بہت خراب ہے۔ جب تک آپ کی رضامندی ہمارے شاملِ محل نہیں ہوگی، ہماری حالت کسی طرح سدھر نہیں سکے گی، خواجہ شمس العارفین نے فرمایا۔ میں راضی ہو جاؤں گا۔ مولوی صاحبِ مردوی نے پھر عرض کیا کہ جب آپ نے رضامندی کو صیغہ مستقبل میں ظاہر کیا تو پس سے معلوم ہوا کہ ابھی رضامندی میں دیر ہے۔ فرمایا۔ اگر وہ ہمارے کہنے پر عمل کریں تو ہم راضی ہی تو ہیں۔

بعد ازاں، صاحبِ زادہ محمد دین صاحب نے عرض کیا کہ میرے جد بزرگوار دمال کے وقت یہ درود شریف پڑھتے تھے۔ اللہم صلی علی محمد و علیٰ شیعنا محمد سلیمان۔

خواجہ شمس العارفین نے فرمایا۔ میرے استاد حضرت مولانا محمد علی کھٹکی بھی دعلی آسہ کے بعد دعلی شیعنا پڑھتے تھے۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ علی شیعنا کہنے کا کیا مورد ہے، کیوں کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

صل تقی و نفی ہر مخاط اور سلجا ہوا آدمی میری اولاد میں سے ہے

۵ اور اس لحاظ سے درود میں گویا تمام متقی بھی شامل ہیں۔ استاد گرامی نے فرمایا اگرچہ ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی تعلیم کے بعد تخصیص بہتر ہے۔
۵ بعد ازاں، بندہ نے عرض کیا کہ فانی الشیخ کیا ہے۔ فرمایا۔ اپنے شیخ کی ذات میں اس طرح ڈوب جانا کہ وہ اپنے کسی بھی حرکت و سکون کو اپنا نہ سمجھے بلکہ پیر و مرید کی صورت بھی ایک جیسی ہو جائے۔ ۵

دیکھ زلف آتے رخسار مسیاں پہلے کفر آتے اسلام دو ہیں
 پھر فرمایا۔ زلف سے مراد تجلیات جلالی، رخسار سے مراد تجلیات جمالی۔
 زلف کو کفر اور رخسار کو اسلام سے شائبہ ہے یعنی محبوب حقیقی کی زلف
 رخسار دیکھتے ہیں کفر و اسلام کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اور ہر جگہ اسی کا جلوہ نظر
 آتا ہے۔

بعد ازاں، یہ مصرعہ پڑھا۔
 مونہہ تھوٹوں پڑا لالہ دے ماہی جگمگ کالی راست ایسے
 یعنی رسول خدا آپ اپنے چہرے مبارک سے بشری پردہ اٹھائیں تاکہ غیرت
 کی تاریکی دنیا سے رخصت ہو اور ہر جگہ آپ کا نور چمکتا نظر آئے۔
 بعد ازاں جامی کا یہ شعر پڑھا۔

بروں اور سرازیر دیوانی
 کھڑے تھیں صبح زندگان

یعنی آپ اپنے چہرے مبارک کو کفن سے نکالیں کیونکہ آپ کا چہرہ نور تمام
 مخلوق کی زندگی ہے۔

بعد ازاں، فرمایا۔ عوفا۔ ہر بات سے اپنی فکر کے مطابق معنی کا ادراک
 کرتے ہیں۔ ایک دفعہ تونسہ شریف میں حضرت صاحب کے مکان کے قریب ہی
 چند خانہ بدوش عورتیں گارہی تھیں اور کچھ اس قسم کے الفاظ کہتی تھیں ”گوری
 نوں دنگاں چڑھا دے یار“ ایک عالم نے کہا ان عورتوں کو یادہ گوئی سے شرم بھی
 نہیں آتی۔ خواجہ شمس العارفین نے فرمایا۔ میں اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے
 کہا یہ یہودہ نہیں بلکہ ایک قسم کا درود ہے۔ اس نے کہا، ہن، وہ کس طرح ہے؟
 میں نے کہا گوری سے مراد رسول خدا۔ دنگاں سے مراد رحمت خدا۔ یار سے مراد
 ذات باری تعالیٰ۔ یعنی اے خدا اپنے رسول پر درود بھیج۔ عالم نے تعجب ہو کر کہا
 یہ عجیب مفہوم ہے جو تم نے سمجھا ہے۔

بمحمّدیہ تعالیٰ

عامی سنت حاجی بدعت جناب حاجی اسماعیل میاں صاحب بن حاجی ابیر میاں
صاحب ساکن راجکوٹ ملک کشمیر دارنے افریقہ سے ایک سو گیارہ استھاداران لاف میں
بھیجے اس کتاب مستطاب میں ان سوالوں کے نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ جواب
ہیں ان کے علاوہ بہت ضروری مسائل بحال آئے تاب ہیں اور بہت عظیم فوائد تو
روز اول سے اس کتاب کے لئے انتخاب ہیں جو اس کے سوا دوسری جگہ قطعاً نایاب
ہیں۔ جا بجا رد و ثابت کے بھی فوائد لاجواب ہیں۔

مسمیٰ باسم تاریخی

السینۃ الایقہ فی فتاویٰ افریقہ

مُصَنَّفہ

حضرت امام اہل سنت قاضی بدعت ناصر ملت مجدد مائتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ
الطہ حضرت مولانا مولوی حاجی تازی شاہ احمد رضا خاں جسٹس لاء اسلام آباد
الناسخہ

مدینہ پیشنگ کمپنی پتہ درود کراچی

کر دیج راہ اُسکی کے تاکہ تم فلح پاؤ مسلمانو مسلمانو اے مصطفیٰ پیارے کے نام پر قربا نو
 ہاں ہاں منیو منیو تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دیکھو تجلی الیقین
 صفہ ۴۴ ارشاد و کچھ ہم امام احمد و ابن ماجہ و ابوداؤد و طحاہی و ابویعلیٰ عبد اللہ
 بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں۔ انہ لم یکن نبی الا لہ دعوتہ قد تخیرہا فی الدنیا وانی قد
 احتسبت دعوتی شفاعۃ لامتی وانا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا
 فخر وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر ویدیک لواء الحمد ولا فخر آدم فحن
 دونہ تحت لوائی ولا فخر ثم صاق حدیث الشفاعۃ الی ان قال (فاذا اراد
 اللہ ان یندع بین خلقہ منادی منا و ابن احمد دامتہ فحن الاخرون الاولون
 نحن اخر الامر واول من یحاسب فتفرج لنا الامر عن طیقنا فینضی عن مجاہدین
 من اقوالہم فیقول الامر کا دھن کا الامۃ ان تكون اتبیا کلہا الحدیث
 یعنی ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کرچکا اور میں نے اپنی دعا نہ قیامت
 کیلئے چھپا رکھی ہے وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد
 آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور اول میں سر قدا طہر سے اٹھوں گا اور
 کچھ فخر مقصود نہیں اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں آدم اور
 ان کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہونگے اور کچھ تفاخر نہیں۔ جب اللہ
 تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی
 امت تو ہیں آخریں اور ہمیں اول ہیں ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور
 حساب میں پہلے تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی ہم چلیں گے اثر و ضو سے خشنود رخ
 تابندہ اعضا سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیاء ہو جائے۔

شہ یعنی رسول کی اطاعت میں جو نیکی کر دہ قبول ہے اور نیز اس کے عقل سے کہ تو قبول نہیں ۱۲۸

اشاراتِ فنی

مقائیسُ المجاہس

ملفوظاتِ حضرت خواجه غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

کپتان واجد بخش سیال

اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور

صوفی فاؤنڈیشن، بہاولپور

تفصیل یہ ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع صحابہ کرام کی زیارت ہوئی۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے لے کر حضرت مولانا فخر الدین دہلویؒ تک تمام مشائخ عظام موجود تھے۔ سامنے ایک حوض تھا جو گلاب کے پانی سے لبریز تھا۔ اس میں عطر گلاب بھی ملا ہوا تھا۔ مجھے اس حوض میں غسل دیا گیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا فخر جہان دہلوی نے اپنے ہاتھ سے میرے سر پر دستار باندھی اور پوشاک زیب تن کرائی۔ جب میں بیدار ہوا تو عطر گلاب کی خوشبو بدستور آرہی تھی۔ یہ سن کر حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا۔ مبارک باد! میرا منشا بھی یہی تھا۔ الحمد للہ کہ میرے شیخ نے اپنے دست مبارک سے مجھے دستار سجادگی عطا فرمائی ہے۔

تیسری شہادت | تیسری شہادت یہ ہے کہ حضرت قبلہ عالم مہاروی قدس سرہ نے اپنے تمام معاملات حضرت قبلہ قاضی صاحبؒ کے سپرد کر رکھے تھے۔ حالانکہ دیگر خلفاء اور فرزندان بھی موجود تھے۔ حتیٰ کہ حضرت اقدس کار و ضد بھی حضرت قاضی الحاجاتؒ نے تعمیر کرایا۔ چوتھی شہادت یہ ہے کہ حضرت قاضی صاحبؒ اپنے بیروہر شد کے اہل بیت میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت شیخ کے گھر کے لوگوں کا حضرت قاضی صاحبؒ سے پردہ نہیں تھا اور آپ افراد خانہ کی طرح ہر وقت اندر آتے جلتے رہتے تھے۔ یہ قرب خلفاء میں سے کسی کو حاصل نہ تھا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمانؒ کی شہادت | حضرت خواجہ محمد سلیمانؒ تو نسوی فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی محمد عاقلؒ حضرت قبلہ عالمؒ کے انیس خلوت، چالیس روز و شب، ہدم اور محرم راز تھے۔ حضرت خواجہ محمد سلیمانؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت مل سکتی تو قاضی محمد عاقلؒ کو ملتی۔

حضرت قاضی محمد عاقلؒ کے خلفاء | حضرت قاضی صاحبؒ کے مشہور خلفاء یہ ہیں (۱) آپ کے پوتے حضرت خواجہ خدا بخش صاحبؒ

محبوب الہیؒ (۲) حضرت مولوی سلطان محمود صاحب خانیلویؒ (۳) حضرت مولانا گل محمد صاحب احمد پوریؒ (۴) حضرت مولانا نور محمد صاحب برڑا احمد پوریؒ (۵) حضرت مولوی عبداللہ بھٹی احمد پوریؒ (۶) مولانا محمد اعظمؒ۔ آپ کا وصال ۸ رجب ۱۲۶۹ھ کو ہوا۔ مدفن آپ کا

اس پر حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا کہ تجھے مبارک ہو۔ میری خواہش بھی یہی تھی
 الحمد للہ کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے تمہیں سجاد گل عطا کیا ہے۔ تیسری بات یہ ہے
 کہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے تمام کام ہمارے قبلہ قاضی صاحب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کی تولیت میں دے دیئے تھے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ آپ حضرت قبلہ عالم
 اہل بیت کی طرح تھے کیونکہ مستورات یعنی ازواج مطہرات حضرت قبلہ عالم ہمارے
 حضرت سے پردہ نہیں کرتے تھے۔ اور آپ بچوں کی طرح گھر میں آیا جایا کرتے تھے
 اور یہ نہایت قرب کی علامت ہے جو اور کسی کو حاصل نہ ہوتی تھی۔ اس کے بعد فرمایا
 کہ یہ معاملہ دراشت پر موقوف نہیں جس طرح کہ نبوت۔ اگر نبوت موبدولی ہوتی تو تمام
 پیغمبر پشت بہ پشت ایک ہی خاندان میں ہوتے۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے
 نبی ایسی جگہ پر مبعوث ہوتے تھے کہ کسی کے دہم و گمان میں بھی نہیں آتا تھا کہ اس جگہ پر
 گئے اور نبوت و ولایت میں کوئی فرق نہیں۔ وہی ایک چیز ہے جسے چاہتے ہیں
 عطا کرتے ہیں یہ فوشستہ پشانی ہے۔ چنانچہ نقل ہے کہ حضرت خواجہ نور اللہ
 شہید نے اپنے والد بزرگوار حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کو وصال سے دو دن پہلے عرض
 کیا کہ حضور مہربانی فرمادیں مجھے بھی خواجگان کی نعمت سے حصہ ملے۔ حضرت قبلہ
 عالم قدس سرہ نے فرمایا بیٹے ابھی یاد آیا ہے۔ جب میری زندگی کے دو دن باقی
 رہ گئے ہیں۔ اس سے پہلے تم کہاں تھے۔ اب کام میرے ہاتھ سے نکل گیا ہے
 لیکن ایک حیلہ باقی ہے۔ اگر اس پر عمل کرو تو امید ہے کہ کچھ حصہ مل جائے گا۔ وہ
 حیلہ یہ ہے کہ ہمارے فقراء کی خدمت اپنے اوپر لازم کر لو اور روز و شب ان
 کی صحبت میں بسر کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی نفی | اس کے بعد فرمایا

کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہ ہمارے قبلہ قاضی محمد عاقل قدس سرہ کے
 متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت خاتم النبیین کے بعد خلعت نبوت کسی کو عطا ہوتی

تو قاضی صاحب کو عطا ہوئی۔ اور حضرت مولانا قدس سرہ حضرت خواجہ نور محمد نارودالہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اجاب اور فقرار میں ان کی مثل کوئی شخص نہیں۔ اس کے بعد حضرت خواجہ نے احقر راقم الحروف کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ دیکھو کہ پیر کا پیر اپنے مرید کے مرید کے حق میں کس قدر مدحت سرائی کرتا ہے اس سے ان کا عالی مقام ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت شیخ قبلہ عالم کے ہاں حضرت قاضی صاحب کا قرب و منزلت

اس کے بعد فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی محمد عاقل قدس سرہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انیس خلوت اور شبانہ روز ہم جلیس، ہمدم، محرم راز اور یگانہ تھے۔ ان کے لیے اور حضرت خواجہ نور محمد نارودالہ کے لیے ہمیشہ اجازت عام تھی۔ ہر وقت بلا تردد آیا جایا کرتے تھے۔ اور حضرت شیخ جنس حال میں ہوتے تھے یہ دونوں حضرات حاضر ہوتے تھے اور خدمت اقدس میں بیٹھ جاتے تھے لیکن حضرت حافظہ جمال اللہ قدس سرہ کے لیے اجازت طلب کرنا ضروری تھا۔ جب حجرہ خاص کے باہر آپ پہنچتے تو اندر جانے کی اجازت طلب کرتے۔ اگر اجازت ہوتی اندر جاتے تھے ورنہ واپس چلے جاتے تھے۔ اور اپنے متعلق (حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی خود) یہ فرماتے تھے۔ ہم غریبوں کو کوئی نہیں پوچھتا کہ کون ہے۔

اس کے بعد
فرمایا کہ حضرت خواجہ
محمد سلیمان تونسوی

حضرت قبلہ عالم کے خلفاء میں سے سب سے زیادہ
رشد و ہدایت کا ظہور حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی سے ہوا

قدس سرہ سے رشد و ہدایت کا اس قدر ظہور ہوا کہ باقی خلفاء میں سے کسی کے ہاتھ سے نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ کے رشد و ہدایت کا یہ حال ہے کہ اگر ہمارے حضرت صاحب

رام چندرجی اور کرشن جی | اس کے بعد کسی نے عرض کیا کہ سری کرشن جی اور رام چندر صاحب فقیر اور درویش تھے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمام اوتار اور رشی لوگ اپنے اپنے وقت کے پیغمبر اور نبی تھے اور ان میں سے ہر ایک کے

بقیہ ص۔ یہ دونوں مقداریں دو علیحدہ علیحدہ مقامات کے متعلق ہیں۔ کسی تیسرے اور چوتھے مقام کے لیے یوم کی تعداد اس سے بھی مختلف ہو سکتی ہے۔ اسی طرح عالم بالا کے ہر مقام کے متعلق یوم کی مدت مختلف ہو سکتی ہے۔

لیکن قرآن مجید کی ان دو آیات سے اس دنیا کی مدت نکالنا حضرت دارا سکھ نے معلوم نہیں کس طرح ثابت کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہندو فلسفہ میں مادہ کو ذات باری تعالیٰ کی طرح قدیم کہا جاتا ہے جو قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جب وہ لوگ دنیا کی مدت اٹھارہ ارب سال بتاتے ہیں تو ان کا مطلب یہ نہیں کہ اٹھارہ ارب سال کے بعد دنیا ختم ہو جائے گی اور قیامت آجائے گی۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا ختم ہو جائے گی اور اس کی بجائے دوسری دنیا پیدا ہو جائے گی۔ اس سلسلہ لا محدود کو وہ تاسخ یا آغاگوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں جو اسلام میں ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ نیز مادہ کا حق تعالیٰ کی طرح قدیم ماننا بھی کفر ہے۔ لہذا ہندو دھرم کی ہر چیز کس طرح قرآن سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر مذہب کے اصول و دعائیت میں کچھ نہ کچھ مشابہت پائی جاتی ہے لیکن یہ ثابت کرنا کہ اسلامی علم و دعائیت کی بات کا جواب یا نفیر دوسرے مذاہب میں موجود ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ جہاں دوسرے مذاہب ایک خاص قوم اور ایک خاص وقت کے لیے تھے اسلام کی وہ شان ہے کہ ساری دنیا کے لیے ہے اور قیام قیامت تک ہے۔ اس لیے جو جامعیت حق تعالیٰ نے اسلامی تعلیمات میں رکھی ہے اس کا دوسرے مذاہب میں ملنا محال ہے چنانچہ بانی چیزوں کو چھوڑ کر صرف مسئلہ فنا اور بقاء کو لیجئے۔ امت محمدیہ کے اولیاء کرام کی فانی باللہ کے جن بلند ترین مقامات و منازل تک رسائی ہوئی ہے۔ دوسرے مذاہب کے ارباب تعلیمات اس کی گرو کو بھی نہیں پہنچ سکے اور جہاں تک بقاء باللہ کا تعلق ہے وہی اولیاء امت محمدیہ کا خاصہ۔ دوسرے مذاہب میں جہاں فانی باللہ کا ایک زیریں درجہ منزل مقصود تھا اور بقاء باللہ

پاس کتاب ہے چنانچہ چار وید زبان سنسکرت میں اب بھی موجود ہیں اور ان میں سے برہمنی لوگوں کی رسومات بدھوں نے کے لیے مبعوث ہوئی۔ لیکن جب ہندو لوگوں میں برہمنوں کی قدر و منزلت حد سے زیادہ ہونے لگی۔ برہمنوں نے یہ مشہور کر دیا کہ خلق کی حق ٹھیک رسائی ان کی وساطت کے بغیر ناممکن ہے۔ ان فاسد عقائد کو مٹانے کے لیے ہاتھ باندھ مبعوث ہوئے۔ انہوں نے حکم دے دیا کہ جو شخص برہمن کو قتل کرے گا نہایت پائے گا۔ جب گاؤ پرستی کی رسم زور پکڑ گئی تو سری کرشن جی مبعوث ہوئے۔ جنہوں نے گاؤ پرستی کو ختم کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ گائے کی کھال

بقیہ۔۔۔ سے ان کو کچر حاصل نہ تھا۔ اویسنے اسے فانی اللہ کے بلند ترین مقامات پر پہنچے فائے نام تک ان کی رسائی ہوئی اور اس کے بعد نزول کی منزل طے کرتے ہوئے وہ باقی باندھ ہوئے اور گدیا اور ہدایت روشہ خلق کی طرف متوجہ ہوئے۔ دیگر مذاہب کی روحانیت میں تعالیٰ میٹالک کے لیے ملاحظہ ہو۔ مترجم کی کتاب مشاہدہ حق جس میں یہ مقامات و مسائل تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ کتاب کا ناشر مکتبہ المعارف۔ گنج بخش روڈ لاہور ہے۔

بقیہ۔۔۔ ۱۔ ماریں نے اس آیت پاک میں تقدیم سے مولد تہلی کی ایک پھینک دی ہے۔ چنانچہ ہمارا یہ دل بھی آفتاب کی تہلی کی ایک پھینک ہے۔ لہذا آیت مذکور سے یہ معانی ماریں لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی برکت کی نئی شان ہے۔ ماریں کا مشاہدہ حق تعالیٰ کی تجلیات اس کثرت سے ہیں کہ ہندو گان خدا پر نزول تجلیات کے دوران ایک تہلی کا کھنچی ٹکرا نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص پر برآں اور ہر لحظہ نئی تجلیات کا درود ہوتا ہے۔

۱۔ گاؤ پرستی بھی برہمنوں کی شرارت سے شروع ہوئی۔ ہندو مذہب میں شروع میں یہ دستور تھا کہ جب مندروں میں گائے کی کثرت سے قربانی ہوتی تو برہمنوں کے پاس کثرت سے گوشت جمع ہو جاتا تھا چنانچہ انہوں نے حکم دے دیا کہ گائے ذبح کرنے اور قربانی دینے کی بجائے زندہ گائیں پیش کی جائیں اس تجویز سے وہ ہمیشہ جانوروں کے مالک بن کر مالدار ہو گئے۔ لہذا اپنی دولت بڑھانے کی خاطر انہوں نے گاؤ کشی قطعاً ممنوع کر دی اور زندہ جانہ جمع کرتے رہے۔ رفتہ رفتہ یہ رسم ہندو مذہب کا جزو بن گئی اور گائے کشی نہ صرف ختم ہو گئی بلکہ اس کی پرستش تک نوبت پہنچ گئی۔

پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور گائے کی قربانی کے علاوہ آپ کثرت سے گائیں ذبح کرتے تھے۔
ان لوگوں میں اگرچہ عبادات اور عبادات کے فروع میں اختلاف ہے لیکن اصل سبب ایک ہے
یعنی رجوع الی اللہ تعالیٰ اور توحید۔

مذہب زرتشت | اس کے بعد فرمایا کہ زرتشت صاحب کی نبوت بھی ایک طرح سے
حدیث شریف سے ثابت ہوئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے
تغویق اُمّتی علی ثلاث دسہین من ذلتہ یعنی میری امت بہتر فرقوں میں
بٹ جائے گی۔ اس کی تفصیل میں لکھتے ہیں کہ ایک روایت کے مطابق مجوس (زندشتی
آتش پرست) کے ستر فرقے ہوں گے۔ یہود کے اکہتر، نصاریٰ کے بہتر اور مسلمانوں
کے بہتر فرقے ہوں گے۔ چونکہ مجوس جو زرتشت کی امت ہیں کا ذکر اہل کتاب کے مقابلے میں
آیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زرتشت صاحب بھی اپنے وقت کے نبی و پیغمبر تھے۔

مقبوس ۳۱۵ بوقت عشاء جمعہ دوم بیع لثانی ۱۳۱۴ھ

سادات مودودیہ | سیادت کرام کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ سادات
مودودیہ یعنی حضرت خواجہ مودودی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو
ہمارے مشائخ عظام میں سے ہیں کی اولاد بے شمار ہے اور سارا خراسان سادات مودودیہ اور
ان کے مریدین سے پُر ہے اور کربھان کا وہ علاقہ جو کلات وغیرہ کے نام سے موسوم ہے اس
میں بھی کثرت سے سادات مودودیہ اور ان کے مریدین پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں
بھی سادات مودودیہ بہت ہیں۔ نیز فرمایا کہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
مودودی چشتی قدس سرہ حضرت اہام سن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہیں۔

سلطان المشائخ اور سید حلال الدین بخاری اوجی کی رشتہ داری | اس کے بعد حاضرین
میں سے کسی نے عرض کیا کہ حضور کیا سلطان المشائخ قدس سرہ بھی سید ہیں فرمایا ہاں آپ صحیح النسب سید بخاری

مقبول: بوقت اشراق بر شنبہ ۱۲ ماہ و سال مذکور

فقراء اہل ہنود | فقرائے ہنود کے متعلق گفتگو ہر ہی ہفتی حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہر زمانے کا دستور الگ رہا ہے۔ بعض مشائخ تقدیر

نے فقرائے ہنود کو لفظ حکما سے یاد کیا ہے۔ بعض نے کفار سے بعض مشائخ متاخرین نے ان کو فقرائے ہنود اور بعض نے جوگی کہا ہے۔ دار الشکوہ صاحب کہتے ہیں کہ جس طرح اہل اسلام میں اہل کمال اور اہل عرفان ہیں۔ اسی طرح ہنود میں بھی ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میاں محمود میاں احمد فرماتے ہیں کہ میں نے دو جوگی دیکھے ہیں۔ ایک کے اندر یہ قدرت تھی کہ پھل کر پال کی طرح ہو جاتا تھا اور دوسرے جوگی میں یہ کمال تھا کہ جس شخص کو شکردم کر کے کھلاتا تھا وہ اس کا گو ویدہ ہو جاتا تھا اور اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا تھا بلکہ تا حیات اس کا طریقہ اختیار کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک فرنگی کو شکردم کر کے کھلائی تھی اس نے نصرانیت سے منحرف ہو کر اس کا طریقہ اختیار کر لیا تھا۔ اور زرد لباس پہن کر جوگی کی ملازمت اختیار کر لی تھی۔

اس کے بعد فرمایا کہ مہاتا بدھ بھی اپنے وقت مہاتا بدھ اور موت کا علاج کے بنی تھے وہ راجہ نیپال کے بیٹے تھے۔

جب جوان ہوئے تو سارا دن عیش و عشرت میں گناتے تھے جس طرح راجہ زادگان اور شاہ زادگان کا دستور ہے۔ ایک دن وہ شکار کے ارادے سے باہر گئے۔ راستے میں چند لوگوں کو دیکھا کہ ایک نریض کو اٹھایا جا رہے ہیں۔ ان سے پوچھا کہ اس کو کیا پرہے لوگوں نے کہا اس کو بیماری ہے انہوں نے پوچھا بیماری کیا ہوتی ہے۔ لوگوں نے کہا بیماری تکلیف درد اور الم کا نام ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا اس سے چھٹکارے کا کوئی طریقہ ہے لوگوں نے کہا کہ اگر ایم زندگی باقی ہیں تو علاج ہو سکتا ہے یہ سن کر دل میں کہنے لگے کہ یہ کوئی علاج نہیں ہے اس کیجہ دانا بدھ غرور ہو کر واپس چلے گئے اور خاموش ہو کر گھر میں بیٹھ گئے چند دنوں کے بعد پھر شکار کو نکلے تو یہ دیکھا کہ چند لوگ ایک جنازہ لیے جا رہے ہیں۔ ان سے پوچھا کہ یہ کیا چیز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ الَّذِي يَنْبَغِيكَ

اِنَّ مَا يَنْبَغِيكَ اِنَّ اللَّهَ

يَنْبَغِيكَ اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

اِنَّ اللَّهَ يَنْبَغِيكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْكَ عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ
شَجَرَةَ الْخَيْبَةِ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا
فِي السَّمَاءِ هَذِهِ سِلْسِلَتِي مِنْ مَشَائِجِي
فِي الْعَرْشَةِ الْعَلِيَّةِ الْعَالِيَةِ الْقَادِرَةِ
الظَّهِيرَةِ الْمُبَارَكَةِ ٥

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
وَالْكَرَّةِ وَالْإِلَهِ الْكَرِيمِ جَمِيعِينَ وَ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
وَعَلَى النَّوَى السَّيِّدِ الْيَكْفِيهِ عَلَى بَنِي الْمَوْتِ
كَذَلِكَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَدَ ط ٥

شجره

سلسله عالمه قادیانیه رضویہ

بیر طریقت

مولانا محمد ابراہیم خان صاحب قادیان

باہتمام

محکم دلائل و آثار و تصویفات ضیائی

۱۳۰۰ ۱۲ ۲۱ برستان الما کی شجرہ
۱۳۰۰ ۱۲ ۲۱ برستان الما کی شجرہ
۱۳۰۰ ۱۲ ۲۱ برستان الما کی شجرہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ
عَلَى النَّوْزِلِ السَّيِّدِ الْاِمَامِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ
الْعَاقِلِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ۝^۱
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
وَعَلَى النَّوْزِلِ السَّيِّدِ الْاِمَامِ مُوسٰى بْنِ جَعْفَرٍ وَ
الْحَاظِمِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ۝^۲
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
وَعَلَى النَّوْزِلِ السَّيِّدِ الْاِمَامِ عَلِيِّ بْنِ مُوسٰى الرَّضَا
رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ۝^۳
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى

۱۔ ار جب علیہ صلیت و سلم و باریک علیہ و علیہم ہے۔
۲۔ جب الرجب تک ہے کہ وصال ہوا ہر ایک ایسا ہے کہ علیہ صلیت و سلم ہے۔
۳۔ جب الرجب تک ہے کہ وصال ہوا ہر ایک ایسا ہے کہ علیہ صلیت و سلم ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَ
وَعَلَيْهِمْ وَ عَلَى النَّوْزِلِ السَّيِّدِ الْاِمَامِ
حُسَيْنِ بْنِ الشَّهِيدِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۝^۱
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَ
وَعَلَيْهِمْ وَ عَلَى النَّوْزِلِ السَّيِّدِ الْاِمَامِ عَلِيِّ
بِْنِ الْحُسَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۝^۲
تَعَالٰى عَنْهُمَا ۝^۳
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
وَعَلَى النَّوْزِلِ السَّيِّدِ الْاِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ۝^۴

۱۔ ار جب الحرام تک ہے کہ علیہ صلیت و سلم ہر ایک ایسا ہے کہ علیہ صلیت و سلم ہے۔
۲۔ جب الحرام تک ہے کہ وصال ہوا ہر ایک ایسا ہے کہ علیہ صلیت و سلم ہے۔
۳۔ جب الحرام تک ہے کہ وصال ہوا ہر ایک ایسا ہے کہ علیہ صلیت و سلم ہے۔
۴۔ جب الحرام تک ہے کہ وصال ہوا ہر ایک ایسا ہے کہ علیہ صلیت و سلم ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ۝ ۱۷

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَعَلَى
النَّبِيِّ النَّبِيِّ بْنِ النَّوْصَرِجِ الْمَكْرُومِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ ۝ ۱۸

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَعَلَى
النَّبِيِّ النَّبِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ الْقَرْنَبِيِّ الْهَكَارِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ط ۱۹

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ
كَعَلَى النَّبِيِّ النَّبِيِّ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمَخْرُومِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ۝ ۲۰

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَعَلَى

النَّبِيِّ النَّبِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَرْنَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَعَلَى النَّبِيِّ
النَّبِيِّ سُرِيِّ بْنِ السَّقَطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ۝ ۲۱

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَعَلَى

النَّبِيِّ النَّبِيِّ جَبْرِ بْنِ الْبَعْدِ إِدْرِى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ط
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَعَلَى النَّبِيِّ
النَّبِيِّ أَبِي بَكْرِ بْنِ الشَّيْبَلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ۝ ۲۲

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَعَلَى

النَّبِيِّ النَّبِيِّ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْبَغْدَادِيِّ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَعَلَى

النَّبِيِّ النَّبِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَرْنَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَعَلَى النَّبِيِّ
النَّبِيِّ سُرِيِّ بْنِ السَّقَطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ۝ ۲۳

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَعَلَى

وَعَلَى النَّوَى السَّيِّدِ إِلَى خَالِمٍ نَصَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى
آلِهِمْ صَلَاتٍ وَسَلَامٍ وَبَارَكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
السَّوَى السَّيِّدِ مَعَ آلِ بْنِ أَبِي نَصَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ إِلَى سَعْدَةَ عَلَيْهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
عَلَى النَّبِيِّ الْأَشْيَقِ عَلَى رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ
عَلَى النَّبِيِّ الْأَشْيَقِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى

۱۲۴۔ ترجمہ عربیہ مستندہ کو ردال ہوا مزار ایک جندہ و شریفیہ میں ہے۔
۱۲۵۔ ریاض الآفاق مستندہ کو ردال ہوا مزار ایک جندہ و شریفیہ میں ہے۔
۱۲۶۔ شوال المکرّم مستندہ کو ردال ہوا مزار ایک جندہ و شریفیہ میں ہے۔
۱۲۷۔ ترجمہ عربیہ مستندہ میں ردال ہوا مزار ایک جندہ و شریفیہ میں ہے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ
عَلَى الْوَعْلِ السَّيِّدِ اَبِي بَكْرٍ تَاهِرِ الْاَمَلِ وَالْكَرَمِ
عَبْدِ الرَّزَّاقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ اِلَى اَمَلِهِ وَسَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

۱۰۱۲ ابیہم الآخر تخمیناً ۵۷۸ھ کو وصال ہوا مزار ایک بنڈ درخت نیچے ہے۔
۱۰۱۳ شوال الفکرم ۵۷۹ھ کو وصال ہوا مزار ایک بنڈ درخت نیچے ہے۔

الْمَوْلَى النَّبِيَّ مُحَمَّدٍ بِمَكَارِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ
عَلَى السَّوْلِ الْقَاضِي ضِيَاءِ الدِّيْنِ الْمَعْرُوفِ
بِالنَّبِيَّيْنِ جِبَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ۝ ۲ ۝
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ
عَلَى السَّوْلِ النَّبِيِّ جِبَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ
عَلَى السَّوْلِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ

۱۔ روزی تعداد ۹۱۱ حجہ میں وصال ہوا سزا ایک لاکھ سو بیس تھی۔
۲۔ ۱۲۰۹ھ میں وصال ہوا سزا تعمیر بنی خلیع لکھنؤ میں ہے۔
۳۔ حبیب الرحمنؒ ۱۲۰۹ھ میں وصال ہوا۔ ایک جہاں آباد فتح پور میں مزار ہے۔
۴۔ تہمان اکرم اللہؒ میں وصال ہوا۔ مزار پاک کلاں شریف میں ہے۔

الْمَوَدَّةَ إِلَى السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ٥
الْمُهْمَرَّ صَالِحًا وَبَيِّنًا وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
وَعَلَى الْمَوَدَّةِ إِلَى السَّيِّدِ أَحْمَدَ الْجَيْلَانِي رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ٥

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
وَعَلَى الْمَوْلَى الشَّيْخِ سَهَابٍ الدِّينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
وَعَلَى الْمَوْلَى السَّيِّدِ إِبْرَاهِيمَ الْأَيْمُونِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَعَلَى

۱۔ حضرت المنظرؑ سے کہ دوصال ہوا سزا کا ایک بغداد دشمنیہ میں ہے۔
۲۔ محمد بن الحرمؑ ۱۵۲ھ میں قتال ہوا سزا کا ایک بغداد دشمنیہ میں ہے۔
۳۔ اوردی الحجیرؑ ۱۶۲ھ میں قتال ہوا۔ دوست آباد و کن (میں سزا کا ایک ہے۔
۴۔ ربيع الآخر ۱۲۳۵ھ میں قتال ہوا سزا کا ایک نامی میں کچھ مجاہدین میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْمَوَالِ السَّيِّدِ الشَّاهِدِ اَبِي الْفَضْلِ مُحَمَّدٍ الْمَلِكِ وَالْقَدِيرِ
اِلَّا اَحَدًا اِيَّهٖ مَبَاسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
النَّبِيِّ السَّيِّدِ الْكَرِيمِ الشَّاهِدِ اِلِ رَسُوْلِ الْاَحْمَدِيِّ
رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
النَّبِيِّ الْكَرِيمِ سِرَاجِ السَّالِكِينَ نُورِ الْعَالَمِينَ
سَيِّدِ اَبِي الْخَسَنِ اَحْمَدَ النَّوَوِيِّ السَّادِّ هَرَوِيِّ
رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَارْضَا عَنْكَ ۝

۱۱۱- عاریخ الاول ۱۱۱۱ھ میں سال ہزار ایک مائید و شریفی ہے۔
۱۱۲- ازادی الحجۃ ۱۱۱۱ھ میں سال ہزار ایک مائید و شریفی ہے۔
۱۱۳- عربیہ ۱۱۱۱ھ میں سال ہزار ایک مائید و شریفی ہے۔

عَلَى النَّبِيِّ السَّيِّدِ اَحْمَدَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
النَّبِيِّ السَّيِّدِ فَضْلِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
النَّبِيِّ السَّيِّدِ الشَّاهِدِ بَرَكَةِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
النَّبِيِّ السَّيِّدِ الشَّاهِدِ اِلِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
النَّبِيِّ السَّيِّدِ الشَّاهِدِ حَمْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۝

۱۱۱- اربعہ الفجر ۱۱۱۱ھ میں سال ہزار ایک مائید و شریفی ہے۔
۱۱۲- بقدر اللہ ۱۱۱۱ھ میں سال ہزار ایک مائید و شریفی ہے۔
۱۱۳- بحر الحرم ۱۱۱۱ھ کو سال ہزار ایک مائید و شریفی ہے۔
۱۱۴- رمضان ۱۱۱۱ھ میں سال ہزار ایک مائید و شریفی ہے۔
۱۱۵- رمضان ۱۱۱۱ھ میں سال ہزار ایک مائید و شریفی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىكَ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا
وَعَلَى النَّشِيطَةِ الْمُعَمِّسَةِ الْأَعْظَمَةِ مَوْلَانَا إِبْرَاهِيمَ رَضَا
الْقَادِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ۞

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىكَ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَعَلَى
النَّشِيطَةِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَجَائِي رَضَا الْقَادِرِيِّ مَوْلَا اللَّهِ تَعَالَى
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىكَ وَعَلَيْهِمْ وَاعْلَمْ

الْمَقْبُولِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىكَ وَعَلَيْهِمْ
جَمِيعًا وَعَلَى سَائِرِ أَوْلِيَائِكَ وَعَلَيْنَا وَبِهِمْ وَلَهُمْ
وَفِيهِمْ وَمَعَهُمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞ آمِينَ ۝

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىكَ وَعَلَيْهِمْ وَاعْلَمْ
الْمَوْلى إِبْرَاهِيمَ أَوَامِلَ أَهْلِ الشُّكْرِ مُجِيدَ الشُّكْرِ رَضِيَ
الْعَاطِفُ مَوْلَى بَيْتِ الْمَلِكَةِ الطَّاهِرَةِ حَضْرَتِ النَّشِيطِ
أَحْمَدَ رَضَا خُذَانِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
بِالْبِرِّ رَضَا الشُّكْرِ مَسْئُومِي ۞

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىكَ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا
عَلَى النَّشِيطَةِ جُنَّةِ الْإِسْلَامِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَضَا خُذَانِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ۞

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىكَ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا
وَعَلَى النَّشِيطَةِ زُبْدَةِ الْأَلْبِيَاءِ الْمُقْبَرَةِ الْأَعْظَمَةِ بِالْبَهْدِ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مُنْقِطِ رَضَا الْقَادِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۲۵۰ منظر نظر شد که در حال برادر از شریف بر علی محمد شکران کفر کنی
که برادر بالایی ملا علی که در حال برادر از جبار که بر علی شریف می باشد
همه از محمد امیر ملا علی که در حال برادر از جبار که بر علی شریف می باشد
همه از محمد امیر ملا علی که در حال برادر از جبار که بر علی شریف می باشد

ابنی بھرست این مشائخ عاقبت بدقت خود

غفلت

ساکن بجز گرواں

دستخط

تاریخ

۱۲۰
۱۹۸

شہ علیہ صراط قائم کردہ

رَضَوَاتُ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ابی یوسف المذہبی

یا الہی برحم فرما مصطفیٰ کے واسطے

یا رسول اللہ کریمؐ کی فدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شر مشکل کشا کے واسطے

کر بلائیں روز شہید کر بلا کے واسطے

بہتر سجاد کے صدقہ میں ساجد رکھ مجھے

علم حق دے باقر علم برائی کے واسطے

صفت صادق کا تصدیق صادق الاسلام کر

بے غنیمت راضی ہو کہ ظلم اور رضا کی وجہ سے

طُورِ فَاانِ و عِلو و حمد و ستی و بسا
دے ملی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے
بہر براہیم محمد پیدائید حسن کلزار کر
بھیک دے دانا بھکاری بادشاہ کیواسطے
خاں دل کو فیاضت دے ایماں کو جمال
شریسا مولیٰ جمال والا دیا کے واسطے
دے محمد کے لیے روزی کر احمد کیلئے
خوابِ فضل اللہ سے حمد گد کے واسطے

مندی تیرے عزت کا اور بندگی اور خجی اور بہتری اور روزگار کا ایشان بخ
عظاکم کے واسطے ان میں بطور بنا سبت نام ایک نعمت سیٹھی ہے اور طور
عرفاں بنا سبت نام ایک حضرت سید موسیٰ اور ستی بنا سبت نام ایک
حضرت سید کی سن اور محمد بنا سبت نام ایک سیدی احمد اور بہا
بنا سبت نام ایک سیدی شیخ بہا الملک والیرین قدرت اصرار ہے۔

بہر معروف و سرور معروف دے پیچہ دسری
جنت حق میں گن جنید باصفا کے واسطے
بہر شبلی شہر حق دنیا کے کتوں سے یک
اک کے کارکھ عبد واحد بے بیا کے واسطے
لو الفرج کا صدقہ کر غم کو فرج دے شرف سعد
بو الحسن اور بوسید سعد نرا کے واسطے
قادر کی گرفتاری رکھ قادیلوں میں اٹھا
قدیر عبد القادر قدرت نما کے واسطے
اَحْسَنُ الْمَلٰٓئِکَہٗ رُفٰٓئِلس دے رزق حسن
بندہ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے
نورانی صالح کا صدقہ وصلح و حضور رکھ
دے حیات دین حق باغزائے واسطے



کر مولا احمد رضا نے اُحدِ سرِ مل بھی
 بہت سے مولیٰ حضرت احمد رضا کی واسطے
 حاضر و محسوس اور محار و اُحد کر بھی
 بہت سے مولا حضرت علامہ رضا کے واسطے

سایہ جلد مشائخ یا خدائے ہم پر رہے
رحم فرمائی رحمت مصطفیٰ کے واسطے

میرا بہیم بھی لطف و ملامتے خاص ہو
 تو کی سحر سے حقد گرا کے واسطے

اے خدا! یہاں رضا گوگلشن سلاٹھی
کر شگفتہ بگھڑی اپنی رضا کے واسطے

صدرِ قرآن ایمان کا دے چھ عین بر علم و عمل
عضو و عرفاں عاقبت اس بیٹا کے واسطے

حضرت شریف ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶ منظر المظہر کے پہلے تراشیدہ عمارتوں کی ان میں سے ایک ہے۔

دین و دنیا کی مجھے برکات سے برکات
مستحق دے مستحق بخش اتنا کیو اسطے
حسب اہل بیت سے آل محمد کے لئے
کر شہید بخش مہرہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو مستحضر جان کو نر لڑکے
اچھے بائے شمس دی برالے کیو اسط

دو جہاں میں خاتم آل رسول اللہ کے
حضرت آل رسول مہتمم کے واسطے

نورجان و نورایاں نور تبر و شہر سے
پورا حسینؑ احمد فندی نقائے واسطے

۱۔ مستحق حضرت شاہ برکت الدہلوی الشریف کا مخلص ہے اور انہما
بہنی انساب یعنی نسبت بخش رکھے۔

^۲ سہ ماہی ترجمین مارچ و اپریل ۱۹۸۱ء، عربیہ المحدثین، بیروت۔

فالتی بہ سلسلہ

ایک بار پڑھ لیا کریں، بعد ازاں دُعا
غوثیہ سات بار، الحمد للہ شریف ایک بار، آیت الکرسی ایک بار
قل ہما اللہ شریف سات بار۔ پھر درودِ غوثیہ تین بار پڑھ
کر لیں گا ثوابِ انعام شائع کر دے گا کہ اگر درودِ طیبہ کی ہند
کریں جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اگر وہ زندہ ہے تو اس
کے لیے دُعا ملے عافیت و سلامت کریں دیند اس کا نام
بھی شامل نہاتھ کریں۔

درود بخوانید

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
مَعْدِنِ الْبُحْرِ وَالْكَوْنِ خَالِهِ يَا كَافِرٍ وَكَافِرَةٍ

قصہ حاجی و حضورِ ظہر و منقولی و شمال

(۱) اَللّٰهُمَّ رِنِّیْ لَا تَشْرِیْکْ لَہٗ اَعُوْذُ بِہٖ مِنْ ہَرَجٍ بَارِ اَوَّلٍ وَّاٰخِرٍ
 گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔ اس قدر عدد میں بار و نحو
 قبلہ درود و ذرا نو بیٹھ کر روزانہ یا حضور مراد پڑھیں اور اسی
 لکھ کر اُٹھتے، بیٹھتے، پڑھتے، پھرتے، رُفُو، بے فہم حال
 میں بے گنتی بے شمار زبان سے جاری رکھیں۔

(۲) حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَعْدِیْ ۙ
 یا حضور مراد اول و آخر درود شریف گیارہ بار جب وقت
 گھبراہٹ ہو اسی کلمہ کی بے شمار تکرار کریں۔

(۳) بعد نمازِ شام ایک سو گیارہ بار۔ مثلِ حضرت دوست گیر
 دشمن ہود سے زیر۔ آدل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف
 یا حضور مراد یہ تینوں کلموں کو مذکورہ کے لیے نہایت مجرب و

سہل و معمول ہیں ان سے غفلت نہ کی جائے۔

بجب کوئی حاجت پیش کرتے ہو ایک اسے اتنے

اعداد و معینہ پڑھا جائے۔ پہلے اور دوسرے کے لیے کوئی

وقت نہ بیان میں جس وقت چاہیں پڑھیں اور تیسرے کا

وقت بعد نمازِ عشاء ہے۔

جب تک کہ مراد نہ آئے تو میں اسی ترکیب سے

پڑھتے اور جس نماز میں کوئی خاص حاجت درپیش

نہ ہو تو پہلے اور دوسرے کو سو سو بار روزانہ پڑھ لیا

کر لی۔

اول و آخر درود شریف تین تین بار



ضروری بات

(۱) مذہب الہی سنت و جماعت پر قائم رہیں جو برے علماء و شرعیین میں سنہوں کے جتنے مخالف مثلاً دہائی، دیوبندی، رافضی، تبلیغی، مودودی، ہمدانی، بخاری، غیر تقلد قادیانی وغیرہم ہیں سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنا تکرار مخالف جانیں، ان کی بات نہ سنیں، ان کے پاس نہ بٹھیں، ان کی کوئی تحریر نہ لکھیں کہ شیطان کو مصداق اللہ دل میں دھو سر ڈالنے کے کچھ زیادہ دیر نہیں لگتی۔ آدمی بچاں ملے یا آکر دکانڈیشہ ہو ہرگز نہ جلتے گا۔ دین و ایمان سب سے زیادہ عزیز چیز ہے۔ ان کی مخالفت میں حد سے زیادہ کوشش و خرچ ہے۔ مال اور دنیا کی عزت دنیا کی زندگی دنیا ہی تک ہیں۔ دین و ایمان سے ہمیشگی کے حق میں کام

پڑتا ہے ان کی فکر سب سے زیادہ لازم ہے۔

(۲) نماز پچھلانے کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ مردوں کو مسجد و جامعہ کا التزام بھی واجب ہے بے نمازی مسلمان کو یا تصویر کا آدمی ہے نہ ظاہری صورت انسان کی مگر انسان کا کام پچھ نہیں ہے بے نمازی وہی نہیں ہے جو کبھی نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً کھو دے بے نمازی ہے۔ کسی کی نوکری ملازمت خواہ تجارت غیر کسی حاجت کے سبب نماز قضا کر دینی سخت ناشکری پڑے سر سے کی نالافی ہے۔ کوئی آقا یا شاہ یک کلمہ کہے گا کہ بھی اگر نوکر کو کوئی چور لے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر منع کرے تو ایسی نوکری حرام مطہی ہے اور کوئی دلیل روزق نماز کھو کر برکت نہیں لاسکتا۔ روزق تو اس کے ہاتھ میں ہے جس نے نماز فرض کی ہے اور اس کے ترک پر

آنے سے پہلے ادا کر لے جائیں کہ حدیث شریف میں ہے جب تک کھلے رمضان کے مہینوں کی قضا نہ کر لی جائے ان کے روزے قبول نہیں ہوتے۔

(۵) جو صاحب مال ہیں نفلہ بھی دی جتنے برصوں کی نہ دی ہو فوراً حساب کر کے ادا کریں۔ ہر سال کی نفلہ سال تمام ہونے سے پہلے دے دیا کریں۔ سال تمام ہونے کے بعد دیر لگانا گناہ ہے لہذا شروع سال سے دفتر رفتہ رفتہ دیں سال تمام پر حساب کریں اگر کوئی ادا ہوگئی بہتر ورنہ جتنی باقی ہو فوراً دے دیں اور اگر کچھ زیادہ نفل کیلئے تو وہ آئندہ سال میں بحر کر لیں۔ اندر جی کی نفلہ مکمل نہیں آئے (۶) صاحب استطاعت پر حج بھی فرضی اہلکم ہے اندر جی نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا وَمَنْ تَقْتَرِ بِهَا اللَّهُ تَعَالَى عَنِ الْمَالِ بَنَاتٍ اَوْ رُجُو كُفْرٍ تَوَّابًا اللَّهُ سَارِعًا جَعَلَان

منحصب فرماتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۳) جتنی نمازیں قضا ہوگئی ہیں سب کا ایسا حساب کر لیجئے میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بعد طہارت دفتر رفتہ بہارست جلد ادا کریں، کاہلی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض زمر پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جائے قضا نمازیں جب متعدد ہو جائیں مثلاً ۱۰۰ یا اسکی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں ہر سب سے پہلی ہے۔ اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نمازیں نیت کریں قضا میں فقط فرض اور وتر یعنی ہر وطن اور راست کی رکعت ادا کی جاتی ہیں۔

(۴) جتنے روزے بھی قضا ہونے ہوں وہ سر رمضان

دوستانِ حق! تمہارا یہاں وقت تو شرود تو گھبرا رہا ہے یا اللہ
 بِحَبِّ سَيِّدَاتِ بَنِي دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَمَوْحِيَّ أَهْلِي
 إِسْرَافِيلًا وَبِحَبِّ عَلِيٍّ مَدِينًا تَلْبِيقًا أَنْتَ لَكُمْ مَا فِي
 الظُّلُمِ وَبِحَبِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَبِحَبِّ
 دَامِي مَنِّي يَا مُكْهِمِينَ صَدَقَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَصَّيْهِ
 وَتَلَّمُ أَحَدًا بَارِئًا مَرَّكَ الْغَشَبِ شَهَادَتِ يَدِ كَرَمِ تَعْنِي بَارِ
 ائِنِّي سِيدِ حَقِّ لَانِ كِي جَانِبِ بَرِيَّتِ هَاسَا لَكُمُ كِي اَنگِي سَ
 طَرِ كَعِيدِيَا كَرِي سِرِ قَسْتِ اِيَسَا ي كَرِي سِرِ اِسِ قَسْتِ كَا
 مَلِكِ بَنِي كَنجِ سَ شَرِ كَرِي اَوَا كَرِ سِرِ قَسْتِ كِي بَنِي كَنجِ
 كَ مَلِكِ كَ بَعْدِ يَا نَا سِيْطُ مَ بَارَا وَاَصَا فَرِي قَو
 اَوْبَرِ سِرِ اَوَا كَرِ اِيَسَا ي قَو قَسْتِ فَرِي كَا لِحَبِّ يَا قِيَّتِي مَا لَا إِلَهَ
 إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ وَتَسْتَلِمُ
 يَا حَبِّ يَا قِيَّتِي بِرَحْمَتِكَ اِسْتَفْعِيَّتْ - وَتَسْتَلِمُ حَبِّنَا اللَّهُ

سے بے پروا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبارک و تعالیٰ
 کو فرمایا ہے کہ چاہیے یہودی جو کہ مرے یا نصرانی جو کہ
 وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ تَعَالَى اِنْ يَشِئْهُ لَكُمُ الْبَاسُ بَارِئًا رَسَمِ -
 (۷) کذب، فحش، فحش، غیبت، ذرنا، بولوت، ظلم، خیانت،
 یا تکبر، وارسی، مٹانا یا کترانا، فاسقوں کی وضع پر مبنی ہر مری
 خصلت سے کہیں جو ان ساتوں باتوں کا حامل ہو چکا اللہ
 رسول کے وعدے سے اس کیلئے جنت ہے جہاں جلائے وصل
 اللَّهُ تَعَالَى تَعَالَى وَتَعَالَى إِلَهِهِ وَكَافَعًا يَدِي سَلَامُ آمِينَ - بعد نماز چھو گئے
 قبل شرعاً منع گنج قادری پڑھیں -
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَاللَّحْمَنِ وَالْعَزِيزِ وَالْجَبَّارِ مُسْتَغْنَاتٍ يَا مُنِمْ أَلَا كَلَمْ
 اِبْلَاقِي وَالاَئْمُنُ مَوْجِبًا رَكْعَةً اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ -
 گر مرد، گندھارا من، وگر ذوق، وگر ذوقان من وگر مال و

تمام جسم پر ہاتھ پھیر کے دہنی کروٹ پر سر کیا کریں پھولے
 گئے جو خود نہیں پڑھ سکتے ان کے بڑوں سے کوئی اپنے
 ہاتھوں پر پڑھ کر دم کر کے ان کے جسم پر ہاتھ پھیر کر سے
 سورہ واقعہ اور سورہ یسین اور سورہ ملک یا کر لیں۔ یہ
 عینوں سودا میں بھی جلا ناغہ شب کو سوتے وقت پڑھ لیا
 کریں۔ جب تک کہ حفظ یاد نہ ہوں قرآن حکیم سے دیکھ
 کر پڑھیں۔ یہ سب پڑھنے کے بعد پھر کوئی بات نہ کی جائے
 چپ سو رہیں۔ شب میں اگر ضروری بات کرنا ہی ہو تو
 بات کر لیں۔ پھر سورہ کافرون ایک بار پڑھ کر چکے سو
 جائیں انشاء اللہ تعالیٰ بیانات سے محفوظ رہیں گے، ممکن
 دفع ہوں گے۔ مرادی محاسب ہوں گی، رزاق طالع صلح
 ہوگا۔ فاد کی مصیبت سے محفوظ رہیں گے اور حسد
 نصیب فرما لے دولت سدا دیدار نصیب آتا سرکار بد قرار

وَنُفِصِرَ الْوَكِيلُ وَتَمُوتُ مَرْيَمُ ابْنُ مَرْيَمَ الْغَضُوبَاتِ
 اَنْعَمُ الْكَرِيمُ وَتَمُوتُ رَافِقُ بْنُ اَمْرِئِ الْاَلْبَانِ
 اِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ہر ایک ایک سو گیارہ بار مع
 درود شریف اول و آخر گیارہ گیارہ بار۔ نیز وقت شب درود
 فزیر شریف ۵۰ بار اور انشاء کریں کہ ترجیح خفاہی ہو جائے۔
 اول آخو گیارہ گیارہ بار درود شریف یا کم از کم تین بار
 شب کو سوتے وقت بھی یہ جھما پڑھا کریں اور انگشت بہاد
 بدہم کر کے مکان کے حصار تک بیت سے اپنے ارد گرد ہاتھ لبا
 کر کے چاروں طرف گھنٹی پیس۔ پھر بیت ایست کر گھٹنے کھڑے
 کر کے دونوں ہاتھ دھماکی طرح پھیلائے ہوئے سینہ پر رکھ
 کر آیت الکرسی شریف ایک بار چاروں طرف بالترتیب صرف
 ظن حق اللہ تعالیٰ باقی ایک ایک بار پڑھا کریں اور ہاتھوں
 پر دم کر کے اپنے سرت پاؤں تک آگے پیچھے دھرتے ہائیں

[illegible]

جاء

یاد داری که وقت زلزلن تو
همه خنداں بُدند تو گریه‌ای
اں پنهان نری کردت ملون تو
همه گریه‌ای شوند تو خنداں

اے عزیز! یاد رکھ کر تیری پیدائش کے وقت خدا

مختصر تہذیب الابرار اصل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انشاء اللہ
تتبع فی حرم نے کی قوی امید رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ
ما تم ایمان پر جو گنا عذاب سے بچے رہیں گے مگر صحیح پڑھنا
شرط ہے۔ قرآن عظیم جو صحیح نہ پڑھنا ہو اس پر فرض ہے کہ
جلد پڑھنا دیکھے۔ ہر حرف کو اس کے صحیح معنی سے نکالے۔

برقی و اثبات

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝ ٢٠٠ بارِ اللَّهُ ۝ ٢٠٠ بارِ
 اللَّهُ ۝ ٢٠٠ بارِ - اول و آخر درود شریف
 مِن مِّنْ بَارِ -

ذکر ہر سے پہلے دس بار وردہ شریف ۱۰ بار استغفار

بہنا رہے گا۔ اس پر سختی سے قائم رہنا لازم تھا
اَلَا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ یا درکھنا۔

اے عزیز! یاد رکھ تو نے عہد کیا ہے کہ تو نماز،
روزے، ہر فرض اور واجب کو بھی ان کے وقتوں پر ادا
کرتا رہے گا اور گناہوں سے بچتا رہے گا۔ خدا اگر سے
تو اپنے عہد پر قائم رہے عہد تو زمانہ عام ہے اور سخت
عیب اور نہایت برا کام ہے۔ دفنانے عہد لازم ہے
اگرچہ کسی افقی سے ادنی مخلوق سے کیا ہو۔ یہ عہد تو لو نے
خالق علی و علا سے کئے ہیں۔

اے عزیز! موت کو یاد رکھ۔ اگر موت کو یاد رکھے گا تو
انشاء اللہ تعالیٰ وہ ظہر ہلاک سے بچا رہے گا۔ دین ایمان
سلامت لے جائے گا اور اتباع شریعت کرتا رہے گا،
گناہوں سے بچتا رہے گا۔

تھے مگر تو گریہ تھا۔ ایسا جتنا ہی کرتی تیری موت کے
وقت سب گریاں ہوں اور تو خداوں۔ تو اگر اظلاص سے
یا اوالہی میں آنحضرت و زاری کرتا رہے۔ بجز عیب و فراق
محبوب میں دل تپاں، سینہ بریاں، مگر یہ کٹاں سے تو
ضرور ضرور وقت استحال وصال محبوب پاکر شاو و فواں
اور تیرے فراق پر مخلوق نالاں و پریشاں ہوگی۔

اے عزیز! اپنے یہ عہد یاد رکھ جو تو نے خدا سے اس
کے اس ناچیز گنہگار بندہ سے کئے ہاتھ میں ہاتھ دے کر
کئے ہیں اور اس فقیر بے توقیر کے لیے بھی دعا کر رہی
چاہے ویسی پابندی اس کا نام خداوندی میں جموں تاجم
واپس ایسی پابندی کرتا ہوں۔ آمین

اے عزیز! تو نے عہد کیا ہے کہ تو مذہب مہذب
اہل سنت پر قائم رہے گا۔ ہر مذہب کی صحبت سے

لے عزیز! آج جاگ لے کر مرست کے بعد سکھ چین
 اطمینان و آرام کی نیند سوتا رہے گا۔ فرشتہ تجھ سے کہے گا
 قَدْ كُنْتَ مَعَ الْعَرَفِينَ۔ سن، سن، سن، سن
 جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
 حشر تک سوتا رہ جاگنا کہے سایہ تلے
 لے عزیز! دنیا پر مرست یہ کھ، دنیا پر والد و شہید ہونا
 ہی خدا سے فافل ہونا ہے۔ دنیا خدا سے غفلت ہی کا
 نام ہے۔

پیست دنیا از خدا فافل ہون
 نے قماش و نقود و فرزند و دن

پہلہ ۵۵ کی اہمیت

موتیقی پہلہ کو فرض جانیں پہلہ ناخوش سے پہلہ خوشی

نہ بے پردہ پھریں نہ بے پردہ گھومتی رہیں۔ بائیک کپڑے
 جن سے بدن یا بال بچکے ہیں کرن یا پنچوں سے اوپر کا جھڑ
 پاؤں کے ٹخنے کے اوپر پٹلی کا جھڑا، سینہ کنول کر یا
 بائیک کپڑوں سے نمایاں ہونے کی حالت میں محض غیر نہیں
 بیٹھ، دیور، ہنوتی بھی نہیں، اپنے گئے چھا ناز، خال ناز،
 پھوپھی ناز، ماموں ناز دکھائی کے سامنے ہونا بھی حرام ہے حرم
 ہے، بلا نجا ہم ہے۔ مردوں پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں بیٹیوں
 بہنوں وغیرہ مخالم کو بے پردگی سے بچائیں۔ پردے کی کید
 کریں اور عدم تعمیل پر بہنیں سزا دے سکتے ہیں سزا دی جو
 مرد اپنے مخالم کی بے پردگی کی پردہ نہ کرے گا، غیر محرموں
 کے سامنے پھیرائے گا قصداً اس طرح کرے بے پردگی کی سزا
 بے ستری بھی بعض اعضا کی ہر دہشت ٹھہرے گا۔
 وَالْعِيَا ذُ بِمَا لَلَّه تَقَالِي۔

ارکالان و آداب نماز کی رعایت کرنے کے برابر نہیں۔
 ضرور صیائیل میں وقت مسجد میں نماز یا جماعت ادا کرنا۔

ختم و ان کریم

اولیائے کاملین کا ارشاد ہے کہ بے شریعتانہ و ملت کران
 برائے قضا و حوائج مجتہب ہے جتنا بھی روز ہو کے لوہ
 کے ساتھ پڑھتا رہے۔ اگر وہ اس طرح پڑھے بہت بہتر
 جلد انشاء اللہ قللے گا سیاب ہو۔ روز جمعہ سے شروع کرو
 اور پنجشنبہ کو ختم کرو۔ روز جمعہ از فاتحہ تا آخر سورہ مائدہ
 روز شنبہ از انعام تا آخر سورہ قوہ، روز یکشنبہ از سورہ یوسف
 تا آخر سورہ مریم، روز دوشنبہ از آلہ تا آخر سورہ قصص، روز
 سہشنبہ از عنکبوت تا آخر سورہ حق، روز چہارشنبہ از
 سورہ زمر تا آخر سورہ رحمن، روز پنجشنبہ از سورہ واقعہ تا

شریعت کی پیروی کرو۔ بارہ شریعت کی پیروی کرو، جانہ
 شریعت سے ایک دم کو قدم باہر نہ رکھنا، کھانا، پینا،
 اٹھنا، بیٹھنا، لیٹنا، سنا، جانا، آگاہ کرنا، سنا، لینا، دینا،
 کرنا، سو کرنا، ہر امر حرامی کے لیے کراہی کی رضا ہو یا نظر
 لے رضوی، انسانی الرضا ہو کر سرایا، رضائے احمدی رضائے
 الہی ہو جائے۔ تیرا مقصد پس تیرا معبود ہو۔ اس کی رضا ہی
 تیرا مطلوب ہو۔

فراق و وصل پہنچا ہی رضائے دوست طلب
 کر حیف، ہمشہ از و غیر اوقات نے
 دیا سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا۔ ہر کلام اخلاص سے خدا
 کی رضا کیلئے، باطن شریعت کو ناپہنچی سلطنت میں جاؤ و بیاضت
 ہمارے بعض مشائخ کا ارشاد ہے

لوگ ریاضت طلب کی برس کرتے ہیں، کوئی ریاضت و عبادت

آخر آں خلوت میں پڑھیں، نتیجہ میں بات نہ کیوں بہر
 ہم کے حصول کے لیے علی الاصلہ ۲۰ اختتام کو اکسیر اعظم
 یقین کریں۔

فضیلت درود شریف

درود شریف کے فضائل و برکات بے شمار اور بیش
 میں مذکور ہیں۔ ہاں صرف ایک حدیث درود کی جاتی ہے
 جس سے اندازہ ہوگا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 دربار کبریا میں ہدیہ درود بیش کرنا کس قدر نوالہ دہی و
 اُخروی کو متفقین ہے۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
 کہ حضور میں آپ پر کثرت درود بھیجنا چاہتا ہوں پس
 اس کے لیے کتنا وقت متکرر کر ملے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا چاہو، میں نے عرض کیا چوتھائی
 وقت فرمایا کہ تمہاری خوشی ہاں اگر زیادہ کر دو تمہارے
 لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کتنا دھواؤ وقت۔ فرمایا کہ
 تمہاری خوشی۔ ہاں اگر زیادہ کر دو تمہارے لیے بہتر ہے
 میں نے عرض کیا کہ دو تمہائی وقت فرمایا تمہیں اختیار ہے
 ہاں اگر زیادہ کر دو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض
 کیا کہ حضور تمام وقت۔ تو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایسا کرو تو تمہارے تمام مقاصد
 (دینی و دنیوی) پورے ہوں گے اور تمام گناہ (ظاہری
 باطنی) مٹا دیے جائیں گے۔ (ترمذی)



تصویر شیخ

ظورت میں آوازاںوں سے دُور بنگلان شیخ اور جمال
 ہو گیا جو تو جس طرف مزار شیخ پہنچا جو متوجہ ہو کر بیٹھے۔
 معوض خاموش بادب بنگال خوشنما اور صورت شیخ کا
 تصور کرے اور اپنے آپ کو ان کے حضور جاننا اور یہ خیال
 دل میں جانے کر سرسکار رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
 سے انوار فرمائی شیخ کے قلب چٹا لہن ہوئے ہیں اور میرا قلب
 قلب شیخ کے نیچے جمالت و ریزہ گری نگاہوں ہے اس میں سے
 انوار فرمائی بلبل ابلی کی مریرے دل میں آئے ہیں اس تصور کو
 برہمائیے مائیک کہ ہم چائے اور کھٹک کی حاجت دریا کی
 استہا پر صورت شیخ خود ہو کر مرچ کینا تھہرے گا اور ہر کل میں نہ
 دیکھی اداس رہا میں جو شکل مائے شیخ ابلی اس کا مل جلے گی۔

ہر زمانہ کے بعد یہ مناجات پڑھیں

یا الہی ہر جگہ تیری مٹھ لکا ساتھ ہو
 جب پڑے مشکل شر مشکل کا ساتھ ہو
 یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
 شادوی دیدار سخن مٹھنے کا ساتھ ہو
 یا الہی گدیر و کی جب آنے سخت آت
 ان کے پیانے منکی مع ماغز اکا تھا ہو
 یا الہی جب پڑے سختیں شور دار و سیر
 امن دینے والے پیانے پتا کا ساتھ ہو
 یا الہی جب بانیں باہر آئیں پانی سے
 صاحب کو ترشہ جو درد مٹھ لکا ساتھ ہو

یا الہی جب چلوں تا ایک اہل ہرط
آفتاب تہی نور الہدے کا ساتھ ہو
یا الہی جب سر شمشیر چلا دے
ریت ستر کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یا الہی جو دعائیں نیک ہم تجھے کریں
قدسیوں کے لئے آمین اُتارنا کا ساتھ ہو
یا الہی جب رضا خواہ گراں سر اُٹانے
دولت بیدار بخشِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الہی اے صلیبِ حبیبِ فنی کہنے قبر میں
غوثِ اعظم پیشوائے اولیاء کا ساتھ ہو



یا الہی سرورِ مہرِ پریم جو جب خدایدِ شہر
سیدے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو
یا الہی گری ہو شہر سے جب بے مکمل بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الہی نامزدِ اکمال جب کھلے لگائیں
عیبِ پاشِ خلقِ سارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الہی جب نہیں آنکھیں حسابِ مجرمیں
اتنِ مجرمِ زہرِ نوثوں کی دُعا کا ساتھ ہو
یا الہی جب حسابِ خدۂ بیجا اُٹالتے
پہچم گریاں شیعہ مروجی کا ساتھ ہو
یا الہی جسک لائیں جب مری بے گلیاں
ان کی بھی نیچی نظروں کی عیا کا ساتھ ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ

إِذْ يَبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

بِشَاكِلِ الشُّرَاضِ يُوْا الْإِيمَانَ

عَنِ الشَّجَرَةِ

کرتے تھے

حضرت کی ہدایات

① اہل حضرت اسماء الی سنت اللہ شامہ صراط الی لہی

تقریر کرو اور اگر علماء الی سنت الی صنف کم علماء کہتے

اور اگر آپ خود نہیں پڑھ سکتے تو کسی پڑھنے کو کہیں کہ وہ

آپ کے پڑھ کر پڑھائے تاکہ آپ کے دل کی جمع ہو ورنہ ساری حال ہو

② ناخود غائی نہ دوسرے علماء و شریعت کو دیکھنا اور ہر شریعت

میں جو الی آپ کا پکا شہرہ نہ ہو اور آپ نہ کہنے میں الی کیا تھا

علماء الی سنت الی کہیں الی کہیں اور الی قسم الی کہیں

③ ہر شریعت اور ہر طریقہ میں الی ہر شریعت اور الی میں

علماء الی سنت الی تصدیقیت جمع کیجئے

④ ہر شریعت الی کہنا نہ دے چاہئے یہ صحیح الی کتاب

نہیں شرط مسلمانی؟

بریلوی مولویوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کا عجیب و غریب معیار مقرر کیا ہے کہ جس معیار کا ثبوت شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہرگز نہیں ملتا تو بریلوی حضرات نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کرنے کے لئے بیاناہ وسیع کر رکھا ہے، چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

کچھ عشق محمد میں نہیں شرط مسلمانی

ہے کوثری ہندو بھی طلب گار محمد ﷺ

جنت انتظاب صفحہ ۲۳ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان

نوٹ: مندرجہ بالا شعر جذبہ عشق و محبت رضا خانی بریلوی تو ضرور ہے مگر شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا جذبہ ہرگز نہیں ہے کیونکہ رضا خانی بریلوی ہمیشہ ایسا عشق و محبت کا جذبہ اختیار کریں گے جو یقیناً اور شرعاً قابل گرفت اور قابل مذمت ہو اور کسی قسم کی عشق کی منزل تک بقول بریلویوں کے پہنچنا ہی محال ہے۔

ساتی کوثر کون؟

مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی لکھتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ میدان محشر میں جام کوثر پلا نہیں۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

علی شیر حق پیر مشکل کشا دے

سوا جام کوثر پلا کوئی نہیں سکدا

(دیوان محمدی صفحہ ۲۳ طبع اول ملتان)

مندرجہ بالا شعر مذہب اسلام کے رو سے سراسر غلط اور خلاف شرع ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جام کوثر پلانے والا قرار دیا ہے۔ روز جزا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو اپنے دست اقدس سے جام کوثر پلائیں گے جس کا ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ جس کا دل چاہے دیکھ لے اور کم از کم قرآن مجید کے آخری پارے میں سورۃ الکوثر کی پڑھ لے۔ الغرض کہ مولوی محمد یار گڑھی والے کا عقیدہ قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہے۔

اس کے بعد ایک اور بریلوی مولوی کی بھی سنتے جائیے کہ وہ اپنے ذوق بریلوی کے مطابق کس کو ساقی کوثر کا مقام عطا فرما رہے ہیں چنانچہ مولوی ایوب علی رضوی بریلوی اپنے ذوق بریلوی سے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کو ساقی کوثر قرار دے ہیں چنانچہ جذبہ ملاحظہ فرمائیں:

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے

جام کوثر کا پلا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الربح صفحہ ۳۸ مقام اشاعت رضوی کتب خانہ بہاری بریلی انڈیا)

بہارِ پورِ بریلی

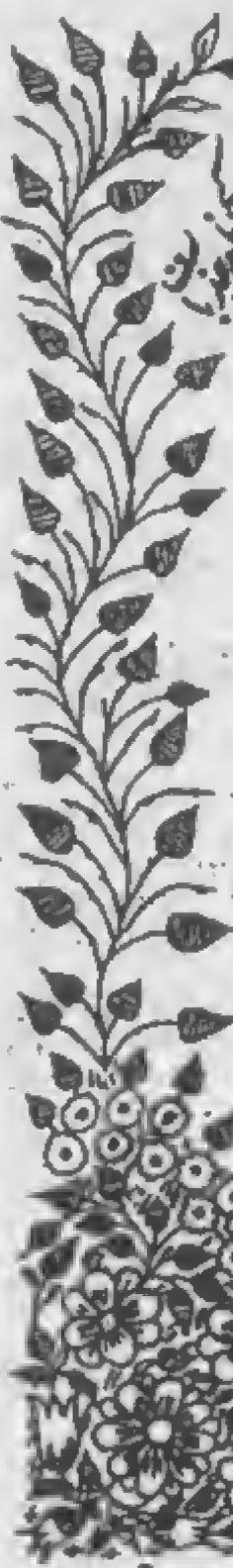
رضوی کتب خانہ

مقامِ شاعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 جنابِ ایوب علی منار رضوی بریلوی ہستم
 رضوی کتب خانے نے جمع کیا

پیش کشی

رضوی کتب خانہ جسر دہشت
 بہارِ پورِ بریلی سے شائع ہوا



قیمت ہر

(بدقسم اپٹہ)

بابا دل ۵۰۰ جلد

میں ہوں کس کا آپ کا احمد رضا	کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا	جو دیا تم نے دیا احمد رضا
دو دنوں عالم میں ہے تیرا سرا	ہاں مدد فرما شاہ احمد رضا	حشر میں جب ہو قیامت کی پیش
اپنے دامن میں چھپا احمد رضا	جب زبانیں سوکھ جائیں پانی سے	حسام کوڑ کا ہوا احمد رضا
شاہنواز سے دونوں خوش غورم ہیں	مصطفیٰ حامد رضا احمد رضا	مجھ پر ان دونوں کا سایہ تا ابد
ان پر نکل مصطفیٰ احمد رضا	مجھ پر ان دونوں کا ہر فیض و کرم	ان پر فضل مصطفیٰ احمد رضا
میرے والد والدہ انہی نام بھی	خوش رہیں سب داتا احمد رضا	میرے سب بھائی بھتیجے شام میں
تم پر میری سب ان خدا احمد رضا	میری بی بی کہنے رشتے والے سب	شاہ و خدمت ہوں سدا احمد رضا
ادو جو احباب سنی میں مرے	سب پر ہو فضل خدا احمد رضا	میرے دل کی سب مرادیں دیکھ
عاسطہ ہے غوث کا احمد رضا	سیر شیطانی سے بچاؤ وقت نزع	میرے ایسے کو شاہ احمد رضا
قبر و لشکر حشر میں تو ساتھ دے	ہو مرا مشکل کشا احمد رضا	میرے بگڑے کام کی جائیں بھی
گمشدہ ہو ترا احمد رضا	اک نظر میں کلم ہو تلہ ہے مرا	یک نظر سونے گیا احمد رضا
اک نظر میں بگڑی جنتی ہے مری	یک نظر ہو چلا احمد رضا	میں دھماؤں تیرے صفا
ہو عطا کچھ ہو عطا احمد رضا	کہے داتا اور میں سنگت ترا	میں گرا ہوں تو مرا احمد رضا
تجھ سے تجھ کو مانگتا ہے علی	اس کو کہے اپنا احمد رضا	تو منگتا ہے تو ہے دعا کا شا
حمت	نور فرما دے عطا احمد رضا	بانی

اطلاع

پیارے ناظرین۔ اگر آپ کو حضور پر نور امام المصطفیٰ مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت ماسک
 ہندوستان و دیگر مشاہیر علمائے اہلسنت کی تصنیفات عالیہ کے مطالعہ کا اشتیاق اور آپ
 کتب دین حق کی اشاعت کا اشتیاق ہے تو جلد از جلد صرف پست ذیل سے فہرست کتب
 طلب فرما کر فرمائش کیجئے۔ جملہ کتب ملنے کا پتہ
 سید محبوب علی رضوی مہتمم رضوی کتب خانہ رحمتہ و ۲۴۳ محلہ بہاری پور بریلی

قارئین ذی وقار! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ساقی کوثر ہوں گے اور بریلوی مولویوں نے اپنے جذبات کی روشنی میں اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کو ساقی کوثر بنا لیا ہے۔ شریعت اسلامیہ کی رو سے ساقی کوثر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہیں۔

اور رضا خانی بریلوی مولویوں نے اس کے خلاف عقیدہ بنا لیا ہے بس پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا اور جب میدان محشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو جام کوثر پلاتے ہوئے تو اس وقت رضا خانی بریلویوں کو چاہئے کہ سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے ہاتھوں سے ہی جام کوثر پئیں جن کے بارے میں دنیا ہی میں کہتے تھے جام کوثر کا پلا احمد رضا اور یہ بریلوی جام کوثر پئیں تو بدست اعلیٰ حضرت بریلوی پئیں یعنی کہ پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے روز جزا کو جام کوثر پئیں گے۔ اور امت احمد رضا کا بھی پتہ چل گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جام کوثر پلانے کے مقابلے میں انہوں نے مولوی احمد رضا بریلوی کو ساقی کوثر مان لیا ہے جس کا ثبوت مدائع اعلیٰ حضرت کے صفحہ ۸۷ پر موجود ہے اور اس کا عکس اور مع ٹائٹل کے آپ نے گذشتہ صفحہ پر بخوبی ملاحظہ فرمایا۔

محبت ہو تو ایسی ہو؟

بریلوی مولویوں کا عقیدہ جو کہ کتاب مفت اقطاب میں بایں الفاظ مرقوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس حقیقت میں حضرت پیر محمد معین الدین کی شکل میں یثرب یعنی کہ مدینہ منورہ سے چاچا لائے شریف تشریف لائے ہوئے ہیں ظاہر میں تو حضرت پیر محمد معین الدین ہیں اور حقیقت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی ہیں، العیاذ باللہ۔ چنانچہ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:

وہ مدنی محمد معین بن کے آیا ☆ غضب کا جواں حسین بن کے آیا
 مری لاکھ جانیں ہوں قربان اس پر ☆ جو یثرب سے چاچہ نشین بن کے آیا
 حقیقت نبی کی کھلی اس جواں سے ☆ وہ صل علی ماہ جبین بن کے آیا
 وہ ملک نزاکت سے بن ٹھن کے نکلا ☆ جہاں میں نہ ایسا کہیں بن کے آیا
 تبسم غضب کا اداؤں میں جادو ☆ وہ حسن ازل کا امیں بن کے آیا
 قلب فخر و نازک بہ منظر فریدی ☆ وہ ہر بار در نشین بن کے آیا
 اسی سے ہے صادق حسینوں کی رونق ☆ جو غم خوار قلب حزین بن کے آیا

(وقت انقلاب صفحہ ۱۶۸۔ طبع اول ڈیڑھ غازی خان)

قارئین کرام! مندرجہ بالا اشعار میں بر ملا اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ مدنی محمد معین بن کے آیا
 یعنی کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرکار مدنی کریم جو حضرت پیر محمد معین الدین کی شکل میں یثرب یعنی
 کہ مدینہ منورہ سے چاچہ ان تشریف فرما ہیں حقیقت میں یہ سرکار مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس
 میں العباد باللہ۔ اور یہ حقیقت ہم پر حضرت پیر محمد معین الدین کی شکل میں نمودار ہوئی ہے جیسا کہ مفت
 انقلاب میں ہے:

حقیقت نبی کی کھلی اس جواں سے

وہ صل علی ماہ جبین بن کے آیا

اس شعر میں بڑے کھلے الفاظ میں بریلوی مولویوں نے اپنے پیر و مرشد کو حضرت محمد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تسلیم کیا ہے، العباد باللہ۔ اس سے آپ بریلوی مولویوں کی محبت اور اطاعت
 رسول کا اندازہ فرما لیں کہ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے کہ اپنے
 پیر و مرشد کو اللہ تعالیٰ کا رسول برحق سمجھو۔ اللہ کے بند و ذرا سمجھو اور عقل سے کام لو رسول کو رسول سمجھو اور صحابی

کو صحابی سمجھو اور ولی کو ولی سمجھو اور اپنے پیرو کو پیرو سمجھو۔ خدا اور رسول ہرگز نہ سمجھو کیونکہ شریعت مطہرہ کی روشنی میں اپنے پیرو و مرشد وغیرہ کو رسول سمجھنا یا رسول کا مقام اور مرتبہ عطا کرنا یہ سراسر اپنے نامہ کو سیادت پر ترک کرنا ہے۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ رسول کا انتخاب ذات خدا تعالیٰ فرماتے ہیں اور رسول کا خود ذات خدا ہوتا ہے۔ اور پیرو و مرشد کا انتخاب تم لوگ کرتے ہو جبکہ معلم انسان ہوتا ہے اور خدا کا انجھ اور بندے کا انتخاب کرنے میں کوئی فرق نہیں۔ بس خوف خدا کر و شریعت اسلامیہ کی روشنی میں حق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں تو یہی فیصلہ ہے:

لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ

بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

یعنی کہ خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بعد تمام مخلوق سے اعلیٰ افضل اشرف امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے اور بس۔ اور بریلوی مولویوں کے عقیدے کے مقابلے میں حق تعالیٰ کا ارشاد بھی پڑھ لیجئے:

اللَّهُ يَعْطِيهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (پارہ نمبر ۷ سورۃ الحج آیت نمبر ۷۵)

(ترجمہ) بیشک اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول کا انتخاب کرتا ہے بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

ہفت اقطاب کے اشعار میں بریلوی مولویوں نے اپنے پیرو و مرشد کی تعریف میں بے حد غلو کر کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں توہین کا ارتکاب کیا ہے اور یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ

اپنے پیرو و مرشد کی تعظیم اور احترام ضرور کرو مگر ایسا قدم ہرگز نہ اٹھاؤ کہ اپنے پیرو و مرشد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ پیرو کو پیرو و مرشد ضرور سمجھو لیکن رسالت کے مقام پر اپنے پیرو و مرشد کو مت بٹھاؤ یعنی شریعت محمدیہ علی ما

الصلوٰۃ والسلام کی حدود سے تجاوز ہرگز نہ کرو بلکہ ہر قدم پر بھی کوشش کرتے رہو کہ ہمارا اُٹھنے والا ہر قدم

شریعت اسلامیہ کی حدود کے مطابق اُٹھے۔ یہاں تو قدم اُٹھنا درکنار رہا بلکہ بریلوی مولوی صاحب

تو شریعت اسلامیہ کی حدود پھلانگنے میں بڑی بڑی چھلانگیں لگائے جا رہے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برابری کا سنگین الزام
 رضا خانی مؤلف مولوی غلام مہر علی نے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
 رحمۃ اللہ علیہ پر انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برابری کا یہ سنگین الزام عائد کرنے کے
 لئے انکی کتاب اشرف المعولات صفحہ ۵۰۔ اور مزید المجید صفحہ ۱۸۔ کی طویل عبارت کو خیانت سے نقل
 کرنے کا عظیم جہاد کیا اب آپ رضا خانی مولوی کی خیانت سے نقل کردہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

رضا خانی مؤلف کی خیانت

تھانوی کا ایک مرید تھانوی کو لکھتا ہے میں آپ (تھانوی صاحب) کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا
 ہوں۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷۔ طبع دوم)

اس خیانت پر مبنی عبارت پر اس رضا خانی مؤلف نے صفحہ ۳۷ پر یہ خلاف شرع سرخی قائم کر ڈالی
 ”دیوبندیوں کا نبی“ بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷ اور ۱۳۸ پر یہ سرخی قائم کی دیوبندیوں کے پیشوا تھانوی
 صاحب نبیوں کے برابر ہیں بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۱۳۸ طبع دوم پھر اس نے اس قدر تم غلطی سے کام لیا
 کہ اشرف المعولات کی عبارت صفحہ پچاس ۵۰ پر تھی اور اس نے اپنے کتاب کے ۳۷ پر صفحہ نمبر ۵ نقل کیا ہے
 اور طبع سوم اور طبع چہارم تک یہی حوالہ ایسے ہی چھپ رہا ہے آپ حضرات کو حکیم الامت مجدد دین و ملت
 حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اشرف المعولات اور مزید المجید کی اصل طویل
 عبارت پیش کریں گے جسے پڑھ کر آپ کو یقین کامل ہو جائے گا کہ رضا خانی مؤلف نے کتاب لکھتے وقت اس
 بات پر قسم اٹھائی ہے کہ علماء اہلسنت دیوبند کا جب ہی کوئی حوالہ نقل کروں گا تو خیانت کا دامن یقیناً مضبوطی
 سے قہارے رکھوں گا اور اسمیں کبھی بھی سستی اور کالی کا ہرگز مظاہرہ نہیں کروں گا تو اسی رضا خانی قانون پر عمل
 کرتے ہوئے رضا خانی مولوی نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اشرف المعولات اور مزید

المجید کی بے غبار اور یقیناً بے داغ عبارت کو نقل کرنے میں خیانت کا بدترین مظاہرہ کیا ہے آپ حضرات حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی پرہیز اور اصل طویل عبارت ملاحظہ فرمائیں تو پھر فیصلہ کریں کہ بریلوی مولوی کو خوف خدا ہے یا کہ خوف خدا کا مادہ ہی بالکل ختم ہو چکا ہے اگر خوف خدا ہوتا تو طویل عبارت میں سے خیانت جیسے قابل نفرت عمل کا قطعاً ارتکاب نہ کرتے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اشرف المعولات صفحہ ۵۰ کی طویل عبارت جو کہ سترہ ۷۱ سطور اور چھ الفاظ پر مشتمل تھی اور مزید المجید کی طویل عبارت جو کہ پندرہ ۱۵ سطور اور آٹھ الفاظ پر مشتمل تھا تو اس رضا خانی بریلوی مؤلف نے اس طویل عبارت کے درمیان سے صرف ایک چھوٹا سا ٹکڑا لیکر نقل کر دیا اور پھر ہر خاص و عام کی نگاہ میں سچا بننے کے لیے کتاب کا صفحہ نمبر اور سطر نمبر تحریر کر دیا اور اس رضا خانی مؤلف نے اس بات پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ مجھوں اتنا اور ایسے انداز سے بولو کہ لوگ اُسے سچ سمجھنے لگیں اس قانون کے مطابق رضا خانی مؤلف نے اپنے اکابر کی یاد کو پھر ایک بار تازہ کرتے ہوئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طویل عبارت سے صرف اتنا ٹکڑا نقل کیا ہے کہ:-

”میں آپکو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں“۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷۔ طبع دوم)

قارئین ذی وقار! مندرجہ بالا صرف اتنا سا ٹکڑا نقل کرنے کے بعد قارئین کرام کو علماء اہلسنت

دیوبند کے بارے میں خلاف شرع تاثر دینے کی انتھک کوشش کی گئی اور رضا خانی مؤلف نے بے غبار اور بے داغ عبارت کو پورا نقل کرنے کو تعلیمات رضا کے خلاف سمجھا اور نہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی طویل عبارت شرعاً ہرگز قابل گرفت نہ تھی کہ جسکو خواہ مخواہ قابل گرفت بنا کر نقل کیا گیا جیسا کہ آپ ابھی پڑھیں گے کہ یہ خیانت پر مبنی عبارت اس رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۷ کے علاوہ صفحہ ۱۴۸-۳۵۸- اور ۳۷۴ پر بھی نقل کی ہے چنانچہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے

تشریحات کی اصل اور طویل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اشرف المعمولات اور مزید المجید کی اصل طویل عبارت

حضرت کے یہاں ایک لیٹر بکس رکھا ہے جن لوگوں کو کچھ کہنا سننا ہوتا ہے خط میں لکھ کر اس لیٹر بکس میں ڈال دیتے ہیں۔ حضرت والا سہولت سے جواب لکھ کر بذریعہ خادم کے ان کے پاس پہنچا دیتے ہیں۔ ایک صاحب نے کچھ بیہودہ اور بے جوڑ باتیں لکھ کر بکس میں ڈال دیں حضرت والا نے دیکھ کر اس پرچہ پر یہ لکھ دیا کہ ظہر کے بعد اس پرچہ کو میرے ہاتھ میں دینا۔ بعد ظہر کے ان صاحب نے پرچہ پیش کیا۔ اس میں یہ لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا۔ اور یہ بھی لکھا تھا کہ میں آپ کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں۔

اب حضرت والا نے ان سے دریافت کرنا شروع کیا۔ کہ آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ میں سلام سے محروم رہا اور مصافحہ سے محروم رہا۔ اس کا کیا مطلب ہے آیا آپ نے سلام کیا تھا میں نے جواب نہیں دیا۔ یا آپ نے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھاے میں نے دھکیل دیا۔ یا آپ نے خود نہ کیا۔ یا میں نے آپ کو ممانعت کر دی تھی۔ اس پر وہ صاحب بیٹھے رہے پھر دوبارہ استفسار پر بولے۔ کہ جی مجھ سے خطا ہوگئی۔ اس پر فرمایا کہ خطا ہوگئی میں یہ نہیں پوچھتا ہوں میری غرض تو یہ ہے کہ آپ کا اس لکھنے سے کیا مطلب تھا۔ ان صاحب نے کہا کہ یہ مطلب تھا اصلاح ہو جاوے۔ اس پر فرمایا کہ آپ نے اس واسطے خطا کی تھی کہ میری اصلاح ہو جاوے یہ تو ایسی بات ہوئی۔ کہ جیسے کوئی چوری کرے اور حاکم کے دریافت کرنے پر یوں کہے کہ چوری اس واسطے کہ تمہاری میری اصلاح ہو جاوے یا کوئی اپنے کپڑے کو گولگالیوے اب اس سے کوئی کہے کہ گویوں لگا رکھا ہے اور وہ اسکے جواب میں کہے کہ جی کپڑا دھل جاویگا۔ یعنی بغیر گو کے لگائے ہوئے کپڑا پاک ہوگا نہیں اور حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ اسپر لوگ مجھے سخت کہتے ہیں۔

(اشرف المعمولات صفحہ ۵۱ تا ۵۰ مطبوعہ تھانہ بھون انڈیا و مزید المجید ۱۸-۱۹ مطبوعہ دہلی انڈیا)

علماء اہلسنت دیوبند کی بے غبار عبارات کو اعلیٰ حضرت بریلوی اور متبعین احمد رضا نے ہمیشہ غلط طور پر پیش کیا اور نہ علماء اہلسنت دیوبند کی عبارات بالکل بے داغ اور شرعی اصطلاحات کے بالکل عین مطابق ہیں کہ جن پر شرعاً کوئی گرفت نہیں بلکہ علماء اہلسنت دیوبند کی عبارات کو خواہ مخواہ قطع و برید سے نقل کیا گیا ہے۔ اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی طویل عبارت میں ہی جواب مرقوم تھا کہ اس شخص نے عرض کیا کہ مجھ سے خطا ہو گئی ہے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کا پرچہ دیکھ کر فرمایا کہ ایک صاحب نے کچھ بیہودہ اور بے جوڑ باتیں لکھ کر لیٹر بکس میں پرچہ ڈال دیا جب حضرت خود اس شخص کی تحریر کو بیہودہ فرما رہے ہیں اور خود ناراض ہو رہے ہیں تو پھر کس خوشی میں حضرت رحمت اللہ علیہ پر تعین الزام لگایا جا رہا ہے بس یہ سب کچھ اعلیٰ حضرت بریلوی کی پیروی کا ثمرہ ہے جو بات لکھو تو بالکل غلط لکھو معاشرہ میں مفت کی مشہوری ہو جائے اور رضا خانی مؤلف کو یہ بات یاد نہ آئی کہ بریلوی اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کو انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح معصوم عن الخطاء اور بریلوی تحریروں میں اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو واضح طور پر بر ملا خدا کہا گیا ہے اور مقام نبوت اور رسالت بھی ساتھ ہی عطا کر دیا گیا اور یہ بھی کہہ دیا گیا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی ہر قسم کی لغزش سے محفوظ ہیں حالانکہ محفوظ سے مراد صرف اور صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں اور کوئی نہیں الغرض کہ بریلوی مولویوں نے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی مدح سرائی اس حد تک فرمادی کہ اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو خدا اور رسول وغیرہ سب کچھ کہہ دیا لیکن اس کے باوجود عقیدہ حق رکھنے کا دعویٰ ہے اور پھر بے بنیاد الزام حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر لگا دیا کیونکہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کے پرچہ کی عبارت کو بیہودہ فرما رہے ہیں نہ کہ اس کی تحریر کی تحسین کر رہے ہیں تو پھر اعتراض اور الزام کیوں؟ اور پھر وہ شخص بھی برابر کہہ رہا ہے کہ مجھ سے خطا ہو گئی ہے تو ایک خطا اس شخص نے کی ہے جس پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سخت ناراض ہوئے اور پھر ڈانٹ ڈپٹ کی اور دوسری خطا رضا خانی مولوی غلام مہر علی بریلوی متیم چشتیاں نے کی ہے جس نے اب تک اپنی غلطی کا اقرار نہیں کیا۔

قارئین کرام! ہم رضا خانی مؤلف اور تمام بریلوی حضرات کو حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر بے بنیاد و سنگین الزام کے جواب میں جو حالت بیداری میں بریلوی مولوی حضرات پر جو درود شریف کے تحفے پیش کئے گئے ہیں ہم وہ من و عن یعنی کہ اول تا آخر آستانہ عالیہ بریلی شریف کے شجرہ طریقت کا عکس مع صفحہ نمائش کے پیش کر رہے ہیں اس کو ملاحظہ فرمالیجئے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر جو تم نے بہتان عظیم اور سنگین الزام لگایا ہے کہ تھانوی کا ایک مرید تھانوی کو لکھتا ہے کہ میں آپ کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں، العیاذ باللہ اس بہتان عظیم کے جواب میں آپ حضرات اپنے مشائخ کا شجرہ طریقت کہ جس میں درود شریف کے پھول خوب نچھاور کیئے گئے ہیں ان کو بغور پڑھیئے تاکہ آپ حضرات بریلی شریف کے شجرہ طریقت میں درج شدہ درود شریف ملاحظہ فرمالیجئے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ علماء اہلسنت دیوبند یقیناً حق پر ہیں آستانہ عالیہ بریلی شریف انڈیا کے شجرہ طریقت کا عکس اول تا آخر پیش کر رہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ مَا عَنِ الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
بِشَاكٍ مُذْ رَضِيَ هُوَ أَيْمَانُ وَاللَّوْنِ
جَبِ وَهَ اس ڈیر کے نیچے تمہاری بہت
کرتے تھے



سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

22

الحاج ضريحه بمكة المكرمة في سنة ١٢٠٤ هـ

۱۸۹
کتابخانه مجلس شورای اسلامی

مجلس

بسم الله الرحمن الرحيم

وَعَلَىٰ الْإِسْلَامِ وَفِيهِ الْإِسْلَامُ

رسالة غالية في تاريخ مدينة الرضوية

5

الحاج حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری مدظلہ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَ
عَلَى الْمَوْلَى السَّعِيدِ الْأَمَامِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْقَاضِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ٥
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ
وَعَلَى الْمَوْلَى السَّعِيدِ الْأَمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ
الْكَاظِمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ٥
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ
وَعَلَى الْمَوْلَى السَّعِيدِ الْأَمَامِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّضَا
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ٥
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَ

٥٥٥ رجب المرجب ٢٢٢ هـ کو دو سال بعد از بزرگ مدینه منوره می باشد.
٥٥٥ رجب المرجب ٢٢٢ هـ کو دو سال بعد از بزرگ مدینه منوره می باشد.
٥٥٥ رمضان المبارک ٢٢٢ هـ کو دو سال بعد از بزرگ مدینه منوره می باشد.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ
وَعَلَى الْمَوْلَى السَّعِيدِ الْأَمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ٥
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ
وَعَلَى الْمَوْلَى السَّعِيدِ الْأَمَامِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ
الْبَاقِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ٥

٥٥٥ محرم الحرام ٢٢٢ هـ کو دو سال بعد از بزرگ مدینه منوره می باشد.
٥٥٥ محرم الحرام ٢٢٢ هـ کو دو سال بعد از بزرگ مدینه منوره می باشد.
٥٥٥ ربیع الثانی ٢٢٢ هـ کو دو سال بعد از بزرگ مدینه منوره می باشد.

رَبِّهِ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
 وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَصَلِّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيَّ وَعَلَىٰ اَهْلِ بَيْتِي
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ سَوِّدْتُ بِمَا لَمْ يَسْوِدْهُ رِضْوَانُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيَّ وَعَلَىٰ اَهْلِ بَيْتِي

۱۔ ہر جاہی الاخریٰ صحت کو، رسالہ ہزارہا یک ایک بغیر دیکھتا ہے۔
۲۔ ہر شہساز، انکم کے لئے کو رسالہ ہزارہا یک ایک بغیر دیکھتا ہے۔
۳۔ ہر عمر کو انکم کے لئے رسالہ ہزارہا یک ایک بغیر دیکھتا ہے۔
۴۔ ہر سال الاخریٰ صحت کو، رسالہ ہزارہا یک ایک بغیر دیکھتا ہے۔

البرى لشيخه معروف بن الحرفي رضي الله تعالى عنه

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْوَالِدَيْنِ
الْبَتُّنِيِّينَ مِنَ السَّعْدَةِ وَرَضِيَ اللّٰهُمَّ عَنَّا عَنَّا وَآلِهٖ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ وَعَلَى آلِهِ وَنَحْوِهِ
وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَوَلَدِهِ وَخَلَفَائِهِ وَتَابِعِيهِ
وَأُمَّةِ الْبَيْتِ الْبَارِئِ الْبَعْدِ أَدْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ لَعَنَهُ
الْمُتَوَلِّئُ الشَّيْخُ جُنَيْدُ بْنُ الْبَعْدِ أَدْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ لَعَنَهُ
الْمُتَوَلِّئُ الشَّيْخُ جُنَيْدُ بْنُ الْبَعْدِ أَدْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ لَعَنَهُ
الْمُتَوَلِّئُ الشَّيْخُ جُنَيْدُ بْنُ الْبَعْدِ أَدْنَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ لَعَنَهُ

الشَّيْخُ أَنِي بَكْرُ بْنُ الشَّيْخِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ٥٥
الَّذِينَ هُمُ حَبْلٌ وَبَارِكُكَ عَلَيَّاهُمْ وَعَلَى
الْمَوْتِ الشَّيْخِ أَبِي الْفَضْلِ جَدِّهِ إِلَى أَحَدِ الشَّيْخِي

۱۔ ۲۔ محمد ابراہیم سندھ کو، وصال، ہزار ہا ایک بغداد شریف میں ہے۔
۳۔ ۴۔ رمضان المبارک ۱۲۵۶ھ کو، وصال، ہزار ہا ایک بغداد شریف میں ہے۔
۵۔ ۶۔ عزیز الربیع ۱۲۶۹ھ میں، وصال، ہزار ہا ایک بغداد شریف میں ہے۔
۷۔ ۸۔ روزی، اکبر ۱۲۷۳ھ کو، وصال، ہزار ہا ایک بغداد شریف میں ہے۔

الْمَوْلَى السَّعِيدِ ابْنِ صَالِحٍ نَصْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ
 وَعَلَى الْمَوْلَى السَّعِيدِ مَحَبِّي الدِّينِ ابْنِ نَصْرٍ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ۞

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
 الْمَوْلَى السَّعِيدِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ۞

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
 الْمَوْلَى السَّعِيدِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ۞

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى

۞ ۱۳ ۱۳ رجب المرجب ۱۳۲۵ ھ کو رسال ہوا مزار پاک بغداد شریف میں ہے۔

۞ ۱۴ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۲۵ ھ کو رسال ہوا۔ مزار پاک بغداد شریف میں ہے۔

۞ ۱۵ ۱۵ شوال المکرم ۱۳۲۵ ھ کو رسال ہوا۔ مزار پاک بغداد شریف میں ہے۔

۞ ۱۶ ۱۶ رجب المرجب ۱۳۲۵ ھ میں رسال ہوا۔ مزار پاک بغداد شریف میں ہے۔



الْمَوْلَى السَّعِيدِ الْكَلْبُكَ الْغُرَفِ الثَّقَاتَيْنِ وَغَيْرِ الْمَوْلَيْنِ
 الْإِمَامِ وَابْنِ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِيِّ الْحَسَنِيِّ
 الْجَبَلِي فِي صَلَواتِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى جَدِّهِ وَالْكَرَّمَاتِ وَعَلَيْهِمَا
 وَعَلَى مَنْشَأَيْهِمَا الْعِظَامِ وَأَصْوَافِهِمَا الْكِرَامِ وَأَمْرُهُمَا وَوَعْدُهُمَا
 الْخَفَاءِ وَرَحْمَتِهِمَا وَالْكَسْبَيْنِ الْيَسَارِ إِلَى كَوْنِ الْقِيَامِ
 وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ ۞

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَ
 عَلَى الْمَوْلَى السَّعِيدِ ابْنِ بَكْرِ تَاجِ الْمَلَكَةِ وَالْدِّينِ

عَبْدِ الرَّزَّاقِ ابْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ۞

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى

۞ ۱۷ ۱۷ ربیع الآخر ۱۳۲۵ ھ کو رسال ہوا مزار پاک بغداد شریف میں ہے۔

۞ ۱۸ ۱۸ شوال المکرم ۱۳۲۵ ھ کو رسال ہوا۔ مزار پاک بغداد شریف میں ہے۔

۞ ۱۹ ۱۹ رجب المرجب ۱۳۲۵ ھ میں رسال ہوا۔ مزار پاک بغداد شریف میں ہے۔

المولى الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَهُ
الْأَهْلُ صَالِحٌ وَسُلُوكٌ بَارِعٌ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْمَوْلَى الْقَاضِي ضِيَاءِ الدِّينِ الْمُعْتَرِفِ بِالشَّيْخِ
جَمَاهِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَتَعَالَى

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
 السَّمَوَاتِ الْكُبْرَى جَمِيعِ الْأَرْوَاحِ وَرُوحِي اللَّهُمَّ اعْلَازِلْنِي عَنْ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
 الْمَوْتَى السَّائِلِينَ مُصْغِبِينَ وَرُوحِي اللَّهُمَّ اعْلَازِلْنِي عَنْ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى

۱۔ اتر کی قدر و قیمت میں، رسالہ ہوا۔ اتر اور ساک کا کوئی نام نہیں ہے۔
۲۔ وجیب العربیہ شمس میں، رسالہ ہوا۔ اتر اور ساک کا کوئی نام نہیں ہے۔
۳۔ شہیدہ الفخریہ شمس میں، رسالہ ہوا۔ اتر اور ساک کا کوئی نام نہیں ہے۔
۴۔ در شہدائے الکرام شمس میں، رسالہ ہوا۔ اتر اور ساک کا کوئی نام نہیں ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
 النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ الْخَلِيلِ الَّذِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
 الْأَنْبِيَاءِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالْأَرْوَاحِ
 الْبَرَّةِ وَالْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
 الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
 وَالْأَرْوَاحِ الْبَرَّةِ وَالْجَنَّةِ
 وَالْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ

۱۶۲۹ حضرت الفخرؒ کو دو سال ہوا۔ خزانہ بادشاہ احمد شاہ دہلوی میں ہے۔
۱۷۱۱ بحر الحرامؒ میں دو سال ہوا۔ خزانہ بادشاہ شریفؒ میں ہے۔
۱۷۱۱ ذی الحجہ ۱۲۱۱ء میں دو سال ہوا۔ دولت آباد دکن میں خزانہ بادشاہ ہے۔
۱۷۱۱ ربیع الثانی ۱۲۱۱ء میں دو سال ہوا۔ خزانہ بادشاہ ہے۔
۱۷۱۱ ربیع الثانی ۱۲۱۱ء میں دو سال ہوا۔ خزانہ بادشاہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا
وَعَلَى الشَّيْخِ الْمُقْبِرِ الْأَعْظَمِ مُوَلَّا ثَا أَوَّلِ أَهْلِ بَيْتِهِ
الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآلِهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَعَلَى
عَبْدِكَ الْعَقِيدِ وَصِيِّكَ أَخِي سَرَّ صَلَاتِي خَلَّ
الْأَسْرَ هِيَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآلِهِ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَتَعَلَّى

الْعَقِيدِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا
وَعَلَى سَائِرِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَوَصِيِّهِمْ وَآلِهِمْ وَتَعَلَّى
وَعَلَيْهِمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - آمين !

له الامم عشره في كل يوم - حراز مبارک بر علی شریف علی سید -

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَتَعَلَّى
الْمَوْلَا مَرَامًا رَحِيمًا الشَّيْخِ مُجِيدِ الشَّرِيفِ الْأَعْظَمِ
مَوْلَا مَرَامًا الشَّيْخِ الْمُقْبِرِ الْأَعْظَمِ مُوَلَّا ثَا أَوَّلِ أَهْلِ بَيْتِهِ
الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآلِهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَعَلَى
الشَّيْخِ الْمُقْبِرِ الْأَعْظَمِ مُوَلَّا ثَا أَوَّلِ أَهْلِ بَيْتِهِ
الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآلِهِ

له الامم عشره في كل يوم - حراز مبارک بر علی شریف علی سید -
له الامم عشره في كل يوم - حراز مبارک بر علی شریف علی سید -
له الامم عشره في كل يوم - حراز مبارک بر علی شریف علی سید -

الْمَوْلَى السَّعِيدِ أَيْ صَاحِبِ نَصْرِ دُلْمَا لَعَالَى عَنده
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ
وَعَلَى الْمَوْلَى السَّعِيدِ مَعْنَى الدِّينِ أَيْ نَصْرِ رَضَى
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د هـ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْمَوْلَى السَّعِيدِ عَالَى رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د هـ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْمَوْلَى السَّعِيدِ مَعْنَى رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د هـ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى

له به رجب المرجب ۱۲۸۵ هـ کو رسال ہوا مرزا پاک بنغلہ شریف میں ہے۔
له به رجب الاول ۱۲۸۵ هـ کو رسال ہوا۔ مرزا پاک بنغلہ شریف میں ہے۔
له به شوال الکرم ۱۲۸۵ هـ کو رسال ہوا۔ مرزا پاک بنغلہ شریف میں ہے۔
له به رجب المرجب ۱۲۸۵ هـ کو رسال ہوا۔ مرزا پاک بنغلہ شریف میں ہے۔

الْمَوْلَى السَّعِيدِ الْكِرَامِ عَوْنِ الْمُتَّقِينَ وَغِيثِ الْمُرِيدِينَ
إِلَهِمَا وَرَأَى مَحَمَّدٍ عَبْدًا نَقَارًا لِحُسْنِي الْحُسْنَى
إِنْجِلَادِي صَلَّي اللَّهُ تَعَالَى عَلَى جَدِّهِ الْكَرِيمِ وَعَلَيْهَا
وَعَلَى مَنْشَأَتِيهِ الْعِظَامِ وَأَصُولِيهَا الْكِرَامِ وَفُرْعَتِيهَا
الْخَفَاءِ وَرَحْمَتِيهَا وَالْمُسْتَعِينِ إِلَهِهَا الْيَا يُورِي الْغِيَا
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ ا د هـ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَ
عَلَى الْمَوْلَى السَّعِيدِ أَيْ بَلَر تاج المَلَكِيَّةِ وَالْمَدِينِ
عَبْدِ الرَّأْيِ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د هـ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى

له الیاء به رجب الآخر شریف ۱۲۸۵ هـ کو رسال ہوا مرزا پاک بنغلہ شریف میں ہے۔
له به شوال الکرم ۱۲۸۵ هـ کو رسال ہوا۔ مرزا پاک بنغلہ شریف میں ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْمُرُورِ الشَّيْبَةِ الشَّافَةِ ابْنِ الْفَقْدِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ
إِلَى أَحْسَنِ أَجْزَائِهِمَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د ۱۰
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْمُرُورِ الشَّيْبَةِ الْكَبِيرَةِ الشَّافَةِ ابْنِ رَمُورِ الْآخِصَةِ د ۱۰
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د ۱۰

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْمُرُورِ الْكَبِيرِ مَسْرَاجِ الشَّافَةِ ابْنِ تَوْبَةِ الْكَافِرِ بَيْنَ سَيِّدِي
إِلَى الْحَسَنِ أَحْسَنِ التَّوْبَةِ الشَّافَةِ ابْنِ الْكَافِرِ بَيْنَ تَوْبَةِ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَرَمًا وَتَعَالَى د ۱۰

له ماريج الاول عشره ص رسال برادران پاک مادر و شریعتی ہے۔
له ماروزی باجوہ عشره ص رسال برادران پاک مادر و شریعتی ہے۔
له ماروزی باجوہ عشره ص رسال برادران پاک مادر و شریعتی ہے۔
له ماروزی باجوہ عشره ص رسال برادران پاک مادر و شریعتی ہے۔

الْمُرُورِ الشَّيْبَةِ أَحْسَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د ۱۰
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْمُرُورِ الشَّيْبَةِ فَصِيلِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د ۱۰
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْمُرُورِ الشَّيْبَةِ الشَّافَةِ بَرَكَةِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د ۱۰
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى
الْمُرُورِ الشَّيْبَةِ الشَّافَةِ ابْنِ مُصْعَدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د ۱۰
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمُرُورِ
الشَّيْبَةِ الشَّافَةِ حَبِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ د ۱۰

له ماروضو العشره عشره ص رسال برادران پاک مادر و شریعتی ہے۔
له ماروزی قصه عشره ص رسال برادران پاک مادر و شریعتی ہے۔
له ماروضو العشره عشره ص رسال برادران پاک مادر و شریعتی ہے۔
له ماروضو العشره عشره ص رسال برادران پاک مادر و شریعتی ہے۔

الہی بھوست این شائع عاقبت بندہ غفور

غفرلہ

بیور کرمال

سکن

و سخط

۱۳۱۵ھ

تاریخ

فقیر محمد اختر رضا خان

قیاروری غفرلہ

بہر معروروت دوسری معروروت ہے بخود دوسری
جہد حق ہیں مگر جنہیں باصفا کے واسطے
بہر شہابی شیر حق دنیا کے کتوں سے بجا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے

بوالغیر کا صمد نہ کر غم کو فرج دے سخن کو صمد

بو الحسن اور بوسینہ صمد نہ لے کے واسطے

قادری کر قادی رکھ قادریوں میں اٹھ

قدربند العت در قدرت نما کے واسطے

اچسن اللہ لہ در نقاے دے بقی حق

بندہ رزاق تاج الامصیا کے واسطے

نصرتی صالح کا صمد قد صالح و منصور رکھ

دے حیات دی محی جال خوار کے واسطے

طوبہ عرفان و علو و حمد و ستی و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہا بہا اکستیم محمد پیر ناز عزم گلزار کر

بیکب نے دانا بیکاری بادشاہ کے واسطے

خانہ دول کو ضیا دے دئے اکلان کو جمال

شر ضیا مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے

دے لہر کے لیے رفتی کر احمد کے لیے

خوان فضل الشہ سے حقہ کدرا کے واسطے

لہامی تہ بہر فرست کار در بندگی اور غلامی اور جہتر کی اور در و حاکم اور ان شاعر غلام
کے واسطے ان میں علی بن ابی سبت نامہ پاک حضرت سید علی سے اور در و حاکم ابی سبت
نامہ پاک حضرت سید یونسی اور کئی نامہ سبت نامہ پاک حضرت سید یحییٰ حق اند
عبدنا سبت نامہ پاک سیدی احمد اور بہادر بنا سبت نامہ پاک سیدی
شیخ بہار اللہ والدین قدست ماسوا نام۔

کر عطا احمد رضاؒ احبہ میں مل جائے
میرے کو لا حضرت احمدؒ بنکے واسطے
حادثہ و مجبور اور محاد و احمد کر جائے
میرے مولانا حضرت حامد رضا کے واسطے
سایہ مجلہ مشائخ یا حنفیہ امیر پر رہے
وہم نہ مال رحمن مستغنی کے واسطے
بہر ابراہیم رحمہ اللہ طفت و عطائے خاصہ
ذکر کی بہر کار ہے حقہ گدا کے واسطے
اسے خدا اختہ رضا کو جو ربہ بر اسلام کے
رکھ دین شاں پھر کھڑی اپنی رضا کے واسطے
حمد و قدر ان اعیان کا جسے پھر عین اعظم و مکمل
عفو و مغفالت عاقبت اس مہینہ کے واسطے

دین و دنیا کی بے برکات نے برکات سے
مشق حق نے مشق عشق آتما کے واسطے
حسرت اہل بیت دے آل عمر کے لیے
کر شہید عشق حسرت و پشوا کے واسطے
دل کو اہل حق کو حسرت و جان کو پر زور کر
اپنے پائے شمس دیں بزرگ علی کے واسطے
دو جہاں میں منہ در آل رسول شکر
حضرت آل رسول عتدائے واسطے
نور جان و نور ایمان نور قبر و حشر دے
مولا کہ ہیں احمد نور علی ملت کے واسطے
لے مشق حضرت شاد برکت احمد رضی اللہ عنہ کا گھنہ سہا و راہ شادمانی
ابتداء نبیؐ کی نسبت مشق کہتے واسطے
لے عمر شریف ماہ و مہینہ علیؑ والا حبیب الہی میں پڑتا ہے۔

قضاے حاجت و حصولِ ظفر و منقوی و منسل

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَسْیِرُ لَکَ اَلَّہُ اَمُّہُ سُوچو تتر بار اول و آخر
گیا رہ گیا رہ تیرہ روز در شریعت۔ اس قدر عدد سمیعین با وضو قبلہ و
روزانہ بیچہ کر روزانہ تا حصولِ مُراد پڑھیں اور اسی کلمہ کو
اُسٹے بیٹے، چیلے پھرتے، وضو، بے وضو، ہر حال
میں بے گنتی بے شمار زبان سے جاری رکھیں۔

(۲) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ کَفِیْلٌ اَلو کفیل سائے چار سو بار روزانہ
تا حصولِ مُراد اول و آخر در شریعت کیا رہ گیا رہ با وضو و بے
وضو، ہر حال میں اسی کلمہ کی بے شمار تکرار کریں۔

(۳) بندہ نماز عشاء ایک سو گیا رہ بار۔ طہیل حضرت دستگیر
دہکن ہو دے زیر۔ اول و آخر گیا رہ بار در در شریعت
تا حصولِ مُراد یہ تینوں عمل امور مذکورہ کے لیے نہایت موثر

سہل و حصولِ تیری ان سے غفلت نہ کی جائے۔

جب کوئی حاجت پیش آئے ہر ایک اسٹے اسٹے انداز

سمیعین پڑھا جائے۔ پہلے اور دوسرے کے لیے کوئی

وقت معین نہیں جس وقت چاہیں پڑھیں اور دوسرے کا

وقت بعد نماز عشاء ہے۔

جب تک مُراد نہ آئے تینوں اسی ترکیب سے پڑھے

اور جس زمانے میں کوئی خاص حاجت دیشیا نہ ہو پہلے

اور دوسرے کو روزانہ ستر بار پڑھ لیا کریں۔ اداں و آخر

تین تین بار در در شریعت۔



ضروری ہدایات

(۱) مذہبِ اہل سنت و جماعت پر قائم رہیں جس پر عطا ہو
حرمِ شریفین ہیں۔ سیکڑوں کے بستے مخالفین مثلاً بابائی و ہندی
و انجلی و تبلیغی و مودودی و اندوی و پجری و غیر متقلد و قادیانی
وغیرہ کو ہم ہیں سب سے بھلا رہیں اور سب کو اپنا دشمن اور
مخالفت جائیں ان کی بات نہ سنیں ان کے پاس نہ
بیٹھیں ان کی کوئی تحریر نہ دیکھیں کہ شیطان کو مسلمانانِ قہر و دل
میں دوسرے ڈالنے کے لیے زیادہ دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں مال
یا آہود کا اندیشہ ہو ہرگز نہ جائے گا۔ دین و ایمان سب سے
زیادہ عزیز بہتر ہے۔ ان کی مخالفت میں حد سے زیادہ کوشش
فرض ہے۔ مال اور دنیا کی عزت دنیا کی زندگی دنیا ہی کی ملک
ہیں۔ دین و ایمان سے ہیشکی کے گھریں کام پڑتا ہے ان کی

نکرت سب سے زیادہ لازم ہے۔

(۲) نماز بچکانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ مردوں کو

سجدہ واجب کا احترام بھی واجب ہے، بے نمازی سلطان

کی اقتضای کار آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی مگر انسان

کا کام کچھ نہیں ہے۔ بے نمازی وہی نہیں ہے جو کبھی نہ

پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً کھودے بے نمازی

ہے۔ کسی کی زکری ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی حاجت

کے سبب نماز تفصلاً کر دینی سخت ناشکری پر ہے سہے کی

ٹالوالی ہے۔ کوئی آقا یہاں تک کہ کافر کا بھی اگر ذکر کوئی

ہوا ہے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر منع کرے

تو ایسی زکری حرام قطعاً ہے اور کوئی وسیلہ رزق نماز کو

برکت نہیں لا سکتا۔ روزق تو اس کے ہاتھ میں ہے جس نے

نماز فرض کی ہے اور اس کے ترک پر غضب فرماتا ہے لا یموت

قضاے حاجا و حصولِ ظہر و مغلوبی و ثمنی

(۱) اللّٰهُمَّ رِقِّيْ لَا سُوْرِيْكَ لَكَ آئِدٌ سُوْرِيٌّ يُّتْرِيْ بَارِئًا أَوَّلًا وَآخِرًا
گیا رہ گیا وہ مرتبہ و درود و شریعت۔ اس قدر عدد میں باوجود قبیلہ و
روزانہ بھیج کر روزانہ تا حصولِ مکرار پڑھیں اور اسی کلید کو
اُٹھتے بیٹھتے پھرتے، وضو، سبے وضو، ہر حال
میں بے گنتی بے شمار زبان سے جاری رکھیں۔

(۲) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سادے چار سو بار روزانہ
تا حصولِ مکرار اول و آخر و درود شریعت کیا رہ گیا رہا جس وقت
مکمل ہو گا اس کی کلید کی بے شمار تفسیر کریں۔

(۳) بعد نمازِ عشاء ایک سو گیارہ بار۔ طفیل حضرت دستگیر
دشمن ہو سہ زیر۔ اول و آخر گیا ہو گیا رہا درود و شریعت
تا حصولِ مکرار یہ تینوں علیٰ امور مذکورہ کے لیے نہایت بڑی

مہل الحصول ہیں ان سے غفلت نہ کی جائے۔

جب کوئی حاجت پیش آئے ہر ایک اپنے اپنے اعداء

میں پڑھا جائے۔ پہلے اور دوسرے کے لیے کوئی

وقت عین نہیں جس وقت چاہیں پڑھیں اور دوسرے کا

وقت بعد نماز عشاء ہے۔

جب تک مکرار نہ آئے تینوں اسی ترکیب سے پڑھے

اور جس زمانے میں کوئی خاص حاجت پیش نہ ہو پہلے

اور دوسرے کو روزانہ سو بار پڑھ لیا کریں۔ اول و آخر

تین عین بار درود و شریعت۔



تفصائے حاجات و حصول غلظ و مغلوبہ و مثلاً

(۱) اَللّٰهُ زَوَّیْ لَا یَزِیْلُكَ لَهٗ اَمْرٌ سُوْجُوْدٌ بَرَّاءٌ اَوَّلٌ وَّ اٰخِرٌ
گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔ اس قدر عدد حسین باطن قبول ہو
و زائر مجھے کہ دروازہ تا حصول کراہ پڑھیں اور اسی کلکہ کو
اُٹے بیٹے، چپے پھرتے، وضو، بے وضو، ہر حال
میں بے گنت بے شمار زبان سے جاری رکھیں۔

(۲) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ساڑھے چار سو بار روزانہ
تا حصول کراہ اول و آخر درود شریف کیا گیا رہا جس وقت
مکمل ہو اسی کلکہ کی نئے شمار تکثیر کریں۔

(۳) بغیر ناز و نسا، ایک سو گیارہ بار۔ طویل حضرت دستگیر
دکن اور بے زور۔ اول و آخر گویا گیارہ بار درود شریف
تا حصول کراہ یہ تینوں عمل امور نہ کر رہے لیے نہایت بوقت

سہل الحصول ہیں ان سے غفلت نہ کی جائے۔

جب کوئی حاجت پیش آئے ہر ایک اسے اپنے اعدا و
معینہ پر ٹھہرا جائے۔ پہلے اور دوسرے کے لیے کوئی
وقت معین نہیں جس وقت چاہیں پڑھیں اور تیسرے کا
وقت بغیر ناز و نسا ہے۔

جب تک کراہ نہ آئے تینوں اسی ترکیب سے پڑھتے
اور جس زمانے میں کوئی خاص حاجت پیش نہ ہو پہلے
اور دوسرے کو روزانہ سو سو بار پڑھ لیا کریں۔ اول و آخر
تین تین بار درود شریف۔



ضروری ہدایات

(۱) مذہبِ اہل سنت و جماعت پر قائم رہیں جس پر علماء و محدثین شریعتین ہیں۔ شیعوں کے جتنے مخالفین مثلاً، اہلِ بدعت و بدعتیہ و رافضیہ و تبلیغی و موروں و ندوی و شیخیہ و غیر متقلدہ و قانونیہ و غیر وہم ہیں سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنا دشمن اور مخالفت جانیں، اُن کی بات نہ سنیں، اُن کے پاس نہ بیٹھیں، اُن کی کوئی تحریر نہ دیکھیں کہ شیطان کو محاذِ اشتہار دل میں دوسرا ڈالے کہ نہ زیادہ دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں مال پڑا آبرو کا اندیشہ ہو، ہرگز نہ جائے گا۔ دین و ایمان سب سے زیادہ عزیز چیز ہے۔ اُن کی مخالفت میں حد سے زیادہ کوشش فرمنا ہے۔ مال اور دنیا کی عزت و دنیا کی زندگی دنیا ہی تک ہیں۔ دین و ایمان سے ہٹ چکیں گے گھر میں کام پڑتا ہے اُن کی

نکریب سے زیادہ لازم ہے۔

(۲) نماز پڑھنا کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ مردوں کو مسجد و جامع کا احترام بھی واجب ہے، بے نازی سلاطین کو یا نصیر کا آؤی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی مگر انسان کا کام یہ نہیں ہے۔ بے نازی وہی نہیں ہے جو بھی نہ پڑے بلکہ جو ایک وقت کی بھی قصداً کھو دے بے نازی ہے۔ کسی کو کوری ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب نماز وقف کر دینی سخت ناشکری پر ہے سب سے زیادہ اہل ہے۔ کوئی آقا یا نبی کہ کافر کا بھی اگر ٹکڑ کوئی ہوا اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکا اور اگر سخت کرے تو ایسی نوکری حرام قطعی ہے اور کوئی وسیلہ رزق نماز کو ترک کرے نہایت نہیں الا سکتا۔ رزق تو اس کے ہاتھ میں ہے جس نے نماز فرض کی ہے اور اس کے ترک پر غضبِ فِراقد ہے و الاغیانہ

آنے سے پہلے ادا کر لیے جائیں کہ حدیث شریف میں ہے
جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضاء نہ کر لی جائے
اگلے روز سے قبول نہیں ہوتے

(۵) جو صاحب مال ہیں زکوٰۃ بھی دیں جتنے برسوں کی تہ
دی ہو تو ارا حساب کر کے ادا کریں۔ ہر سال کی زکوٰۃ سال تمام
ہونے سے پہلے دے دیا کریں، سال تمام ہونے کے بعد دیر
لگانا گناہ ہے لہذا شروع سال سے رفتہ رفتہ دیتے رہیں یہاں
تمام پر حساب کریں اگر پوری ادا ہو گئی بہتر روزہ چینی یا تو روزہ
دے دیں اور اگر کچھ زیادہ نکل گیا ہے تو وہ آئندہ سال میں
بخار کر لیں۔ اللہ عزوجل کسی کا نیک کام ضائع نہیں کرتا۔

(۶) صاحب استطاعت پر حج بھی فرضیہ انتظم ہے۔ اللہ عزوجل
نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا وَمَنْ كُنَّا مِنْكُمْ بَالِغًا اَللّٰهُ يَخْتِي
الْعَلَمِيْنَ اور جو فکر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پردا ہے

بائبر تعالیٰ

(۱۲) یعنی نمازیں قضا ہو گئی ہیں سب کا ایسا حساب کیجئے
میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج تمہیں اندر وہ
سب بقدر استطاعت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کریں، اکملی نہ
کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض زکوٰۃ
پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔ قضا نمازیں
جب متعدد ہو جائیں مثلاً ۱۰ بار کی جو قضا ہے تو ہر بار یوں
نیت کریں کہ سب میں اکملی وہ فوراً جو مجھ سے قضا ہوئی یعنی
جب تک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے۔
اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کریں۔ قضا میں فقط
فرض اور وتر یعنی ہر دن اور رات کی ۲۰ رکعت ادا
کی جاتی ہیں۔

(۱۳) جتنے روزہ سے بھی قضا ہوئے ہوں دو سو روزہ رمضان

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تارک حج کو فرمایا ہے کہ چاہیے یہودی ہو کر مسے یا نصاریٰ ہو کر یا اللہ تعالیٰ اندیشوں کے باعث باز نہ رہے۔

(ب) کہ نبی بخش و بخشنے والا، کو امتیاز و تہنیت، کو امتیاز و تہنیت

ریا، مکیہ و دارحیٰ منہ دنیا یا کثر انا، فاسقوں کی وضع پہنچا ہو کر
 فصلت سے کہیں جو ان سات باتوں کا حاصل ہوئے گا اللہ درمحل
 کے وعدے سے اس کے لیے جنت ہے جی جلا لے تو صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آمین۔ بعد از پیر کا کہ
 قبل شروع پانچ کا قادی پڑھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالشَّيْبَانِ وَالْعَمُورِ وَالْجُدُورِ وَنَحْوِهَا يَا كَاتِبُ إِنَّ الْأَلَاءَ الْكَثِيرَ
وَالْأَجْرَ الْجَاسِرَ أَفَ اللَّهُ سَرَّابُ الْعَالَمِينَ كَرَّمَكَ مَوْلَا خَائِفِي مَنْ
وَدَّ دَرْزَنَ وَفَزْدَانِ مَنْ دُرِّ مَالِ وَدُرِّ سِتَّانِ مَنْ حَصَا رِضَا

تو ضرور تو گھملا رہا تھا یا اللہ! یعنی مسکینانِ مومن کا دادِ عظیمیہ
الکافہ دے یعنی آفتابِ شمس چھایا دے یعنی عینیتاً عینیتاً عینیتاً
اَنْتَ اَعْلَمُ مَا فِي الْقُلُوبِ دے یعنی کلامِ الہی اَعْلَمُ اللہ معلوم
وَرَبُّكَ اَعْلَمُ دے یعنی یا مومنین یا مومنین صلی اللہ علیہ وسلم
واللہ وصطفیہ وسلم ایک بار پڑھ کر انگشتِ شہادت پر دم کر کے
تین بار اپنے سید سے کان کی جانب بیٹھتے ہمارے گھر کی انہی
سے ملنے کھینچا کریں۔ ہر وقت ایسا ہی کریں۔ پھر اس وقت کان
پہنچنے سے شروع کریں اور اگر ہر وقت کی پہنچنے کے عمل کے بعد
یا بالابسط وہ بار بار ادا کرنا کریں تو اور بہتر ہے اور اگر چاہیں
تو رتے فرتے یا کچھ کم کلامِ الہی اَنْتَ سَمِعْتَ اِنْ
گئے مومن اللہ الیہ مومن وقتِ ظہر یا عشاء یا عشاء مومن
اَسْتَغْفِرُكَ۔ وقتِ عصر حبیبنا اللہ دے بعد ان کیلئے وقتِ غروب
رَبِّ اِلٰہِ مَسْبِي الْعَمْرُو اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وقتِ شام

کروٹ پر سوا کر لیں۔ چھوٹے بچے جو خود نہیں پڑھ سکتے۔
ان کے بڑوں سے کوئی اپنے ہاتھوں پر پڑھ کر دم کر کے
ان کے جسم پر ہاتھ پھیر کرے۔

سورۃ واقعہ اور سورۃ یسین اور سورۃ ملک یا ذکر لیں۔

یہ تینوں سورتیں بھی بلاناغہ شب کو سوتے وقت پڑھ لیا کریں۔
جب تک کہ حفظ یاد نہ ہوں قرآن عظیم سے دیکھ کر پڑھیں۔
یہ سب پڑھنے کے بعد پھر کوئی بات نہ کی جائے بوقت کریں۔ پھر
شب میں اگر ضروری بات کرنا ہی ہو تو بات کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ
سورۃ کافرون ایک بار پڑھ کر چکے سو جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ
بلیات سے محفوظ رہیں گے، دشمن دفع ہو جائے گا۔ فائدہ کی مصیبت
حاصل ہوں گی، رزق حلال دیتا ہوگا۔ فائدہ کی مصیبت
سے محفوظ رہیں گے اور خدا نصیب فرمائے دولت بیدار
دیما و قنیں آثار سرکار ابد قرار حضور سید الابرار صلی اللہ

وَأَفْوَيْتُمْ أَزْوَاجِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْإِيمَانِ وَكَفَرٍ
ایک سو گیارہ بار روز و شب شریف آدھی و آخر گیارہ گیارہ بار
نیز وقت شب روز و شب شریف ۵۰۰ بار اور اضافہ کریں
کہ پورا مہینہ خاص ہو جائے۔

آاول و آخر گیارہ بار روز و شب شریف یا کم از کم تین
بار شب کو سوتے وقت بھی یہ صلا پڑھا کریں اور انگشت
شہادت پر دم کر کے مکان کے صفا کی نیت سے اپنے
اورد گرد ہاتھ لبا کر کے چہرہ طہ کرتے ہیں۔ پھر چت لیٹ کر
مجھنے کوڑے کر کے دونوں ہاتھ دکھائی طرح پھیلائے
ہوئے سینے پر رکھ کر آیت الکرسی شریف ایک بار چاروں
قلی بالترتیب۔ صحت قل ہو اللہ تعالیٰ تین بار باقی ایک ایک
بار پڑھا کریں اور ہاتھوں پر دم کر کے اپنے سر سے پاؤں
تک آگے پیچھے دھپے بائیں تمام جسم پر ہاتھ پھیر کے دہی

میں بابت یہ قاعدہ کو دینی آد کے کلمہ واسطہ کے دیوانی
و لا یستعینون بہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنے پر
تو کہ ہر شہر شروع کرے۔ لا الہ الا اللہ ۲۰۰ بار
الا اللہ ۱۰۰۰ بار یا اللہ اللہ ۱۰۰۰ بار یہ ذکر دوا دہ
ہستہ ہے اس کے بعد حق حق حق بار یا کم بیش
بطور مسد خدائی یا بجا خدائی۔

بہار

یاد داری کہ وقتِ نزولِ تو
ہمہ شہزادوں پہ تلوار گریاں
آں چٹائی زری کہ وقتِ مہرِ تو
ہمہ گریاں شہزادوں تختِ سداں

تعالیٰ علیہ وسلم سے انشاء اللہ مستغنیں ہونے کی قوی امید رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فاقہ ایمان پر ہو گا، غلبہ سے بچے رہیں گے، گمراہی پر ضلالت نہ رہے۔ قرآن عظیم جو صحیح نہ پڑھتا ہوا سن رہا فرض ہے کہ جلد پڑھنا کیلئے ہر جہت کو اس کے صحیح فرق سے نکالے۔

دوہری ماہیات

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . ۲۰ بار - اللَّهُ أَكْبَرُ . ۲۰ بار -
إِلَّا اللَّهُ . ۴۰ بار - اِقُلْ وَاجْزِ دِرْ دَرْدِ شَرِيت
بَيْنَ يَمِينِ بَارِ .

ذکر آری سے پہلے ہی بار دود شریف۔۔۔ ابا استغفار۔

اس پر سختی سے قائم رہنا لَا تُخَوِّشُوا الْأَوْدِيَةَ مِنكُم مِّمَّنْ يَهِيمُونَ
یا درگشا۔

اے عزیز! یاد رکھ تو نے عہد کیا ہے کہ تو نہ از خود غریب
مہم فرائض اور ذرا جب کو بھی ان کے وقتوں پر راہ ڈال کر تار ہے گا
اور گناہوں سے بچتا رہے گا۔ خدا کرے تو اپنے عہد پر
قائم رہے۔ عہد توڑنا جرائم ہے اور سخت عیب اور ضلالت
بڑا کام ہے۔ دفائے عہد لازم ہے مگر یہ کسی ادنیٰ سے
ادنیٰ مخلوق سے کیا ہو۔ یہ عہد تو کرنے جتنا حق جلی و علو
سے کیے ہیں۔

اے عزیز! موت کو یاد رکھ۔ اگر موت کو یاد کرے گا
تو انشاء اللہ شرعیاتی و دینی ہلاکت سے بچا رہے گا۔ دینی ایمان
سلامت سنبھلے جائے گا اور امتناع شریعت کرتا رہے گا،
گناہوں سے بچتا رہے گا۔

تھے مگر تو کو گریاں تھا۔ ایسا جینا بھی کہ تیری موت کے وقت
سب گریاں ہوں اور تو خنداں۔ تو اگر اخلاص سے پاؤں ڈالنی
میں تقصیر و ذرا دی کرتا رہے۔ اگرچہ عیب و ذرا حق محبوب
میں دل تپاں، سینہ بریاں، مگر یہ کناں رہے تو ضرور
ضرور وقت انتقال وصال محبوب پاکر شاد و فرحان اور
تیرے فراق پر مخلوق نالائ و پریشاں ہوگی۔

اے عزیز! اپنے یہ عہد یاد رکھ جو تو نے خدا سے اس
کے اس ناچیز گنہگار بندے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر
کیے ہیں اور اس فقیر بے توفیر کے لیے بھی دعا کر رہی ہے چاہے
وہی پابندی احکام خداوندی میں جیروں۔ تا دم واپس
ایسی پابندی کرتا رہوں۔

اے عزیز! تو نے عہد کیا ہے کہ تو نہ عہد ہنسب الیٰ شہیت
پر قائم رہے گا۔ ہر بہ نہ عہد کی محبت سے بچتا رہے گا۔

نہ بے پردہ پھر نہیں نہ بے پردہ گھر میں رہیں۔ بارہ ایک کپڑے جن سے بدن یا بال نکلے پہن کر یا پنچوں سے اوپر کا حصہ پاؤں کے نچنے کے اور پر پنڈلی کا حصہ اور گلا، سینہ کھوکھریا ایک کپڑوں سے نمایاں ہونے کی حالت میں محض غیر نہیں چھڑا دیوار بہنونی بھی نہیں، اپنے سے گے چھا زار، خالہ زار، پھو بھی زار، ماموں زار و بھائی کے ساتے ہونا بھی حرام ہے، حرام ہے، بد بھاشم ہے۔ خردوں پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں، بیٹیوں، بہنوں وغیرہ عمارت کر بے پردگی سے بچائیں۔ پردے کی تاکید کریں اور عدم تمسک پر تحقیق سزا دے سکتے ہیں سزا دیں جو مرد اپنے خمار کم کی بے پردگی کی برداشت کرے گا، غیر محرموں کے ساتے پھر گئے گا خصوصاً اس طرح کہ بے پردگی کے ساتھ بے ستری بھی بعض اعضا کی جو دینت شہرے گا۔ وَالْعِيَادُ بِاللَّهِ عَالِي۔

اے عزیز آج جاگ بے کہ موت کے بلند گھڑیاں،
 دہلیان و آرام کی نیند سوتا رہے گا۔ زرخشتہ تہ سے کہے گا
 نَعْرُكُنَّ مَقْدِرَ الْعَرْسِ - سن، سن، سن، سن ہ
 جاگن ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
 حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے
 اے عزیز! دنیا پرست رکھو دنیا پر والد و شہیدا
 ہونا ہی خدا سے غافل ہونا ہے۔ دنیا خدا سے غفلت ہی
 کا نام ہے۔

چیست دنیا از خدا غافل بودن
 نے قاش و قشر و ذر و ذرند وزن

بے پردہ کی اہمیت

عورتیں بے پردہ کہ فرض جائیں ہر تاج و تہ سے بے پردہ فرض ہے

یا اراں بوشید

کیے جاؤ کو شیش سے دو کتو۔ نیکو شش سے لالہ کن کو تو تم کو
فلاں طلب میں بھی کرتے رہو۔ جتنے ہوئے کے مجاہد سے کرو
یقین کا سیلابی و کامرائی رکھو۔ قَالَ اَلْعَالِیٰ وَالْاَدْنٰی فَرِحَتْ
جَاهِلًا فَاِذَا فَرِحْنَا لَنَهْدِیْہُمْ سُبُلَنَا۔ جو ہماری طلب
میں کو شش کہتے ہیں ضرور ہم انھیں راہیں دکھائے ہضم
سے واسل فرماتے ہیں۔ مولا نے تعالیٰ تمھارے لیے فتح ہر تاب
خیر یا غیر فرمائے۔

اس کی راہ میں قدم نہ رکھتے ہی الشکر یرحم کے ذمہ کریم تمھارے
پے اجر ہوگا۔ وَمَنْ یَّجْزِمْ مَنَ مَیْثَیْہُمْ مُّکَلِّمًا اِلَیَّ اللّٰہُ وَ
رَسُوْلَہٗ شَرَّ مِثْلِ رَکَلِہٖ السَّوْمِیَّتِ فَقَدْ نَفَّحَ اَجْرَہٗ عَلَی اللّٰہِ
حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں مَنْ طَلَبَ

شَیْئًا وَجَدَ وَجَدًا جو کسی شے کا طلب ہوگا اور کو شش
کرے گا پائے گا۔ حدیث ہی کا ارشاد ہے مَنْ طَلَبَ اللّٰہَ
وَجَدَہَا اِنْ ہَا ہَاں بڑے چلو برابر بڑے چلو محبت و اخلاص
شرط ہے پیر کی محبت رسول کی محبت ہے۔ رسول کی محبت
فدا کی محبت ہے یعنی محبت زیادہ ہوگی اور جتنی عقیدت پختہ ہو
اتنا ہی فائدہ زیادہ سے زیادہ ہوگا اگرچہ پیر آزار دانا مس ہوا
وہ باحوال نہ ہو مگر پیر کے محو شراطل پیری کا جامع ہو۔ سلسلہ
مستقل ہوگا تو سرکار کے فیض سے ضرور فیض سے ملے گا۔ اسے ازبید
توحید! ہر امر میں توحید کو نگاہ رکھو

خدا کیے و محمد کیے و پیر کیے

تیرا قبیلہ توحید ایک ہونا ایک ہی رہنا لازم ہر نشان ظہور نشان
ظاہر و صوری کا کہ گھوڑا نہ گھاسٹ کا نہ بن۔ جو رضا ہے حق ہو جا۔
دین دنیا کے ہر کام اخلاص کے ساتھ اسی کے لیے کو شش

ارکان و آداب نمازی رکعت کرنے کے برابر نہیں۔ خصوصاً
پانچوں وقت سمیٹیں نماز باجماعت ادا کرنا۔

ختم قرآن کریم

اوپر لکھے کالمین کا ارشاد ہے کہ بے مشیہ تلاوت قرآن
برائے نقصان ہے خواجہ مجتہب جتنا بھی روز ہر کے ادب
کے ساتھ پڑھتا رہے۔ اگر وہ اس طرح پڑھے بہت بہتر جلد
انشاء اللہ تعالیٰ کا سایہ ہو۔ روز جمعہ سے شروع کرنا اور شنبہ
کو ختم کرنا۔ روز جمعہ از آیت تاحۃ آخر سورہ مائدہ اور شنبہ
از انعام تا آخر سورہ قویہ اور پیکشتنبہ از سورہ یوسف تا آخر
سورہ محمد اور روز دوشنبہ از طہ تا آخر سورہ قصص اور روز شنبہ
از عنکبوت تا آخر سورہ لق و روز پیکشتنبہ از سورہ زمر تا آخر
سورہ مدثر اور روز پیکشتنبہ از سورہ واقعہ تا آخر قرآن تلاوت

کی پیروی کرو جاؤ شریعت کی پیروی کرو جاؤ شریعت سے
ایک دم کو قدم باہر نہ رکھنا کھانا پینا کٹھنا بیٹھنا لیٹنا
سوٹنا جانا آنا کہنا سننا دینا ملنا موت کرنا
ہر امر اسی کے لیے کر اسی کی رضا ہو بد نظر۔ اسے رضوی
خانی الرضا ہو کر سراپا رضا امدادی رضا بے ابائی ہو جا۔
تیرا مقصود بس تیرا محبوب ہو۔ اس کی رضا ہی تیرا مطلوب ہو۔
خزانہ وصل چہ خواہی رضا دوست طلب
کہ حیت باشتہ اندویشہ دوست تھے

نیا سے پہنے کی کوشش کرتے رہنا۔ ہر کام انعام سے غلام
کی رضا کے لیے باتباع شریعت کرنا۔ بڑی سلاحت عظیم
بجا پردہ و ریاضت ہے۔

ہمارے بعض مشائخ کا ارشاد ہے
لوگ ریاضتوں کی ہو سن کرتے ہیں، کوئی ریاضت دینا پردہ

میں پڑھیں یا بیچ میں بات نہ کریں۔ ہر نیکم کے حصول کے لیے علی الاطلاق ۳۴ احکم کو اسیر و غلام بنیں کریں۔

فقیہی است در و در شریعت

در و در شریعت کے نفع حاصل و برکات سے بے شمارا حارثیہ میں مذکور ہیں۔ یہاں صرف ایک حدیث درج کی جاتی ہے جس سے اندازہ ہو گا کہ جھٹوندی کی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پر کس قدر ہدیہ در و در پیش کرنا کس قدر قوائد مندوبی و اخروی کو مستحسن ہے۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور میں آپ پر کثرت حد و حد کمینا چاہتا ہوں پس اس کے لیے کتنا وقت معذور کر دیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا چاہو میں نے عرض کیا کہ چوتھائی وقت،

فرمایا کہ تمھاری خوشی۔ ہاں اگر زیادہ کرو تو تمھارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آدھا وقت۔ فرمایا کہ تمھاری خوشی۔ ہاں اگر زیادہ کرو تو تمھارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ دو تہائی وقت۔ فرمایا کہ تمھیں اختیار ہے ہاں اگر زیادہ کرو تو تمھارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور تمام وقت۔ تو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اگر ایسا کرو تو تمھارے تمام مقام صد درستی و درویدی پر برسے ہوں گے اور تمام گناہ (ظاہری و باطنی) شاربے جائیں گے۔ (ترمذی)



تصویر شیخ

خلوت میں آوازوں سے دور رکھا شیخ اور اتصال ہو گیا
 ہو تو میں طوط مزار شیخ ہو متوجہ ہو کر بیٹھے۔ نفس خاموش
 بارب بکائی خوشنوع اور صورت شیخ کا تصور کرے اور اپنے آپ
 کو ان کے حضور جانے اور یہ خیال دل میں جانے کو بیکار و رست
 طیب نفس العلوۃ والسلام سے انداز فیوض شیخ کے قلب پر فاض
 ہو رہے ہیں اور میرا قلب قلب شیخ کے نیچے بحالت درلودہ گری
 لگا ہوا ہے اس میں سے الوداد فیوض بہاں بہاں کر رہے دل میں
 آ رہے ہیں۔ اس تصور کو رخصتے یہاں تک کہ ہم چلے اور
 محنت کی حاجت نہ رہے۔ اس کی انتہا پر صورت شیخ خود متش
 ہو کر زمین کے ساتھ رہنے کی اندک کرام میں مدد دے گی اور اس
 راہ میں جو مشکل اسے پیش آئے گی اس کا حل ملے گی۔

ہر نماز کے بعد یہ مناجات پڑھیں

یا الہی ہر جگہ تیری عطیات کا ساتھ ہو
 جب پرے مشکل پر مشعل کشا کا ساتھ ہو
 یا الہی بھول جانوں نزع کی تکلیف کو
 شادی و یدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 یا الہی کو پیرو کی جب آئے نعمت ات
 ان کے پیارے منہ کی فتح جان نوا کا ساتھ ہو
 یا الہی جب پڑے محشر میں شور دار دیگر
 اس دینے والے یہاں پرے شیوا کا ساتھ ہو
 یا الہی جب نابائیں باہر نکلیں پیاس سے
 صاحب کو ترش رہ جو درو عطا کا ساتھ ہو

یا الہی جب چلوں تارکِ نابولِ سرِ ملا
 احتابِ ہاشمی ڈرا لہری کا ساتھ ہو
 یا الہی جب سرِ شہرِ بریلنا پڑے
 ریتِ بزمِ کہنے والے غمِ بزد کا ساتھ ہو
 یا الہی جو دُعا میں نیک اہمِ حق سے کر لیا
 قدسیوں کے لب سے آئینہ بنا کا ساتھ ہو
 یا الہی جب رقصِ خوابِ گلن سے لٹکائے
 دولتِ بیتِ دارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 یا الہی لے چلیں جب وزنِ کرن سے بھر میں
 غریبِ اعظمِ ہمیشہ رائے اور لیا کا ساتھ ہو



کتاب: شرافتِ نبوی

یا الہی سرِ زمہری پر ہو جب خورشیدِ شمس
 سید ہے ستارے کے خلقِ لدا کا ساتھ ہو
 یا الہی گری مری مشرے جب بھوکیں بدن
 دامنِ محبوب کی بھندی ہوا کا ساتھ ہو
 یا الہی نامِ اقدسِ ال جب گلنے لگیں
 عیب پوشِ خلقِ ستارِ ظہار کا ساتھ ہو
 یا الہی جب نہیں آنکھیں حسابِ جہنم
 ان سترِ ریز ہو نٹوں کی عطا کا ساتھ ہو
 یا الہی جب حسابِ خند ہے جاڑ لائے
 پتھرِ گریانِ شفیعِ مرجی کا ساتھ ہو
 یا الہی رنگِ لائیں جب مری ہے بکلیں
 ان کی بچی بچی نظروں کی جاکا ساتھ ہو

مقام اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی

رضا خانی مؤلف نے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات کی روشنی میں علماء اہلسنت دیوبند کی عبارات سے قطع و برید اور دجل و تلحس کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا ہے تو اب رضا خانی مؤلف اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں بھی پڑھ لیں کہ بریلوی حضرات اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح معصوم عن الخطاء کا عقیدہ رکھتے ہیں جو کہ سراسر ظلال شریعت ہے بریلوی عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:

اعلیٰ حضرت بریلوی ہر لغزش سے محفوظ ہیں

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی یہ کرامت بھی بہت بڑی کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرح اپنی حفاظت میں لے لیا کہ آپ کا قول فعل اور تحریر لغزش سے محفوظ رہے۔

(الشاہ احمد رضا بریلوی صفحہ ۷۹ مطبوعہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال، پنجاب)

اعلیٰ حضرت بریلوی کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ مولا تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی زبان مبارک اور قلم شریف نقطہ برائے خطا کرے خدا تعالیٰ نے اس کو ناممکن بنادیا،
ذالک فضل اللہ یؤتہ من یشاء۔

(الشاہ احمد رضا بریلوی صفحہ ۷۹ تا ۱۸۰، مطبوعہ مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال، پنجاب)

واحکام شریعت صفحہ ۱۱ مطبوعہ مدینہ پبلی شنگ کمپنی کراچی و امام احمد رضا نمبر صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ انڈیا)

علاوہ ازیں، اعلیٰ حضرت بریلوی سرکار کے بارے میں فتاویٰ رضویہ جلد دوم کے شروع میں مختصری سوانح مرقوم ہے اس کے حوالے سے بھی اعلیٰ حضرت بریلوی کا مقام و مرتبہ ملاحظہ فرمائیں۔ چار سال کی مختصر عمر میں آپ نے قرآن مجید تاظرہ ختم کر لیا اور اس سے آپ کی ذہنی فراست کا پتہ چلتا ہے غیر شرعی لفظ کبھی زبان مبارک پر نہ آیا اور اللہ تعالیٰ نے ہر لغزش سے آپ کو محفوظ رکھا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۵ مطبوعہ مکتبہ علویہ رضویہ ڈبکوت روڈ فیصل آباد)

جو ہے فرق تو اتنا؟

رضا خانی مولوی غلام جہانیاں صدر پاک سنی تنظیم ڈیرہ غازی خان اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بایں طور عقیدت اور محبت کے پھول نچا کر کرتے ہوئے اپنے خلاف شرع عقیدے کا یوں برملا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ ہفت اقطاب میں انکا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:

اللہ و محمد میں جو ہے فرق تو اتنا
واں پردہ نشینی ہے یہاں پردہ دری ہے

(ہفت اقطاب صفحہ ۱۵۱ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

پھر ارشاد فرمایا:

طالب وہی اللہ وہی احمد وہی نازک
اغیار کہاں یار کی سب جلوہ گری ہے

(ہفت اقطاب صفحہ ۱۵۱ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

رضا خانی بریلوی مولوی اللہ تعالیٰ کی ذات جل جلالہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اگر فرق ہے تو صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ پردے کے اندر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردے سے باہر ہیں یعنی کہ جو خدا تعالیٰ پردے کے اندر تھا بس وہی پردے سے باہر نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن گیا۔

العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ پھر مولوی بریلوی نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اپنی عقیدت و محبت اور تسکین قلبی کے لئے ایک اور آ کے قدم اٹھایا تو بے دھڑک فرما دیا کہ میرے مرشد پیر شیخ کامل بالکل کامل حضرت جناب نازک کریم اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تینوں ایک ہی ہیں بلکہ ایک ہی ذات کے تین نام الگ الگ ہیں یعنی کہ اللہ۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پیر نازک کریم۔ العیاذ باللہ۔ بریلوی

مولوی غلام جہانیاں بر ملا یہ کہہ رہے ہیں ایک میں تین ہیں اور تین میں ایک کی جلوہ گری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو اس قسم کی خلاف شرع عقیدے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اور اس بریلوی مولوی کے خلاف شرع عقیدت و محبت اور پیر پرستی کی اندھی عقیدت کے خلاف قرآن مجید کا ارشاد بھی پڑھ لیجئے چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ. (پارہ نمبر ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۷۲)

(ترجمہ) بے شک وہ کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثُ ثُلَاثٍ. (پارہ نمبر ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۷۳)

(ترجمہ) بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین میں سے ایک ہے۔

علاوہ ازیں رضا خانی مولوی غلام جہانیاں بریلوی اپنے پیر و مرشد کے بارے میں یوں مدح سرائی کرتے ہوئے بر ملا ارشاد فرما رہے ہیں۔ چنانچہ رضا خانی مولوی کا اپنے پیر و مرشد کے بارے میں یوں مدح سرائی کا انوکھا اور نرالا انداز بھی ملاحظہ فرمائیں:

پیر و مرشد کے بارے میں مدح سرائی کا نرالا انداز

در پردہ نور قدیم توئی ☆ بے پردہ رؤف رحیم توئی

(ہفت اقطاب صفحہ ۱۲۴ طبع اول مطبوعہ ذریعہ غازی خان)

حضرات گرامی بریلوی مولوی اپنے پیر و مرشد اور شیخ کے بارے میں یوں فرما رہے ہیں کہ میرے ہی صاحب اگر پردہ میں ہوں تو وہ ذات خدا ہیں اور اگر پردہ سے باہر تشریف لائیں تو پھر آپ نبی رؤف رحیم ہیں ایک ہی ذات کے دو جلوے ہیں (العیاذ باللہ)۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس قسم کی خلاف شرع مدح سرائی سے باز رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خواجہ فرید کے رُوپ میں کون؟

رضا خانی مولوی غلام جہانیاں بریلوی اپنے پیرومرشد کی مدح سرائی کرتے ہوئے لوگوں کو ایسی عقیدے کی دعوت عام دے رہے ہیں کہ میرے پیرومرشد حضرت خواجہ غلام فرید ہی خدا تعالیٰ کے رُوپ میں ہیں یعنی کہ خدا تعالیٰ کی ذات کا اظہار حضرت خواجہ پیر غلام فرید کی شکل میں ہوا ہے (العیاذ باللہ) چنانچہ انکی کتاب مفت اقطاب میں انکے عقیدے کو ملاحظہ فرمائیے:

طالب اگر ہے حق تجلی کی دید کا ☆ آدیکھ زاہد رخ زیبا فرید کا
نقش فرید نقش ہے رب مجید کا ☆ اظہار ذات حق ہے سراپا فرید کا
بت خانہ فرید میں آدیکھ حسن یار ☆ مسجد میں زاہدا ہے کہاں لطف دید کا
واں ہو وصال حور یہاں ہو وصال حق ☆ جنت سے ہے سوا ہمیں کوچہ فرید کا
طالب کبھی چھپا ہے چھپانے سے نور حق ☆ پردہ نشین نے پردہ لیا ہے فرید کا

(مفت اقطاب صفحہ ۱۰ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

مندرجہ بالا اشعار میں بریلوی مولوی نے اپنی لایعنی عقیدت کا یوں برملا اظہار کیا ہے کہ طالب حق کا نور چھپانے سے ہرگز چھپا نہیں رہتا بلکہ وہ پردہ نشین خدا تعالیٰ خود حضرت خواجہ غلام فرید ہی ہیں۔ (العیاذ باللہ) اور کبھی بریلوی مولوی اپنے پیر صاحب کو نقش رب مجید قرار دے رہا ہے اور کبھی اپنے پیرومرشد کے آستانہ عالیہ کو بت خانہ سے تشبیہ دے رہا ہے اور کبھی اپنے پیرومرشد کے آستانہ عالیہ کے مقام جنت فردوس سے اعلیٰ اور بلند و بالا بتا رہا ہے۔ الغرض کہ بریلوی مولوی اپنے پیرومرشد کا مقام جنت الفردوس اور حق تعالیٰ جل جلالہ کے برابر سمجھ بیٹھا ہے یعنی کہ اپنے پیر صاحب کو مقام اُلُوہیت پر بٹھا دیا۔ (العیاذ باللہ)

قارئین ذی وقار! بریلوی مولویوں نے اپنے اپنے پیروں اور مشائخ کے بارے میں کئی کئی قسم

کے جعلی عقائد نئے انداز میں پیش کیئے ہیں جسکو آپ حضرات پڑھ کر حیران بھی ہوں گے اور پھر تم سوچتے پڑے مجبور ہو جاؤ گے کہ آخر یہ بریلوی مسلمانوں کو صحیح عقائد اسلامیہ سے ہٹا کر آخر کہاں لیجانا چاہتے ہیں تو ظاہر ہے کہ کہاں لیجانا چاہتے ہیں اور کہاں لیجا رہے ہیں اور بس پہنچا کر ہی چھوڑیں گے تو آپ حضرات اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں عقیدہ تو حید بھی ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ فوائد فریدیہ کا اردو ترجمہ مسکمی بہ فیوضات فریدیہ کے حوالہ جات پڑھیں اور پھر غور و فکر کیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی پاک ذات اور عقیدہ الوہیت

چنانچہ فوائد فریدیہ میں لکھا ہوا ہے ملاحظہ فرمائیں:-

کہ کسی نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ مشکبر کیوں ہیں فرمایا چونکہ اپنا کبر و غرور ختم ہو گیا ہے اس کے بجائے حق جل شانہ کا کبر آ گیا ہے۔ (فوائد فریدیہ صفحہ ۷۲ مطبوعہ ذریعہ غازی خان طبع اول)

حضرات گرامی ۱۔ مندرجہ بالا گفتگو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ پر خالص الزام ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ کی رُو سے کبر ذات خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اور کسی کے لئے ہرگز لائق نہیں۔ اور مشکبر اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی ذکر ہے۔

هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر۔

(پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الحشر آیت نمبر ۲۳)

(ترجمہ) وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا۔

نوٹ: قرآن مجید کے ارشاد کے مقابلے میں بریلوی مولوی کا عقیدہ یقیناً مذہب اسلام سے متضاد و متضاد ہونے کی وجہ سے غیر اسلامی ہے کیونکہ عقیدے کا دار و مدار نصوص قطعیہ پر ہونا چاہیے نہ کہ سنی سنائی غیر معتبر اور غیر مستند باتوں پر ہرگز اعتقاد نہ رکھنا چاہئے۔

کتنی عظمت والی شان؟

رضا خانی بریلوی مولوی نے ایک شیخ کامل کی طرف کیسی خلاف شرع نسبت کی ہے جسے آپ پڑھیں اور پھر بریلویوں سے بھی پوچھ لیں کہ جب تمہارا اولیاء اللہ کے بارے میں ایسا عقیدہ ہے کہ جو عقیدہ بیان کرنے سے توہین خدا کا پہلو نکلتا ہو تو پھر تم اپنے بارے میں بتاؤ کہ تمہارا شمار کن لوگوں میں ہونا چاہیے۔ چنانچہ فواکد فریدہ میں درج شدہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت بوعلی سندی نے فرمایا ہے میں ایک ایسی حالت میں تھا میں اپنے ساتھ تھا میں اس منزل میں خود موجود تھا پھر ایک ایسی حالت میں ہو گیا کہ جسمیں میں نے اُسے اسی لئے دیکھا تھا حضرت بازید بسطامی نے فرمایا ہے۔ سبحانی ما اعظم شانی۔ میں پاک ہوں اور میری کتنی عظمت والی شان ہے اور یہ بھی فرمایا کہ لا الہ الا انا فاعبدنی۔ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے میرے پس میری عبادت کرو پھر فرمایا میں ہی لوح و محفوظ ہوں اور پھر فرمایا کہ سانپ کی مانند میں نے بشریت والی کھال دور پھینک دی ہے اور اس سے باہر ہو گیا۔

(فواکد فریدہ صفحہ ۷۳۔ مطبوعہ ڈیری غازی خان طبع اول)

مندرجہ بالا واقعہ ایک ولی کامل پر ایک سنگین الزام ہے کیونکہ ولی کامل اس قسم کی خلاف شرع باتیں نہیں کیا کرتے یہ سب کچھ بریلویوں کا کچھ اپنا ہی ذوق ہے کہ جب چاہیں کوئی چیز کسی کی طرف منسوب کر دیں انہیں اس پر کون پوچھنے والا نہیں ہے کیونکہ ایسا دعویٰ تو خدا تعالیٰ کا اپنے بارے میں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

انسی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذكری۔ (پارہ نمبر ۱۶ سورۃ طہ آیت نمبر ۱۳)

ترجمہ:- بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو (اے موسیٰ) تو میرے عبادت کر اور میری یاد کیلئے نماز پڑھتا رہ۔

رضا خانی بریلویوں نے ارشاد خدا تعالیٰ کو ارشاد ولی کامل اور حکم کامل بنا کر نقل کر دیا جو کہ سراسر

کفر اور صریح شرک ہے اور جو غلط اور کفریہ و شرکیہ عقائد بریلوی حضرات اپنی کتب میں تحریر کر رہے ہیں الامان الحفیظ اور یہ بریلوی حضرات اپنی کتب میں جو قابل اعتراض اور قابل مواخذہ عقائد پیش کر رہے ہیں دراصل یہ دین اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر رہے بلکہ دین اسلام کے احکام شرعیہ کی شدید توہین کر رہے ہیں اور پھر بھی اپنے کو سستی ہی کہتے ہیں حالانکہ ان بریلوی حضرات کو سستی عقیدے کی ہوا تک نہیں لگی بس یہ ہیں وہ کہ جن کے وجود رضا خانی سے دین اسلام کو شدید نقصان پہنچا ہے کہ جس کی تلافی ناممکن ہو چکی ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ اکبر سنا تو؟

بریلوی مولوی نے فوائد فریدہ میں ایک ولی کامل کی طرف منسوب یہ تحریر کیا ہے کہ ایک ولی کامل نے مؤذن سے اذان کا کلمہ اللہ اکبر سنا تو اس کے جواب میں خدائی دعویٰ کرنے والے کلمات ارشاد فرمائے جو کہ سراسر شریعت اسلامیہ سے روگردانی ہے کیونکہ ولی کامل شریعت اسلامیہ کا نہ تو مقابلہ کرتا ہے اور نہ ہی کوئی خلاف شرع لفظ منہ سے نکالتا ہے کہ جس سے شریعت اسلامیہ کا آب شیریں مکدر ہو جائے۔ چنانچہ فوائد فریدہ میں درج شدہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت بایزید بسطامی نے مؤذن سے اللہ اکبر کا لفظ سنا فرمایا میں اُلُوہیت میں سب سے زیادہ بزرگ ہوں کہتے ہیں ایک شخص حضرت بایزید کے دروازہ پر آیا اور کہا اے بایزید گھر پر موجود ہو؟

فرمایا نہیں اللہ کے سوا گھر میں کوئی نہیں ہے۔ (فوائد فریدہ صفحہ ۷۳ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان طبع اول)

قارئین محترم! مندرجہ بالا خلاف شرع عقیدے کے مقابلے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں کہ قرآن مجید کس بات کی تعلیم دے رہا ہے اور کتاب فوائد فریدہ میں کس بات کی تعلیم دے جا رہی ہے بس عقیدہ رکھیں حق تعالیٰ کے کلام مجید پر بس اسی میں نجات ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا عقیدہ تو شریعت اسلامیہ کے قوانین کے عین مطابق ہے یہ سب بریلوی مولویوں کے لئے پریشانی کا سامان ہے کہ وہ اس ولی کامل کو خدا سمجھتے ہیں یا کہ مخلوق اگر ولی کامل کو خدا سمجھتے ہیں تو پھر کافر ہو گئے اگر ولی کامل

کو اللہ تعالیٰ کا دوست سمجھیں تو پھر انہوں نے اللہ کے دوست کی شان میں گستاخی کر کے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو اعلان جنگ کیا ہے تو پھر بھی انکو سلامتی نصیب نہ ہوئی اگر یہ حضرات مخلوق کو مقام الوہیت پر سمجھتے ہیں تو پھر یہ حضرات ذاتِ خدا کو کیا سمجھتے ہیں ذرا ارشاد تو فرمائیں یعنی کہ غلط عقائد اپنانے میں نقصان فی الدارین ہے۔

حضرات گرامی اتم نے رضا خانی بریلوی کے خلاف شرع عقائد جو کتاب فوائد فریدیہ میں تحریر ہیں ان کو بھی پڑھا اب حق تعالیٰ کا قرآن بھی سنتے جائیے کہ قرآن تمہارے دلوں پر کیا دستک دے رہا ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا واضح ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ﴾ (پارہ نمبر ۱۴ سورۃ اتحل آیت نمبر ۲)

(ترجمہ) میرے سوا کوئی معبود نہیں تو تم مجھی سے ڈرو۔

﴿إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (پارہ نمبر ۱۶ سورۃ طہ آیت نمبر ۱۴)

(ترجمہ) بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو (اے موسیٰ) تو میری عبادت کر اور میری یاد کیلئے نماز پڑھتا رہ۔

﴿إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ (پارہ نمبر ۱۶ سورۃ طہ آیت نمبر ۹۸)

(ترجمہ) تمہارا معبود تو بس وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾

(پارہ نمبر ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۲۵)

(ترجمہ) اور (اے نبی) تجھ سے پہلے ہم نے جو رسول بھی بھیجا اس کی طرف ہم یہی وحی بھیجتے رہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو میری ہی عبادت کر۔

﴿وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ (پارہ نمبر ۲۰ سورۃ القصص آیت نمبر ۷۰)

(ترجمہ) اور وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

☆ ہوالحی لا الہ الا ہو۔ (پارہ نمبر ۲۴ سورۃ المؤمن آیت نمبر ۶۵)

(ترجمہ) وہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

☆ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ۔ (پارہ نمبر ۲۶ سورۃ محمد آیت نمبر ۱۹)

(ترجمہ) پس (اے نبی) تو جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

☆ وما من الہ الا اللہ واحد۔ (پارہ نمبر ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۷۳)

(ترجمہ) اور سوائے ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں ہے۔

☆ قل انما هو اللہ واحد والنئی برئ مما تشرکون۔ (پارہ نمبر ۱۹ سورۃ الانعام آیت نمبر ۷)

(ترجمہ) (اے نبی) کہہ دے کہ وہ تو بس ایک ہی معبود ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔

☆ الہکم اللہ واحد۔ (پارہ نمبر ۱۴ سورۃ النحل آیت نمبر ۲۲)

(ترجمہ) (لوگو) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

☆ وقال اللہ لا تتخذوا الہین الثنیں ، انما هو اللہ واحد۔ (پارہ نمبر ۱۴ سورۃ النحل آیت نمبر ۵۱)

(ترجمہ) اور اللہ نے فرمایا کہ دو معبود نہ بناؤ وہ تو فقط ایک ہی معبود ہے۔

☆ وما امرؤ الا لیعبدوا الہا واحدا۔ (پارہ نمبر ۱۰ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۱)

(ترجمہ) اور ان کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک ہی معبود کی عبادت کریں۔

☆ والہنا والہکم واحد۔ (پارہ نمبر ۲۱ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۲۶)

(ترجمہ) اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے۔

☆ قل هو اللہ احد۔ (پارہ نمبر ۳ سورۃ الاخلاص)

(ترجمہ) (اے نبی) کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہے۔

﴿وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الدن
وأكبره تكبيرا﴾ (پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲)

(ترجمہ) اور (اے نبی) کہہ کہ سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے نہ اولاد اختیار کی اور نہ اس کا بادشاہت
میں کوئی شریک ہوا اور نہ ذلت سے بچانے کے لئے اس کا کوئی دوست ہوا اور اس کی بڑائی بیان کر۔

﴿ولم يكن له شريك في الملك﴾ (پارہ نمبر ۱۸ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۲)

(ترجمہ) اور بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں ہوا۔

﴿ولم يكن له كفوا احد﴾ (پارہ نمبر ۳۰ سورۃ الاخلاص)

(ترجمہ) اور اس کا ہمسر کوئی نہیں۔

﴿ذلك بان الله هو الحق وان ما يدعون من دونه هو الباطل وان الله هو العلي الكبير﴾

(پارہ نمبر ۱ سورۃ الحج آیت نمبر ۶۲)

(ترجمہ) یہ اس لئے ہے کہ اللہ جو ہے وہی حق ہے اور اس کے سوا جسے وہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور اللہ
جو ہے وہی عالی مرتبہ بڑا ہے۔

﴿وهو الذي في السماء والارض﴾ (پارہ نمبر ۲۵ سورۃ الزخرف آیت نمبر ۸۵)

(ترجمہ) اور وہ (اللہ) وہ ہے جو آسمانوں میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے۔

﴿شهد الله انه لا اله الا هو. والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط﴾

(پارہ نمبر ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۸)

(ترجمہ) اللہ نے یہ گواہی دی کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی کھڑے ہو کر
انصاف سے گواہی دی۔

فرشتوں کے بارے میں نرالا عقیدہ

شریعت اسلامیہ کی رو سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے مقرر فرمادیے ہیں تاکہ اس کے اچھے اور برے اعمال لکھیں لیکن بریلوی عقیدے میں اس کے برعکس ایک عجیب و غریب نرالا تصور ملتا ہے کہ اعمال لکھنے والے مقربین فرشتوں کی سماعت بھی اتنی نہیں کہ سن سکیں اور پھر اپنی ڈیوٹی دینے میں غیر ثابت قدمی کا ثبوت دیتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں چنانچہ نواز کد فریدہ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سنون محبت نے فرمایا میں ایک وقت اللہ کی محبت کے متعلق بندے کو کوئی بات کہتا تھا مقربین فرشتے اس کے سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے بھاگ جاتے تھے۔

(نواز کد فریدہ صفحہ ۷۵۔ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان طبع ازل)

حضرات گرامی! یہ کیسا خلاف شرع عقیدہ ہے کہ جسمیں ذات خدا کی بھی تو ہیں ہو رہی ہے اور مقربین فرشتوں کی بھی تو ہیں ہو رہی ہے۔ اور پھر سوچیں اور سمجھیں کہ مندرجہ بالا عبارت میں ذات خدا کی شدید توہین نہیں تو اور کیا ہے کہ وہ کیسا خدا ہے کہ جسے اتنا بھی علم نہیں کہ جن مقربین فرشتوں کو ڈیوٹی سونپ رہا ہے وہ سماعت کی قوت بھی نہیں رکھتے اور نہ ہی اپنی ڈیوٹی ثابت قدمی سے دینے کے قابل ہیں بلکہ بھاگ جاتے والے ہیں۔ العیاذ باللہ، حضرات گرامی یہ اللہ تعالیٰ کی پیاری مخلوق فرشتے ہیں جو بھاگ جانے والے نہیں بلکہ ڈٹ جانے والے ہیں، بھاگ جانے والا عقیدہ کفر یہ ہے۔

قارئین مسترم! اور یہ بات بخوبی یاد رکھیں کہ جب ذات خدا نے مقربین فرشتوں کو ہر انسان کے اچھے اور برے اعمال لکھنے کی ڈیوٹی پر لگا رکھا ہے تو اس ذات پاک نے مقربین فرشتوں کو سماعت کی قوت بھی اعلیٰ درجے کی عطا کی ہے اور ڈیوٹی دینے کی ثابت قدمی بھی اعلیٰ درجے کی عطا کی ہے اس ذات پاک کا انتخاب بڑے اعلیٰ درجے کا کامل اور اکمل ہے ناقص ہرگز نہیں اور یہ بھی یاد رکھیں یہ فرشتے ہیں فرشتے یہ

خدا کا انتخاب ہے بندے کا انتخاب نہیں جو کہ لیل اور ناکام ہو جائیں یہ اللہ تعالیٰ کی پیاری مخلوق فرشتے ہیں یہ کسی چند خانے کے چرسی نہیں جو ڈر کر بھاگ جائیں۔

اور افسوس صد افسوس کا مقام ہے کہ بریلوی مولوی جب ہی کوئی بات کرتے ہیں اور کوئی تحریر لکھتے ہیں تو کم از کم آگے پیچھے سوچ تو لیا کریں کہ ایسی باتوں کا نتیجہ کیا مرتب ہوگا بس انکو اپنی خلاف شرع عقیدت میں شریعت کی کوئی بات ہرگز سمجھ نہیں آتی، کیونکہ ان پر حق تعالیٰ ناراض ہیں اور کفریہ اور شرکیہ عقیدے کے مقابلے میں حق تعالیٰ کا واضح ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

وان علیکم لحفظین۔ کراما کاتبین۔ یعلمون ما تفعلون۔ (پارہ نمبر ۳۰ سورۃ الانفطار آیت نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲)

(ترجمہ) اور تم پر نگہبان مقرر ہیں عزت والے عمل لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

اذیتلقى المتلقین عن الیمین وعن الشمال قعید۔ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید۔

(پارہ نمبر ۲۶ سورۃ ق آیت نمبر ۱۷، ۱۸)

(ترجمہ) جب کہ ضبط کرنے والے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے ضبط کرتے جاتے ہیں وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک ہوشیار محافظ ہوتا ہے۔

واذ القبور بعثرت، علمت نفس ما قدمت واخرت۔ یا ایہا الانسان ما غرک بربک الکریم۔

(پارہ نمبر ۳۰ سورۃ الانفطار آیت نمبر ۴، ۵، ۶)

(ترجمہ) اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں تب ہر شخص جان لے گا کہ کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑ آیا اے انسان تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے مغرور کر دیا۔

ورجدوا ما عملوا حاضر او لا یظلم ربک احدا۔ (پارہ نمبر ۱۵ سورۃ الکہف آیت نمبر ۴۹)

(ترجمہ) اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کو موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

سورۃ فاتحہ میں بھی اس دن کا ذکر آیا ہے ملک یوم الدین، انصاف کے دن کا مالک خداوند تعالیٰ ہی

ہے۔ دنیا میں مجازی طور پر اُس نے کچھ اختیار دے رکھے ہیں۔ جو حاکم ہے۔ جو بادشاہ ہے۔ مگر قیامت کے دن تمام اختیارات سلب ہو جائیں گے۔

اُس دن حکم صرف اللہ تعالیٰ کا چلے گا۔ لہذا تم نادانی کی وجہ سے انصاف کے دن کا انکار نہ کرو۔ بلکہ ابراہیم علیہم السلام اور قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق اس دن کے لیے تیاری کرو۔ غفلت کو ترک کرو۔ انصاف کا دن آنے والا ہے۔ اس دن انسان نے نیکی اور بدی جو کچھ بھی کیا ہے۔ سب سامنے آ جائے گا۔ فرما: عَلِمْتُ نَفْسٌ مَّا قَدَّمْتُ وَآخَرْتُ اس دن انسان جان لے گا، جو اس نے آگے بھیجا ہے اور جو پیچھے چھوڑا ہے سب چیزیں حاضر ہوں گی۔ ”وَرَجَدُوا فَاَعْمِلُوا خَاصِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا“ اپنا ہر عمل واپس موجود پائیں گے۔ اور تیرا رب کسی پر زیادتی نہیں کرتا تمہاری یہ خام خیالی ہے کہ مرنے کے بعد انسان کا وجود ختم ہو جائے گا یا اس کے اعمال پیش نہیں ہوں گے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اتھک تمہارے اوپر البتہ حفاظت کرنے والے مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا۔ اسے اچھی شکل و صورت، اچھے اعضاء، ظاہری اور باطنی قوتیں سے نوازا ہے، تو ان اعضاء اور اعمال کی حفاظت کا بندوبست کیا ہے۔ یہ تمام چیزیں فنا نہیں ہوتیں بلکہ کسی نہ کسی صورت میں موجود رہتی ہیں۔ قیامت کے دن وہ پھر اپنی اصلی حالت میں سامنے آ جائیں گی۔ تمام انسان اسی جسم اور روح کے ساتھ دوبارہ زندہ ہوں گے۔ ان کا محاسبہ ہوگا اور وہ جزا و سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔

انسان کے اعمال کی حفاظت کا کام اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں یعنی رکزاما کا تینین کے سپرد کیا ہے۔ یہ فرشتے تمہارے اعمال اور اقوال کو محفوظ کر رہے ہیں۔ ہر نیکی بدی لکھی جا رہی ہے۔ دوسری آیت میں آیا ہے کہ یہ فرشتے ہر وہ بات لکھتے ہیں۔ مَا تَنطَلِقُونَ جو تم بولتے ہو۔ ”نَسْکُتُ مَا قَالُوا“ یہ وہ بھی بہت زیادہ گستاخیاں کرتے تھے فرمایا ان کی تمام باتیں ہمارے حکم سے ہمارے فرشتے لکھتے ہیں۔ محافظ قوتیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر مقرر کی ہیں وہ تمہارے اقوال و افعال کی نگرانی کرتے ہیں۔ کِسْرَامَا کَاتِبِینِ

یعنی عزت والے لکھنے والے ہیں اور یَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ جو کچھ تم کرتے ہو، وہ جانتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک انسان کے ساتھ دو فرشتے کراما کاتین مقرر فرمائے ہیں۔ جو انسان کے دائیں اور بائیں کندھے پر ہوتے ہیں۔ الغرض یکراما کاتین وہ عزت اور بزرگی والے ہیں ان کی بزرگی کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ نظر نہیں آتے اگر وہ نظر آنے لگیں تو انسان کوئی کام نہ کر سکے، خواہشات کو پورا نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرما دیا ہے کہ فرشتے نظر بھی نہیں آتے مگر اپنا کام برابر کرتے رہتے ہیں۔ ان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ہر برے کام کو جاننے اور لکھنے کے باوجود انسان کو دنیا میں رسوا نہیں کرتے۔ جیسا کہ سعدی صاحبؒ نے کہا ہے کہ نعوذ باللہ پناہ بخدا اگر خدا کے سوا اور کوئی غیب دان ہوتا، تو کوئی شخص بھی آرام کی زندگی نہ گذار سکتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہے۔ جو ہر عیب دیکھنے کے باوجود پردہ پوشی کرتا ہے۔

کراما کاتین ایک نظام کے تحت اپنے کام میں مصروف ہیں وہ کسی کو رسوا نہیں کرتے۔ بڑی عزت والے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی انسان برائی کرتا ہے تو فرشتے لکھنے میں توقف کرتے ہیں، شاید یہ شخص توبہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔ اگر وہ استغفار کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھتے، اور اگر اس پر اصرار کرے تو ایک ہی برا عمل لکھا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر کوئی نیک عمل کرتا ہے تو دس گنا لکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں موجود ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها، اور اگر کوئی شخص برے کام کا ارادہ کرتا ہے، مگر فی الواقع وہ کام نہیں کر پاتا تو بھی اس کے حق میں نیکی لکھی جاتی ہے۔ بہر حال انسان کے ہر اچھے یا برے اقوال و افعال کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ سورۃ قی میں فرمایا، ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید، انسان جو بھی بات منہ سے نکالتا ہے۔ مگر ان اس کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ اور ایک دن وہ سارا ریکارڈ انسان کے سامنے پیش ہونے والا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ کراما کاتین کے اس اہم کام کے پیش نظر حضور علیہ السلام نے فرمایا: اکرموا کراما کاتین، یعنی کراما کاتین کی عزت

کیا کرو وہ ہر حالت میں تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔ مگر تین حالتیں ایسی ہیں کہ وہ انسان سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی بول و براز کے وقت۔ مباشرت کے وقت اور جب کوئی کپڑے اتار کر غسل کرتا ہے۔ ایک روایت حدیث میں آیا کہم والصوری اپنے آپ کو برہنگی سے بچاؤ کیونکہ ایسا کرنے سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ انسان کے اقوال و افعال کی کوئی بات اُس سے پوشیدہ نہیں۔ اس کے باوجود فرشتوں کے ذریعے ریکارڈ مرتب کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ انسان پر اتمام حجت ہو جائے۔ فرشتوں کے پاس رجسٹروں میں ہر چیز کا اندراج ہوتا ہے۔ جب وقت آئے گا تو وہ سارا ریکارڈ پیش کر دیا جائے گا۔ اعمال کو لکھنے اور قیامت کے روز انہیں تولنے کا کام محض لوگوں کے اذعان کو مطمئن کرنے کے لیے ہے جب لکھا ہوا سامنے آجائے گا تو یقین آجائے گا۔ اور جب نیک و بد اعمال کا وزن ہوگا تو انسان کو اپنے نتیجہ کا علم ہو جائے گا۔ لکھے ہوئے ریکارڈ کے علاوہ قیامت کے دن ہر عمل پر گواہی بھی پیش ہوگی۔ انسان کے اپنے اعضاء اُس کے خلاف یا اُس کے حق میں گواہی دیں گے۔ اس کے علاوہ باہر کی چیزیں بھی گواہی دیں گی۔ منجملہ اُن کے فرشتے بھی شہادت دیں گے کہ اس شخص نے فلان اچھایا برا کام انجام دیا تھا۔ تو گویا انسان کا ہر قول اور فعل مکمل طور پر محفوظ ہے۔ یہ سارا انتظام اللہ تعالیٰ نے اس لیے کیا ہے۔ کہ ہر نیک و بد کو اس کے کیے کی جزاء یا سزا مل سکے۔

دونوں نہ رہے؟

نوائد فرید یہ میں مرقوم ہے۔ کہ جو کوئی حق تعالیٰ جل جلالہ کی ذات کو پہچان جائے بس اس کے دل سے حق اور باطل رخصت ہو جاتا ہے چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو حفص حداد نے فرمایا جب میں نے حق جل شانہ کو پہچانا میرے دل میں حق اور باطل نہ رہا۔

(نوائد فرید یہ صفحہ ۳۷ مطبوعہ ذریہ غازی خان طبع اول)

قارئین ذی وقار! فوائد فریدہ کے مندرجہ بالا عقیدے کے خلاف قرآن پاک میں حق تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد بھی پڑھیے کہ جس کے پڑھنے سے یہ عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ حق جب آتا ہے تو باطل بستر بوریا اٹھا کر ایسے بھاگ جاتا ہے کہ پھر دوبارہ نہیں آتا تب ہی تو آیت کریمہ میں لفظ حق ایک مرتبہ آیا ہے اور لفظ باطل کا دوسرے ذکر ہے کہ باطل گیا تو ایسا گیا کہ لوٹ کر پھر نہ آئے گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا. (سورہ بنی اسرائیل)
(ترجمہ) اور کہہ دیجئے کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے ہی والا تھا۔

عجیب و غریب تذکرہ

فوائد فریدہ میں عجیب و غریب تذکرے ہیں کہ جن میں سے حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری کا تذکرہ کچھ عجیب و غریب الفاظ کے ساتھ ملتا ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری نے فرمایا کہ میں حجت ہوں فرشتوں پر اور میرا دنیہ حوت ہے علماء پر اور فقہاء پر اور یہ بھی فرمایا کہ وہ ذکر جو زبان پر ہے وہ ہندیان (بکواس) ہے اور جو دل میں ہے وہ وسواس ہے اور یہ بھی فرمایا کہ صوفی وہ ہے جس کا خون حلال اور مال مباح ہو۔

(فوائد فریدہ صفحہ ۷۷ مطبوعہ ذریعہ غازی خان طبع اول)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا عبارت اپنے مفہوم میں عام فہم ہے جسکی ترجمہ و تشریح کی قطعاً کوئی حاجت نہیں اپنی تشریح میں بڑی واضح ہے اور یہ بھی بڑی حیران کن بات ہے کہ انہیں حوت دنیہ کا تذکرہ کیا ہے آج تک تو کسی نے بھی اس قسم کے دنیہ حوت کی نشان دہی ہرگز نہیں فرمائی بلکہ حوت دنیہ کا ثبوت بریلوی مولویوں کے تحقیقات سے یقیناً مل گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ذکر بھی عجیب و غریب ہے کہ جو ذکر الہی ہر وقت زبان پر جاری رہنا چاہیے اسکو ہندیان یعنی کہ بکواس سے تعبیر کیا گیا ہے اور جو دل میں

ہے اسکو دسواں سے تعبیر کیا گیا ہے اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فاذکرونی اذکرکم واشکرو لی ولا تکفرون۔ (پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۵۲)

(ترجمہ) پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو۔

پھر ارشاد فرمایا:

ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون۔ (پارہ نمبر ۲ سورۃ الحکمت آیت نمبر ۲۵)

(ترجمہ) اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وكونوا عباد الله اخوانا المسلم اخو المسلم

لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره۔ (صحیح مسلم ج ۲ صفحہ ۳۱۷)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے

بندو! بھائی بھائی بن جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر نہ ظلم کرے نہ اس کو ذلیل کرے نہ اس کو حقیر جانے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه۔ (صحیح مسلم ج ۲ صفحہ ۳۱۷)

(ترجمہ) مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون اس کا مال اور اسکی عزت آبرو۔

حضرات گرامی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مقابلے میں فوائد فریدیہ میں درج

شدہ عبارت پر رضا خانی بریلوی مولوی نظر ثانی فرمائیں کہ شریعت اسلامیہ اور ہے اور بریلویوں کی کتاب

فوائد فریدیہ میں عقیدہ اور لکھا ہے ماننا اور نہ ماننا اب آپکی مرضی ہے دلائل شرعیہ کو بھی پڑھیں اور انکا بغور

مطالعہ بھی کریں تاکہ صحیح اور اسلامی بات ذہن نشین ہو جائے۔۔۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں مری بات

الذین آمنوا وتطمئن قلوبہم بذكر الله لا يذکر الله تطمئن القلوب۔ (پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۳)
(ترجمہ) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے تسکین ہوتی ہے خبردار اللہ کی یاد ہی سے
دل تسکین پاتے ہیں۔

حضرات گرامی! حق تعالیٰ کے ارشاد کے مقابلے میں فوائد فریدیہ میں درج شدہ ایک ولی کامل
حضرت سہیل بن عبد اللہ تسری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں غلط عقائد تحریر کیے گئے ہیں اور یہ بھی تحریر کیا ہے
کہ حضرت سہیل بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صوفی کا خون حلال اور مال جائز ہے معلوم نہیں کہ صوفی
کا مال جائز اور خون حلال سے بریلوی لوگ ہر خاص و عام کو کیا سمجھانا چاہتے ہیں اور عبارت سے تو یہ ثابت
ہوتا ہے کہ بریلوی مولویوں نے اس بات کی تعلیم دی ہے۔ کہ ناحق خون حلال ہے اور پھر اس کا مال بھی ہضم
کرنا جائز ہو جائے گا یعنی کہ سب کچھ مال ہضم کرنے کا دھندا معلوم ہو رہا ہے کیونکہ کوئی فوت ہو گیا تو پھر بھی
ناکدہ اور بعدہ قل شریف کی شکل مال ملے گا وہ بھی فائدہ یعنی کہ ڈبل فائدہ اٹھانے کے لیے سب کچھ
کیا جا رہا ہے سب کچھ جو ثابت ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ مال اکٹھا کرنا ہی ثابت ہو رہا ہے اور بریلوی حضرات
کی اغراض بھی یہی ہیں اس کے علاوہ بظاہر کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ الغرض کہ ایسا عقیدہ قرآن مجید کی پاکیزہ
تعلیمات کے سراسر خلاف ہے اور جن کتب میں ایسی خلاف شرع عبارات ہوں ان کے پڑھنے سے بچنا اشد
ضروری ہے تاکہ لوگوں کے عقائد اسلامیہ کا آب شریں ناپاک اور مکدر نہ ہو جائے اور قرآن و سنت کے
مطابق صحیح عقیدہ حق تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے اور غلط عقیدہ حق تعالیٰ کی طرف سے ناراضگی
کا سبب ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے:

يضل به كثير او يهدى به كثير۔ (پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۶)

(ترجمہ) اللہ اس (مثال) سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو اس سے ہدایت کرتا ہے۔

والله يقول الحق وهو يهدي السبيل۔ (پارہ نمبر ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴)

(ترجمہ) اور اللہ حق کہتا ہے اور وہی سید ہمارا راستہ بتاتا ہے۔

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ (پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۴۲)

(ترجمہ) اور اللہ جسے چاہتا ہے سید ہمارا راستہ دکھاتا ہے۔

لیضل اللہ من یشاء ویہدی من یشاء وهو العزیز الحکیم۔ (پارہ نمبر ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴)

(ترجمہ) پس اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

علاوہ ازیں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا خون کرنا حرام ہے اور اس کا ناجائز طریقے مال کھانا بھی حرام ہے۔ لیکن بریلویوں کی کتاب فوائد فریدیہ میں اس کے خلاف فتویٰ دیا جا رہا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بھی ارشاد فرمایا کہ کامل درجے کا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں پھر ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کا ساتھ چھوڑے اور نہ اسے قتل جانے ہر مسلمان قرآن و سنت کے مطابق عقیدہ رکھے تو دنیا اور آخرت میں یقیناً راحت اور سکون ہوگا اور اسی میں فلاح دارین ہے۔

دبے کی آواز پر وجد؟

فوائد فریدیہ میں ایک دلی کامل کے بارے میں مرقوم ہے کہ ان کے کانوں میں ایک دبے کی آواز پہنچی تو انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں ذات خدا تعالیٰ کو لیکر جل شانہ کہہ کر جواب دینا شروع کر دیا اور وجد میں آنے لگے چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

حضرت حمزہ خراسانی کے کانوں میں ایک دبے کی آواز پہنچی فرمایا لیکر جل شانہ اور وجد میں آ گئے۔

(فوائد فریدیہ صفحہ ۷۷ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان طبع اول)

بظاہر تو بریلویوں نے ایک دہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف کی ہے جیسا کہ عبارت کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ لبیک جل شانہ الغرض کسی اعتبار سے بھی یہ عبارت صحیح اور درست نہیں بلکہ ہر اعتبار سے کفر اور شرک ہے کیونکہ مندرجہ بالا عبارت سے تو یہ اشارہ ملتا ہے کہ دہ کو خدا تسلیم کیا گیا ہے جو کہ غیر اسلامی فعل ہے اور ولی کامل سے اس قسم کے کفر یہ و شرکیہ عقیدے کی ہرگز توقع نہیں کی جاسکتی یہ سب رضا خانی بریلوی کا رستانی ہے۔

حضرات گرامی! اور فوائد فرید یہ میں ایک ولی کامل کی طرف منسوب عقیدہ سراسر غلط ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی پاک ذات اور کہاں ایک حلال جانور یعنی کہ دہ یہ نسبت چہ معنی دار و حق تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا:

بِذِكْرِ الْقُرْبِ الْعَلَمِينَ. (پارہ نمبر ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۴)

(ترجمہ) اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

بِذِكْرِ اللَّهِ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ. (پارہ نمبر ۸ سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۴۱)

(ترجمہ) پس اللہ بڑی برکت والا ہے سب سے بہتر بنانے والا۔

بِذِكْرِ اسْمِ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. (پارہ نمبر ۲ سورۃ الرحمن آیت نمبر ۸۲)

(ترجمہ) آپ کے رب کا نام بابرکت ہے جو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

سُبْحَنَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ. (پارہ نمبر ۲۵ سورۃ الزخرف آیت نمبر ۸۲)

(ترجمہ) آسمانوں اور زمین اور عرش کا رب پاک ہے ان باتوں سے جو وہ بتاتے ہیں۔

سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ. (پارہ نمبر ۱ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۲۲)

(ترجمہ) پس اللہ عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

حق تعالیٰ کا ارشاد اور تعلیمات اسلامیہ کے خلاف نہ کسی کا قول حجت ہے اور نہ ہی کسی کا وجد میں آکر کسی قسم کا کلام کرنا حجت اور دلیل ہے یعنی کہ شریعت اسلامیہ سے متصادم و متضاد کسی کی کوئی بات بھی

قابل قبول نہ ہوگی چاہیے وہ کتنی ہی کیوں نہ بھلی لگتی ہو۔

میں ازل اور ابد کا ہوں؟

فوائد فریدہ میں ایک دلی کامل کی طرف ایک من گھڑت دعویٰ کی نسبت تحریر کیا گیا ہے جسے آپ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابوبکر واسطی نے فرمایا ہے کہ جس نے اسکا ذکر کیا اس نے اس پر بہتان باندھا جس نے ہر کیا اس نے دلیری کی جس نے شکر کیا اس نے تکلیف اٹھائی اور نیز یہ بھی فرمایا کہ نہ کوئی محذور ہے اور نہ غیر محذور اور نہ نیک بخت اور نہ بد بخت اور یہ بھی فرمایا کہ میں ازل اور ابد کا بیٹا ہوں۔

(فوائد فریدہ صفحہ ۶ طبع اول مطبوعہ ذریعہ غازی خان)

قارئین کرام! مندرجہ بالا عقیدہ مذہب اسلام کی رو سے بالکل غلط ہے کیونکہ ایسا لغو عقیدہ تو یہود اور نصاریٰ کا ہے کہ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا تصور کیا جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے، ملاحظہ فرمائیں:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عِزْرُ بْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ. (پارہ نمبر ۱۰ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۰)

(ترجمہ) اور یہود نے کہا کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں۔

مندرجہ بالا عقیدہ جو کتاب فوائد فریدہ میں مرقوم ہے قرآن پاک کی رو سے سراسر کفر اور شرک صریح ہے اور ایسا کہنے پر انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور کسی اعتبار سے بھی عبارت درست نہیں بلکہ ہر اعتبار سے سراسر کفر اور شرک جلی ہے اور معلوم نہیں کہ بریلوی حضرات ایسی کتب پر کیوں قربان ہو جاتے ہیں کہ دن رات ایسی کتب کی اشاعت میں اپنی زندگی کیوں برباد کر رہے ہیں۔

کیونکہ یہ کہنا ذکر کرنا بہتان ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے ذکر کرنے کا اپنے بندوں کو حکم دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا. (پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۱)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کیا کرو۔

وَ اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الحجۃ آیت نمبر ۱۰)

(ترجمہ) اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

اور یہ کہنا کہ نہ نیک بخت اور نہ بد بخت کا ذکر ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ قرآن مجید اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نیک بخت اور بد بخت کا تذکرہ واضح موجود ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ازلی اور ابدی ذات ہے اسکو فنا نہیں ہے اس کے علاوہ ہر جز کو فنا ہے۔ اور فوائد فرید یہ میں ایک ولی کامل کی طرف جو یہ منسوب ہے کہ نہ کوئی نیک بخت اور نہ کوئی بد بخت ہے وغیرہ اسکی تردید بھی حق تعالیٰ کے قرآن مجید سے ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَوْمَ يَأْتُ لَأَتَّكِلُمْ نَفْسَ الْآبَادِلِ لِمَنْهُمْ شَقِيٌّ وَمُسْعِدٌ، فَاَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَلِيلٌ وَ شَهِيْقٌ، خُلْدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ اِنْ رَبُّكَ لَعَالٍ لِّمَا يَرِيْدُ. وَاَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خُلْدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءٌ غَيْرُ مَجْدُوْدٍ. (پارہ نمبر ۱۲ سورۃ ہود آیت نمبر ۱۰۴ تا ۱۰۸)

(ترجمہ) جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص اللہ کی اجازت کے سوا بات بھی نہ کر سکے گا سو ان میں سے بعض بد بخت ہیں اور بعض نیک بخت پھر وہ جو بد بخت ہیں وہ تو آگ میں ہوں گے کہ اس میں انکی چیخ و پکار پڑی رہے گی اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں ہاں اگر تیرے اللہ ہی کو منظور ہو (تو دوسری بات ہے) بیشک تیرا رب جو چاہے اسے پورے طور سے کر سکتا ہے۔ اور جو لوگ نیک بخت ہیں سو جنت میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں ہاں اگر تیرے اللہ ہی کو منظور ہو تو

(دوسری بات ہے) یہ بے انتہا عطیہ ہوگا۔

اور پھر الوہیت کا دعویٰ کرنا کہ میں ازل اور ابد کا بیٹا ہوں یہ دعویٰ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ ازل اور ابد کی شان یہ ذات خدا تعالیٰ کی صفت ہے مخلوق میں ایسی صفت ماننا گمراہی اور ذات خدا تعالیٰ کی شان میں شدید توہین ہے اور یہ صفت صرف ذات خدا ہی کی ہے کسی اور کو اس کے ہرگز لائق نہ سمجھیں کیونکہ ازل اور ابدی خدا تعالیٰ کی صفت ہے اس کے سوا مخلوق کے بارے میں ازل اور ابدی کا عقیدہ بالکل لغو اور باطل ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان دعوا للرحمن ولدا ○ وما ينبغي للرحمن ان يتخذ ولدا ○ ان كل من في السموات والارض الا انى الرحمن عبدا ○ (پارہ نمبر ۱۶ سورۃ مریم آیت نمبر ۹۱ تا ۹۳)

(ترجمہ) اس لیے کہ انہوں نے رحمن کے لیے بیٹا تجویز کیا اور رحمن کی یہ شان نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہے ان میں سے ایسا کوئی نہیں جو رحمن کا بندہ بن کر نہ آئے۔

ساكان لله ان يتخذ من ولد سبطه اذا قضى امره انما يقول له كن فيكون ○ وان الله ربي وربكم فاعبدوه هذا صراط مستقيم. (پارہ نمبر ۱۶ سورۃ مریم آیت نمبر ۳۵-۳۶)

(ترجمہ) اللہ کی شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے وہ پاک ہے جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو صرف اُسے کن کہتا ہے پھر وہ ہو جاتا ہے اور بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے سو اس کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

قالوا اتخذ الله ولدا سبطه هو الغنى. (پارہ نمبر ۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر ۶۸)

(ترجمہ) کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنا لیا وہ پاک ہے اور وہ بے نیاز ہے۔

الغرض کہ بریلوی مولویوں نے فوائد فریدیہ میں ایک دلی کامل کی طرف جو خلاف شرع عقائد کی نسبت کی ہے وہ سراسر باطل ہے کیونکہ دلی ہوتا ہی وہی ہے جو قرآن و سنت کے مطابق گفتگو کرے خلاف شرع گفتگو کرنے والا دلی اللہ کیسے؟

اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كُلٌّ مِنْ عَلَيْهَا لَهَا ۝ وَيَقْسِي وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. (پارہ نمبر ۲۷ سورۃ الرحمن آیت نمبر ۲۷-۲۸)

(ترجمہ) جو کوئی زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم. (پارہ نمبر ۲۷ سورۃ الحديد آیت نمبر ۳)
(ترجمہ) وہی اول ہے اور وہی آخر ہے اور ظاہر اور باطن ہے اور وہ ہر شئی کو جانتا ہے۔
اور اس بات کا دعویٰ کرنا کہ میں ازل اور ابد کا بیٹا ہوں تو یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے۔
پس حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

والله تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا. (پارہ نمبر ۲۹ سورۃ الجن آیت نمبر ۳)
(ترجمہ) اور ہمارے رب کی شان بلند ہے نہ اسکی کوئی بیوی ہے اور نہ بیٹا۔
والله كان يقول سفهنا على الله سططا. (پارہ نمبر ۲۹ سورۃ الجن آیت نمبر ۴)
(ترجمہ) اور ہم میں سے بعض بیوقوف ہیں جو اللہ پر جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے۔
اور ایسے ہی حق تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا:

لم يلد ولم يولد. (پارہ نمبر ۳ سورۃ الاخلاص)

(ترجمہ) نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔

قارئین محترم! قرآن پاک کے واضح ارشاد کے مقابلے میں ہم کیسے لایعنی اقوال کو حق سمجھ لیں جب کہ حق تعالیٰ کے ارشاد سے فوائد فریدہ میں درج شدہ جعلی اقوال کی خوب تردید ہو رہی ہے اور بریلوی مولویوں کو ذرا ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیے کہ جس کتاب میں اس قدر خلاف شرع اقوال اور عبارات

درج ہوں اس کتاب کو شائع کرنے سے حق تعالیٰ یقیناً ناراض ہوں گے اور بریلوی مولویوں کو اس سے کب
غرض وہ تو چاہتے ہیں کہ روٹی کا دھندا ختم شریف کی شکل میں خوب چلتا رہے چاہے وہ تیجے، ساتویں،
دسویں، چہلم، ششماہی، سالانہ، یا سالانہ دربار شریف کے سالانہ عرس شریف کی شکل میں ہی کیوں نہ ہو جس
ہونا چاہے اور روٹی کے دھندے میں کمی واقع نہ ہونی چاہیے۔ اس لیے انکو اس قسم کی کتاب شائع کرنے
سے فائدہ تو ضرور ہوتا ہوگا کیونکہ اپنے پیروں اور مشائخ کی حد سے زیادہ محبت اور عقیدت رکھنے والے
بریلوی تو ایسی کتاب کو بطور تصویر کے اپنے پاس رکھنے کو سعادت دارین خیال کرتے ہیں اور شریعت اسلام
میں کی رو سے ایسی کتاب شائع کرنا کوئی خدمت اسلام ہرگز نہیں کہ جس میں خلاف شرع اقوال کی بھرمار ہو۔

علامت تو حید؟

فوائد فرید یہ میں حق تعالیٰ کی تو حید کا یوں سبق یاد کرایا گیا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو العباس عطاء نے فرمایا کہ تو حید کی حقیقت کی علامت تو حید کا بھلا دینا ہے۔

(فوائد فرید یہ صفحہ ۷۶ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

حضرات گرامی! یہ کیسی تو حید ہے جو بھلا دی جائے حق تعالیٰ تو اپنی تو حید خدا کی بار بار اعلان

کر رہے ہیں اور فوائد فرید یہ میں ایک ولی کامل کی طرف منسوب کر کے مرقوم ہے کہ تو حید خدا کو بھلا دینا

جائے جب کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

واللہم لا اله الا هو الرحمن الرحیم۔ (پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۶۳)

(ترجمہ) اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔

اللہ لا اله الا هو الحي القيوم۔ (پارہ نمبر ۳ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۵۵)

(ترجمہ) اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور دوسروں کو قائم رکھنے والا۔

لا الہ الا انا فاتقون۔ (پارہ نمبر ۱۳ سورۃ النحل آیت نمبر ۲)

(ترجمہ) میرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھ سے ڈرتے رہو۔

لا الہ الا هو یحیی ویمیت ربکم ورب اباکم الاولین۔ (پارہ نمبر ۲۵ سورۃ الدخان آیت نمبر ۸)

(ترجمہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔

قارئین کرام! آپ ذرا انصاف کیجئے جو تمام مخلوقات کا رب ہے اسکو بھلا دینا تو حید ہے یا کہ اسکو یاد رکھنے کا نام تو حید ہوگا تو یقیناً آپ یہی فیصلہ فرمائیں گے اس ذات خدا کو ہر وقت یاد رکھنا اور ہر وقت اسکی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے بعد اس ذات پاک کا شکر ادا کرنے اور ہر وقت اس ذات خدا سے ڈرتے رہنا بلکہ ہر سانس ذات خدا کو یاد رکھیں اور کسی لمحہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے ذکر غافل نہ ہوں کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی و اقم الصلوۃ لذكری۔ (پارہ نمبر ۱۶ سورۃ طہ آیت نمبر ۱۴)

(ترجمہ) بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو اور میری ہی یاد کیلئے نماز پڑھا کر۔

فویل للقسۃ قلوبہم من ذکر اللہ اولئک فی ضلال مبین۔ (پارہ نمبر ۲۳ سورۃ الزمر آیت نمبر ۲۲)

(ترجمہ) پس جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لئے بڑی خرابی ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین۔ (پارہ نمبر ۲۵ سورۃ الزخرف آیت نمبر ۳۶)

(ترجمہ) اور جو اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کرتے ہیں پھر وہ اس کا ساتھی رہتا ہے۔

وانہم لیصدونہم عن السبیل ویحسبون انہم مهتدون۔ (پارہ نمبر ۲۵ سورۃ الزخرف آیت نمبر ۳۷)

(ترجمہ) اور شیاطین آدمیوں کو راستے سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ درست پر ہیں۔
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔

(پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الحشر آیت نمبر ۱۹)

(ترجمہ) اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا پھر اللہ نے بھی انکو (ایسا کر دیا) کہ وہ اپنے آپ ہی کو بھول گئے یہی لوگ نافرمان ہیں۔

وَمَنْ يَعْزُضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا۔ (پارہ نمبر ۲۹ سورۃ الحج آیت نمبر ۱۷)

(ترجمہ) اور جو اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے گا اللہ اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ۔ (پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الممتحنون آیت نمبر ۹)

(ترجمہ) اے ایمان والو تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو کوئی ایسا کرے گا پس وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

حضرات گرامی ! نصوص قطعیہ تو پکار پکار کر ہر وقت ذکر الہی کرنے کا حکم دے رہی ہیں لیکن

فوائد فریدیہ میں ایک ولی کامل کی طرف منسوب قول آیات قرآنیہ کے خلاف تعلیم دے رہا ہے بس یہ بات بخوبی یاد رکھیں نجات ہے تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے میں ہے اور اسی میں کامرانی اور کامیابی ہے اور قرآن کے مقابلہ میں فوائد فریدیہ میں ایک ولی کامل کا قول ہرگز حجت نہیں اور ایسا لغو قول بریلویوں کو تو مفید ہو سکتا ہے اس لئے تو نقل کیا ہے لیکن قرآن ایسے لغو قول کی خوب تردید کر رہا ہے جو کہ آپ نے بخوبی پڑھا ہے بس قرآن کے دامن کو ہرگز نہ چھوڑیں۔

صوفی کا مقام الوہیت

فوائد فریدہ میں ایک صوفی کے مقام اعلیٰ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اگر صوفی فنا ہو جائے تو پھر پایا نہ جائے اور اگر پایا جائے تو پھر فنا نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ مزید صوفی کو مقام الوہیت یوں سوئپ دیا گیا کہ سورج بھی ایک صوفی کے حکم کے بغیر طلوع نہیں ہوتا چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوالحسنین خضریٰ نے فرمایا ہے کہ صوفی وہ ہے جو فنا ہونے کے بعد نہ پایا جائے اور موجود ہونے کے بعد فنا نہ ہو جائے اور یہ بھی فرمایا کہ سورج میرے حکم کے بغیر طلوع نہیں ہوتا۔

(فوائد فریدہ صفحہ ۷۸ مطبوعہ ذریعہ غازی خان طبع اول)

قارئین محترم! مندرجہ بالا عقیدہ کس قدر خلاف شرع ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں واضح ارشاد فرمایا کہ:

کل من علیہا فان ○ ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ (پارہ نمبر ۲ سورۃ الرحمن آیت نمبر ۲۶ تا ۲۷)
(ترجمہ) جو کوئی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میری ذات باقی رہے گی اور فوائد فریدہ میں ولی کامل کا ارشاد ہے کہ صوفی کامل وہ ہے جو موجود ہو تو پھر فنا نہ ہو اور اگر فنا ہو تو پھر موجود نہ ہو۔

یہ عقیدہ بالکل غلط اور حق تعالیٰ کے ارشاد سے متضاد ہے۔ اور پھر یہ ارشاد کہ سورج بھی ایک صوفی کامل کے ماتحت ہے اور اسی کے حکم سے طلوع وغیرہ ہوتا ہے حالانکہ قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے بڑی فراخ دلی سے پڑھیے اور پھر سوچئے کہ آپ دین اسلام کی کیا خدمت کر رہے ہیں اور پھر آپ مخلوق کو خدائی اختیارات سونپنے میں ذرہ برابر خوف خدا نہیں کرتے کہ ذات خدا کے ہاں پیش ہو کر کیا منہ دکھاؤ گے اور دن قیامت کے سوائے

خسارہ کے کچھ بھی نہ ملے پڑے گا چند روز اس دنیا فانی میں رہنا ہے تو اپنے عقائد قرآن و سنت کے مطابق کر لو پھر آنکھیں بند ہو جانے کے بعد مہلت نہ ملے گی اور اپنے فوائد فریدہ میں درج شدہ خلاف شرع عقیدے کے مقابلے میں حق تعالیٰ کا بھی ارشاد پڑھیے اور اپنے عقیدے کو درست کیجئے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الالہ الخلق والامر تبوک القرب العلمین۔

(پارہ نمبر ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۴)

(ترجمہ) اور سورج اور چاند اور ستارے اپنے حکم کے تابع دار بنا کر پیدا کیے اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم فرمانا اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

هو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب ما خلق اللہ ذالک الا بالحق یفصل الایات لقوم یعلمون۔ (پارہ نمبر ۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر ۵)

(ترجمہ) وہی ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور فرمایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکیو یہ سب کچھ اللہ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے وہ اپنی آیتیں سمجھاروں کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔

وسخر الشمس والقمر کل یجری لاجل مسمى یدبر الامر یفصل الایات لعلکم ہلفاء وہکم توفون۔ (پارہ نمبر ۱۳ سورۃ الرعد آیت نمبر ۲)

(ترجمہ) سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا ہر ایک اپنے وقت مقررہ پر چل رہا ہے وہ ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے نشانیاں کھول کر بتاتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین کرو۔

وسخر لکم الشمس والقمر دآئین۔ (پارہ نمبر ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۳۳)

(ترجمہ) اور خدا نے تمہارے فائدے کے لئے چاند اور سورج کو سخر بنایا جو ہر وقت چلتے رہتے ہیں۔

وسخر لکم اللیل والنہار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ان فی ذالک لآیات لقوم

يعقلون. (پارہ نمبر ۱۳ سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲)

(ترجمہ) اور رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا ہے اور اسی کے حکم سے ستارے بھی کام میں لگے ہوئے ہیں بیشک انہیں لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو سمجھ رکھتے ہیں۔

ثم جعلنا الشمس عليه دليلا. (پارہ نمبر ۱۹ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۳۵)

(ترجمہ) پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنا دیا ہے۔

والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم. (پارہ نمبر ۲۳ سورۃ یس آیت نمبر ۳۸)

(ترجمہ) سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ زبردست خبردار کا اندازہ کیا ہوا ہے۔

لا الشمس ينبغي لها ان تدرك القمر. (پارہ نمبر ۲۳ سورۃ یس آیت نمبر ۴۰)

(ترجمہ) نہ سورج کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے۔

وكل في فلك يسبحون. (پارہ نمبر ۲۳ سورۃ یس آیت نمبر ۴۰)

(ترجمہ) اور سب ایک ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔

الشمس والقمر بحسبان. (پارہ نمبر ۲۷ سورۃ الرحمن آیت ۵)

(ترجمہ) سورج اور چاند ایک حساب سے چل رہے ہیں۔

قارئین محترم! آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہے کہ قرآن کا حکم اور ہے اور بریلوی عقیدہ اور ہے

کہ جسکو فوائد فریدیہ میں بریلویوں نے ایک ولی کامل کی طرف خلاف شرع منسوب کیا ہے۔

اللہ کا وجود سمجھنا؟

فوائد فریدیہ میں ایک ولی کامل کا قول تحریر کیا ہے کہ غفلت کو اللہ تعالیٰ کا وجود سمجھنا چاہیے چنانچہ

فوائد فریدیہ کی عبارت پڑھیے:

حضرت جعفر مالکی سے پوچھا گیا کہ زندگی با حق کیسے حاصل ہوتی ہے جب مخالفت درمیان سے اُٹھ جائے ذکر ہے کہ حضرت جعفر مالکی سے پوچھا گیا کہ تصوف کیا ہے فرمایا غفلت کو اللہ کا وجود سمجھنا۔

(فوائد فریدہ صفحہ ۸ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

حضرات گرامی ! اللہ تعالیٰ کا قرآن تو یہ عقیدہ بتلا رہا ہے کہ غفلت ناکامی کا نام ہے اور یہ کیا عقیدہ ہے کہ غفلت کو اللہ کا وجود سمجھنا یہ شرعاً سراسر غلط اور قابل گرفت اور قابل مذمت قول ہے اور یہ عقیدہ تو اسلامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ واجب الوجود سمجھیں اور یہ عقیدہ تو بالکل غلط ہے کہ غفلت جیسی قابل ترک چیز کو اللہ تعالیٰ کا وجود سمجھنے لگیں۔ الغرض کہ بریلوی اپنی کتب میں اولیاء اللہ کے اقوال کو بڑی پیمانہ بین کر کے تحریر کیا کریں تاکہ ہر خاص و عام کا عقیدہ خراب نہ ہو سکے اور صحیح عقیدہ جو قرآن و سنت کے مطابق ہے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اور فوائد فریدہ یہ جیسی کتابیں یہ بریلویوں کو ہی مبارک ہوں ہم ایسی کتب سے یقیناً بیزار ہیں۔

متقی کی پہچان کیسی؟

فوائد فریدہ میں ایک متقی مسلمان کی پہچان خوب کرائی گئی ہے کہ جسے پڑھ کر ایک مسلمان کا دل کانپ اُٹھتا ہے کہ بریلویوں نے یہ کہاں سے قانون وضع کیا ہے کہ ایک متقی مسلمان کے ارد گرد شرک چکر لگاتا ہے چنانچہ فوائد فریدہ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ متقی ہمیشہ شرک کے ارد گرد پھرتا ہے۔

(فوائد فریدہ صفحہ ۸ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

قارئین کرام ! قرآن مجید نے تو شرک سے بچنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے لیکن بریلوی عقیدہ اس کے بالکل برعکس ہے اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ان الشرک لظلم عظیم۔ (پارہ نمبر ۲۱ سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۳)

(ترجمہ) بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

ان الله لا يفرق ان يشرك به ويفر مادون ذالك لمن يشاء. (پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۴۸)

(ترجمہ) بیشک اللہ اُسے نہیں بخشا جو اس کا شریک ٹھہرائے اور شرک کے ماسوا دوسرے گناہ جسے چاہیے بخشا ہے۔

ولا يكوّن من المشركين. (پارہ نمبر ۷ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۲)

(ترجمہ) اور تم مشرکوں میں ہرگز نہ ہو۔

اور حق تعالیٰ تو اپنے بندوں کو شرک جیسے موذی اور مہلک مرض سے بچنے کی تاکید فرما رہے ہیں

اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور جو تقویٰ اختیار کرے گا وہ ہرگز مشرک نہ ہوگا کیونکہ حق تعالیٰ

کو متقی بے حد پسند ہے اور جو متقی ہوگا وہ جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا اور قرآن مجید میں جا بجا متقی کے

مقام کا ذکر موجود ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

واتقوا الله واعلموا ان الله مع المتقين. (پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ ۱۹۳)

(ترجمہ) اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

الما يتقبل الله من المتقين. (پارہ نمبر ۶ سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۲۷)

(ترجمہ) اللہ تو بس متقیوں ہی سے (اعمال) قبول کرتا ہے۔

والله ولي المتقين. (پارہ نمبر ۲۵ سورۃ الجاثیہ آیت نمبر ۱۹)

(ترجمہ) بیشک اللہ متقیوں کے دوست ہے۔

ان الله يحب المتقين. (پارہ نمبر ۱۰ سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۴)

(ترجمہ) بیشک اللہ متقیوں کو پسند کرتا ہے۔

بلی من اولیٰ بعہدہ واتقی فان الله يحب المتقين. (پارہ نمبر ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۷۶)

(ترجمہ) ہاں جس شخص نے اپنا عہد پورا کیا اور اللہ سے ڈرا تو بیشک اللہ متقیوں سے محبت رکھتا ہے۔

قارئین کرام! فوائد فریدہ میں ایک ولی کامل کا عقیدہ قرآنی آیات کے بالکل خلاف نقل کیا ہے اور ہر ذی شعور کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن پر عقیدہ مضبوطی سے قائم رکھے اور شرعی قوانین کے خلاف کسی کا قول ہرگز قبول نہ کرے کیونکہ متقی شرک نہیں کرتے اور مشرک یعنی شرک کرنے والا ہرگز متقی نہیں ہوتا اور جو متقی ہوگا۔ وہ شرک جیسی مہلک مرض میں قطعاً مبتلا نہیں ہوتا اور شرک یقیناً قاتل نفرت ہے اور اس کے مقابلے میں حق تعالیٰ متقی کے ساتھ بے حد محبت رکھتا ہے لیکن فوائد فریدہ میں درج شدہ عقیدہ کہیں کا کہیں لے جا رہا ہے۔

فقیر کی پہچان

فوائد فریدہ میں ایک فقیر کی پہچان کا عجیب معیار مقرر کیا ہے کہ فقیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے بے نیاز ہو حالانکہ مخلوقات میں سے کوئی بھی حق تعالیٰ کی ذات پاک سے بے نیاز ہرگز نہیں تمام کی تمام مخلوقات حق تعالیٰ کی طرف نیاز مند ہیں اور فوائد فریدہ میں تو حق تعالیٰ سے مستغنی ہونے کی دعوت عام دی جا رہی ہے بلکہ تائید کی جا رہی ہے جو کسی اعتبار سے بھی فعل مستحسن نہیں عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت مظفر کرمانشاہی نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو اللہ کی طرف بھی محتاج نہ ہو۔

(فوائد فریدہ صفحہ ۸ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

قارئین کرام! یہ بات بخوبی یاد رکھیں جو مخلوق ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے جو محتاج نہیں وہ یقیناً خالق کائنات اور مالک کائنات ہے یعنی کہ مستغنی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور کوئی نہیں کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اللہ الصمد۔ (پارہ نمبر ۳ سورۃ الاخلاص آیت نمبر ۲)

(ترجمہ) اللہ بے نیاز ہے۔

واللہ اعلم۔ (پارہ نمبر ۳ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۶۳)

(ترجمہ) اور اللہ بے پرواہ اور یرد بار ہے۔

واعلموا ان الله غنی حمید۔ (پارہ نمبر ۳ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۶)

(ترجمہ) اور سمجھ لو کہ بیشک اللہ بے پرواہ تعریف کیا ہوا

سببہ ہو الغنی۔ (پارہ نمبر ۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر ۶۸)

(ترجمہ) وہ تو پاک ہے اور بے پرواہ ہے۔

یا ایہا الناس اتتم الفقراء الی الله والله هو الغنی الحمید۔ (پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الفاطر آیت نمبر ۱۵)

(ترجمہ) اے لوگو تم اللہ کی طرف محتاج ہو اور اللہ بے نیاز تعریف کیا ہوا ہے۔

والله الغنی والتم الفقراء وان تتولوا یستبدل قومًا غیرکم ثم لایکونوا امثالکم۔

(پارہ نمبر ۲۶ سورۃ محمد آیت نمبر ۳۸)

(ترجمہ) اور اللہ بے پرواہ ہے اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم نہ مانو گے تو وہ اور قوم سوائے تمہارے بدل دے گا پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔

قارئین ذی وقار! قرآن مجید تو اس بات کا واضح اعلان کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور بے

نیاز ہے اور تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی طرف محتاج ہیں اور ہر ایک کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں اور تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔ اور بریلوی مولوی خدا جانے کس جنس کے فقیر کا تقویٰ بتا رہے ہیں کہ جو فقیر ذات خدا سے اپنے کو بے پرواہ اور بے نیاز تصور کرتا ہے۔ اور لوگوں کو اس عقیدے کی دعوت عام دے رہا ہے کہ فقیر ذات خدا کا محتاج نہیں ہوتا پھر یہ بتائیں کہ فقیر خالق ہے یا مخلوق؟

اگر فقیر کو آپ حضرات خالق سمجھتے ہیں تو پھر آپ بھی فقیر کے ساتھ دین اسلام سے خارج ہیں کیونکہ مذہب اسلام نے تو ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر فرمایا ہے۔ اور اگر آپ فقیر کو مخلوق مانتے ہیں تو پھر یقیناً وہ خدا تعالیٰ کا محتاج ہے اور ہمیشہ محتاج رہے گا۔

خدا را اپنے عقیدے کو صحیح اور درست کریں یوم آخرت قریب ہے اس دن سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا اور توشہ آخرت قرآن و سنت کے مطابق عقیدے کا نام ہے اس کے سوا خلاف شرع عقائد کو ترک کر دیں۔

نہ دل ہونہ رب؟

فوائد فریدہ میں سید الاولیاء حضرت علی ہجویری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب اس عقیدے کا ذکر کیا گیا ہے کہ میرے نزدیک فقیر وہ ہے جس کا نہ دل ہو اور نہ جس کا رب ہو چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت علی ہجویری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فقیر میرے نزدیک وہ ہے نہ جس کا دل ہو اور نہ جس کا دل ہو۔ (فوائد فریدہ صفحہ ۹ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

قارئین کرام! بریلوی مولویوں کے عقائد بس پڑھتے جائیں اور شرماتے جائیں اور پھر سوچیں کہ یہ لوگ پاک و ہند میں اس انداز سے دین اسلام کی خدمت کرنے کو فخر محسوس کر رہے ہیں کہ جب کوئی عقیدے کی بات کی تو شریعت اسلامیہ سے ایک علیحدہ ذاتی پروگرام پیش کیا ہے چاہے وہ شریعت کے ساتھ متصادم و متضاد ہی کیوں نہ ہو بس اس پر بریلوی عقیدے کی مہر یقینی ہونی چاہیے جیسا کہ فوائد فریدہ میں ہے۔

حضرت علی ہجویری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کیسا من گھڑت عقیدہ منسوب کیا ہے کہ اگر حضرت علی ہجویری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ آج زندہ ہوتے تو وہ تمام بریلویوں کو مرعہ بنا کر کوڑے برساتے کیونکہ حضرت علی ہجویری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام بہت اونچا ہے اور اس قسم کی باتوں کی ان سے ہرگز توقع نہیں جاسکتی یہ سب کچھ بریلوی مولویوں کی خود ساختہ کاروائی ہے اور اس قسم کے عقیدے سے حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بالکل بری الذمہ ہیں یہ سب قرآن و حدیث کے مقابلہ میں بریلویوں کی حالت شکر کی گفتگو کیونکہ ایسا عقیدہ قرآن و حدیث کے بالکل خلاف ہے جس سے شریعت یقیناً بیزار ہے۔

اور انکا عقیدہ قرآن و سنت کے عین مطابق تھا وہ اس قسم کی لچر گفتگو سے یقیناً بے نیاز تھے یہ سب کچھ اپنی من مانی کرنے والوں کا مجاہدہ ہے کہ جسے وہ تحریر کے ذریعے پھیلا کر جہاد رضا خانی کر رہے ہیں۔

کیا بتاؤں کہ وہ؟

فوائد فریدہ میں بریلوی مولویوں نے ایک صوفی کامل کی پہچان میں بڑی سہولت پیدا کر دی ہے تاکہ لوگوں کو معاشرے میں ایک صوفی صاحب کو تلاش کرنا ہو تو انکو پریشانی ہرگز نہ ہو اور انکا وقت بھی ضائع نہ ہو بلکہ جلدی سے جلدی صوفی کو تلاش کر لیں۔ فوائد فریدہ میں درج شدہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عبداللہ انصاری نے فرمایا ہے کہ زاہدا اپنے زُہد پر ناز کرتا ہے اور عاشق دوست پر صوفی کے متعلق کیا بتاؤں کہ صوفی کون ہے کہ وہ نہ آدم زاد ہے نہ آدم۔

(فوائد فریدہ صفحہ ۷۹ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

قارئین محترم! آج تک تو ہر ایک مسلمان کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ صوفیاء کامل جنس انسان سے پیدا ہوئے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور بریلوی مولویوں نے ایک ایسے صوفی کی نشاندہی فرمادی ہے کہ صوفی وہ ہے نہ وہ آدم زاد ہے اور نہ آدم، تو پھر بریلوی مولوی ہی بتادیں کہ وہ صوفی کس جنس سے ہے اور یہ صوفی پھر ہے کیا۔ آخر اس صوفی کے بارے میں کچھ فیصلہ تو بنا دیجیے کہ صوفی آپ کہتے کسے ہیں اور صوفی کو آپ کس جنس سے مانتے ہیں اور صوفی مقام الوہیت پر فائز ہے یا کہ مقام مخلوق پر؟ بینوا و توجروا

بس یہ امت خرافات میں کھو گئی

حضرت احمد نافع جامی کا دعویٰ؟

فوائد فریدہ میں حضرت احمد نافع جامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایک باطل دعویٰ کی نسبت کی گئی ہے

ملاحظہ فرمائیں:

حضرت احمد تافعی جامی رحمۃ اللہ علیہ زندہ فیل نے فرمایا ہے ہم خدائے ذوالجلال اور پاک ذات ہیں جو ہر عیبوں سے پاک ہے نہ دانہ، پانی، آگ، مٹی اور ہوا ہیں اور نہ جسم مرکب اور نہ عرض اور جو ہر ہیں ہم حق مطلق ہیں ان صفات کو دیکھیے ہم خدا کی ذات ہیں لیکن چادر کے نیچے ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر آئن اپنے رخ سے پردہ ہٹالوں تو ایک جہان کو اپنا عاشق بنا لوں گا۔ حور اور پری کو دیوانہ بنا لوں گا میں قاب تو سین کے متعلق ایک نکتہ کہوں گا تجھے بھی آج مصطفیٰ بنا ڈالوں گا نیز فرمایا ہے خدا کی قسم ہم ہی حقیقی کان کا گوہر ہیں اور خالص ذات جبروت ہیں کیونکہ ہم یہاں ہیں تو ظاہری میں خوبصورتی اور بدصورتی کو دیکھتا ہے ہمارا ایک ہی وجود ہے اگرچہ ہم بدصورت ہیں یا خوبصورت سورج کا ایک ذرہ ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ سارے کا سارا سورج ہے ہم وہ نور ذاتی ہیں جو اشیاء کے ذریعے چمکتا ہے۔

(فوائد فریدیہ صفحہ ۷۹-۸۰ طبع اول مطبوعہ ذریعہ غازی خان)

قارئین کرام! مندرجہ بالا عقیدہ سراسر کفریہ اور شرکیہ اور باطلہ ہے کیونکہ وہ کیسا ولی ہے جو اپنے کو رب ذوالجلال کی ذات اور اپنے کو بر ملا خدا تعالیٰ کی ذات کہتا ہے اور کبھی خدا تعالیٰ کے ذاتی نور سے اپنے کو ثابت کرتا ہے اور کبھی کچھ کہتا ہے اور کبھی کچھ یہ تمام کی تمام باتیں خلاف شرع ہیں اور ایسی خلاف شرع باتیں اولیاء اللہ سے ہرگز منقول نہیں ہیں اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ذات جبروت میں ہوں:

وہو القاهر فوق عباده۔ (پارہ نمبر ۷ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۸)

(ترجمہ) اور وہی ہے اپنے بندوں پر غالب ہے۔

اور رب ذوالجلال خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے:

ویبقى وجه ربک ذوالجلال والاکرام۔ (پارہ نمبر ۲ سورۃ الرحمن آیت نمبر ۲۷)

(ترجمہ) اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. (پارہ نمبر ۲ سورۃ الرحمن آیت نمبر ۷۸)

(ترجمہ) آپ کے رب کا نام بابرکت ہے جو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا:

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ. (پارہ نمبر ۱۸ سورۃ النور آیت نمبر ۳۵)

(ترجمہ) اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ. (پارہ نمبر ۲۵ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۱۱)

(ترجمہ) اسکی مثل کوئی چیز نہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ. (پارہ نمبر ۱۸ سورۃ المؤمن آیت نمبر ۱۱۶)

(ترجمہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش کریم کا مالک ہے۔

وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ. فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ وَقُلْ رَبِّ اعْفُوْهُ

وَارْحَمْهُ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ. (پارہ نمبر ۱۸ سورۃ المؤمن آیت نمبر ۱۱۷-۱۱۸)

(ترجمہ) اور جس نے اللہ کے ساتھ اور معبود کو پکارا جسکی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اسی کے

رب کے ہاں ہوگا بیشک کافر نجات نہیں پائیں گے اور کہو اے میرے رب معاف کر اور رحم کر اور تو سب سے

بہتر رحم کرنے والا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ. (پارہ نمبر ۱۱ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۱۶)

(ترجمہ) بیشک اللہ ہی کی آسمانوں اور زمین میں سلطنت ہے۔

لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (پارہ نمبر ۷ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۲۰)

(ترجمہ) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور جو کچھ ان میں ہے اللہ ہی کے لیے ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَعْزُبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قدیر۔ (پارہ نمبر ۶ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۴۰)

(ترجمہ) کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے واسطے ہے وہ جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے بخش دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرات گرامی! فوائد فرید یہ میں ایک ولی کامل کی طرف منسوب عقیدے کو آپ نے بغور پڑھا اور پھر قرآن مجید کے ارشاد کو بھی آپ نے بغور پڑھ لیا ہے اب آپ کی مرضی ہے کہ قرآن کے دامن کو منسوبی سے پکڑیں گے یا کہ بریلوی مولویوں کے خلاف شرع عقیدے کو کہ جسکو انہوں نے اپنی کتاب فوائد فرید میں تحریر کیا ہے ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ کے سامنے دونوں راہیں واضح کر دیں ہیں آپ کی مرضی جس راہ کو اختیار کریں یہ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

سنت اور فرض کے درمیان فرق

فوائد فرید یہ میں بریلوی مولویوں کے فرض اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان فرق کو بڑے عجیب طریقے سے سمجھایا ہے۔ اور ایسا عجیب طریقہ جو آج تک کسی نے وضع نہیں کیا اور ایسا وضع کیا کہ جسے پڑھکر انسان حیران اور پریشان ہو جاتا ہے کہ ایسا فرق تو فرض اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کسی نے نہ بتایا اور جب بتایا تو پھر بریلوی مولویوں نے ہی بتایا اور یہ بھی طے شدہ بات ہے۔ جب ہی کوئی نرالی کپ ماری تو بریلویوں نے ہی اس ڈیوٹی کو سرانجام دیا اور جو عقائد سلف الصالحین نے نہ بتائے وہ تمام خلاف شرع عقائد بریلوی مولوی مسلمانوں کو بتائے جا رہے ہیں جیسا کہ فوائد فرید یہ میں سنت اور فرض کا فرق سمجھایا گیا ہے چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت احمد غزالی نے فرمایا ہے کہ سنت رسول ہو جانے کا نام ہے اور فرض خدا بن جانے کا۔

(فوائد فرید یہ صفحہ ۸۰ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

قارئین محترم! فرض کی تعریف یہ ہے فرض وہ ہوتا ہے جس کا لزوم قطعی دلیل سے ثابت ہو جس میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ایسا ہی ہے جیسا کہ آیات قرآنیہ یا احادیث متواترہ سے جن میں کسی طرح تاویل وغیرہ نہ ہو فرض کا حکم یہ ہے کہ اس کا کرنے والا مستحق ثواب ہوتا ہے اور اس کا تارک مستحق عذاب ہوتا ہے اور اس کا منکر کافر ہوتا ہے اور فرض وہ ہوتا ہے جس کے فوت ہونے سے عمل ہی فوت ہو جاتا ہے یہ رکن ہوتا ہے اس کے وجود سے شئی کا وجود اس کے عدم سے شئی کا عدم ہوتا ہے۔

اور سنت کی تعریف یہ ہے دین کا وہ راستہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو اس کا کرنے والا مستحق ثواب ہوتا ہے اور اس کا تارک مستحق سزا اور ملامت ہوتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا خطرہ ہے اور سنت کا حکم یہ ہے کہ اس کا منکر بدعتی اور گنہگار ہوتا ہے۔ اگر سنت کی توہین کرے گا تو پھر کافر ہو جائے گا۔

نوٹ: اب بریلوی مولوی ہی بتائیں کہ انہوں نے فوائد فریدیہ کی عبارت کہ سنت رسول ہو جانے کا نام ہے اور فرض خدا بن جانے کا اس کا ترجمہ اور تشریح کیا کرتے ہیں اور اس عبارت سے کیا نتیجہ اخذ کرنا چاہتے ہیں اور اس عبارت کی تفصیلات بریلوی مولویوں کے ذمہ ہیں کہ وہ بتائیں کہ فوائد فریدیہ میں مندرجہ بالا عبارت کا کیا مفہوم اور کیا مطلب ہے۔

الغرض کہ ہم نے تو قرآن و سنت کی روشنی میں بالکل غلط سمجھا ہے اور یقیناً غلط ہے اور قطعاً غلط ہے مندرجہ بالا فوائد فریدیہ کی عبارت غلط اور خلاف شرع ہے جس کا شریعت اسلامیہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں اس کا تعلق صرف اور صرف بریلوی عقیدے سے تو یقیناً ہے البتہ شریعت اسلامیہ سے ہرگز نہیں۔

نماز کی نیت

فوائد فریدیہ میں بریلوی مولویوں نے نماز کی نیت کے جذبہ کو بھی تحریر کیا ہے اور پھر ایک ولی کامل کی طرف منسوب کر دیا کہ حضرت احمد غزالی نے فرمایا ہے:

کہ نماز کی نیت فرماتے تھے میں کافر ہو گیا میں نے زنا را باندھ لی اللہ اکبر۔

(فوائد فرید یہ صفحہ ۸۰ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

حضرات گرامی! فوائد فرید یہ میں یہ درج شدہ عقیدہ بھی شریعت اسلامیہ کے سراسر خلاف ہے کیونکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو ارشاد ہے کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ کامل درجہ ایمان کا یہ ہے:

قَالَ اِنْ تَعْبَدَ اللّٰهَ كَاَنْكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَانْهَ يَرَاكَ. (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۷)

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہے ہو۔ یہ تو اعلیٰ درجہ ایمان کا ہے۔ تو پھر فرمایا کہ اگر یہ تصور نہیں رہ سکتا تو پھر یہ تصور ضرور ہونا چاہیے:

فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَانْهَ يَرَاكَ.

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم یہ تصور نہ رکھ سکو تو پھر یہ تصور ضرور رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو یقیناً دیکھ رہا ہے۔

یہ ادنیٰ درجہ ایمان کا ہے۔ اور فوائد فرید یہ میں درج ہے کہ وہ ولی کامل نماز کی نیت باندھتے تھے تو کہتے تھے میں کافر ہو گیا۔ یہ کیسا لغو اور باطل عقیدہ ہے اور کیسی سوچ ہے اور کیسی تعلیم ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں ہے:

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى. (پارہ نمبر ۳ سورۃ الاعلیٰ آیت نمبر ۱۵)

(ترجمہ) اور اس نے اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی۔

پھر ارشاد فرمایا:

وَرَبُّكَ فَكَبِّرْ. (پارہ نمبر ۲۹ سورۃ المدثر آیت نمبر ۲)

(ترجمہ) اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها التكبير.

(ابوداؤد ج ۱ ص ۹، ترمذی ج ۱ ص ۱۰۲، ابن ماجہ ص ۲۳)

(ترجمہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی چابی طہارت ہے اور اس کا تحریم تکبیر یعنی کہ اللہ اکبر ہے۔

قارئین ذی وقار! آپ نے قرآن و سنت کے دلائل کو پڑھا اور بریلوی عقیدہ جو فوائد فریدیہ میں مرقوم ہے اسکو بھی پڑھا اب فیصلہ کریں نماز کی نیت باندھنے سے اور اللہ اکبر کہنے سے کامل ایمان والا بنتا ہے یا کہ کافر ہو جاتا ہے اور شریعت اسلامیہ کی رو سے نماز کی نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہہ کر نماز کو شروع کریں اور ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق نماز کو ادا کرنے سے انسان کامل ایمان والا بنتا ہے کافر ہرگز نہیں ہوتا۔ فوائد فریدیہ میں مرقوم عقیدہ بریلوی مولویوں کو ہی مبارک ہو علماء اہلسنت دیوبند ایسے غلط عقائد سے بالکل بیزار ہیں جو عقائد شریعت اسلامیہ کے صریح خلاف ہوں۔

واصل باللہ کا ذکر

فوائد فریدیہ میں مرقوم ہے کہ جس نے واصل باللہ ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا پس اس نے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے ساتھ شرک کیا عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جس نے واصل باللہ ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا پس اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔ (فوائد فریدیہ ص ۸۰-۸۱ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

قارئین محترم! مندرجہ بالا خلاف شرع عقیدہ بریلوی مولویوں نے فوائد فریدیہ میں حضرت شیخ

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جعلی طور پر منسوب کیا ہے اور مندرجہ بالا قول کسی کا بھی ہو یہ قول محض لغو اور باطل ہے کیونکہ واصل باللہ کا بہت بلند مقام ہے اور عبادت کے ذریعہ اولیاء اللہ کو ہر قسم کا اعلیٰ مقام ملتا ہے اور عبادت ہی ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے انسان اپنے رب کے قریب سے قریب تر ہوتا ہے۔ اور قرب الہی کا سب سے بڑا ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور جو حق تعالیٰ کے قریب ہو گیا وہ پھر مشرک کیسے رہا وہ تو پاک موحد مسلمان کامل بن گیا۔ کہ جس پر جنت کو بھی فخر ہوگا۔

اور فوائد فریدیہ میں درج شدہ ایک دلی کامل کا قول کہ واصل باللہ ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا ہے یہ قول بالکل غلط ہے اور یہ قول بریلوی مولویوں نے فوائد فریدیہ میں تحریر کیا ہے ورنہ اولیاء اللہ ایسی خلاف شرع باتیں ہرگز نہیں کیا کرتے اس قسم کی غلط باتیں بریلوی عقائد میں تھوک کے حساب سے موجود ہیں اور یہ لوگ آمد کے مطابق ان غلط عقائد کی آگے سپلائی کرتے رہتے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ. (پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۸۳)

(ترجمہ) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ. (پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۵۳)

(ترجمہ) اے ایمان والو صبر سے اور نماز سے مدد حاصل کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَقُضِيَ رِبْكَ إِلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ. (پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳)

(ترجمہ) اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ. (پارہ نمبر ۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر ۳)

(ترجمہ) یہ اللہ ہے تمہارا پروردگار پس تم اسی کی عبادت کرو۔

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرُكُوا بِهِ شَيْئًا. (پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۳۶)

(ترجمہ) اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔

اعبدہ وتوکل علیہ۔ (پارہ نمبر ۱۲ سورۃ ہود آیت نمبر ۱۲۳)

(ترجمہ) پس تو اس کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔

اعبدنی۔ (پارہ نمبر ۱۶ سورۃ طہ آیت نمبر ۱۴)

(ترجمہ) پس تو میری ہی عبادت کرو۔

یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۱)

(ترجمہ) لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور ان کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں تاکہ تم پر ہیزار بن جاؤ۔

اعبدوہ۔ (پارہ نمبر ۱ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۰۲)

(ترجمہ) پس اسی کی عبادت کرو۔

نوٹ: قرآن مجید میں جا بجا اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اس بات کی واضح تعلیم دی گئی ہے بلکہ تاکید کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر سے غافل نہ ہو جاؤ اور بریلوی مولویوں نے فوائد فریدیہ میں مسلمانوں کو عبادت کا ایک نرا لا اور ایک نیا تصور پیش کیا ہے کہ جسکو آپ حضرات نے بخوبی پڑھا ہے، الغرض کہ بریلوی عقائد شریعت اسلامیہ کے بالکل خلاف ہیں۔

حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف چند غلط عقائد کی نسبت

فوائد فریدیہ میں بریلوی مولویوں نے حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف چند غلط عقائد منسوب کیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

کہ انسان ایک پرندہ ہے جب پہلے پہل آفرینش کے اٹھنے سے سر باہر نکالتا ہے تو انا الحق کہتا ہے

جب جسم باہر نکالتا ہے سبحانی ما اعظم شانی یعنی میں پاک ہوں میری شان کتنی بلند ہے کہتا ہے جب پاؤں باہر لاتا ہے تو فرماتا ہے کہ میں الوہیت سے باہر آیا ہوں جب پاؤں کو کھال سے باہر نکالتا ہے اور ہوا کی بات ہو سیدہ میں پرواز کرتا ہے۔ تو کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود اور موجود نہیں جب وہ وحدت کے آشیانے میں جا بیٹھتا ہے تو کہتا ہے میرے سوا کوئی معبود اور موجود نہیں۔ (فوائد فریدیہ ص ۸۲ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان) مندرجہ بالا فوائد فریدیہ کی عبارت میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ انسان ایک پرندہ ہے جبکہ شریعت اسلام نے انسان کو اشرف المخلوقات فرمایا ہے اور پھر فرمایا:

لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم. (پارہ نمبر ۳۰ سورۃ التین آیت نمبر ۴)

(ترجمہ) بیشک ہم نے انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے۔۔۔

اور یہ ذکر کیا ہے جب پہلے پہل آفرینش کے انڈے سے سر باہر نکالتا ہے تو کہتا ہے کہ انا الحق یعنی کہ میں خدا ہوں، یہ عقیدہ بھی سراسر غلط ہے۔

علاوہ ازیں یہ ذکر کیا ہے جب جسم باہر نکالتا ہے تو سبحانی ما اعظم شانی یعنی میں پاک ہوں میری شان کتنی بلند ہے اور جب پاؤں باہر لاتا ہے تو فرماتا ہے کہ میں الوہیت سے باہر آیا ہوں یہ قول بھی سراسر کفریہ اور شرکیہ ہے کیونکہ قرآن مجید نے ایسے عقیدے کی پرزور تردید فرمائی ہے:

وسبحان الله رب العلمين. (پارہ نمبر ۹ سورۃ النمل آیت نمبر ۸)

(ترجمہ) اور پاک ہے اللہ جو سارے جہاں کا پروردگار ہے۔

تبرک الله رب العلمين. (پارہ نمبر ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۴)

(ترجمہ) برکت والا ہے اللہ جہاں کا پروردگار ہے۔

لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا فم سبحان الله رب العرش عما يصفون.

(پارہ نمبر ۷ سورۃ الانبياء آیت نمبر ۲۲)

(ترجمہ) اگر ان دونوں (زمین و آسمان) میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں ضرور تباہ ہو جاتے ہیں پس اللہ عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

ام اتخذوا من دونه الهة قل هاتوا برهانکم۔ (پارہ نمبر ۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۲۳)
(ترجمہ) کیا انہوں نے اس کے سوا اور بھی معبود بتا رکھے ہیں کہ وہ اپنی دلیل لاؤ۔

پھر فرمایا:

قل هو الله احد۔ الله الصمد۔ لم يلد۔ ولم يولد۔ ولم يكن له كفوا احد۔ (پارہ نمبر ۳ سورۃ الاخلاص)
(ترجمہ) کہہ دو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کے برابر کا کوئی نہیں ہے۔

قارئین محترم! فوائد فریدہ یہ میں حضرت نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب تمام عقائد غلط اور فاسد ہیں کیونکہ یہ تمام کے تمام اقوال بے سند اور جعلی ہیں جنکا شرعی طور پر کوئی ثبوت نہیں ملتا بس یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ بریلوی مولویوں کے دل میں جو آئے وہ اسکو قرآن مجھکے تحریر کر دیتے ہیں ان حضرات کو کوئی پوچھنے والا تو ہے نہیں اگر کوئی جرأت اور دلیری کر کے ان سے کوئی بات دریافت کر بھی لے تو یہ حضرات اس بچارے کو فوراً وہابی بد مذہب وغیرہ کے ناپاک الفاظ کا ہدیہ پیش کرنا شروع کر دیتے ہیں تاکہ یہ صاحب ہمارے غلط اور خلاف شرع عقائد کی نقاب کشائی نہ کر دے اور بریلوی مولویوں کی آخری کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ جو کچھ ہم اپنا من مانی والا ناپاک عقیدہ اپنائے ہوئے ہیں بس ہر ایک اس ناپاک عقیدے کو دونوں جہان کا توشہ سمجھ کر قبول کر لے، لیکن کوئی عام مسلمان بھی ایسا کرنے کو ہرگز تیار نہ ہوگا۔

ولایت کا نرالا مقام؟

فوائد فریدہ یہ مسئلہ ایک دلی کامل کی ولایت کا تذکرہ اور اسکی قوت ایمانی کا یوں جال بچھایا گیا ہے۔

عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سعد الدین حمزی نے فرمایا میں وہ ہوں کہ دنیا ڈبیہ کی مانند میرے ہاتھ میں ہے یہ اللہ کی طاقت میری پٹنہ کی طاقت سے ہے یہ کون و مکان اور وہ کچھ جو اس دنیا میں ہے میری دو انگلیوں کی قدرت کے قبضہ میں ہے نیز فرمایا حقیقی موحّد اور حقیقی مشرک خدا جل شانہ ہے۔

(فوائد فریدیہ ص ۸۲ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان طبع اول)

قارئین محترم! قارئین محترم: اس بات پر ذرا توجہ فرمائیے کہ اگر رضا خانی بریلویوں کو شرک و بدعات یعنی کہ شرک آمیز عقائد اور بدعات کی نشر و اشاعت اور تائید کا حق حاصل ہے تو پھر کیا ہمیں تو حید و سنت کا دفاع کرنے کا حق حاصل نہیں؟ بریلوی مولویوں نے یہ کتنا عجیب قول پیش کیا ہے کہ ولی کامل کی قوت اور کمال کو ارفع کیا ہے اور ذات خدا تعالیٰ کی الوہیت کو ادنیٰ ثابت کرنے کی انتھک کوشش کی گئی ہے حالانکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

واللہ غالب علی امرہ ولكن اکثر الناس لا یعلمون۔ (پارہ نمبر ۱۲ سورۃ یوسف آیت نمبر ۲۱)

(ترجمہ) اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر آدمی (اس بات کو) نہیں جانتے۔

کتب اللہ لا غلبن الاورسلی ان اللہ قوی عزیز۔ (پارہ نمبر ۲۸ سورۃ المجادلۃ آیت نمبر ۲۱)

(ترجمہ) اللہ نے لکھ لیا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے بیشک اللہ قوت والا غالب ہے۔

ان القوة للہ جمیعاً وان اللہ شدید العذاب۔ (پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۶۵)

(ترجمہ) بیشک سب قوت اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

ان ربک هو القوی العزیز۔ (پارہ نمبر ۱۲ سورۃ ہود آیت نمبر ۶۶)

(ترجمہ) بیشک تیرا پروردگار وہی قوت والا غالب ہے۔

من كان يريد العزة فَلْيَلْهُ العِزَّةُ جَمِيعًا. (پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الفاطر آیت نمبر ۱۰)

(ترجمہ) جو شخص عزت چاہتا ہے تو عزت تو ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔

الْبِسَ اللَّهُ بِعِزِّ ذِي النِّقَامِ. (پارہ نمبر ۲۳ سورۃ الزمر آیت ۲۷)

(ترجمہ) کیا اللہ غالب بدلہ لینے والا نہیں ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ لِلْذَّوِّ مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ. (پارہ نمبر ۲۴ سورۃ حم السجدة آیت نمبر ۴۳)

(ترجمہ) (اے نبی) بیشک تیرا پروردگار مغفرت والا ہے اور دردناک عذاب والا ہے۔

وَاللَّهُ تَرْجِعُ الْأُمُورَ. (پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرة آیت نمبر ۲۱)

(ترجمہ) اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔

وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورَ. (پارہ نمبر ۲۱ سورۃ لقمان آیت نمبر ۲۲)

(ترجمہ) اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٍ. (پارہ نمبر ۳ سورۃ البروج آیت نمبر ۱۲)

(ترجمہ) بیشک تیرے پروردگار کی پکڑ سخت ہے۔

اَلْهٰكُمُ اللّٰهُ وَاحِدٌ. (پارہ نمبر ۱۴ سورۃ النحل آیت نمبر ۲۲)

(ترجمہ) (لوگو) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

وَمَنْ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدٌ. (پارہ نمبر ۶ سورۃ المائدة آیت نمبر ۷۳)

(ترجمہ) اور سوائے ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں۔

قُلِ الْمَاهُوَاللّٰهُ وَاحِدٌ وَّ اِنِّیْ بِرَءِیِّ مَعَاتَشِرْ کُوْنُ. (پارہ نمبر ۷ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۹)

(ترجمہ) (اے نبی) کہہ دو کہ وہ تو بس ایک ہی معبود ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوا الْهٰیْنِ الْاٰثِنِیْنَ اِلٰهًا وَّ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدٌ. (پارہ نمبر ۱۴ سورۃ النحل آیت نمبر ۵)

(ترجمہ) اور اللہ نے فرمایا کہ دو معبود نہ بناؤ وہ تو فقط ایک ہی معبود ہے۔

قل هو الله احد. (پارہ نمبر ۳ سورۃ الاخلاص)

(ترجمہ) کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے۔

ولم یکن له کفوا احد. (پارہ نمبر ۳ سورۃ الاخلاص)

(ترجمہ) اور اسکی کوئی برابری کرنے والا نہیں۔

حضرات گرامی! آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ ہر قسم کی قوت اور طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔

ان الحکم الا لله. (پارہ نمبر ۱۲ سورۃ یوسف آیت نمبر ۴۰)

(ترجمہ) حکومت سوائے اللہ کے کسی کی نہیں۔

الیس الله با حکم الحاکمین. (پارہ نمبر ۳ سورۃ التین آیت نمبر ۸)

(ترجمہ) کیا اللہ سب حاکموں پر حاکم نہیں ہے۔

لا شریک له. (پارہ نمبر ۸ سورۃ الانعام ۱۶۳)

(ترجمہ) اس کا کوئی شریک نہیں۔

ولم یکن له شریک فی الملک. (پارہ نمبر ۸ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۲)

(ترجمہ) اور بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں ہوا۔

قارئین کرام! حق تعالیٰ کے ارشاد کے مقابلہ میں بریلوی مولویوں کی کتاب فوائد فریدیہ میں درج

شدہ عقیدہ جو ولی کامل حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے سراسر غلط اور شرعی قوانین

کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل مذمت ہے۔

عارف باللہ کا مقام کہاں؟

فوائد فریدہ میں ایک عارف باللہ کا مقام بیان کرتے ہوئے یوں لب کشائی کی گئی ہے عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت نجم الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ امر بالمعروف تو حید اور نہی عن المنکر غیر سے منع کرنا ہے نیز فرمایا ہے کہ عارف نہ بہشت میں ہوتے ہیں اور نہ دوزخ میں۔

(فوائد فریدہ صفحہ ۸۲ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

قارئین ذی وقار! بریلوی مولویوں نے مندرجہ بالا خلاف شرع عقیدہ تحریر کرتے وقت ولی کامل حضرت نجم الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے لیے سہارا بنایا ہے۔ مندرجہ بالا عقیدہ سراسر غلط اور قابل ترک ہے۔ جب کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ (پارہ نمبر ۱ سورۃ یونس آیت نمبر ۶۲)

(ترجمہ) خبردار بیشک جو اللہ کے دوست ہیں نہ انکو ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

کلا ان کتب الابرار لفی علیین ، وما ادراک ما علیون ، کتب مرقوم ، یشہدہ المقربون۔ ان الابرار لفی نعیم۔ (پارہ نمبر ۳ سورۃ المطففین آیت نمبر ۱۸ تا ۲۴)

ہرگز نہیں بیشک نیکوں کے اعمال ناگے علیین میں ہیں اور آپکو کیا خبر کہ علیین کیا ہے ایک دفتر ہے جس میں لکھا جاتا ہے اُسے مقرب فرشتے دیکھتے ہیں بیشک نیکو کا رجت میں ہوں گے۔

من امن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحا فلہم اجر ہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ (پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۶۲)

(ترجمہ) جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام بھی کرے تو ان کا اجر ان کے رب کے پاس

موجود ہے اور ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

من عمل صالحا من ذکر او انشی و هو مؤمن فلنحییہ حیوة طیبہ ولنجزیہم اجرہم باحسن ما کانوا یعملون۔ (پارہ نمبر ۱۳ سورۃ النحل آیت نمبر ۹)

(ترجمہ) جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اُسے ضرور اچھی زندگی بسر کرائیں گے۔ اور ان کا حق انہیں بدلے میں دیں گے ان کے اچھے کاموں کے عوض میں جو کرتے تھے۔

اور ہم بریلوی مولویوں کو دعوت اسلامی دے رہے ہیں کہ

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ (پارہ نمبر ۱۵ سورۃ الکہف آیت نمبر ۲۹)

(ترجمہ) اور کہہ دیجی بات جو تمہارے رب کی طرف سے ہے پھر جو چاہے مان لے اور جو چاہے انکار کر دے۔

حضرات گرامی! بریلوی مولویوں نے فوائد فرید یہ کا حوالہ جو تحریر کیا ہے کہ عارف یعنی کولی

کامل نہ جنت میں ہے اور نہ دوزخ میں ہے یہ قابل غور بات ہے کہ کولی کامل عارف باللہ جنت میں اعلیٰ مقام پر ہوتا ہے دوزخ اولیاء اللہ کا ٹھکانہ ہرگز نہیں بلکہ مجرموں کا ٹھکانہ ہے عارف باللہ اللہ تعالیٰ کے نیک لوگ ہوتے ہیں اور نیک یقیناً جنت میں جائیں گے اور ان کا مقام جنت ہے۔ اور اولیاء اللہ کے بارے میں یہ کہنا کہ عارف باللہ نہ جنت میں ہیں اور نہ دوزخ میں ہیں یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ عارف باللہ یعنی کولی کامل ہوتا ہی جنت میں اور پھر جنت میں اعلیٰ مقام پر اور دوزخ کا تصور کرنا ہی سراسر غلط اور شریعت اسلامیہ سے انحراف کی دلیل ہے۔ اور قرآن مجید کی آیات بھی پکار پکار کر عارف باللہ کے بارے میں اعلان کر رہی ہیں کہ نیک لوگ عارف باللہ کولی کامل اولیاء اللہ کونہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم ہوگا۔ اور نیک لوگ عارف باللہ جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ اور حق تعالیٰ کا ان پر خاص فضل و کرم اور احسان ہوتا ہے کہ انہوں نے نیک کام کئے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اور ہر لمحہ ذکر الہی میں مشغول رہے اور تمام زندگی اطاعت

رسول کے تحت رہ کر گزار دی تو ایسے عارف باللہ نیک لوگ ولی کامل یقیناً جنت میں ہیں اور بریلوی مولوی فوائد فریدیہ میں ایک ولی کامل کے نام کا سہارا لیکر یہ خلاف شرع اور من گھڑت اور قابل نفرت عقیدہ تحریر کر دیا کہ عارف باللہ نہ جنت میں ہوتے ہیں اور نہ دوزخ میں ہیں جنت میں تو عارف باللہ یقیناً ہیں لیکن عارف باللہ کی نسبت دوزخ کی طرف کر کے توہین ولی کامل اور توہین عارف باللہ کا ارتکاب کیا ہے اور جو صحیح معنوں میں مقام عارف سے واقف نہ ہوں اور جو مقام ولایت اور مقام اولیاء اللہ سے یقیناً بے علم ہوں وہ اس قسم کے گل کھلاتے ہیں ورنہ عارف باللہ جسکو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اس کے بارے میں لفظ دوزخ کا استعمال بھی شرعاً غلط ہے کیونکہ اگر عارف کا لفظ استعمال کرتا ہے تو پھر دوزخ کا لفظ ضرور ترک کرنا پڑے گا اور اگر دوزخ کا لفظ استعمال کرتا ہے تو پھر عارف کا لفظ ضرور چھوڑنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرآن آواز دے رہا ہے کہ نیک لوگ ضرور جنت میں ہیں اور پھر واضح ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ، ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي. وَادْخُلِي جَنَّتِي.

(پارہ نمبر ۳۰ سورۃ الفجر آیت نمبر ۲۷ تا ۳۰)

(ترجمہ) (ارشاد ہوگا) اے اطمینان والی روح اپنے رب کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پس میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

نوٹ: قرآن مجید کے ارشاد سے فوائد فریدیہ ہیں بریلوی مولویوں کا عقیدہ بالکل غلط اور باطل ہے اور اللہ کا قرآن ایسا عقیدہ رکھنے والوں کی پرزور تردید کر رہا ہے۔

افسوس صد افسوس کا مقام ہے کہ بریلوی عقیدے میں ایسی کتب کی بھی وسیع گنجائش ہے جن میں شریعت اسلامیہ کے خلاف عقائد تحریر ہوں بڑی حیرت اور بڑی جرأت کی بات ہے۔ تو یہاں بریلوی مولویوں کی خدمت میں سوال ہے جیسا کہ انہوں نے فوائد فریدیہ صفحہ ۸۲ کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ ”عارف نہ بہشت میں ہوتے ہیں اور نہ دوزخ میں“ تو بقول بریلوی مولویوں کے تو پھر عارف لوگ زمین و آسمان کے درمیان

کیا ہوا میں معلق رہتے ہیں یا کسی لمحہ انکو آرام اور سکون کے لیے کوئی علیحدہ انتظام کیا جاتا ہے الغرض یہ بتائیں کہ عارف جب جنت اور دوزخ میں نہیں ہوتے تو پھر ہوتے کہاں ہیں تو پھر اس جگہ کا نام بتائیں۔ کیونکہ ہمیں تو یقین ہے کہ شریعت کے روشنی میں عارف کامل عارف باللہ جنت میں یقیناً اعلیٰ مقام پر ہیں۔ اور ان کے بارے میں دوزخ کا تصور رضا خانی شریعت نے دیا ہے۔

ایک عارف کا ناخن اور اسکی وسعت کا مقام

فوائد فریدیہ میں بریلوی مولویوں نے ایک عارف کامل کے ناخن کی وسعت کو یوں بیان کیا ہے کہ عارف باللہ کی پہچان یہ ہے کہ وہ مرد کامل عرش الہی اور جو کچھ اسمیں ہے اس کو اپنے کے ناخن میں دیکھے۔ چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت معین الدین حسن سنجر چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عرش عارفوں کی معمولی منزل ہے اور ان کے بلند مرتبے کو حق جانتا ہے کہ کہاں تک ہے اور نیز یہ بھی فرمایا ہے کہ عارف اُسے کہتے ہیں کہ عرش اور جو کچھ اس میں ہے اسکو اپنے ناخن میں دیکھے۔

(فوائد فریدیہ ص ۸۳، ملنے کا پتہ منبر مکتبہ معین الادب جامع مسجد شریف ڈیرہ غازی خان اشاعت بار اول)

قارئین ذی وقار! امام الانبیاء حبیب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کائنات میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں تو انہوں نے اپنی نگاہ نبوت سے عرش و کرسی کو اپنے مقام پر دیکھا نہ کہ ناخن و دست نبوت میں دیکھا لیکن سب کچھ دیکھا اور ایک عارف ایسے مقام کو پہنچا ہوا ہے کہ وہ بیٹھے بٹھائے سب کچھ اپنے ناخن میں دیکھ رہا ہے اور یہ بھی کتنی حیرت کی بات ہے کہ وہ عرش الہی ہے کیا ہے کہ جو ایک عارف باللہ کے ناخن میں سما جاتا ہے۔ مندرجہ بالا عبارت سے تو بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ عرش الہی ایک ناخن کے طول و عرض سے یقیناً چھوٹا ہوتا ہوگا جو ایک عارف کامل کے ناخن میں سما جاتا ہے یا پھر یوں کہیے کہ

عارف کامل کا ناخن اتنا طویل و عریض ہوتا ہوگا کہ جسمیں عرش الہی سما جاتا ہے۔ اور مندرجہ بالا عبارت میں لفظ ناخن کو بھی مبہم رکھا گیا ہے کہ اس بات کی صراحت نہیں فرمائی کہ ناخن ہاتھ کا مراد ہے یا پاؤں کا۔ اور پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ اتنا طویل و عریض ناخن تو ایک انسان کا ہوتا ہی نہیں تو پھر یقیناً عارف کامل کو کسی اور جنس سے ماننا پڑے تو تب بھی عرش الہی کا اس کے ناخن میں بھی سما نا بالکل ناممکن ہے۔ اور یہ کہنا کہ عارف باللہ کے ناخن میں یا کسی اور جنس کے ناخن میں۔ الغرض کہ کسی بھی جنس کا ناخن ہو تو ناخن ناخن ہی ہوتا ہے اسمیں عرش الہی کے سما جانے کا عقیدہ سراسر لغو اور باطل ہے جسکی شریعت اسلامیہ میں کوئی اصل نہیں حالانکہ عرش الہی کے طول و عرض کا مخلوق میں سے کوئی بھی احاطہ نہیں کر سکتا اور عرش الہی کے بارے میں ایسی مضحکہ خیز اور ایسی خلاف شرع تحریرات بریلوی مولویوں کی کتب میں کثرت سے مرقوم ہیں اور ایسی بے معنی تحریرات لکھنا اور جمع کرنا یہ بریلوی مولویوں کا ہی طرہ امتیاز ہے۔ اور آپ حضرات بریلوی تحریرات کے مقابلے میں قرآن مجید کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

ثم استوى على العرش. (پارہ نمبر ۸ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۴)

(ترجمہ) پھر وہ عرش پر متمکن ہوا۔

وهو رب العرش العظيم. (پارہ نمبر ۱۱ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۹)

(ترجمہ) اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

وكان عرشه على الماء. (پارہ نمبر ۱۲ سورۃ ہود آیت نمبر ۷)

(ترجمہ) اور اس کا عرش پانی پر تھا۔

قل لو كان معه الهة كما يقولون اذ لا يفتخروا الى ذى العرش سبيلا. (پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۲)

(ترجمہ) کہہ دو اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تب تو انہوں نے عرش والے تک

کوئی راستہ نکال لیا ہوتا۔

الرحمن على العرش استوى. (پارہ نمبر ۱۶ سورۃ طہ آیت نمبر ۵)

(ترجمہ) رحمان جو عرش پر جلوہ گر ہے۔

فسيحان الثروب العرش عما يصفون. (پارہ نمبر ۱۷ سورۃ الانبياء آیت نمبر ۲۲)

(ترجمہ) پس اللہ عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

وترى الملائكة حافين من حول العرش يسبحون بحمديهم وقضى بينهم بالحق وقيل الحمد لله

وب العلمين. (پارہ نمبر ۲۴ سورۃ الزمر آیت نمبر ۷۵)

(ترجمہ) اور آپ فرشتوں کو حلقہ باندھے ہوئے عرش کے ارد گرد دیکھیں گے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح

پڑھ رہے ہیں اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور سب کہیں گے سب تعریف اللہ ہی کے

لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

الذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون بحمديهم. (پارہ نمبر ۲۴ سورۃ المؤمن آیت نمبر ۷)

(ترجمہ) جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں وہ سب اپنے پروردگار کی حمد کے

ساتھ اسکی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

وفيع الدرجت ذوالعرش. (پارہ نمبر ۲۴ سورۃ المؤمن آیت نمبر ۱۵)

(ترجمہ) وہ بلند درجوں والا عرش کا مالک ہے۔

ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية. (پارہ نمبر ۲۹ سورۃ الحاقة آیت نمبر ۱۷)

(ترجمہ) اور اس روز تیرے پروردگار کے عرش کو ان کے اوپر آٹھ (فرشتے) اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

وسيع كرسیه السموات والارض. (پارہ نمبر ۳ سورۃ البقرة آیت نمبر ۲۵۵)

(ترجمہ) اسکی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے۔

حضرات گرامی! فوائد فریدیہ کی عبارت میں ایک عارف باللہ کا مقام اور مرتبہ جو بیان کیا گیا

ہے کہ عارف کامل اپنے ناخن میں عرش الہی کو دیکھتا ہے تو قرآن مجید میں عرش الہی کے ساتھ ان فرشتوں کا بھی ذکر ہے کہ جو حلقہ باندھے عرش الہی کے ارد گرد گھمڑے اپنے پروردگار کی تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ آٹھ فرشتے جو عرش الہی کو اٹھائے ہوئے ہیں بریلوی مولویوں نے ان فرشتوں کے بارے میں تحریر نہیں کیا کہ وہ عارف باللہ بغیر فرشتوں کے عرش الہی کو اپنے ناخن میں دیکھتا ہے یا کہ فرشتوں سمیت دیکھتا ہے کہ عرش الہی کے ساتھ فرشتے بھی عارف باللہ کے ناخن میں سما جاتے ہیں تو پھر فرشتے اپنا حلقہ عارف کامل کے ناخن کے اندر باندھتے ہیں یا کہ ناخن کے باہر باندھتے ہیں اس کا تذکرہ نہیں فرمایا بس یہ تفصیلات تو بریلوی مولوی ہی بیان کر سکتے ہیں کہ جن کا عقیدہ ایک عارف کامل کی خود ساختہ تعریف میں اس قدر غلو کرنا کہ عرش الہی اور حق تعالیٰ کی شان میں شدید توہین کا ارتکاب کر بیٹھے ہیں بس ان حضرات کو اس چیز کی قطعاً پرواہ نہیں کہ عرش الہی اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کیا کیا الفاظ صادر ہو رہے ہیں بس اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ اپنے عقیدے اور مزاج کے مطابق مخلوق کی برتری ثابت ہونی چاہیے جیسے ہی شریعت اسلامیہ کے قوانین کو نظر انداز کیوں نہ کرنا پڑے بس اولیاء اللہ کا دامن اس قسم کے عقائد بیان کرنے سے نہ چھوٹے۔ اور اولیاء اللہ کے ساتھ وابستگی کا یہ راز صرف بریلوی مولویوں نے ہی سمجھا ہے اور علماء اہلسنت دیوبند اس قسم کے خلاف شرع عقائد کو بیان کرنے کی منزل ہرگز نہیں ملے کر سکے۔ جب ہی ایسی منزل ملے کرتے ہیں تو یہی بریلوی حضرات ہی آپکو صف اول کے مجاہد نظر آئیں گے کیونکہ خلاف شرع عقائد تو شیر آشخت ہرگز نہیں ہیں بلکہ موجب گرفت دھینا ہیں۔

ہاتھ میں دیدیا؟

مولوی غلام جہانیاں بریلوی اپنے پیر و مرشد کی عقیدت میں ایسے مستغرق ہیں کہ اپنے پیر صاحب کے

بلند رتبہ اور مقام کے بارے میں ایک واقعہ بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

سردار گل محمد خان سبزو دار المعروف بکہ شیر نے حضور قطب العالم کی جناب میں عرض کی حضور مریدان کو بیعت کرتے وقت کیا کلمات تلفظ فرماتے ہیں حضور قطب العالم کی عمر شریف اس وقت دس برس کی ہے حضور قطب العالم جواب میں ارشاد فرماتے ہیں خان صاحب کلمات کیا پڑھیں بن مرید کا ہاتھ پکڑا اور خدا کے ہاتھ میں دیدیا۔ ۔

دست او دست خداست

(فتیۃ القباب صفحہ ۲۱۶ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

مندرجہ بالا بریلوی ملفوظ کے مطابق وہ تمام مریدین پھر تو خدا کے مرید ہوئے بس اس قسم کی لغو باتیں بریلویوں سے ہی منقول ہیں۔

ریت کے ذرات اور بالوں کی تعداد کا علم ہو؟

مولوی غلام جہانیاں بریلوی نے اپنی کتاب مفت اقطاب میں شیخ کامل مرشد کامل اور پیر کامل کا معیار یوں بیان فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں:

بیعت وہ شخص کر سکتا ہے جس کو اپنے جسم کے تمام بالوں کی تعداد کا علم ہو جس طرح جس بال کو ایذا پہنچتی ہے فوراً خبر گیری کرتا ہے اسی طرح شیخ کامل اپنے مریدان کی خبر گیری کرتا ہے۔ ریت کی مٹی بھری جائے شیخ کامل کو اس ریت کے ذرات کی تعداد کا علم ہوتا ہے۔ جو پیر مرید کی خبر نہیں لیتا وہ کیا پیر ہے۔ مرید کا مال پیر پر حرام ہے اور پیر کا مال مرید پر حلال ہے حضور غریب نواز کے آخری جملہ کا مفہوم مؤلف نے یہ سمجھا کہ مرید کا مال پیر پر حرام ہے یعنی پیر اپنے مرید کے مال کو اپنے ذاتی مصارف میں نہ خرچ کرے بلکہ مستحقین غرباء و مساکین کی امداد میں خرچ کرے اور پیر کا مال مرید پر حلال ہے یعنی پیر کے دست مبارک سے

مرید کو جو کچھ ملے وہ اُسے اپنی ضروریات پر خرچ کرنے کا مجاز ہے۔

(ہفت اقطاب صفحہ ۷۶ طبع اول مطبوعہ ذریہ غازی خان)

قارئین حضرات! مولوی غلام جہانیاں بریلوی کے پیر صاحب کے ملفوظ سے تو تمام بریلوی

پیروں کی پیری و مریدی کا سلسلہ بالکل ہی ختم ہو جائے گا کیونکہ کوئی پیر بھی اپنے جسم کے بالوں کی تعداد نہیں

جانتا اور نہ ہی کسی بریلوی پیر نے اپنے کسی مرید کو اپنے جسم کے بالوں کی تعداد بتائی ہے اور آستانہ عالیہ کے

پیروں کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ دن رات آستانہ عالیہ پر کیا کیا ہو رہا ہے اور کیسے کیسے خلاف شرع کام ہو رہے

ہیں۔ اور یہ فلسفہ بھی عجیب ہے کہ بریلوی عقیدے میں پیری و مریدی اس قدر مشکل ترین ہو چکی ہے کہ نہ کوئی

پیر اپنے جسم کے بالوں کی تعداد کو جانے اور نہ وہ بیچارہ مسکین کسی کو اپنے پیٹ کے دھندے کی

خاطر مرید کر سکے اور بریلوی عقیدے میں تو یہ پیر اس لئے لوگوں کو مرید کرتے ہیں کہ یہ مریدین کا مال دن

رات بڑی بے دردی سے اڑائیں لیکن پیر صاحب کے ملفوظ میں تو اس پر بھی سخت پابندی لگادی گئی ہے۔

قارئین ذی وقار! لیکن مولوی غلام جہانیاں بریلوی کی سراسر سینہ زوری کے سوا کچھ نہیں بیشک

ہر چیز کا جاننے والا حق تعالیٰ کی ذات پاک ہے جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انک انت علام الغیوب۔ (پارہ نمبر ۷ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۱۶)

(ترجمہ) (اے اللہ) بیشک تو ہی چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے۔

عالم الغیب والشہادۃ هو الحکیم الخیر۔ (پارہ نمبر ۷ سورۃ الانعام آیت نمبر ۷۳)

(ترجمہ) (وہ اللہ) چھپی اور ظاہر باتوں کا جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا ہے اور خبردار ہے۔

و عنده مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو ويعلم ما في البر والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا

حبة في ظلمت الارض ولا رطب ولا يابس الا في كتب مبين۔ (پارہ نمبر ۷ سورۃ الانعام آیت نمبر ۵۹)

(ترجمہ) اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے

وہ سب کچھ جانتا ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اُسے بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے مگر یہ سب کچھ کتاب مبین میں ہے۔

حضرات گرامی! الغرض کہ ریت کے ذرات کی تعداد اور بالوں کی تعداد اور درختوں کے پتوں کی تعداد اور جو دانہ زمین میں بویا جاتا ہے ان تمام دانوں کی تعداد کا علم تمام کائنات میں خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور جو مولوی غلام جہاں بریلوی نے ملفوظ پیش کیا وہ تمام تر فرسودہ بات ہے جس کا قرآن وحدیث سے کوئی تعلق نہیں یعنی کہ وہ سب بریلوی تعلیمات ہیں اسلامی ہرگز نہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں شہادت دی ہے:

ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غُيُوبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَانَّ اللَّهَ بَكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.

(پارہ نمبر ۷ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۹۷)

(ترجمہ) یہ اس لئے ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

يُنْزِلُ السَّمَاءَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَبِيرٌ. (پارہ نمبر ۲۱ سورۃ قمر آیت نمبر ۱۶)

(ترجمہ) بیٹا اگر وہ چھپی چیز ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ہو پھر وہ کسی پتھر میں (چھپی) ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں اللہ اس کو نکال لاتا ہے بیشک اللہ باریک بین خبردار ہے۔

وَاللَّهُ يَعْلَمُ غُيُوبَ قُلُوبِهِمْ. (پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۱)

(ترجمہ) اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ. (پارہ نمبر ۳۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۵۴)

(ترجمہ) اور اللہ جانتا ہے جو کچھ سینوں میں (چھپا) ہے۔

قارئین کرام! مولوی غلام جہانیاں بریلوی کا عقیدہ آپ نے اسکی کتاب مفت اقطاب کے حوالے سے بغور پڑھا ہے کہ شیخ کامل وہ ہے جو اپنے جسم کے بالوں کی تعداد کو جانتا ہو اور پھر فرمایا کہ شیخ کامل کی پہچان یہ ہے کہ مرید کی مٹھی میں ریت ہو اور شیخ کامل اس مٹھی میں ریت کے ذرات کو بھی جانتا ہو حالانکہ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے۔ اور نہ ہی یہ مشائخ کی شرائط میں سے ہے اور ایسے شیخ کامل کی پہچان نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان فرمائی اور نہ ہی تابعین عظام نے بیان فرمائی اور نہ تبع تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم نے بیان فرمائی اور نہ ہی کسی نے قرآن و حدیث سے کوئی آیت اور حدیث پیش کی کہ جسمیں مرشد کامل کی پہچان کے بارے میں بالوں کی تعداد اور ریت کے ذرات کا تذکرہ ہو۔ مولوی بریلوی کا پیر کے کامل ہونے کا یہ معیار سراسر خلاف شرع اور بے اصل ہے کیونکہ بریلوی مولویوں کا کچھ عجیب شوق و ذوق ہوتا ہے کہ جب وہ اپنی خاص موج میں آتے ہیں تو پھر اللہ کی پناہ کہ وہ تو اپنے پیروں اور مشائخ کو بڑی فراخ دلی سے مقام الوہیت اور مقام رسالت پر فائز کر دیتے ہیں اور وہ اپنے اس فعل میں ذرہ برابر کوتاہی اور کاہلی سے ہرگز کام نہیں لیتے بس یاد رکھیں کہ بریلوی مولوی اپنے مشائخ کے بارے میں خلاف شرع عقائد میں اس قدر مستغرق ہو چکے ہیں کہ انہیں صحیح معنوں میں نہ تو مقام الوہیت نظر آتا ہے اور نہ ہی مقام رسالت جو کچھ بھی نظر آتا ہے اور جب ہی نظر آتا ہے تو اپنے پیر صاحب کو خدا اور رسول کا مقام عطا فرما دیتے ہیں اور یہ حضرات خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر بے نیاز ہو چکے ہیں کہ ہر وقت اور ہر چیز اپنے مرشد سے ہی مانگ لیا کرتے ہیں جب انکو ہر چیز اپنے پیر صاحب کے در سے مل جاتی ہے تو پھر یہ حضرات بارگاہ خدا میں کیوں زحمت فرماتے ہیں بس بریلوی مولویوں کی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو عقیدت ہے وہ شریعت اسلامیہ کے دائرہ میں نہیں ہے بلکہ اس سے کافی تجاوز کر چکے ہیں کیونکہ ذرہ ذرہ کا علم اور ہر چیز کا علم ریت کے ذرات کا علم بالوں کی تعداد کا علم درختوں کے پتوں کا علم وغیرہ وغیرہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہی جاننے والے ہیں مخلوق میں یہ

صفت کسی کو ہرگز حاصل نہیں۔

آپ حضرات نے قرآن مجید کی آیات طیبات کو بھی پڑا کہ قرآن مجید کس عقیدہ پر قائم رکھنے کی تعلیم دے رہا ہے اور بریلوی مولوی کس عقیدے کی طرف دوڑتے جا رہے ہیں بس یہ حضرات قرآن مجید کی تعلیمات کو اپنی من مرضی کے مطابق ڈھالنے پر لگے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم ہے اہل حق اہلسنت علماء دیوبند جب تک زندہ سلامت موجود ہیں جو انکو من مانی کرنے اور انکے غلط عقائد کا نوٹس لینے رہیں گے۔ اور بھگد اللہ تعالیٰ نوٹس لے رہے ہیں علاوہ ازیں آج تک کسی بریلوی پیر صاحب نے اپنے جسم کے بالوں کی تعداد کے بارے میں ہرگز نہیں بتایا اور نہ ہی کوئی بتا سکتا ہے تو بقول مولوی غلام جہانیاں بریلوی کے پھر تو کوئی بھی شیخ کامل ان کے عقیدے میں نہ رہا اور نہ ہی کوئی بریلوی عقیدے میں کوئی ایسا گذرا ہے کہ وہ مرید کی مٹھی میں ریت کے ذرات کا علم رکھتا ہو اور یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ جو اپنے جسم کے بالوں کی تعداد نہیں جانتا وہ دوسروں کو کیا بتائے گا کیونکہ بالوں کی تعداد وغیرہ کو جاننا یہ مخلوق میں سے کسی کے بس کی بات نہیں اس قسم کی تمام باتیں لغو اور بے معنی ہیں جنکی شریعت میں کسی قسم کی کوئی گنجائش ہی نہیں اور اس قسم کی خلاف شرع وسعت ظرفی صرف بریلوی مولویوں میں تو ضرور ہے البتہ شریعت اسلامیہ اس قسم کے غلط عقائد کی پر زور تردید کرتی ہے۔

تصویر میرے پیر کی؟

مولوی محمد یار گڑھی والے اپنے پیر مرشد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کبھی اپنے پیر صاحب کو خدا تعالیٰ کی صورت کہہ دیتے ہیں اور کبھی وجد میں آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا دیتے ہیں اور کبھی یوں بھی فرما دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے میرے پیر صاحب کی تصویر ملتی جلتی ہے یعنی کہ اللہ اور پیر صاحب دونوں حقیقت میں ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔ تو پھر یوں ہی بات تمام کر دی کہ مقام

خدا تعالیٰ اور مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بادشاہت وغیرہ وغیرہ میرے پیرومرشد کو ہی حاصل ہے
عقیدت پر مبنی اشعار ملاحظہ فرمائیں:

صورت رحمان ہے تصویر میرے پیڑ کی
علم القرآن ہے تقریر میرے پیڑ کی
کیا کہوں کس سے کہوں کہنے کی حاجت ہی نہیں
کھلتی ہے تصویر سے توقیر میرے پیڑ کی
دیکھتے ہیں مٹ گیا نقش خودی دل سے میرے
راجم شیطان ہے تصویر میرے پیڑ کی
منکر ویدار کو اقرار ہوتا ہے نصیب
حجت و برہان ہے تصویر میرے پیڑ کی
کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر
ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیڑ کی
کیا عجب جذاب ہے زلف مسلسل آپ کی
وحشیوں کی جان ہے زنجیر میرے پیڑ کی
جن و انسان و ملک و حور و فلک سجدہ میں ہیں
بس خلافت ہو چکی تحریر میرے پیڑ کی
خلد ہے یا قہ بیضا ہے یا عرش خدا
وہ جمالی شان ہے تعمیر میرے پیڑ کی
غوث اعظم ہے فرید الدینؒ اے چشم بصیر

فرش تا عرش ہے تنویر میرے ہیڈ کی

دفترِ نوح و نبوت پر ہے تیرا اقتدار

گل بنا بلبل کو اے تقدیر میرے ہیڈ کی

(دیوان محمدی صفحہ ۹۳-۹۴، طبع اول ملتان)

نوٹ: مندرجہ بالا اشعار شریعت اسلامیہ کی روشنی میں سراسر خلاف شرع اور بریلوی عقیدے پر مبنی ہیں جن کا شریعت اسلامیہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور ان میں رضی اللہ عنہ کا لفظ جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام ہے اور اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو رضی اللہ عنہ کے لفظ سے یاد فرمایا ہے تو رضی اللہ عنہ کا مخفف (رض) ہے تو بریلوی مولوی نے اپنے پیر کو مندرجہ بالا اشعار میں کئی مرتبہ رضی اللہ عنہ لکھا جو لفظ پیر پر رض کا نشان موجود ہے کیونکہ بریلویوں کے ہاں مسابنی اور پیر کے بارے میں دعائیہ کلمہ ایک ہی ہے یعنی کہ خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین صحابہ کرام کو رضی اللہ عنہم فرمایا۔ اور بریلوی مولویوں نے یہی رضی اللہ عنہ والا لفظ اپنے پیروں کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا غرض کہ بریلوی مولوی نے سب کچھ یعنی کہ اپنے پیر صاحب کو خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور مرتبہ عطا کر دیا ہے اور جو مرتبہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے وہ سب مراتب بریلوی مولوی نے اپنے رضا خانی اختیارات سے اپنے پیر صاحب کو بخوشی سوئپ دیئے ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا اشعار میں کھلے الفاظ میں تحریر کیا گیا ہے جسے آپ نے بخوبی پڑھا ہے۔ علاوہ ازیں مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی تھوڑا سا اور قدم آگے یوں بڑھاتے ہوئے پیر صاحب کے بارے میں پھر ایک بار اپنی عقیدت کا یوں اظہار فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

خدا کی پاک صورت کو محمد ﷺ میر کہتے ہیں

محمد ﷺ بے کدورت کو خدایا پیر کہتے ہیں

(دیوان محمدی صفحہ ۹۰، طبع اول ملتان)

مندرجہ بالا تمام اشعار اپنے مفہوم اور معنی میں بڑے عام فہم ہیں انکی تشریح اور ترجمہ کی قطعاً ضرورت نہیں اور مندرجہ بالا تمام اشعار یقیناً خلاف شرع ہیں۔

پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے؟

مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی اپنے بارے میں اپنی کتاب دیوان محمدی میں یوں ارشاد فرماتے ہیں
ملاحظہ فرمائیں:

گر محمد نے محمد ﷺ کو خدا مان لیا
پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دعا باز نہیں

(دیوان محمدی ص ۱۰۵-ضج اول ملتان)

مندرجہ بالا شعر میں پہلے محمد سے مراد محمد یار گڑھی والے بریلوی ہیں اور دوسرے محمد سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مراد ہے یعنی کہ مندرجہ بالا خلاف شرع شعر میں مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی یہ بات ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہیں کہ محمد یار نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تسلیم کر لیا پھر تو سمجھو کہ پکا مسلمان ہے دعا باز فرسی نہیں اب آپ سوچیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول برحق سمجھیں یا کہ خدا سمجھیں؟ اس پر بریلوی مولوی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو بغور پڑھیں اور اپنی جماعت والوں کا دماغی علاج کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور مجھے اللہ کا رسول برحق سمجھو لیکن رضا خانی بریلوی معلوم نہیں کہ کس طرف جانا چاہتے ہیں۔

مندرجہ بالا شعر میں بر ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو خدا تسلیم کیا گیا ہے تو پھر بریلوی مولویوں کی خدمت میں سوال ہے کہ یہ حضرات پھر خدا تعالیٰ کو کیا سمجھتے ہیں؟

مولوی محمد یار صاحب بریلوی حضرت خواجہ پیر غلام فرید کے بارے میں یوں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

فرد فریدوں پارس وہ اعظم اوتارن
الہی تصویرین بچے بھگوان منیدے

(ہفت اقطاب ص ۱۲۳ طبع اول مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

عقیدہ توحید؟

مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی نے اپنی کتاب میں مخلوق کو خدا تسلیم کیا ہے۔ شعر ملاحظہ فرمائیں:

فرید باصفا ہستی محمد مصطفیٰ ﷺ ہستی
چہا گویم چہا ہستی خدا ہستی خدا ہستی

(دیوان محمدی ص ۶۲۔ طبع اول ملتان مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس پرانی سبزی منڈی روڈ نزد چوک شہیدان ملتان)

حضرات گرامی! شعر کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

آپ باصفا فرید ہیں یہاں تک کہ آپ ہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں کیا کہوں آپ کیا ہیں؟
آپ خدا ہیں آپ خدا ہیں۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

نوٹ: مندرجہ بالا شعر میں ایک بریلوی سرید نے خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن والوں کی مدح سرائی کرتے ہوئے ذات خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں گستاخی کرنے کی ہرگز پرواہ نہ کی بلکہ اپنے پیرومرشد کی عقیدت و محبت اس قدر مستغرق ہو گئے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر بیٹھے۔

مندرجہ بالا خلاف شرع شعر میں مولوی محمد یار گڑھی والے نے بر ملا مخلوق کو خدا تسلیم کیا ہے اور اب تک

یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ حضرات پھر خدا کو کیا سمجھتے ہیں؟

مدینے کی گلیوں میں چلنا پھرنا؟

ایک بریلوی عقائد رکھنے والا اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں اپنے عقیدہ توحید کا یوں اظہار فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات پاک کو مدینہ منورہ کی گلیوں میں چلتے پھرتا پایا۔ ملاحظہ فرمائیں:

خدا تجھے با خدا نہ جانا مگر خدا سے جدا نہ جانا

خدا کے محبوب تیرے صدقے خدا کو پایا تیری گلی میں

(قاسم خلد ص ۱۵ مطبوعہ کراچی)

علاوہ ازیں ایک اور عاشق رسول کا پیغام بھی سنتے جائیے کہ وہ اپنے پیغام میں کیا ارشاد فرما رہے ہیں چنانچہ مولوی احمد یار گجراتی بریلوی اپنی کتاب مواعظ نعیمیہ میں خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے بارے میں اپنے عقیدے کا یوں اظہار فرما رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

اللہ کو بھی پایا مولا تیری گلی میں

(مواعظ نعیمیہ حصہ اول ص ۲۷ طبع اول)

نوٹ: مولوی احمد یار گجراتی بریلوی نے اپنے مندرجہ بالا شعر میں لفظ مولا سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدس مراد لیا ہے اور مندرجہ بالا شعر میں بریلوی مولوی عوام الناس کو یہ بات سمجھانے کی کوشش فرما رہے ہیں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں چلتے پھرنے والے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں خدا تعالیٰ ہی چلتے پھرنے والے تھے یعنی کہ وہ خدا ہی تھے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور میں مدینہ منورہ کی گلیوں میں چلتے پھرتے تھے۔ اور شعر بالا کا ترجمہ اور مفہوم بڑا واضح اور عام فہم ہے پڑھیں اور بار بار پڑھیں تاکہ آپ کو بریلوی عقیدہ اور شریعت اسلامیہ میں فرق واضح ہو جائے حالانکہ یہ سب کچھ شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلی بغاوت نہیں تو اور کیا ہے؟

مخلوق کو خدا ماننے کا عقیدہ

بریلوی عقیدے کا ایک نعت خواں مولوی نور محمد امین آبادی بریلوی ضلع گوجرانوالہ جو تقریباً ہر جگہ عام میں اپنے عقیدہ توحید کا برملا یوں اظہار کرتے تھے۔ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے ☆ کھلے آنکھ صلی علی کہتے کہتے
حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے ☆ خدا مل گیا مصطفیٰ کہتے کہتے

(نعت نور محمد۔ طبع اول مطبوعہ حمید بک ڈپو لکھنؤ بازار لاہور)

نوٹ: مندرجہ بالا خلاف شرع شعر میں نعت خواں مولوی نور محمد امین آبادی بریلوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بر ملا خدا تسلیم کیا ہے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی رُوسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا ماننا صریح کفر اور شرک ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امام الانبیاء حبیب کبریا ہیں اور اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں لیکن افسوس صد افسوس کا مقام ہے کہ بریلوی مولوی اس قسم کے صریح کفر اور شرک کو عقیدہ توحید اور عشق رسول سمجھتے ہیں۔ اس قسم کا خلاف شرع عشق و محبت بریلویوں کو ہی مبارک ہو۔ آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

عقیدہ توحید اور مولوی محمد یار صاحب گڑھی والے کا پیغام

مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی اپنے عقیدہ توحید کو ملتان زبان میں اپنے خاص اور لرزہ خیز انداز میں یوں پیش فرما رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

احد نال احمد ﷺ رلا کیوں نہ ڈیکھاں ☆ حبیب خدا کوں خدا کیوں نہ ڈیکھاں
ہیں صورت دے او لے او بے صورت آیا ☆ محمد ﷺ دی صورت ڈسا کیوں نہ ڈیکھاں
اے حق ہے تے پک ہے نہ شک ہے تے آکھ ہے ☆ ولا کیوں نہ ڈیکھاں ولا کیوں نہ ڈیکھاں

(دیوان محمدی ص ۱۴۶ طبع اول ملتان)

مندرجہ بالا خلاف شرع اشعار میں مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے یوں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات حق ہے اور یہ بات سچی ہے اور اس بات میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو بلاشبہ حبیب خدا کو خدا سمجھ کر کیوں نہ دیکھوں، یعنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاشبہ خدا کیوں نہ سمجھوں، العیاذ باللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس قسم کی خلاف شرع عقیدت سے محفوظ فرمائیں آمین حالانکہ اسلامی عقیدہ تو یہ ہے کہ خدا کو خدا سمجھو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول سمجھو لیکن بریلوی عقیدہ اسلامی عقیدے کے بالکل خلاف ہے۔

عقیدہ توحید کا ایک اور حسین انداز

مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی اپنی کتاب دیوان محمدی میں عقیدہ توحید کو ایک اور حسین انداز میں پیش فرمانے کی یوں سعادت حاصل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

- | | |
|--|---|
| ☆ محمد مصطفیٰ محشر میں طہ بن کے نکلیں گے | ☆ اٹھا کریم کا پردہ ہویدا بن کے نکلیں گے |
| ☆ حقیقت جنگی مشکل تھی تماشا بن کے نکلیں گے | ☆ جسے کہتے ہیں بندہ قل هو اللہ بن کے نکلیں گے |
| ☆ بجاتے تھے جو انی عبدہ کی بنسری ہر دم | ☆ خدا کے عرش پرانی انا اللہ بن کے نکلیں گے |
| ☆ لباس آدمی پہنا جہاں نے آدمی سمجھا | ☆ منزل بن کے آئے تھے تجلی بن کے نکلیں گے |
| ☆ بشر کے رنگ میں بیرنگ ہی کا جلوہ نہاں تھا | ☆ بشر کے رنگ والے صبغت اللہ بن کے نکلیں گے |
| ☆ رسولوں کے نبیوں کے قیامت میں حکومت سے | ☆ وہ مالک بن کے نکلیں گے وہ مولا بن کے نکلیں گے |
| ☆ پنا نعل عبودیت بستر تاج الوہیت | ☆ خدا یکتا کی یکتائی کا نقشہ بن کے نکلیں گے |
| ☆ حسین ایسے کہ جکو دیکھ کر یوسف بھی محشر میں | ☆ بشکل پیر کنعانی زینبا بن کے نکلیں گے |
| ☆ الحمد للہ لیکر احمد بے مسم یا اللہ | ☆ محمد یار کے دل کی تمنا بن کے نکلیں گے |

حضرات گرامی!

دیوان محمدی کے مندرجہ بالا اشعار میں مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی نے اس بات کا کھل کر اظہار کیا ہے کہ میدان محشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر وقت انی عہدہ کی بنی بجاتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النور کو ذات خدا کے سامنے خود خدا بن کے نکلیں گے اور ساتھ کہیں گے کہ میں اللہ ہوں اور اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی بڑے خوبصورت انداز میں یوں توہین کی گئی ہے کہ روز جزاء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تماشہ بن کے نکلیں گے العیاذ باللہ یہ کہنا صریح کفر اور صریح گستاخی رسول ہے اور پھر یہ کہا گیا کہ آپ کا ظاہر اور ہے اور باطن اور ہے۔ حالانکہ رسول اللہ کا ظاہر و باطن ایک ہی ہے اور اپنے جہالت کی بنا پر یہ کہہ دینا کہ رسول اللہ ﷺ باہر سے اور ہیں اور اندر سے اور ہیں یہ کھلم کھلی گستاخی رسول ہے۔

اور بریلوی مولویوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر میں بشر ہیں اور اندر سے نور ہیں یہ عقیدہ بالکل غلط ہے اور قرآنی آیات طیبات کے صریح خلاف ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ عقیدہ رکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بشریت مطہرہ میں بے مثل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر مجسم ہیں اور نور صفات ہیں یعنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہدایت ہیں جیسا کہ کنز الایمان میں آیت قد جئناکم من اللہ نور و کتاب مبین کے تحت حاشیہ میں نور ہدایت لکھا ہوا موجود ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ کے تشریف لانے سے تاریکی کفر و ور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی۔

نقشہ مٹا کوئی نہیں سکتا؟

مولوی محمد یار گڑھی بریلوی اپنے جذبہ عشق سے سرشار ہو کر موجدین کو یوں اعلان توحید کر رہے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کو خدا تعالیٰ کی صورت کہوں گا اور میرے دل سے یہ بات کوئی ہرگز نہیں نکال سکتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں کیا ہیں اسکا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکا۔

حالانکہ یہ صریح کذب بیانی نہیں تو اور کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر مجسم ہیں اور نور صفات یعنی کہ نور ہدایت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے برحق پیغمبر ہیں اور امام الانبیاء نبی الانبیاء سلطان الانبیاء فخر الانبیاء حبیب کبریاء شافع محشر قاسم کوثر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہیں۔ اور بریلوی خلاف شرع عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

حقیقت محمد ﷺ دی پا کوئی نہیں سکدا
 ا تھاں چپ دی جا ہے الا کوئی نہیں سکدا
 محمد ﷺ دی صورت ہے صورت خدا دی
 میرے دل توں نقشہ مٹا کوئی نہیں سکدا
 اساں در محمد ﷺ دے سجدے کریوں
 جو ہیں در توں سر ساڈا چا کوئی نہیں سکدا
 محض لا دواہاں طہیریں کوں آکھو
 میری مرض دی کر دوا کوئی نہیں سکدا
 حقیقت محمد ﷺ والا حل معما
 نہ حل تھیا اینکوں حل کرا کوئی نہیں سکدا

(دیوان محمدی ص ۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳۔ طبع اول ملتان)

قارئین محترم! قرآن مجید نے جا بجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مطہرہ کا ذکر کیا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیہم من اهل القری۔ (پارہ نمبر ۳ سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۰۹)
 (ترجمہ) اور (اے نبی) تجھ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے وہ بستیوں کے رہنے والے آدمی ہی تھے جن

کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔

قالت لهم رسولهم ان نحن الا بشر مثلکم ولكن الله یمن علی من یشاء من عباده وما کان لنا ان ناتیکم بسلطان الا باذن الله. (پارہ نمبر ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۱۱)

(ترجمہ) ان سے ان کے رسولوں نے کہا ضرور ہم بھی تمہارے جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور ہمارا کام نہیں کہ ہم اللہ کی اجازت کے سوا تمہیں کوئی معجزہ لا کر دکھائیں۔

الغرض کہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں کئی مقام پر انبیاء کرام علیہم السلام کی بشریت مطہرہ کا تذکرہ فرمایا ہے لیکن بریلوی مولوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کوئی پانہیں سکتا حالانکہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۲۰ اور شمائل ترمذی ص ۲۳ پر روایت ہے ملاحظہ فرمائیں:

کان بشرا من البشر.

(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ یعنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بشر بے مثل انسان بے مثل رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم افضل البشر ہیں۔

نیز بریلوی عقیدہ کی کتاب بہار شریعت میں بھی مرقوم ہے:

عقیدہ: انبیاء سب بشر تھے۔ (بہار شریعت صفحہ ۸۔ مطبوعہ لاہور)

اور ایسے ہی جاء الحق وزهق الباطل میں ہے ملاحظہ فرمائیں:

عقیدہ: نبی وہ انسان مرد ہیں جنکو اللہ نے احکام شرعیہ کی تبلیغ کے لئے بھیجا۔ (جاء الحق وزهق الباطل ص ۱۷۱)

ایسے ہی کتاب العقائد میں بھی مذکور ہے:

اللہ تعالیٰ نے خلق کی ہدایت و رہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے واسطے

بھیجا انکو نبی کہتے ہیں۔

انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے۔

(کتاب العقائد صفحہ ۴ مطبوعہ لاہور۔ از مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی)

حضرات گرامی! قرآنی آیات پکار پکار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مطہرہ کا اعلان کر رہی ہیں لیکن بریلوی مولوی محمد یار گڑھی والے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو نہیں پاسکا اس کا یہ کہنا لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ اللہ کا قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مطہرہ کا اعلان کر رہا ہے اور بریلوی انکار کر رہا ہے اور پھر اس بریلوی مولوی نے اپنے اشعار میں تو حد ہی کر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذات اقدس کو بر ملا خدا تسلیم کیا ہے جو کہ کفر اور فحش حرکت ہے شریعت اسلامیہ نے ایسے غلط اور کفریہ شرکیہ عقائد رکھنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ کیونکہ خدا کو خدا سمجھو اور رسول کو رسول سمجھو اور شرعی حدود سے ہرگز تجاوز نہ کرو۔

گذر گئی گذر گئی؟

مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی توحید خدا کے بارے میں یوں لب کشائی فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے کہلاتے گذر گئی چنانچہ اس کا باطل عقیدہ بریلوی ملاحظہ فرمائیں:

☆ محمد محمد ﷺ پکیندیں گذر گئی	☆ احمد نال احمد ﷺ ملیندیں گذر گئی
☆ خدا کوں ڈٹھو سے محمد ﷺ دے اولے	☆ محمد ﷺ کوں ڈٹھیں ڈکھیندیں گذر گئی
☆ کہیں کچھ پکایا کہیں کچھ اساڈی	☆ محمد محمد ﷺ پکیندیں گذر گئی
☆ میں اپنی حیاتی توں قربان تھیواں	☆ خدا کوں محمد ﷺ سڈیندیں گذر گئی
☆ حقیقت محمد ﷺ والا حل معما	☆ نہ حل تھیا ایویں مل دیندیں گذر گئی

(دیوان محمدی ص ۱۳۵-۱۳۶۔ طبع اول ملتان)

مندرجہ بالا اشعار میں مولوی محمد یار گڑھی والے ارشاد فرما رہے ہیں کہ حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معیار آج تک حل نہ ہو سکا اور اسی مسئلہ میں مل چلاتے چلاتے عمر گزر گئی۔ لیکن پھر بھی یہ مسئلہ حل نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کیا ہے یہ تو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر سراسر زیادتی ہے کہ قرآن اور حدیث نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت کو بیان فرما رہے ہیں اور آپ اپنی لاعلمی کا ابھی تک پرچم لہراتے جا رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو فیضانِ رضا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کی تلاش میں سرگرداں پھر رہے ہیں اور پھرتے رہیں گے اگر یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ رسول ہے دیکھیں گے تو ان پر حقیقت رسول یقیناً واضح ہو جائے گی اور پھر یہ کذب بیانی والی مرض سے بھی شفا پائیں گی۔

اگر آنکھیں بند ہیں تو اس میں

بھلا کیا قصور ہے آفتاب کا

کیا الٹی چال؟

مولوی محمد یار گڑھی والے بریلوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر الٹی چال چلنے کا سنگین الزام عائد کر دیا جو کہ سراسر کفر اور توہینِ رسالت کا ارتکاب کیا ہے چنانچہ اس کا کفریہ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:

اتھان خود عبد سڈو بندے ☆ اُتھان حق نال مل و بندے

دماغیں کوں چکر ڈینڈے ☆ ہے الٹی چال کیا سمجھیں

(دیوانِ محمدی ص ۱۳۸۔ طبع اول ملتان)

حضرات گرامی! مولوی محمد یار گڑھی والے لوگوں کو یہ عقیدہ بتا رہے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی ذات اقدس کو یہاں دنیا میں تو اپنے آپ کو حق تعالیٰ کا بندہ کہلاتے رہے۔ اور جب معراج شریف کی رات بارگاہ خدا میں تشریف لے گئے تو وہاں پھر خدا تعالیٰ کے پاس مل بیٹھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم العیاذ باللہ و ما غوں کو چکر دیتے رہے تو اس الٹی چال کے بارے تم کیا پوچھتے ہو (العیاذ باللہ) حالانکہ حق تعالیٰ کا ارشاد قرآن مجید میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں اور بغور پڑھیے اور اپنی آنکھوں کا دھند جالا دور کیجیے :

انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم۔ (پارہ نمبر ۲۲ سورۃ یس آیت نمبر ۳-۴)

(ترجمہ) بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں اور سیدھے راستہ پر ہیں۔۔۔

تو کیا قرآن مجید کا بریلوی کھلا انکار نہیں کر رہے؟ اور انہیں قبر و حشر کا نقشہ یاد نہیں آتا کہ قرآن کیا کہہ رہا ہے اور یہ قرآن کے خلاف کیا گل کھلا رہے ہیں؟

مولوی احمد رضا کا عقیدہ توحید

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے عقیدہ توحید کا یوں اظہار فرما رہے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے محبوب اور اسکی تمام مخلوق سے اعلیٰ ہیں لیکن یہ عقیدہ صحیح نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں خدا تعالیٰ جلوہ گر تھا۔ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:

منظہر حق ہو تمہیں مظہر حق ہو تمہیں

تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں دور

(حدائق بخشش ص ۲۱۔ حصہ دوم مطبوعہ کراچی)

قارئین محترم! شریعت اسلامیہ میں مندرجہ بالا خلاف شرع عقیدے کا یقیناً اور قطعاً تصور ہی

نہیں پایا جاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں خود خدا تعالیٰ ظاہر ہوا تھا اور اسلامی نقطہ نگاہ سے یہ طے شدہ بات ہے کہ نہ کوئی خدا تعالیٰ کا شریک ہے اور نہ کوئی خدا تعالیٰ کی برابری کرنے والا ہے

کیونکہ ذات خدا ہر اعتبار سے بے مثل ذات ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے بھی ارشاد فرمایا:

لا شریک لہ۔ (پارہ نمبر ۸ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۶۳)

(ترجمہ) اس کا کوئی شریک نہیں۔

پھر ارشاد فرمایا:

قل هو اللہ احد۔

(ترجمہ) کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے۔

پھر ارشاد فرمایا:

ولم یکن لہ کفوا احد۔ (سورۃ الاخلاص)

(ترجمہ) اس کی کوئی برابری کرنے والا نہیں۔

آپ حضرات قرآنی توحید اور رضا خانی توحید کا اندازہ فرمالیں کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کوئی توحید کی دعوت عام رہے ہیں جو کہ قرآن مجید کے ارشاد کے بالکل خلاف ہے، کیونکہ بریلوی مولوی اس بات کا کھلے بندوں اعتراف کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں تعطی اور یقینی عقیدہ کو اعتقاد نہیں رکھتے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حادث اور ممکن الوجود بھی نہیں مانتے بلکہ ذات واجب کے قریب ایک برزخ مانتے ہیں اب بریلوی بے حد پریشان ہیں کہ کیا کریں نہ ادھر کے رہے اور نہ ہی ادھر کے رہے آخر کار یہ فیصلہ منظور کر لیا کہ خدا تعالیٰ ہی پر ہم چھوڑتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہیں جیسا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بیٹے مولوی حامد رضا خان بریلوی بھی برملا کہہ رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے ہیں دو آخر

تم اول اور آخر ابتدا تم ہو انتہاء تم ہو

خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں

اسی پر اسکو چھوڑا ہے وہی جانے کیا تم ہو

نوٹ: بریلوی حضرات اس تذبذب اور پریشانی سے اپنے تخیل کی عمارت اپنی کتب میں بار بار ایسی گرائی ہے کہ دوئی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بریلوی عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں وہ تھے کہ جس نے تمام کائنات کو وجود بخشا ہے۔ اور بریلوی عقیدے کے مطابق تو بریلوی پیر کی تصویر تو خدا تعالیٰ کی ذات سے ملتی جلتی ہے۔ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:

کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر

ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیڑ کی

(دیوان محمدی ۹۳۔ طبع اول ملتان)

مندرجہ بالا شعر میں مولوی یا محمد گڑھی والے بریلوی عقیدہ توحید کا یوں اظہار فرما رہے ہیں کہ پیر، و مرشد کی ذات میں خدا تعالیٰ کی شان اتری ہوئی ہے یا پھر خود خدا تعالیٰ میرے پیر میں اتر ا ہوا ہے۔ اور پھر اس پر بس نہیں کیا پھریوں بھی فرمایا کہ حق بات تو یہ ہے کہ میرے پیر و مرشد کی تصویر تو اللہ تعالیٰ کی ذات کی تصویر سے ملتی ہے العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ پھر اسی عقیدے کو اور پختہ فرما دیا کہ:

صورت رحمان ہے تصویر میرے پیڑ کی

(دیوان محمدی ۹۲۔ طبع اول ملتان)

اور مندرجہ بالا شعر میں بریلوی مولویوں نے اپنے پیر و مرشد کو لفظ رضی اللہ عنہ کا مقام دیا ہے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام ہے۔

مندرجہ بالا شعر میں لفظ رضی اللہ عنہ کا مخفف رض اپنے پیر کے لفظ کے اوپر لکھا ہوا آپکو بخوبی نظر آ رہا ہے جو کہ سراسر شرعی قوانین کے خلاف ہے کہ صحابی رسول کے سر کا تاج جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے وہ ایک بریلوی پیر کے سر پر رکھ دیا گیا ہے۔

مخلوق میں خدائی طاقت؟

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور خدا تعالیٰ کے درمیان مقابلہ بازی یعنی کہ لڑائی لینے کا کفریہ عقیدہ بایں طور بیان فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی ☆ نبی قاسم ہے تو موصول ہے یا غوث
(عدائق بخشش ص ۱۵ حصہ دوم مطبوعہ کراچی)

حضرات گرامی!

قرآن مجید نے تو اس بات کی تعلیم دی ہے ہر قسم کی طاقت اور قوت کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے:

ان القوة لله جميعا۔ (پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۶۵)
(ترجمہ) بیشک سب قوت اللہ ہی کے لیے ہے۔۔۔

اور قرآن کے مقابلہ میں اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی خدا تعالیٰ اور اس کے بندے ولی کامل کے درمیان لڑائی لڑنے کا اشتعال انگیز پروگرام پیش فرما رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے ایک ولی کامل پر سراسر الزام تراشی کی ہے ورنہ اولیاء اللہ ایسے غلط جذبات نہیں رکھتے۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا نام جنون
جو چاہے آپکا حسن کرشمہ ساز کرے

کعبہ گنگوہہ کا الزام

رضا خانی مؤلف نے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ گنگوہی کے صفحہ ۱۰۔ کے شعر کو خود ساختہ بنیاد بنا کر اپنی سینہ زوری سے بایں الفاظ سنگین الزام عائد کر دیا کہ،

”دیوبندیوں کا کعبہ گنگوہہ“۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷۔ طبع دوم)

اور رضا خانی مؤلف نے مرثیہ گنگوہی کا شعر نقل کرنے میں بھی خیانت کا فریضہ سرانجام دیا اور

رضا خانی مؤلف کا خیانت سے نقل کردہ شعر ملاحظہ فرمائیں:

پھرے تھے کعبہ میں ڈھونڈتے گنگوہی کا رستہ

(بلفظ دیوبندی مذہب ص ۳۷۔ طبع دوم)

اور مندرجہ بالا خیانت پر مبنی شعر رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۷ کے علاوہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۴۹ پر بھی نقل کیا ہے۔ اور رضا خانی مؤلف نے مندرجہ بالا شعر پر یہ مکروہ تبصرہ کر ڈالا کہ،

دیوبندی اقرار کرتے ہیں کہ ہمیں کعبہ میں بھی اطمینان نہ ہوا بلکہ کعبہ میں بھی ہمارے قلوب گنگوہی کی

طرف متوجہ رہے تو گویا نماز بھی گنگوہی کی طرف پڑھی گئی۔ (بلفظ دیوبند مذہب ص ۱۴۹۔ طبع دوم)

قارئین محترم! رضا خانی مؤلف نے مرثیہ گنگوہی کا شعر نامکمل نقل کیا ہے اور شعر نقل کرنے میں

بھی بددیانتی کا مظاہرہ کیا اور نہ مرثیہ گنگوہی کا شعر بالکل بے غبار اور یقیناً بے داغ ہے اور اگر رضا خانی

مؤلف مرثیہ گنگوہی کا شعر پورا نقل کر دیتے تو قارئین کرام کو بھی ہرگز الجھن نہ ہوتی۔ آپ حضرات مرثیہ

گنگوہی کا اصل اور مکمل شعر ملاحظہ ملاحظہ فرمائیں:

مرثیہ گنگوہی کا اصل اور مکمل شعر

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہی کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ گنگوہی ص ۱۰)

قارئین محترم! رضا خانی مؤلف کے نقل کردہ شعر کو مرثیہ گنگوہی کے اصل اور مکمل شعر کے ساتھ

ملائیں تو پھر فیصلہ فرمائیں کہ رضا خانی مؤلف نے شعر کو نقل کرنے میں کس قدر خیانت کی ہے۔

حضرات محترم! حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ گنگوہی کے شعر کا مطلب

یہ ہے کہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہم فریضہ حج ادا کرنے گئے تو روانگی سے قبل ہمارے شیخ و مرشد کامل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب تربیت فرمائی تھی کہ حج کے تمام ارکان کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ادا کرنا تا کہ حق تعالیٰ جل شانہ تمہیں حج مبرور کا ثواب عطا فرمائیں گے اور حج مبرور کا ثواب تب ملے گا جب تک تم تمام کے تمام ارکان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ادا کرو گے اور وہاں جا کر ان مقامات مقدسہ کو جب اپنی آنکھوں سے دیکھا تو یاد آ گیا کہ ہمارے شیخ و مرشد کامل نے یونہی بتایا تھا اور ارکان حج سنت نبوی کے مطابق ادا کرنے پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اے اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے ایسے شیخ کامل و مرشد کامل کی صحبت نصیب فرمائی کہ جس نے ارکان حج کو سنت نبوی کے مطابق ادا کرنے کی تربیت فرمائی۔ اور شیخ کامل و مرشد کامل نے اس بات کی تلقین فرمائی تھی کہ وہاں جا کر ہر وقت تمہاری زبان حق تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَنسَیْهِ ذَکْرَی. (پارہ نمبر ۱۵ سورۃ طہ آیت نمبر ۳۲)

(ترجمہ) کہ میرے ذکر میں کمی نہ کرو۔

اور شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہم فریضہ حج ادا کرنے گئے تو ہم اپنے مرشد کامل و شیخ کامل کی تصنیف لطیف زبدۃ المناسک بھی ساتھ لیکر گئے تا کہ ارکان حج سنت نبوی کے عین مطابق ادا کر سکیں تو جب ہم نے مقامات مقدسہ کو دیکھا تو ہمیں اپنے شیخ کامل و مرشد کامل یاد آئے کہ ہمارے شیخ کامل نے بھی ایسے ہی فرمایا تھا اور وہاں ہم جب تک رہے تو اپنے شیخ کامل و مرشد کامل کی تصنیف لطیف زبدۃ المناسک کو بھی پڑھتے رہے اور جب زبدۃ المناسک کو پڑھتے تو ہمیں اپنے شیخ کامل کی تمام باتیں یاد آ جاتیں کہ ہمارے شیخ کامل نے یونہی فرمایا تھا اور جوں جوں زبدۃ المناسک کو پڑھتے مزید شیخ کامل کی صحبت میں بیٹھنے کا شوق اور ذوق بڑھتا گیا کہ ایسے شیخ کامل و مرشد کامل کی صحبت میں بیٹھنا بہت بڑی

سعادت اور خوش نصیبی ہے کہ جس نے سنت نبوی کے مطابق ہماری تربیت فرمائی کہ ہم ارکان حج صحیح طور پر سنت رسول کے مطابق ادا کر چکے تو رضا خانی مؤلف نے مرثیہ گنگوہی کے شعر کے اس ٹکڑے پر اپنی سید زوری سے سنگین الزام عائد کر دیا کہ:

پھریں تھے کعبہ میں پوچھتے گنگوہ کا رستہ

تو رضا خانی مؤلف نے مرثیہ گنگوہی سے غلط مطلب کشید کیا ہے اور رضا خانی مؤلف ذرا سمجھو تو سہی، کہ کعبہ میں گنگوہ کا رستہ پوچھنے کا یہی مطلب ہوا کہ جب ہم اپنے شیخ کامل و مرشد کامل کی تربیت اور انکی تصنیف لطیف زبدۃ الناسک کو پڑھتے تو حضرت شیخ کامل و مرشد کامل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کا شوق اور ذوق اور زیادہ ہو گیا کہ جب واپس جائیں گے تو اپنے شیخ کامل و مرشد کامل کی مزید صحبت اختیار کر لیں گے جو ہر وقت سنت نبوی کی تعلیم سے آراستہ کرنے والے ہیں اور جنہوں نے اس بات کی تعلیم دی،

واللہ اعلم ذکری. (سورۃ طہ)

(ترجمہ) کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں کمی نہ کرو۔

مطلب صاف واضح اور عام فہم ہے اسمیں کوئی الجھن والی ہرگز کوئی بات نہیں کیونکہ جو شیخ کامل و مرشد کامل ہر وقت سنت رسول کی تعلیم دینے والا ہو پھر اسکو ملنے کے لیے ہر وقت دل چاہتا ہے۔ کیوں نہ چاہے کہ جس شیخ کامل و مرشد کامل کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا سونا جا گنا حتیٰ کہ تعلیم و تربیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے بالکل مطابق ہو اسکی صحبت میں بیٹھنا بہت بڑی سعادت ہے اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ ایسے شیخ کامل و مرشد کامل کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ اے اللہ جب واپس جائیں تو مزید اپنے شیخ کامل کی صحبت نصیب فرما جو شیخ کامل و مرشد کامل سنت رسول کی تعلیم دینے والا ہے اگر اب بھی رضا خانی مؤلف کو حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کا مطلب سمجھ میں نہ آئے

تو پھر آپ کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اس شعر کا مطلب سمجھاتے ہیں ذرا توجہ فرمائیں اور کان لگا کر سنئے اور پہچائیے کہ واقعی آپ کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی ہی ارشاد فرما رہے ہیں یا کوئی اور صاحب ہیں چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی بایں طور ارشاد فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

اعلیٰ حضرت بریلوی کا ارشاد

ارشاد: بیعت کے معنی بک جانے سے سب سائل شریف میں ہے ایک صاحب کو سزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا جلاد نے تلوار کھینچی یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے جلاد نے کہا اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں فرمایا تو اپنا کام کر میں نے قبلہ کو منہ کر لیا ہے اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا اس کا نام ارادت ہے اگر اس طرح صدق عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے تو اسکو فیض ضرور آئے گا۔ (ملفوظات احمد رضا خان بریلوی ج ۲ ص ۷۶۔ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

رضا خانی مؤلف آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے مندرجہ بالا اپنے ملفوظات کی عبارت میں ہمارے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ گنگوہی کے شعر کا مطلب خوب واضح فرمایا ہے کہ کعبہ جو قبلہ اجسام تھا ہم وہاں گئے اور حاضری کا حق ادا کیا اس کے بعد اپنے سینہ میں جو عرفانی ذوق اور روحانی شوق کے شعلے بھڑک رہے تھے اس کے بجھانے کے لیے شیخ طریقت رہبر شریعت مرشد کامل شیخ کامل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔ تو بقول اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے قبلہ ارواح کی ضرورت محسوس ہوئی تو ہم اسکی تلاش میں چل پڑے رضا خانی مؤلف کو ہم نے تو آپ کے سنگین الزام کا جواب آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی کے ارشاد سے ہی دیدیا ہے لیکن اب ذرا اپنے بریلوی پیر صاحب کے مرید کی بھی سنتے جائیے کہ وہ تمہیں کیا ارشاد فرمانا چاہتے ہیں وہ بھی سن لیں تاکہ تمہیں مرثیہ گنگوہی کے شعر کو سمجھنے میں بالکل الجھن ہی نہ رہے اور تمہاری الجھن کو ہم نے تلاش کر لیا ہے چنانچہ ایک بریلوی جناب سید پیر جماعت علی شاہ صاحب کی عقیدت و محبت میں یوں کہ رہا ہے ملاحظہ فرمائیں:

ترا آستان ہے وہ آستان کہ حریف بیت حرام ہے

تیری بارگاہ ہے وہ بارگاہ کہ جو قبلہ گاہ اناام ہے

(رسالہ جماعت امرتسر بابت جون 1924ء ص ۷)

رضا خانی مؤلف مندرجہ بالا شعر کی روشنی میں ہمارے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ گنگوہی کے شعر کا مطلب بالکل واضح ہو گیا ہے جو اس مندرجہ بالا شعر اور آپ کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ملفوظات کی عبارت کا جواب ہے بس وہی ہمارا جواب ہے کیونکہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے آستانہ عالیہ کو بیت اللہ یعنی حرم پاک کہا گیا ہے۔ اور انکی بارگاہ کو بھی قبلہ گاہ اناام کہا گیا ہے حتیٰ کہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کو بریلوی عقیدت مند نے کعبہ اور قبلہ اور حرم پاک بر ملا کہہ دیا ہے اس سے آپ اپنے عقیدے کے بارے میں خود ہی فیصلہ کریں کہ تم کس طرف بھٹکے جا رہے ہو۔

رضا خانی مؤلف اپنے ایک اور بریلوی کی بھی سنیں وہ بھی آپ کو کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں اسکا پیغام بھی سماعت فرما لیجیے۔

چنانچہ جناب سید مولوی ایوب علی رضوی بریلوی اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی مدح سرائی میں یوں ارشاد فرما رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ

جو قبلہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو

(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۳۰۔ مطبوعہ مقام اشاعت رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی شریف اٹلیا)

رضا خانی مؤلف اب بتاؤ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ گنگوہی کے شعر کا مطلب اور ترجمہ کچھ سمجھ آیا یا نہیں یقیناً آگیا ہوگا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کو پوری دنیا کے انسانوں کا کعبہ اور قبلہ وغیرہ سب کچھ قرار دیا گیا ہے۔ پھر اس سے بڑھکر اور آگے قدم یوں اٹھاتے ہیں کہ،

عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جسکی صورت کو

عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو

(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۲۰)

رضا خانی مؤلف تم نے اپنی کم فہمی کی وجہ سے حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ گنگوہی کے ایک شعر کو اپنی سینہ زوری اور خیانت سے بنیاد بنا کر علماء اہلسنت دیوبند پر گنگوہ کوٹھار دیوبند کا کعبہ قرار دینے کا سنگین الزام لگا دیا لیکن اپنے بریلوی مولوی کے عقائد پر بھی نظر ثانی کر لیں یہ تمہیں کیا پیغام دے چکے ہیں اپنے بریلوی مولویوں کے پیغام کی روشنی میں آپ اپنی اصلاح کریں دن قیامت قریب ہے ہر ایک عمل کا حساب ہو گا بے خبر مت رہیں۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت بریلوی کو ان کے پیروکاروں نے عرب و عجم کا کعبہ اور قبلہ قرار دیا ہے اس پر آپ خدا را کچھ تو سوچیں اور سمجھیں کہ تم کیا گل کھلا رہے ہو۔

قارئین محترم! رضا خانی مؤلف نے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر نبوت اور رسالت کا سنگین الزام عائد کر کے قبر و حشر کے نقشہ کو بالکل بھلا دیا اب رضا خانی مؤلف کے اپنے بابا جی سرکار مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں بھی پڑھ لیجئے کہ بریلوی اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو کیسے اور کس انداز سے مقام نبوت اور رسالت پر بٹھاتے ہیں اور اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو مقام نبوت اور رسالت سوچنے کے لیے کن کن جزئیات کو بروئے کار لایا گیا حقیقت میں مولوی احمد رضا خان بریلوی حامی شرک و بدعت اور ماحی توحید و سنت کا مصداق ہیں، لیکن بریلوی اپنے اعلیٰ حضرت کے بارے میں عقیدت و محبت پر مبنی مقام اعلیٰ حضرت بریلوی میں اس قدر غلو اور مبالغہ آرائی کا جہاد عظیم کیا ہے جسے آپ حضرات پڑھ کر حیران ہوں گے کہ ان لوگوں نے ایک مولوی کو عامۃ المسلمین کے سامنے کیا بنا کر پیش کرنے چاہتے ہیں حقیقت میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے شریعت رسول کے خلاف خود ساختہ عقائد کو رواج دیا ہے۔

آپکو محفوظ رکھا؟

چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں بھی اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں یوں تحریر فرمایا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

غیر شرعی لفظ کبھی زبان مبارک پر نہ آیا اور اللہ تعالیٰ نے ہر لغزش سے آپکو محفوظ رکھا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۵۔ مکتبہ علویہ رضویہ مطبوعہ ڈبکوت روڈ فیصل آباد)

قارئین کرام! یہ شریعت مطہرہ کی طے شدہ بات ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا کوئی بھی ہر لغزش سے معصوم اور محفوظ نہیں رہتا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محفوظ ہوتے ہیں اور بریلوی مولویوں نے لفظ لغزش بول کر اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی نسبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف کر دی۔ الغرض کہ فتاویٰ رضویہ کی عبارت میں بریلویوں نے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعریف کرتے ہوئے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی برملا توجہن کی ہے اور مندرجہ بالا فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۵ کی عبارت میں بریلویوں نے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقابل میں ہی پیش کیا ہے۔ یہ صرف انبیاء کرام علیہم السلام کا خاصہ اور مقام ہے یہ مقام کسی اور کو ہرگز حاصل نہیں تو بریلوی حضرات اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو صرف امتی ہونے تک محدود رکھیں آگے مقام نبوت اور رسالت تک پہنچانے کے لیے بے جا زور مت لگائیں کیونکہ اسمیں گرفت شدید ہے خدا را کچھ سمجھو اور خوف خدا کرو دنیا میں کیا کرنے آئے ہو اور کیا کیا کر رہے ہو۔ پھر اس کے بعد بریلوی علماء اہلسنت دیوبند کی باتوں سے اس قدر سیخ پا ہو گئے کہ انہوں نے ہمیں اعلیٰ حضرت بریلوی کے مقام کو محمد و کرنے کا مشورہ کیوں دیا ہے تو اس سلسلہ میں بریلویوں نے پھر یوں آگے قدم بڑھایا اور برملا لکھ دیا کہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی خدا تعالیٰ کے شاگرد ہیں۔

شاعری میں کوئی استاذ نہیں؟

پھر ایک مقام پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد بریلوی اپنی ایک کتاب میں یوں تحریر فرماتے ہیں لگے ہاتھ وہ بھی پڑھ لیجئے۔

مولانا بریلوی باکمال شاعر تھے وہ تلمیذ رحمن تھے شاعری میں انکا کوئی استاد نہ تھا۔

(مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی کا مختصر سوانحی خاکہ ص ۳۲۔ مطبوعہ فیصل آباد)

بریلوی عقیدے والوں کا یہ بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وما علمنہ الشعر وما ینبغی لہ۔ (پارہ نمبر ۲۳ سورۃ یس آیت نمبر ۷)

(ترجمہ) اور ہم نے نبی کو شعر کا علم نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ اس کے مناسب تھا۔

ارشاد حق تعالیٰ سے تو ثابت ہو گیا کہ شعر کے علم کو حق تعالیٰ کی پاک ذات نے پسند نہیں فرمایا تو دوسری طرف بریلوی اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کو شاعری میں خدا تعالیٰ کا شاگرد ثابت کرنے کے غلط چکر میں پڑے ہوئے ہیں، لہذا بریلویوں کا عقیدہ ارشاد خدا کے سراسر خلاف ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات پاک پر بہتان عظیم ہے جس سے بریلوی ہرگز خائف نہیں۔ بلکہ بڑی جرأت اور دلیری سے اس حوالہ کو تحریر کیا ہے لیکن یہ لوگ بخوبی یاد رکھیں کہ بہتان عظیم باندھنے پر انکو آنکھیں بند ہو جانے کے بعد ضرور گرفت ہوگی کہ ہم نے ایک امتی کو بارگاہ خدا میں کیا بنا کر پیش کیا ہے۔

تلمیذ رحمن کا تصور

چنانچہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد بریلوی ”حیات مولانا احمد رضا خان“ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں

ملاحظہ فرمائیں:

مولانا بریلوی تلمیذ رحمن تھے انہوں نے کسی سے شرف تلمذ حاصل نہیں کیا۔

(حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی صفحہ ۱۵۲ مطبوعہ سیالکوٹ)

حضرات گرامی! تلمیذِ رحمٰن تو صرف اور صرف انبیاء کرام علیہم السلام ہی ہیں کہ جن کے معلم خود

ذاتِ خدا تعالیٰ ہیں تو اس لحاظ سے پھر مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے بریلویوں کیلئے نبی ہوئے۔ اب اگر بریلوی مندرجہ بالا حوالہ کی روشنی میں اپنے اعلیٰ حضرت کو نبی ماننے کو تیار نہیں ہیں تو پھر توجہ کیجئے کہ خدا تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور مسیلمہ کذاب کا لقب بھی رحمٰن تھا تو اب بریلوی حضرات خود ہی فیملہ کر لیں کہ خدا تعالیٰ کا شاگرد تسلیم کریں تو ان کو نبی ماننا پڑے گا ورنہ اپنے وقت کا مسیلمہ کذاب ثانی تسلیم کریں تو پھر اعلیٰ حضرت بریلوی اپنے وقت کا مسیلمہ کذاب ثابت ہوں گے اب بریلویوں کے لئے دو ہی راستے ہیں انکی مرضی ہے جسکو اختیار کریں یا تو خدا تعالیٰ کا شاگرد تسلیم کر کے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو بر ملا نبی ہونے کا اعلان کر دیں یا پھر اپنے وقت کا مسیلمہ کذاب ثانی ہونے کا واضح اعلان کریں تاکہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی پوزیشن واضح ہو جائے اور حضرات گرامی، تلمیذِ رحمٰن والی بات بھی پردہٴ خفا میں ہرگز نہ رہے۔ اور مسیلمہ کذاب کے لقبِ رحمٰن کے بارے میں تفصیل پڑھنے کیلئے ”الاعتبار فی التباسخ والمنسوخ من الآثار“ (از علامہ امام حافظ ابی بکر محمد بن موسیٰ الحارثی الہمدانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۲۴ باب البہر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَتَرْکُہُ) میں بسم اللہ بالجہر کے باب کا مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ جس کے پڑھنے کے بعد بریلوی تلمیذِ رحمٰن کا حوالہ تحریر کرنے سے یقیناً باز آ جائیگے۔

قارئین محترم! آپ حضرات رضا خانی بریلوی عقائد کا گہرائی سے مطالعہ کریں تو آپ کو یقیناً

رضا خانی بریلوی عقائد قرآن و سنت سے متضاد و متضاد نظر آئیں گے کیونکہ ان کے اکثر و بیشتر مسائل قرآن و سنت کے بالکل خلاف ہیں کیونکہ رضا خانی بریلویوں نے تو بس اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات کو خوب پہلے باندھ رکھا ہے اور قرآن و سنت کی تعلیمات کو تو ان حضرات نے یقیناً پس پشت ڈال دیا ہے اور کوئی رضا خانی بریلوی اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات کے مقابلے میں قرآن و سنت کی بات تو سننے کو ہرگز تیار نہیں یہ لوگ اس قدر متشدد و متعصب ہوتے ہیں کہ جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

تو یہاں پر ایک لطیفہ بھی پڑھ لیجئے

بندہ ایک مرتبہ اپنے ایک دوست حضرت مولانا سعید الرحمن صاحب تنویر مدظلہ مالک مدنی کتب خانہ نور مارکیٹ اردو بازار گوجرانوالہ بعد نماز عصر بیٹھا ہوا حضرت کے ساتھ چائے پی رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور آ کر کہنے لگا کہ ایک ایسی کتاب دے دو جو غیر مقلدین کے خلاف لکھی گئی ہو تو بندہ نے اپنے دوست سے کہا کہ تم چائے ڈالو میں اس کو کتاب اٹھا کر دیتا ہوں۔ تو بندہ نے اس شخص کو احسن الکلام اٹھا کر دے دی تو پھر اس شخص نے کہا کہ ایک ایسی بھی کتاب دے دو جو دیوبندیوں کے خلاف لکھی گئی ہو تو بندہ نے کتاب دیوبندی مذہب اٹھا کر دے دی تو وہ شخص پیسے دے کر جب جانے لگا تو ایک دم واپس ہوا اور کہنے لگا کہ جی پہلے مجھے یاد نہیں رہا کہ تم ایسا کرو ایک کتاب ایسی بھی دے دو جو بریلوی عقائد کے خلاف لکھی گئی ہو۔ تو بندہ نے اس کو قرآن مجید اٹھا کر دے دیا اور وہ اس قدر ناراض ہوا کہ اس نے تمام کتابیں واپس کر دیں کہ میں کوئی کتاب بھی لے کر نہیں جاؤں گا۔ بس یہ ایسے ہوتے ہیں ان کو خدا ہی سمجھائے یہ کسی انسان سے ہرگز نہ سمجھیں گے کیونکہ یہ اپنے آپ کو نہیں سمجھے۔

رضا خانی مؤلف کا باطل خیال

رضا خانی مؤلف نے اپنے پیشوا کی رضا خانی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کے شیخ المشائخ امام المحدثین شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ گنگوہی کے صفحہ ۷۱ کے شعر سے ایک باطل مطلب اخذ کیا ہے اور عامۃ المسلمین کو علماء اہلسنت دیوبند کے بارے میں سراسر غلط مفہوم پیش کیا ہے رضا خانی مؤلف کا مرثیہ گنگوہی سے نقل کردہ خیانت پر مبنی شعر ملاحظہ فرمائیں:

رضا خانی مؤلف کی خیانت

یہاں سے ساتھ لے چلنا ہمارا بات ہی کیا تھی -

حیرے صدقے وہاں بھی ہو ہی جاتا فضل یزدانی

(مرثیہ گنگوہی ص ۷۱)

حضرات گرامی! رضا خانی مؤلف کے تقویٰ کا بخوبی اندازہ فرمائیں کہ مرثیہ کے صفحہ نمبر ۱۷۷ کا شعر نقل کرنے میں بھی خیانت سے کام لیا حالانکہ مرثیہ گنگوہی کا مکمل شعریوں ہے جو کہ درج ذیل ہے اسے بغور پڑھ لیجئے تاکہ آپ پر رضا خانی مؤلف کا تقویٰ واضح ہو جائے۔

مرثیہ گنگوہی کا مکمل شعر

یہاں سے ساتھ لے چلنا ہمارا بات ہی کیا تھی
ترے صدقہ سے داں بھی ہو ہی جاتا فضل یزدانی

(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۷۷)

قارئین محترم! مرثیہ کے صفحہ نمبر ۱۷۷ کے شعر پر رضا خانی مؤلف نے اپنے رضا خانی مزاج شریف کے مطابق یہ سرخی قائم کر ڈالی کہ ”دیوبندیوں کا شافع محشر“۔

(بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷۷۔ طبع دوم)

حالانکہ رضا خانی مؤلف کا عامۃ المسلمین کو علماء اہلسنت دیوبند کے بارے میں یہ تاثر پیش کرنا بالکل باطل ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ کے قوانین کے تحت مرثیہ کا شعر بالکل بے غبار اور اپنے مفہوم اور معنی میں واضح ہے کہ جسمیں کسی قسم کا غلط مفہوم ہرگز ثابت نہیں ہوتا اور مرثیہ کے شعر کا اسلامی مفہوم تو بالکل صاف ظاہر ہے کہ ہمارے شیخ المشائخ امام المحدثین شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرثیہ گنگوہی کے شعر میں یہ بیان کیا ہے کہ امام الفقہاء قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ سے یعنی کہ انکی برکت سے ان کے طفیل ان کے توسل یعنی کہ وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک وہاں بھی اپنا فضل و کرم فرمائیں گے لیکن رضا خانی مؤلف نے مرثیہ کا شعر نقل کرتے وقت لفظ صدقہ کے آگے حرف سے کو حذف کر دیا حالانکہ لفظ صدقہ کے آگے حرف سے مرثیہ کے شعر کے بے غبار اور بے داغ ہونے پر شہادت دے رہا ہے اور یہ بات بھی اہل علم پر مخفی نہیں کہ۔ تھا۔ تھی۔

ہیں۔ ہے۔ سے۔ کا۔ کی۔ کے۔ وغیرہ حروف جملہ تام کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

اور اس رضا خانی مؤلف نے لفظ صدقہ سے آگے حرف سے "کو" سرے سے ہی نکال دیا جو کہ سراسر علمی خیانت ہے اور ہمارے شیخ الشائخ شیخ الہند امام الحدیث حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے مرثیہ گنگوہی کے شعر میں مسئلہ تو سل یعنی کہ مسئلہ وسیلہ کو بیان کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علماء اہلسنت دیوبند جبکہ امام الانبیاء حبیب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم و تبع تابعین اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے وسیلہ کے قائل ہیں تو پھر رضا خانی مؤلف نے کس خوشی میں مرثیہ گنگوہی پر فرسودہ اعتراض کیا اور خواہ مخواہ آنکھیں بند کر کے مرثیہ کے بے غبار شعر کو غلط ثابت کرنے پر ایڑی چوٹی کا ذور لگا دیا۔

الغرض کہ علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کا شعر مذکور کسی پہلو کے اعتبار سے بھی شرعاً قطعاً قابل گرفت نہیں اور مرثیہ کے شعر مذکور کو قابل گرفت تصور کرنا اور قابل گرفت سمجھنا ہی رضا خانی مؤلف کی کوتاہ فہمی کی دلیل ہے کیونکہ مرثیہ گنگوہی کے شعر میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ وسیلہ کو بیان کیا جسکی تفصیل آپ حضرات وسیلہ کے بارے میں علماء اہلسنت دیوبند کا اسلامی عقیدہ پڑھ لیجئے کہ جسکو علماء اہلسنت دیوبند نے اپنے عقائد کی معتبر اور مستند کتاب بنام **المہند علی المفند** یعنی عقائد علماء اہلسنت دیوبند میں تحریر کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

سوال (۱) هل للرجل ان يتوسل في دعوائه بالنبي صلى الله عليه وسلم بعد الوفاة ام لا؟

(۲) ايجوز التوسل عندكم بالسلف الصالحين من الانبياء والصديقين والشهداء واولياء رب العلمين ام لا؟

(ترجمہ) کیا وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں؟

تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء صدیقین اور شهداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے

یا نا جائز؟

الجواب :- عندنا وعند مشائخنا يجوز التوسل في الدعوات بالانبياء والصالحين من الاولياء والشهداء والصدیقین فی حیوٰتہم وبعث وفاتہم بان یقول فی دعائہ اللّٰہم انی اتوسل الیک بفلان ان تجیب دعوتی وتقضی حاجتی الی غیر ذالک کما صرح بہ شیخنا و مولانا الشاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المهاجر المکی ثم بینہ فی فتاواہ شیخنا و مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہما و فی هذا الزمان شائعہ مستفیضة بایدی الناس و هذه المسئلة مذکورة علی صفحہ ۹۳ من الجلد الاول منها فلیراجع الیہا من شاء.

جواب: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شهداء و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ ان کی حیات میں یا بعد وفات، بایں طور کہ کہیے یا اللہ میں بوسیہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کہیے چنانچہ اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم مہاجر المکی نے، پھر مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہما نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا ہے جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ (المہر علی المفید صفحہ ۳۰-۳۱۔ مطبوعہ لاہور)

حدیث شریف سے توسل کا ثبوت

عن عثمان بن حنیف (رضی اللہ عنہ) ان رجلاً ضرب البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ لی ان یعافینی فقال ان شئت اخرت لک وهو خیر وان شئت دعوت فقال ادعه فامرہ ان یوضا فیلحس وضوءاً ویصلی رکعتین ویدعو بهذا الدعاء اللّٰہم انی اسئلك واتوجه الیک یا محمد نبی الرحمة. یا محمد انی قد توجهت بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی اللّٰہم فشفعہ

طی۔ قال ابو اسحق هذا حديث صحيح. (ابن ماجه ص ۹۹ بما جاء في صلوة الحاجة)

ترجمہ اور فوائد: ”نشر الطیب معنفہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کئے جاتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ میں باب صلوة الحاجہ میں عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص
نا بیٹا، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کہ دعاء کچھئے اللہ تعالیٰ مجھ کو نائیت
دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو اس کو ملتوی رکھوں اور یہ زیادہ بہتر ہے،
اور اگر تو چاہے تو دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا کہ دعا ہی کر دیجئے آپ نے اس کو حکم دیا کہ وضو کرے
اور اچھی طرح وضو کرے۔ اور دو رکعت پڑھے اور یہ دعاء کرے کہ اے اللہ میں آپ سے درخواست
کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ بوسیلہ محمد ﷺ بنی رحمت کے۔ اے محمد میں آپ کے وسیلے سے
اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں۔ تاکہ وہ پوری ہو جائے، اے اللہ آپ کی شفاعت
میرے حق میں قبول کیجئے۔

(ف) اس سے توسل صراحۃً ثابت ہوا۔ اور چونکہ آپ کا اس کے لئے دعا فرمانا کہیں منقول نہیں۔ اس سے
ثابت ہوا کہ جس طرح توسل کسی کی دعاء کا جائز ہے اسی طرح دعاء میں کسی کی ذات کا بھی جائز ہے۔ اح

(نشر الطیب صفحہ ۲۳۸)

السجاح الحاجة (حاشیہ ابن ماجہ) میں ہے کہ اس حدیث کو نسائی، اور ترمذی نے کتاب الدعوات
میں نقل کیا ہے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔ اور بیہقی نے صحیح کی ہے اور اتنا زیادہ کہا ہے کہ وہ کھڑا ہو گیا
اور بیٹا ہو گیا۔ (حوالہ بالا)

عن مصعب بن سعد عن ابيه انه ظن ان له فضلا على من دونه من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما نصر الله هذه الامة بضعفائها ودعوتهم واخلاصهم.
رواه النسائي - وهو عند البخاري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تنصرون وترزقون

الابضعفانکم . (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۳۶)

(ترجمہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ مجھے خیال آیا کہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر مجھے فضیلت ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد فرماتے ہیں اس کے کمزور بندوں اور ان کی دعاؤں و اخلاص کے طفیل۔ روایت کیا اس کو نسائی نے۔ صحیح بخاری کی روایت میں ہے۔ تم کو نصرت اور رزق دیا جاتا ہے کمزوروں کے طفیل۔

(ف) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی ذات اور اعمال و اخلاص کے وسیلہ سے مدد مانگنا جائز ہے۔

جمہور اہلسنت والجماعت حنفیہ شافعیہ وغیرہما کے نزدیک بزرگوں کی ذوات و اعمال سے توسل کرنا جائز ہے۔

امام شافعیؒ سے توسل کا ثبوت

ابوبکر بن خطیب علی بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے سنا کہ میں امام ابوحنیفہؒ کے وسیلہ سے برکت حاصل کرتا ہوں۔ ہر روز ان کی قبر پر زیارت کے لئے حاضر ہوتا ہوں اور اس کے قریب اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی کی دعا کرتا ہوں۔ اس کے بعد جلد میری مراد پوری ہو جاتی ہے۔

(تاریخ خطیب: ص ۱۲۳، ج ۱)

حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے توسل کا ثبوت

دعاء بایں طور ”کہ الہی بحرمت نبی و ولی حاجت مرار و اکن“ جائز است۔ (مآئید مسائل: ص ۲۱)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے توسل کا ثبوت

الجواب: چونکہ اب بندہ سے سوال کیا گیا ہے تو مختصر لکھنا ضروری ہوا۔ استغاثہ (توسل) کے تین معنی

ہیں: ۱۔ ایک یہ کہ حق تعالیٰ سے دعاء کرے کہ بحرمت فلاں میرا کام کر دے۔ یہ بالاتفاق جائز ہے۔ خواہ عند القبر ہو خواہ دوسری جگہ، اس میں کسی کو کلام نہیں۔

۲۔ دوسری یہ کہ صاحب قبر سے کہے (خدا کا نام چھوڑ کر) تم میرا کام کر دو، یہ شرک ہے۔ خواہ قبر کے پاس کہے خواہ دور کہے۔ ۱۱۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۹۳)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فقال اللهم انا کننا نوسل الیک نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فحسبنا قال وانا نوسل الیک بعم نبینا فاسقنا فیسقون۔ (بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۳۷)

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب توں ہوتا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے دعاء باران کرتے اور کہتے کہ اے اللہ ہم اپنے پیغمبر ﷺ کے ذریعے سے آپ کے حضور میں توسل کیا کرتے تھے اور اب اپنے نبی ﷺ کے چچا کے ذریعے سے آپ کے حضور میں توسل کرتے ہیں۔ سو ہم کو بارش عنایت کیجئے، سو بارش ہو جاتی تھی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔ ۱۱۔ اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود اس توسل سے اول تو اس طرف اشارہ کرنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ بلا واسطہ آپ سے توسل کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ آپ کے قرابت حسیہ یا قرابت معنویہ سے تعلق دار کی واسطے سے توسل کیا جائے۔ چنانچہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث سے غیر نبی کیساتھ بھی توسل جائز نکلا جب کہ اس کو نبی سے کوئی تعلق ہو۔ قرابت حسیہ کا یا قرابت معنویہ کا۔ تو توسل بالنبی کی ایک صورت یہ بھی نکلی۔ اور اہل فہم نے کہا ہے کہ اس پر متنبہ کرنے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل کیا۔ نہ اس لیے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کے بعد توسل جائز نہ تھا۔ جب کہ دوسری روایت سے اس کا جواز ثابت ہے۔ ۱۱۔ (نشر الطیب: ص ۲۵۰)

دوسرے یہ شبہ ہو سکتا تھا۔ کہ شاید توسل کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے آپ کے سوا کسی اور شخص کے ساتھ توسل جائز نہیں۔ اس شبہ کا ازالہ کرنے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل کیا۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ دوسرے صلحاء کے ساتھ بھی توسل جائز ہے۔

قارئین محترم! رضا خانی مؤلف نے مرثیہ گنگوہی کے صفحہ نمبر ۱۷ کے مندرجہ ذیل شعر پر اس قدر سخت پائے ہوئے کہ پر کا پرندہ بنا دیا۔

ترے صدقہ سے داں بھی ہو ہی جاتا فضل یزدانی

(مرثیہ گنگوہی ص ۱۷)

جبکہ مرثیہ گنگوہی کے شعر میں اس بات کی صراحت ہے کہ ترے صدقہ سے داں بھی ہو ہی جاتا فضل یزدانی تو اس مندرجہ بالا شعر میں رضا خانی مؤلف نے لفظ صدقہ پر بے جا اعتراض کیا ہے حالانکہ علماء اہلسنت دیوبند کی کتب میں اس بات کی تصریح ہے کہ لفظ ترے صدقہ سے، تیرے طفیل سے، تیرے وسیلہ سے، تیری برکت سے دعا کرنا بلا کراہت جائز ہے جیسا کہ بندہ نے تفصیلی فتویٰ سابقہ اوراق پر المہند علی المہند عقائد علماء دیوبند پر مبنی کتاب سے نقل کر دیا ہے اور اس کے علاوہ روایت بخاری شریف اور حدیث شریف کی کتاب ابن ماجہ، فتاویٰ رشیدیہ، تاریخ خطیب مآۃ مسائل از حضرت مولانا شاہ اسحاق محدث دیوبند رحمۃ اللہ علیہ اور نشر الطیب کے حوالہ جات سے ثابت کر چکا ہے کہ علماء دیوبند کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء کرام علیہم السلام اور صلحاء و اولیاء اللہ و شہداء اور صدیقین کا توسل جائز ہے تو پھر لفظ صدقہ سے دعا کرنے پر رضا خانی مؤلف کا اعتراض سراسر باطل ہے۔

لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرثیہ گنگوہی کے شعر کو دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے شرعی قوانین کے تحت بالکل بے غبار ثابت کیا ہے اور ہماری تمام تر تفصیلات کے باوجود اگر رضا خانی مؤلف کو اطمینان نصیب نہیں ہوا تو پھر بھی علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کے شعر کو رضا خانی تعلیمات کے ترازو میں

وزن کر رہا ہے تو لیجیے پھر ہم رضا خانی مؤلف کی خدمت میں بریلوی مولویوں کے چند اشعار پیش کرتے ہیں کہ ان تمام رضا خانی اشعار کی روشنی میں علماء اہل سنت دیوبند کے مرثیہ صفحہ نمبر ۷۱ کے شعر کا ترجمہ اور مفہوم سمجھیں اور اپنے رضا خانی اشعار پر نگاہ کریں اور ان تمام اشعار کا بغور مطالعہ کریں تو پھر فیصلہ فرمائیں کہ مرثیہ علماء اہل سنت دیوبند کے شعر پر فرسودہ اعتراض کرنے کا کاروبار کیسا۔ رہا آپ سرمدت رضا خانی بریلوی مولویوں کے اشعار ملاحظہ فرمائیں رضا خانی بریلوی مولویوں کے اشعار پڑھیں تاکہ آپ پر یہ بات واضح ہو جائے کہ سب کچھ یہ حضرات اپنے پیروں اور مولویوں ہی سے مانگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا نام تو صرف بطور برکت کے استعمال فرماتے ہیں کیونکہ جب رضا خانی مولوی ہر مشکل پیروں اور مشائخ سے پوری کراتے ہیں تو ان حضرات کی کون سی چیز باقی رہ جاتی ہے جو یہ ذات خدا سے مانگتے ہیں۔ رضا خانی بریلوی مؤلف مرثیہ گنگوہی کے صفحہ ۷۱ کے شعر کا دندان شکن جواب اپنے بریلوی مولویوں کے اشعار کی روشنی میں بخوبی سمجھ لیں تاکہ ہر قسم کی ذہنی الجھن بالکل دور ہو جائے اور جس لفظ صدقہ پر تم پریشان ہو رہے ہو اسی لفظ صدقہ کو اپنے بریلوی مولویوں کے اشعار کی روشنی میں بخوبی سمجھ لو تو بندہ رضا خانی مؤلف کو مرثیہ گنگوہی کے صفحہ ۷۱ کے شعر کا مطلب اور ترجمہ سمجھانے کے لیے تمہارے مولویوں کے اشعار قنوک کے حساب سے نقل کر رہا ہے تاکہ ان کو سمجھو اور پھر غور و فکر کرو کہ تم کس طرف بھٹکے جا رہے ہو۔ لہذا مرثیہ گنگوہی صفحہ ۷۱ کے شعر کے جواب میں بریلوی اشعار ملاحظہ فرمائیں اور رضا خانی بریلوی کے پھولوں کی خوشبو سونگھیں :

- ☆ تو مصطفیٰ کے فضل سے مسند نشین غوث ہے کر قادری صدقہ عطا یاسیدی احمد رضا
☆ اچھے میاں کے صدقہ میں میاں اچھاؤں کو لڑ کرے داتا تارا نوری بھلا یاسیدی احمد رضا
☆ آل رسول احمدی کے صدقے میں یا مرشدی بندہ مجھے اپنا بتا یاسیدی احمد رضا
☆ صدقہ میں نور اللہ کے تو نور سرتا پا بتا دے ڈال صدقہ نور کا یاسیدی احمد رضا

تیرے مقدس ہاتھ میں نے دیا ہے اپنا ہاتھ ☆ رکھ لاج اسکی سردار یاسیدی احمد رضا
جب جان کنی کا وقت ہو رہی شیطان کرے ☆ حملہ سے اس کے لے بچایا سیدی احمد رضا
روز قیامت لوگوں میں جب شور رستا خیز ہو ☆ دامن میں اپنے لے چھپایا سیدی احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نعمۃ الروح ص ۶۔ مطبوعہ رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی انڈیا)

قادر یو تم کو مژدہ سر پہ ہیں غوث الوریٰ ☆ رضویو خوش ہو کہ حامی ہیں شہ احمد رضا
دو جہاں میں سر پہ سایہ ہے جناب غوث کا ☆ نزع و محشر میں حفاظت کرنے والے میں رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نعمۃ الروح ص ۷۔ مطبوعہ بریلی انڈیا)

ہاتھ میں جب ایسا دامن ہے تو کیوں مایوس ہوں ☆ یہ وسیلے تو بڑھادیے ہیں ہمت اور بھی
جس کا ہے کوئی وسیلہ اس کو ہے دُونی امید ☆ رحمتیں اسکی طرف کرتی ہیں سبقت اور بھی
یوں تو اسکی رحمتیں ہیں عاصیوں ہی کے لیے ☆ ہوگی پیاروں کی شفاعت کی حمایت اور بھی
جو وسیلہ لے کے حاضر ہوگا اس دربار میں ☆ دوڑ کر لے گی اُسے آغوش رحمت اور بھی
اپنے اپنے پیشوا کے ساتھ سب ہوں گے وہاں ☆ تھامے دامان پیران طریقت اور بھی

ایسے بدر ہا ہوں گے ان اچھوں کے طفیل

دانت سے دائیں گے سب انگشت حیرت اور بھی

مژدہ اے وابستگان رشتہ ہائے سلسلہ ☆ اس ذریعہ سے قوی ہوتی ہے نسبت اور بھی
مغفرت کے گر چہ صد ہا وسیلے آئے مذاق ☆ پیر کا دامن ہے اک بخشش کی صورت اور بھی
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نعمۃ الروح صفحہ ۱۴۔)

مقام اشاعت رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی شریف انڈیا)

جان و دل اولیاء حضرت احمد رضا ☆ نائب غوث الوریٰ حضرت احمد رضا

مخو خطائیں کرو ہم پہ عطا نہیں کرو ☆ اب تو حجاٹ اٹھ گیا حضرت احمد رضا
خدمت دیں کے صدقے آپکو سب کچھ ملے

ہو مرا حصہ عطا حضرت احمد رضا

مرتے نہیں اولیاء اُن کی فتا ہے بقا ☆ زندہ ہیں واللہ رضا حضرت احمد رضا
ملنے میں ہے دیر کیا ہاتھ کرم کے اٹھا ☆ اے مرے حاجت روا حضرت احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۲۰۔ مطبوعہ بریلی انڈیا)

مورے پیارے رضا تورے آگے میں لایا ہوں خالی گاگریا

صدقہ شہ بغداد کا بھر دے برکات سے سوری گاگریا

(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۳۶۔ مطبوعہ بریلی انڈیا)

دیکھو رضا کے در سے فیض عام جاری ہے ☆ مخلوق لاری ہے احمد رضا کی گاگر
زرم کا اس میں پانی کوثر کا آئیں شربت ☆ جنت سے آرہی ہے احمد رضا کی گاگر
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۳۷۔ مطبوعہ بریلی انڈیا)

خواجہ کے دریائے کرم سے قیس چلو پھر لائیں گے گاگریا :

(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۳۸۔ مطبوعہ بریلی انڈیا)

گدائے دہر کو جو ایک ساعت میں کرے سلطان ☆ وہ اک قطرہ ہے عبدالمصطفیٰ کی پیاری گاگر
چمن پھولا کھلیں کلیاں غزل خواں ہو گئی بلبل ☆ ملا قطرہ جو اس ابر سخا کی پیاری گاگر

ہزاروں پینے والے مست ہو بیٹھے ہیں پی پی کر

نرالا فیض ہے میرے پیار کی پیاری گاگر

ملک حور پری جن و بشر آپس میں خوش ہو کر ☆ نظارہ کرتے ہیں احمد رضا کی پیاری گاگر

ملے دربار سے صدقہ گدائے سیف حاضر ہے ☆ بھلا ہو آپ سے شان عطا کی پیاری گاگر کا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۳۸-۳۹۔ مطبوعہ بریلی انڈیا)

صدقے تری گاگر کے کیا نور برستا ہے ☆ کس شان سے انھی ہے اے پیارے رضا گاگر
ایمان میں جان آئے مل جائے جواک قطرہ ☆ بیشک ہے ہوا تجھ میں وہ آب لقا گاگر
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۴۰۔ مطبوعہ بریلی انڈیا)

ہیں اچھے میاں آج تشریف فرما ☆ یہ ہے ان کے احمد رضا خاں کا صندل
نہ بھگو ادھر آؤ اے درد مندوں ☆ یہ ہے مرہم راحت جاں کا صندل
برستی ہے رحمت چمکتی ہے قسمت ☆ یہ ہے باعطا ابر نیساں کا صندل
الہی میرے پیر و مرشد کا صدقہ ☆ ہو درماں میرے درد نہاں کا صندل
زمین کا دماغ آسماں پر نہ کیوں ہو ☆ کہ اٹھا ہے سلطان ذی شاں کا صندل
ہیں فردوس کے حور و غلاماں بھی شامل ☆ کہ ہے قیس احمد رضا خاں کا صندل
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۴۰-۴۱۔ مطبوعہ بریلی انڈیا)

درد دکھ کی دے دوا احمد رضا ☆ جان صدقے دلِ قدا احمد رضا
درد کی کچھ کر دو احمد رضا ☆ میری دل کو دے شفا احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۴۲۔ مطبوعہ بریلی انڈیا)

تیرے صدقہ خاتمہ ایماں پہ ہو ☆ ابن اسماعیل کا احمد رضا
فضل سے آقا کے شافع آپ ہیں ☆ بعد غوث انبیاء احمد رضا
میری میرے اقربا احباب کی ☆ التجا ہے التجا احمد رضا
حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو ☆ اپنے سایہ میں چلا احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۴۶-۴۷۔ مطبوعہ بریلی انڈیا)

دونوں عالم میں ہے تیرا آسرا ☆ ہاں مدد فرما شہا احمد رضا
 حشر میں جب ہو قیامت کی تپش ☆ اپنے دامن میں چھپا احمد رضا
 جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے ☆ جام کوثر کا پلا احمد رضا
 اور جو احباب سنی ہیں میرے ☆ سب پہ ہو فضل خدا احمد رضا
 میرے دل کی سب مرادیں دیجئے ☆ واسطہ ہے غوث کا احمد رضا
 سر شیطان سے بچاؤ وقت نزع ☆ میری ایماں کو شہا احمد رضا
 تجھ سے تھکوا ملتا ہے اعظمی ☆ اس کو کر لے اپنا یا احمد رضا
 نور ملتا ہے ترے در کا شہا ☆ نور فرمادے عطا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۳۸۔ مطبوعہ رضوی کتب خانہ بہار پور بریلی انڈیا)

اب رضا خانی مؤلف کی خدمت میں گزارش ہے کہ مندرجہ بالا مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ
 نغمۃ الروح کے رضا خانی اشعار کا جو جواب آپ کا ہے پس وہی جواب علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ نگاروں
 کے شعر کا جواب ہے۔

سینہ زوری کی عجیب حرکت

رضا خانی مؤلف نے اپنے خاص مشن کے مطابق مرثیہ علماء اہلسنت دیوبند قطب الاقطاب حضرت
 حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمت اللہ علیہ کے ملفوظات طیبات بنام شائیم امدادیہ اور امداد المصنق کے حوالے
 سے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۷۲-۲۰۳-۲۴۴-۳۶۳-۴۳۲ پر رضا خانی سینہ زوری کا مظاہرہ کرتے
 ہوئے اشعار تو نقل کر دیئے مگر ان اشعار سے قبل شائیم امدادیہ اور امداد المصنق کے اشعار سے متعلق تحریر شدہ
 طویل ترین ملفوظ کی عبارت کو حکم اعلیٰ حضرت بریلوی سمجھ کر نظر انداز کر دیا تاکہ عامۃ المسلمین کی رہنمائی

کرنے کی بجائے انکو رضا خانی فعل پیش کیا جاسکے اب رضا خانی مؤلف کی خیانت پر مبنی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

رضا خانی مؤلف کی خیانت

(۱)

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا ☆ آپکا دامان پکڑ کر یوں کہوں گا بر ملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(شائتم امداد یہ بلفظہ دیوبندی مذہب ۳۷ طبع دوم)

نوٹ: شائتم امداد یہ کے مندرجہ بالا شعر کی عبارت اور مرثیہ گنگوہی کے صفحہ نمبر ۷۱ کے شعر کی عبارت پر رضا خانی مؤلف نے دونوں پر یہ سرخی قائم کی کہ ”دیوبندیوں کا شافع محشر“۔

(بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۷)

(۲)

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا ☆ آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا ادروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا ☆ بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یوں کہوں گا بر ملا ☆ اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(شائتم امداد یہ ۱۶۵ بلفظہ دیوبندی مذہب ۲۰۳ طبع دوم)

(۳)

تم ہواے نور محمد خاص محبوب خدا ☆ ہند میں ہوتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ
تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا ☆ عشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا ☆ آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

(امداد المشتاق ۱۱۶۔ بلفظہ دیوبندی مذہب ۲۳۳۔)

(۴)

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا ☆ بند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ
 تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا ☆ عشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہیں دست دیا
 اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا ☆

(شائلم امدادیہ ۱۶۵۔ بلفظہ دیوبندی مذہب ۳۶۳ طبع دوم)

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا ☆ آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
 تم سوا ادروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا ☆ بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
 آپکا دامن پکڑ کر یوں کہوں گا بر ملا ☆ اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(شائلم امدادیہ ۱۶۶۔ بلفظہ دیوبندی مذہب ۳۳۲ طبع دوم)

مندرجہ بالا علماء اہلسنت دیوبندی کی کتاب شائلم امدادیہ اور امداد المشتاق
 اور مرثیہ گنگوہی کے اشعار کا تفصیلی جواب بریلوی کتاب کے اشعار کی
 روشنی میں ملاحظہ فرمائیں

قارئین کرام: رضا خانی مؤلف کا کچھ عجیب ذوق ہے کہ شائلم امدادیہ اور امداد المشتاق سے نقل
 کردہ اشعار جبکہ کتاب میں ایک ہی صفحہ پر موجود تھے تو رضا خانی مؤلف نے محض اپنی رضا خانی جذبات
 کو تسکین دینے کی خاطر اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا، اس شعر کو اور اس کے ساتھ بقیہ اشعار رضا خانی
 مؤلف نے اپنی کتاب کے مختلف صفحات پر نقل کیے ہیں ہم نے نمونہ کے طور پر جس ترتیب سے اشعار
 رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب میں نقل کیے ہم نے بھی اس ترتیب سے انہی صفحات سے اشعار کو نقل کر کے
 آپ حضرات پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ رضا خانی مؤلف نے ایک ہی حوالہ کو بار بار اپنی کتاب کے مختلف

صفحات پر تحریر کر کے کتاب کی ضخامت بڑھا کر اپنے چند رضا خانی بریلویوں سے داد تحسین حاصل کی لیکن ان رضا خانی بریلویوں کی سمجھ بوجھ پر ہم حیران ہیں کہ ایک ہی حوالہ کو کئی بار تحریر کرنے پر اور خیانت پر مبنی حوالہ جات کو نقل کرنے پر رضا خانی بریلوی اپنے مولوی کی کتاب کے بارے میں ”دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ“ کا تصور کیسے بیٹھے ہیں حالانکہ اس رضا خانی مؤلف نے علماء اہلسنت کا علمی محاسبہ ہرگز نہیں اور نہ ہی یہ محاسبہ کر سکتا ہے کیونکہ جب مولوی احمد رضا خان بریلوی علمی محاسبہ نہیں کر سکا تو یہ بیچارہ کس باغ کی مولیٰ ہیں تو عامۃ المسلمین پر یہ بات واضح رہے کہ رضا خانی مولوی غلام مہر علی نے اپنی کتاب میں علماء اہلسنت دیوبند کا علمی محاسبہ قطعاً نہیں کیا بلکہ محاذِ ضرر در کیا ہے یعنی کہ علماء اہلسنت دیوبند کی صحیح اور بے غبار عبارات سے عامۃ المسلمین کو ایک عظیم دھوکہ تو خوب دیا ہے جیسا کہ اس رضا خانی مؤلف نے قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات طیبات پر مبنی کتاب شائم امدادیہ اور امداد المشتاق کا حوالہ نقل کرنے میں عامۃ المسلمین کو ایک عظیم دھوکہ یہ دیا ہے کہ آپ حضرات مرشد دیوبند اہلسنت کی کتاب کی اصل طویل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

شائم امدادیہ اور امداد المشتاق کی اصل طویل ترین مکمل عبارت پڑھیے

فرمایا کہ مولانا مولوی محمد صادق صاحب بیان فرماتے تھے کہ چالیس برس سے مجھے اور میاں جی نور محمد صاحب سے ملاقات ہے اس چالیس سال میں کبھی آپ کی تکبیر اوئی فوت نہیں ہوئی۔ الاستقامة فوق الکرامة۔ آپ کی استقامت اعلیٰ درجہ کی ہے۔

فرمایا کہ میں نے ایک بار حضرت پیر و مرشد کی شان میں ایک تمغہس کہا چونکہ مجھ میں تاب سنانے کی نہ تھی۔ کسی اور کی معرفت حضرت کو سنوایا آپ نے فرمایا کہ خدا اور رسول کی صفت و ثنائیاں کرنا چاہیے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے غیر خدا اور رسول کی مدح نہیں کی تیسرے روز حضرت نے فرمایا شاہ عبدالرحیم

صاحب نے تم کو سرخ رنگ کا جوڑا عنایت کیا ہے۔ گویا وہ خلعت صلہ اس محسن کا تھا۔ فرمایا کہ کپڑے رنگین سرخ کنایہ دوا مرکا ہوتے ہیں ایک مرتبہ محبوبیت۔ دوم شہادت محبوبیت کا مرتبہ تو بڑے لوگوں کو ملتا ہے ہم کیسے اس کے مستحق ہو سکتے ہیں البتہ مرتبہ شہادت عطا ہو تو بعید نہیں (یہ محض آپ کا انکسار ہے ورنہ مرتبہ محبوبیت میں کیا کلام ہے تمام مخلوق عوام و خواص کا آپ کو بنظر محبت دیکھنا اس کی دلیل ہے جیسا کہ صحاح ستہ میں حدیث وارد ہے کہ جب خدا کسی کو اپنا محبوب بناتا ہے جبرائیل امین سے کہتا ہے کہ ہم نے فلاں شخص کو اپنا محبوب بنایا ہے تم اس کو اپنا محبوب سمجھو اور آسمان و زمین میں اسکی محبوبیت کی منادی کر دو پھر تمام مخلوق اس سے بنظر محبت پیش آتی ہے)۔

اس محسن کے چند اشعار یہ ہیں:

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا ☆ ہم میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ
تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا ☆ عشق کی پرسن کے باتین کا نپتے ہیں دست دیا
تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا

جام الفت سے ترے میں ہی نہیں اک جرء نوش ☆ سینکڑوں در پر ترے مدہوش ہیں اے میلر دوش
دل میں ہے اگلے بھرا اک بادۂ وحدت کا جوش ☆ پرہی کھراٹھے ہیں جب ہے آیا انگو ہوش
تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا ☆ تمہارے سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جسوقت قاضی ہو خدا ☆ آپکا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا بر ملا
تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا

(شائلم امدادیہ ص ۱۶۵-۱۶۶)

حضرات گرامی! شائلم امدادیہ اور امداد المصنق کے اشعار پر رضا خانی مؤلف نے اپنی سینہ

زوری سے بے جا اعتراض کیا ہے لیکن علماء اہلسنت دیوبند کی طرف سے رضا خانی مؤلف کو ہم ان اشعار کا مزید جواب پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں: کہ مرشد اہلسنت دیوبند قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار جو شائتم امدادیہ ص ۱۶۵-۱۶۶ اور امداد المشاق ص ۱۱۶، پر مرقوم ہیں کہ دیکھو رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے مختلف صفحات یعنی کہ ۳۷-۲۰۳-۲۲۲-۳۶۳-۴۳۲، پر نقل کیے ہیں وہ تمام اشعار شرعاً ہرگز قابل اعتراض نہیں اگر شرعی طور پر قابل گرفت ہوتے تو پھر رضا خانی مؤلف کو چاہیے تو یہ تھا کہ ان اشعار کے خلاف کوئی دلیل شرعی پیش کرتے لیکن ہرگز ایسا نہیں کیا بلکہ عامۃ المسلمین کو اہام میں مبتلا کرنے کے لیے اپنی رضا خانی چال بازی کا عظیم مظاہرہ کیا کیونکہ یہ سلسلہ سلوک طریق حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کامل سے اعانت و توجہ کی درخواست کر رہے ہیں چنانچہ اشعار میں عبارت کا یہ جملہ بھی موجود ہے پھر خوف کیا عشق کی، کے الفاظ اس بات پر شاہد ہیں کہ یہ عبارت کا جملہ علاوہ ازیں:

سن کے باتیں کانپتے دست و پا

یہ الفاظ بھی اس بات پر شہادت دے رہے ہیں کہ ظاہری اُستاذ اور شیخ سے ایسی درخواست منع نہیں تو باطنی شیخ اور اُستاذ سے کیوں جائز نہیں۔ اوروں سے ہرگز نہیں ہے التجا۔ اس مصرعہ میں اوروں سے مراد دیگر مشائخ عظام ہیں اور قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اشعار میں یہ فرما رہے ہیں کہ میرے واسطے میرا شیخ کامل ہی کافی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے مستغنی ہونا ہرگز مقصود نہیں اور اشعار میں الفاظ کے عموم سے دھوکہ نہ کھائیں اور نہ ہی عامۃ المسلمین کو رضا خانی دھوکہ دیں۔

علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ

علماء اہلسنت دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کا عقیدہ ہے کہ مافوق الاسباب امور میں سوال اور

استعانت اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے ساتھ ہی خاص سمجھتے ہیں اور مخلوق سے مافوق الاسباب امور میں استعانت کا عقیدہ رکھنا صریح شرک اور کفر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک مافوق اسباب طریق پر خود ہی متصرف ہے اور وہ خود ہی تمام کائنات کو تدبیر کرتا ہے نہ تو اس کا کوئی مشیر ہے اور نہ وزیر اور نہ اس نے اپنے کام کسی اور کے سپرد کیئے ہیں عالم اسباب کے تحت کسی کو سلطنت اور حکومت دے کر اس کو معنی رادر مالک اور دولت و مال میں متصرف قرار دینا محل نزاع نہیں ہے اور دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے بشرطہ کہ کسی کو عقل و فکر سے کچھ حصہ ملا ہو اور عدم فہم کا یہی کائنات جب بدل جاتا ہے تو بہت ہی دور جا پھینکتا ہے۔

امام المحدثین شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ استعانت کے بارے ایک فقید وایاک نستعین کے تحت نہایت مختصر اور جامع بیان کیا ہے ملاحظہ فرمائیں اسکی ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے ہاں اگر کسی مقبول بندہ کو محض واسطہ رحمت الہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ ہی سے استعانت ہے۔

(تفسیر عثمانی ص ۲ مطبوعہ کراچی)

اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ مخلوق کی اعانت ماتحت الاسباب ہوتی ہے جبکو عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور مخلوق کے دل میں کسی کی اعانت کا داعیہ اور محرک پیدا کرنا بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کا فعل ہے اور اسباب کے تحت مخلوق جو کسی کی اعانت کرتی ہے اور جو کر سکتی ہے تو وہ ظاہری اعانت ہے جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ عزیزی اور تفسیر عزیزی میں تحریر کیا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

اور اگر یہ دنیوی اور دینی امور کے لیے عام ہے تو وجہ اس اختصاص کی یہ ہے کہ جو شخص کسی غیر کی اعانت کرتا ہے تو اس کا انتہائی کام یہ ہے کہ اس کے دل میں غیر کی اعانت کا سبب پیدا کر دیا جائے اور یہ کام صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے تو گویا بندہ یوں کہتا ہے کہ تیرے بغیر میری اعانت کسی سے ممکن نہیں مگر جیسا کہ

تو اسکی اعانت فرمائے کہ تو اعانت کے اسباب پیدا کر دے پھر تو اس کے دل میں میری امداد کا داعیہ پیدا کر دے سو میں وسائط سے قطع نظر کرتے ہوئے اور تیری امداد کے بغیر اور کچھ نہیں دیکھ رہا۔

(تفسیر عزیزی پ ۱ ص ۳۵)

نوٹ: ہر قسم کی استعانت اللہ تعالیٰ سے مختص ہے خلق کے درجہ میں تو بالکل ظاہر ہے اور کسب کے درجہ میں بایں طور کہ بندہ کو اسباب و آلات اعضا و جوارح وغیرہ عطا کرنا پھر ان میں اثر ڈالنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بندہ کو جس قدر اختیار حاصل ہے وہ ماتحت الاسباب غیر مستقل اور کسب ہے جس کے متعلق حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر عزیزی میں تحریر کیا جسکو آپ حضرات نے بخوبی پڑھا ہے اب اس کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ عزیزی کا اقتباس بھی پڑھ لیجئے:

(۱) کہ مدد چاہنا دو طور پر ہوتا ہے ایک طور یہ ہے کہ کوئی مخلوق دوسری مخلوق سے مدد چاہے جیسے امیر اور بادشاہ سے نوکر اور فقیر اپنی حاجتوں میں مدد چاہتے ہیں اور عوام الناس ایسا ہی اولیاء اللہ سے یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارا فلاں مطلب حاصل ہو جائے اس طور سے مدد چاہنا شرعاً زندہ اور مردہ سب سے جائز ہے۔

(۲) دوسرا طور مدد چاہنے کا یہ ہے کہ جو چیزیں خاص اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہیں مثلاً لڑکا دینا یا پانی برسانا یا بیمار یوں کو دفع کرنا یا عمر زیادہ کرنا یا ایسی اور چیزیں جو خاص اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہیں ایسی چیزوں کے لیے کسی مخلوق سے کوئی شخص التجا کرے اور اس شخص کی نیت یہ نہ ہو کہ وہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارا مطلب یہ حاصل ہو تو حرام مطلق ہے بلکہ کفر ہے اور اگر کوئی مسلمان اولیاء اللہ سے اس ناجائز طور سے مدد چاہے یعنی انکو قادر مطلق سمجھے خواہ وہ اولیاء اللہ زندہ ہوں یا وفات شدہ تو وہ مسلمان اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ (فتاویٰ عزیزی مترجم ص ۵۷ طبع کراچی)

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ عزیزی کی عبارت میں استمداد کی پہلی قسم وہی ہے جو ماتحت الاسباب اور کسب کے درجہ میں ہے جو بقول حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرع میں جائز ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو خلق کے درجہ میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ مستقل و منفرد ہے جس میں بندے کا کچھ اثر اور دخل نہیں اور وہ مافوق الاسباب ہے اس قسم کی استمداد مخلوق سے طلب کرنا حرام بلکہ کفر ہے۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ عزیزی میں اولیاء اللہ کی ارواح سے استمداد کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

ایک قسم یہ ہے کہ اس طریقہ سے زندہ اولیاء اللہ سے بھی استمداد کرتے ہیں اور وہ طریقہ یہ ہے کہ یہ سمجھے کہ ان اولیاء اللہ کی دعا جلد قبول ہوتی ہے اور اکثر قبول ہوتی ہے اور اس خیال سے انکو اپنے مطالب کی درخواست کے لیے واسطہ قرار دیوے اور صرف یہ سمجھے کہ اولیاء اللہ صرف واسطہ اور بمنزلہ آلہ کے ہیں اور اس کے سوا اور کوئی دوسرا خیال نہ کرے کہ معاذ اللہ یہ اولیاء اللہ قادر مطلق ہیں بلکہ انکو صرف بمنزلہ عینک کے سمجھے اور یہ بلاشبہ جائز ہے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ مستقل طور پر اپنی مراد اولیاء اللہ سے مانگے اور یہ سمجھے کہ مراد حاصل کر دینے میں یا خدا مراد پوری کرنے میں انکو بالاستقلال اختیار ہے اور یہ جانے کہ یہ اولیاء اللہ حق تعالیٰ کے قرب کا ایسا مرتبہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر اپنی مرضی کے تابع کر سکتے ہیں اور یہی طریقہ ہے کہ عوام جس طریقہ سے استمداد کرتے ہیں یعنی عوام اسی طریقہ سے اولیاء اللہ وغیرہ سے مدد مانگتے ہیں اور یہ طریقہ خالص شرک ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ کے مشرکین اس سے زیادہ اور کوئی دوسرا امر اپنے بتوں کے حق میں اعتقاد نہ رکھتے تھے۔ (فتاویٰ عزیزی مترجم ص ۱۸۰۔ مطبوعہ کراچی)

علاوہ ازیں رضا خانی مؤلف کا مرشد دیوبند اہلسنت کے اشعار پر اپنی ذہنی تسکین کی خاطر ”دیوبندیوں کا شافع محشر“ کی سرخی قائم کرنے کا رضا خانی فعل بھی یقیناً قابل نفرت ہے تو اسکی ذہنی تسکین کا جواب بھی

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے پڑھ لیجئے:

عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من امتی من یشفع للفنّام من الناس ومنهم من یشفع للقبیلة ومنهم من یشفع للعصبة ومنهم من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنة.

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۸۰ باب ما جاء فی الشفاعة)

(ترجمہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ ایک گروہ کی شفاعت کریں گے کچھ ایک قبیلے کی کچھ ایک جماعت کی اور کچھ ایک شخص کی حتیٰ کہ وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

عن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی ایت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنة و بین الشفاعة فاخترت الشفاعة وھی لمن مات لا یشرک باللہ شیئاً. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۰ باب ما جاء فی الشفاعة)

(ترجمہ) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام آیا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ اللہ تعالیٰ میری آدمی امت کو جنت میں داخل کر دے یا میں شفاعت کروں میں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ شفاعت ہر اس مسلمان کو حاصل ہوگی جو شرک پر نہیں مرے گا۔

عن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع يوم القيامة ثلاثة الانبياء ثم العلماء ثم الشهداء. (سنن ابن ماجہ باب ذکر الشفاعة)

(ترجمہ) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے انبیاء کرام، پھر علماء کرام، پھر شہداء۔

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناسید ولد آدم ولا فخر وانا اول من تنشق

الارض عنه يوم القيمة ولا فخر والاول شافع واول مشفع ولا فخر ولواء الحمد بيدى يوم القيمة ولا فخر. (سنن ابن ماجه باب ذكر الشفاعة)

(ترجمہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور مجھے فخر نہیں اور سب سے پہلے قیامت کے دن زمین میرے لیے پٹھے گی (اور میں قبر سے نکلوں گا) اور مجھے فخر نہیں اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور مجھے فخر نہیں اور حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور مجھے فخر نہیں۔

عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان السقط ليراهم ربه اذا دخل ابويه النار فيقال ايها السقط المراهم ربه ادخل ابويك الجنة فيجرهما بسرره حتى يدخلهما الجنة.

(سنن ابن ماجه باب ماجاء فيمن اصاب بسقط)

(ترجمہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ناتمام بچہ کے حمل کا جو ساقط ہو گیا جب اپنے والدین کو جہنم میں جاتے ہوئے دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کچے حمل کے جھگڑا لو بچہ جا اپنے والدین کو جنت میں لیجاوہ اپنے والدین کو اپنی ناف کے ناڑوں سے باندھ کر گھسیٹ کے جنت میں لیجائے گا۔

نوٹ: مندرجہ بالا احادیث پاک سے مسئلہ وسیلہ اور شفاعت ثابت ہو چکا ہے حتیٰ کہ ایک کچے حمل کا بچہ بھی اپنے والدین کے لیے وسیلہ بن جائے گا یعنی کہ خام حمل کا بچہ بھی بارگاہ خدا میں والدین کے بارے میں جھگڑا کر کے اپنے والدین کو جنت میں لے جانے کا وسیلہ بنے گا۔ اور قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ جو یقیناً قطب الاقطاب اور ولی کامل ہیں ان کے وسیلہ سے جنت کے حصول میں تمہیں کیوں اعتراض ہے مندرجہ بالا احادیث مبارکہ ہم نے مسئلہ وسیلہ اور مسئلہ شفاعت کے بارے میں اس لیے پیش کی ہیں کہ رضا خانی مؤلف نے علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ نگاروں کے صفحہ نمبر ۱ کے مندرجہ

ذیل شعر اور شائع امدادیہ کے مندرجہ ذیل اشعار پر رضا خانی مؤلف نے ”دیوبندیوں کا شافع محشر“ جیسی سرفی قائم کی جس کے جواب میں ہم نے احادیث مبارکہ بھی پیش کی ہیں وہ اشعار بھی پڑھ لیں۔ بلکہ رضا خانی مؤلف نے خواہ مخواہ قابل اعتراض سمجھا۔

یہاں سے ساتھ لے چلتا ہمارا بات ہی کیا تھی
تیرے صدقہ سے واں بھی ہوئی جاتا فضل یزدانی

(مرثیہ گنگوٹی ۱۷)

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا ☆ آپ کا داماں پکڑ کر یوں کہوں گا بر ملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(بلفظ دیوبندی مذہب ۳۷، شائع امدادیہ ۱۶۶)

قارئین محترم! رضا خانی مؤلف کے غلط طریقہ کار سے ہمیں اس بات کا پورا یقین ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ و دیانت داری اور عدل و انصاف جیسی کی نعمت سے رضا خانی مؤلف کو ازل سے محروم کرنے کا فیصلہ فرما چکا ہے تب ہی تو اس مولوی نے جا بجا اپنی کتاب میں ادھر سے اور قطع و برید پر مبنی حوالہ جات کی بھرمار کی ہے اور علماء اہلسنت دیوبند کی علمی شہرت کو داغدار کرنے کے لیے اس مولوی صاحب نے کئی طرح کے ہتھ کنڈے استعمال کئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا کوئی رضا خانی حربہ بھی ہرگز کامیاب نہ ہو سکا اور ہم علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ گنگوٹی کا شعر اور شائع امدادیہ اور امداد المصنات کے اشعار کے جواب میں رضا خانی مؤلف کو رضا خانی بریلوی مولویوں کے اشعار پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں اور بریلوی کتاب کے اشعار کی روشنی میں علماء اہلسنت دیوبند کے اشعار کا ترجمہ و تشریح خوب سمجھ لیتا تاکہ تمہیں پھر کسی حنفی دیوبندی کے پاس نہ جانا پڑے۔

رضا خانی مؤلف کی خدمت میں جوابی طور پر رضا خانی بریلوی مولویوں کے اشعار مندرجہ ذیل ہیں

جنہیں پڑھ لیجئے۔ اور پھر خیر و شر کا نقشہ سامنے رکھ کر فیصلہ فرمائیں کہ شرعی قوانین کی زد میں آپ کے رضا خانی بریلوی مولویوں کے اشعار آرہے ہیں یا کہ علماء اہلسنت دیوبند کے شائع شدہ امدادیہ اور امداد المصباح وغیرہ کے اشعار آرہے ہیں۔ یقیناً ندامت سے آپ کی گردن شریف جھک جائے گی اور علاج بالمثل کے طور پر یعنی کہ جیسا مرض دیا علاج کے طور پر بریلوی مولویوں کے اشعار ضرور پڑھیں تاکہ اپنے منہ میاں مٹھو بننے والوں کو اپنی حقیقت کا بخوبی اندازہ ہو جائے کہ ہم ہیں کیا اور کیا کر رہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہیے تھا سہر دست اشعار پیش خدمت ہیں:

میرے آقا میرے داتا مجھے کھڑا مل جائے ☆ دیر سے آس لگائے ہے یہ سنا تیرا
اس عبید رضوی پر بھی کرم کی ہو نظر ☆ بد کسی چور کسی ہے تو وہ سنا تیرا
امراض روحانی و نفسانی امت کے لیے ☆ در ہے تیرا دار الشفاء یا سیدی احمد رضا
یا سیدی یا مرشدی یا مالکی یا شافعی ☆ اے دستگیر رہنما یا سیدی احمد رضا
القاب ملتے ہیں مجبور سید و ضرر و انا م ☆ کبے سے تجھ کو بر ملا یا سیدی احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نعمۃ الروح ص ۴-۵ مطبوعہ رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی انڈیا)
چل رے عبید پر خطا آبخشوادیں تجھ کو ہم ☆ یوں حشر میں دینا نہ ایا سیدی احمد رضا
احمد کا سایہ غوث پر اور تجھ پر سایہ غوث کا ☆ اور ہم پہ ہے سایہ تر ایا سیدی احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نعمۃ الروح ص ۶ مطبوعہ بریلی انڈیا)

آپ سے ایمان ملا احمد رضا ☆ میں سمجھتا ہوں کروں ابلیس ہے
تجھ سے جو کوئی پھرا احمد رضا ☆ جو پھرا تجھ سے وہ حق سے پھر گیا
اور حق اس سے پھرا احمد رضا ☆ ہاتھ ہے یہ غوث کا احمد رضا
کس کے آگے ہاتھ پھیلائیں گدا ☆ چھوڑ کر در آپ کا احمد رضا

در سے تیرے کب کوئی خالی پھرا ☆ جس نے جو مانگا ملا احمد رضا
 بے نوا میں آپ کے در کا فقیر ☆ آپ ہیں بحر عطا احمد رضا
 بے نوا بیچارہ مٹتا ہے گدا ☆ بھر دے جھولی کر عطا احمد رضا
 میرا گھر ہے ترے در کا غلام ☆ سب پہ ہو فضل خدا احمد رضا
 آپ کے قدموں کے صدقے میں مرا ☆ بول بالا ہو گیا احمد رضا
 ہو گیا مشہور مداح الحبيب ☆ ہے یہ سب صدقہ ترا احمد رضا
 تیرا دامن مل گیا سب کچھ مل گیا ☆ میں نے سب کچھ پالیا احمد رضا
 لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی ☆ میں تمہارا ہوں گدا احمد رضا
 میرے ایماں کو بچا احمد رضا ☆

ایسے نازک وقت میں ثابت قدم میں رہوں تا حشر یا احمد رضا
 روتے ہیں دشمن بھی تیری یاد میں ☆ دل پہ قبضہ ہے ترا احمد رضا
 آپ کی تربت مریضوں کے لیے ☆ بن گئی دار الشفاء احمد رضا
 (مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۸-۹، مطبوعہ بریلی ابڈیا)

مشکوں کو تو نے آساں کر دیا ☆ آئے رضا مشکل کشا دیکھا تجھے
 المدد اے شاہ اقلیم کرم ☆ دافع کرب و بلا دیکھا تجھے
 ملتجی کیوں کر نہ ہوں تجھ سے گدا ☆ بے کسوں کا ملتجی دیکھا تجھے
 کشتی رنج و مصیبت کا شہا ☆ اہل دین نے ناخدا دیکھا تجھے

(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۱۱)

پیش نظر ہیں پیر میرے دھگیر کے ☆ جلوے ہیں یہ میرے پیران پیر کے

لائے ہیں قمر کبک عصیاں سے کھینچ کر ☆ ہیں میرے حق میں ہاتھ بھی دھیر کے
ہاتھ آئی ہیں انہیں سے زمانے کی نعتیں ☆ حاجت روا ہیں فضل خدا سے فقیر کے
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۱۱-۱۲)

ہر طرف اعدائے دیں تاک میں لیس لعین ☆ المدد اے پیشوا حضرت احمد رضا
آگ میں گرنے کو تھے راہ سے پھرنے کو تھے ☆ ہم کو بچا ہے کیا حضرت احمد رضا
ہر مرض کی شفا شاہ احمد رضا ☆ درد دکھ کی دوا شاہ احمد رضا
مشکلیں میری آساں فرمائیے ☆ اے میرے مشکل کشا شاہ احمد رضا
مجھ بُرے کو بھی اچھا بنا دیجئے ☆ صدق اچھے کا یا شاہ احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۲۰-۲۱)

مقام اشاعت رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی شریف انڈیا)

ہے تقاضائے اجل انسوی منزل (وہ ہے) ☆ اے میرے مشکل کشا احمد رضا خان قادری
جب سر شمشیر پر چلنا پڑے یوم النور ☆ سر پہ ہو سایہ تر احمد رضا خاں قادری
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۲۲)

ایسا ہے مرشد میرا احمد رضا ☆ سب کا ہے مشکل کشا احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۲۵)

تیرے درکامیں بھی ہوں ادنیٰ گدا ☆ بھیک ہو داتا عطا احمد رضا
تیرے روضہ پر ہوا حاضر گدا ☆ اب نہ خالی تو پھرا احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۲۶-۲۷ مطبوعہ بریلی انڈیا)

ملتی کیوں کرنہ ہو تجھ سے گدا ☆ بے کسوں کا ملتی دیکھا تھے
کشتی رنج و مصیبت کا شاہ ☆ اہل دین نے ناخدا دیکھا تھے
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۱۱ مطبوعہ بریلی انڈیا)

رضویوں کو مژدہ کہ روز حساب ☆ ہے مدد کرنے والا ہمارا رضا
 رہنما عقدہ کشا حضرت اعلیٰ حضرت ☆ دافع رنج و بلا حضرت اعلیٰ حضرت
 گرمیبت میں کوئی چاہے مدد آقا سے ☆ دفع فرمادیں بلا حضرت اعلیٰ حضرت
 (مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۲۷)

حشر میں ہم پہ ہوگی سایہ گلن ☆ کہ یہ احمد رضا کی چادر ہے
 (مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۳۳)

دل ملا آنکھیں ملیں ایماں ملا ☆ جو ملا تجھ سے ملا احمد رضا
 (مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۴۲)

چار جانب مشکلیں ہیں ایک میں ☆ اے میرے مشکل کشا احمد رضا
 نائب غوث الوری مشکل کشا ☆ یک نظر کن سوئے ما احمد رضا
 دُور فرما دے پریشانی مری ☆ میں تیرے صدقے بقدا احمد رضا
 دونوں عالم میں بھلا ہے آپ سے ☆ ہیں میرے حاجت روا احمد رضا
 لاج والے لاج تیرے ہاتھ ہے ☆ بندہ ہے بندہ ترا احمد رضا
 لارج رکھ لے میرے پھیلے ہاتھ کی ☆ اے میرے حاجت روا احمد رضا
 جمولیاں بھر دے میری داتا میرے ☆ ہوں ترے درکا گدا احمد رضا
 خیر داتا کی کوئی کھڑا ملے ☆ دین و دنیا کا بھلا احمد رضا
 بھیک دے داتا بھکاری کھڑا ☆ بٹا ہے پاڑہ ترا احمد رضا
 میرے جگ داتا صد اسن لے میری ☆ کر بھلا ہوگا احمد رضا
 میری جمولی آہ یوں خالی رہے ☆ کر عطا کچھ کر عطا احمد رضا

دبگیری کچھے اس ہاتھ سے ☆ ہاتھ ہے یہ غوث کا احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۴۴-۴۵-۴۶)

ہے یہی دل سے دعا احمد رضا ☆ اپنے دامن میں چھپا احمد رضا
عرض کرنی ہے مجھے سرکار سے ☆ اپنے ہر ہر التجا احمد رضا
دین و دنیا میں نہ کچھ مشکل پڑے ☆ آئے میرے مشکل کشا احمد رضا
میرے داتا بھروسے پیالہ نور کا ☆ نور عرفاں ہو عطا احمد رضا
میری میرے اقربا احباب کی ☆ سب کے ہر حاجت روا احمد رضا
اقربا میرے رہیں سب شاد کام ☆ مونہ نہ دیکھیں غم کا یا احمد رضا
تیرے صدقہ خاتمہ ایمان پہ ہو ☆ ابن اسماعیل کا احمد رضا
فضل سے آقا کے شافع آپ ہیں ☆ بعد غوث انبیاء احمد رضا
میری میرے اقربا احباب کی ☆ التجا ہے التجا احمد رضا
شر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو ☆ اپنے سایہ میں چلا احمد رضا
دین حق کے رہنما احمد رضا ☆ خلق کے حاجت روا احمد رضا
جانشین حضرت مولیٰ علی ☆ ہے میرا مشکل کشا احمد رضا
دین و دنیا میں میرے بس آپ ہیں ☆ میں ہوں کس کا آپ کا احمد رضا
کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا ☆ جو دیا تم نے دیا احمد رضا
دونوں عالم میں ہے تیرا آسرا ☆ ہاں مدد فرما شہا احمد رضا
حشر میں جب ہوں قیامت کی تپش ☆ اپنے دامن میں چھپا احمد رضا
جب بانیں سوکھ جائیں پیاس سے ☆ جام کوثر کا پلا احمد رضا

سر شیطان سے بچاؤ وقت نزع ☆ میرے ایمان کو شہا احمد رضا
 قبر و نشر و حشر میں تو ساتھ دے ☆ ہو مرا مشکل کشا احمد رضا
 میرے بگڑے کام بن جائیں ابھی ☆ گر اشارہ ہو ترا احمد رضا
 اک نظر میں کام ہوتا ہے مرا ☆ یک نظر سوئے گدا احمد رضا
 تو ہے داتا اور میں مانگتا ترا ☆ میں ترا ہوں تو سرا احمد رضا
 تجھ سے تجھکو مانگتا ہے اعظمی ☆ اسکو کر لے اپنا یا احمد رضا
 نور منگتا ہے ترے در کا شہا ☆ نور فرمادے عطا احمد رضا
 (مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح ص ۳۶-۳۷-۳۸-روضی کتب خانہ بہاری پور بریلی انڈیا)
 بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبدالقادر ☆ سرباطن بھی ہے ظاہر بھی ہے عبدالقادر

(حدائق بخشش حصہ اول ص ۳۷ مطبوعہ کراچی)

ذی تصرف بھی ہے مازون بھی مختار بھی ہے

کار عالم کا مدیر بھی ہے عبدالقادر

(حدائق بخشش حصہ اول ص ۳۸ مطبوعہ کراچی)

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے ☆ کر بلائیں رد شہید کر بلا کے واسطے

(حدائق بخشش حصہ اول ص ۹۲)

غوث اعظم آپ سے فریاد ہے ☆ زندہ پھر یہ پاک ملت کیجیے

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہی ☆ اولیاء کو حکم نصرت کیجیے

میرے آقا حضرت اچھے میاں ☆ ہو رضا اچھا وہ صورت کیجیے

(حدائق بخشش ج ۱ ص ۱۲۵ مطبوعہ کراچی)

- ترا ذرہ مہ کامل ہے یا غوث ☆ ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث
کوئی سائلک ہے یا اصل ہے یا غوث ☆ وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث
دلی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں ☆ وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث
جسے مانگیں نہ پائیں جاہ والے ☆ وہ بن مانگے تجھے حاصل ہے یا غوث
فیوض عالم اُنی سے تجھ پر ☆ عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

(حدائق بخشش حصہ دوم ص ۹-۱۰)

- کہا تو نے کہ جو مانگو گے ملے گا ☆ رضا تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث
تو نور اول و آخر ہے مولیٰ ☆ تو خیر عاجل و آجل ہے یا غوث
احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو ☆ کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
تعرف والے سب مظہر ہیں تیرے ☆ تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث

(حدائق بخشش حصہ دوم ص ۱۱-۱۲)

- خدا سے لیس لڑائی وہ ہے معلیٰ ☆ بنی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث

(حدائق بخشش حصہ دوم ص ۱۵)

- مرتضیٰ شیر خدا مرحب کشا خیر کشا ☆ سردار لشکر کشا مشکل کشا امداد کن

(حدائق بخشش حصہ دوم ص ۵۹)

- یا شہید کربلا یا دافع کرب و بلا ☆ گل رخا شہزادہ گلگون قبا امداد کن
اے حسین اے مصطفیٰ راحت جاں نور عین ☆ راحت جان نور عینم رہ بیا امداد کن

(حدائق بخشش حصہ دوم ص ۶۱-۶۲)

- محتاج و گدائے و تو ذوالتاج کریم ☆ شیخ شہید عبد القادر

(حدائق بخشش حصہ دوم ص ۹۶)

تری چڑیاں ہیں تیرا دانہ پانی ☆ ترا میلہ تری محفل ہے یا غوث
(حدائق بخشش حصہ دوم ۱۳)

پیر پیراں میر میراں اے شہ جیلاں توئی ☆ انس جان قدسیان و غوث انس و جاں توئی
(حدائق بخشش حصہ دوم ۱۱۱)

اقدار کن مکن حق مصطفیٰ رادادہ است ☆ زیر تخت مصطفیٰ بر کرسی دیواں توئی
(حدائق بخشش حصہ دوم ۱۱۲)

اے بدست تو عنان کن مکن کن لا مکن ☆ دے حکمت عرش و ماتحت الثری امداد کن
(حدائق بخشش حصہ دوم ۵۸)

اب آخر پر رضا خانی مؤلف کو ہم اس کے پیر و مرشد جناب حضرت پیر سید مہر علی
شاہ صاحب آف گولڑہ شریف ضلع روالپنڈی کا فیصلہ پیش کرتے ہیں کہ حضرت
پیر سید گولڑہ شریف والے اولیاء اللہ سے استعانت طلب کرنے کے بارے
میں بایں الفاظ ارشاد فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

جناب پیر سید مہر علی شاہ صاحب آف گولڑہ شریف کا فیصلہ ملفوظ نمبر ۱۷ جمادی
الآخری ۱۳۳۲ھ یوم چہار شنبہ بعد نماز عصر۔

حضرت اقدس (پیر سید مہر علی شاہ صاحب) مسجد میں رونق افروز تھے مسمی پائندہ خان ساکن حسن
ابدال کا کوئی مقدمہ تھا جسکی وجہ سے وہ حاضر ہوا اور حضور سے استدعا کر رہا تھا اور بار بار یہی کہہ رہا تھا
کہ حضور مقبول بارگاہ الہی ہیں جو کچھ چاہیں اور جسوقت چاہیں خدا سے کرا سکتے ہیں حضور نے فرمایا ایسا مت
کہو کیونکہ یہ عقیدہ از روئے قرآن و حدیث شریف بالکل صحیح نہیں اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
مقبولوں کو اتنی طاقت بخشی ہے کہ جس امر کی طرف دل سے متوجہ ہو جائیں اللہ تعالیٰ وہ کام کر دیتا ہے لیکن یہ

ٹھیک نہیں کہ جس وقت چاہیں اور جو کچھ چاہیں ہو جائے کیونکہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چچا ابوطالب کے واسطے یہی چاہتے تھے کہ وہ اسلام لاویں اور ظہور میں ایسا نہ آیا جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب نبی کو کل اختیار نہیں تو ولی کو کس طرح ہو یہ تب ہو کہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی یا ولی کو سب اختیار دیکر آپ معطل ہو بیٹھے اور یہ بالکل برخلاف عقیدہ اسلام ہے جو لوگ نبی یا ولی کا وسیلہ ترک کر کے براہ راست خدا کو ملنا چاہتے ہیں وہ بھی راہ راست پر نہیں ہیں کیونکہ وہ اس خیال میں شیطان کے پیرو ہیں چنانچہ جب شیطان کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرے اور تعظیم میرے مقبول کی بجالائے وہ کہنے لگا کہ خدا تو ہے اس کے درمیاں کیا ضرورت ہے لہذا اس وجہ سے مردود بارگاہ ایزدی ہو گیا۔ غرض کہ بندہ بندہ ہے اور خدا خدا اقلوب نبی آدم خدا کے ہاتھ میں ہیں جس امر کو کرنا چاہے اپنے کسی مقبول کا دل اس طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اگر نہ کرنا چاہے تو اس کے دل کو اس طرف توجہ ہی نہیں دیتا اسی واسطے دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اولیاء کی اولاد بے فیض رہ جاتی ہے اور فیض کوئی اور نصیب والا لیکر چلا جاتا ہے۔

(مکتوبات طیبات معروفہ بمہر چشتیہ ص ۱۷۷ ملفوظ حضرت پیر سید جناب مہر علی شاہ صاحب آستانہ عالیہ گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی طبع اول مطبوعہ مجازی پرنٹنگ پریس بیرون موری گیٹ لاہور)

نوٹ: مندرجہ بالا مکتوبات طیبات معروفہ بمہر چشتیہ باہتمام جناب حضرت صاحبزادہ پیر سید غلام معین الدین شاہ صاحب شائع ہوئے ہیں ان میں مندرجہ بالا واقعہ کو بڑوں کی غلطی سمجھتے ہوئے کسی مصلحت کی بنا پر نکال دیا گیا ہے اور افسوس صد افسوس ہے کہ آستانہ عالیہ دربار گولڑہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین کا اصل کتاب سے ملفوظ شریف کو نکالنے کا عمل سراسر غلط ہے اور علمی دنیا میں ایسی خیانت انتہائی افسوس ناک ہے حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب تاجدار گولڑہ شریف کے ملفوظ شریف نمبر ۷۱ ماہ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۲ھ یوم چہار شنبہ کو مٹانے کی اس مجرمانہ حرکت پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔

علاوہ ازیں سر دست جناب حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب تاجدار گولڑہ شریف کا ایک اور حوالہ بھی

پڑھتے جائیے۔۔۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

ارشاد حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب آف گولڑہ شریف

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب آف گولڑہ شریف ایک برہمن نجوی کی تردید کرتے ہوئے فرماتے

ہیں ملاحظہ فرمائیں:

کہ ہماری شریعت نے ایسے امور کو اسی وجہ سے فضول کہا ہے کہ نہ حصول خیر کسی کے ہاتھ میں ہے نہ دفع ضرر کسی کے اختیار میں جو کچھ ہے خداوند تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے پس سعادت اور اس کے خلاف کے جاننے سے کیا فائدہ ہے۔

(مقالات مرضیہ المعروف ملفوظات مہر یہ ص ۱۳۷۔ مطبوعہ نور آرٹ پریس راولپنڈی)

رضا خانی مؤلف کی کج روی

رضا خانی مؤلف نے شیخ المشائخ امام المحدثین حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل شعر پر کیا ہے حضرت شیخ الہند نے اپنے مرشد فقیہ اعظم امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ میں کہا ہے وہ مرثیہ گنگوہی کا شعر ملاحظہ فرمائیں:

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا ☆ اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(مرثیہ ۳۳، بلفظ دیوبندی مذہب ۳۸ طبع دوم)

حضرات گرامی! رضا خانی مؤلف نے مرثیہ گنگوہی کا مندرجہ بالا شعر اپنی کتاب میں نقل کرنے

کے بعد یہ مکر وہ تبصرہ کر ڈالا کہ ”علماء دیوبند نے حضرت مسیح علیہ السلام کو رشید احمد گنگوہی سے مقابلے کا چیلنج

دیا ہے کیا دیوبندی مرزا سے کچھ پیچھے رہے ہیں نہیں بلکہ یہ تو اس کے استاد نکلے۔“

(بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۸، طبع دوم)

حضرات گرامی! رضا خانی مؤلف نے مندرجہ بالا مرثیہ گنگوہی صفحہ نمبر ۳۳ کا شعر اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۸ کے علاوہ اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۴۵، اور صفحہ نمبر ۲۳۹ پر بھی نقل کیا ہے اور ہم رضا خانی مؤلف کی علمی مہارت سے بے حد حیران ہیں کہ جو شخص اُردو محاورات اور ادبی تشبیہات سے اس قدر نا بلد ہوا اسکو تصنیف کے میدان میں کودنے کی کیا ضرورت ہے کہ جس شخص کو اُردو زبان یا عربی ادب سے کچھ بھی واقفیت ہو وہ بخوبی جانتا ہے کہ موت و حیات اور مرنے اور جینے کا استعمال ہدایت و گمراہی اور ترقی و پستی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

وَمَنْ كَانَ مَيِّتًا فَاحْيِيْنَهُ. (پارہ نمبر ۸ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۲۲)

(ترجمہ) کیا جو مردہ تھا پس ہم نے اسکو زندہ کیا۔

يَهْلِكُ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ. (پارہ نمبر ۱۰ سورۃ الانفال آیت نمبر ۴۲)

(ترجمہ) تاکہ جو ہلاک ہوتا ہے وہ دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ دلیل سے زندہ رہے۔

حضرات گرامی! مندرجہ بالا دونوں آیتوں میں موت و حیات اور ہلاکت و زندگی سے ہدایت و گمراہی مراد ہے اور اُردو محاورات میں بھی بولا جاتا ہے کہ فلاں قوم زندہ ہے اور فلاں قوم مردہ ہو گئی ہے تو اسکا مطلب یہی ہوتا ہے کہ فلاں قوم کی حالت اچھی ہے اور فلاں قوم کی حالت خراب ہے اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ کے شعر میں موت اور زندگی سے یہی مراد ہے اور مرثیہ کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ فقیہ اعظم امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے ان گمراہوں کو جو اپنی روحانی زندگی برباد کر چکے تھے انکو ہدایت کے راستے پر چلنے کی رہنمائی فرمائی اور جو لوگ ہدایت یافتہ تھے انکو گمراہی کی موت سے بچنے کی رہنمائی فرمائی اور مرثیہ کے دوسرے مصرع میں اسکی تمنا کی گئی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم جو احیاء موتی کا معجزہ لیکر تشریف لائے تھے کاش کہ وہ امام الانبیاء حبیب کبریا

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ اُمتی اور آپ کے غلام غلامان کے اس فیض کو ملاحظہ فرمائیں اور خوش ہوں ناظرین غور فرمائیں کہ مرثیہ کے شعر سے کسی طرح بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی مساوات یا ان پر افضلیت ثابت ہوتی ہے، قطعاً نہیں۔ اور مرثیہ کا شعر اس بات پر شاہد ہے کہ مرثیہ کے شعر میں کسی پہلو کے اعتبار سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ برابری اور افضلیت کا مفہوم ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ اور رضا خانی مؤلف کی سراسر کج روی اور شرعی قوانین و اردو محاورات و ادبی تشبیہات و عربی ادب و اردو زبان سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے ہماری اس تفصیل کے باوجود بھی رضا خانی مؤلف کی تسلی و تشفی نہیں ہوئی تو پھر ہم رضا خانی مؤلف کو دعوت دیتے ہیں کہ آئیے ترجمہ کیجئے کہ آپ کی خدمت میں مرثیہ گنگوہی کے شعر مذکور صفحہ نمبر ۳۳ کا ترجمہ و تشریح اور مفہوم وغیرہ رضا خانی بریلوی مولویوں کی زبان سے سمجھائے دیتے ہیں اور آپ کی سہولت کے لیے اور مرثیہ گنگوہی صفحہ ۳۳ کا شعر تفصیل سے سمجھانے کے لیے بریلوی مولویوں کے اشعار اور فتویٰ نقل کرتے ہیں تاکہ آپ کو علماء دیوبند کے مرثیہ گنگوہی صفحہ ۳۳ کے شعر کا ترجمہ و تشریح بخوبی سمجھ آ سکے اور آئندہ بھی اس قسم کے کسی شعر پر تم خواخواہ جاہلانہ اعتراض نہ کر سکو لہذا مرثیہ گنگوہی صفحہ ۳۳ کے شعر کے جواب میں بریلوی مولویوں کے اشعار اور فتویٰ بخوبی پڑھ لیں تاکہ تم کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو جاؤ اور اپنے دل و دماغ کو وسعت دو۔

چنانچہ رضا خانی مولوی سید محمد ایوب علی رضوی بریلوی مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح میں تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

شفا بیمار پاتے ہیں طفیل حضرت عیسیٰ

ہے زندہ کر رہا مُردے خرام احمد رضا خاں کا

(مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح صفحہ ۲۵ مطبوعہ رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی انڈیا)

مندرجہ بالا شعر کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طفیل سے تو صرف

بیمار ہی شفا پاتے تھے اور ہمارے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی رفتار اور ان کے قدموں کی ٹھوکر سے مردے زندہ ہوتے ہیں یعنی کہ اعلیٰ حضرت بریلوی پاؤں کی ٹھوکر مار کر مردے زندہ کرتے تھے۔ جبکہ شعر مذکورہ میں بھی لفظ خرام موجود ہے جس کا معنی ملک کر چلنا کے ہیں۔

اب رضا خانی مؤلف ذرا سوچیے اور سمجھیے کہ آپ کے رضا خانی بریلوی بھائی نے حد ہی کر دی اور اس رضا خانی بریلوی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے اور پھر جن لوگوں نے اسکو چھو کر تقسیم کیا ہے ان سب کے متعلق کیا فتویٰ ہے اور مدائح اعلیٰ حضرت کے مندرجہ بالا شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یقیناً شدید توہین کی گئی ہے اور انہیں حرکات کی بنا پر اور اس قسم کی رضا خانی تحریروں کی وجہ سے ہی علماء اہلسنت دیوبند تمہیں گستاخ انبیاء کرام کہتے ہیں اور بقول مولوی سید محمد ایوب علی رضوی بریلوی کے مدائح اعلیٰ حضرت کے شعر مذکور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آپ کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی افضلیت یقیناً ثابت کرنے کی وجہ سے سب کے سب رضا خانی بریلوی اس کفریہ فتویٰ سے ہرگز نہیں بچ سکتے اور رضا خانی مؤلف نے علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کے شعر پر جاہلانہ اعتراض تو کر دیا لیکن یہ نہ سوچا کہ ہمارے رضا خانی بریلوی مولوی کیا کیا گل کھلا رہے ہیں اور بر ملا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں توہین کے مرتکب ہو چکے ہیں تو سردست رضا خانی مؤلف اپنے ایک اور رضا خانی مولوی محمد اسلم علوی قادری رضوی کے مرتب کردہ جامع الفتاویٰ المعروف انوار شریعت کا حوالہ بھی پڑھتے جائیے کہ جسمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سنگین توہین کی گئی ہے چنانچہ جامع الفتاویٰ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مولوی نظام الدین بریلوی کا فتویٰ

سوال: سچ علیہ السلام لوگوں کی ہدایت کے لیے دوبارہ اتریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ السلام نہیں آئیں گے پس افضل کون ہے؟

جواب : دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے مگر چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پہلی آمد میں ہی ایسے کامیاب ہوئے کہ شاہنشاہ عرب ہوئے اور توحید الہی چار دانگ عالم میں پھیلا کر نہایت کامیابی سے دُنیا سے بظاہر پردہ فرمایا اس لئے اُن کا دوبارہ آنا ضروری نہیں دوبارہ وہ آئے جس نے اپنا کام پورا نہیں کیا پس سوچو افضل کون ہے۔

(جامع الفتاویٰ المعروف انوار شریعت جلد دوم ص ۳۸)

نوٹ : اس فتاویٰ کے ٹائٹل کے صفحہ پر ازافادات کے تحت پانچ مولویوں کے نام تحریر ہیں (۱) مولوی احمد رضا خان بریلوی (۲) مولوی حامد رضا خان بریلوی (۳) مولوی سید نعیم الدین مراد آبادی (۴) مولوی محمد سردار احمد لاکھپوری (۵) مولوی نظام الدین ملتانی۔

قارئین محترم ! قارئین محترم ! مندرجہ بالا رضا خانی بریلوی فتویٰ کو بار بار پڑھیں پھر ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں اور سمجھیں کہ کس دریدہ ذہنی سے بریلوی فتاویٰ میں حضرت علیہ السلام کو فریضہ رسالت کی ادائیگی میں ناکامیاب اور فیل ثابت کیا ہے اور بریلوی مولوی نے یہ مکروہ فتویٰ جاری کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں سنگین توہین کا ارتکاب کیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمانوں پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں آپ کا واپس تشریف لانا ایک قطعی اور یقینی مسئلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اسکی ہزاروں مصلحتیں اور حکمتیں ہیں کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا مگر اس سب کچھ کے باوجود مذہب اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں بھی اس قسم کے گھناؤنے الفاظ استعمال کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور امتحان میں وہی لوگ دوبارہ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہو جائیں اور یہود کے ڈر کے مارے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

فریضہ تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کے نزدیک تو یقیناً قابل احترام اور فریضہ تبلیغ رسالت کی ادائیگی میں انکی مساعی جلیلہ قابل تعریف ہے۔ البتہ یہودیوں کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں بلکہ یہودی تو آپ کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں، اور یہ طے شدہ بات ہے کہ کوئی نبی نہ تو اپنی نبوت اور رسالت میں ناکام ہوتا ہے اور نہ ہی فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کسی طرح کی کوتاہی کرتا ہے اور نہ ہی کسی دنیوی طاقت، گروہ یا جماعت سے ڈر کر دین کی تبلیغ کو سرانجام دینے میں کسی لمحے زکما ہے کیونکہ اس طرح تو اللہ تعالیٰ کے علم انتخاب یا قدرت پر اعتراض لازم آتا ہے کہ وہ کیسا خدا ہے کہ جس نے فریضہ رسالت جیسے اہم منصب کیلئے ان لوگوں کا انتخاب کیا ہے، جو اتنے نا اہل کم ہمت اور معاذ اللہ جو بزدل تھے اور ایسے بزدل جو اپنا کام بخیر و خوبی سرانجام نہ دے سکے اور فیل ہو گئے۔

رضا خانی مؤلف جامع الفتاویٰ کے فتویٰ کو بغور پڑھو تو سہی کہ جس فتویٰ میں بڑی جرأت اور بہادری سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناکام میاب اور فیل اور یہود سے ڈرنے والا ثابت کیا گیا ہے۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ حق تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی ناپاک جسارت سے محفوظ فرمائے آمین۔

رضا خانی مؤلف ذرا ہٹاؤ تو سہی، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کا مرتکب کون ہو رہا ہے، یقیناً آپکی نگاہیں شرم سے جھک جائیں گی جن کی وکالت تم کر رہے ہو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناکام میاب، ڈرنے والا اور فیل ہونے والا فتویٰ لگا رہے ہیں اور تم علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کے صحیح شعر کو غلط ثابت کرنے کی ناپاک سعی کر رہے ہو رضا خانی مؤلف علماء اہلسنت دیوبند کی علمی عبارات کو سمجھنے کی کوشش کرو اور خواہ مخواہ اپنے کو مجرم ثابت کرنے کا جہاد عظیم مت کرو اور چلتے چلتے اپنے ایک اور رضا خانی بریلوی کا پیغام بھی سنتے جائیے کہ آپ کو کیا رضا خانی پیغام دینا چاہتے ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رضا خانی بریلوی سوچ

رضا خانی مؤلف اپنے ایک اور رضا خانی بریلوی خواجہ محمد یار گڑھی والے کے جذبات بھی سنتے جائے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں بایں الفاظ توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں کہ جن بیماروں کا علاج حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں کر سکے تو انکی سہولت کے لئے ایک شفا خانہ اجیر شریف میں بنادیا ہے اور لا علاج مریض اجیر شریف کے اس شفا خانہ کی طرف رجوع فرمائیں۔ چنانچہ شعر ملاحظہ فرمائیں:-

برائے لا دوائے حضرت عیسیٰؑ بحمد اللہ ☆ درین اجیر یک دار الشفاء کردہ ام پیدا

(دیوان محمدی الموسوم بہ انوار فریدی صفحہ ۸ طبع اول ہمدرد پرنٹنگ پریس پٹنہ انی سبزی منڈی روڈ ملتان)

رضا خانی مؤلف اب بتاؤ مندرجہ بالا شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں کوئی تعظیم کا پہلو ثابت ہو رہا ہے ہرگز نہیں اور بھینٹا نہیں اور قطعاً نہیں مندرجہ بالا شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں سراسر گستاخی اور اہانت کی گئی ہے حق تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی غلط حرکت سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

رضا خانی مؤلف سے یہ سوال ہے کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ کا شعر قابل گرفت ہے یا کہ دیوان محمدی کا مندرجہ بالا شعر قابل گرفت ہے؟

آپ کا دل و دماغ یقیناً ملامت کریگا کہ تم نے کاغذ کے کشتی بنا کر سمندر پار کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور مرثیہ دیوبند کا شعر اپنے معنی میں عام فہم اور اپنے مطلب میں واضح اور بالکل صحیح ہے کہ جس پر کسی طرح کوئی اعتراض کرنے کا رضا خانی مؤلف کو ذیہ نہیں دیتا، اگر اب بھی رضا خانی مؤلف کو مرثیہ دیوبند کے شعر کا مطلب و ترجمہ و مفہوم سمجھ نہیں آیا تو آئیے پھر ایک اور شعر آپکی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ جس شعر کے پڑھنے سے تمہیں مرثیہ دیوبند کے شعر کا مطلب و ترجمہ اور مفہوم بخوبی سمجھ آ سکے ایک بار پھر ہم آپکے

دل و دماغ پر دستک دے رہے ہیں۔ ذرا جاگو اور مندرجہ ذیل دیوان محمدی کے شعر کا بغور مطالعہ کرو تا کہ آپ پر علمائے اہلسنت و یوبند کی صداقت واضح ہو جائے، چنانچہ مولوی خواجہ محمد یار گڑھی والے بریلوی اپنی کتاب دیوان محمدی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بطور معجزہ مردوں کو زندہ کرتے تھے لیکن میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن والے نے لاکھوں مردے پاؤں کی ٹھوکریں سے زندہ کیے ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ فرمائیں:

پیر صاحب کی ٹھوکری کا کمال

لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکری کے زور سے ☆ اٹھتا نہیں مسیح سے مارا فریڈ کا

(دیوان محمدی الموسوم بہ انوار فریدی ص ۸۶ طبع اول مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس پرائیویٹ سبزی منڈی روڈ ملتان شری)

قارئین محترم! ایک بریلوی مولوی کی کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ اپنے پیر و مرشد کے بارے میں کس قدر مقام اعلیٰ بیان کیا جو کہ سراسر توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مبنی ہے یعنی کہ جس سے یقیناً حضرت مسیح علیہ السلام کی شان اقدس میں سنگین گستاخی ہو رہی ہے اور کس قدر اپنے پیر و مرشد کی شان میں غلو اور اندھی عقیدت سے کام لیا جا رہا ہے کہ میرے پیر و مرشد حضرت پیر غلام فرید کوٹ مٹھن والے کا یہ اعلیٰ مقام ہے کہ میرے پیر فرید کے مارے ہوئے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ نہیں کر سکتے۔ العبادہ باللہ اس میں سراسر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین اور صریح گستاخی ہے اور ہم بریلوی مولویوں پر حیران ہیں کہ اپنے پیروں اور مشائخ کی تعریف میں اس قدر اگے نکل جاتے ہیں کہ شرعی حدود کو پھلانگ کر ایک نئی رضا خانی حد شروع کر کے جس کے اندھیرے میں اپنے پیروں اور مشائخ کی مدح سرائی میں اس قدر مجاہدہ کرتے کرتے انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اقدس میں گستاخی کر بیٹھتے ہیں جیسا کہ مولوی خواجہ محمد یار گڑھی والے بریلوی نے اپنے پیر و مرشد کی بے حد تعریف اور مدح سرائی کی لیکن ایک جلیل القدر برگزیدہ نبی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں شدید توہین اور سنگین گستاخی کا مرتکب ہو گیا اور شریعت اسلامیہ کے قانون کے مطابق انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کر نوالے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں۔ رضا خانی مؤلف اب تو تمہیں شیخ المشائخ امام المحدثین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ شعر کا مطلب و ترجمہ و تشریح اور مفہوم آپ کو بتھینا سمجھ آ گیا ہوگا اور آپ کا رضا خانی بریلوی فتویٰ اور مولویوں کے اشعار بھی آپ پر واضح ہو چکے ہیں کہ جن اشعار اور فتویٰ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں سنگین گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ رضا خانی مؤلف تم اور تمہارے دیگر رضا خانی بریلوی اپنے کو حنفی کہنے کا برملا اعلان کرتے ہیں حقیقت میں تم حنفی تو نہیں ہو کیونکہ تم اور تمہارے جماعت کے مولوی حامی شرک و بدعت اور ماحی توحید و سنت کا یقیناً مصداق ہیں لیکن اس کے باوجود تمہارا حنفی ہونے کا دعویٰ سراسر غلط اور کذب بیانی پر مبنی ہے لیکن صدر الائمۃ شمس الائمۃ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کا قول پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کی تکذیب کرے یا اُن پر عیب لگائے یا کسی نبی سے براءت کا اظہار کرے وہ مرتد ہے۔

(الشفاء بعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مترجم ج ۲ ص ۵۳۴)

رضا خانی مؤلف کی کم فہمی

رضا خانی مؤلف نے شیخ المشائخ امام المحدثین شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ منگوہی کے صفحہ نمبر ۱۱ کے شعر پر بے جا اعتراض کر کے اپنا کم فہم ہونا ثابت کیا ہے اور پھر مرثیہ کے شعر پر اعتراض کرتے ہوئے شعر کو ادھر ا نقل کیا ہے اور علمی دنیا میں حوالے کو ادھر ا نقل کرنا بہت بڑی علمی خیانت ہے چنانچہ رضا خانی مؤلف کی خیانت پر مبنی شعر ملاحظہ فرمائیں۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

عبید سود اُن کا لقب ہے، یوسف ثانی

(مرثیہ ص ۱۱ بلفظ دیوبندی مذہب ص ۳۸)

رضا خانی مؤلف نے مندرجہ بالا شعر اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۸ کے علاوہ اپنی کتاب میں صفحہ نمبر ۱۳۶ اور صفحہ نمبر ۳۵۸ پر بھی نقل کیا ہے، اور مندرجہ بالا شعر پر رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۸ پر یہ سرخی قائم فرمائی کہ ”اہانت حضرت یوسف علیہ السلام“ بلفظ دیوبندی مذہب ص ۳۸ طبع دوم اور اپنی کتاب کے ۱۳۶ پر مندرجہ بالا شعر پر یہ سرخی قائم کر ڈالی کہ ”مولوی رشید احمد گنگوہی کے کالے بندے بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے برابر تھے العیاذ باللہ تعالیٰ“ (بلفظ دیوبندی مذہب ۱۳۶ طبع دوم)

آپ حضرات مرثیہ گنگوہی کا مکمل شعر ملاحظہ فرمائیں:

مرثیہ کا مکمل شعر

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

(مرثیہ ص ۱۱)

ناظرین کرام! رضا خانی مؤلف کی علییت اور ذہانت پر ہم بہت حیران ہیں کہ اس بیچارے علمی مسکین کے بارے میں کیا رائے قائم کریں کیونکہ یہ بیچارہ علمی مسکین تو معلومات عامہ سے بھی کوسوں دور ہے کیونکہ جسے اتنا بھی معلوم نہیں کہ عبید عبد معنی غلام کی جمع ہے اور کیا اس کو اتنا بھی شعور نہیں کہ اردو محاورات میں یوسف ثانی کے معنی صرف حسین و جمیل کے ہیں شعراء اردو کے سینکڑوں اشعار اس قسم کے پیش کیے جاسکتے ہیں، جنہیں وہ یوسف ثانی بول کر حسین و جمیل مراد لیتے ہیں یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں

بلکہ ہر ذی شعور اس سے بخوبی واقف ہے کہ جب کسی کے بارے میں یوسف ثانی کا یہ محاورہ استعمال کیا جاتا ہے تو اسکا صرف اور صرف مطلب یہی ہوتا ہے کہ حسین و جمیل، ہم یہاں صرف ایک شعر بحر العلوم حضرت علامہ عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

کشور حسن میں رتبہ ہے یہ جانی تیرا

نام مشہور ہوا یوسف ثانی تیرا

الغرض کہ اردو محاورات میں یوسف ثانی کے معنی حسین و جمیل کے آتے ہیں اور یہی مرثیہ کے مندرجہ بالا شعر میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی مراد ہے اور مرثیہ کے شعر سے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ ہے کہ فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام چونکہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے فیض تربیت سے بہرہ یاب ہو کر واصل الی اللہ اور عارف باللہ ہو گئے تھے اور ہر وقت ذکر الہی میں مشغول رہتے تھے اس لئے باوجودیکہ اُن میں سے بعض کا رنگ بلالی تھا لیکن پھر بھی ذکر الہی کی برکت سے اُن کے چہرے چمکتے تھے، اور وہ نورانی آنکھیں رکھنے والوں کو حسین و جمیل نظر آتے تھے یہاں تک کہ انکو اس حسن و جمال کی وجہ سے یوسف ثانی کہہ دیا جاتا تھا اور شرعی طور پر بھی یوسف ثانی کا لفظ استعمال کرنے میں کوئی قباحت نہیں جسے رضا خانی مؤلف نے رائی کا پہاڑ بنا کر پیش کیا ہے حالانکہ مرثیہ کے شعر مذکور کا ترجمہ و تشریح عامۃ المسلمین کے لئے کوئی مشکل نہیں بلکہ عام فہم اور بالکل واضح ہے جسے سمجھنے میں قطعاً کوئی دشواری نہیں اور مرثیہ کے شعر مذکور میں فقیہ اعظم قطب الاقطاب امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ یا آپ کے خدام کو حضرت یوسف علیہ السلام کا ہم مرتبہ ہرگز نہیں بتلایا گیا اور رضا خانی مؤلف الٹی چال چلتے ہوئے یوسف ثانی کے اردو محاورہ کو حقیقت بنا کر پیش کر دیا تو ہم رضا خانی مؤلف کو شیخ المشائخ امام المحمدین شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ کے صفحہ نمبر ۱۱ کے شعر مذکور کا دندان شکن جواب آپ کے رضا خانی بریلوی مولویوں کی زبان سے سمجھائے دیتے ہیں

تاکہ آپکو دیوبند اہلسنت کے مرثیہ کے شعر کا بخوبی جواب مل جائے کہ اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کے شعر میں ایک اردو محاورہ پیش کیا گیا کہ جسے تم نے کچھ کا کچھ بنا کر پیش کر دیا اور اس پر آپکو ندامت ضرور ہوگی آپ سر دست اپنے بریلوی مولویوں کے حوالے سے مرثیہ کے شعر کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ سب سے پہلے آپ کے پیشوا اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی زبان سے مرثیہ دیوبند کے شعر کے جواب میں حدائق بخشش کا شعر ملاحظہ فرمائیں:

ارشاد اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے

پشت آئینہ نہ ہو انباز روئے آئینہ

(حدائق بخشش حصہ سوم ص ۶۴ مطبوعہ کتب خانہ اہلسنت جامع مسجد ریاست پٹیالہ انڈیا)

رضا خانی مؤلف ذرا ہوش میں آؤ اور اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے کلام پر ذرا توجہ فرماؤ کہ آپ کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کس قدر حضرت یوسف علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

حضرات گرامی! مولوی احمد رضا بریلوی کی حدائق بخشش حصہ سوم شعر مذکور کو بار بار پڑھیں کہ

جسمیں اعلیٰ حضرت بریلوی نے برملا اپنے شعر میں اس بات کا کھلم کھلا اظہار کیا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ حسین و جمیل ہیں، العیاذ باللہ۔

کہ آئینہ کی پشت آئینہ کے چہرے کی کیسے ہم سر ہو سکتی ہے اور شعر مذکور میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے آئینے کی پشت کو حضرت یوسف علیہ السلام کا چہرہ قرار دیا ہے۔

اور آئینے کے چہرے کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ قرار دیا ہے۔ العیاذ باللہ۔

قارئین محترم ! عقائد اسلامیہ کے مطابق یہ بات بڑی واضح ہے کہ کوئی اپنی تمام تر ولایت اور فضیلت کے باوجود کسی درجے اور کسی پہلو کے اعتبار سے بھی کسی نبی سے افضل تو کجا کسی نبی کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا۔

حضرت یوسف علیہ السلام ایک جلیل القدر نبی ہیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک ولی کامل اور امتی ہیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ولایت و فضیلت اور مرتبہ و مقام میں بہت بلند ہے، لیکن آپ کو کسی نبی کے برابر قرار دینا یہ بہت بڑی قبیح و شنیع حرکت ہے چہ جائیکہ ان کے حسن کو حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال سے فزوں تر یعنی کہ بہت زیادہ قرار دیا جائے۔ ایک ولی کامل کی تعریف اور مدح سرائی کرتے ہوئے ایک نبی کی توہین کا پہلو اختیار کرنا یہ فلسفہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے شریعت میں تو کوئی فعل مستحسن ہو سکتا ہے لیکن مذہب اسلام اس قسم کی قبیح حرکت کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اب رضا خانی مؤلف ارشاد فرمائیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی شان اقدس میں کون گستاخی کا مرتکب ہو رہا ہے تم تو اپنی کم فہمی کی بناء پر علماء اہلسنت دیوبند کے پیچھے لٹھ اٹھائے پھر رہے تھے۔ خدا را سوچو تو سہی کہ تم نے مرثیہ کے شعر میں جو اردو محاورہ یوسف ثانی کا استعمال کیا گیا ہے۔ اسکو بنیاد بنا کر حامی توحید و سنت قاصد شرک و بدعت امام الحکیم شین شیخ المشائخ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مرثیہ کے شعر سے تم نے جو خلاف شرع اور قبیح مفہوم پیش کیا ہے علماء اہلسنت دیوبند آپ کے کشید کردہ مکروہ اور خلاف شرع مفہوم کے ہرگز قائل نہیں ہیں لیکن تمہارے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے کھلم کھلی حضرت یوسف علیہ السلام کی شان اقدس میں سنگین گستاخی کی ہے رضا خانی مؤلف یہ بات بخوبی یاد رکھیں کہ جو لوگ نبی کا درجہ کسی ولی یا کسی صحابی کے برابر بھی مانیں ہرگز صحیح عقیدے پر نہیں رہ سکتے اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ کوئی ولی نبی سے درجہ میں بڑھ سکتا ہے، ہرگز مسلمان نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ لا یفضل احد من الاولیاء علی احد من الانبیاء کے تحت تعریف

فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:-

ولا تفضل احدنا من الاولياء على احمد من الانبياء عليهم السلام ونقول لبي واحدا افضل من جميع الاولياء. (شرح العقيدة الطحاوية)

(ترجمہ) اور ہم اولیاء میں سے کسی کو کسی ایک نبی پر بھی فضیلت نہیں دیتے اور ہم کہتے ہیں کہ ایک نبی تمام اولیاء کے مجموعہ سے بھی افضل ہے۔

اُمتی کا دعویٰ اور ذات نبوت

رضا خانی مؤلف ذرا ادھر بھی توجہ فرمالیجئے کہ آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی کے کلام کے بعد اپنے ایک اور رضا خانی بریلوی خواجہ محمد یار گڑھی والے کا عشق رسالت بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جو یہ فرماتے ہیں کہ کنوئیں میں ڈالے جانے والا حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے فراق میں رونے والا حضرت یعقوب علیہ السلام میں ہی ہوں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

چنانچہ خواجہ محمد یار گڑھی والے بریلوی کے دیوان کا شعر ملاحظہ فرمائیں:

یوسفم در چاہ کنعان من بدم

نیز یعقوب بم کہ گریاں من بدم

(دیوان محمدی الموسوم بہ انوار فریدی ص ۴۶ طبع اول مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس پوائنٹ سبزی منڈی۔ روڈ ملتان)

قارئین محترم! رضا خانی مؤلف تم تو علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ نگار ہی کے شعر پر گستاخی

نبی کا حکم لگا رہے تھے اب بتاؤ کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی شان اقدس میں

کون گستاخی کر رہا ہے، تم تو ایک اُردو کا محاورہ یوسف ثانی کا بے بنیاد سہارا لیکر علماء اہلسنت دیوبند کو اپنے

رضا خانی خیال سے گستاخ رسول بنائے بیٹھے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے پختہ دلائل سے آپ کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اور مولوی خواجہ محمد یار گڑھی والے بریلوی دونوں کا یقیناً گستاخ رسول ہونا ثابت کیا ہے۔ اور علماء اہلسنت دیوبند پر تمہارا گستاخ رسول کا الزام بہتان عظیم ہے اور ہم نے براہین سے آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی کو اور خواجہ محمد یار گڑھی والے کو گستاخ رسول ثابت کیا ہے کہ جس کی تردید میں تمہارے پاس کوئی مستند دلیل نہیں اور تم خواہ مخواہ بدحواس ہو کر علماء اہلسنت دیوبند کے حوالا جات کو تختہ مشق نہ بناؤ اب آستانہ عالیہ پیرسید جماعت علی شاہ صاحب کے عقیدت مند اور آستانہ عالیہ علی پور شریف کے ایک عاشق کا جذبہ عشق بھی ملاحظہ فرما لیجئے کہ وہ کن الفاظ میں اپنے پیر جماعت علی شاہ صاحب کی تعریف کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

غالی رضا خانی بریلوی کا جذبہ عشق

ایک غالی رضا خانی بریلوی اپنے پیر و مرشد پیرسید جماعت علی شاہ صاحب آف علی پورسیداں ضلع سیالکوٹ کی مدح سرائی کرتے ہوئے بایں الفاظ حضرت یوسف علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں شعر ملاحظہ فرمائیں:

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے

یوسف سے تجھ پہ قربان شیریں مقال والے

(انوار علی پور ص ۱۰)

مندرجہ بالا شعر میں پیر جماعت علی شاہ صاحب کا غالی مرید یہ کہہ رہا ہے کہ میرے پیر صاحب پر جتنے جہاں میں حسین و جمیل ہیں وہ سب کے سب قربان ہوں، حتیٰ کہ حضرت یوسف علیہ السلام بھی میرے پیر جماعت علی شاہ صاحب پر قربان ہوں۔ العباد باللہ تعالیٰ۔

لیکن مذہب اسلام کی رو سے اس قسم کا عقیدہ سراسر غلط اور قابل نفرت ہے، کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے

سوا تمام مخلوق جمع ہو جائے تو کسی نبی کے برابر تو کجا کسی صحابی کے مرتبہ کو بھی چھو نہیں سکتی چہ جائیکہ غالی بریلوی اپنے پیر صاحب پر حضرت یوسف علیہ السلام کو قربان کرنے کا بدترین مظاہرہ کر رہا ہے جو کہ یقیناً قابل نفرت اور قابل مذمت فعل ہے۔

باپ اور بیٹے کی ملاقات

ایک غالی بریلوی اپنے پیر و مرشد پیر خواجہ محمد بخش نازک کریم اور ان کے صاحبزادے کی آپس میں ملاقات کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک مکروہ انداز میں یوں بیان کیا کہ دونوں باپ بیٹے کی ملاقات ایسے ہوئی جیسا کہ جدائی کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی ملاقات ہوئی چنانچہ مفت اقطاب میں درج شدہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضور (نازک کریم غریب نواز) کے فرزند کی پرورش اپنے ماموں میاں امام بخش کے ہاں ہوئی۔ رقیبوں نے ایزی چوٹی کا زور لگا کر والد اور فرزند کے درمیان حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کی جدائی کا منظر پیدا کر دیا تھا پورے پندرہ سال اسی فرقت میں گزرے ایک دن جذبہ شفقت پدیری جوش میں آتا ہے۔ حضور نازک کریم غریب نواز اپنے خاص خادم میاں رحیم بخش کو حکم فرماتے ہیں کہ صاحبزادے کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ میاں رحیم بخش حضور صاحبزادے صاحب کو حضور نازک کریم غریب نواز کی خدمت میں لے آتے ہیں چاند سے چہرے پر جب حضور کی نظر پڑتی ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں بغل کیر ہوتے ہیں فکان قاب تو سین اودانی کا پورہ رنگ نظر آ جاتا ہے۔ میاں رحیم بخش کو بھی باہر ٹھہرنے کا حکم دیا جاتا ہے، گویا یوں کہیے :-

چودر کتب بے نشانے رسید ☆ چہ گویم کہ آنجا چہ دید و شنید

یعقوب اور یوسف کی ملاقات تھی اسی خاص وقت میں فیوض و برکات سے نواز اور بیعت فرمایا جاتا ہے۔

(مفت اقطاب صفحہ طبع اول ڈیرہ غازی خان مؤلف مولوی غلام جہانیاں بریلوی)

نوٹ: ہفت اقطاب کتاب کی عبارت سے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کا پہلو نمایاں نظر آ رہا ہے۔ رضا خانی مؤلف تو مرثیہ اہلسنت دیوبند کے شعر کو بنیاد بنا کر اپنی ذہنی تسکین کی خاطر اور دیوبند اہلسنت دیوبند کے ساتھ اپنے بغض و عناد کی آگ بجھانے کے لیے علماء اہلسنت دیوبند کو حضرت یوسف علیہ السلام کا گستاخ ثابت کرنے کا مکروہ دھندا کر رہے تھے لیکن انکی اپنی بریلوی جماعت کے مولویوں کی کتب سے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام کی شان میں بھی گستاخ رسول کے حوالہ جات ثابت ہو گئے ہیں۔ اب بتاؤ الزام تراشی کا کار بار کیسا رہا۔

ایک غالی رضا خانی بریلوی اپنے پیر جماعت علی شاہ صاحب کی مدح سرائی یوں کرتا ہے چنانچہ مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ فرمائیں۔

پیر صاحب کی مدح سرائی

بظاہر مرصع باطن بھٹی تو ہم رنگ حرف خدا بن کے آیا

خدا تجھ میں دیکھا نبی تجھ میں پایا تو آئینہ ہر ضیاء بن کے آیا

(رسالہ انوار صوفیہ ص ۸-۹۔ بابت اکتوبر ۱۹۳۱ء)

رضا خانی مؤلف اب بتائیے تو صحیح کہ مندرجہ بالا شعر کہنے والے بے لگام رضا خانی بریلوی کو آپ کیا انعام دیتے اور ایسے غالی عقیدت مند کے منہ میں لگام دیجیے کہ کچھ کہنے سے قبل سوچ لیا کریں کہ ہمیں کیا کہنا چاہیئے اور کیا کہہ رہے ہیں اور کہیں شریعت اسلامیہ سے روگردانی تو نہیں کر رہے اور کہیں شریعت اسلامیہ کی گرفت میں تو نہیں آ رہے آخر ایک دن مرنا ہے دنیا سے جانا ہے، خالق کائنات کے ہاں پیش ہونا ہے خدا را کچھ تو ہوش کرو اور اپنی لغویات اور ایسی خرافات سے توبہ کرو جو کہ سراسر خلاف شرع ہیں ان سے مکمل

اجتناب کرو اور رضا خانی مؤلف اب بتاؤ کہ علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کا شعر سمجھ آیا یا نہیں، یقیناً سمجھ آ گیا ہوگا، اگر اب بھی سمجھ نہیں آیا تو پھر تمہیں خدا ہی سمجھائے گا اور پوچھئے گا کہ دنیا میں رہ کر کیا کرتے رہے ہو اور تمہیں کرنا کیا چاہیئے تھا اور تم کیا کیا گل کھلاتے رہے ہو اور رضا خانی مؤلف یہ بات یاد رکھیں کہ آپ نے اپنی کم فہمی کی بنا پر علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کے شعر پر جاہلانہ اعتراض کر دیا لیکن ہم نے مرثیہ اہلسنت دیوبند کے شعر کے جواب میں تمہیں مفت اقطاب انوار علی پور اور حدائق بخشش حصہ سوئم اور دیوان محمدی اور رسالہ انوار صوفیہ اکتوبر ۱۹۳۱ء وغیر سے جوابی اشعار پیش کئے ہیں انکو بغور پڑھو اور پھر آنکھیں بند کر کے عالم آخرت کا نقشہ سامنے رکھ کر خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ گستاخ رسول آپ کے پیشوا ہیں یا نہیں؟ جواب یقیناً اثبات میں ہی ہوگا اور علماء اہلسنت دیوبند کے مرثیہ کا شعر کسی پہلو کے اعتبار سے بھی شرعاً قابل گرفت نہیں اور آپ کے بریلوی مولویوں کے اشعار شرعاً اور یقیناً قابل گرفت ہیں اور ذرا جرأت کر کے وہی رضا خانی فتویٰ اپنے مولویوں پر بھی لگاؤ جو علماء اہلسنت دیوبند پر لگایا ہے اور یہ بریلوی مولویوں کی صفات میں سے ہے کہ ان کے مولوی صاحبان چاہیں تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کسی پر بھی الزام تراشی کر دیں تو یہ پھر اس کے خلاف ہرگز زبان کو حرکت نہیں دیتے، جب کہ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی نے کنز الایمان کے حاشیہ پر جو تفسیر خزائن العرفان کے نام سے تحریر کی ہے تو اس میں بھی سورہ یوسف کی ایک آیت کے تحت تشریح کرتے ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام پر ایک سنگین الزام عائد کر دیا۔ چنانچہ مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی کی الزام تراشی والی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

وجاءوا باہم عشاء یسکون. (پارہ نمبر ۱۲ سورہ یوسف آیت نمبر ۱۶)

(ترجمہ) اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔

اس آیت کی تشریح میں مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی بایں الفاظ حضرت یعقوب علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں وہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی نعیم الدین مراد آبادی کا فاسد خیال

جب مکان کے قریب پہنچے اور اُن کے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا اے میرے فرزند کیا تمہیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا، انہوں نے کہا نہیں فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں۔

(خزانة العرفان بر حاشیہ کنز الایمان سورۃ یوسف ص ۳۳۳ حاشیہ نمبر ۳ طبع اول پاکستان)

قارئین محترم! مندرجہ بالا آیت کی تشریح میں مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں یہ توہین آمیز الفاظ تحریر کیے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام گھبرا کر باہر تشریف لائے، اور بریلوی مولویوں کے عقیدے پر ہم تو حیران ہیں کہ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے کے ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب گھبرا کر باہر تشریف لائے تو بقول بریلوی مولویوں کے سب کچھ جانتے ہوئے محض دکھاوے کے لیے گھبراتا؟

افسوس صد افسوس ہے مولوی نعیم الدین مراد آبادی بریلوی کی تحریر پر کہ ایک آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے ایک جلیل القدر نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کی توہین کے مرتکب ہو گئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس مولوی نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی شان میں سنگین گستاخی کرتے وقت قبر و حشر کو بالکل ہی بھلا دیا ورنہ ایسی توہین آمیز حرکت کا ارتکاب نہ کرتے۔

غلط بیانی کا عجیب ذوق

رضا خانی مؤلف نے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شہرت کو داغدار کرنے کے چکر میں ان کے خلاف ایسی غلط بیانی کا حربہ استعمال کیا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۸۲ کی عبارت کا ایک ٹکڑا مندرجہ ذیل نقل کیا کہ جس پر رضا خانی

مؤلف نے یہ مکروہ سرخی قائم کی کہ (اہانت اصحاب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام) بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۸۔ آپ حضرات رضا خانی مؤلف کی نقل کردہ عبارت ملاحظہ فرمائیں جو کہ درج ذیل ہے۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

اگر صحابہ میں سے کسی کو خواب میں دیکھے مثلاً ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان حضرات کی صورت میں شیطان آسکتا ہے۔ (بلفظہ دیوبندی مذہب ۳۸ طبع دوم)

قارئین محترم! آپ نے رضا خانی مؤلف کی مندرجہ بالا عبارت جو اس نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۸ پر نقل کی ہے جس کو آپ نے پڑھا ہے اور یہی خیانت پر مبنی ادھورا حوالہ اس رضا خانی مولوی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۸ کے علاوہ صفحہ نمبر ۱۶۲ پر بھی نقل کیا ہے، لیکن جہاں بھی کوئی حوالہ نقل کیا تو خیانت اور بد یانتی کا دامن ہاتھ سے ہرگز نہ جانے دیا۔ کیونکہ اگر رضا خانی مولوی حضرت تھانویؒ کے ملفوظات کی مکمل عبارت نقل کر دیتا تو کسی قسم کا وہم ہرگز نہ ہوتا اور اس مولوی نے علماء اہلسنت دیوبند کے خلاف عامۃ المسلمین کو ایک غلط تصور پیش کیا ہے، جس کی ہم خوب قلبی کھولیں گے کہ اس رضا خانی مؤلف نے عبارت کو نقل کرنے میں خیانت کا بدترین مظاہرہ کیا ہے ورنہ عبارت بے غبار تھی اور ہرگز قابل گرفت نہ تھی لیکن اس کو رضا خانی مؤلف نے تعلیمات رضا کے رضا خانی قوانین اور رضا خانی خدمات سمجھ کر عبارت کو نقل کرنے میں رضا خانی جذبہ اختیار کیا ہم آپ کو حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ملفوظات کی مکمل عبارت پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

حضرت تھانویؒ کے ملفوظات کی مکمل اور اصل عبارت

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر کوئی جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھے تو وہ حضور ﷺ ہی ہونگے، شیطان تو حضور ﷺ کی شکل میں آ نہیں سکتا۔ فرمایا کہ واقعی شیطان حضور ﷺ کی شکل میں نہیں

آ سکتا، اور نہ کسی اور نبی کی شکل میں شیطان متشکل ہو سکتا ہے۔ عرض کیا اگر صحابہ میں سے کسی کو خواب میں دیکھے مثلاً حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان حضرات کی صورت میں شیطان آ سکتا ہے، فرمایا مشہور قول پر سوائے انبیاء علیہم السلام کے سب کی شکل میں آ سکتا ہے۔

(الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ جلد ۶ صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ تھانہ بھون انڈیا)

حضرات گرامی ! حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ملفوظات کی

عبارت بالکل اپنے معنی اور مفہوم میں بڑی واضح ہے کہ جس پر کسی قسم کا ترجمہ و تشریح کی قضا ضرورت نہیں، لیکن رضا خانی مؤلف کے ہاتھ کی صفائی کا بھی اندازہ فرمائیں کہ ملفوظات کی عبارت کے شروع سے تین سطور کو چھوڑ دیا اور عبارت کے درمیان سے دو سطریں نقل کر دیں اور آخر سے پھر ایک سطر عبارت کی چھوڑ دی، یہ ہیں بریلوی مذہب کے مجاہد اور مولوی کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نے کوئی حوالہ بھی دیانت داری سے نقل کرنے کی توفیق ہی نہیں دی، اس سے بڑھ کر اس بریلوی مولوی پر حق تعالیٰ کا غیض و غضب کیا ہوگا۔ حالانکہ ملفوظات کی عبارت بالکل صحیح اور درست ہے کہ جس پر کسی قسم کا کوئی بھی شرعی اعتراض وارد نہیں ہوتا، اگر بریلوی مولوی اپنی سینہ زوری سے حضرت تھانویؒ کے ملفوظات کی عبارت کو غلط رنگ دینا چاہے تو دیتا پھرے، اگر رضا خانی مؤلف کو مرنا یاد ہے اور اس بات پر اس کا کامل یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن اس دنیا فانی کو چھوڑ کر اپنے رب کے ہاں پیش ہونا ہے تو پھر انہیں چاہیے کہ اپنی تحریر کردہ کتاب دیوبندی مذہب کے مندرجہ حوالہ جات سے برسر عام توبہ تائب ہو جائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ دن محشر کے سوائے ذلت آمیز رسوائی کے کچھ بھی پلے نہ پڑے گا۔

ہم رضا خانی مؤلف کو حضرت تھانویؒ کے ملفوظات کی عبارت کا وہ کلڑا جو رضا خانی مؤلف نے علمائے اہلسنت دیوبند پر الزام تراشی کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس خیانت پر مبنی عبارت کے کلڑے کا جواب رضا خانی مؤلف کو اس کے پیشوا اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی زبان سے پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ

حضرت بریلوی اپنے فتاویٰ رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کا فتویٰ

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ خواب میں شیطان کسی اچھی صورت میں ہو کر فریب دے سکتا ہے یا نہیں کہ میں محمد رسول اللہ ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الجواب : حضور اقدس علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے ساتھ شیطان تمثیل نہیں کر سکتا۔ حدیث میں فرمایا ”من رآنی فقد رآی الحق فان الشیطان لا یتمثل لی“ ہاں نیک لوگوں کی شکل بن کر دھوکا دے سکتا ہے بلکہ اپنے آپ کو الہ ظاہر کر سکتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۳۵ مطبوعہ کراچی اشاعت دوم روپا پاکستان)

قارئین محترم! رضا خانی مؤلف نے تو حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ملفوظات کی عبارت کا ادھر اٹکلا نقل کر کے یہ سنگین الزام عائد کر دیا کہ ملفوظات کی عبارت میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی توہین کی گئی ہے جو کہ بالکل رضا خانی مؤلف کی الزام تراشی پر مبنی ہے کہ جس میں ذرہ برابر صداقت نہیں اور ہم نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کو سمجھانے کے لئے آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتاویٰ رضویہ کا حوالہ پیش کیا ہے جسے پڑھ کر آپ کو حضرت تھانویؒ کے ملفوظات کی عبارت ایسی سمجھ آئیگی کہ مرتے دم تک تم دوبارہ کبھی بھی اس حوالے کو ہرگز پیش نہ کرو گے کہ جس حوالے کی بنیاد پر تم نے حضرت تھانویؒ پر بہتان عظیم باندھا ہے اور آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے تو اپنے فتاویٰ رضویہ میں یہاں تک لکھ دیا کہ شیطان نیک لوگوں کی شکل میں آکر دھوکا دے سکتا ہے بلکہ وہ اپنے کو الہ یعنی کہ خدا بھی ظاہر کر سکتا ہے۔

رضا خانی مؤلف اب بتاؤ کہ الزام تراشی کا دھندا کیسا رہا! کہ حضرت تھانویؒ کے ملفوظات کی عبارت

میں تو صرف دو صحابہ کا نام درج تھا، لیکن آپ کے اعلیٰ حضرت تو پھر اعلیٰ حضرت ہی ہوئے کہ جنہوں نے تو پھر یہاں تک فتویٰ دے دیا کہ شیطان نیک لوگوں کی شکل بن کر دھوکا دے سکتا ہے۔ تو اس میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے پوری کائنات کے تمام نیک لوگوں کو شامل کر دیا ہے۔ تو اس سے آگے پھر غور و فکر کریں کہ شیطان اپنے کو خدا بھی ظاہر کر سکتا ہے، تو آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے تو اپنے فتاویٰ رضویہ کے فتویٰ کی عبارت میں حضرت تھانویؒ کے ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۸۲ کی عبارت کی پُر زور تائید اور تصدیق کر دی کہ حضرت تھانویؒ کے ملفوظات کی عبارت بالکل صحیح اور درست ہے جو کسی اعتبار سے بھی قابل اعتراض ہرگز نہیں۔

رضا خانی مؤلف جو جواب آپ اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتاویٰ رضویہ کی عبارت کا سمجھیں پس وہی جواب حضرت تھانویؒ کے ملفوظات کی عبارت کا علمائے اہلسنت دیوبند کی طرف سے بخوبی سمجھ لیں۔

سائلو جوابکم فہو اجوابنا۔

علاوہ ازیں، رضا خانی مؤلف نے تو حضرت تھانویؒ پر گستاخ صحابہ کرام کا سنگین الزام عائد کیا تو ہم یہ حقیقت واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ گستاخ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، علمائے اہلسنت دیوبند ہرگز نہیں بلکہ یقیناً رضا خانی بریلوی مولوی گستاخ صحابہ کرام ہیں۔ جیسا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے وصایا شریف کی عبارت ملاحظہ فرمائیں، تو تمہیں روز روشن کی طرح معلوم ہو جائے گا کہ گستاخ رسول ﷺ اور گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم بریلوی مولوی ہی ہیں اور علمائے اہلسنت دیوبند صحیح معنوں میں قرآن و سنت پر چلنے والے اور صحیح طور پر دین اسلام کے خدمت گار ہیں اور بریلوی مولویوں نے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں اس قدر غلو اور مدح سرائی کا جہاد کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں سنگین گستاخی کے مرتکب ہو گئے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے وصایا شریف میں صحابہ کرام کی شان میں گستاخی پر مبنی عبارت موجود ہے اور ایسی تو ہیں آمیز عبارت کی دن رات اشاعت کر رہے ہیں بس ان کو شان صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ روپیہ پیسہ آنا چاہیے، چاہے وہ جس طریقے سے آئے بس آئے کہیں سے آئے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے وصایا شریف کی عبارت کہ جس میں صحابہ کرام کی شان میں شدید توہین کی آئی ہے اور جس میں یہ بھی مرقوم ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی زیارت کرنے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔ پس وصایا شریف کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

زیارت کا شوق کم ہو گیا؟

(اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے) زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا ہے کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔

(وصایا شریف صفحہ ۲۴ طبع اول مطبوعہ الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ دہلی انڈیا)

رضا خانی مؤلف اب بتاؤ کہ کس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان اقدس میں سنگین گستاخی کی ہے۔ آپ مندرجہ بالا وصایا شریف کی عبارت پڑھتے جاؤ اور شرماتے جاؤ اور گستاخ صحابہ کرام پر فتویٰ بھی لگاتے جاؤ تاکہ آپ کو یقین کامل ہو جائے کہ جن کی تم خواہ مخواہ کالت کرنے میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہو وہ بارگاہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کس قدر گستاخ صحابہ ثابت ہو چکے ہیں اور رضا خانی مؤلف نے تو سینہ زوری کی انتہا کر دی کہ حضرت تھانویؒ پر حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے گستاخ ہونے کا فتویٰ لگا دیا۔ اب آئیے دیکھتے کہ حقیقت میں ان دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کا گستاخ کون ہے۔ چنانچہ مولوی سید ایوب علی رضوی بریلوی نے اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی مدح سرائی اس حد تک کر دی کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شان اقدس میں شدید توہین کا ارتکاب کیا، کیوں کہ قرآن مجید نے خیر الاتقیاء حضرت سیدنا صدیق اکبر اور اشداء علی الکفار حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو فرمایا اور بریلوی مولویوں نے اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کو ان دونوں اعزاز کا مصداق قرار دیا۔ چنانچہ مولوی سید ایوب علی رضوی بریلوی تحریر

فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

خیر الاتقیاء کا مصداق کون؟

- ☆ تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اُس سے سوا تم ہو ☆ نسیم جان عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو
 - ☆ غریق بحر الفت مست جام بادۂ وحدت ☆ محبت خاص و منظور حبیب کبریا تم ہو
 - ☆ جو مرکز ہے شریعت کا مدار اہل طریقت کا ☆ جو محور ہے حقیقت وہ قطب الاولیاء تم ہو
 - ☆ یہاں کر ملی نہریں شریعت اور طریقت کی ☆ ہے سینہ مجمع البحرین ایسے رہنما تم ہو
 - ☆ عیاں ہے شان صدیقی تمہارے صدق و تقویٰ سے ☆ کہوں اتنی نہ کیوں کہ خیر الاتقیاء تم ہو
- (مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح صفحہ ۳۰ مقام اشاعت رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی انڈیا، گلشن رضوی صفحہ ۱۰ انا شرکت خانہ غوثیہ رضویہ گول باغ جھنگ بازار، فیصل آباد)

اشد آء علی الکفار کا مصداق کون؟

- ☆ جلال و ہیبت فاروق اعظم آپ سے ظاہر ☆ عدو اللہ پر ایک ہر بہ تیغ خدا تم ہو
 - ☆ اشد آء علی الکفار کے ہو سر بسر مظہر ☆ مخالف جس کے تھرائیں وہی شیر و غلام ہو
- (مدائح اعلیٰ حضرت مشتمل بر قصیدہ نغمۃ الروح صفحہ ۳۰ مقام اشاعت رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی انڈیا، گلشن رضوی صفحہ ۱۰ انا شرکت خانہ غوثیہ رضویہ گول باغ جھنگ بازار، فیصل آباد)

قارئین محترم! یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نے خیر الاتقیاء حضرت سیدنا صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ کو فرمایا اور رضا خانی بریلویوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے مقابلے میں اپنے پیشوا اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کو خیر الاتقیاء ثابت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اشد آء علی الکفار فرمایا ہے تو رضا خانی بریلویوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے مقابلے میں اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کو اشد آء علی الکفار کا اعزاز بھی عطا کر دیا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا

مدائح اعلیٰ حضرت کے اشعار میں مرقوم ہے اور رضا خانی مؤلف نے تو صرف جعل سازی کا کرشمہ دکھا کر فساد طور پر حضرت تھانویؒ کو گستاخ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ثابت کرنے کا ناکام حربہ استعمال کیا، جس کا ہم نے خوب نوٹس لیا ہے اور رضا خانی مؤلف کی تمام تر جعلی سید زوری کا جواب ہم نے حقیقت میں دیا ہے، جس کو آپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت تھانویؒ کے ملفوظات الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ کے ملفوظ کی عبارت کو اول تا آخر پورا نقل کیا ہے کہ جس کو رضا خانی مؤلف نے قطع و برید سے نقل کیا بلکہ ہم نے صحیح اور بے غبار عبارت کو ادھور نقل کرنے کے جواب میں بڑی دیانت داری سے حوالہ کو مکمل نقل کیا ہے جو قطع و برید سے بالکل پاک ہے اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مذہب اسلام کی رو سے کوئی بڑے سے بڑا ولی بھی چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے درجہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برابری تو کوئی قطعاً نہیں کر سکتا۔ عقیدت مند حضرات بریلوی اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو جو چاہیں بنا کر پیش کریں، یہ اُنکا اپنا رضا خانی ذوق ہے جو چاہیں کریں۔ حقیقت وہی ہے جو ہم نے مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں اُس کے ماننے والوں کو حوالہ جات کی روشنی میں نقل کر دی ہے۔ جیسا کہ ہم نے دلائل سے بریلوی مولویوں کو گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور گستاخ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ثابت کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کا بے مثل تقویٰ

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کا تقویٰ اور پرہیزگاری کا فعل بھی ذرا دیکھ لیجیے، جس نے بارے میں بریلوی نعت خواں اور مولوی حضرات اپنی اکثر مساجد میں جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر اپنے رضا خانی شوق و ذوق کے جذبہ سے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں برملا یہ شعر پڑتے ہیں کہ:

جس کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ ﷺ ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام
تو ایسے عاشق رسول کا تقویٰ اور پرہیزگاری بھی بحوالہ فتاویٰ رضویہ کی عبارت سے پڑھتے جائیے
ملاحظہ فرمائیں:

چار سال کی عمر میں ایک دن بڑا سا کرتا پہنے باہر تشریف لائے تو چند بازاری طوائفوں کو دیکھ کر کرتے کا
دامن چہرہ مبارک پر ڈال لیا۔ یہ دیکھ کر ایک عورت بولی واہ میاں صاحبزادے آنکھیں ڈھک لیں اور ستر
کھول دیا۔ آپ نے بغیر ان کی طرف نگاہ فرمائے برجستہ جواب دیا۔ جب آنکھ بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے اور
دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔ آپ کے اس عارفانہ جواب سے وہ سکتہ میں آ گئی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۵۵ سن طباعت طبع دوم اپریل ۱۹۸۰ء)

رضا خانیوں کے بڑے حضرت تو بچپن سے ہی شوخ و چلبلی طبیعت کے مالک تھے۔ ان کے تقدس
و کمالات اور روحانیت کا آغاز عورتوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور کرتا اٹھا کر انہیں اپنا عضو مخصوص دکھانے
کے شرمناک واقعہ سے ہوتا ہے۔ اور پھر چلبلی پن اور جنسی دشواری خیالات میں منہمک رہنے کی یہ بیماری اس حد
تک بڑھ گئی تھی کہ ایک بار تو عین نماز میں اس حرکت کا ارتکاب کر بیٹھے۔

رضا خانیوں کے بیان کے مطابق

اعلیٰ حضرت بریلوی ساڑھے تین برس کی عمر میں وہ کچھ جانتے تھے جو اور لوگ بلوغ کے بعد بھی مشکل سے
جانتے ہیں۔ اپنے امام بریلوی کی تعریف میں لکھی ہوئی ایک کتاب ”انوار رضا“ میں رضا خانی رقمطراز ہیں:
”ایک مصلح و مجدد کو ذاتی طور پر بھی جن محاسن و محامد اور فضائل و مناقب سے آراستہ ہونا چاہیے امام احمد رضا
کی ذات ان میں بھی منفرد و یکتا نظر آتی ہے خصوصاً زہد و تقویٰ اور حزم و احتیاط کی شمع آپ کی بزم حیات میں
اتنی فروزاں ہے کہ دیگر اوصاف سے قطع نظر کر لیا جائے جب بھی آپ کی ولایت و عظمت میں کسی شک
و ارتباب کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔“

آئیے چند واقعات و شہادات کی روشنی میں اس حیثیت سے بھی امام (اعلیٰ حضرت بریلوی) کی حیات طیبہ کا مطالعہ کریں تاکہ معلوم ہو جائے کہ مرد حق آگاہ زہد و ورع، تقویٰ و طہارت اور حزم و احتیاط کے کس بلند مقام پر فائز ہے۔

سب سے پہلے عہد طفولیت کا ایک عبرت انگیز واقعہ ملاحظہ ہو کہ ابھی تقریباً ساڑھے تین برس کی عمر ہے، ایک بچہ کرتا پہنے باہر سے دولت خانہ کی طرف چلے جا رہے تھے کہ سامنے سے کچھ بازاری عورتوں (طوائفوں) کا گزر ہوا۔ ان پر نظر پڑتے ہی ساڑھے تین برس کے امام نے اپنا لمبا کرتا اٹھایا اور دامن سے آنکھیں چھپالیں۔ یہ غورانہ انداز دیکھ کر ان عورتوں نے تضحیکانہ طور پر کہا، ”واہ میاں صاحبزادے نظر کو ڈھک لیا اور ستر کھول دیا۔“ اس پر اعلیٰ حضرت نے برستہ فرمایا ”پہلے نظر بہکتی ہے، جب دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔“ اب تو ان سب عورتوں پر سکتہ طاری ہو گیا۔ اور پھر کچھ بولنے کی حرات نہ ہو سکی۔

ساڑھے تین برس کی عمر میں فکر و شعور اور عفت و پرہیزگاری کی اس قدر بلندی کم تعجب خیز نہیں آپ نے اس جواب کے اندر شریعت و طریقت کے ایسے پہاں نکلتے منکشف فرمادیئے جن کا ادراک آج بوڑھے ہونے کے بعد بھی مشکل سے ہوتا ہے۔“ (انوار رضا صفحہ ۲۵۴ طبع دوم لاہور)

قارئین محترم! کیا یہ واقعہ اس قابل ہے کہ اسے ظاہر کیا جائے۔ غور فرمائیے اعلیٰ حضرت بریلوی کو اگر پردہ کرنا بھی تھا تو آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے، آستین سے آنکھیں ڈھک لیتے، آنکھیں ٹھکا لیتے، اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیتے غرض کہ بد نظری سے بچنے کے کئی معقول طریقے اختیار کئے جاسکتے تھے، مگر رضا خانیوں کے امام کسی معقول طریقہ سے کام لینے کی بجائے ننگا ہو کر دکھاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں چھپانا مقصود نہ تھا، ستر دکھانا مقصود تھا۔ اور یا پھر اس واقعہ سے یہ ثابت ہوا کہ وہ پرلے درجہ کے احمق اور نادان تھے کہ جو کام متعدد معقول طریقوں سے ہو سکتا تھا اسے شرمگاہ کھول کر کیا اتنی بات تو معمولی سے

معمولی سمجھ بوجھ والا شخص بھی سمجھتا ہے کہ ایسے موقع پر آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا جاتا ہے یا آنکھیں جھکالی جاتی ہیں، مگر رضا خانیوں کے امام اتنی عام فہم اور معمولی بات بھی نہ سمجھتے تھے، پھر بھی دعویٰ ہے کہ اعلیٰ حضرت عقل و شعور اور عفت و پرہیزگاری کے بلند مقام پر فائز تھے۔ پھر طرہ یہ کہ شرمگاہ کھول کر وہیں تن کر کھڑے ہو گئے۔ حالانکہ ایسی صورت میں شریف اور باحیا انسان آنکھیں جھکا کر تیزی سے آگے بڑھ جاتا ہے مگر مولوی احمد رضا خان بریلوی آگے بڑھنے کی بجائے ستر کھول کر طوائف کے سامنے جنسی موضوع پر لکچر دینے لگے کہ ”پہلے نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر (شرمگاہ۔ عضو مخصوص) بہکتا ہے۔“ یہاں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ طوائف یہ کیسے جان گئیں کہ حضرت نے آنکھوں پر گرہاں لگا کر ہاتھ سے رکھ لیا ہے۔ طوائف نے اسے بچکانہ حرکت سمجھ کر نظر انداز کیوں نہ کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے شرارت آمیز اور چھیڑ خوانی کے انداز سے کرتا اٹھایا ہوگا۔ جس سے وہ سمجھ گئی ہوگی کہ یہ حرکت ہماری وجہ سے ہو رہی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ بچہ جنسیات و روحانیات سے یکسر بے خبر ہوتا ہے۔ اس کا پاکیزہ ذہن اس قسم کی باتوں سے پاک ہوتا ہے۔ ساڑھے تین سالہ بچے کو ان باتوں کی ہوا تک بھی نہیں لگی ہوتی۔ مگر کائنات میں یہ واحد بچہ تھا جو نہ صرف اس قسم کی باتیں جانتا تھا بلکہ ان باتوں کے ”مالہ“ دیا علیہ سے بھی واقف تھا، اسے آئینہ تاسل کا مزاج بگڑنے کا ہی علم نہیں تھا، بلکہ اس کے اسباب اور وسائل بھی اسے معلوم تھے کہ پہلے نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔

رضا خانیوں کے بیان کردہ اس واقعہ سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کسی اور فن میں ماہر ہوں نہ ہوں مگر جنسیات کے فن میں وہ واقعہ امام کا درجہ رکھتے تھے اور ساڑھے تین برس کی عمر میں اپنے فن کا مظاہرہ کر کے انہوں نے بازاری عورتوں پر سکتہ طاری کر دیا تھا۔

اس واقعہ کے پیش نظر ہم رضا خانیوں کو مشورہ دیں گے کہ جہاں وہ یہ جھوٹ لکھیں کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی پچاس علوم کے ماہر تھے وہاں ایک سچی بات یہ بھی لکھ دیا کریں کہ ان پچاس علوم میں سے ایک

علم رومان و شہوت تھا اور اس علم میں ہمارے امام اس درجہ ماہر تھے کہ پوری دنیا میں کوئی ان کی ہسری کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ رضا خانی یقین فرمائیں کہ ان کے اس دعوے کو کوئی بھی چیلنج نہیں کرے گا اور سب ہی اسے مان جائیگے اور اگر آپ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ساز سے تین برس والے اس ہوش ربا واقعہ اور نماز میں دوران درود شریف حرکت نفس سے انگر کھٹے کا بند توڑنے والا واقعہ بھی پیش کر دیا تو پھر تو یہ گزبرگز کسی کے لئے انکار کی گنجائش نہ رہے گی۔ رضا خانیوں! ننگا ہونا ستر کھیلنا کمال نہیں بلکہ ستر ڈھانپنا کمال ہے۔ ہاں جن کی قتل ماؤذ ہو چکی ہو وہ ننگا ہونے کو ہی کمال اور خوبی سمجھے گا۔

۱۱۔ لا انہم هم السفہاء ولكن لا يعلمون۔ (پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۳)

یعنی قرآن پاک میں نیک لوگوں کی علامات میں سے ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ

۱۲۔ والذین هم لفرو جہم حفظون۔ (پارہ نمبر ۱۸ سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۵)

یعنی وہ اپنی بیویوں کے علاوہ سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے۔

۱۳۔ والحفظین فرو جہم والذکرین اللہ کثیراً والذکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجر عظیماً۔

(پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۵)

یعنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں سب کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا

وعدہ کر رکھا ہے۔ (گویا مغفرۃ اور اجر عظیم کا وعدہ "حافظین فروق" کے لئے ہے "کاشفین فروق" کے

لئے نہیں جو کہ ننگا ہو کر دکھاتے پھریں)۔

نیز ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے۔

۱۴۔ واحفظوا فروجکم وعضوا ابصارکم۔

یعنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور اپنی نگاہیں نیچی رکھو۔۔۔

مطلب یہ کہ نہ تو ناجائز جگہ نگاہ پڑنے دو اور نہ ننگے ہو کر دکھایا کرو اعلیٰ حضرت بریلوی نے دونوں حکموں کی خلاف ورزی کی نہ تو آنکھیں جھکا نہیں اور نہ شرمگاہ کو چھپایا مگر اس کے باوجود حواری خوش ہیں کہ اس واقعہ میں حضرت نے شریعت و طریقت کے پنہاں نکلتے منکشف فرما دیتے یہ سب عقل اور حیا کے نہ ہونے کے کرشمے ہیں کون نہیں جانتا کہ لباس سے ستر پوشی کا کام لیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ نیا لباس پہن کر یہ کہا کرو کہ الحمد للہ الذی کسانى ما اوارى به عودنى (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۷۷) یعنی شکر اللہ کا جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ذریعہ میں اپنے ستر کا پردہ کروں) مگر نا سمجھ امام لباس کے ہوتے ہوئے ننگے ہو رہے ہیں اور انتہا یہ کہ اس احتمالاً اور غیر شرعی حرکت پر رضا خانی نولہ فخر کرتا ہے۔

چوں آں راہ کج پیش شاں راست بود

وہ راست در ہشتم شاں کج نمود

قارئین محترم! اگر اعلیٰ حضرت بریلوی رضا خانیوں کے نہیں کسی دوسرے فرقہ کے پیشوا ہوتے

تو رضا خانی اس کے خلاف اتنا بولتے کہ تو بہ بھلی۔ ان کا ہر مقرر چیخ چیخ کر کہتا کہ دیکھو یہ لوگ ایک بے حیا اور شہوت پرست کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور امام اہل شہوت کو امام اہلسنت کہتے ہیں۔ اور یہ رضا خانی لوگوں سے یہ بھی کہتے کہ کوئی مادر زاد ولی ہوتا ہے تو کوئی مادر زاد اندھا ہے۔ مگر مولوی احمد رضا خان بریلوی کے اس گھناؤنے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مادر زاد بے حیا تھے۔ یزداد یہ بھی کہتے کہ سازھے تین برس کی عمر میں طوائف کو شرمگاہ دکھانے اور ان کے سامنے جنسیاتی موضوع پر تقریر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہوت پرستی اور بد مستی اس شخص کی کھٹی میں پڑی ہوتی تھی۔ غرض یہ کہ رضا خانی احمد رضا خان کے خلاف خوب بولتے۔ مگر اب چونکہ وہ بایں عادات و ذیلہ و خصائل شیعہ ان کے ہی امام و پیشوا ہیں اس لئے یہ لوگ ان پر قطعاً حرف گیری نہیں کرتے اور ان کے حیا سوز واقعات کو تقویٰ و احتیاط اور روحانیت و ولایت کی دلیل بتاتے ہیں۔ رضا خانیوں کو معلوم رہے کہ طوائف کے سامنے شرمگاہ کھولنے، مسلمانوں کو کافر کہنے اور بدعات

کو رواج دینے سے ملک "دلایت" (یعنی کہ انگریزوں کا ملک) تک تو رسائی ہو سکتی ہے مگر "مقام دلایت" تک رسائی ناممکن ہے۔

کایں رہ کہ قومی برکستان است

رضا خانیوں سے چند سوالات

- ۱۔ اگر عورتوں کے سامنے نکاح ہونا عقل و شعور کی بات ہے تو کیا تم لوگ بھی عورتوں کو دیکھ کر بچے ہو جاتے ہو؟ اگر نہیں تو کیوں؟ تم اپنے عقلمند و ہوشمند امام کے حکیمانہ افعال کی پیروی کیوں نہیں کرتے ہو؟ کیا تم عقلمند اور باشعور نہیں بلکہ پاگل رہنا چاہتے ہو۔ اگر تم اسے واقعی عقل و شعور کی بات سمجھتے ہو تو تم بھی عورتوں کے سامنے ایسا ہی کیا کرو کسی نے نوکا تو کہہ دو "و خدنا علیہ ابا عنا۔ یعنی ہمارے سمجھدار آج واجداد ایسا ہی کیا کرتے تھے۔
- ۲۔ مولوی احمد رضا خان بریلوی کو اپنی طویل زندگی میں عورتوں کا سامنا ایک بار تو نہ ہوا تھا بلکہ یقیناً کئی بار سامنا ہوا ہوگا۔ تو کیا وہ ہر بار اسی طرح عقلمندی کا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے؟ یا سارے حصے تین برس کے بعد وہ پاگل ہو گئے تھے اور عقلمندی و دانشمندی کے کام چھوڑ دیئے تھے۔
- ۳۔ اگر راستہ میں کسی شریف عورت کا سامنا نامحرم مرد سے ہو جائے تو رضا خانیوں کے نزدیک وہ خاتون کیا کرے؟ یعنی ایسی صورت میں اسے اسلامی تعلیمات کے مطابق نظر تھکا کر تیزی سے گزر جانا چاہیئے یا رضا خانی طریقہ پر عمل کرنا چاہیئے۔
- ۴۔ آج کے بہت سے نام نہاد پیر اپنے مریدوں کی بہو بیٹیاں اور بیویاں اغوا کر جاتے ہیں۔ یہ ان پیروں کا خیال یہ تو نہ ہوگا کہ جب عورتوں کے سامنے شرمگاہ کھولنا تقویٰ اور روحانیت کی معراج تو انہیں اغوا کرنے میں کیا بُرائی ہے۔ (اور عین ممکن ہے کہ وہ عورتوں کے اغوا اور ان کے ساتھ زنا کو

حزم و اتقاء اور روحانیت کی اگلی منزل سمجھتے ہوں۔)

۵۔ دنیا میں لاکھوں کڑوڑوں علماء اذکیا اور ائمہ و اولیاء ہو کر گزرے ہیں کیا ان میں سے کسی ایک کے

حالات میں بھی اس قدر خلاف شرع اور اس حد تک شرمناک و حیا سوز واقعہ ملتا ہے؟

۶۔ اس شرمناک واقعہ کو لکھنے کے بعد آپ لوگوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”آپ نے اس جواب کے اندر

شریعت و طریقت کے پنہاں نکتے منکشف فرمادیے۔“ ہمیں بتایا جائے کہ دو کون کون سے نکتے تھے

جو منکشف فرمائے گئے۔ زیادہ نہیں تو ایک ہی نکتے کی نشاندہی کر دیجیئے۔ حیرت ہے کہ اعلیٰ حضرت

نے تو شرمگاہ یعنی آئہ تناسل وغیرہ کو منکشف فرمایا تھا اور آپ لکھتے ہیں کہ نکتے منکشف فرمادیے

معلوم نہیں ”نکتے“ سے آپ کی مراد کیا ہے؟ فرمائیے تو سہی

۷۔ سازھے تین برس کے بچے کو اس کی کسی حرکت و شرارت پر اس انداز سے کوئی نہیں ٹوکتا جس انداز

سے بڑی عمر والوں کو نوکا جاتا ہے۔ بچہ پیشاب کرے، انگٹا پھرے، غرض کچھ کرے کوئی اس سے اس

کے افعال کے متعلق استغہامیہ انداز میں بات نہیں کرتا، کیونکہ سب جانتے ہیں کہ جواب نہیں دے

سکتا۔ خاص طور پر ایسی حرکات و افعال کے متعلق جن کا تعلق بلوغ سے ہوتا ہے کوئی بھی سازھے تین

برس کے بچے سے بات نہیں کرتا۔ مگر آپ لوگوں نے لکھا ہے کہ طوائف نے مولوی احمد رضا خان

بریلوی سے ایسا سوال کیا جو بالغوں سے کیا جاسکتا ہے اور احمد رضا خان بریلوی نے برہتہ اور بڑی

تفصیل سے ان کے استفسار کا جواب عنایت فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ طوائف نے احمد رضا خان

بریلوی کو پہچان لیا کہ یہ بچہ ہمارے جنسی سوال کو بخوبی سمجھ سکتا ہے اور اس کا جواب بھی دے سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ طوائف کا احمد رضا خان کو پہچان لینا، کیا طوائف کی ”ولایت“ کی دلیل نہیں ہے؟ کہ

ولی را ولی می شناسد

اگر احمد رضا خان صاحب کو کرتا اٹھانے، جنسی سوال سمجھنے اور اس کا مفصل جواب دینے کی بنیاد پر آپ

ولی کہتے ہیں تو طوائف کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اگر آپ طوائف کو بھی ولی ہی سمجھتے ہیں تو اتنا مزید بتا دیجئے کہ احمد رضا خان صاحب بڑے ولی تھے یا طوائف یا دونوں ہم مرتبہ۔

خلاصہ یہ کہ رضا خانیوں کے بیان کردہ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ،

(۱) مولوی احمد رضا خان بریلوی شرافت متانت سنجیدگی اور شرم و حیا سے عاری رہے یا یہ کہ وہ پرلے درجہ کا احمق و نادان رہے۔

(۲) احمد رضا خان بریلوی جنسیات و روحانیات ہی میں ترقی کرے گا۔

(۳) احمد رضا خان صاحب اُلٹے ہی کام کرے گا (جیسے کہ یہ کام اُلٹا تھا کہ ستر چھپانے سے بجائے حوال دیا) چنانچہ بعد میں مولوی احمد رضا خان صاحب اُلٹے ہی کام کرتے رہے مسلمانوں کو کافروں کا فریاد کی حکومت کو دارالاسلام کہتے تھے۔ مسنون اعمال کے بجائے بدعات پر زیادہ زور دیتے تھے اور پھر یہی مرض ان کے پیروکاروں میں سرایت کر آیا کہ وہ بھی سنت کے مقابلے میں بدعات اپناتے ہیں۔ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ شرمناک و شیطانی واقعات کو روحانی واقعات سمجھتے ہیں۔

بنے کیونکر کہ ہے سب کار ان

ہم اُنکے بات النی یار اُلٹا

محترم قارئین! ہو سکتا ہے رضا خانی جواب تک اس واقعہ پر بغلیں بجاتے تھے ہمارا یہ مضمون پڑھ کر بغلیں جھانک رہے ہوں اور یہ سوچ رہے ہوں کہ یہ کیا ہو گیا؟ ہم تو اس خیال میں تھے کہ لوگ اس واقعہ کو پڑھ کر ہمارے حضرت کی تعریف و توصیف کے پل باندھیں گے مگر یہاں تو معاملہ الٹا ہو گیا۔ اور ممکن ہے رضا خانی اس فکر میں ہوں کہ جن جن کتابوں میں یہ واقعہ لکھا ہے ان کے مرتبین سے تردید بیان دلایا جائے جیسا کہ رضا خانیوں نے احمد رضا خان صاحب کے حضرت عائشہ کے بارے میں کہے ہوئے کستاخانہ اشعار کے متعلق علامہ اہلسنت و یوبند کے زبردست احتجاج پر احمد رضا خان صاحب کے مرنے کے چالیس

سال بعد مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ایک پیروکار سے تردیدی بیان شائع کرایا۔ بہر حال اگر مولوی احمد رضا خان بریلوی کے قہقین اب بھی یہ سمجھ گئے ہوں کہ یہ واقعہ انتہائی بیسودہ ہے تو بھی غنیمت ہے۔ (ایک چور اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر کتنا چوس رہا تھا، کسی نے پوچھا کہ ہاتھ پر کپڑا کیوں لپیٹ رکھا ہے؟ تو فرمایا کہ کتنا چوری کا ہے اور میں احتیاطاً چوری کی چیز کو ہاتھ لگانا بھی گوارا نہیں کرتا اس لیے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ رکھا ہے۔) ایک شخص آنکھیں بند کر کے زنا میں مصروف تھا زانیہ نے اس سے پوچھا کہ آنکھیں کیوں بند کر رکھی ہیں تو جواب دیا تقویٰ و طہارت اور حزم و احتیاط کے مقام پر فائز ”زانی“ نے کہ غیہ محرم عورتوں کو دیکھنا ناجائز ہے اس لئے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔

رضا خانی بریلویوں نے اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں حدیث سرائی کرتے ہوئے یوں آگے ایسے نکل جاتے ہیں جسکی حد ہی نہیں جیسا کہ رضا خانی بریلویوں نے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے ساڑھے تین سال کی عمر میں فصیح و بلیغ عربی زبان میں گفتگو کرنے کا ذرا مدد چاہا چنانچہ المیزان امام احمد رضا نمبر مطبوعہ اندیا کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

تین ساڑھے تین برس کی عمر میں عربی زبان میں گفتگو

مولوی عرفان علی صاحب قادری جو اعلیٰ حضرت کے مرید تھے بیان کرتے ہیں کبھی کبھی اعلیٰ حضرت اپنے بچپن کے حالات بیان کرتے تھے ایک روز ارشاد فرمایا میری عمر تین ساڑھے تین برس کی ہوگی اور میں اپنے محلے کی مسجد کے سامنے کھڑا تھا کہ ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں جلوہ فرما ہوئے انہوں نے مجھ سے عربی زبان میں گفتگو فرمائی میں نے بھی فصیح عربی میں ان کی باتوں کا جواب دیا اس کے بعد اس بزرگ ہستی کو پھر کبھی نہ دیکھا۔ (امام احمد رضا نمبر ۳۳۹ مطبوعہ اندیا)

رضا خانی بریلویوں نے اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے جعلی تقویٰ کے ٹپ باندھنے

کے لئے مندرجہ بالا ایک خود ساختہ ہوائی اثرائی ہے کہ کسی نہ کسی طرح عامۃ المسلمین اعلیٰ حضرت بریلوی کے گرویدہ ہو جائیں لیکن حضرات بریلوی نے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں واقعہ مذکور کو ایک سوچا سمجھا منصوبہ بنایا ہے لیکن جب پڑھ لکھے مسلمانوں نے اعلیٰ حضرت بریلوی کا وہ گھناؤنا فعل پڑھا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی صاحب تو ایسے جرأت اور بہادری والے شخص ہیں جو ننگے ہو کر بازار میں عورتوں کے سامنے اپنی حقیقت کو ایسا بے نقاب کر دیتے ہیں کہ عورتیں سکتے میں آ جاتی ہیں تو اعلیٰ حضرت بریلوی کے اس فعل سے ایسے دور ہوئے جو آج تک ایسے غلط لوگوں کے قریب نہیں آئے جو دن رات عقائد رضا خانہ کا پرچار کرنے والے ہوں۔

چنانچہ آپ حضرات لگے ہاتھ سردست اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے تقویٰ کا ایک اور عمل بھی پڑھ لیجئے ملاحظہ فرمائیں۔

عبادت میں کاہلی کا عمل

بھم اللہ تعالیٰ میں اپنی حالت وہ پاتا ہوں جس میں فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ سنتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں لیکن الحمد للہ سنتیں کبھی نہ چھوڑیں نفل البتہ اسی روز سے چھوڑ دیئے ہیں۔

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی ج ۴ ص ۵۷، ۵۸ مطبوعہ کراچی)

حضرات گرامی! اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے تقویٰ کا نمونہ آپ نے دیکھ ہی لیا کہ نوافل کو البتہ کے درجہ میں رکھا ہے کہ جب کہ نوافل سے تقرب الی اللہ ہوتا ہے تو ایسے عمل کو البتہ کے درجہ میں چھوڑ دیا حالانکہ مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم نوافل کو بھی فرائض کی طرح اہمیت دیتے ہیں اور بندہ مؤمن نوافل کے ذریعے خدا تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے جس کا ثبوت حدیث میں موجود ہے۔ آپ حضرات مولوی احمد رضا خان بریلوی کا جذبہ عبادت دیکھئے اور ایک عاشق رسول بننے والے کے لئے نماز کہاں تک آنکھوں

کی ٹھنڈک ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اولیاء اللہ مقررین نماز فرض کے علاوہ توافل کو بھی اسی شوق اور ذوق اور اسی فکر سے ادا کرتے ہیں جیسے انہیں فرائض کی ادائیگی کی فکر ہوتی ہے ویسے ہی توافل کی بھی فکر کرتے ہیں لیکن ایک اعلیٰ حضرت بریلوی ہی ہیں جو تقرب الی اللہ والی عبادت توافل کو البتہ بہر ترک کردیا رضا خانی بریلویوں کیلئے یہ ایک لمحہ فکر یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں رضا خانی حضرات نے اس قدر مدح سرائی میں غلو کیا کہ اسی حضرت بریلوی تحقیق کے میدان میں بہت بلند مقام رکھتے ہیں تو آپ حضرات انکے بلند مقام کا بھی اندازہ فرما میں کہ عضو ضعیف کے بارے میں بے مثل تحقیق فرمائی جسے آپ بھی پڑھیں اور بار بار پڑھیں تاکہ آپ کے مطالعہ میں بھی مزید اضافہ ہو سکے۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی کی خاص تحقیق

چنانچہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے عضو ضعیف پر خاص عمدہ تحقیق فرمائی۔ ملاحظہ فرمائیں۔ فتاویٰ رضویہ ج ۳۔ مرد کی شرم گاہ کے اعضاء کو نو ۹ ثابت کرنا آپ کی فقہ دانی پر ایسی شہادت ہے جو آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ درخشاں اور تابندہ ہے چنانچہ آپ نے پہلے چالیس مستند معتبر کتب فقہیہ اور فتاویٰ کے حوالے سے ۸ شرم گاہ کے اعضاء مدلل و محقق فرمایا پھر تہ تہ نظر سے ایک اور عضو شرم گاہ پر دلائل سے ثابت فرما کر ثابت کیا کہ مرد کی شرم گاہ کے اعضاء ۹ ہیں چونکہ کتب فقہ میں نو میں کا ذکر نہ آتا ذکر عدم کو مستلزم نہیں اور نہ ان میں استیعاب کا ذکر اور نہ تحدید تعداد پر کوئی دلیل موجود۔

(امام احمد رضا نمبر ۲۱۲ مطبوعہ انڈیا)

حضرات گرامی! اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے عضو ضعیف پر بے مثل تحقیق اس

بات پر شاہد ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کا اپنا دین جس کے بارے میں ارشاد فرمایا:

حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑا اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ (وصایا شریف صفحہ ۱۰ مطبوعہ ابوالعلائی پریس آگرہ انڈیا)

نوٹ: یاد رکھیں اعلیٰ حضرات بریلوی کا اپنا دین مذکور یقیناً ضعیف اور سراسر غلط ہے اور اسی حضرات بریلوی کے دین پر چلنے کی بجائے حق تعالیٰ ہر ایک کو دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر سنگین الزام

رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۹ پر حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ الافاضات الیومیۃ من الافادات القومیۃ کے ملفوظ کی طویل ترین عبارت نقل کرنے میں نہایت مجرمانہ حرکت کا ارتکاب کیا ہے جو واقعی قابل افسوس اور لائق مذمت ہے اور رضا خانی مؤلف نے مندرجہ ذیل خیانت پر مبنی حوالہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر ۵۴ سے پیش کیا ہے جو کہ سراسر خیانت اور بدیانتی ہے اور رضا خانی مؤلف کا یہ قابل نفرت فعل ملاحظہ فرمائیں۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

(عورت کے فرج سے) روئی لگا کر کھائی ہمیں تو نہ نمکین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی۔

(ملفوظ دیوبندی مذہب ص ۳۹ طبع دوم)

نوٹ: اس خیانت سے نقل کردہ حوالے پر رضا خانی مؤلف نے یہ سرخی قائم کی ہے کہ "دیوبندی تہذیب"۔

قارئین محترم! یہ بات بخوبی یاد رکھیں کہ رضا خانی مؤلف نے ایک خیانت تو یہ کی یہ حضرت

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی طویل ترین عبارت جو کہ انتیس ۲۹ سطور پر مشتمل تھی تو حضرت کے ملفوظ کی عبارت کا یہ حشر و نشر کیا کہ ملفوظ کی عبارت کے شروع سے چھ سطور کو چھوڑ کر مندرجہ بالا عبارت کا چھونا سا نمونہ

نقل کر دیا کہ جسکو رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۹ پر پیش کیا لیکن رضا خانی مؤلف کا یہ بہتان عظیم بھی قابل غور ہے کہ رضا خانی مؤلف نے خیانت سے نقل کردہ عبارت کے ٹکڑے کے شروع میں بریکٹ میں یہ الفاظ (عورت کے فرج سے) اپنی طرف سے اپنے قدیمی ذوق کے مطابق لکھ دیئے جبکہ ایسے الفاظ الفاظ حضرت کے ملفوظ کی طویل ترین عبارت میں اول تا آخر مرے سے موجود نہیں ہیں۔ مندرجہ بالا ملفوظ کی عبارت کے شروع میں بریکٹ والے قابل نفرت الفاظ رضا خانی مؤلف کے خود ساختہ ہیں جنکو رضا خانی مؤلف نے خیانت سے نقل کردہ عبارت کے ٹکڑے کے شروع میں تحریر کر دیئے ہیں اور قارئین محترم یہ بات قابل غور ہے کہ رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۹ پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی طویل ترین عبارت کا ایک ٹکڑا سر قہ کر کے نقل کرنے کے بعد اس ٹکڑے کے شروع میں خود ساختہ یہ الفاظ یعنی کہ بریکٹ والے (عورت کے فرج سے) ان الفاظ کو عبارت کے شروع میں کیوں لکھا گیا اور ان الفاظ کے چناؤ سے بھی اس بریلوی مولوی کی اپنے ایک خاص قدیمی واقعہ کی طرف علماء اہلسنت دیوبند کی توجہ کرانا مقصود تھی۔ تو رضا خانی مؤلف نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی عبارت کو اپنے خود ساختہ طریقہ سے چار چاند لگانے کی مذموم حرکت کی ہے۔

آپ حضرات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی طویل ترین عبارت ملاحظہ فرمائیں کہ جسکو پڑھنے سے آپ کو یقین کامل ہوئے گا کہ جو مذموم اور قابل نفرت الفاظ رضا خانی مؤلف نے ملفوظ کی عبارت کے شروع میں لکھے وہ الفاظ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طویل ترین عبارت کے شروع سے لیکر آخر تک کہیں بھی موجود نہیں ہیں یعنی کہ طویل ترین ملفوظ کی عبارت کا ٹکڑا اس کے شروع میں بریکٹ والے الفاظ رضا خانی مؤلف کے خود ساختہ ہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظ میں ایک اور رسالہ میں درج شدہ ایک حکایت بیان کی ہے نہ کہ اپنا اور اپنے اکابر کا عقیدہ بیان کیا ہے کہ جسے رضا خانی مؤلف اپنی طرف سے خود ساختہ عقیدہ بنا کر عامۃ المسلمین کے سامنے پیش کر رہا ہے اور کسی کی حکایت بیان

کرنے سے انسان خود مجرم نہیں ہوتا جسکی تردید خود حضرت تھانوی رحمۃ اللہ کے ملفوظ میں موجود ہے۔

اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اندھے حافظ جی کی حکایت بیان کی ہے اور ساتھ ہی فرمادیا کہ گویا کہ بخش ہے تو جسکو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ خود بخش فرما رہے ہیں تو اسکو بڑی ڈھٹائی سے بیان کرنا یہ کہاں کی شرافت اور دیانت ہے آخر کار ایک انسان ہونے کی حیثیت سے کچھ تو عقل سے کام لینا چاہیے کیونکہ ہم عرض کریں گے تو پھر شکایت ہوگی اور یہ مندرجہ بالا ملفوظ کا واقعہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی حنفی دیوبندی کا ہرگز بیان نہیں کیا بلکہ حضرت نے فرمایا یہ حکایت ہے کہ گو بخش ہے کہ جسم میں ایک اندھے حافظ کی شادی وغیرہ کا ذکر ہے تو اسکو رضا خانی مؤلف نے اپنے رضا خانی ذوق کے مطابق حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شخصیت کو محض داغدار کرنے کے چکر میں بڑے ذرا مائی انداز میں تحریر کیا ہے جبکہ حضرت نے فرمایا کہ یہ حکایت ایک اردو رسالہ کی حکایت ہے تو پھر اسکو اتنا بڑھا چڑھا پیش کرنا تو محض غلط ہے رضا خانی مؤلف کی کم فہمی اور جہالت کا جواب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی طویل ترین عبارت میں ہی موجود ہے اسے ملاحظہ فرمائیں اور رضا خانی کا نذ کی کشتی اہلسنت دیوبند کے سیل رواں یقیناً ڈوب جائے گی۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی

مکمل طویل ترین اصل عبارت پڑھیے

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ شریعت مقدمہ کے احکام کی تعلیم پر عمل کرنے سے قلب کے اندر سکون اور اطمینان پیدا ہوتا ہے جو بڑی دولت اور نعمت ہے اور یہ محض بیان سے سمجھ میں آنا دشوار ہے عمل کر کے دیکھنے کی چیز ہے لوگ تو اسکے منتظر ہیں کہ سمجھ میں آوے تو عمل کریں اور سمجھ میں جب آوے گا جب عمل کریں جیسے ایک اندھے حافظ جی کی حکایت ہے گو بخش ہے مگر تغنیم کیلئے گوارا کی جاتی ہے۔

مکتب کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کر لو بڑا مزہ ہے حافظ جی نے کوشش کر کے نکاح کیا اور رات بھر رونی لگا لگا کر کھائی مزا کیا خاک آتا صبح کو لڑکوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سرے کہتے تھے کہ بڑا مزا ہے بڑا مزا ہے ہنسے رونی لگا کر کھائی ہمیں تو نہ نکلین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی۔ لڑکوں نے کہا کہ حافظ جی مارا کرتے ہیں۔ آئی شب حافظ جی نے بچاری کو خوب زد و کوب کیا دے جو تہ دے جو تہ تمام محلہ جاگ اٹھا اور جمع ہو گیا اور حافظ جی کو نہ اٹھلا کہا پھر صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ سسروں نے دق کر دیا۔ رات ہنسے مارا بھی کچھ بھی مزا نہ آیا اور رسوائی بھی ہوئی تب لڑکوں نے کھول کر حقیقت بیان کی کہ مارنے سے یہ مراد ہے۔ اب جو شب آئی تب حافظ جی کو حقیقت منکشف ہوئی صبح کو جو آئے تو مونچھ کا ایک ایک بال کھل رہا تھا اور خوشی میں بھرے ہوئے تھے۔ تو حضرت بعض کام کی حقیقت کرنے سے معلوم ہوتی ہے۔

ایک ہندو کسی بڑے سرکاری عہدہ پر مقرر ہیں انہوں نے کہلا کر بھیجا تھا کہ میں مترد ہوں اطمینان اور سکون میسر نہیں ہوتا کوئی تدبیر بتلائی جاوے کہ جس سے سکون قلب اور اطمینان قلب میسر ہو دیکھئے یہ کتنی بڑی دولت اور نعمت ہے اس شخص سے کوئی پوچھے اور سکون اور اطمینان کی قدر معلوم کر دے کہ کیا چیز ہے میں نے کہلا کر بھیجا کہ کثرت سے اهدنا الصراط المستقیم پڑھا کرو جب سے ایسا موقع نہیں ہوا ایک اور صاحب کو ایسے ہی مشورہ کے ساتھ ایک اور بات کہلا کر بھیجئے کا ارادہ ہے جیسے تم نے اب تک اپنی مذہبی تعلیم پر عمل کر کے دیکھا اور اطمینان قلب میسر نہیں ہوا اسی طرح ہماری شریعت کی تعلیم پر عمل کر کے دیکھو جسطرح اسپر عمل کر کے نتیجہ کے منتظر رہے اسی طرح اسپر بھی عمل کر کے نتیجہ دیکھو اگر اسکے بعد بھی اطمینان میسر ہوگا نہ ہو نیکی کوئی وجہ نہیں۔ اور اسکے سوا اور کوئی چیز قلب کو اطمینان اور سکون دلائی والی ہے ہی نہیں۔ الا بذکر اللہ قطمئن القلوب۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ اسی کو فرماتے ہیں، ۔

بیچ کنبے بے درد بے دام نیست جز خلوت گاہ حق آرام نیست

اور اسکی بھی ضرورت نہیں کہ اعتقاد کے ساتھ عمل ہو بلکہ امتحان ہی کے طور پر کر کے دیکھ لو۔

سالہا تو سنگ بودی دل خراش ۛۛۛ آزمون را یک زمانے خاک ہش
در بہاران کے شود سر بہ سنگ ۛۛۛ خاک شود تو گل بروید رنگ رہ

بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ بدوں عمل کے انکی کیفیت نہیں معلوم ہو سکتی۔ جیسے خدا تعالیٰ و فرشتے ایسی ہیں کہ بدوں کھائے ان کا مزہ نہیں معلوم ہو سکتا اگر کھانے کے بعد کڑوا معلوم ہو تو تو خدا تعالیٰ کا کھانا مگر منہ تک پہنچاؤ اسی سے حقیقت معلوم ہو جاوے گی۔

(الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ ج ۳ ص ۵۴ مطبوعہ تھانہ بیون انڈیا)

حضرات گرامی ! رضا خانی مؤلف کی دیانت داری کو داد دیجئے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کے مندرجہ بالا طویل ترین ملفوظ کی عبارت کے ساتھ یوں حشر و نشر کیا کہ ملفوظ کی عبارت کا ایک نمرا اپنی کتاب صفحہ ۳۹ پر نقل کیا اور پھر اسی عبارت سے ایک ٹکڑا لے کر اپنی کتاب کے ص ۱۶۸ پر نیچے اوپر دو جگہ نقل کیا مگر دونوں جگہ ملفوظ کی عبارت ادھوری نقل کی پھر اس کے بعد اس ادھوری نقل کردہ عبارت پر اپنے ذوق رضا خانی کے مطابق ایک ہی عبارت کے مختلف ٹکڑے نقل کر کے اس پر مختلف قسم کی گھنٹاؤنی سرشتی قلم برمایا سب کا سب رضا خانی مؤلف ہی کو کمال حاصل ہے اور جب سے حضرت صاحب نے ہوش سنبھالا ہے سب کمال ہی کمال حاصل کرتے رہے۔ علاوہ ازیں رضا خانی مؤلف نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ج ۳ ص ۵۴ کی عبارت جس کا ایک ٹکڑا رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۹ پر اور اسی عبارت کا دوسرا ٹکڑا ۱۶۸ پر نقل کیا بلکہ کسی جگہ ملفوظ کی عبارت کو پورا نقل نہیں کیا تو اس ملفوظ سے بالکل ملتی جلتی عبارت رضا خانی مؤلف نے ملفوظات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جلد ۱ ص ۲۲ کے حوالے سے اپنی کتاب کے ص ۱۶۸ پر نقل کی ہے اور وہ بھی خیانت سے نقل کی رضا خانی مؤلف کی خیانت پر مبنی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

شاگردوں نے کہا کہ حافظ جی نکاح میں بڑا مزہ ہے حافظ جی نے کوشش کر کے ایک عورت سے نکاح کر لیا شب کو حافظ جی نے پہونچے اور روٹی لگا لگا کر کھاتے رہے۔

(الافاضات الیومیۃ من الافادات القومیۃ ج ۱ ص ۲۷، ملفوظ دیوبندی مذہب ص ۱۶۸۔ طبع دوم)

رضا خانی مؤلف نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا ملفوظ کی عبارت کو نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا ورنہ ملفوظ کی طویل ترین عبارت میں ہی اس کا جواب تحریر ہے اور رضا خانی مؤلف نے مندرجہ بالا خیانت سے نقل کردہ عبارت کے ٹکڑے پر یہ مکروہ سرخی قائم کر ڈالی کہ۔ ”فرج سے روٹی“ اور اسی صفحہ ۱۶۸ پر ایک عبارت کے خیانت سے نقل کردہ ٹکڑے پر یہ گھٹاؤنی سرخی قائم کر ڈالی۔ ”عورت کا فرج بیٹھا تھا یا کڑوا“۔

حضرات گرامی ۱ رضا خانی مؤلف نے جو سرخیاں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات پر قائم کیں ہیں ان سرخیوں کا اصل عبارت کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں رضا خانی مؤلف شریعت اسلامیہ سے آزاد ہو کر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی عبارت جو شرعاً ہرگز قابل گرفت نہ تھی اس پر اپنی من مانی اور اپنے مخصوص ذوق سے اخلاق سے گری ہوئی سرخیاں قائم کر ڈالیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی عبارت جو رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۸ پر نقل کی ہے تو اس میں بھی خیانت کا بدترین مظاہرہ کیا جسکو آپ حضرات نے بخوبی پڑھا ہے اب ملفوظات کی مکمل طویل ترین عبارت ملاحظہ فرمائیں کہ جسکو بریلوی مولوی نے خیانت سے نقل کیا ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کے ملفوظات کی مکمل طویل ترین اصل عبارت

ایک اردو رسالہ کی ایک حکایت یاد آئی بہت سی سہیلیاں آپس میں جمع رہتی تھیں اور یہ وعدہ تھا کہ جس کا بیاہ پہلے ہو جائے وہ اس مزد سے سب کو آگاہ کرے ایک سہیلی کا پہلے بیاہ ہوا شب گذر جانے پر صبح کو سب سہیلیاں جمع ہوئیں اور اس سے مزد کے متعلق سوال کیا اب وہ بچاری کیا بیان کرے بیان کر رہی تھی حقیقت سمجھ میں آنے لگی تھی تو اس نے یہ کہا۔

بیاہ یوں ہی جب تمہارا ہوئے گا تب مزد معلوم سارا ہونے لگا

دوسری حکایت ایک اندھے حافظ جی کو لڑکوں نے نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کر لو انہیں بڑا مزد ہے حافظ جی نے کوشش کر کے نکاح کیا اور رات کو بی بی کے بدن سے روٹی لگا لگا کر کھائی مزد کیا آتا صبح کو لڑکوں سے کہا کہ سر وہ تم کہتے تھے بڑا مزد ہے ہم نے تو روٹی لگا کر کھائی تھی ہم کو تو کچھ بھی مزد نہ آیا۔ لڑکوں نے کہا کہ حافظ جی مارا کرتے ہیں۔ آئی شب تو خوب بچاری کو مزد کو ب کیا تمام محلہ میں غلج گیا اہل محلہ نے حافظ جی کو نہ اہٹلا کہا صبح کو پھر آئے کہنے لگے سروں نے دق کر دیا کہتے ہیں کہ بڑا مزد ہے کیا مزد ہے ہم نے تو مار کر بھی دیکھ لیا کچھ بھی مزد نہ آیا بلکہ خود ہی اپنے سے بچ گئے تب لڑکوں نے مارنے کی حقیقت بتائی کہ مارنے کے یہ معنی ہیں اور یہ مطلب ہے۔ اب جو شب آئی اور لڑکوں کی تعلیم کے موافق عمل کیا تب حافظ جی کو حقیقت منکشف ہوئی کہ واقعی مزد ہے صبح کو جو آئے تو مونچھ کا ایک بال ایک بال کھلا ہوا تھا اور خوشی میں بھرے ہوئے تھے۔ تو بعض کام کر کے دیکھنے سے حقیقت معلوم ہوتی ہے ایک اندھے حافظ جی کی دوسری حکایت ہے ایک لڑکے نے کہا کہ حافظ جی تمہاری دعوت ہے پوچھا کیا کھلائے گا کہا کہ کھیر۔ حافظ جی نے دریافت کیا کھیر کیسی ہوتی ہے کہا کہ سفید سفید دریافت کیا کہ سفید سفید کیسا ہوتا ہے کہا کہ جیسے بگہ

دریافت کی کہ بگلا کیسا ہوتا ہے لڑکے نے اپنا ہاتھ حافظ جی کو کہنی سے پکڑا کر اور ہاتھ کے ہتھ پٹے کو جھکا کر کہا کہ ایسا ہوتا ہے حافظ جی نے جو ہاتھ پھیر کر دکھا تو کہنے لگے کہ نہ بھائی یہ تو بڑی میٹھی چیز ہے یہ حلق سے نیچے سطر آتر گی اب حافظ جی کو سمجھانے کی ایک ہی صورت تھی کہ صبر کا ہوق جو رسا سے لار لھتا کہ یہ ہے صبر کھا لرا لکھ لو غرض کہ جو چیز رے دیکھنے سے وہ بیان میں کیے آسکتی ہے جب یہی ہو گا۔ کسی چیز ہے حقیقت محض بتلانے سے سمجھ میں نہ آئی تو دین جو کہ ایک معنوی چیز ہے اس طرح سمجھ میں آسکتا ہے اسکا بھی کرے دیکھو۔

(الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ ج ۱ ص ۲۲۷ - مطبوعہ تھانہ جھون انڈیا)

حضرات گرامی! آپ نے رضا خانی مؤلف کی قطع و برید پر مبنی عبارت بخوبی ملاحظہ فرمائی اور طویل ترین عبارت میں خیانت سے نقل کردہ و مکرر می پڑنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف سی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے طویل ترین موقوف میں رضا خانی مؤلف کے فرسودہ اعتراض اور خلاف شرع اخلاق سے گری ہوئی سرخیوں کا جواب بھی موجود ہے جبکہ موقوف کی عبارت میں یہ الفاظ روز روشن کی طرح ہیں ایک اردو رسالہ کی حکایت یاد آئی وغیرہ تو اس سے آپ حضرات اندازہ فرمالیں کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے موقوف میں ایک اردو رسالہ کی حکایت بیان کی ہے تو اس سے رضا خانی مؤلف کا لبا پوزا مردود و تبصرہ کرنا یا اخلاق سے گری ہوئی سرخی قائم کرنا سراسر غلط ہے اور اس رضا خانی مؤلف کی بھی خاندانی زندگی ایک مذہبی پیشوا کی تو کجا بلکہ ایک عام مسلمان کی زندگی سے کبھی انتہائی گری ہوئی ہے اور انہیں مسلمانوں میں قطعاً کوئی وقار حاصل نہیں اور رضا خانی بریلویوں کی قسمت ہی کچھ ایسی ہے کہ جنہیں اس قسم کے پیشوا نصیب ہوئے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف اور دیانت داری جیسی نعمت سے یقیناً محروم کر دیا ہے جیسا کہ آپ حضرات نے رضا خانی مؤلف کی خیانت سے نقل کردہ حوالہ جات کا بخوبی مطالعہ کیا اور حضرات گرامی ہم اس مولوی بریلوی پد حیران ہیں کہ اس موقوف میں

جیسا ایک اور ملفوظ بنام مزید المجید ملفوظات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ملفوظ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ ج ۷ صفحہ ۴۳۳ جسکی عبارت اس نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۷۱ پر نیچے اور پر، وبلکہ نقل کی تو دونوں جگہ خیانت سے نقل کی تو آپ حضرات اس رضا خانی مؤلف کی مزید المجید ملفوظات کی خیانت پر مبنی عبارت ملاحظہ فرمائیں تو آپ حضرات پھر فیصلہ فرمائیں کہ ایسے شخص کو کیا کہنا چاہیے۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

میں نے بچپن میں ایک چھوٹی سی کتاب دیکھی تھی کہ ہمیں لکھا تھا کہ کسی لڑکی نے اپنی بہیلی سے دریافت کیا کہ شادی ہونے کے بعد کیا ہوتا ہے وہ ہمیں بھی بتاؤ اس شادی شدہ نے جواب دیا کہ تم جب مجھ جیسی ہو جاؤ گی خود جان لو گی۔

بیاہ یوں ہی جب تمہارا ہونے کا ☆ جب مزہ معلوم سارا ہوئے گا

(ملفوظ دیوبندی مذہب صفحہ ۷۱ طبع دوم)

نوٹ: مندرجہ بالا خیانت سے نقل کردہ عبارت پر رضا خانی مؤلف نے یہ سرخی قائم کی کہ شادی کے بعد مزا 'یہ بھی رضا خانی بریلوی کا اپنا ذوق ہے۔

رضا خانی مؤلف نے مندرجہ بالا خیانت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات مزید المجید مطبوعہ تھانہ بھون صفحہ نمبر ۳۵ کی عبارت میں کی ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شرعی اعتراض تو نہیں ہوتا لیکن رضا خانی مؤلف نے اپنی جہالت رضا خانی سے خواہ مخواہ اعتراض کر دیا کیونکہ شریعت اسلامیہ اور ہے اور رضا خانی بریلوی شریعت کے احکامات اور ہیں ان کے مطابق رضا خانی مؤلف علماء اہلسنت دیوبندی عبارت کو رضا خانی ترازو میں وزن کر رہا ہے آپ حضرت حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں کہ جس عبارت میں رضا خانی موادی کی جہالت پر مبنی فرسودہ اعتراض کا جواب یقیناً موجود ہے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی اصل اور مکمل عبارت

فرمایا جو لوگ حالات کو قال سے سمجھنا چاہتے ہیں یہ انکی سخت غلطی ہے کیونکہ حالات میں بھی کچھ مبادی حالیہ ہوتے ہیں بدون ان کے پیدا ہوئے کیونکر سمجھ میں آسکتے ہیں میں نے اپنے بچپن میں ایک چھوٹی سی کتاب دیکھی تھی اسمیں لکھا تھا کہ کسی لڑکی نے اپنے سہیلی سے دریافت کیا کہ شادی ہونے کے بعد کیسا ہوتا ہے وہ ہمیں بھی بتاؤ اس شادی شدہ نے جواب دیا کہ تم جب مجھ جیسی ہو جاؤ گی خود جان لو گی ، ۔
بیاد یونہی جب تمہارا ہووے گا ☆ جب مزہ معلوم سارا ہووے گا

(مزید الجید صفحہ ۳۵ - مطبوعہ دہلی انڈیا)

حضرات گرامی ! حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا ملفوظ کو بھی آپ نے بخوبی پڑھا اور رضا خانی مؤلف کا فرسودہ اعتراض بھی آپ نے پڑھا ہے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بچپن کی ایک حکایت بیان کی اور اسمیں ایک لڑکی کی سہیلی کی گفتگو ہے نہ کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی حنفی دیوبندی کا واقعہ بیان کیا ہے کہ جس پر رضا خانی مؤلف سیخ پا ہو گے۔

حضرات گرامی ! آپ کو رضا خانی بریلوی عقیدے میں عجیب و غریب قسم کے مولوی نظر آئیں گے کہ جو حقیقت میں شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے کوسوں دور اور علمی میدان میں بالکل زبرد ہیں اور علم کو رضا خانی بریلوی عقیدے سے بالکل نفرت ہے کیونکہ ان کے اس دماغ کے برتن شرک و بدعت سے تھوک کے حساب سے بھرے ہوئے ہیں اور ان کے غلط اور خلاف شرع عقیدے کے جراثیم تو کینسر سے بھی زیادہ مہلک ہیں اور جیسا کہ خیانت اور بددیانتی تو رضا خانی بریلوی عقیدے کا لازمی جز سمجھا جاتا ہے جیسے کہ رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب میں جا بجا خیانت اور بددیانتی جیسے فریضہ پر سختی سے عمل کیا ہے اور ملفوظ مزید الجید جیسی عبارت رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۷ پر الافاضات الیومیہ سن

الافادات القومیہ مفلوظ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی تو اس میں بھی خیانت اور بددیانتی کا دامن ہاتھ سے ہرگز نہ جانے دیا یہ بھی قسمت کی بات ہوتی ہے کہ علماء اہلسنت، یونانی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے علم جیسی عظیم دولت رومی ہے اور رضا خانی بریلوی عقیدہ و مصلحتی حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی جیسے مولوی کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ناراضگی سے عداوت سے اور خیانت و بددیانتی رکھی ہے جن عقائد رضا خان پر عمل کرتے ہوئے رضا خانی مؤلف نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مفلوظات جلد ۷ صفحہ ۳۳۷ مفلوظ تھانوی کی مہارت کو خیانت سے نقل کیا ہے۔ یہ مفلوظ فرمائیے۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

ایک اردو کی کتاب میں چند سہیلیوں کی حکایت لکھی ہے کہ ان میں آپس میں یہ جھگڑا تھا کہ ہم میں سے جسکی شادی پہلے ہوگی تو اپنے سب حالات ظاہر کرنے کی کہ کیا ہوتا ہے چنانچہ ان میں سے ایک کی شادی ہوگئی تو اس سے سہیلیوں نے دریافت کیا کہ اپنا عدد پورا کرنا تو اس نے جواب دیا کہ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتی۔

بیاہ یوں ہی جب تمہارا ہووے گا تو تب مزہ معلوم سارا ہووے گا

(ملفوظ دیوبندی مذہب میں ۱۰۷۷ء تا ۱۰۷۸ء تا جلد دوم)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا مفلوظ میں شرعاً کوئی گرفت نہیں کیونکہ سہیلیوں کی آپس کی شادی اور شادی جیسی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اسکو غلط انداز میں پیش کرنا کہاں کی شرافت ہے مندرجہ بالا خیانت رضا خانی مؤلف نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مفلوظ الافاضات ایومیہ جلد ۱۰ صفحہ نمبر ۴۳۳ میں کی ہے اور شرعی طور پر رضا خانی مؤلف نے بحرمانہ حرکت کی ہے اور مندرجہ بالا خیانت سے نقل

کردہ عبارت پر، بریلوی مولوی نے اپنے ذوق بریلوی کو زندہ باد کہتے ہوئے یہ سرخی قائم کر ڈالی ”یہاں کا مزار“۔

حضرات گرامی! آپ خیران ہوں گے کہ اس قسم کی سرخیاں اس سے اس سے قبل بھی مندرجہ

بالا جیسی عبارت پر قائم ہی ہیں کیونکہ اس قسم کی سرخیاں قائم کرنے سے بھی رضا خانی مولف کو ذہنی تسکین

ہوتی ہے کیونکہ یہی ذہنی تسکین اس رضا خانی مولف کو شہر پہرے کا شعلہ لالچہ پر سے چشتیاں لے کر آتی اور آج

تک یہیں تشریف فرما ہیں اور رضا خانی عقائد کا ان رات خوب پرچار کر رہے ہیں۔

آپ حضرات اب حیم الامت مجددین ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے

ملفوظات الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ کی مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی اصل مکمل عبارت

ایک صاحب نے حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حسب ذیل مرینہ ارسال کیا، وہی ملت

ربما سے طریقہ نام رحمۃ اللہ علیہ امام رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ و ربہ کا تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ نے اسے شہید

یہاں بخیریت پہنچایا بارش کی وجہ سے، وایک ان دن تاجی ہوئی میرے وطن میں حضرت کے خدام بہ فلاح

صاحب سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اس مرتبہ میری واپسی کے منتظر تھے شہم نیز، یہاں میں حضرت والا کے

خدام کی بڑی نوازش ہے میرے زاد قیوم کی وجہ سے نیز حضور والا سے غایت محبت و عقیدت کی بناء پر مجھ

سے طرح طرح کے سوالات کرنے اور ملنے تشریف آتے ہیں۔ قیام تھانہ جہوں کے تاثرات دریافت

فرماتے ہیں۔ باوجود کوشش میں بھی مجبور ہو جاتا ہوں ہر مرتبہ قصد کرتا ہوں سین ہر بار خلست ہو جاتی ہے۔

خوف معلوم ہوتا ہے کہ کہیں یہ شہم میرے لئے معزز نہ ہو اسلئے مرض ہر بار ہوں۔ انتہی۔

حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ کے حسب ذیل جواب تحریر فرمایا

الجواب تاثرات کے ظاہر کرنے سے اول میں صورت دعویٰ کی اور آخر میں حقیقت دعویٰ کی واقع

ہو جاتی ہے جو سالک کیلئے سم قائل ہے۔ اصل و احکم یہ جواب ہے کہ میری اتنی سمجھ نہیں جو ان سوالات کی حقیقت کو سمجھ کر جواب دے سکوں بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میری تسلی ہو جاتی تھی۔ باقی دوسروں کی تسلی میرا کام نہیں اگر کوئی جاہل اسپر بھی نہ مانتے تو پھر یہ کہہ دیا جاتا کہ مجھ کو ایسے حالات بتلانے سے منسلک نے منع کر رکھا ہے۔

بقیہ سوال: چالیس دن کے قیام تھا نہ بھون کی برکتیں یہاں آ کر جو مجھ کو محسوس ہو رہی ہیں ان کا غرض کرنا میرے لئے دشوار ہے۔

الجواب: یہ دشوار پوچھنے والوں کے سامنے کیسے آسان ہو جاتا ہے۔ فقط اس پر کہ وجدانیات اور ذوقیات کی تعبیر زبان سے دشوار ہے بطور تمثیل ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک اردو کی کتاب میں چند ہیلیوں کی حکایت لکھی ہے کہ اُن میں آپس میں یہ عہد ہوا تھا کہ ہم میں سے جس کی شادی پہلے ہوگی تو وہ اپنے سب حالات ظاہر کرے گی کہ کیا ہوتا ہے چنانچہ اُس میں ایک شادی شدہ ہوگئی تو اُس سے اُس کی ہیلیوں نے دریافت کیا کہ اپنا وعدہ پورا کر تو اس نے جواب دیا کہ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی کہ ۔

بیاہ یونہی جب تمہارا ہوئے گا ☆ تب مزد معلوم سارا ہوئے گا
ایک دوسرا شاعر کہتا ہے ۔

پر سید یکے کہ عاشقی چوست ☆ گشتم کہ چو ماشوی بدانی

اور بھلا یہ تو اپنے حالات کا اظہار ہے جو بہت خطرناک ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ مبتدی سلوک کو وعظ بھی نہ کہنا چاہیے کیونکہ ابتدائے سلوک میں جوش ہوتا ہے تو جو کچھ بیان کریگا اسکو لوگ یہ سمجھیں گے کہ اس کا بھی یہی حال ہے تو لوگوں کے ایسا سمجھنے سے بھی اُس مبتدی کا ضرر ہوتا ہے۔

(الافاضات الیومیہ من الافادات القیومیہ ج ۷ صفحہ ۴۳۳ مطبوعہ تھانہ بھون انڈیا)

اپنی ماں کے ساتھ ایسا حسن و سلوک؟

رضا خانی مؤلف نے جہاں اپنی کتاب میں اپنی کم فہمی اور سینہ زوری کے بیشمار گل کھلائے ہیں تو اس رضا خانی مؤلف نے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات الافاضات الیومیۃ من الافادات القومیۃ کی بے غبار اور طویل ترین عبارت کو نقل کرنے میں خیانت اور بدیانتی کا بدترین مظاہرہ کیا کہ جسکی خیانت اور بدیانتی سے نقل کردہ عبارت پر آپ حضرات یقیناً ناراض ہوں گے کہ ایسا شخص بھی اللہ تعالیٰ کی زمین پر زندہ ہے کہ جس نے صحیح اور بے غبار عبارات کو اپنی غلیظ ذہنیت کی بناء پر ایسے گھناؤنے انداز میں نقل کیس ہیں کہ جسے پڑھکر آپکو یقین کامل ہو جائے گا کہ خیانت سے نقل کردہ مندرجہ ذیل واقعہ کسی مسلمان کا تو نہیں ہو سکتا شاید رضا خانی مؤلف نے اپنے تجربہ رضا خانی کے تحت تحریر کیا ہے اور اپنے خلاف شرع رضا خانی فعل کا اظہار کرنے کے لئے علماء اہلسنت دیوبند کو اپنا رضا خانی نشانہ بنایا ہے لہذا رضا خانی مؤلف کی خیانت سے نقل کردہ عبارت ملاحظہ فرمائیں

رضا خانی مؤلف کی خیانت

ایک شخص..... اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کیا کرتے تھے..... تو ان چیزوں کو عقل کے فتویٰ سے جائز رکھا جائے گا۔ (بلفظہ دیوبندی مذہب ص ۴۰، طبع دوم)

مندرجہ بالا خیانت اور بدیانتی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۷۳ میں کی گئی ہے اور اس مندرجہ بالا خیانت پر مبنی عبارت پر رضا خانی مؤلف نے یہ قبیح و شنیع سرخی قائم کر ڈالی کہ،

”ماں کے ساتھ زنا عقلاً جائز ہے۔“ (بلفظہ دیوبندی مذہب ص ۴۰، طبع دوم)

نوٹ: مندرجہ بالا خیانت پر مبنی حوالہ اس مولوی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۰ کے علاوہ صفحہ ۲۱۳ پر بھی نقل کیا ہے۔

حضرات گرامی! بڑے افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ آج تک کسی مسلمان نے بھی سینہ جذبہ

مسلمانی کے تحت ایسے بے لگام اور کذاب بوچھا تک نہیں کہ ایسی عقلمن اور نہ اندہ خلاف قرآن و ائمہ
اور خود ساختہ سرخی قائم کر کے ایک سن گزرتا واقعہ کو ہرگز قطعاً کسی مسلمان کا بے بنی نہیں بلکہ ایک چرہ کی اور
وہ یہ مذہب کے شخص کا واقعہ ہے جس کو تم علماء اہلسنت و یوبندی کی طرف منسوب کرنے کی ناپاک بات
کر رہے ہو تو آپ حضرات نے رضا خانی مؤلف کی دینداری اور شرافت و دیانت کا پہلو دیکھیں۔ یہ بیچارہ
مسکین کیا ہے اور کیا کر رہا ہے اور کن غلط اور بے بنیاد باتوں کو اپنے جعلی طریقے سے علماء اہلسنت و یوبندی
کی طرف منسوب کرنے کا ناجائز حربے استعمال کر رہا ہے آپ حضرات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے
ملفوظات کی طویل ترین اور بے غبار عبارت ملاحظہ فرمائیں تو پھر فیصلہ کریں کہ کیا ایسے شخص کو علماء دینی کی
صف میں شمار کرنا دین اسلام تو بین نہیں تو اور کیا ہے کیونکہ اس رضا خانی مؤلف نے حضرت تھانوی رحمۃ
اللہ علیہ کے ملفوظ کا وہ حشر و نشر کیا ہے جسکی علمی دنیا میں مثال ماننا مشکل ہے کیونکہ اصل ملفوظ کی عبارت میں
مطہور پر مشتمل تھی تو اس رضا خانی مؤلف نے ملفوظ کی عبارت کے شروع سے مسلسل عبارت شمار
کو چھوڑ کر آگے آٹھویں سطر سے دو مختلف ٹکڑے نقطے لگا کر نقل کر دیئے پھر اس کے بعد مسلسل عبارت
مطہور چھوڑ کر حیار ہوئی سطر کے آخر سے ایک ٹکڑا لیا اور ایک ایک ٹکڑے بارہویں سطر سے عبارت
کے درمیان نقطے لگا کر کتاب کا جلد نمبر اور صفحہ نمبر نقل کر دیا اور پھر اپنی خیانت پر مبنی عبارت یا علماء اہلسنت
دیوبند پر رضا خانی یا غار کردی یعنی کہ رضا خانی مؤلف کا یہ کرشمہ دیکھیں کہ تمام عبارت ۲۲ مطہور پر مشتمل تھی
تو اس نے آٹھویں سطر سے صرف دو ٹکڑے نقل کئے پھر اس کی کیا رہویں سطر کے آخر سے ایک
ٹکڑا لیا اور ساتھ ہی بارہویں سطر کے آخر سے ایک ٹکڑا لیکر اور عبارت کے ٹکڑوں کے درمیان نقطے
لگا کر عبارت لکھ دی اور کتاب کا جلد اور صفحہ نمبر بھی تحریر کر دیا اور بارہویں سطر کے بعد مسلسل عبارت
چھوڑ دیں۔ یہ ہیں اپنے کو عاشق رسول اور خفی اور مولودی کہنے والے ایسے شخص کو عاشق رسول کہہ رہے ہیں

خفی کوثری اور مسلمان لہذا جائز ہے !

اب آپ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طویل ترین اور مکمل اصل عبارت پڑھ کر فیصلہ فرمائیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات۔

کی مکمل اور اصل عبارت پڑھیے

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اس نیچریت کی بدولت ریاہ و تراکوتوں کی یہی حالت بر باد ہوئی ان کے یہاں ہر چیز کا معیار اور مدار عقل مقل ہے لیکن مولیٰ بات ہے کہ مخلوق احکام خالق کا احاطہ کیسے کر سکتی ہے اور عقل بھی تو مخلوق ہی ہے وہ کہاں تک پرواز کرے گی نہیں نہ کہیں جا کر اس کی دوزخ و رستم ہو جائیگی اس کو مولانا فرماتے ہیں ۔

آزمودم عقل دور اندیش بدایں دیوان سازم خویش را

اسلئے سخت ضرورت ہے کہ ان سب پیروں کو عقلی کے تابع بنا کر اس میں سے بدوان مقلی کے اتباع کے راہ کا ملنا کارے وارد۔ پس اصل چیز ہے وحی اور انسانی عقل پر مدار ہے تو عقل کا ایک اقتضا تو یہ بھی ہے جیسا کہ ایک شخص نے کہا تھا وہ اپنی ماں سے بدھائی لیا کرتا تھا کسی نے کہا کہ اسے خبیثت یہ ایسا حرمت ہے تو کہتا ہے کہ جب میں ماں کو ماراں اسے اندر تھا تو اسے ایک بزدل کے اندر چلا گیا تو حرج کیا ہوا یہ حکم بھی تو عقلیات میں سے ہو سکتا ہے۔ ایک شخص کو دھایا کرتا تھا اور منع کرنے پر کہا کرتا تھا کہ جب یہ میرے بی اندر تھا تو پھر اگر میں اسے ہی اندر چلا جاؤں تو اس میں کیا حرج ہے تو ان چیزوں کو عقل کے فتویٰ سے جائز رکھا جاویگا ایسے ہی یہ آجکل کے عقلاء ہیں غرض عقل کا اتباع بدوان مقلی کے لڑنا بالکل ان ہی واقعات کا مصداق ہے چنانچہ اسب بھی نتیجہ یہی ہو رہا ہے اور ہوگا کہ وہ کھاویں گے اور کھارے ہیں ایسی ہی عقل کی نسبت ولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

آزمودم عقل دوراندیش را ☆ بعد ازیں دیوانہ سازم خویش را

آجکل کے عاقل محض آکل ہیں عقل کی ایک بات بھی نہیں ہر وقت اکل کی فکر ہے۔ ارے کیوں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہو جب تک وحی کا اتباع نہ کرو گے میں بقسم عرض کرتا ہوں کہ راہ نہیں مل سکتا راہ ملنے کا طریق صرف انقیاد اور اطاعت ہے۔ جب تک وحی کے سامنے اپنی عقل کو اپنی راہ کو نہ مٹا دو گے اور فنا نہ کرو گے اس وقت تک ہرگز ہرگز منزل مقصود کا پتہ نہیں چلے گا اسی کو فرماتے ہیں۔

ہر کجا پستی است آب آنجا رود ☆ ہر کجا دروے دوا آنجا رود

(الافاضات الیومیۃ من الافادات القیومیۃ ج ۳ ص: ۶۷۳ مطبوعہ تھانہ بھون انڈیا)

حضرات گرامی! رضا خانی مولف کی خیانت اور بددیانتی کو داد دیکھئے کہ حضرت تھانہ کی روضہ

اللہ علیہ کے ملفوظ میں تو ایک غیر معروف شخص نیچری اور ایک غیر معروف شخص دہریہ کی گفتگو کا ذکر ہے جو اپنی بدبختی سے اپنی ماں سے زنا کیا کرتا تھا تو کسی دوسرے شخص نے اسکو کہا کہ ارے خبیث یہ کیا حرکت ہے تو اس بد بخت شخص نے اسکو جواب دیا کہ جب میں سارا ہی اپنی ماں کے اندر سے آیا ہوں تو اگر میرا ایک جڑ بھون کہ عضو مخصوص ماں کے اندر چلا جائے تو کیا جرم ہے یہ شخص ہرگز مسلمان نہیں تھا کہ جس نے اپنی ماں کے بارے میں ایسا غلط رویہ اختیار کیا کیونکہ ماں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا درکنار وبالبتہ ایسا سوچنا ہی کافرانہ طرز عمل ہے تو ایسے غیر مسلم شخص کو کسی دوسرے شخص نے ماں کے ساتھ غلط سلوک کرنے کا جواب دیا کہ ایک شخص غلامت کھایا کرتا تھا تو اسے منع کیا تو اس شخص نے جواب میں کہا کہ جب یہ غلامت تیرے ہی اندر سے نکلی ہے دوبارہ اگر تیرے ہی اندر یعنی کہ منہ کے راستے چلی جائے تو کیا حرج ہے۔ تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظ میں ان دونوں شخصوں کی آپس کی گفتگو کو بیان کیا کہ نیچریت اور دہریت نے لوگوں کو برباد کر دیا ہے اور ہر چیز کو عقل کے معیار پر رکھتے ہیں اور دین اسلام کو عقل کے تابع کر لیتے ہیں حالانکہ چاہیے تو یہ کہ عقل کو دین اسلام کے تابع کیا جائے بس اسی میں فلاح و ارین اور یہی

مذہب اسلام کی تعلیم ہے اور رضا خانی مؤلف نے اپنی رضا خانی حرکت سے اُن دو شخصوں کی آپس کی گفتگو کو علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ اور فتویٰ قرار دیدیا جو کہ سراسر باطل اور انسانیت سے گری ہوئی بات ہے۔ آپ حضرات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ بار بار پڑھیں تو آپ کو یقین کامل ہو جائیگا کہ علماء اہلسنت دیوبند تو عقائد حقہ کی تعلیم دینے والے ہیں اور رضا خانی بریلوی نے اپنے عقائد باطلہ کے اظہار کیلئے علماء اہلسنت دیوبند کو ذریعہ بنارہے ہیں جیسا کہ ملفوظ کی عبارت میں ایک بد بخت اور بد نصیب اور غیر مسلم شخص کے کافرانہ طرز عمل کا ذکر تھا جس کے غیر اسلامی عقیدے کو رضا خانی مؤلف نے اپنے کم فہمی سے علماء اہلسنت دیوبند کے ساتھ اپنے ذاتی تعصب کی بھڑاس نکالنے کیلئے جعلی طور پر منسوب کر دیا جسے آپ نے بخوبی ملاحظہ فرمایا۔

مثنوی شریف کا قصہ رضا خانی مؤلف نے علماء اہلسنت دیوبند کے ساتھ اپنے تعصب اور بغض و عناد کا ثبوت دیتے ہوئے قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات طیبات کی عبارت کہ جسکو حکیم الامت مجدد دین ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے امداد المشتاق مطبوعہ تھانہ بھون اور ملفوظات طیبات شائم امدادیہ کہ جسکو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا ہے تو اس رضا خانی مؤلف نے عامۃ المسلمین کو علماء اہلسنت دیوبند کے نام پر دھوکہ دینے کے لئے ایک درویش موحد کا قصہ جو کہ بحوالہ مثنوی شریف امداد المشتاق کے صفحہ نمبر ۱۰۱ پر اور شائم امدادیہ میں مرقوم ہے اسکو نقل کر کے۔ قارئین کو یہ عظیم دھوکہ دیا کہ یہ علماء اہلسنت دیوبند کا ایک حنفی دیوبندی موحد تھا اور مندرجہ ذیل امداد المشتاق کا ملفوظ نقل کر کے رضا خانی مؤلف نے عامۃ المسلمین کو یہ تاثر دیا ہے کہ یہ علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ ہے اور فتویٰ دیا ہے کہ غلاظت اور حلوہ دونوں اگر ایک ہیں تو انہیں کھاؤ، وغیرہ وغیرہ۔ تو رضا خانی مؤلف کی یہ سب چال بازی ہے کہ جس عبارت سے رضا خانی مؤلف نے عامۃ المسلمین کو علماء اہلسنت دیوبند کے نام پر غلط اور مکروہ تاثر دیا ہے جو کہ سراسر اخلاق سے گری ہوئی بات ہے

اور امداد المشتاق کی عبارت نقل کرنے میں بھی رضا خانی مؤلف نے خیانت اور بددیانتی سے کام لیا اگر امداد المشتاق کی عبارت ہی پوری نقل کر دیتے تو اسی عبارت میں ہی جواب مرقوم تھا رضا خانی مؤلف ہر حوالہ کی عبارت کو پورا نقل کیوں کریں کیونکہ ناپاک مقصد پورا نہ ہوگا۔ اس لیے جب جی علماء اہلسنت دیوبند کا حوالہ نقل کرتے ہیں تو خیانت اور بددیانتی جیسا پہلو ہاتھ سے ہرگز نہیں جاتے دیتے آپ حضرات رضا خانی مؤلف کی خیانت پر مبنی عبارت ملاحظہ فرما میں۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

ایک سوحد سے لوگوں نے کہا اگر حلوا اور غلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ انہوں نے شکل خنزیر ہو کر گوشت کو کھالیا پھر بصورت آدمی ہو کر حلوا کھالیا۔ (ملفوظ دیوبند مذہب سنی: ۳۰، طبع دوم)

نوٹ: اور یہی حوالہ رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۰ کے علاوہ صفحہ ۱۱۳ پر بھی نقل کیا ہے اور مندرجہ خیانت رضا خانی مولوی سے امداد المشتاق کے صفحہ ۱۰۱ کی عبارت میں لی ہے۔

اور مندرجہ بالا خیانت پر مبنی عبارت ملفوظات قطب الاقطاب حضرت مائتہ امداد اللہ تھا جہ کی رحمت اللہ علیہ میں کی گئی ہے جن ملفوظات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا ہے۔

آپ حضرات نے رضا خانی مؤلف کی خیانت پر مبنی عبارت کو بھی پڑھا اب امداد المشتاق سنی: ۱۰۱ کی اصل اور مکمل عبارت کو پڑھیں تاکہ رضا خانی مؤلف کے تمام تر خیالات، فاسدہ، خلاف علماء اہلسنت دیوبند کے یقیناً کا فوجا ہو جائیں گے۔

امداد المشتاق کی اصل اور مکمل عبارت پڑھیے

الحال اللہ تعالیٰ: ما علیک من حسابہم من شیء وما من حسابک علیہم من شیء

بخود ہی میں بعض امور خطاب خلاف شرع سرزد ہو جاتے ہیں ایک درویش ہے۔۔۔ میں فرمایا کہ اس

کا حال مثل وزیر خاں ہا کے ہے کہ مثنوی شریف میں قصہ اس کا مذکور ہے فرمایا کہ ایک موحّد سے لوگوں نے کہا کہ اگر ملو او غلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ انہوں نے بشکل خنزیر ہو کر گوشت نہ کھا لیا بقول اس معترض کی غباوت کے سبب اس تکلف و تصرف کی ضرورت پڑی ورنہ جواب ظاہر ہے کہ یہ اتحاد و مرتبہ حقیقت میں ہے نہ کہ احکام و آثار میں۔ (امداد المشتاق صفحہ ۱۰۱-۱۰۲ مطبوعہ تھانہ بھون)

قارئین محترم ! رضا خانی مؤلف کا خود ساختہ مفہوم و مطلب کا جواب بھی مرقوم ہے کہ جسکو اس نے چھوا تک نہیں کہ کہیں چوری نہ پکڑی جائے اور تمام تر خیانت اور بددیانتی کا پول نہ کھل جائے اور اس بیچارے مسکین نے امداد المشتاق کی عبارت خیانت سے نقل کر کے عامۃ المسلمین کو یہ تاثر دینے کی بے جا حرکت کی کہ یہ تمام کچھ علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ اور فتویٰ ہے یہ بالکل غلط ہے حالانکہ یہ واقعہ اور اس جیسے اور بھی واقعات مثنوی شریف میں موجود ہیں اور مثنوی شریف کے واقعہ میں ہی ایک درویش موحّد کا واقعہ مرقوم ہے جسکو آپ نے پڑھا ہے لیکن حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اپنی عبارت نہیں اور نہ ہی قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی عبارت ہے بلکہ اکابر علماء دیوبند نے مثنوی شریف کا واقعہ بیان کیا ہے اور مثنوی شریف کا واقعہ بیان کرنا تو جرم کی بات نہیں جرم یہ ہے کہ ملفوظ کی عبارت کو پورا بیان نہ کرنا اور عبارت میں خیانت اور بددیانتی کرنا جرم عظیم ہے لیکن مثنوی شریف کا واقعہ ہو یا کوئی اور کسی کا واقعہ ہو اسکو بیان کرنا جرم نہیں جرم یہ ہے جسکا رضا خانی مؤلف نے ارتکاب کیا ہے اور اکابر دیوبند نے مثنوی شریف کی حکایت کو بیان کیا ہے اور رضا خانی مؤلف نے حکایت مثنوی شریف کو علماء اہلسنت دیوبند کا عقیدہ اور فتویٰ قرار دیا ہے جو کہ سراسر باطل ہے اور اس رضا خانی مؤلف کی غباوت کا اندازہ کیجئے کہ حکایت مثنوی میں کچھ تحریر ہے اور یہ مولوی عامۃ المسلمین کو لیا پیش کر رہا ہے اب ہم رضا خانی مؤلف کو امداد المشتاق صفحہ نمبر ۱۰۱ کے ملفوظ کی عبارت سمجھانے کیلئے رضا خانی مؤلف کو ایک پیر صاحب کے خصوصی پردگراں کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں تاکہ اسکو اکابر دیوبند کے ملفوظ کی

عبارت سمجھ آ جائے۔

چنانچہ حضرت پیر نور الحسن شاہ صاحب بخاری آستانہ عالیہ نقشبندیہ حضرت کیلاناوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ کی کتاب الانسان فی القرآن کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں جسے پڑھیں اور پھر بار بار پڑھیں تاکہ تمہیں اکابر دیوبند کے ملفوظ کی عبارت جو مشنوی شریف کے حوالے سے مرقوم ہے تاکہ سمجھ آ جائے لہذا امداد المبتدئ کے ملفوظ کی عبارت کے جواب میں اب ہم تمہیں حضرت پیر صاحب کی کتاب کی عبارت پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

پیر صاحب کی مشغولیت

حضرت غوث علی شاہ صاحب پانی پتی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت میرا عظم علی شاہ صاحب فرماتے تھے کہ قصبہ مہم سے دہلی کو واپس آتے ہوئے اثنائے راہ میں ایک عجیب معاملہ پیش آیا وہ پھر کے وقت ایک درخت کے سایہ میں گاڑی ٹھہرا دی تاکہ ذرا آرام لیں اور نماز ظہر پڑھ کر بعد سرد ہونے نماز آفتاب کے آگے کوچیں تھوڑی دیر بعد ایک فقیر صاحب وارد ہوئے ہم روٹی پانی کی تواضع کی کھانی کروہ بھی سو گئے۔ اور ہم جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہماری گاڑی ایک سرائے میں کھڑی ہے تیل گھاس کھا رہے ہیں بھٹیاری کھانا پکا رہی ہے اور فقیر صاحب پڑے سوتے ہیں ہماری حالت سکتہ کی سی ہو گئی کہ الہی یہ کیسی سرائے اور کونسا شہر ہے اور ہم یہاں کیونکر پہنچے؟ بھٹیاری سے دریافت کیا کہ اس شہر کا نام کیا ہے؟ کہا کہ حیرت افزا۔ پوچھا کہ ارے نیک بخت! یہ سرائے کس کی ہے؟ کہا کہ انہی فقیر صاحب کی اور جتنے روز رہے نہ اسکی ابتدا معلوم ہوئی نہ انتہاء حقیقت میں وہ شہر حیرت افزا تھا آدمی وہاں کے نیک سیرت پاکیزہ صورت مرقع حال مکانات خوش قطع اور مصفا اشیاء رنگارنگ موجود بازار نہایت مکلف و پر بہار جدھر جاتے صورت تصویر بن جاتے جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھی اسلام کا زور و شور پایا ہر شخص کو یاد خدا میں

مشغول دیکھا قال اللہ وقال الرسول کے سوا کچھ ذکر نہ تھا غرض آٹھویں رات کو جب ہم سو کر اٹھے تو گاڑی اسی درخت کے تلے کھڑی ہے اور وہی وقت ہے فقیر صاحب بھی سوتے ہیں ہم نماز پڑھ کر روانہ ہوئے فقیر صاحب ابھی ہمارے ساتھ ہو لیئے۔ راستہ میں جس شخص سے پوچھا وہی تاریخ وہی دن وہی مہیت بتلایا ہم کو حیرت ہوئی کہ یہ آٹھ دن کہاں گئے آخر بہادر گڑھ پہنچے وہاں ایک مکان میں ٹھہرے فقیر صاحب نے فرمایا کہ بعد نماز عشا ہمارے روٹی اس مسجد میں لے آنا جب ہم روٹی لے کر مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ میاں صاحب ایک گدھی سے مصروف ہیں میں نے منہ پھیر لیا پھر جو دیکھا تو نماز پڑھتے ہیں۔ بعد فراغت کھانا کھایا باتیں کرنے لگے جب آدھی رات گزر گئی تو فرمایا کہ شہر کے دھوبی کپڑے دھورے ہیں جاؤ ہمارا لنگوٹ دھو لاؤ۔ میں نے کہا کہ حضرت آدھی رات ادھر آدھی رات ادھر بھلا اس وقت کون کپڑے دھوتا ہوگا؟ فرمایا کہ ذرا تم لے جاؤ۔ میں چلا اور شہر کے دروازے سے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دو گھڑی دن چڑھا ہے اور دھوبی کپڑے دھورے ہیں جب دروازے کے اندر آتا ہوں تو نصف شب معلوم ہوتی ہے اور جب باہر جاتا ہوں تو وہی دو گھڑی دن چڑھا ہوا نظر آتا ہے غرض دھوبیوں کے پاس پہنچے ایک دھوبی نے کہا کہ لاؤ میاں صاحب کا لنگوٹ میں دھو دوں۔ اس نے دھویا صاف کیا دھوپ میں سوکھا کر حوالہ کیا میاں صاحب کی خدمت میں لے آیا۔ مجھ کو ان باتوں کا نہایت تعجب تھا فرمایا کہ تعجب نہ کرو۔ یہ بھان متی کا سانگ ہے اور ایسے شعبہ ہم بہت دکھلا سکتے ہیں لیکن فقیری کچھ اور ہی چیز ہے ان باتوں کا خیال مت کرو صبح کے وقت ہم دہلی کو روانہ ہوئے اور وہ فقیر صاحب غائب ہو گئے۔ جب ہم دہلی میں پہنچے تو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص خضر وقت یا ابوالوقت تھا۔

(تصنیف لطیف الانسان فی القرآن طبع اول صفحہ: ۲۵۳ تا ۲۵۵)

(از قلم حضرت پیر نور الحسن شاہ صاحب بخاری مطبوعہ پنجاب پریس وطن بلڈنگ لاہور)

نوٹ: رضا خانی مؤلف جو مندرجہ بالا واقعہ میں پیر صاحب کی مشغولیت کے بارے میں کیا ارشاد

فرماتے ہیں۔ جینوا مفصلاً و تو جروا کثیراً۔ کیونکہ اکابر علماء اہلسنت دیوبند نے تو صرف مثنوی شریف کی حکایت نقل کی تو تم نے انہیں مجرم ٹھہرایا اور ان کی طرف غلط قسم کے عقائد منسوب کر دیئے حالانکہ اکابر دیوبند مثنوی شریف سے حکایت کے ناقل ہیں نہ کہ صاحب عبارت ہیں۔

ولی کامل کے قارورہ کا مقام

رضا خانی بریلوی حضرات نے ادلیاء اللہ کی مدح سرائی میں اس قدر غلو کرتے ہیں الا ان الحفیظ ان حضرات نے ولی کامل حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پیشاب کو جو درجہ اور مقام دیا ہے اسکی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

روایت ہے کہ عالم طفولیت میں ایک دفعہ جب آپ بیمار ہوئے تو آپکی اجازت سے لوگ ایک برہمن طبیب کو بلانے کے لئے اس کے گھر گئے برہمن نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں وہاں گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا بہتر یہ ہے کہ آپ ان کا قارورہ بوتل میں یہاں لے آئیں مریدوں نے ایسا ہی کیا جب اس برہمن طبیب نے قارورہ کی بوتل کو اٹھا کر دیکھا تو بے ساختہ اسکی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو گیا۔

(آسمانی جنت صفحہ ۸۴، مطبوعہ لاہور)

مندرجہ بالا واقعہ میں ایک ولی کامل کی تعریف کرتے ہوئے سراسر غلو سے کام لیا ہے اور مندرجہ بالا واقعہ سے تو ہیں کلمہ شریف کا پہلو تو یقیناً نکلتا ہے تعظیم کا کوئی پہلو کسی اعتبار سے نہیں نکلتا بس ان رضا خانی بریلویوں کو اللہ ہی سمجھائے ورنہ تو یہ بہت ہی دور جا چکے ہیں۔

پیر صاحب کے بارے میں بریلویوں کا غلط خیال

علی الصبح حضور سرکار پاک نے بندہ کو آواز دی اور فرمایا مجھے رفع حاجت کے لیے جانا ہے بندہ پانی کا لوٹا اٹھا کر ساتھ ہو لیا مگر دروازے کے قریب ہی آپ بیٹھ گئے اور پریشانی کی سی صورت میں بندہ کی

طرف دیکھا۔ میں نے آپ کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا غریب نواز کیا بات ہے؟

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟ آپ نے فرمایا۔ بیٹا طبیعت ٹھیک ہے کوئی فکر کی بات نہیں۔ ہوا یہ ہے کہ مجھے خیال آ گیا ہے اور میرا پاخانہ شلوار ہی میں نکل گیا ہے۔ میں نے پھر عرض کیا حضور پاک آپ کے شکم میں کوئی درد تو محسوس نہیں ہوتا؟ تو فرمایا برخوردار آپ اس قدر کیوں فکر مند ہو رہے ہیں۔ تکلیف مجھے کوئی نہیں صرف اتنا ہوا ہے کہ مجھے جلاب آ گیا ہے۔

بندہ ناچیز نے نئی شلوار ازار بند ڈال کر پیش کی اور عرض کیا کہ حضور آپ یہ شلوار پہن لیں دوسری شلوار دھو کے لے آتا ہوں آپ کی وہ شلوار لے کر پانی کی تلاش میں باہر نکلا چلتے چلتے میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند گرامی حضرت پیر سید عبدالوہاب جیلانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک تک چلا گیا۔ وہاں وضو کرنے کے مقام پر ٹوٹیاں لگی ہوئی تھیں میں وہیں شلوار دھونے بیٹھ گیا۔ ابھی میں نے شلوار کو ٹوٹی کے نیچے کیا ہی تھا کہ ایک بزرگ سفید ریش، نورانی چہرے والے سفید لباس میں ملبوس تشریف لائے اور فرمایا بیٹا یہ کیا دھور ہے ہو؟ میں نے کہا شلوار ہے انہوں نے پوچھا کس کی؟ میں نے عرض کیا میرے پیر صاحب کی۔ وہ بزرگ بہت خفا ہوئے۔ اور فرمانے لگے اے نالائق آدمی افسوس ہے تیری عقل پر تم نے اپنی اتنی زندگی برباد کی ہے بے وقوف تو اب تک اسے ٹٹی کرنے والا بندہ ہی سمجھتا رہا؟ دیکھیے تو سہی کیا دھور ہے؟ اس بزرگ کا اتنا فرمانا ہی تھا کہ میری آنکھیں کھل گئیں میں نے دیکھا کہ شلوار میں کوئی چیز بھی نہیں ہے شلوار میں سے جو ابھی آدمی پانی میں بھیگی تھی اور اس کے علاوہ پانی کی نالی میں سے بھی ہلکی ہلکی اور پیاری پیاری سی خوشبو آرہی ہے۔ وہ بزرگ پھر فرمانے لگے اولڑکے تو نے اس شلوار کو دھو کر بہت غلطی کی ہے اگر تجھے ذرا بھی عقل ہوتی تو اتنی بڑی غلطی نہ کرتا اب تک تیری کی ہوئی ساری محنت اکارت گئی تو اس کو ٹٹی کرنے والا ہی سمجھتا رہا۔ بندہ وہ شلوار مبارک اسی طرح اپنے کندھے پر ڈال کر واپس آپ کی خدمت میں آ گیا۔ دل بہت اُداس تھا راستے میں جی چاہتا تھا کہ دیواروں کے ساتھ مار مار کر اپنا سر پھوڑ لوں

جب آپ کے سامنے ہوا تو آپ بستر پر اٹھ کے بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: حافظ صاحب وہ کس طرح لکھا ہے
مثنوی شریف میں حضرت عارف رومی نے یہ ۔

این خورد گردد پلیدی زین جدا

وان خورد گردد ہمہ نور خدا

(ترجمہ) دنیا دار غافلین حق کھاتے ہیں تو پاک رزق حلال بھی ان کے اندر جا کر غلاظت بن کر نکلتا ہے اور
جو چیز وہ کھاتے ہیں (نبی اور ولی) یعنی اللہ کے پیارے اور محبوب وہ سب کا سب اللہ کا نور بن جاتا ہے۔
برخوردار کوئی فکر نہیں اور غمگین ہونے کے قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے اگر سمجھ آگئی ہے تو خیر ہی خیر ہے
کیونکہ یہ تو اپنے پاس موجود ہی ہے شلواری کو سوکھنے کیلئے ڈال دو۔

(انوار حقیقہ صفحہ: ۲۰۵، آسمانی جنت: ۸۲)

فقہاء عظام سے بغاوت

رضا خانی مؤلف نے اپنے رضا خانی خلاف شرع جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لیے حکیم الامت
مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی امداد الفتاویٰ کے جلد دوم اور صفحہ: ۱۶۳۔
کے فتویٰ پر یوں رضا خانی بمباری کی گئی کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح فتویٰ کو نقل کرنے میں خیانت
اور بددیانتی سے کام لیا رضا خانی مؤلف کا نقل کردہ ادھر اور فتویٰ ملاحظہ فرمائیں کہ جسکو نقل کرنے میں علمی
خیانت کی گئی ہے۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

بی بی کی ساق سے رگڑ کر نکال دے یا اس کے ہاتھ سے خارج کرادے۔

(بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ: ۴۰۔ طبع دوم)

حضرات گرامی رضا خانی مؤلف نے مندرجہ بالا خیانت پر مبنی فتویٰ اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۰ کے علاوہ اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۱۲ پر بھی نقل کیا ہے اور مندرجہ بالا خیانت سے نقل کردہ فتویٰ پر رضا خانی مؤلف نے اپنے رضا خانی مزاج شریف کے مطابق یہ سرخی قائم فرمائی ”مشت زنی“ اور صفحہ نمبر ۲۱۲ پر اس رضا خانی مولوی نے یہ سرخی قائم کر ڈالی کہ ”اہل دیوبند میں مشت زنی کا رواج“۔

قارئین محترم! افسوس صد افسوس کی بات ہے کہ اپنے کو عاشق رسول کہنے والا اور حقیقت کا دعویٰ کرنے والا کس منہ سے فقہاء احناف رحمۃ اللہ علیہم کے فتویٰ کے خلاف زہر پھیلا رہا ہے اور مندرجہ بالا فتویٰ بالکل صحیح اور بے غبار ہے اور فقہاء احناف رحمۃ اللہ علیہم کی روشن تحقیقات کے مطابق بالکل صحیح اور بے داغ ہے جس پر کسی کو بھی اعتراض کرنے کی ذرہ برابر گنجائش ہی نہیں اور حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے کوئی علیحدہ فتویٰ جاری نہیں فرمایا بلکہ فقہاء عظام رحمۃ اللہ علیہم کے فتویٰ کو صرف لوگوں کی رہنمائی کے لیے اردو میں نقل کیا ہے جس میں اپنی طرف سے کوئی لفظ نہیں ملایا بلکہ جو کچھ نقل کیا ہے۔ وہ فقہاء احناف رحمۃ اللہ علیہم کا معتبر اور مشہور فتاویٰ الدر المختار شرح تنویر الابصار سے لفظ بلفظ نقل کیا ہے احناف کے فتاویٰ پر بے لگام ہو کر اعتراض کرنے والا اور فقہاء احناف کے صحیح فتاویٰ کو عامۃ المسلمین کی نگاہوں میں بگاڑ کر پیش کرنے والا اور فقہاء احناف کی علمی شہرت کو داغ دار کرنے والا وہ بدعتی تو یقیناً ہو سکتا ہے حنفی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور فقہاء احناف پر فرسودہ اعتراض کرنے والا وہ شتر بے مہار ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ فقہاء عظام کی شان میں توہین کرنے والے کا ایمان خطرے میں ہے اور اس کا انجام بخیر نہیں ہوگا اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جو فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا دامن تھامے ہوئے فقہاء احناف کا معتبر اور مشہور فتاویٰ الدر المختار شرح تنویر الابصار سے فتویٰ اپنے امداد الفتاویٰ میں نقل کیا ہے کہ جس کو رضا خانی مؤلف نے خیانت سے نقل کیا ہے اور پھر اس فتویٰ کے بارے میں عامۃ المسلمین کو غلط تاثر دینے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے چنانچہ امداد الفتاویٰ کا اصل اور مکمل فتویٰ آپ

حضرات ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ پر بریلوی مولوی کی خیانت اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی صداقت واضح ہو جائے۔

امداد الفتاویٰ کا اصل اور مکمل فتویٰ

سوال: زید کو جماع کی سخت ضرورت ہے اور اسکی زوجہ حائضہ ہے اس صورت میں وہ کیا کرے گا؟
الجواب: بی بی کی ساق وغیرہ سے رگڑ کر نکال دے یا اس کے ہاتھ سے خارج کرادے لیکن اسکی ران وغیرہ کو مس نہ کرے۔

فی الدر المختار: ویمنع (ای الحیض) حل دخول المسجد الی قوله قربان ماتحت الازار یعنی ما بین سرور کبة ولو بلا شهوة وحل ما عداہ مطلقاً۔

(امداد الفتاویٰ ج ۲ صفحہ ۱۶۳۔ مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون انڈیا)

حضرات گرامی! آپ نے مندرجہ بالا امداد الفتاویٰ کے فتویٰ کو بغور پڑھا، کیا اس میں کوئی خلاف شرع پہلو ہے؟ یقیناً نہیں اور قطعاً نہیں کہ جسکو رضا خانی مؤلف بڑے فصیح و شہینہ انداز میں پیش کیا ہے مندرجہ بالا فتویٰ کہ جسکو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے احناف کے معتبر فتاویٰ الدر المختار سے نقل کیا ہے تو اس پر اعتراض کرنے والا ہی تمام اہل علم کی نگاہوں سے انتہائی گرا ہوا ہے کیونکہ فتاویٰ الدر المختار فقہاء کرام کی روشن تحقیق کا ذخیرہ ہے یہ کوئی قصہ کہانی کی کتاب نہیں کہ جس پر اعتراض کر کے اس کو رد کر دیا جائے اور پھر اس فتاویٰ کے خلاف فرسودہ اعتراضات کی بارش کر دی جائے تو ہم رضا خانی مؤلف کو فقہاء کرام کا مقام بتانے کے لیے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کو سمجھانے کے لیے آپ کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ پیش کرتے ہیں جسکو پڑھیں تاکہ آپ کو یہ احساس پیدا ہو جائے کہ صحیح فتویٰ کو بگاڑ کر نقل کرنے پر کچھ کا کچھ سننا پڑتا ہے۔ آپ حضرات اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتاویٰ افریقہ

کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

اعلیٰ حضرت بریلوی کا فتویٰ

سوال: زید اگر ایام حیض میں عورت کی ران یا شکم پر آلت کو مس کرے انزال کرے تو جائز ہے یا نہیں اور زید کو شہوت کا زور ہے اور ڈر یہ ہو کہ کہیں زنا میں نہ پھنس جاؤں؟

الجواب: پیٹ پر جائز ہے ران پر ناجائز کہ حالت حیض و نفاس میں ناف کے نیچے سے زانو تک اپنی عورت کے بدن سے تمتع نہیں کر سکتا کافی التون وغیرہ۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۷۱۔ مطبوعہ کراچی)

رضا خانی مؤلف اب بتاؤ تو صحیح کہ آپ کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی یہ فرما رہے ہیں کہ اپنی عورت کے پیٹ پر آلہ تناسل مس کر کے انزال کر لیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پیٹ پر کرتے کرتے تم کہیں حد سے نہ بڑھ جاؤ تو رہی سہی تمام اسلامی حدود کو توڑ بیٹھو گے جیسا کہ تم آئے دن بغیر سوچے سمجھے اسلامی حدود کی حد پھلانگ جایا کرتے ہو اور پھر یہ کہہ دیتے ہو کہ کیا حرج ہے۔ اور تم نے تو امداد الفتاویٰ کے صحیح فتویٰ کو غلط ثابت کرنے کا مکروہ چکر چلایا ہوا تھا اب بتاؤ آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی پر تمہارا کیا فتویٰ ہے اب امید قوی ہے رضا خانی مؤلف کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے امداد الفتاویٰ کی جلد دوم صفحہ ۱۶۳ کا فتویٰ جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے درمختار سے نقل کیا ہے وہ فتویٰ اب رضا خانی مؤلف کو یقیناً سمجھ آ گیا ہو گا پس جو جواب آپ کا ہے فتویٰ افریقہ کے فتویٰ کے بارے میں پس وہی جواب ہمارا امداد الفتاویٰ کے فتویٰ کے بارے میں ہے۔

فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم سے بغض و عناد

رضا خانی مؤلف نے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بغض و عناد رکھتے ہوئے ان کے ملفوظات الافاضات الیومیۃ من الافادات الیومیۃ کے ملفوظ کی عبارت

کو نقل کرنے میں خیانت کی ہے جب کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہ کی روشن تحقیقات کے مطابق پانی کے پاک اور ناپاک کے متعلق ایک فقہی مسئلہ بیان کیا ہے کہ جسکو رضا خانی مؤلف نے خیانت سے نقل کر کے اس پر یہ سرخی قائم کر دی ”آب وضو“ لہذا آپ حضرات رضا خانی مؤلف کی خیانت پر مبنی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

اگر کثرت سے مقدار میں پانی جمع ہو اور اس میں تھوڑی سی مقدار پیشاب ڈال دیا جائے تو وہ پاک رہے گا۔ (بلفظ دیوبندی مذہب ۴۰ طبع دوم)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا خیانت رضا خانی مؤلف نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے

ملفوظات الافاضات الیومیۃ من الافادات القومیۃ جلد ۶ صفحہ ۱۷۴ مطبوعہ تھانہ بھون انڈیا میں کی ہے جبکہ

اس مولوی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۰ پر مندرجہ بالا ملفوظات الافاضات الیومیۃ ج ۱ ص ۱۷۴ نقل کیا ہے

تو اس نے جب یہی مندرجہ بالا ملفوظ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۱۳ پر نقل کیا تو جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۷۴ نقل کیا یعنی کہ

مندرجہ بالا خیانت پر مبنی حوالہ اس رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب میں صفحہ ۴۰ اور اپنی کتاب کے صفحہ ۲۱۳

پر نقل کیا لیکن دونوں جگہ خیانت اور بددیانتی سے نقل کیا حقیقت یہ ہے کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ

فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تحقیقات کے مطابق بالکل صحیح ہے جس پر اہل علم کو قطعاً اعتراض نہیں اس

پر رضا خانی مؤلف کا جاہلانہ فرسودہ اعتراض ہے جو خود حقیقت کے مسائل سمجھنے میں کوسوں دور ہے اور جس

مسکین کا دن رات اور اوڑھنا بچھونا ہی شرک و بدعات ہو تو اسکو فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم سے کیا واسطہ آپ

حضرات حکیم الامت مجددین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات الافاضات

الیومیۃ من الافادات القومیۃ ج ۶ صفحہ ۱۷۴ کی مکمل اور اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں کہ جسے رضا خانی

مؤلف نے اپنے ناپاک مقصد کی خاطر اور نقل کیا ملاحظہ فرمائیں :-

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی مکمل اور اصل عبارت

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اکثر دیہات کے قریب میں تالاب ہوتے ہیں دھوبی ان میں کپڑے دھوتے ہیں تو کیا ایسے تالابوں کا پانی پاک ہے فرمایا کہ دو باتیں دیکھنے کی ہیں ایک تو یہ کہ وہ پانی کہاں سے آکر جمع ہوا۔ دوسرے یہ کہ جو پانی آکر جمع ہوا اس میں مقدار زائد پاک کی ہے یا ناپاک اگر اطراف سے آکر جمع ہوا تو یہ دیکھا جائے کہ وہ اطراف گندے ہیں یا صاف حاصل یہ ہے کہ اگر پاک کی مقدار زائد ہے تب تو پاک ہے اور اگر ناپاک کی مقدار زائد ہے تو ناپاک۔ کیونکہ گندہ پانی زیادہ جمع ہو کر بھی پاک نہیں ہوتا مثلاً کثرت سے مقدار میں پیشاب جمع ہوا اور اس میں تھوڑی مقدار میں پاک پانی ڈال دیا جائے وہ ناپاک ہی ہوگا اور اگر کثرت سے مقدار میں پاک پانی جمع ہو اور اس میں تھوڑی سی مقدار میں پیشاب ڈال دیا جائے تو وہ پاک رہے گا۔

(الافاضات الیومیۃ من الافادات القومیۃ جلد ۶ صفحہ ۷۴: ۱ مطبوعہ تھانہ بھون انڈیا)

قارئین محترم! رضا خانی مؤلف کی علمی خیانت اور بددیانتی کو داد دیجئے کہ حضرت تھانوی رحمۃ

اللہ علیہ کے ملفوظ کی عبارت جو کہ آٹھ سطور پر مشتمل تھی اس رضا خانی مؤلف نے صرف ڈیڑھ سطر آخر سے

نقل کی اور بقیہ شروع سے تمام ملفوظ کی عبارت کو نظر انداز کر دیا اور رضا خانی مؤلف کو چاہیے تو یہ تھا کہ

اگر تمہیں ملفوظ کی عبارت پر اعتراض تھا تو پھر کوئی ٹوٹی پھوٹی دلیل ہی پیش کر دیتے حالانکہ یہ بیچارہ مسکین

رضا خانی مؤلف حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی عبارت کے خلاف کبھی بھی کوئی دلیل پیش نہیں

کر سکے گا۔ سوائے اگرچہ مگرچہ چونکہ چنانچہ وغیرہ۔

رضا خانی مؤلف نے اپنے بڑوں سے صرف ایک ہی سبق سیکھا ہے کہ صحیح اور بے غبار عبارات کو بس

خیانت اور بددیانتی سے نقل کرتے جاؤ اور اپنی مرضی اور من مانی کرتے ہوئے اپنی ذہنی تسکین کی خاطر خواہ مخواہ کہتے جاؤ اور تحریر کرتے جاؤ کہ یہ غلط ہے اور وہ غلط ہے۔

حضرات گرامی ! حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی عبارت کا ایک ایک لفظ فقہاء

کرام رحمۃ اللہ علیہم کی روشن تحقیقات کے بالکل عین مطابق ہے جس پر کسی قسم کا کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا یہ صرف بریلوی مولوی کی شاطرانہ چال ہے اور کچھ نہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے طویل ملفوظ میں فقہاء کرام کا مسئلہ نقل کیا ہے کوئی اپنی طرف سے ذاتی پروگرام ہرگز پیش نہیں کیا جس کا دل چاہے بڑے شوق سے تحقیق کرے اُسے ہر حال میں رضا خانی مؤلف کا رضا خانی نظریہ ہی باطل نظر آئے گا اور ہم رضا خانی مؤلف کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے الافاضات الیومیۃ جلد ۶ صفحہ ۵۷۱، پر تحریر شدہ یہ مسئلہ کہ اگر کثرت سے مقدار میں پیشاب جمع ہو اور اس میں تھوڑی مقدار میں پاک پانی ڈال دیا جائے تو وہ پانی ناپاک ہی ہوگا اور اگر کثرت سے مقدار میں پاک پانی جمع ہو اور اس میں تھوڑی سی مقدار پیشاب ڈال دیا جائے تو وہ پاک رہے گا۔ اسکے جواب میں ہم رضا خانی مؤلف کو اس کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے فتاویٰ رضویہ جلد اول کتاب الطہارت باب المیاء سے مسئلہ سمجھا دیتے ہیں اور جو اپنی جہالت اور کم فہمی کی بناء پر فقہاء کرام کے پیچھے لٹھا اٹھائے پھرتے ہیں انہیں چاہیے کہ پہلے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی بھی خبر لیجیے کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں اور تم کیا ذاتی پروگرام پیش کر رہے ہو۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتاویٰ رضویہ سے فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں پس جو جواب فتاویٰ رضویہ میں درج شدہ فتاویٰ کا ہوگا پس وہی جواب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ اور عبارت کا سمجھ لیں۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی کے فتاویٰ کے چند نمونے

(۱) فتویٰ نمبر ۱: مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک حوض دہ درود

ہے سینوں میں یا شیعہوں میں اس میں کتا یا سور پانی پی گیا ہو یا اس سے وضو یا پینا چاہیے یا پیشاب یا پاخانہ پھر گیا ہو پاک رہا ہے یا نہیں؟ بینوا تو جردا۔

الجواب: امر آب میں ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب تمام مذاہب سے زیادہ احتیاط کا ہے آب جاری تو بالا جماع نجس نہیں ہوتا جب تک نجاست سے اس کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے یا ایک قول پر اس کا نصف یا اکثر نجاست مرئیہ پر ہو کر گزرے اور غیر جاری میں ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ عنہم اجماعاً سے ظاہر الروایۃ کا محصل یہ ہے کہ یہاں نجاست پڑی ہے اور ظن غالب ہو کر اس جگہ وضو کیجئے تو اتنی دور کا پانی فوراً زیر و زبر نہ ہونے لگے تو وہاں کا پانی ناپاک نہ ہوا اس سے وضو وغیرہ سب جائز ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ صفحہ: ۲۵۷ کتاب الطہارت باب المیاء)

مطبوعہ اشرفی پرنٹنگ پریس لائل پور سن اشاعت جولائی (۱۹۷۷ء)

فتویٰ نمبر ۲: ساڑھے سات گز مربع حوض میں کسی بچہ نے پیشاب کر دیا ناپاک نہ ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ صفحہ: ۲۵۷ کتاب الطہارت باب المیاء)

مطبوعہ اشرفی پرنٹنگ پریس لائل پور سن اشاعت جولائی (۱۹۷۷ء)

فتویٰ نمبر ۳: وہ حوض وہ درودہ نجاست سے اصلاً ناپاک نہیں ہوتا جب تک خاص نجاست کے سبب اس

کا رنگ یا مزہ یا بو بدل نہ جائے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ صفحہ: ۲۵۷ کتاب الطہارت باب المیاء)

مطبوعہ اشرفی پرنٹنگ پریس لائل پور سن اشاعت جولائی (۱۹۷۷ء)

فتویٰ نمبر ۴: وہ درودہ پانی کی سب جوانب یکساں ہیں نجاست نظر آنی والی پڑی ہو جب بھی خاص اس

طرف سے بھی وضو جائز ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ صفحہ: ۲۹۶ کتاب الطہارت باب المیاء مطبوعہ اشرفی پرنٹنگ پریس لائلپور)

فتویٰ نمبر ۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کہ زید دریافت کرتا ہے کہ میرے موضع میں چند تالاب ہیں ان تالابوں کے پانی سے غسل اور وضو، پینا، کپڑے دھونا کیسا ہے کیونکہ اکثر موسیٰ ہنود و مسلمان ہر ایک نہاتے ہیں استنجابڑا ہر ایک قوم وہاں پاک کرتی ہے اور کبھی چھار بھنگی بھی نہاتے ہیں اور اتفاقہ سور پانی پی جائے یا نہائے کبھی یہ تالاب مقید رہتے ہیں اور کبھی انکے اندر ہو کر ندی سے نہر جاری ہو جاتی ہے اسکی تصریح یوں ہے کسی وقت میں اس سے زیادہ بھی پانی ہو جاتا ہے اور کبھی کچھ کم اور اگر ندی سے پانی آ جائے اور راستہ میں نہر کچھ غلیظ ہو تو کیا حکم ہے اور بستی کے قریب چند تالاب ہیں ان کا پانی رنگ بدلے ہوئے رہتا ہے اکثر ہنود اس پانی سے نفرت کرتے ہیں برسات میں بھی صاف طور نہیں ہوتا ہے لمبائی چوڑائی گہرائی بھی بہت کم مگر پانی صاف نہیں ہے دیگر شہر سے نالہ کا پانی ندی میں آ کر گرتا ہے اور ندی کا پانی کچھ تھوڑا مخلوط ہوتا ہے دیکھنے میں اکثر پیشاب کی صورت معلوم ہوتا ہے ایسے پانی سے اکثر لوگ نہاتے اور دھو بی کپڑے دھوتے ہیں اکثر وضو کرتے ہیں تو اس پانی کے لئے کیا حکم ہے۔ بینو اتو جروا۔

الجواب: ان سب باتوں کا جواب یہ ہے کہ جس پانی کی سطح بالا کی مساحت سو ہاتھ ہو مثلاً دس ہاتھ لمبا چوڑا بیس ہاتھ لمبا پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا چار ہاتھ چوڑا اعلیٰ حد القیاس۔ اور گہرا اتنا کہ اوپر پ سے پانی لے تو زمین نہ کھل جائے وہ پانی نجاست کے پڑنے یا نجاست پر گزرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک نجاست کے سبب اس کا رنگ یا مزہ یا بو نہ بدل جائے اگر نجاست کے سوا اور کسی وجہ سے اس کے رنگ یا بو یا مزہ یا سب میں فرق ہو تو حرج نہیں اور اعتبار پانی کی مساحت کا ہے نہ تالاب کی تالاب کتنا ہی بڑا ہو مگر میوں میں خشک ہو کر اس میں سو ہاتھ سے کم پانی رہے گا اور اب اس سے کوئی استنجا کرے یا ٹٹا وغیرہ ناپاک منہ کا جانور پئے تو ناپاک ہو جائے گا یونہی برسات کا بہتا ہوا پانی آیا اور اس میں نجاست ملی تھی تو جب تک بہہ رہا ہے اور نجاست سے اس کا رنگ، بو، مزہ، نہیں بدلا پاک ہے اب جو وہ کسی تالاب میں گر کر ٹھہرا اور ٹھہرنے کے بعد سو ہاتھ سے مساحت کم رہی اور نجاست کا کوئی جز اس میں موجود ہے تو اب سب

ناپاک ہو گیا اور اگر سو ہاتھ سے زیادہ کی مساحت میں ٹھہرا تو پاک ہے ناپاک نالے کا پانی ندی میں آ کر گرا اور اس سے ندی کے پانی کا رنگ یا مزہ یا بو بدل گئی ناپاک ہو گیا ورنہ پاک رہا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ صفحہ: ۳۴۷۔ کتاب الطہارت باب المیاء)

مطبوعہ اشرفی پرنٹنگ پریس لائل پور سن اشاعت جولائی ۱۹۷۷ء)

فتویٰ نمبر ۶: بڑے تالاب میں نجاست پڑی کہ ناپاک نہ ہو اب وہ کثرت خرچ یا شدت گرما سے سوکھ کر کتنا ہی کم رہ جائے ناپاک نہ ہوگا اگر نجاست هنوز باقی نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ صفحہ: ۳۷۷، مطبوعہ اشرفی پرنٹنگ پریس لائل پور سن اشاعت جولائی ۱۹۷۷ء)

علاوہ ازیں حضرات گرامی ذرا توجہ فرمائیں کہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کا مندرجہ بالا فتاویٰ کے علاوہ ایک اور فتویٰ بھی لگے ہاتھ پڑھ لیجیے تاکہ اچھی طرح رضا خانی مؤلف کو علماء اہلسنت دیوبند کے فتویٰ اور تحقیق کا خوب جواب ہو سکے چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی کچھ ارشاد فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

فتویٰ نمبر ۷: اندھے کی آنکھ سے جو پانی بہے وہ ناپاک و ناقض وضو ہے (یعنی کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ صفحہ: ۴۲۔ کتاب الطہارت باب الوضوء۔)

مطبوعہ اشرفی پرنٹنگ پریس لائل پور سن اشاعت جولائی ۱۹۷۷ء)

نوٹ: مندرجہ بالا تمام فتاویٰ ہم نے رضا خانی مؤلف کو علماء اہلسنت دیوبند کے صحیح اور بے غبار اور روشن تحقیق پر مبنی فتویٰ کا جواب سمجھانے کے لیے نقل کیے ہیں تاکہ یہ بریلوی مولوی اپنی جہالت کی وجہ سے خواہ مخواہ فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی روشن تحقیقات سے کیڑے نہ نکالتا رہے۔

خود ساختہ مفہوم اور مطلب

رضا خانی مؤلف نے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے

ملفوظات الافاضات الیومیۃ من الافادات القومیۃ کے ملفوظات کی ج ۳ صفحہ نمبر: ۱۲۱ سے ایک رضا خانی مفہوم اور مطلب کشید کر کے ملفوظات کا جلد نمبر اور صفحہ نمبر بھی تحریر کر دیا اور پھر خود ساختہ عبارت پر یہ مرفی قائم کر دی کہ ”لباس نماز“۔

رضا خانی مؤلف کی منکھوت عبارت

رضا خانی مؤلف کا خود ساختہ مفہوم پر مبنی عبارت ملاحظہ فرمائیں پانی بہا کر سور کی چربی والی کپڑا پہننا جائز ہے۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ ۴۰۔ طبع دوم)

مندرجہ بالا خود ساختہ عبارت رضا خانی مؤلف کی اپنی بنائی ہوئی ہے ورنہ مندرجہ بالا عبارت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں ہرگز نہیں یہ سب مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تعلیمات رضا کا فیضان ہے اور پھر جس ملفوظ کی عبارت کا رضا خانی مؤلف نے خود ساختہ مکروہ مفہوم پیش کیا ہے وہ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کی اصل عبارت

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ زمانے تحریک میں ایک استدلال یہ کیا گیا تھا کہ بدیشی کپڑا پہننا اس لئے حرام ہے کہ اس میں سور کی چربی استعمال کی جاتی ہے میں کہتا ہوں کہ اگر اس روایت کو صحیح مان بھی لیا جاوے تو زائد سے زائد یہ لازم ہوگا کہ بدوں دھوئے ہوئے مت پہنو یہ کیسے کہہ دیا کہ بالکل حرام ہے۔

(الافاضات الیومیۃ من الافادات القومیۃ ج ۳ صفحہ: ۱۲۱۔ مطبوعہ تھانہ بھون انڈیا)

حضرات گرامی کہاں کی شرافت اور دیانت ہے کہ اصل حوالہ کی عبارت کو مس بھی نہ کرو اور اپنی طرف سے اپنے مزاج رضا خانی کے مطابق عامۃ المسلمین کو الجھانے کیلئے ایک غلط خود ساختہ مفہوم پیش کر دینا یہ ستم بالائے ستم نہیں تو اور کیا ہے اور پھر ملفوظات کا جلد نمبر صفحہ نمبر بھی تحریر کر دیا تاکہ عامۃ المسلمین کو مزید دھوکے

پہنچا دیا جاسکے رضا خانی مؤلف کی یہ رضا خانی حرکت بھی قابل ذکر ہے کہ لفظ خلاصہ ساتھ لگا کر قارئین کرام کو ایک بہت بڑا دھوکہ دیا ہے تاکہ قارئین یہ سمجھیں کہ یہ عبارت بہ حوالہ صحیح اور درست ہے لیکن حقیقت یہ ہے رضا خانی مؤلف نے اپنی مرضی سے خود ساختہ مفہوم کشید کیا ہے کہ جس غلط مفہوم کو اصل عبارت کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں کیونکہ اصل عبارت ہم نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کر دی ہے جسے آپ نے بخوبی پڑھا اور آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ اس رضا خانی مؤلف کو خیانت و بددیانتی اور خود ساختہ مفہوم نقل کرنے پر کونسا تلمذ پیش کیا جائے فیصلہ بس آپ کے ہاتھ میں ہے اور علمی دنیا میں کتنا بڑا سانحہ ہے کہ اصل عبارت اور ہے اور کشید کردہ مفہوم کو اس اصل عبارت سے کچھ مناسبت نہیں لیکن جرأت اور دلیری دیکھیے کہ عامۃ المسلمین کو یقین دہانی کا چکر ایسے دیا کہ جلد نمبر اور صفحہ نمبر تک نقل کر دیا جو کہ سراسر جعلی پروگرام ہے۔

رضا خانی بریلوی کا فاسد خیال

رضا خانی مؤلف نے حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اشرف المعولات کی عبارت نقل کرنے میں اس قدر خیانت اور بددیانتی کی ہے کہ جسکی حد نہیں اور جب ہی اس مولوی نے کوئی حوالہ نقل کیا تو خیانت سے نقل کیا اور مندرجہ ذیل خیانت رضا خانی مؤلف نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اشرف المعولات صفحہ نمبر ۱۴ کی صحیح اور بے غبار عبارت جو قوانین شرعیہ کے مطابق بالکل درست ہے اس کو نقل کرنے میں رضا خانی خیانت سے کام لیا آپ حضرات رضا خانی مؤلف کی خیانت پر مبنی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

میں صبح کی سنتیں پڑھ رہا تھا کہ بڑے گھر سے ایک آدمی دوڑا ہوا یہ خبر لایا کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر سے گر گئی ہیں۔ میں نے خبر سنتے ہی فوراً نماز توڑ دی۔ (بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ ۴۱۔ طبع دوم)

قارئین محترم! مندرجہ بالا خیانت پر مبنی عبارت رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۲۱ کے علاوہ اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۲۹-۱۳۰، ۱۹۱، ۲۱۵ پر بھی نقل کی ہے اور اپنی کتاب میں صفحہ نمبر ۱۷۳-۱۷۴ اور ۱۹۱-۱۹۲ کے گناؤ کی سرخی قائم کر ڈالی کہ ”بیوی کی خاطر نماز توڑ ڈالی“ اور ۱۹۱ پر یہ تحریر کر دیا کہ عورت کیلئے نماز توڑ دی وغیرہ وغیرہ۔

اور مندرجہ بالا خیانت سے نقل کردہ اشرف المعولات کی عبارت سے رضا خانی مؤلف نے عامۃ المسلمین کو یہ غلط اور مکروہ تاثر یہ دیا ہے کہ علماء دیوبند کے پیشوا کا حال دیکھو کہ بیوی کی خاطر نماز توڑ ڈالی اور رضا خانی مؤلف نے اس پر غلط اور لغو تشریح یوں کی۔

تو اب بتاؤ تمہارے سب سے بڑے متصوف تھانوی صاحب تو اپنی بوڑھی بیوی کا خیال آتے ہی سرے سے نماز ہی توڑ دیں۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ: ۱۱۹-طبع دوم)

رضا خانی مؤلف کا تبصرہ بھی سراسر غلط ہے کیونکہ اپنی بیوی کا خیال آتے ہی بلکہ خبر لانے والے کی خبر سننے ہی کے الفاظ ہیں یہ سب اعلیٰ حضرت بریلوی کی تعلیمات رضا کا کرشمہ ہے کہ سچ بات لکھنے کی ہرگز توفیق نہیں آپ حضرات حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شرعی قوانین کے مطابق بے غبار عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی

اشرف المعولات کی مکمل اور اصل عبارت پڑھیے

میں صبح کی سنتیں پڑھ رہا تھا کہ بڑے گھر سے آدی ڈوڑا ہوا یہ خبر لایا کہ گھر میں سے کوٹھے کے اوپر سے گر گئی ہیں میں نے خبر سننے میں فوراً نماز توڑ دی یہاں تو سب سمجھ دار لوگ ہیں مگر شاید بعض ناواقف اپنے دل میں اس وقت یہ کہتے ہوں کہ ہائے بیوی کے واسطے نماز توڑ دی بیوی سے اتنا تعلق ہے کہ خدا کی عبادت کو

اس کے لیے قطع کر دیا بیشک اس وقت اگر کوئی دوکاندار پیر ہوتا وہ ہرگز نماز نہ توڑتا کیونکہ اس سے جاہل مریدوں کی نظر میں ہیشی ہوتی مگر الحمد للہ مجھے اسکی پروا نہیں کہ کوئی کیا کہے گا اگر کسی کی نظر میں اس فعل سے میری ہیشی ہوئی ہو تو وہ شوق سے کوئی دوسرا شیخ تلاش کر لیں جب خدا کا حکم تھا کہ اس وقت نماز کو توڑ دو تو میں کیا کرتا کیا اس وقت جاہلوں کی نظر میں بڑا بننے کیلئے میں حکم خداوندی کو چھوڑ دیتا۔

(اشرف السعولات صفحہ: ۱۴ طبع اول تھا نہ بھون انڈیا)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا عبارت کہ جسکو رضا خانی مؤلف نے اپنی غباوت کی بنا پر غلط سمجھا حقیقت میں بالکل صحیح اور فقہاء کرام کی روشن تحقیقات کے عین مطابق بالکل درست ہے۔ لیکن رضا خانی مؤلف نے علماء اہلسنت دیوبند کے بارے میں رضا خانی مکروہ ہوئی تو اڑادی مگر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کے خلاف کوئی دلیل شرعی ہرگز نہ پیش کی صرف اپنے رضا خانی طریقہ پر یوں ہی ادھوری عبارت نقل کر کے فرسودہ اور بے جا اعتراض کی بھرمار کر دی حالانکہ تفصیلی عبارت میں سب کچھ جواب موجو د تھا جسکو جان بوٹھکر رضا خانی مؤلف نے غلط رنگ میں پیش کیا ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جانی نقصان ہونے پر اور اس کے بچانے پر بھی شرعاً نماز توڑ دینا بالکل جائز ہے جیسا کہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں فتویٰ مرقوم ہے ملاحظہ فرمائیں۔

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ نمبر ۱

سوال: اگر امام کو دشمن قتل کریں بحالت جماعت تو مقتدی نیت توڑ کر دشمن کو پکڑیں یا کیا کریں؟

الجواب: فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ احیاء نفس کے لئے نماز کو توڑنا واجب ہے شامی اور درمختار میں ہے **و یجب القطع لانجاء غریق او حریق**۔ لہذا صورت مسئلہ میں مقتدیوں کو نماز قطع کر کے امام کو بچانے چاہیے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ نماز میں معروف ہے اور کتب احادیث میں مذکور ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مقتدیوں نے دوسرے صحابی کو امام کر کے نماز پوری کی اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے

نماز توڑ کر قاتل کو پکڑا۔

(الدر المختار علی هامش رد المحتار باب ادراک الفریضة ج ۱ صفحہ ۶۶۶۔ قطع الصلوۃ لاغاثۃ ملہوف وغریق وحریق) (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب ما یفسد الصلوۃ ج ۱ صفحہ ۶۱۳۔ منقول از فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۱۳۱ مکتبہ امدادیہ مطبوعہ ملتان)

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ نمبر ۲

سوال : چار آنے کا نقصان ہوتا ہو تو نماز توڑنا بلا مصیبت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب : درمختار میں ہے کہ ایک درہم کی مقدار کے نقصان ہونے پر نماز کو قطع کرنا درست ہے اور درہم قریب چار آنے کے ہوتا ہے اور شامی نے بعض فقہاء سے اس سے کم پر بھی جواز قطع صلوۃ نقل کیا ہے مگر عام مشائخ اسی پر ہیں کہ چار آنے کے نقصان پر قطع کر سکتا ہے۔

وبیاح قطعہا نحو قتل حیۃ ولد دابة وفور قدر وضیاع ما قیمۃ درہم لہ او لغيرہ (درمختار) قال فی مجمع الروایات لان مادونہ حقیر فلا یقطع الصلوۃ لاجلہ لکن ذکر فی المحيط فی الکفالات المحبس بالذاتی یجوز فقطع الصلوۃ اولی ہذا فی مال الغیر اما فی مالہ لا یقطع والاصح جوازہ فیہما وتماہ فی الامداد والذی مشی علیہ فی فتح القدیر التقیید بالدرہم (رد المحتار باب ما یفسد الصلوۃ وما یکره فیہا ج ۱ صفحہ ۶۱۲)۔

(منقول از فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۱۳۳۔ مطبوعہ ملتان)

حضرات کرامی ارحمہم اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشی کرائی کہ

انہوں نے اپنی بیوی کی خاطر نماز توڑ دی اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا نماز توڑنے والا عمل بالکل شرعی طور پر درست اور صحیح ہے جس کے ثبوت میں ہم نے فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی دلائل سے گفتگو کی ہے۔

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی نماز اور انگرکھے کے بند کا کرشمہ

جناب مولوی محمد حسین صاحب میرٹھی کا بیان ہے کہ امام احمد رضا نماز میں اس قدر احتیاط اور جزئیات مسائل کا ایسا اہتمام فرماتے کہ عام تو عام، اکثر علماء اس پر عمل کرنا تو درکنار اس کے سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔ ایک سال امام احمد رضا کی مسجد میں بیس رمضان المبارک سے میں محکف ہوا۔ جب چھبیس رمضان المبارک کی تاریخ آئی تو امام احمد رضا نے بھی احتکاف فرمایا قبل احتکاف ایک دن کا واقعہ ہے کہ عصر کے وقت حضور امام احمد رضا تشریف لائے اور نماز پڑھا کر تشریف لے گئے۔ میں مسجد کے اندر کونے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں ایک صاحب آئے اور مجھ سے کہنے لگے آپ نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی ہے۔ میں نے کہا ابھی حضور کے پیچھے پڑھی ہے۔ تو ان صاحب نے تعجب سے کہا کہ حضور تو اب پڑھ رہے ہیں۔ میں بھی سنا تو نہایت تعجب کیا اور یقین نہ ہوا۔ اس لیے کہ نماز عصر کے بعد کوئی نماز داخل نہیں اور امام احمد رضا نے ہم لوگوں کے سامنے نماز پڑھی اور پڑھائی ہے اور ابھی مغرب کا وقت نہیں پھر اگر کوئی غلطی ہوگئی ہوتی تو سب کو اعادہ کرنے کا حکم فرماتے۔ غرض مجھ کو بڑی حیرت ہوئی۔ انھوں نے پھر کہا دیکھ لیجئے پڑھ رہے ہیں۔ جب میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو واقعی نماز پڑھ رہے تھے۔ منتظر کھڑا رہا جب سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا۔ حضور میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ابھی نماز پڑھائی اور پھر پڑھ رہے ہیں۔ نوافل کا بھی اس وقت سوال نہیں تو امام صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ”قعدہ اخیر میں بعد تشهد حرکت نفس سے میرے انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا تھا۔ چونکہ نماز تشهد پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے آپ لوگوں سے نہیں کہا اور گھر میں جا کر بند درست کر کر اپنی نماز احتیاطاً پھر سے پڑھ لی۔“ (انوار رضا صفحہ: ۲۵۷ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیشرز لاہور)

(ماہنامہ ضیاء حرم لاہور اعلیٰ حضرت بریلوی نمبر جنوری ۱۹۸۳ء صفحہ ۲۵)

(المیزان امام احمد رضا نمبر صفحہ: ۳۳۴ مطبوعہ انڈیا)

قارئین محترم ! مولوی احمد رضا خان بریلوی کے اس بیان سے کہ ”چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس لیے آپ لوگوں کو نہ بتایا“ معلوم ہوتا ہے کہ جو واقعہ انہیں نماز میں پیش آیا تھا وہ اس حد تک خوفناک تھا کہ اگر تشہد سے پہلے وہ واقعہ پیش آتا تو انہیں سب کو بتانا پڑتا اور سب کو ہی نماز پھر سے پڑھنی پڑتی۔ رضا خانی اگر فریب دہی کی کوشش کریں اور یہ کہیں کہ اس واقعہ کا تعلق سانس سے ہے تو واقعہ کی خوف ناکی ہی ان کی اس تاویل بے جا کی تردید کیلئے کافی ہے۔

اتنی بات تو ہر نمازی جانتا ہے کہ سانس کا پھولنا یا کوٹ کے بند کا ٹوٹنا ہرگز ایسی بات نہیں جسے خوفناک کہا جاسکے اور نہ ہی اس سے نماز میں کوئی خرابی آتی ہے (چاہے سانس تشہد سے پہلے پھولا ہو یا تشہد کے بعد) لہذا ظاہر ہوا کہ واقعہ کا تعلق سانس یا بند ٹوٹنے سے نہیں بلکہ جیسا کہ ہم نے پہلے اشارہ کیا اس کا تعلق عضو مخصوص سے ہے۔ یعنی مولوی احمد رضا بریلوی کی نماز میں خرابی ان کے عضو مخصوص ہی کی حرکت بجا سے آگئی تھی۔

پھر عضو مخصوص کے حرکت میں آ جانے کے بعد نماز کے فاسد ہونے کے دو ہی سبب ہو سکتے ہیں۔ ایک عضو مخصوص سے کچھ خارج ہو گیا ہو۔ دوسرے یہ کہ شرم گاہ کھل گئی ہو۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے بیان کی روشنی میں دوسرا سبب یعنی شرم گاہ کا کھلنا ہی سمجھ آتا ہے اس لیے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے بند درست کرانے کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ گھر جا کر غسل یا وضو بھی کیا۔ اگر غسل یا وضو کا ذکر فرماتے تو ہم سمجھتے کہ عضو مخصوص سے کچھ خارج ہوا تھا۔ لیکن چونکہ انہوں نے صرف اتنا فرمایا ہے کہ گھر جا کر بند درست کرایا تو معلوم ہوا کہ کچھ خارج ہونے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ صرف شرم گاہ کھل گئی تھی جسے ڈھانکنے کا بندوبست کر کے آپ نے نماز پھر سے پڑھ لی۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرکت انہوں نے دانستہ کی تھی۔ یعنی اپنے قصد و ارادہ سے اپنے عضو مخصوص کو حرکت میں لائے تھے اس لیے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی

خود کو حنفی کہتے تھے اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز اس وقت تمام ہوتی ہے جب نمازی تمام ارکان سے فارغ ہو کر اپنے قصد و ارادہ سے ایسا کوئی کام بھی کر لے جس سے وہ نماز سے خارج ہو جائے۔ چنانچہ امام اعظمؒ کے نزدیک اگر ایک نمازی تشہد سے فارغ ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ارادہ سے نماز سے خارج کرنے والا کوئی کام کر تا کسی شخص نے اس کا سینہ کعبہ شریف سے پھیر دیا تو اس کی نماز نہ ہوگی گو اس نے تمام ارکان پورے کر لیے تھے۔

صدر الائمۃ شمس الائمۃ حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر یہ نمازی بعد از تشہد خود اپنے قصد و ارادہ سے سنہ پھیرتا تو نماز ہو جاتی مگر اب چونکہ اس کے ارادے اور اس کی نیت کے بغیر اس کا سینہ پھیرا گیا اس لیے نماز نہیں ہوئی غرض کہ نماز کے پورا اور تمام ہونے کے لیے امام اعظمؒ کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ نمازی نماز سے خارج کرنے والا کام اپنے قصد و ارادہ سے کرے۔ فقہاء کی اصطلاح میں اسے ”خروج بصدعہ“ کہتے ہیں۔

بناء بریں مولوی احمد رضا خان کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس لیے آپ لوگوں سے نہیں کہا ”یا تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ احمد رضا خان کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ خروج بصدعہ کے بغیر نماز تمام نہیں ہوتی۔ اس صورت میں وہ عالم کہلانے کا مستحق نہیں اس لیے کہ جسے نماز کے عام مسائل کا بھی علم نہ ہو وہ کیسا عالم؟

اور یا یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ خروج بصدعہ پایا گیا تھا یعنی یہ کہ احمد رضا صاحب نے اپنے قصد و ارادہ سے عضو مخصوص کو حرکت دی تھی ہے کوئی رضا خانی جو مسلمانوں کو مطمئن کر سکے کہ درود شریف کے وقت جان بوجھ کر شہوانی خیالات میں ڈوب جانا اور مسجد میں دوران نماز عضو مخصوص کے اچھل کود کے تماشے میں محو ہونا جرم و عیب نہیں بلکہ تفقہ اور حزم و احتیاط کی معراج ہے (جیسا کہ رضا خانی لکھتے رہے ہیں) اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی میں حیا نام کی کوئی چیز نہ تھی حیا ہوتی تو اس حرکت کو ہرگز ظاہر نہ کرتے

اسلام غلطیوں اور گناہوں کو چھپانے کا حکم دیتا ہے نہ کہ ان کی تشہیر کا۔ اپنے گناہوں کی تشہیر کرنے والے کو مجاہر اور فاسق و فاجر کہا جاتا ہے۔

اپنے چھپے ہوئے گناہوں کی تشہیر کرنے والے کے بارے میں ارشاد رسول ﷺ ہے۔

كُلُّ امْتِي مُعَافٍ اِلَّا الْمَجَاهِرِينَ وَاِنْ مِنْ الْمَجَاهِرَةِ اَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يَصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ يَا فُلَانٌ عَمِلْتَ الْبَارِحَةَ كَذَا و كَذَا۔

(ترجمہ) میری امت میں سے ہر شخص کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں مگر عیوب ظاہر کرنے والے کے گناہ معاف نہ ہونگے اور عیوب کی پردہ داری میں سے یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام کرے اور اللہ نے اس پر پردہ ڈالا اور وہ یہ کہے کہ اے فلاں، میں نے رات کو یہ کیا۔

رضا خانی یہ بتائیں کہ دورانِ درود و نماز اتنی گندی حرکت کرنے اور پھر اسے بر ملا بیان کرنے سے اعلیٰ حضرت بریلوی مجاہر بنے یا نہیں؟ انہوں نے نماز دوبارہ پڑھنی بھی تھی تو گھر پر پڑھ لیتے۔ لوگوں کے سامنے پڑھنے کے کیا معنی؟ کیا یہ مقصد تو نہ ہوگا کہ لوگ متقی اور پارسا سمجھیں گے۔

نادان رضا خانیوں نے اس گھناؤنے واقعہ کو اس خیال سے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ لوگ کہیں گے واہ واہ رضا خانیوں کے امام کتنے متقی تھے۔ سبحان اللہ کیا تقدس و احتیاط ہے کہ عصر کے وقت بھی نماز احتیاط پڑھی جا رہی ہے۔ بیچارے رضا خانیوں کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ لوگ اس واقعہ کو پڑھ کر گھن محسوس کریں گے اور اسے احمد رضا خان کی اور اس کے پیروکاروں کی بے حیائی اور دین سے نادانیت کی دلیل سمجھیں گے۔

رضا خانیوں کو معلوم رہے کہ حیا ایک بڑی صفت اور عظیم خوبی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیا کو ایمان کا ایک اہم شعبہ قرار دیا۔

فقہاء کرام نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر سارے رتبے خارج ہو جائے تو نہاری ناک۔ ہاں کہہ کر ہضم کے لیے جائے (جیسے نکسیر پھوٹ گئی ہو) ایسا کرنے کی ایک وجہ یہ بتائی گئی کہ یہ واضح نہ ہو کہ ہوا خارج ہو گئی۔

تو صرف شرمگاہ کا ہی چھپانا ضروری نہیں بلکہ شرمگاہ سے متعلق ہر کام کا اخفاء شرم و حیاء کا تقاضا ہے۔ مگر واہ ارے اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب! کھلے بندوں کو یہ کہہ دیا کہ حرکتِ نفس سے میرے انگر کھے کا بند ٹوٹ گیا تھا۔ اور پھر قربان جائیے پوری جماعت کے کہ کسی نے بھی یہ نہ سوچا کہ یہ واقعہ بیان کے لائق نہیں۔ معلوم ہوتا ہے سارے کے سارے شرم و حیاء کی صفت سے عاری ہیں اور سب ہی کی عقلیں مسخ و ماؤف ہو چکی ہیں۔

الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون. (پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۳)

یہاں یہ امر بھی لائق توجہ ہے کہ میرٹھی صاحب کو نماز دوبارہ پڑھنے پر تو تعجب ہوا لیکن جب اعلیٰ حضرت صاحب نے اس کا سبب بتایا تو اس پر انہیں تعجب نہ ہوا۔ کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اعلیٰ حضرت کی زندگی اس قسم کی حرکتوں سے عبارت تھی۔ اور آپ کو ایسے واقعات بکثرت پیش آتے تھے۔ اس لیے میرٹھی صاحب کو تعجب نہ ہوا کیونکہ تعجب عموماً نئی بات پر ہوتا ہے۔ جو بات ہمیشہ اور بکثرت پیش آتی رہتی ہو وہ چاہے کتنی ہی عجیب و غریب کیوں نہ ہو عموماً اس پر کوئی شخص تعجب کا اظہار نہیں کرتا تو مولوی میرٹھی کا عصر کے وقت دوبارہ نماز پڑھنے پر تعجب ظاہر کرنا اور حرکتِ نفس اور اس کی وجہ سے بند ٹوٹنے پر ذرا بھی تعجب ظاہر نہ کرنا اس امر کی واضح علامت ہے کہ اعلیٰ حضرت کا ایسی علامات و واقعات سے دوچار ہونا عام بات تھی۔ روز کا معمول تھا۔ نئی بات نہ تھی۔

کس قدر شرم کی بات ہے کہ بڑے حضرت کی عقل و شعور اور حزم و احتیاط کا پہلا واقعہ بھی عضوِ مخصوص سے متعلق ہے یعنی یہ کہ انہوں نے ساڑھے تین برس کی عمر میں بازاری عورتوں کو عضوِ مخصوص دکھایا تھا ان کی روحانیت و تقویٰ کا دوسرا بڑا واقعہ بھی عضوِ مخصوص سے ہی تعلق رکھتا ہے یعنی یہ کہ نماز میں عضوِ مخصوص کی حرکت سے انگر کھے کا بند توڑ دیا تھا اور ان کے علم و فقہ دانی اور تحقیق و ریسرچ کا تعلق بھی بڑی حد تک عضوِ مخصوص ہی سے ہے۔ غرض کہ حسب بیان قبیحین اعلیٰ حضرت کا علم و فقہ، تقویٰ و بزرگی اور ان کی تحقیق و تدقیق عضوِ مخصوص ہی کے گرد گومتی نظر آتی ہے۔ دنیا کے دیگر آئمہ، صلحاء اور اولیاء کا تقدس اور بزرگی نماز

روزہ آہ وزاری اکل حلال اور اس طرح کے دیگر پسندیدہ افعال سے ظاہر ہوتی ہے۔ مگر اعلیٰ حضرت کا تقویٰ و پارسائی عورتوں کو شرمگاہ دکھانے اور نماز میں شرمگاہ کے ساتھ کھیلنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

جن لوگوں کے نزدیک بے حیائی اور بے شرمی ہی تقویٰ و طہارت کہلائے وہ بدعت کو سنت پر ترجیح نہیں دیں گے تو اور کیا کریں گے۔

غالباً بے حیائی و بے شرمی کے انہی گھناؤنے واقعات کی وجہ سے علماء اہلسنت والجماعت دیوبند احمد رضا خان بریلوی کو زیادہ منہ نہیں لگاتے تھے کہ وہ اپنے دشمن کی بھی اس طرح کی باتیں بیان کرتے شرماتے تھے۔

ناظرین محترم! غور فرمائیے کتنا فرق ہے ”سنت“ اور ”بدعت“ کی خاصیت اور تاثیر میں کہ بدعت کے باعث عقلیں اس حد تک ماؤف ہو جاتی ہیں کہ بے حیائی کے واقعات کا فخر اعلان ہوتا ہے۔ اور دوسری جانب سنت کے اتباع کا یہ اثر کہ مخالف کے بھی ایسے واقعات شرم و حیا کے باعث بیان کرنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ فاعتبر وایا اولی الا بصار۔

بخدا ہم بھی ان واقعات کو لکھتے اور ان پر تبصرا کرتے ہوئے انتہائی شرمندہ ہو رہے ہیں۔ بیحد مجبور ہو کر ہم ان غلیظ واقعات کو اپنی کتاب میں تحریر کر رہے ہیں۔

الغرض رضا خانیوں کے اپنے امام کی تعریف و توصیف میں لکھے ہوئے اس واقعہ سے کچھ معلوم ہوا تو یہ کہ:

۱۔ ان کی زندگی میں ایسے واقعات بکثرت پیش آتے تھے۔

۲۔ انہوں نے دوران نماز جان بوجھ کر ایسی حرکت شنیعہ کا ارتکاب کیا کہ آج تک ایسی شرمناک حرکت کسی نے بھی نہیں کی۔ یا پھر یہ کہ وہ پرلے درجے کے جاہل تھے کہ انہیں نماز کا یہ عام مسئلہ بھی معلوم نہ تھا کہ ”خروج بصدۃ“ فرض ہے۔

غرضیکہ یہ حرکت قصد اہویا بلا قصد بہر صورت یہ واقعہ ذم و رسوائی پر ہی دلالت کرتا ہے اور

”سب گس“ را اگر کنی مقلوب ☆ قلب او غیر ”سب گس“ نشود

والا معاملہ ہے اور ہمارے خیال میں یہ اہل اللہ کو بدنام کرنے اور ان سے بغض و دشمنی رکھنے کی زنجیری

سزا ہے۔۔

دیکھو اسے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

حضرات گرامی توجہ فرمائیں... کہ انگرکھا کیا ہوتا ہے؟

انگرکھا ہندوستانی لباس ہے جس کی وضع قطع اچکن سے ملتی جلتی ہے۔ اس کے بٹن بھی ہوتے ہیں اور گھنڈی کی طرح کے بند بھی۔ یہ بند اور بٹن عام انگرکھوں میں تو ناف کی سیدھ تک ہوتے ہیں مگر بعض انگرکھوں کے بند ناف سے بہت نیچے یعنی رانوں تک بھی ہوتے ہیں۔

نماز کے لئے انگرکھے کا پہننا نہ تو فرض ہے نہ سنت اور نہ مستحب۔ ہاں کوئی پہن لے تو مضائقہ بھی نہیں۔ لہذا کسی نمازی کے انگرکھے کا بند ٹوٹ جائے یا وہ پھٹ جائے یا کوئی شخص نمازی کے بدن سے اسے اتار دے تو نماز میں قطعاً کوئی خرابی نہیں آتی۔

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان عظیم

رضا خانی مؤلف نے اپنے پیشوا اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی پیروی میں حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ حفظ الایمان کی عبارت میں مندرجہ ذیل خیانت کا بدترین مظاہرہ کیا ہے جب کہ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے عامۃ المسلمین کو علماء اہلسنت دیوبند سے متفرک کرنے کیلئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ حفظ الایمان کے بارے میں تکفیر کا مکروہ دھنداسرا انجام دیا پھر اس کے بعد آئے دن ہر رضا خانی بریلوی اپنے پیشوا کی تکفیری مہم کو آگے چلا رہے ہیں جس کی پیروی میں رضا خانی مؤلف کی خیانت اور بددیانتی سے نقل کردہ

رسالہ حفظ الایمان کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

(معاذ اللہ) آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات اور بہائم کیلئے بھی حاصل ہے پھر چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ (حفظ الایمان صفحہ: ۸۔ بلقظہ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۸ طبع دوم)

مندرجہ بالا خیانت پر مبنی حوالہ رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۸ کے علاوہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴، ۲۳۵، ۲۵۳، ۳۵۷، ۳۶۰، ۳۶۲، ۳۸۷، پر بھی نقل کیا ہے۔

قارئین محترم! مندرجہ بالا خیانت اور بددیانتی حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ حفظ الایمان صفحہ: ۸ کے عبارت میں کی گئی ہے۔

رضا خانی مؤلف کو ہم اسکی مندرجہ بالا خیانت اور بددیانتی کا تفصیل سے جواب بسط البنیان لکاف لسان عن کاتب حفظ الایمان اور پھر اس کے بعد تغیر الصوان فی بعض عبارات حفظ الایمان کے نام مفصل تحریر کیا ہے۔ لہذا سب سے پہلے جو جواب خود حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں پھر اس کے بعد علماء اہلسنت دیوبند کے عقائد کی مصدقہ کتاب المہند علی المہند یعنی کہ عقائد علماء دیوبند کے حوالہ سے جواب پڑھیں گے۔ پھر اس کے بعد محقق العصر فاضل جلیل علامہ نبیل ناشر عقیدۃ الاکابر رئیس المناظرین حسام بے نیام لاعداء الاسلام سیف حقانی حضرت علامہ محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب دیوبند اور بریلی کے نزاع کو ختم کرنے کیلئے فیصلہ کن مناظرہ سے مفصل جواب نقل کریں گے۔ اسے بھی ملاحظہ فرمائیں:-

جواب اول از حکیم الامت مجدد دین و ملت

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

بِإِذْنِ اللَّهِ بَيْنَكُمْ رِجَالٌ

حفظ الایمان

3

بِسْطُ الْبِنَانِ

مُصَنَّفِي

حضرت مولانا محمد آشف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ

جگو

نیازمند سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

ایک کتب خانہ کے نام پر جو کہ

بَسْطُ الْبَنَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد مدد و معلومہ کے واضح ہو کر اہل ہواد ہوس کے شہرت حاصل کر چکے ہو کوئی نہ کوئی طریقہ اختیار کر نیکا ہمیشہ سے دستور
 پہلا آتا ہے ایسے لوگوں سے جب کچھ بن نہیں پڑتا تو اچھوں کو بُرا کہنا اپنا پیشہ کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں ہمارا
 نام ہوگا چنانچہ بریلی کے مولوی احمد رضا خاں صاحب نے جو مبہد اق اس شعر کے ہیں شعر اگر دجال بر دوز زمین ست
 تہمین ست وہمین ست وہمین ست ۴ حضرات علماء دیوبند و دہلی کو کافر کتا شروع کیا اور ان حضرات کو مخاطب کر کے
 مجادلہ کے اشتہارات چھاپے اُن بزرگوں نے فضول سمجھ کر انکی طرف التفات نہ کیا بلکہ ایک دفعہ جب بریلی میں ایسے
 اشتہارات کے جواب لکھنے پڑے اصرار کیا گیا تو انھوں نے یہ لکھ کر بھیجا چھوڑا یا کہ آپ جی تو اور ہم ہمارے فی الواقع یہ
 نہایت عمدہ جواب تھا جو دیا جاسکتا تھا کیونکہ بزرگوں کا قول ہی مع جواب جاہلاں باشد خموشی لیکن اس سے بعض حضرات
 کو یہ دھوکا ہوا کہ وہ بزرگ حقیقت میں ثابت مانجن میں اس دھوکہ کے دہہ کر نیکی لئے مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے
 خانصاحب کی اکثر کتابوں کا نہایت قاضیت سے جواب لکھا جسکا جواب جواب جسکا خانصاحب دہلی کی ذریعہ
 سے نہو کا البتہ شرم مٹانیکے لئے اتنا کہ گیا کہ مولوی اشرف علی تھانوی جسکی ہا حجت علماء دیوبند دہلی کی ارجحیت
 ہوگی ہمسے مناظرہ کریں یا ہماری تحریروں کا جواب میں نوی تصنیٰ حسن ہائے مخاطب نہیں گرم حق آفتاب سے زیادہ
 ظاہر ہو چکا تھا اور ہرگز ہرگز ایسی ہی باتوں کی طرف اللہ تعالیٰ کو توجہ کی ضرورت نہ تھی تاہم اہم عبت کی غرض سے
 مولانا تھانوی تقریر و تحریر پر زیادہ مجھے بلند شہر میں مناظرہ ٹھہرا مولانا تھانوی نے خانصاحب کے پاس اپنی دستخطی
 تحریر بھیج دی کہ میں آپ سے مناظرہ کر نیکی لئے تمیار ہوں اگر آپکو منظور ہو تو مطلع فرمائے و جمال نے مجھے سے لکھنے
 کے کہ میں بھی مناظرہ کیلئے مستعد ہوں ایک بے سربا خط مسمیٰ بہ ابکاٹ آخری دھڑکھینٹا جو کہ یہ خط مولانا
 کی تحریر کا جواب نہ تھا اسلئے خود اہل بلند شہر نے تھانہ بھون بھیجنے سے انکار کیا جیسا کہ اسکی مفصل کیفیت
 رسالہ قاضیہ النظر فی بلند شہر میں مرقوم ہے اسکے بعد مراد آباد میں مناظرہ ٹھہرا اور اہل اس زمانہ میں مراد آباد
 موجود تھا یہاں خانصاحب نے یہ چالاکی کی کہ پولیس والوں سے کہہ دیا کہ اہل دیوبند فساد کرانے آئے ہیں سو ہم
 سے پولیس نے یہ مناظرہ ٹھہرا دیا کہ جب مولانا نے خانصاحب کی یہ کیفیت دیکھی تو یقین ہو گیا کہ وہ ہرگز
 مناظرہ نہ کریں گے۔ اور محض تمام حجت کیلئے یہ رسالہ بسط البنان تحریر فرمایا۔

پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

بخدمت اقدس حضرت مولانا ابو یوسف الحافظ الکاج اشارت علی صاحبہ فیہ حکم العالمیہ لبیسلام سنون
عرض ہو کہ مولوی احمد رضا خان صاحب (دربلوی) یہ بیان کرتے ہیں اور حسام المحرمین میں کہ کی نسبت لکھتے
ہیں کہ آپ نے حفظ الایمان میں اسکی تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا علم جیسا کہ جناب مولانا علی علیہ السلام
کو ہی ایسا ہر کچھ اور ہر ہر کچھ بلکہ ہر جانور اور ہر جانور پائے کو حاصل ہے۔ اسکی امور ذیل دریافت طلب ہیں۔
(۱) آیا آپ نے حفظ الایمان میں یا کسی کتاب میں ایسی تصریح کی ہے (۲) اگر تصریح نہیں تو بطریق
لزم بھی یہ مضمون آپ کی کسی عبارت سے نکل سکتا ہے۔ (۳) یا ایسا مضمون آپ کی مراد ہے۔ (۴)
(۵) اگر آپ نے نہ ایسے مضمون کی تصریح فرمائی نہ اشارۃً مفاد عبارت ہے نہ آپ کی مراد ہے تو ایسے شخص کو
جو یہ اعتقاد رکھے یا صراحتہً یا اشارۃً کہ اے آپ سلمان سمجھتے ہیں یا کافر؟ بدینوا تو جروا۔
بندہ محمد رفیع حسن جفائے

الجواب

شفیق کرم سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم آپ کے خط کے جواب میں عرض کرتا ہوں میں نے یہ خبیث مضمون
کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گذرا (۱) میری
کسی عبارت سے یہ مضمون لازم بھی نہیں آتا چنانچہ اخیر میں عرض کروں گا۔ (۲) جب میں اس مضمون کو خبیث
سمجھتا ہوں اور میرے ذہن میں بھی کبھی اسکا خطرہ نہیں گذرا جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہو سکتا ہے
(۳) جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحتہً یا اشارۃً یہ بات کہ میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں
کہ وہ کذب کرتا ہے ضرور قطعہ کی اتنی نقیصہ کرتا ہے حضور سرور عالم فرمیں آدم علیہ السلام کی یہ تو جواب ہوا
آپ کے سوالات کا اب خیر میں اس جواب کی تمیم کیلئے مناسب سمجھتا ہوں کہ حفظ الایمان کی اس عبارت کی
مزید توضیح کر دوں جسکی بنیاد پر مجھ پر تہمت لگائی گئی ہے۔ گو کہ وہ خود بھی بالکل واضح ہے۔

اول میں نے دعویٰ کیا ہے کہ غلام غیب جو بلا واسطہ ہودہ تو خاص جو حق تعالیٰ کیساتھ اور جو بواسطہ ہودہ مخلوق
کیلئے ہو سکتا ہے مگر اس سے مخلوق کو عالم الغیب کسنا جائز نہیں اور اس دعویٰ پر دو دلیلیں قائم کی ہیں۔
وہ عبارت دوسری دلیل کی ہے جو اس لفظ سے شروع ہوئی ہے پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدرہ پر مطلب

یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا یعنی محض اس بنا پر کہ آپ کو علوم غیبیہ بواسطہ جمل ہیں آپ کو عالم الغیب کہنا اگر صحیح ہو تو اسے اگر کل غیر متناہیہ مراد میں تو وہ عقلاً و عملاً محال ہے۔ اور اگر بعض علوم مراد ہوں گے تو وہ ایک ہی چیز کا علم ہو اور گودہ چیز ادنیٰ ہی درجہ کی ہو تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمرو وغیرہ کیلئے بھی حاصل ہی کہ لفظ ایسا کا یہ ظاہر نہیں کہ جیسا علم واقع میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہی کہ نعوذ باللہ منہا بلکہ مراد اس لفظ ایسا ہی ہے جو انہر زید کو ہی یعنی مطلق بعض علم گودہ و ایک کی چیز کا ہو اور گودہ چیز ادنیٰ ہی درجہ کی ہو کہ نہ کہ اوپر بھی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے اور عبارت آیت بھی اسکی دلیل ہے۔ و ہو قولنا کہ نہ شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہو تا ہی جو دوسرے شخص سے مخفی ہے پس اگر زید ہر مخفی ادنیٰ چیز کے علم حاصل ہو گیا تو بھی عالم الغیب کے اطلاق صحیح ہونے کا سبب تہذا تا ہی زید کو کیا کہ ان سب کو عالم الغیب کہا کرے کیونکہ انکو بھی بعضی مخفی چیزیں معلوم ہیں خود اس عبارت میں سرسری نظر کرنے سے مطلب اضحیح ہو رہا ہے پھر اس عبارت سے چند سطر بعد دوسری عبارت میں تصریح ہے کہ نبوت کیلئے جو علوم لازم و ضروری ہیں وہ آپ کو تمام حاصل ہو گئے تھے ایضا شریعت کے جو علم آپ کو جیسا کہ جیسا علوم عالیہ شریعت متعاہدہ نبوت کا جامع کہہ رہا ہے کیا وہ نعوذ باللہ زید عمرو و صبی و مجنون و حیوانات کے علم کو شامل کیے علم کے بتا دیا گیا زید عمرو وغیرہ کو یہ علوم حاصل ہیں یا علوم تو آپ کے مثل دوسرے انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کو بھی عین میں اس تقریر سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ عبارت مذکورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے مشابہ معاد اللہ زید و عمرو وغیرہ کو نہیں کیا گیا اور لفظ ایسا ہمیشہ کیلئے نہیں آتا۔ لہذا اہل لسان اپنے محاورات فصیحہ میں بولتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے مثلاً تو کیا یہاں خدا تعالیٰ کے قادر ہونے کو دوسرے کے قادر ہونے کی تشبیہ دینا مقصود ہی ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں بلکہ اس شوق پر جو مجذول لازم کیا گیا آپس غور کرنے سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ شہادت کی نفی کی گئی ہے چنانچہ بعض مطلق علوم غیبیہ مراد لینے پر یہ جوابی بتلائی ہے کہ آپس حضور کی کیا تخصیص ہے البتہ یعنی اس صورت میں آپ کی تخصیص ہوگی بلکہ زید و عمرو وغیرہ بھی اس صفت میں آپ کے شریک مشابہ ہو جائیں گے حالانکہ آپ کی صفات خاصہ کمالیہ میں کوئی آپ کا شریک مشابہ نہیں ہے اسلئے شوق باطل ہوئی اور اگر زعم متعرض تشبیہ کیلئے بھی ہو تب بھی علم زید و عمرو وغیرہ کو علم رسول سے تشبیہ نہیں کی گئی بلکہ مطلق بعض علوم کو جسکا ادیز ذکر ہے بلکہ بعض محال اگر علم رسول کی بھی تشبیہ ہوتی تب بھی من کل لوجہ نہونی بلکہ صرف اتنے امر میں کہ سطح مطلق بعض غیب کا حصول آپ کے لئے علت ہو گئی اطلاق عالم الغیب کیلئے اسبطر مطلق بعض غیب کا حصول دوسروں کیلئے علت ہو جائیگی اطلاق عالم الغیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر العنوان

فی بعض عبارات حفظ الایمان

واقعہ تمہیدیہ، ۱۱ صفر ۱۳۳۲ھ کو ایک خط حیدر آباد دکن سے جس کا کتاب کا عنوان از عامہ مخلصین حیدر آباد دکن تھا۔ اور ذریعہ جواب منگوانے کا ایک معین مولو لکھا ہے آیا اس میں حفظ الایمان کی ایک مشہور عبارت کے متعلق جس پر مہربانوں کا اعتراض مشہور ہے) رائے دی تھی کہ اسکی ترمیم کر دی جاوے اور مقتضیات ترمیم کا اجتماع اور موانع ترمیم کا ارتفاع ان جملوں میں ظاہر کیا تھا عل ایس الفاظ جس میں مماثلت علیت غیبیہ محمدیہ کو علوم جہانین و بہائم سے تشبیہ دی گئی ہے جو بادی النظر میں سخت ادبی کو شکر ہے۔ کیوں اسی عبارت سے رجوع نہ کر لیا جائے نمبر ۲ جس میں مخلصین حائیین جناب والا کو حق بجانب جواب دی میں سخت دشواری ہوتی ہے نمبر ۳ و عبارت حائیین اور اہامی عبارت نہیں کہ جسکی مصدرہ صورت اور ہیئت عبارت کا بحالہ و بالفاظی رکھنا ضروری ہو نمبر ۴ یہ سب جانتے ہیں کہ جناب والا کسی دباؤ سے متاثر ہو نہ پائی ہیں اور نہ کسی سے کوئی طمع جاہ و مال جناب کو مطلوب ہے بجز اسکے کہ عام طور پر جناب کی کمال بے نفسی کا اعتراف ہو۔ اور حکیم الامتہ کی شان سے جو توقع تھی پوری ہو سکی۔ اور اس مشورہ کے ساتھ ہی یہ سوال بھی تھے کہ حضرت حق صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ جزیہ محمدیہ زید و عمر وغیرہ کو مماثل ہیں یا نہیں اور نمبر ۲ جو شخص اس مماثلت کا قائل ہو اسکا کیا حکم ہے۔ اور نمبر ۳ علوم غیبیہ جزیہ محمدیہ کمالات نبوت میں داخل ہیں یا نہیں یہی لکھتا ملخصاً چونکہ یہ مشورہ اور سوال سبک مبنی تھا دلالت علی الماثلت پر اور وہ خود سنی ہے۔ اس لئے اس خط کے جواب میں مشورہ نیک پر شکر گذاری کیسا تھا اس دلالت کی تقریر دریاقت کی گئی کہ اس کو بعد جواب کا استحقاق ہو سکتا ہے اس خط کو دیکھ کر چونکہ مشورہ نیک تھا گو بنا وضعیف تھی یہاں بعض دینی خیر خواہوں اور اسلامی مصلحت اندیشوں نے سوال کو بد لکھ پیش کیا چونکہ اس میں جو بنا بیان کی گئی واقعی تھی اس لئے جواب میں اس مشورہ کو قبول کر لیا گیا بوجہ نافع عام ہونے کے کہ وہ سوال و جواب دین میں سہولت ہے

سوال حفظ الایمان کے سوال سوم کے جواب میں ایک شق میں یہ عبارت ہے آیاتی مقدسہ
 علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت غلب یہ امر ہے کہ اس غیب کے مراد بعض
 غیب کے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہو۔ ایسا علم غیب تو
 تو زید و عمر بلکہ ہر صریح و مجنون بلکہ صحیح و باطلات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شے کی کسی ہی بات
 کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص کے مخفی ہو تو چاہیے کہ اسکو عالم الغیب کہا جاوے اور اس عبارت پر بعض حضرات
 شبہ کرتے ہیں کہ ہمیں نعوذ باللہ حصۃ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو مماثل اور مشابہ ٹھہرا دیا علوم مجاہدین
 بہائم کے اور یہ استخفاف و اور استحقاق کفر ہے اور اس شبہ کا جو جواب رسالہ بسط البنیان میں لکھا
 گیا ہے وہ بالکل کافی وافی جامع مانع اور اساس شبہ کا بالکل قانع ہے جسکی ملاحظہ معلوم ہوتا
 ہے کہ معترضین کہ شبہ کا منشاء دو امور کا مجموعہ ہے ایک یہ کہ عبارت ایسا علم میں ایسا کو تشبیہ کیلئے
 صحیح گئے اور علم سے مراد علم نبوی ہے۔ دوسرا حالانکہ یہ منشاء ہی غلط ہے لفظ ایسا بقرینہ مقام طلاق بیان
 کیلئے مطلقاً جیسا بظہار اہل اسباب اپنے مرادرات نصیح میں بولتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر و بڑا ہے
 یہاں کوئی تشبیہ دینا مقصود نہیں اسی طرح علم کو مراد علم نبوی نہیں بلکہ مطلق بعض علوم غیبیہ
 مراد ہیں جو اس شق کے شرور سے بھی ہیں لفظ اگر کے بعد نہ کہم پر یعنی یہ شتی جو ایک تفسیر شریعہ
 سے اسی کا مقدم کا وہ موضوع ہے کہ یہ غلط ہے بسط البنیان کے اصل جواب کا نتیجہ میں دو امور
 احتمالات کا بھی قلع قمع کر دیا ہے جسکو بعد کسی شبہ کی خصوصیت شبہات کی صاف گنجائش نہیں
 رہی اور مطلوب واضح ہو گیا کہ اگر مطلق بعض علوم کا حصول علت باطلاق عالم الغیب کے صحیح
 ہونے کی توجہ علت مشترک ہو تو دوسرے غلطیات میں بھی تو لازم آتا ہے کہ دوسرے غلطیات
 کو بھی عالم الغیب کہیں اور لازم باطل پس ملزم بھی باطل ہے اور اسی حیدر باطل کو کہتے ہیں
 سوال کا جواب بھی حاصل ہو گیا اول اور ثانی کا تو ظاہر ہے اور ثالث کا اس طرح کہ یہاں ہمیں کلام
 ہی نہیں کہ حصہ علوم غیبیہ جزئیات بہت میں داخل ہیں اسکا شمار کون کرتا ہے نہ اس عبارت
 میں شمار ہو نعوذ باللہ یہاں تو صرف اس میں کلام ہے کہ آیا علوم جزئیہ کے حصول اطلاق عالم
 کیلئے صحیح ہے یا نہیں چنانچہ خود رسالہ حفظ الایمان ہی میں اسکی تصریح ہے کہ نہوت کیلئے جو
 علوم لازم و ضروری ہیں وہ آپکا تمامہ حاصل ہو گئے تھے جس سے بسط البنیان میں بھی تعرض
 کیا گیا ہے عرض ان تصریحات و تحقیقات کے بعد کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہی نہ کسی خلاف مقصود
 یا نعوذ باللہ سو ادیکھا صلا اہام رہا پس اسکی بنا پر واقعی ترسیم عبارت کی مطابق ضرورت نہیں

لیکن اسلامی دنیا میں چونکہ ہر فہم کے لوگ ہیں یا کم از کم قصد تشبیہ ڈالنے والے بھی موجود ہیں جو تشبیہ ڈالنے میں کچھ مصداق سمجھتے ہوئے ہیں خواہ وہ مصداق دینیہ ہوں بیسیاں انکا دعویٰ ہر مذہب و مذہب پر بیسیاں واقع ہوا ہے اس لئے کہ فہموں کی رعایت سے ناکہ نہ اٹکے خود تشبیہ ہونہ دوسرا کوئی تشبیہ ان کے آکر اس عبارت میں ایست علیہ رت ترسیم کر دیا ہے تب میں معنون محفوظ رہے اور غلطی نہ ہو جائے تو ایسا ہو کہ موجب اہر ہو گا تو یہ ترسیم درجہ ضرورت میں نہ آوے گی صرف درجہ استحسان ہی میرا ہوتی آئندہ جو رائے جو فقط از فوائد امدادیہ ۸ صفر ۱۳۴۲ء وقت الا شراق -
جواب جزاکم اللہ تعالیٰ بہت اچھی رائے ہے چونکہ اسے تبیل کسی نے واقعی بنا نہیں ظاہر کیا ہے ترسیم کو دلالت معنی غلافی المنصور کے اقرار کیلئے مستلزم بھی اور اقرار بالکفر کفر کا سلیہ ترسیم کو ضروری تو کیا بنا رہی نہیں سمجھا اب سوال ہوا میں جو بنا و بیان کیلئے جو ایک امر واقعی ہے لہذا قبول تشبیہ نہ ہو سکتا ہے اگر کے بعد تو غلام الغیب کہا جائے تاکہ شرط بدلتا ہوں اس کا معنی الا ایمان کی ہے عبارت کو چونکہ اس سوال کے بالکل شروع ہی میں مذکور ہوا مسترح پڑھا جائے اگر بعض علوم غیبیہ میں ہیں تو اس میں منفیہ تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کی کیا تشبیہ میں ہر متعلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی خاصہ میں تو چاہیے کہ مہک و غلام الغیب کہا جاوے ۱۰ اور ایسی عبارت بعینہما شرح و اکتاف کے موقعہ سادس مرحلہ اول مقدمہ اول میں فلا سفر کو جواب میں ہے والبعضی الاطلال علیہ السلام بعضی رخصتیں یہ ہے بالقی اور اسی کی مثل طالع الانفلاک شرح طالع الانوار البیضاوی رحمہ اللہ میں ہوا ان ارادوا بالاطلاق علی بعضہا فلا یكون فاعلم انہی ازمن احد الانوار البیضاوی علی بعض القاضیات الثریہ دونوں عبارتیں بسطہ البیان اور اس کے نتیجہ میں مذکور ہیں اب اگر کسی بھی کلام ہر دونوں پھر بدلتا کو تیار ہوں مگر شرح سواقف و طالع الانفلاک کی عبارت بدلے کے بعد دلائل الدوقی آخری علی ۸ صفر ۱۳۴۲ء وقت الا شراق - فقط۔

رد بہ غیبت و رضا خانیت کی قابل وید کتابیں

احمدی صاحب المرسوم (مترجم) کتاب حق حال میں طبع ہوئی ہے۔	انوار شاہی، علمی و غیرہ میں غیبت (مترجم) کتاب حق حال میں طبع ہوئی ہے۔
استغفار البری قابل وید رسالہ غیبت (مترجم)	مترجموں نے ہر کتابہ و ہر پارہ دیکھے ان کی خرابیاں
احمدی التسعة والتسعين (مترجم) افاضی صاحب کے مسئلہ	دینی و دنیوی اور ان کی اصلاح از مولانا قاضی انومی مدظلہ
پندرہ سولہ ہر قیمت صرف (مترجم)	قیمت صرف چھ آنہ (مترجم)
بریلوی کا نادان دوست	اس کتاب میں رسوم و عادات کی تردید اور بدعت ہونے کی شرح پر
	ایک ایک میں کا جواب ہے

از مکتبہ علی المصنف
عقائد

علماء اہل سنت دیند

(مکتبہ)

تالیف

فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

باضافہ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
مضمرہ مولانا مفتی سید عبد الشکور ترمذی مدظلہم

○

تصدیقات قدیمہ و جدیدہ
مع مقدمہ
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

○

مکتبہ ملاح شمس

۱۷- اردو بازار ○ لاہور

فون: ۷۳۲۲۶۹

السؤال العشرون

باسواں سوال

اعتقدون ان علم النبي صلى الله عليه وسلم يساوي علم زيد وبكر وبهائم ام تبرؤن عن امثال هذا وهل كتب الشيخ اشرف على التهانوي في رسالته حفظ الايمان هذا المضمون ام لا وبم تحكمون على من اعتقد ذلك.

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپائوں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے غرامات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں، اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

جواب

اقول وهذا ايضا من افتراءات البعثين واكاذيبهم تدحرفوا معنى الكلام واظهروا بحقد هم خلاف مراد الشيخ مد ظله فقاتلهم الله اني يوفكون قال الشيخ العلامة التهانوي في رسالته المسماة بحفظ الايمان وهي رسالة صغيرة اجاب فيها عن ثلاثة سئل عنها، الاولى منها في السجدة التعظيمة للقبور والثانية في الطواف بالقبور والثالثة في اطلاق لفظ عالم الغيب على سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الشيخ نا حله

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور روشنی کی مراد کے خلاف ظاہر کیا خدا انہیں ہلاک کرے، انہیں جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پرچے لگئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟

روشنائی جو کچھ لکھا ہے اس کا حامل یہ ہے

انه لا يجوز هذا الاطلاق وان كان
 بتأويل لكونه موهماً بالشرك كما منع
 من اطلاق قولهم راعنا في القرآن ومن
 قولهم عبدی وامتی فی الحدیث المخرجه
 مسلم فی صحیحہ فان الغیب المطلق فی
 الاطلاقات الشرعیۃ ما لم یقیم علیہ
 دلیل ولا الی درکہ وسیلۃ وسبیل فعلى
 هذا قال الله تعالى قل لا یعلم من فی
 السموات والارض الغیب الا الله ولو
 كنت اعلم الغیب وغیر ذلک من الايات
 ولوجوز ذلک بتأویل یلزم ان يجوز
 اطلاق الخالق والوازیق والمالک والمعبود
 وغیرها من صفات الله تعالى المختصه
 بذاته تعالى وتقدس علی الخلق بذلک
 التأویل وایضا یلزم علیہ ان یصح فی طایف
 لفظ عالم الغیب عن الله تعالى بالتأویل
 الاخر فانه تعالى لیس عالم الغیب بالوسطه
 والعرض فهل یأذن فی فقیہ عاقل متدین
 حاشا وکلوشم لوصح هذا الاطلاق علی ذاته
 المقدسه صل الله علیہ وسلم علی قبل السائل
 فنقتصر منه ما اذا اراد بهذا الغیب
 کہ جائز نہیں گویا دلیل ہی سے کیوں نہ ہو کہ نہ
 شرک کا وہم ہوتا ہے چنانچہ قرآن میں مٹا کر
 راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام
 یا باندی کہ عہدی اور راستی کہنے کی ممانعت ہے
 بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب
 مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اس کے
 حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو۔ اسی بناء پر
 حق تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہ وہ نہیں جانتے وہ
 جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کہ مگر اللہ
 نیز ارشاد ہے: اگر میں غیب جانتا تو ہستی کی
 جمع کر لیتا، اور اگر کسی تاویل سے اطلاق کو جائز
 سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق معبود
 مالک وغیرہ ان صفات کا جو ذات باری کے
 ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے تعلق پر اطلاق صحیح
 ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے
 لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اس
 لیے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب
 نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار
 امانت دے سکتا ہے؟ حاشا وکلوا، پھر یہ کہ حضرت
 کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقبول
 سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں

هل اراد كل واحد من اذداد الغيب او
 بعضه اى بعض كان فان اراد بعض الغيب
 فلا اختصاص له بمحض الرسالة صلى الله
 عليه وسلم فان علم بعض الغيوب وان
 كان قليلا حاصل لزيد وعمر وبل لكل
 صبي ومجنون بل جميع الحيوانات و
 البهائم لان كل واحد منهم يعلم شيئا
 يعلم الآخر ويحقيق عليه فله جواز السائل
 اطلاق عالم الغيب على احدا لعله بعض
 الغيوب يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على
 سائر المذكورات ولو التزم ذلك لم
 يبق من كمالات النبوة لانه يشارك فيه
 سائرهم ولو لم يلتزم طوبى بالفارق و
 لن يجد اليه سبيلا انتهى كلام الشيخ
 التهانوى فانظروا يرحمكم الله فى كلام
 الشيخ لن تجدوا ممّا كذب المبتدعون من
 اثرفا شان يدعى احد من المسلمين
 المساواة بين رسول الله صلى الله عليه
 وسلم وعلم زيد وبكر وبهائم بل الشيخ
 يحكم بطريق الالتزام على من يدعى جواز
 اطلاق علم الغيب على رسول الله صلى

کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب ہر
 فرد یا بعض غیب کوئی کیوں نہ ہو پس اگر بعض
 غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
 کی تخصیص نہ رہی کیوں کہ بعض غیب کا علم اگر
 محدود اس امر، زید و عمر علیہ ہر یکہ اور دیوانہ بلکہ
 جملہ حیوانات اور چرباؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ
 ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ
 دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم
 الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے
 جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو ذکر
 بتمام حیوانات پر جائز کہے اور اگر سائل نے اس کو
 مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا
 کیوں کہ سب شریک ہر گئے اور اگر اس کو نہ مانے
 تو وجہ فرق پڑھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو
 سکے گی۔ مرادنا تعارضی کا کلام ختم ہوا، خلاصہ ہر
 رحم فرمائے۔ ذرا ملاحظہ فرمادے بغیر
 کے جھوٹ کا کہیں تپہ بھی نہ پاؤ گے، عا شا کہ کوئی
 مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور زید و
 بکر کے علم کو برابر کہے بلکہ مرادنا تو بطریق التزام
 میں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے

اللہ علیہ وسلم لعلمہ بعض الغیوب انہ
 یلزم علیہ ان یجوز اطلاقہ علی جمیع
 الناس والبهائم فاین هذا عن مساواة
 العلم التي یفترونها علیہ فلغنة الله علی
 الکاذبین۔ ونیقن بان معتقد مساواة
 علم النبی علیہ السلام مع زید وبکر وبهائم
 ومجانین کافر قطعاً وحاشا للشیخ دامر
 محبة ان یمقوه بهذا وانہ لسن عجب
 العجائب۔

اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر لازم آتا ہے کہ جمیع
 انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھیں پس کہاں
 یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا مبتدعین نے
 مولانا پر افترا باندھا۔ جھوٹوں پر خدا کی پھشکار،
 ہمارے نزدیک قسین ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے
 علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر
 سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا
 دام محبة ایسی واپس بات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی
 ہی عجیب بات ہے۔



حکیم الامت حضرت تھانویؒ

پر

توہینِ شانِ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بہتان

اور

اُس کا جواب

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حسام الحرمین صفحہ ۲۰، ۲۱ پر فرماتے ہیں :

ومن كبار هؤلاء الوهابية اور اس فرقہ واپس شیطانیہ کے بڑے میں

الشیطانية رجل آخر من اذئاب ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم پھیلے میں ہے

الگنگوہی يقال له اشرف على التانوي جسے اشرف علی تھانوی کہتے ہیں، اُس نے ایک

صنف رسالة لا تبلغ اربعة اوراق چھوٹی سی رسالہ تصنیف کی چار ورق کی بھی نہیں

و صرح فیہا بان العلم الذی لرسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 بالمغیبات فان مثله حاصل لكل
 صبی و كل مجنون بل لكل حیوان
 و كل بهیمة و هذا الفظه الملعون
 ان صح الحکم علی ذات النبی المقدسة
 بعلم المغیبات كما یقول به زید
 فالمسئول عنه انه ما اذا اراد بهذا
 ابغض الغیوب ام كنه فان اراد
 البعض فای خصوصية فیہ لحضرة
 الرسالة فان مثل هذا العلم
 بالغیب حاصل لزید و عمرو
 بل لكل صبی و مجنون بل لجمیع
 حیوانات و البهائم و ان اراد
 هذا کل جمیع لا یشذ منه فرد
 فإبطاله ثابت نقلا و عقلا اهـ
 اور اُس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا
 علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر ہے ایسا تو
 ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے
 کو حاصل ہے۔ اور اس کی ملعون عبارت یہ ہے:
 آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا
 جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر
 ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل
 اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حشر کی کیا
 تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر
 صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی
 حاصل ہے۔ الی قرر۔ اور اگر تمام علوم غیب
 مراد ہیں، اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی
 خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی
 سے ثابت ہے۔ میں کتاہوں اللہ تعالیٰ کی
 مہر کا اثر دیکھو، یہ شخص کیسی برابری کر رہا
 ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
 یہ میان خط الامان میں مسلی اللہ علیہ وسلم پھیا ہوا ہے، خاف صاحب نے اس کو اڑا دیا۔

اقول فانظر الی آثار ختم الله تملل چنیں وچناں میں۔

کیٹ یسوی بین رسول الله صلی الله

تعالیٰ علیہ وسلم و بین کذا و کذا۔

اس جگہ خاں صاحب نے حضرت حکیم الامتؒ کے متعلق جو سنت اور مستحق کلمات استعمال کیے ان کا جواب تو ہم کچھ بھی نہیں دے سکتے۔ اس کا ترکی ترکی کلمہ بکلمہ جواب دہی بازاری دے سکتا ہے جو گالیوں کے فن میں بھی مجددانہ شان رکھتا ہو۔ ہم تو اس فن سے بالکل عاری اور عاجز ہیں۔ اُدھر قرآن حکیم کا ارشاد ہے:

قل لعبادی یقولوا الحق ہی احسن لے رسول آپ میرے (ایمان والے) بندوں کے

ان الشیطان ینزع بینہم انت کیسے کہ وہ بات کہیں جو اچھی ہو۔ یحییٰ شیطان

الشیطان کان للانسان عدوا پھڑٹ ڈلواتا ہے ان کے درمیان، بیشک

مبینا۔ شیطان انسان کا گھلا دشمن ہے۔

دوسری جگہ خود حضورؐ کا ارشاد ہے:

ادفع بالحق ہی احسن السینۃ آپ بی بی کا جواب نیکی سے دیجیے۔

پس حسب فرمودہ قرآن ہم خاں صاحب کی ان گالیوں کے جواب میں صرف حق تعالیٰ سے یہ عرض کریں گے کہ خداوند! ان خاں صاحب تو اس دنیا سے جائیکے، اب اُن کے اخلاف کو ایسی بُری عادتوں سے بچا جو دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں حرمان و خُسران کا باعث ہوں۔

اس کے بعد ہم اصل بحث کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ واللہ الہادی الی سبیل الرشاد
 معلوم ہوتا ہے کہ حسام الحرمین کہتے وقت خاں صاحب نے قسم کھائی تھی کہ کسی معاملہ میں بھی
 سچائی اور دیانتداری سے کام نہ لوں گا۔ غور تو کیجئے، کہاں حفظ الایمان کی اصل عبارت اور
 اس کا حقیقی اور واقعی مطلب، اور گواہاں صاحب کا تصنیف کردہ یہ یعنی معنوں کے
 غیب کی باتوں کا جیسا بزم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ
 ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے (معاذ اللہ منہ) کاش خاں صاحب اپنا فیصلہ کفر
 منانے سے پہلے حفظ الایمان کی پرسی عبارت بغیر قطع و برید کے نقل کر دیتے تو ناظرین کو
 خود ہی حقیقت معلوم ہو جاتی اور ہم کہ جواب دہی کے لیے قلم اٹھانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔
 حفظ الایمان حضرت حکیم الامتہ (رامت برکاتہم) کا ایک مختصر سا رسالہ ہے جس میں تین بحثیں
 ہیں اور تیسری بحث یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کتنا درست
 یا نہیں۔ واضح رہے کہ مولانا کی بحث اس میں نہیں ہے کہ حضور اقدس کو علم غیب تھا یا نہیں
 اور تھا تو کتنا تھا؛ بلکہ وہاں مولانا نے مطلقاً صرف اثبات کرنا چاہا ہے جس کو حضور کو علم الغیب
 کہہ نہیں سکتے۔ اور ان دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ کسی صفت کا واقع میں کسی ذات
 کے لیے ثابت ہونا اس کو مستلزم نہیں کہ اس کا اطلاق بھی اس پر جائز ہو۔ قرآن کریم میں
 حق تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق بتلایا گیا ہے۔ اور تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ عالم کی ہر چیز صغیر
 ہر باریک و عظیم ہر یا حقیر سب اُسی کی مخلوق ہے۔ لیکن با این ہمہ فقہاء اگر لم تصریح فرماتے ہیں کہ

لَهُ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ رَفَقَ بِهِ ۝ (الغیر ذلک من آیات)

اس کو "خالق القلود والجنات" کہنا ناجائز ہے، علیٰ ہذا قرآن مجید میں حق تعالیٰ نے رزق (کھیتی) کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے، لیکن اس کی ذات پاک پر نادرع کا اطلاق درست نہیں، اسی طرح بادشاہ کی طرف سے لشکر کو جو عطا یا اور وظائف دیے جاتے ہیں اہل عرب اُن پر رزق کا اطلاق کرتے ہیں۔ چنانچہ لغت کی عام کتابوں میں یہ محاورہ لکھا ہوا ہے کہ رزق الامید الجنات، لیکن بایں ہر بادشاہ کو رازق یا رزاق کہنا درست نہیں اور حضور کے خصائل مبارک کے باب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "آپ خود ہی اپنی نسل مبارک کو ٹانگ لیا کرتے تھے اور خود ہی اپنی بکری دودھ لیا کرتے تھے" الخ لیکن اس کے باوجود حضور اقدس کو "خامع النسل" (جنت دوز) اور "حالب اللشاة" (بکری دوہنے والا) نہیں کہا جاسکتا۔ بہر حال یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ بعض اوقات ایک صفت کسی ذات میں پائی جاتی ہے اور اس کا اطلاق درست نہیں ہوتا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس تمہید سے ہمارے ناظرین سمجھ گئے ہوں گے کہ حضور کو علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونا نہ ہونا ایک الگ بحث ہے اور آپ کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کے اطلاق کا جواز عدم جواز یہ ایک الگ مسئلہ ہے اور ان دونوں میں باہم تلازم بھی نہیں جب یہ بات فراموش ہو گئی تو اب سمجھیے کہ حفظ الایمان میں اس موقع پر حضرت مولانا کا مقصد صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ حضور کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کا اطلاق ناجائز ہے اور حضور کو جس طرح خاتم النبیین سید المرسلین، رحمۃ للعالمین وغیرہ القابات سے یاد کر سکتے ہیں۔ اس طرح لفظ عالم الغیب

سے حضور کو یاد نہیں کیا جاسکتا، اور اس مدعا کی دو دلیلیں مولانا نے پیش کی ہیں پہلی دلیل کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ چونکہ عام طور پر شریعت کے محاورات میں عالم الغیب اسی کو کہا جاتا ہے جس کو غیب کی باتیں بلا واسطہ اور بغیر کسی کے بتلائے ہوئے معلوم ہوں (اور یہ شان صرف حق تعالیٰ کی ہے) لہذا اگر کسی دوسرے کو عالم الغیب کہا جائے گا تو اس عرف عام کی وجہ سے لوگوں کا ذہن اسی طرف جائے گا کہ ان کو بھی بلا واسطہ غیب کا علم ہے (اور یہ عقیدہ حدیث شریک ہے) پس حق جل مجدہ کے سوا کسی اور کو عالم الغیب کہنا بغیر کسی ایسے قرینہ کے جس سے معلوم ہو سکے کہ قائل کی مراد علم غیب بلا واسطہ نہیں ہے اس لیے نا درست ہوگا کہ اس سے ایک شرکاء خیال کا شبہ برآمد ہے۔ قرآن و حدیث میں ایسے کلمات سے منع فرمایا گیا ہے جن سے اس قسم کی غلط فہمیوں کا اندیشہ ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں حضور کو لفظ راعنا سے خطاب کرنے کی ممانعت، اور حدیث شریف میں اپنے غلاموں اور باندیوں کو عبدی و اہمتی کہنے سے منی اسی لیے وارد ہوئی ہے کہ یہ کلمات ایک باطل معنی کی طرف مرہم ہو جاتے ہیں، اگرچہ خود مستحکم کا قصد ایسا نہ ہو۔۔۔ یہ ہے حضرت مولانا تھانویؒ کی پہلی دلیل کا خلاصہ۔۔۔ مگر چونکہ خاں صاحب کو مولانا کی اس دلیل پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ تقریباً ہی مضامین خود خاں صاحب نے بھی اپنی کتاب اندول الحیثیہ میں ایک جگہ پر یہ تفصیل سے لکھا ہے اس لیے اس کی تفسیر و تائید میں ہم کچھ غرض کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے اور اب مولانا کی دوسری دلیل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اسی میں وہ عبارت واقع ہے جس کے متعلق خاں صاحب کا دعویٰ ہے کہ :

”اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

ہے ایسا تو ہر نیچے اور ہر باگل اور ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے۔“

لیکن ہم حفظ الایمان کی اصل عبارت نقل کرنے سے پہلے ناظرین کی سہولت فہم کے

لیے یہ بتا دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ اس دوسری دلیل میں مولانا نے مسئلہ کی دو شقیں کر کے ان

میں سے ہر ایک کو غلط اور باطل ثابت کیا ہے اور حاصل مولانا کی اس دوسری دلیل کا صرف

یہ ہے کہ جو شخص حضورؐ کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کا اطلاق کرتا ہے اور آپؐ کو عالم الغیب

کہتا ہے (مثلاً زید) وہ یا تو اس وجہ سے کہتا ہے کہ اس کے نزدیک حضورؐ کو بعض غیب کا علم

ہے یا اس وجہ سے کہ آپؐ کو کل غیب کا علم ہے۔ یہ دوسری شق تو اس لیے باطل ہے کہ

آنحضرتؐ کو کل غیب کا علم نہ ہونا، دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت ہے (اور خود مولوی احمد رضا

خاں صاحب بھی ہی کہتے ہیں) اور پہلی شق (یعنی بعض غیب کی وجہ سے حضورؐ کو عالم الغیب

کہنا) اس لیے باطل ہے کہ اس ثبوت میں لازم آئے گا کہ ہر انسان بلکہ حیوانات تک کو

عالم الغیب کہا جائے کیونکہ غیب کی بعض باتوں کا علم تو سب کو ہے، کیونکہ ہر جاندار کو کسی

نہ کسی ایسی بات کا علم ضرور ہے جو دوسرے سے مخفی ہے۔ پس اس شق کی بنا پر چونکہ سب

کو عالم الغیب کہنا لازم آتا ہے اور یہ عقلاً نقلاً و عرفاً غرض ہر حیثیت سے باطل ہے لہذا لازم

(یعنی زید کا حضورؐ کو بعض علوم غیبیہ کی وجہ سے عالم الغیب کہنا) بھی باطل ہوگا۔ یہ ہے مولانا

کی ساری تقریر کا خلاصہ۔ اس کے بعد ہم حفظ الایمان کی اصل عبارت مع توضیح کے درج کرتے

ہیں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پہلی دلیل کی تقریر سے فارغ ہونے کے بعد ارقام فرماتے ہیں:

بھفظ الایمان کی عبارت اور اُس کی توضیح | آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کتنا اور آپ کی ذاتِ قدسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق کرنا) اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب (اسی زید سے) یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد (یعنی اس غیب سے جو لفظ عالم الغیب میں واقع ہے اور جس کی وجہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کتنا ہے) بعض غیب ہے یا کل غیب (یہاں حضرت مولانا از اس شخص سے جو حضرت کو عالم الغیب کتنا ہے اور اس کو جائز سمجھتا ہے جس کا فرضی نام زید ہے یہ دریافت فرما رہے ہیں کہ تم جو حضور کو عالم الغیب کہتے ہو تو کس اعتبار سے؟ آیا اس وجہ سے کہ حضور کو بعض غیب کا علم ہے یا اس وجہ سے کہ آپ کو کل غیب کا علم ہے؟) اگر بعض معلوم شیعہ گروہ ہیں (یعنی تم حضور کو بعض معلوم غیب کی وجہ سے عالم الغیب کہتے ہو) اور تمہارا یہی اصول ہے کہ جس کو غیب کی بعض باتیں جہی معلوم ہوں گی اس کو تم عالم الغیب کہو گے) تو اس میں (یعنی مطلق بعض غیب کے عالم میں اور اس کی وجہ سے عالم الغیب کہنے میں) حضور کی کیا تخصیص ہے؟ آیا (بعض) علم غیب (کہ کسی کے عالم الغیب کہنے کے لیے جس کی تم ضرورت سمجھتے ہو یعنی مطلق بعض منغیبات کا علم) تو زید و عمرو و بلکہ ہر جہی و مجنون بلکہ جہن حیوانات و بہائم کے لیے بھی ماحصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی

بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ (تھارے
اس اصول کی بنا پر کہ مطلق بعض غیب کے علم کی وجہ سے بھی عالم الغیب
کہا جاسکتا ہے) سب کو عالم الغیب کہا جادے۔

جفظ الایمان کی عبارت میں خانصاحب | یہ تھی حضرت مولانا کی اصل عبارت اور یہ
بریلوی کی تحریفیات کی تفصیل تھا اس کا صاف اور صریح مطلب جو
ہم نے عرض کیا لیکن خاں صاحب نے اپنی حاشیہ آرائی سے اُس میں وہ معنی ڈالے کہ
شیطان بھی جس کو شن کر پناہ مانگے۔ اس سلسلہ میں خاں صاحب نے جو تحریفیات کیں
ان کی مختصر تفصیل یہ ہے :

(۱) جفظ الایمان کی عبارت میں ”ایسا“ کا لفظ آیا تھا اور اُس سے مطلق بعض غیب کا
علم مراد تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اقدس، مگر خاں صاحب نے اُس سے
حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شریف مراد لے لیا اور لکھ مارا کہ
”اس میں تصریح کی ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا جلم رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے، ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے
کو حاصل ہے (صمام ص ۲۰)

(۲) جفظ الایمان کی اصل عبارت اس طرح تھی کہ :

”ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات بہائم
کے لیے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو

دوسرے شخص سے مخفی ہے :

خاں صاحب نے اس کا آخری خط کشیدہ حصہ درمیان میں سے بالکل اڑا دیا کیونکہ اس سے صراحت معلوم ہو جاتی ہے کہ زید عمرو وغیرہ کے متعلق جو علم تسلیم کیا گیا ہے وہ مطلق بعض غیب کا علم ہے، نہ کہ معاذ اللہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شریعت (۲) حفظ الایمان میں مذکورہ بالا عبارت کے بعد الزامی نتیجہ کے طور پر یہ فقرہ تھا۔

تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے

خاں صاحب نے اس کو بھی صاف اڑا دیا، کیونکہ اس فقرے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مصنف حفظ الایمان حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی مقدار میں کلام نہیں فرما رہے، بلکہ ان کی بحث صرف عالم الغیب کے الملاق میں ہے اور اپنا معلوم ہو جانے کے بعد خاں صاحب کی ساری کارروائی کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ بہر حال خاں صاحب نے صاحب حفظ الایمان کو کافر بنانے کے لیے یہ خیانتیں کیں اور جن فقروں سے عبارت حفظ الایمان کا صحیح مطلب باسانی معلوم ہو سکتا تھا وہ درمیان سے بالکل حذف کر دیے اور عبارت کا صرف ابتدائی اور آخری حصہ نقل فرما دیا، اور ایک بڑی چالاک یہ کہ عبارت حفظ الایمان کا جو عربی ترجمہ آپ نے علماء حرمین کے سامنے پیش کیا، اس میں اس قسم کا کوئی اشارہ بھی نہیں کیا جس سے وہ حضرات سمجھ سکتے کہ اس عبارت کے درمیان میں سے کچھ فقرے حذف کر دیے گئے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ناظرین حسام الحرمین کی اُس عربی عبارت میں خاں صاحب کی یہ دستکاری ملاحظہ فرما سکتے ہیں جو ہم نے شروع

بحث میں حسام المؤمنین سے بلفظ نقل کی ہے :

عبارت حفظ الایمان کی مزید توضیح | اگرچہ خاں صاحب کی دیانت اور اُن کے فتوے کا حال تو ہمارے ناظرین کو اسی قدر

بیان سے معلوم ہو گیا ہو گا مگر ہم سنجیدگی کی مزید توضیح اور تفہیم کے لیے اس کے خاص خاص گوشوں پر کچھ اور روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

حضرت حکیم الامت مدظلہ کی دوسری دلیل کا اصل صرف اس قدر تھا کہ :
حضرت کو عالم الغیب کہنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، ایک یہ کہ کُل غیب کی وجہ سے آپ کو عالم الغیب کہا جائے۔ دوسری یہ کہ بعض غیب کی وجہ سے پہلی شق تو اس لیے باطل ہے کہ آپ کو کُل غیب کا علم نہ ہو تا دلائل نقلیہ و عقلیہ سے ثابت ہے اور دوسری اس لیے باطل ہے کہ بعض غیب کا علم دنیا کی دوسری حقیر چیزوں کو بھی ہے تو اس اصول پر سب کو عالم الغیب کہنا پڑے گا جو ہر طرح سے باطل ہے۔ اگر اس دلیل کے اجزاء کی تحلیل کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بنیادی مقدمات صرف یہ ہیں :

(۱) جب تک مبدا کسی چیز کے ساتھ قائم نہ ہو، اس پر شق کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً کسی کو عالم جب ہی کہا جا سکتا ہے جب کہ اس کی ذات میں علم کی صفت پائی جاتی ہو اور زاہد اُسی کو کہا جائے گا جس کے ساتھ زہد کی صفت قائم ہو اور کاتب وہی کہلائے گا جو وصفت کتابت کے ساتھ موصوف ہو (الی غیر ذلک من الامثلہ)

(۲) علت کے ساتھ معلول کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ علت وجود ہو اور معلول نہ ہو۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کُل غیب کا علم حاصل نہ تھا۔

(۴) مطلق بعض منغیبات کی خبر غیر انبسیا علیہم السلام بلکہ غیر انسانوں کو بھی ہو جاتی ہے
(۵) ہر زید و عمرو کو عالم الغیب نہیں کر سکتے۔

(۶) لازم کا بطلان ملزوم کے بطلان کو مستلزم ہے یعنی جس بات کے ماننے سے کوئی امر باطل لازم آجائے وہ خود باطل ہے۔

ان مقدمات میں سے پہلے دونوں اور آخری دونوں تو عقلی مسلمات ہیں سے ہیں اور گویا بدیہی ہیں جس سے دنیا کا کوئی عاقل بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اس لیے سروسر ہم صرف تیسرے اور چوتھے مقدر کر خاں صاحب ہی کی تصریحات سے ثابت کرتے ہیں :

”مدعی لاکہ پر بھاری ہے گراہی تیری

حفظ الایمان کے اہم مقدمات کا ثبوت | حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل
خود خاں صاحب بریلوی کی تصریحات سے | کا تیسرا مقدمہ یہ تھا کہ :

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کُل غیب کا علم حاصل نہ تھا“

اس کا ثبوت فاضل بریلوی کی تصریحات سے ملاحظہ ہو :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کُل غیب کا علم حاصل نہ تھا

فاضل مصروف : ”للملک المکتبہ“ صفحہ ۲۵ پر رقمطراز ہیں :

فانا لا ندعى انه صلی اللہ علیہ و سلم قد احاط بجميع معلومات اللہ سبحانه و تعالیٰ فانه محال للمخلوق .
 ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شریعت تمام معلومات اللہ کے محیط ہے کیونکہ یہ تو مخلوق کے لیے محال ہے ۔

اور اسی الذی الذی الکیۃ میں ہے :

ولا نثبت بعطاء اللہ تعالیٰ ایضاً احد ہم عطاء اللہ سے بھی بعض علم ہی ملتا الا البعض مانتے ہیں نہ کہ جیسے ۔

(الدولۃ المکیۃ، ص ۲۸) (خالص الاعتقاد، ص ۲۲)

اور یہی خاں صاحب تفسیر ایمان صفحہ ۲۴ پر فرماتے ہیں :

” حضورؐ کا علم بھی جمیع معلومات اللہ کے محیط نہیں ۔“

نیز اسی تفسیر کے صفحہ ۲۴ پر ہے :

” اور جمیع معلومات اللہ کے علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر

علماء کے خلاف ہے ۔“

خاں صاحب کی ان تمام عبارات کا مفاد یکہ مقصد یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو جمیع غیوب کا علم حاصل نہ تھا بلکہ تمام غیوب کے علم تفصیلی کا حصول آپ کے لیے یکہ بر غناوق کے لیے محال ہے اور اس کا عقیدہ رکھنا باطل اور اکثر علماء کے خلاف ہے ۔ اور یہی بعینہ حضرت مولانا تھانیؒ کی دلیل کا تیسرا مستندہ تھا جو مجدد اللہ خاں صاحبؒ ہی کے

تصریحات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔ ﷺ الحمد۔

حضرت مولانا کی دلیل کا چوتھا قابل غور مقدمہ یہ تھا :

”مطلق بعض منیبات کی خبر غیر انبیاء علیہم السلام بلکہ غیر انسانوں کو بھی ہو

جاتی ہے۔“

اس کا ثبوت بھی خان صاحب بریلوی کی تصریحات سے ملاحظہ ہو :

ہر مومن کو کچھ غیب کا علم تفصیلی ضرور ہوتا ہے

نازل موصوفۃ الدولۃ المکیۃ صفحہ ۱۳ پر اتمام فرماتے ہیں :

انا امانا بالغیبۃ وبالجبۃ و
بالتار وباللہ تعالیٰ وبالامہات
السیع من صفاتہ عز وجل و
کل ذلک غیب وقد علمنا کلاً
بحیالہ مستازا عن غیبہ فوجب
حصول مطلق العلم التفصیلی
بالغیب لکل مومن۔

بیشک ہم ایمان لانے ہیں قیامت پر اور جنت
اور دوزخ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ساتوں
صفاتِ اصلیہ پر اور یہ سب کچھ غیب ہے اور
ہم کو اس کا علم تفصیلی حاصل ہے اس طور پر کہ
ہمارے علم میں ان میں سے ہر ایک دوسرے
سے متاثر ہے پس غیب کے مطلق علم تفصیلی کا
حصول ہر مومن کے لیے واجب ہوا۔

زیر سی خاں صاحب ”خالص الاعتقاد“ صفحہ ۲ پر فرماتے ہیں :

”اللہ تعالیٰ)..... مسلمانوں کو فرماتا ہے : یؤمنون بالغیب غیب پر

ایمان لانے ہیں۔ ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے جس شے کا اصلاً

علم ہی نہ جو اس پر ایمان لانا کیوں کر ممکن؛ لاجرم تفسیر کبیر میں ہے: لا
یمتنع ان نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل“ یہ کنایہ کہ منع
نہیں کہ ہم کو اُس غیب کا علم ہے جس پر ہمارے لیے دلیل ہے:
خاں صاحب کی ان دونوں عبارتوں سے معلوم ہوا کہ ہر مومن کو غیب کا کچھ علم

منور ہے۔

خاں صاحب کے والد بزرگوار کو بھی غیب کا علم تھا

موصوف اپنے والد ماجد کی ایک پیشین گوئی کا ذکر فرما کر ارشاد فرماتے ہیں:
”یہ چودہ برس کی پیشین گوئی حضرت نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول
بندوں کو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلامانِ غلام کے کفش
بردار نہیں، علومِ غیب دیتا ہے۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت)

خاں صاحب کے نزدیک گدھے کو بعض غیب کا علم

خاں صاحب نے (اس کے ثبوت میں کہ کشف فی نفسہ کوئی کمال کی چیز نہیں
بلکہ وہ غیر مسلمانوں حتیٰ کہ غیر انسانوں کو بھی حاصل ہو جاتا ہے) اپنے کسی بزرگ سے (جس کے
ولی اللہ ہونے کی تصریح بھی آپ نے فرمائی ہے) ایک صاحب کشف گدھے کی عجیب و
غریب حکایت نقل کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اُن بزرگ صاحب نے فرمایا:

ہم بھر گئے تھے وہاں ایک جگہ جلسہ بڑا بھاری تھا۔ دیکھا کہ ایک شخص
سُتے اُس کے پاس ایک گدھا ہے اُس کی آنکھوں پر ایک پٹی بندھی ہوئی

نہے۔ ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے بس گدھے
سے پوچھا جاتا ہے۔ گدھا ساری مجلس میں ذرہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی
ہے، ہمارے ہمارے سر تک دیتا ہے : (ملفوظات حصہ چہارم ص ۱۱)

اس کے بعد خاں صاحب فرماتے ہیں :

”بس یہ سمجھیے کہ وہ صفت جو غیر انسان کے لیے ہو سکتی ہے (یعنی کشف)

انسان کے لیے کمال نہیں الخ (حصہ چہارم، ص ۱۱)

خاں صاحب کے اس ملفوظ سے معلوم ہوا کہ موصوف کے نزدیک اس گدھے کو بھی

بعض مخفی باتوں کا کشف ہوتا تھا۔ و ہذا ہو المقصود

دنیا کی ہر چیز کو بعض غیب کا علم حاصل ہے

ہم انجی ابھی الدولۃ الکیہ سے خاں صاحب کی ایک عبارت نقل کر چکے ہیں جس میں

تفسیر ہے کہ حق تعالیٰ اور اس کے صفات اور جنت و دوزخ ملائکہ وغیرہ وغیرہ یہ سب امور

غیب میں سے ہیں (اور یہ بالکل صحیح ہے)

علیٰ ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ بذات خود غیب نہیں لیکن آپ کی رسالت

بے شک اور غیب ہے کیونکہ وہ کوئی محسوس و مبصر چیز نہیں بلکہ اللہ اور رسول کے درمیان

ایک مخفی تعلق ہے جو ہمارے ظاہری احساس کی دسترس سے بالاتر ہے اور صرف غیب کی قدرت

کے اعتماد پر اس پر ایمان لایا جاتا ہے۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ کے وجود اُس کی وحدت یا اس کے

رسول کی رسالت کا علم حاصل ہو تو اُس کو بعض غیب کا علم حاصل ہوا اور خاں صاحب کہ

تسلیم ہے کہ کائنات کی ہر چیز حتیٰ کہ درختوں کے پتے اور رگیٹانوں کے ذرے بھی توحید و رسالت پر ایمان لانے کے مکلف ہیں، وہ خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی شہادت دیتے ہیں۔

چنانچہ خاں صاحب کے ملفوظات حصہ چہارم صفحہ ۷۷ پر ہے :

”ہر شے مکلف ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور خدا کی تسبیح کے ساتھ۔“

نیز اسی کے صفحہ ۷۸ پر ہے :

”ایک ایک روحانیت تو ہر نبات ہر ہر جہاد سے متعلق ہے اُسے خواہ اُس کی روح کہا جائے یا کچھ اور اور وہی مکلف ہے ایمان و تسبیح کے ساتھ، حدیث میں ہے :

”ما من شیء الا و یعلم انی رسول کرئی شے ایسی نہیں جو کچھ خدا کا رسول اللہ الامرۃ الجن و الانس۔“ (یعنی ہر سراسر کائنات جن و انسانوں کے خاں صاحب کے ان ارشادات سے مندرجہ ذیل امر ثابت ہوئے :

(۱) ہر مومن کو غیب کی کچھ باتیں ضرور معلوم ہوتی ہیں۔

(۲) غیر مسلموں کو بھی کشف ہوتا ہے۔

(۳) گدھے جیسے احمق جانور کو بھی بعض مخفی باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔

(۴) کائنات کی ہر چیز حتیٰ کہ نباتات و جمادات کو بھی غیب کی کچھ باتیں معلوم ہیں۔

اور یہی حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل کا چوتھا بنیادی مقدمہ تھا۔

الحاصل مولانا کی دلیل جن چھ مقدمات پر مبنی تھی، اُن میں سے چار تو مسلمات عقلیہ اور بالکل بدیہی تھے اور دو محتاج ثبوت تھے سو اُن کو ہم نے مجدد اللہ خاں صاحب ہی کی تصریحات سے ثابت کر دیا اور ہمارے ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ حضرت مولانا کی وہ دلیل جس پر خاں صاحب نے کفر کا حکم لگایا تھا بحیث اجزاء پہ خاں صاحب کو مسلم ہے اور اگر وہی موجب کفر ہو سکتی ہے تو پھر خاں صاحب بھی اس کفر میں برابر کے حصہ دار ہیں۔
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہاں گویم

اگرچہ اس کے بعد حفظ الایمان کی عبارت کے متعلق کچھ اور عرض کرنے کی حاجت نہیں رہتی لیکن مزید توضیح کے لیے آخر میں ہم عبارت حفظ الایمان کا ایک مثالی نوٹ پیش کرتے ہیں۔

عبارت حفظ الایمان کا ایک مثالی نوٹ | فرض کیجیے کہ خاں صاحب مولوی احمد رضا صاحب کے کوئی مُرید یا مباحثین حضورؐ کو عالم الغیب کہتے ہیں اور اس کو جائز سمجھتے ہیں اُس پر میں اُن سے عرض کرتا ہوں کہ آپ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتے ہیں تو آیا مکمل غیب کی وجہ سے یا بعض غیب کی وجہ سے۔ اگر مکمل غیب کی وجہ سے کہتے ہیں تو وہ تو بقول مولوی احمد رضا خاں صاحب کے عقلاً و نقلاً باطل جبکہ محال ہے اور اگر آپ بعض غیب کی وجہ سے حضورؐ کو عالم الغیب کہتے ہیں اس آپ کا یہی اُصول ہے کہ جس کو بھی غیب کی بعض باتیں معلوم ہوں گی تو آپ اس کو عالم الغیب کہیں گے تو پھر

حضورؐ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں رہی کیونکہ غیب کی بعض باتوں کا علم تو تمام مومنین بلکہ تمام انسانوں اور بلکہ تمام کائنات حتیٰ کہ نباتات اور جمادات کو بھی ہے تو آپ کے اس اصول پر لازم آئے گا کہ آپ دنیا کی ہر چیز کو عالم الغیب کہیں۔ اگر آپ فرمائیں کہ ہاں ہم سب کو عالم الغیب کہیں گے تو پھر تبدیلہ جائے کہ اس صورت میں عالم الغیب کہنے میں حضورؐ کی کیا تعریف نکلی جب کہ آپ کے نزدیک سب کو عالم الغیب کہا جاسکتا ہے ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ کیا دنیا کا کوئی باہر شمس انسان میرے اس کلام سے یہ مطلب سمجھ سکتا ہے کہ معاذ اللہ میں نے دنیا کی ہر چیز کو علم میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کر دیا۔

اسی کی ایک دوسری اس سے بھی زیادہ عام فہم مثال ملاحظہ ہو۔ فرض کیجیے کہ کسی ملک کا بادشاہ بہت بڑا مختیر ہے۔ اس کے یہاں لنگر خانہ جاری ہے اور صبح و شام ہزاروں محتاجوں اور مسکینوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اب کوئی آہن مثلاً نیکہ کتا ہے کہ میں تو اس بادشاہ کو رازق کہوں گا۔ اُس پر ایک دوسرا شخص مثلاً عمر دیکھے کہ بھائی تم جو اس بادشاہ کو رازق کہتے ہو تو کس وجہ سے؟ آیا اس وجہ سے کہ وہ ساری مخلوق کو رزق دیتا ہے؟ یا اس وجہ سے کہ بعض انسانوں کو کھانا کھلاتا ہے؟ پہلی شق تو بلاشبہ ٹھل ہے اب رہی دوسری صورت یعنی یہ کہ اس بادشاہ کو صرف اس وجہ سے رازق کہا جائے کہ وہ بعض انسانوں کو کھانا کھلاتا ہے تو اس میں اس کی کوئی تخصیص نہیں کیونکہ ایک غریب انسان اور ایک معمولی مزدور بھی کم از کم اپنے بچوں کا پیٹ بھرتا ہے اور انسان تو انسان

چھوٹی چھوٹی چڑیاں اپنے بچوں کو مانہ دیتی ہیں، تو پھر تمہارے اس اصول پر چاہیے کہ سب کو رازق کہا جائے، الخ غور فرمایا جائے کہ کیا عمرو کے اس کلام کا مطلب یہی ہے کہ اُس نے اُس مخیر اور فیاض بادشاہ اور ہر غریب انسان اور ہر معمولی مزدور کو بالکل برابر کر دیا، یا اُس نے ہر غریب انسان اور معمولی مزدور کو اس بادشاہ کے برابر فیاض مان لیا۔ ظاہر ہے کہ ایسا سمجھنا سمجھنے والے کی حماقت ہے۔ پس حفظ الایمان میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ اس سے زیادہ کچھ اور نہیں۔

اس کے بعد ہم اہل سنت کے سلم امام علامہ سید شریف رحمہ اللہ کی شرح مواقف سے ایک عبارت پیش کرتے ہیں جو بالکل عبارت حفظ الایمان کے مشابہ ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد کوئی سنی مسلمان حفظ الایمان کے متعلق لب کشائی کی جرات نہ کرے گا۔ کیونکہ حفظ الایمان میں جو کچھ ہے وہ قریب قریب شرح مواقف کی اسی عبارت کا ترجمہ ہے۔

ملاحظہ ہو حضرت علامہ فرماتے ہیں :

واما الفلاسفة فقالوا النبي هو	ہر مال فلاسفہ میں وہ یہ کہتے ہیں کہ نبی وہ ہے
من اجتمع فيه خواص ثلث ممتاز	کہ جس میں تین باتیں نام نہان طور پر پائی جائیں جن
بہا من غيره احدها هي احد	کی وجہ سے وہ نبی غیر نبی سے ممتاز ہو سکے ان
الامور المختصة به ان يكون	میں سے ایک بات یہ ہے کہ نبی کو اطلاع ہونی
له اطلاع على المغيبات الكائنة	چاہیے ان مغیبات پر جو ہوتے ہیں یا ہو چکے
والماضية والآتية .	میں یا ہونے کو ہیں۔

اس کے بعد چند سطر میں فلاسفہ کی طرف سے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بات انبیاء علیہم السلام کے لیے چننا مستبعد نہیں۔ اس کے بعد انھیں فلاسفہ کی طرف سے فرماتے ہیں کہ

وکیف یستکر ذلک الاطلاع اور انبیاء علیہم السلام کا ان مغیبات پر مطلع ہونا

فی حق النبی، وقد یوجد ذلک کیونکہ مستبعد ہو سکتا ہے حالانکہ یہ اطلاع علی

فیمن قلت شواغله لرباضہ بافواع المغیبات ان لوگوں میں بھی پائی جاتی ہے جن

المجاهدات او مرض صارق للنفس کے شراخیل نفسانی مجاہدوں کی ریاضت یا کسی

عن الاشتغال بالبدن و استعمال ایسے مرض کی وجہ سے کم ہوں جو نفس کو اشتغال

الاولیٰ او نوم یقطع بہ احساساتہ بامبدن اور آلات کے استعمال سے روکنے والا

الظاهر فای هؤلاء قد یضلعون ہو یا یہ شراخیل ایسی فہم کی وجہ سے کم ہوں جس کی

علی مغیبات و یتغنون عہا کما وجہ سے اس سونے والے کے احساسات ظاہری

یشہد بہ التامع و التجارب حیث منقطع ہو گئے ہوں پس تحقیق یہ لوگ (یعنی ریاضت

لا یشقی فیہ شہدۃ للمنصفین اور مجاہدے کرنے والے اور مرض جن کو بالذریعہ

ہوتا ہے اور سونے والے بھی) کبھی مغیبات پر مطلع ہو جاتے ہیں جیسا کہ تجربہ شائد ہے یہاں

تک کہ اہل انبیاء کو اس میں شبہ تک نہیں رہتا۔

یہاں تک کہ فلاسفہ کا مذہب اور اس کے دلائل تھے، اس کے بعد مصنف رحمہ اللہ علیہ

اہل سنت و جماعت کی طرف سے اس کا جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں :

قلنا ما ذکرتم صد وہ بوجہ جو کچھ تم نے کہا چند وجہ سے مردود ہے اس

اذا الاطلاع على جميع المغيبات لیے ذکر تعماری مراد اس اطلاع علی المغیبات سے
 لا يجب للنبي اتفاقا منا ومنكم کیا ہے، کل مغیبات پر اطلاع ہونی چاہیے یعنی
 ولهذا قال سيد الانبياء و لو پر کل مغیبات پر مطلع ہونا تو کسی کے نزدیک بھی
 كنت اعلم الغيب لداستكثرت من ضروری نہیں، نہ ہمارے نزدیک نہ تمہارے
 الخبر وما حسنى السوء - والبعض نزدیک اور اسی وجہ سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 اى الاطلاع على البعض لا يختص علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میں غیب کو جانتا ہوتا
 به النبي كما اقدم به حيث تو میں نے خیر سے بہت سامع کر لیا ہوتا اور مجھ کو
 جوزتموه للمرضى والمريض برائی نہ چھڑتی اور بعض مغیبات پر مطلع ہر بھائی
 والسائمين فلا يتميز به النبي کیا حد خاص نہیں (یعنی یہ غیر نبی میں بھی پایا جاتا ہے)
 عن غيره جیسے کہ خود تم کو اتوار ہے، اس لیے کہ تم اس کو
 جائز رکھتے ہو۔ ریاست کرنے والوں کے لیے اور مرصیوں کے لیے اور سونے والے کے لیے
 لهذا نبی غیر نبی سے متاثر نہ ہوگا۔

ناظرین با انصاف غور فرمائیں کہ شرح مواقف کی اس عبارت اور حفظ الایمان کی
 زیر بحث عبارت میں کیا فرق ہے ؟

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے اس قدر بیان کے بعد حفظ الایمان کی عبارت پر
 مخالفین کو کوئی شبہ نہ رہے گا۔ اس کے مزید اتمام حجت کے لیے ہم اختصار کے ساتھ حضرت
 مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ جواب بھی نقل کرتے ہیں جو انہوں نے اسی اقتراء کی تردید

میں تحریر فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب کا یہ فتویٰ ————— حسام الحرمینؒ جب شائع ہوا اور اُس سے ایک ہفتہ برپا ہوا تو جناب مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب نے حضرت مولانا تھانویؒ کو خط لکھا کہ

”مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی آپ کے متعلق یہ لکھتے ہیں کہ آپ نے معاذ اللہ حفظ الایمان میں یہ تصریح کی ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل اور ہر جانور کو حاصل ہے۔ کیا کہیں حفظ الایمان میں آپ نے یہ لکھا ہے؟ یا آپ کا یہ عقیدہ ہے؟ اگر آپ کا عقیدہ نہیں تو آپ اس شخص کو کیا سمجھتے ہیں جو ایسا خبیث عقیدہ رکھتے؟“ ملخص از ضبط البنان

حضرت مولانا تھانویؒ جواب دیتے ہیں :

”میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا، لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطہ نہیں گذرا۔ میری کسی عبارت سے مضمون لازم بھی نہیں آتا، جیسا کہ اخیر میں عرض کروں گا۔ جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں..... تو میری مراد کیسے ہو سکتا ہے جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحت یا اشارۃً یہ بات کہے، میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نص میں قطع کی اور

تتقیص کرتا ہے حضور سرورِ عالم فخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔

اس کے بعد حضرت مولانا مظلّم نے اپنے اُسی گرامی نامہ میں جو اسی زمانہ میں
تَبْطِ الْبَنَانُ کے نام سے شائع بھی ہو چکا ہے، خاں صاحب کے اس الزام کا تفصیلی
جواب بھی دیا ہے اور حفظ الایمان کی زیر بحث عبارت کا مطلب بیان کیا ہے، لیکن
اب یہاں اس کے نقل کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ ہم نے جو کچھ اس عبارت کی توضیح میں
ادھر لکھا ہے وہ گویا حضرت مولانا کے اسی جواب کی شرح ہے۔

ناظرینِ کرام انصاف فرمائیں کہ فاضلِ بریلوی اپنے قسوی کفر میں صداقت اور
دیانت سے کتنے دُور ہیں۔

واللہ الہادی الی سبیل الرشاد

تمجہ

مصنف حفظ الایمان کی حق پرستی اور بے نفسی

عبارت حفظ الایمان میں ترمیم کا اعلان

حضرات! مولوی احمد رضا خاں صاحب نے "حسام المؤمنین" میں حفظ الایمان کی طرف ایک کافرانہ مضمون کی نسبت کر کے بظہر کا جو فتویٰ دیا تھا، اس پر مناظرانہ بحث ختم ہو چکی اور ناظرین کرام کو معلوم ہو چکا کہ اس کی حقیقت افتراء اور بہتان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور مصنف حفظ الایمان کا دامن اس ناپاک کافرانہ عقیدے سے بالکل پاک ہے۔ اس کے بعد یہ معلوم کر کے آپ حضرات کو انشائات اور زیادہ قلبی اطمینان ہوگا کہ بعض غفلسین نے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ جب اس طرف مبذول کرائی کہ اگرچہ حفظ الایمان کی عبارت واقعہ میں بالکل صحیح اور بے غبار ہے لیکن ناخدا ترس اور غرض پیشہ معاندین اس کے جن الفاظ سے بے چارے نا فہم عوام کو دھوکا دیتے ہیں اگر ان الفاظ کو اس طرح بدل دیا جائے کہ اس کے بعد وہ فتنہ پرداز عوام کو یہ دھوکا بھی نہ دے سکیں تو بے چارے عوام کے حق میں یہ بہتر ہوگا۔" — تو حضرت مدوح نے مشورہ دینے والوں

کو دُعا دیتے ہوئے ذلی مسرت کے ساتھ اس مشورہ کو قبول فرمایا اور عبارت کو اس طرح بدل دیا کہ قدیم عبارت میں ایسا علم غیب کے الفاظ سے جو فقرہ شروع ہوتا تھا اُس کے بجائے یہ فقرہ لکھ دیا کہ

”مطلق بعض معلوم غیبیہ ترغیر بسیار عظیم السلام کو بھی حاصل ہیں“

یہ واقعہ ماہ صفر ۱۳۴۲ھ کا ہے، گویا اب سے قریباً بتیس سال پہلے ”حفظ الایمان“ کی عبارت میں یہ ترسیم ہرچکی ہے اور اس کے بعد سے ”حفظ الایمان“ اسی ترسیم کے ساتھ چھپ رہی ہے بلکہ اس ترسیم کا پورا واقعہ اور حضرت مصنفؒ کی طرف سے اُس کا اعلان بھی ”تغییر العنوان“ کے نام سے ”حفظ الایمان“ کے ایک ضمیمہ کے طبع پر اس کے ساتھ چھپا رہا ہے پھر اس کے بعد جہادی الاخریٰ ۱۳۵۴ھ میں یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک صاحب کے ترجہ دلانے پر خود اس ناچیز را قہ سطور (محمد منظور نعمانی) نے حضرت حکیم الامتؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ ”حفظ الایمان“ کی جس عبارت پر معاندین کا اعتراض ہے اُس کے بالکل ابتدا میں علم غیب کا حکم کیا جانا ہے جو الفاظ ہیں اُس کا مطلب بلاشبہ لفظ علم غیب کا اطلاق کرتا ہے جیسا کہ خود اسی عبارت کے بسباق و سباق سے بھی ظاہر ہے اور ”بسط البنان“ اور ”تغییر العنوان“ میں حضرت نے اس کی تصریح بھی فرمائی ہے۔ پس اگر اصل عبارت میں بھی یہاں حکم کے بجائے اطلاق ہی کا لفظ کر دیا جائے تو بات اور زیادہ صاف اور بے غبار ہو جائے گی۔ حضرت نے بلا تامل اس کو بھی قبول فرمایا اور اس فقرہ کو اس طرح بدل دیا :

لے اب قریباً بیالیس برس ہو گئے ہیں۔

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کا اطلاق کیا جانا اگر بقول زید صبیح بر الخ اور اس ناچیز سے فرمایا کہ میری طرف سے آپ ہی اس ترمیم کا اعلان بھی کر دیں چنانچہ رجب ۱۳۵۴ھ کے المشرقان میں اسی وقت اس کا اعلان ہو گیا تھا۔۔۔ بہر حال ان دو ترمیموں کے بعد حفظ الایمان کی عبارت اب اس طرح ہے :

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کا اطلاق کیا جانا اگر بقول زید صبیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ السلام کی کیا تخصیص ہے؟ مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔“

الغرض ہمارے بزرگوں نے اُن کا فرائض عقیدوں سے اپنی برارت اور اپنی بیزاری کا اعلان بھی کیا جن کو مولوی احمد رضا خاں صاحب نے محض ازراہ عناد اُن کی طرف منسوب کر کے تکفیر کی تھی اور اسی کے ساتھ اپنی عبارتوں کا وہ صحیح اور واقعی مطلب بھی بیان کیا جس کے سوا اُن کا کوئی اور مطلب ہو ہی نہیں سکتا اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ ان میں کوئی بات بھی اسلامی تعلیمات اور عقائد اہل سنت کے خلاف نہیں ہے اور اس سب کے بعد جب یہاں سے ناظم عوام کو فتنہ سے بچانے کے خیال سے اللہ کے کسی بندہ نے مخلصانہ طور پر عبارت میں تبدیلی کا کوئی مشورہ دیا تو اس کو بھی بے تاقل اور بلا دریغ قبول فرما کر اپنی عبارت کو بدل بھی دیا۔۔۔ بلاشبہ یہ ان حضرات کی حق پرستی اور ولایت و سبب نفسی کی روشن

دلیل ہے۔ افسوس! کیسے ظالم اور شقی ہیں وہ لوگ جو اللہ کے ان بندوں کو کافر کہتے

ہیں۔۔۔!

علاوہ ازیں ! تو پھر ہم ان بریلوی مولویوں کا علاج حدیث رسول ﷺ سے کئے دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

جیسا مرض ویسا ہی علاج

اب ہم رضا خانی مؤلف اور دیگر بریلویوں کی خدمت میں سوال کرتے ہیں کہ ہماری تمام تر تفصیلات کے باوجود بھی تم اسی بات پر مصر ہو کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی حفظ الایمان صفحہ ۸ کی عبارت کفریہ ہے العیاذ باللہ، لیکن مولوی احمد رضا خان بریلوی کے فرسودہ اعتراض کے باوجود بھی حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس عبارت کو وسط البنان کے نام سے تبدیل کیا پھر اس کے بعد تغیر الحوان کے نام سے تبدیل کیا تو اس کے بعد حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر اب بھی کسی کو میری عبارت پر اعتراض ہو تو بندہ اب بھی بدلنے کو تیار ہے لیکن بریلویوں کے لایعنی اعتراض کے باوجود حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت کو سرے سے تبدیل ہی کر دیا ہے۔ لیکن بریلوی مولوی اب بھی اس رسی کو سانپ بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ تو پھر ہماری طرف سے یہ بات بخوبی سنئے اور پھر اس کا جواب بھی دیجئے کہ جیسے تمہارے خبث باطن کا مرض ہے تو ویسے ہی بطور علاج ہماری طرف سے بھی مزید سن لیجئے جیسا کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الوحي کے تحت یہ روایت بھی لائے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها ان الحارث بن هشام رضي الله عنه سأل رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله كيف ياتيك الوحي؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيا نا ياتيني مثل صلصلة الجرس وهو اشد علي فيفصم عني وقد وعيت عنه ما قال . واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فأعي ما يقول .

(بخاری شریف جلد اباب کیف کان بدء الوحي)

(ترجمہ) حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی استاد کے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کیا، یا رسول اللہ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو میرے پاس وحی کھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے حالانکہ وہ بہت سخت ہوتی ہے اور فرشتہ جب مجھ سے جدا ہوتا ہے یا اسکی شدت جاتی رہتی ہے حالانکہ اس نے جو کچھ کہا ہوتا ہے میں اسے یاد کر لیا کرتا ہوں اور کبھی میرے سامنے فرشتہ مرد کی صورت اختیار کرتا ہے اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے تو جو وہ کہتا ہے میں یاد کرتا جاتا ہوں۔

رضا خانی مؤلف اور ہر بریلوی رضا خانی مندرجہ بالا حدیث پاک کی روشنی میں جواب دیں کہ جس طرح تم نے اپنی کوتاہ فہمی کی بنا پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی حفظ الایمان صفحہ ۸، کی عبارت میں لفظ ایسا علم بمعنی اس قدر اور اتنا اور اس قسم کا جس کا تم نے غلط معنی مراد لیکر اپنے رضا خانی انداز میں پیش کر کے تم نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شہرت کو داغدار کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے جبکہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی احمد رضا خان بریلوی کے لغو اعتراض کے باوجود اپنی زندگی میں ہی اپنی عبارت کو سرے سے تبدیل ہی کر دیا لیکن تم اپنے جث بطن پر قائم رہے۔ جیسا مرض تو ویسا علاج علاج ہونا چاہیے حالانکہ حفظ الایمان صفحہ ۸، کی عبارت بطل البنان اور تغیر العوان کے نام سے تبدیل بھی کر دی گئی ہے۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد موجود ہے کہ کبھی تو میرے پاس وحی کھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے تو رضا خانی بریلوی حضرات اب جواب دیں کہ یہاں پر جو تشبیہ ہے وہ ثقیل کو لطیف کے ساتھ دی گئی ہے کیونکہ وحی لطیف ہے اور کھنٹی کی آواز ثقیل ہے اور وحی کو کھنٹی کی آواز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے تو اس حدیث پاک کی روشنی میں تم حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت جو حفظ الایمان صفحہ ۸۔ پر مرقوم ہے اسکو بھی سمجھ لیجئے تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے رسالہ حفظ الایمان صفحہ ۸ کی عبارت میں ثقیل کو لطیف سے تشبیہ دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے پھر بھی اپنی عبارت کو

تبدیل ہی کر دیا تاکہ کوئی کم فہم عامۃ المسلمین کو شک و شبہ میں نہ ڈال دے۔ تو تم نے رضا خانی طوفان کفر
 کر دیا حالانکہ ایک علمی بات کو سمجھنے کے لیے علم چاہیے تھا لیکن اعلیٰ حضرت بریلوی نے علمی بات کو بالائے
 طاق رکھ کر ایک جہالت پر مبنی فتویٰ مرتب کر کے حرمین شریفین کو بھی دھوکہ دے کر جعلی فتویٰ بنام خُسام الحرمین
 حاصل کر لیا اور حدیث بخاری شریف بندہ نے نقل کر کے صرف تمہارے مرض کا علاج کیا ہے۔ کیونکہ جیسا
 مرض ہو ویسا علاج ہی کرنا ضروری ہو گیا ہے ورنہ تو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اصل عبارت
 کو تبدیل ہی کر دیا ہے۔ تو رضا خانی مؤلف اور بریلوی حضرات کو چاہیے تو یہ کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ
 علیہ نے حدیث مذکور جو بخاری شریف ج ۱ باب کیف کان بدء الوحی میں نقل کی ہے کہ جس میں مصلصۃ
 البحرس کے الفاظ موجود ہیں، ان پر رضا خانی بریلوی گرفت فرماتے ہوئے ایک فتویٰ جاری فرمائیں کہ
 حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ایسی حدیث پاک کیوں نقل کی کہ جس میں گھنٹی کو وحی
 سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی کہ نقل کو لطیف سے تشبیہ دی گئی ہے۔ تو اس جگہ جو جواب رضا خانی مؤلف کا ہے بس
 وہی جواب ہمارا سمجھ لیں کیونکہ گھنٹی کی آواز نقل ہے اور وحی لطیف ہے۔

اور بریلوی حضرات لفظ ایسا کی غلط تعبیر کرنے پر اپنے کو کامیاب تصور کئے بیٹھے ہیں تو اسی طرح پھر تم
 حدیث پاک بخاری کی روایت کہ جس میں صراحۃً مصلصۃ البحرس کے الفاظ موجود ہیں اسکو بھی سمجھئے اور اپنے
 ذہن کو ذرا وسعت دیجئے دیکھئے بھینا تمہیں اسی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ
 علیہ کے لفظ ایسا بمعنی اس قدر یا اتنا یا اس قسم کا معنی مراد لینا بھینا سمجھ آئے گا اور خواہ مخواہ غیظ و غضب میں جل
 کر راکھ نہ ہو جائیں چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی اور اس کے قبیحین کی رضا خانی کفر کی کند چھری سے حضرت
 تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا گلاب بھی نہیں بچ سکا گو کٹا نہیں مگر یہ مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کی قبیحین
 رضا خانی کفر کی یہ ظالم چھری ان کے گلے پر رگڑی ضرور گئی ہے اور اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنی کم فہمی
 اور سینہ زوری سے علماء اہلسنت دیوبند کی صحیح عبارات کو خود ساختہ معانی پہنا کر علماء حرمین شریفین کے سامنے

پیش کر کے ان سے جعلی فتویٰ لیکر حسام الحرمین علی منخر الکفر والہین کے نام سے جھوٹ کا پلندہ شائع کر دیا جو کہ سراسر خیانت و بددیانتی پر کھلا ثبوت ہے۔

مقام تھانوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

امام الانبیاء حبیب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب بو اور النوادر کے مقدمہ کے صفحہ کا اقتباس پڑھیے :

۱۔ ایک دفعہ حضور (یعنی حکیم الامت مجدد دین و ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو احقر نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ گفتگو فرما رہے ہیں اور بھی بہت سے علماء حاضر خدمت ہیں لیکن سب کی طرف سے حضور ہی کو دیکھا کہ سوال فرماتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جواب ارشاد فرماتے ہیں اور سب سے اقرب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضور ہی کو دیکھا۔ (محمد عتیق اللہ، تھانہ سرائیل گاؤں، بنگال)

اس سے حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے دور حاضر میں اخص علماء و صلحاء ہونے کے بشارت ملتی ہے۔

۲۔ احقر کو پنجشنبہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور یہ دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم احقر کے والد صاحب مدظلہ کی دوکان پر تشریف فرما ہیں اور حضرت والا کی تصنیف کردہ کتابیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہیں۔ (عبدالمنان خان دہلوی حال مقیم رنچھوڑ لائن۔ کراچی)

اس روایہ میں تصنیفات و تالیفات اشرفیہ کی قبولیت کا کھلا اشارہ ہے۔

۳۔ احقر نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک راستہ سے چلتے ہیں اور ان کے پیچھے آنحضور (یعنی حکیم الامت) بھی اور ان کے بعد بندہ بھی غرض تینوں ایک ساتھ چلتے ہیں۔ (ازکانپور)

اس سے مسلک اشرفیہ کے عین مطابق سنت ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔

۴۔ جمعہ الوداع کی شب کو فدوی نے ایک خواب دیکھا کہ بندہ کسی جگہ پر بیٹھا ہوا حلقہ کر رہا ہے۔ اور اوپر سے ایک تخت نمودار ہوا جس میں چار چراغ روشن تھے اور چار ہی اصحاب نظر آئے وہ اصحاب مجھے تخت پر بیٹھا کر اپنے ہمراہ لے گئے اور پھر جنگلوں کی طرف لے گئے اور پھر سمندر بھی نظر آیا اور اس سمندر کے اوپر سے بھی وہ تخت گذر گیا۔ پھر اسی طرح منزل بہ منزل چلتے ہوئے ایک مسجد دکھائی دی۔ یہاں پر وہ تخت ٹھہرا وہاں نماز پڑھی اور اس مسجد کی پچھلی طرف ایک نہر بھی چلتی تھی۔ اس نہر میں سے انہوں نے اور میں نے پانی پیا پھر وہاں سے تخت پر بیٹھ کر ایک بازار آیا۔ وہاں سب طرح کا سامان بک رہا تھا۔ انہوں نے اس تخت کو بازار میں ٹھہرایا اور ایک دوکان پر لکھا ہوا تھا ”یہاں پر رشیدیہ اور اشرفیہ کتابیں مل سکتی ہیں“۔ تو میں

نے اسے پڑھ کر ان بزرگوں سے دریافت کیا کہ مجھے مولانا رشید احمد صاحب اور مولانا اشرف علی صاحب کی کتابیں دے دو۔ انہوں نے چار کتابیں مجھے دیں، ان سے وہ کتابیں لے کر پھر اسے تخت پر بٹھا کر رخصت ہوئے پھر ایک سفید مکان دکھائی دیا۔ جس پر سبز پردے پڑے تھے، وہاں تخت ٹھہرا، اس کمرہ کے اندر چاروں بزرگ مجھے بھی لے گئے اور اس کمرہ کی روشنی اس قدر تھی کہ تاب نہیں لاسکتا تھا۔ اور نہ چراغ نہ بتی دکھائی دیتی تھی۔ وہاں پر تکیہ اور قالین بچھا ہوا تھا جس پر سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم مع چاروں اصحاب (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے موجود تھے اور ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید اونی کپڑے پہنائے جا رہے تھے، کپڑے پہننے کے بعد اسی تکیہ سے کمر لگا کر بیٹھ گئے اور میں دروازہ کے باہر ان کے سامنے کھڑا ہوا ہوں تو پھر مجھے انہوں نے اندر بلا لیا۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شریف احمد ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اس کو بلا لو یہ مولانا اشرف

علی صاحب کا خادم ہے“ میں سلام کر کے بیٹھ گیا اور مصافحہ بھی کیا، وہاں پر ایک گلاس پانی کا آیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا چاروں اصحاب نے پی کر مجھے بھی دیا اور میں نے بھی پیا اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ ”مولانا صاحب کی کتابوں پر عمل کرتے رہنا اور دوسروں کے کہنے سے مت
رکنا۔“ (شریف احمد سہنج پوری تحصیل و ضلع کرنال)

اس روایہ سے حکیم الامتؒ کے رتبہ عالی، آپ کے سلسلے کی صحت و مقبولیت آپ کے فیوض علمی کی
حقانیت اور اس دور میں آپ کے متروکہ خزانہ علمی کی قدر و منزلت کا پتہ چلتا ہے۔

۵۔ ڈھا کہ (مشرقی بنگال) میں ایک بزرگ نے جو حکیم الامت کے شناسانہ تھے خواب میں حضور انور صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہیں ”اشرف علی صاحب کو میرا سلام پہنچانا“۔ ان بزرگ نے عرض کی
حضور میں تو ان سے واقف نہیں۔ ارشاد ہوا ظفر احمد کے ذریعہ (یہ بزرگ مولانا ظفر احمد عثمانی مدظلہ جو حکیم
الامت کے حقیقی بھانجے ہیں اور ڈھا کہ ہی میں مقیم ہیں ان سے واقف تھے) چنانچہ صبح کو ان بزرگ نے
مولانا ظفر احمد صاحبؒ سے واقعہ کا اظہار کیا اور مولانا موصوف نے اس کی اطلاع حکیم الامت کی خدمت
میں کر دی۔ جب حکیم الامت تک یہ مژدہ پہنچا ہے تو آپ پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور بے ساختہ زبان
سے نکل گیا کہ ”وعلیک السلام یا نبی اللہ“ اور اس کے بعد فرمایا کہ آج تو دن بھر صرف درود شریف ہی
پڑھو گا اور باقی سب کام بند!!

اس سے حکیم الامت کی شان عالی اور عند اللہ آپ کی مقبولیت و محبوبیت عیاں ہے۔

(منقول از مقدمہ بوادر النوار صفحہ: ۵۰ تا ۳۸۔ اشاعت اول در پاکستان ۱۹۶۲ء مطبع علمی پرنٹنگ پریس لاہور)

ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور)

گستاخ رسول تم ہو یا ہم

رضا خانی مؤلف تو علماء اہلسنت پر گستاخ رسول کا بہتان باندھنے پر اُدھار کھائے بیٹھے تھے اب
ذرا اپنے بریلوی علماء کی تحریر بھی ملاحظہ فرمائیں: کہ جنہوں نے تو اس حد تک گستاخی رسول کا ارتکاب کیا کہ
اپنے ایک مولوی بریلوی کو سید الانبیاء تک لکھ دیا اور رضا خانی مؤلف نے تو ایک شخص کے خواب کے واقعہ
کو سہارا بنا کر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر مدعی نبوت کا قبیح و شنیع الزام عائد کر دیا لیکن خواب کی بات

کو دلیل بنانا سراسر ہی غلط ہے کیونکہ بیداری میں رضا خانی بریلوی مولویوں نے اپنے ایک مولوی کو لکھا اذیالہ اللہ سید الانبیاء تک لکھ دیا تو اس پر رضا خانی مؤلف نے سکوت اختیار کر لیا کیونکہ وہ رضا خانی بریلوی تھا اس لئے رضا خانی قانون کے تحت اس پر کوئی گرفت نہیں حالانکہ ایسے مولویوں کو کہ جنہوں نے اپنے ایک بریلوی مولوی کو سید الانبیاء لکھا ہے تمام کے تمام دائرہ اسلام سے خارج ہیں چنانچہ رضا خانی بریلوی رسالہ الفقہ امرتسر کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

رضا خانی مؤلف ذرا ادھر بھی توجہ فرمائیں

ہمارے سامنے سید الانبیاء رئیس الفضلاء مولانا مولوی حافظ مفتی حکیم سید شاہ آل مصطفیٰ صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیۃ صدر مناظرہ منجانب جماعت اہلسنت کا مکتوب گرامی ہے۔

(جلد نمبر ۲۸، رجب، شعبان ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۳/۷ء جولائی ۱۹۴۵ء شمارہ نمبر ۲۵، ۲۶، الفقہ امرتسر)

رضا خانی مؤلف حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اس قدر سخت پاب ہو گئے اب اپنے رضا خانی بریلوی کے بارے میں فتویٰ صادر فرمائیں کہ وہ بیداری میں اپنے ایک صدر مناظر مولوی کو ہوش و ہواس کی حالت میں سید الانبیاء لکھ کر شائع کر رہے ہیں اذیالہ اللہ۔ اور انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ذرا سوچو تو سمجھو کہ تمہارا شمار کن لوگوں میں ہو رہا ہے اپنے آپ کو ذرا پہچانو تو سہی اور جو تمہارا جواب مندرجہ بالا الفقہ امرتسر میں درج شدہ عبارت کے بارے میں ہے پس وہی ہماری طرف سے اس شخص کے بارے میں ہے جس نے خواب میں کلمہ پڑھتے وقت ایک امتی عالم کا نام لیا جو تمہارا جواب ہے پس وہی ہمارا جواب ہے۔

سہ ماہی

ہندوستان بھرتی اہلسنت والجماعت کا واحد گرن

یامین

شرح چندہ
سالانہ پندرہ مئی آنڈر لکچر
ششماہی
سالانہ پندرہ مئی آنڈر لکچر
ششماہی
میر دن ہند سے سالانہ چندہ
رشتنگ پندرہ مئی آنڈر لکچر
وکیل پندرہ مئی آنڈر لکچر
توڑ کا پندرہ مئی آنڈر لکچر

الفقیہ

فی بدھ ۱۳

اغراض متنا
۱۔ اہل اسلام کی عمر کا احکام
۲۔ فرقت کے احکام
۳۔ اعتقادات کا دہان
۴۔ جوار وینہ
۵۔ اسلامی وکیل پندرہ مئی آنڈر لکچر
۶۔ مگر رشت اور پندرہ مئی آنڈر لکچر
۷۔ شہادت

ایڈیٹر - ابو الدیاض
محرر - معراج الدین احمد

انگریزی کی ۱۳۴۵ء مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۲۵ء

تاریخ اجراء الفقیہ
۱۹ جولائی ۱۹۲۵ء

جلد ۲۸ مطبوعہ ۲۴ رجب ۱۳۴۵ء مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۲۵ء شنبہ ۲۵ رجب ۱۳۴۵ء

الجب

پھر بھی ہمارے کار ہیں بدکار ہیں
کیا تجھے اس بات کی پروا نہیں
جو علمبردار تھے تو حیدر کے
تھے کسی دن جو سب جانے زمان
جو سنا تھے تھے کبھی دنیا سے شرک
دو دھڑوں کو جو جلاتے تھے کبھی
برکتی شہدائی تھیج تھے
انہیات اسے مالک ہر جزو و کل
خاک ہیں پر کم نہیں یہ فخر بھی
پھر ہیں اس اوج رفعت پر بھی

پھر بھی ہمارے کار ہیں بدکار ہیں
کیس قدر کہ سہا ترے غمخوار ہیں
آج وہ مبتلا کشن کفار ہیں
آج وہ کم بخت خود بیستار ہیں
آج خود دینے کو توہ تیار ہیں
آج خود جیسے تھے وہ بیزار ہیں
آج وہ زبانی زبنا رہیں
بہرے بندے سخت ہی لاجار ہیں
خاک ہیں سب سید الابرار ہیں
جس پر حق بعض پر گئے اغیار ہیں
پھر ہیں ذوقی محبت کو نصیب
پھر ہیں غمخوار ہیں

الطباع

ہن حضرات کے نام ۱۷ جولائی ۱۹۲۵ء
کے پھر الفقیہ میں سنی آنڈر لکچر
جہاں سے ان کا سالانہ چندہ جولائی ۱۹۲۵ء
میں ختم ہے مدد براہ ہر مالی آنڈر لکچر
تھے علیہ پندرہ مئی آنڈر لکچر
موقع دیں اگر کبھی صاحب کو خریداری سے انکا
ہو وہ ۵ اگست ۱۹۲۵ء کو الفقیہ میں
اطلاعات بھیجیں۔ ورنہ بعد اسکا ہی پھر
۱۹۲۵ء کا پھر دیں ورنہ پھر کا جس کو رسول
کرمان کا اصل فیض ہو گا بعض حضرات بالکل غافل
سے کام پھر میں وقت سے انکے نام بعد از تقریر
سے انکا ایک ماہ کے بعد بذات کے ہاتھ میں بلکہ
نہایت کے زور سے کہنا تھا کہ پھر کہتے ہیں یا
وصول کر تھی کہ رسول نہیں کہتے ایسی بات میں
ذکر کو چاہئے کہ انسان انکا پھر کا ہے پھر

رضا خانی بریلویوں نے تو حد ہی کر دی کہ اپنے پیروں اور مولویوں کو کچھ کا کچھ بنا کر پیش کرتے ہیں جیسا کہ ایک بریلوی غالی مرید اپنے پیرومرشد خواجہ محمد بخش جن کا لقب حضور نازک کریم اور تخلص نازک ہے کو عین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر اپنے عقیدت کے پھول یوں نچا کر رہے ہیں چنانچہ ایک بریلوی غالی کا عقیدہ اپنے پیرومرشد کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

غالی مرید کی عقیدت

طالب خدا گویہ کہ نازک پچشم من ☆ عین محمد است کہ عربی شنیدہ

(ہفت اقطاب صفحہ: ۱۵۱۔ طبع اول مطبوعہ ذریعہ غازی خان)

مندرجہ بالا کفریہ و شرکیہ شعر میں رضا خانی بریلوی مولوی غلام جہانیاں صدر پاک سنی تنظیم ذریعہ غازی خان اپنے پیرومرشد کونبوت و رسالت کا تاج پہناتے ہوئے امام الانبیاء حبیب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید توہین کر دی۔ اور کھلے لفظوں میں برملا کہہ دیا کہ،

عین محمد است کہ عربی شنیدہ

(ترجمہ) کہ اے طالب خدا گویہ ہے کہ میرا پیر میری آنکھوں میں عین محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہے جنہیں تو نے سن رکھا ہے۔ (العیاذ باللہ)

رضا خانی مؤلف اب بتاؤ تم اور تمہارے بریلوی کہا جا رہے ہیں اور اپنے پیروں کو کہیں سے کہیں لیجا رہے ہو۔ کچھ تو خوف خدا کرو اور ہوش میں آؤ اور لگتا یوں ہے کہ تم اور تمہارے بریلوی مولوی حالت سکر میں زندگی گزار رہے ہیں، اسکے بعد ایک اور بریلوی عاشق اور غالی عقیدت مند کی بات بھی سنتے جائے کہ وہ اپنے بریلوی بھائیوں کو کیا رضا خانی پیغام دے رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

پیر صاحب کی شکل میں؟

ایک رضا خانی بریلوی اپنے پیرومرشد کے ساتھ اپنے عشق و محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے بریلویوں کو یوں پیغام دے رہے ہیں، کہ کوٹ مٹھن میں آتا کہ تو خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھ لے کیونکہ پیر فرید کی صورت میں شہنشاہ حجاز صلی اللہ علیہ وسلم یہاں آئے ہیں العیاذ باللہ غالی عقیدت مند کا شعر ملاحظہ فرمائیں۔

بیاد کوٹ مٹھن تاریخ خیر الوری بنی ☆ کہ در شکل فرید ﷺ آمد شہنشاہ حجاز ایں جا

(دیوان محمد صفحہ: ۷۰۔ طبع اول مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس پرانی سبزی منڈی ملتان)

رضا خانی مؤلف اب بتاؤ کہ تمہارے بریلوی اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن والے کو کیا کہہ کر پیش کر رہا ہے خدا را کچھ تو ہوش کرو کہ خدا کو خدا سمجھو رسول کو رسول سمجھو صحابی کو صحابی سمجھو ولی کو ولی سمجھو پیر کو پیر سمجھو اور اپنے پیر صاحب کی تعریف کرو ضرور کرو بالکل کرو لیکن مقام الوہیت اور مقام رسالت پر مت بٹھاؤ۔

حضرات گرامی! مندرجہ بالا شعر میں حضرت پیر فرید صاحب کے نام کے ساتھ کتاب میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا موجود ہے جس کا دل چاہے دیکھ لے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اقدس کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا نہیں بس یہ ہے بریلوی عشق و محبت کہ جس کا عجیب و غریب مظاہرہ ہو رہا ہے اور یہ مسکین بچا رے ہر مقام پر ہی اٹنے قدم اٹھائے جا رہے ہیں اور یہ اپنے پیروں کی محبت میں اس قدر مستغرق ہو چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کی خوشبو کو پیر صاحب کی خوشبو کے برابر سمجھتے ہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے ملفوظات میں اپنے جذبہ عقیدت کا یوں اظہار کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

جو پہلی بار پائی تھی؟

ایک روز دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور حضرت کے شاگرد مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کہ میرے پیر بھائی اور حضرت پیر مرشد برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فدائی تھے کم ایسا ہوا ہوگا کہ حضرت پیر مرشد کا نام پاک لیتے اور ان کے آنسو رواں نہ ہوتے جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔

(ملفوظات مولوی احمد رضا خان بریلوی جلد ۲ صفحہ ۲۷۰۔ مطبوعہ مدینہ پہلی شنگ کمپنی کراچی)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا اعلیٰ حضرت بریلوی کے ملفوظ میں اس بات کی وضاحت

موجود ہے کہ جو خوشبو ایک امتی برکات احمد کی قبر میں پائی گئی بس وہی خوشبو قبر میں اترنے والے بریلوی نے روضہ رسول ﷺ کے قریب پائی تھی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں کس درجہ کھلم کھلی گستاخی ہے اور یہ طے شدہ بات ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام اور تبع تابعین اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم مل جائیں تو پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کے مقابلہ میں ان کی خوشبو کا وہ مقام ہرگز نہیں جو مقام خوشبوئے رسول ﷺ کو حاصل ہے اور چہ جائیکہ ایک امتی برکات احمد کو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو کے مثل قرار دینا بہت بڑا جرم عظیم اور سراسر کفر ہے اور رضا خانی بریلوی یہاں تک نہیں رکے اس سے آگے اور ایک ایسا قدم اٹھاتے ہیں کہ دیکھنے والے بس دیکھتے ہی رہ جائیں اور وہ اپنی لگن اور مستی میں قدم اٹھاتے جا بیٹھے اور پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے کہ ہماری کوئی اصلاح کرنے والا ہمیں پکار بھی رہا ہے یا نہیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی شان میں گستاخی

رضا خانی مولوی سید ابوالحسنات محمد احمد بریلوی نے اپنی کتاب حوادث روزگاری رحمۃ غفار المعروف بہ اوراق غم طبع اول ۱۳۴۸ھ میں حضرت ایوب علیہ السلام کی شان میں بایں الفاظ توہین کی ہے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

حدیث میں ہے چار ہزار کثیرے آپ کے جسد مبارک میں پیدا ہو گئے وہ اعضاء مبارک کو کھاتے ال شہر نے آپ کو بیرون شہر کر دیا آپ زمین شام میں عہدہ نبوت پر مامور تھے۔

(حوادث روزگاری رحمت غفار المعروف بہ اوراق غم صفحہ ۶۳)

طبع اول ۱۳۴۸ھ مطبوعہ منظور عام سلیم پریس پبلیکیشنز لاہور

مندرجہ بالا واقعہ کی صحت رضا خانی بریلویوں کے ذمہ ہے وضاحت فرمائیں۔ کہ جبکہ مندرجہ بالا واقعہ میں حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم اقدس میں چار ہزار کثیروں کا تذکرہ ہے اور یہ بات تو صحیح ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو شدید بیماری لاحق ہو گئی تھی یعنی کہ بہت ہی سخت بیمار ہو گئے تھے۔ لیکن یہ بات کہ

ان کے جسم میں چار ہزار کیڑے پڑھ گئے تھے یہ بات محل نظر ہے۔ کیونکہ حدیث پاک کے مطابق تو ذکر ہے: کہ حق تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام پر مٹی کو حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام پاک کو کھائے۔ اور تعجب ہے کہ کیڑوں پر ایک نبی کے جسم اقدس کو حلال کر دیا کہ وہ کھاتے رہیں۔ اور وہ بھی چار ہزار کی تعداد میں اور چار ہزار کا عدد ثابت کرنا بریلوی علماء کے ذمہ ہے۔ کہ وہ کسی صحیح اور مرفوع حدیث سے چار ہزار کے عدد کو ثابت کریں اور مولوی ابوالحسنات محمد احمد بریلوی نے چار ہزار کیڑوں کا عدد لکھ کر حضرت ایوب علیہ السلام کی شان میں سنگین گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔

حضرات گرامی! خدا را ذرا سوچو تو سہی کہ گستاخ انبیاء کرام کا مرتکب کون ہو رہا ہے۔ لیکن آپ کو یقین کامل ہو جائیگا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخی کا ارتکاب بریلویوں کا ہی وطیرہ ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں توہین

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں مولوی ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رضوی بریلوی اپنی کتاب حوادث روزگاری رحمت غفار المعروف بہ اوراق غم میں بایں الفاظ توہین کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج شکار تیر مذلت ہیں۔

(حوادث روزگاری رحمت غفار المعروف بہ اوراق غم صفحہ: ۲۔ طبع اول ۱۳۴۵ھ)

(مطبوعہ منظور عام سلیم پریس بازار پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور)

حضرات گرامی! مندرجہ بالا عبارت میں مولوی ابوالحسنات بریلوی نے حضرت آدم علیہ السلام

کی شان اقدس میں شدید توہین کا ارتکاب کرتے ہوئے یوں کہہ دیا کہ آدم علیہ السلام ذلت کے تیر کا شکار ہو کر ذلیل ہو گئے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

حیات و نبات و فضا
حمت و عفت
اور اوق و غم

از تالیفات فاضل حلیل عالم نعل نبولند و مولی مافظ قادری حکیم
ابو الحسن سید محمد احمد صاحب قادری خودی آخری الحقیقی است
تجدید و اصلاح
تجدید و اصلاح
تجدید و اصلاح

شیطان سے غلو و جنت آدم و حوا

نہ دیکھا گیا۔ بوسیلہ طاؤس و مار بہشت میں آیا۔ چھوٹی قسموں سے اپنے کو آدم و حوا کا خیر خواہ ثابت کیا۔ اور غلو و جنت دانہ گندم کے کھانے پر موقوف بتاتے ہوئے آپ کو کھلا ہی دیا۔

ادھر کھانا تھا ادھر شکر ملاؤ مصائب کا آنا وہ آدم جو سلطان ملکوت بہشت تھے۔ وہ آدم جو متوجہ بتلج عزت تھے آج شکار تیر ذلت ہیں۔

حلل نوری جسد نوری سے

بیدار ہو گئے۔ آپ رونے لگے۔ اور ارغودر فنگی میں بدن مستور فرمانے کو جس درخت کی جانب جاتے وہ درخت آپ سے ددر ہوئے۔ خطاب الہی ہوا۔

اَلْقُرْبٰی مَنِیْآ اَدَمَ

کیا آدم ہم سے بھاگتے ہو؟

عوض کی۔ بَلْ جَاءَ مِنْكَ شَرْمٌ گناہ سے پریشاں ہو کر خجل ہوں تجھ سے کہاں بھاگوں کیسے بھاگوں۔ تجھ سے چھینا محال ہے۔ شعر
بکاروم کہ بغیر از درت پناہ نہ دارم
جز آستانہ لطف گریز گاہ نہ دارم

بالا خراخیر کے پتوں سے جسم مبارک چھپایا۔ ارشاد الہی ہوا کہ اب بہشت باہر تشریف لے جائیے۔ آدم علیہ السلام حضرت حوا کا ماتھے تھامے باہر تشریف لائے۔ اور پھر پھر کر رحم الہی پر نظر ڈالتے کہ شاید اب بھی حکم دخول جنت ہو جائے۔ مگر دلتاب بہار ہوا کہ وقت خروج بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان مبارک پر جاری تھا۔ جبریل نے اس کلمہ کے سننے ہی آدم کو بشارت دی کہ اگرچہ اس وقت عتاب ہے مگر اسم الرحمن الرحیم آپ کا ساتھ دے گا۔ اور جناب الہی میں عوض کی کہ خدا یا اسم الرحمن الرحیم پڑھنے والا اور معتبوب ہو۔

علاوہ ازیں ایک دوسرے رضا خانی بریلوی پیر صاحب تو صرف حضرت آدم بننے کا یوں دعویٰ کر رہے ہیں

حضرت آدم علیہ السلام بننے کا دعویٰ

آدم و قتم نمی دانی را ☆ سجدہ ام فرض است بر روح الامیں

(دیوان محمدی صفحہ: ۵۰ طبع اول مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس پرانی سبزی منڈی روڈ ملتان شہر)

مندرجہ بالا شعر میں ایک بریلوی پیر صاحب بایں الفاظ اپنے دعویٰ نبوت کا برملا اظہار کرتے ہیں جس کا

ترجمہ ملاحظہ فرمائیں میں خود آدم ہوں اس لئے جبریل امین پر فرض ہے کہ وہ مجھے سجدہ کریں۔ العیاذ باللہ

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی شان میں توہین

چنانچہ مولوی ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رضوی بریلوی اپنی کتاب حوادث روزگاری رحمت غفار

المعروف بہ اوراق غم میں بایں الفاظ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی شان میں بایں الفاظ

توہین کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

ابراہیم خلیل اس خبر کے سنتے ہی زار و قطار اشکبار ہوئے ارشاد ہوا کہ خلیل ان کے غم میں روئے

کا اسے ثواب اس قدر ہم عطا فرمائینگے جتنا تمہیں تمہارے فرزند کی قربانی میں عطا ہوا ہے۔

(حوادث روزگاری رحمت غفار المعروف بہ اوراق غم صفحہ: ۲۲۔ طبع اول ۱۳۳۸ھ)

(مطبوعہ منظور عام سلیم پریس بازار پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور)

قارئین محترم! اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کوئی شخص خواہ

وہ ولی قطب یا ابدال ہی کیوں نہ ہو اس کا کوئی بڑے سے بڑا عمل بھی کسی نبی کے بظاہر چھوٹے سے چھوٹے

عمل کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا جب کہ رضا خانی بریلوی کا عقیدہ یہ ثابت ہوا کہ جو شخص بھی حضرت حسین رضی

اللہ عنہ کے غم میں روئے گا تو اسکو وہی ثواب ملے گا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کرنے میں

حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کو ملا تھا۔

تو مندرجہ بالا عبارت میں کھلے لفظوں میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بھی شدید توہین کی گئی ہے کیونکہ ان کے عمل کو غیر نبی کے عمل کے برابر کر دیا گیا ہے۔

حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی شان میں توہین

رضا خانی بریلوی عقیدے کے مشہور پیر مولوی خواجہ محمد یار گڑھی والے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی شان اقدس میں بایں الفاظ توہین کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔ کہ کنویں میں ڈالا جانے والا حضرت یوسف میں ہی ہوں اور ان کے فراق میں رونے والا بھی حضرت یعقوب علیہ السلام میں ہی ہوں۔ چنانچہ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:

یوسفمؑ درچاہ کنعان من بدم ☆ نیز یعقوبمؑ کہ گریاں من بدم

(دیوان محمدی صفحہ: ۴۶ طبع اول مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس پرانی سبزی منڈی روڈ ملتان شہر)

مندرجہ بالا شعر میں حضرت خواجہ محمد یار گڑھی والے بریلوی نے حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی شان اقدس میں شدید توہین کا ارتکاب کیا ہے لیکن پھر بھی کس منہ سے اپنے کو سنی اور عاشق رسول کہتے ہیں افسوس ہے ان کی حالت پر کہ دن رات خلاف شرع اعمال کریں لیکن پھر بھی ان کے سنی ہونے میں قطعاً فرق نہ آئے اور عوام الناس پر حیران ہیں کہ ایسے حامی شرک و بدعت اور ماحی تو حید و سنت کا فریضہ سرانجام دینے والوں کو اپنی جہالت کی بنا پر سنی اور عاشق رسول ہونے کی ڈگری جاری کر دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں ایسے لوگ جو خلاف شرع اعمال کے مرتکب ہوتے ہیں اور وہ یقیناً راہ حق سے ہٹکے ہوئے ہیں اور ہدایت کا ڈپو صرف ذات خدا کے پاس ہے وہ ذات جسے چاہیے ہدایت عطا کریں اور جسے نہ چاہیے ہدایت جیسی نعمت سے محروم رکھے ہر قسم کے تمام اختیارات اس ذات خدا ہی کو حاصل ہیں۔

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں توہین

چنانچہ مولوی ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رضوی بریلوی اپنی کتاب حوادث روزگاری رحمت غفار المعروف بہ اوراق غم میں بایں طور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں توہین کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت ہے سال و ہم ہجری میں حضور نے حجۃ الوداع ادا فرمایا اور مقام عرفات میں روز عرفہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: **اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً** یعنی اے حبیب آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل فرمادیا اور تم پر اپنے نعمتیں پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین بنا کر پسند کیا آقا مدینہ رحمت مجسم ﷺ نے اس آیت میں سے رات کو انتقال پائی اس لیے کے بعد کمال زوال ہوتا ہے:

چو آفتاب بصف نہار یافت کمال ☆ مقرر است کہ روئے نہد بسوئے زوال

(حوادث روزگاری رحمت غفار المعروف بہ اوراق غم صفحہ: ۱۱۳۔ طبع اول ۱۳۲۵ھ)

مطبوعہ منظور عام شمیم پریس بازار پیہ اخبار سٹریٹ لاہور

مندرجہ بالا واقعہ میں بریلوی مولوی ابوالحسنات محمد احمد نے امام الانبیاء حبیب کبریاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں شدید توہین کی ہے حالانکہ اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ ہر لمحہ ہر لحظہ ہر گھڑی ہر آن اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے درجات اور مراتب میں اضافہ فرماتے رہے۔ اور بریلوی فرقہ میں ایسی گنگا بہہ رہی ہے کہ ان کے نزدیک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زوال شروع ہوئے تقریباً چودہ سو سال گزر چکے ہیں اور پندرہویں صدی بھی شروع ہو چکی ہے معاذ اللہ تعالیٰ حالانکہ بریلویوں کے خلاف شرع عقیدے کے مقابلے میں آپ حضرات قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا آخِرَ خَيْرٍ لَّكَ مِنَ الْآوَلَى (سورۃ الضحیٰ پارہ ۳۰ آیت نمبر ۴)

(ترجمہ) اور بیشک (ہر) پچھلی (گھڑی) آپ کے لیے پہلی سے بہتر ہے۔

قارئین محترم! یہ آپ کی پسند ہے کہ قرآن مجید میں واضح ارشاد خداوندی پر عقیدہ رکھیں یا کہ

بریلوی مولوی ابوالحسنات محمد احمد کی تحقیق پر رکھیں کیونکہ جو یقیناً بریلوی ہے وہ تو اپنے عقیدے کے مولوی بریلوی کی تحقیق پر دل و جان سے عمل پیرا ہوگا وہ تو قطعاً ارشاد خداوندی کی پروا نہ کریگا۔ کیونکہ اگر قرآن پر عمل کرنا ہے تو پھر بریلوی عقیدے کو چھوڑنا پڑیگا یہ اس کے لیے انتہائی مشکل مسئلہ ہے اگر بریلوی قرآن پر عمل کریں تو آج سے ہی تمام جھگڑے والے مسائل سرے سے ہی ختم ہو جائیں گے لیکن بریلویت کے عاشق بریلوی مولوی عامۃ المسلمین کو بریلویت ہرگز نہیں چھوڑنے دیں گے بلکہ وہ لوگوں کو چپکے چپکے تعلیم دیتے ہیں کہ بس پیر و مرشد قیامت کے دن اپنے متبعین کا ہاتھ پکڑ کر سیدھے جنت میں لے جائیں گے بس پیر و مرشد ہی سب کچھ ہے وغیرہ وغیرہ۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کا ارتکاب

مذہب اسلام کے عقیدے کے تحت نبی و رسول کبھی بھی شیطان کی زد میں نہیں آتا انکی ہر ادائیگی قبول ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انبیاء کرام معصوم عن الخطا ہوتے ہیں اور ہر قسم کی لغزش سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے معلم خود ذات خدا ہوتے ہیں مگر بریلوی عقیدے میں انبیاء کرام علیہم السلام کو دوسرے شیطانی سے محفوظ نہیں سمجھا جاتا چنانچہ مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی بدایونی اپنی تفسیر نور العرفان میں تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

معلوم ہوا کہ کوئی شخص کسی جگہ شیطان کے دوسرے سے محفوظ نہیں آدم علیہ السلام مقبول بارگاہ تھے اور جنت محفوظ مقام تھا مگر وہاں داؤ مار دیا لہذا ایسی جگہ نہ جاؤ اللہ سے پناہ مانگتے رہو اپنے کو شیطان سے محفوظ نہ جانو یہ بھی معلوم ہوا کہ دوسرے انبیاء کرام کو بھی ہو سکتا ہے ہاں ان سے گناہ یا بد عقیدگی سرزد نہیں ہو سکتی۔

(تفسیر نور العرفان ۲۳۱، حاشیہ نمبر ۱۱۔ طبع اول)

قارئین محترم! مندرجہ بالا عبارت میں یہ تاویل تو ہو سکتی تھی کہ حضرت آدم علیہ السلام اس وقت تک مقام نبوت پر فائز نہ ہوئے تھے اور حضرت آدم علیہ السلام کے اس واقعہ خاص کو تمام انبیاء کرام علیہ السلام کیلئے ایک اصول بنا کر ان میں سے کوئی بھی دوسرے شیطانی سے محفوظ نہیں رہا یہ ہرگز صحیح اور درست نہیں اور بریلویوں نے تو اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی پیروی میں تمام انبیاء کرام علیہ السلام کی طرف دوسرے شیطانی کی نسبت کر کے کھلم کھلا توہین انبیاء کرام کا ارتکاب کیا ہے۔ بس بریلویوں سے تو ایسی ہی خدمت دین کی توقع خوب ہے ایسے ہی بریلوی اپنے خلاف شرع عقائد میں یوں بے لگام ہو چکے ہیں کہ انہیں ذرہ برابر خوف خدا نہیں جیسا کہ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی شان میں بھی شدید توہین کا ارتکاب کیا ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے کفار کے مبلغ ہرگز نہ تھے نہ آپ نے کبھی کفر کی تبلیغ کی آپ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبلغ تھے مگر افسوس صد افسوس کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے پیروکار مفتی احمد یار خان نعیمی سبھرائی بریلوی بدایونی نے اپنی تفسیر نور العرفان میں حضرت نوح علیہ السلام کی شان اقدس میں توہین کر ڈالی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کی شان میں توہین

چونکہ نوح علیہ السلام سب سے پہلے کفار کے مبلغ ہیں۔

(تفسیر نور العرفان صفحہ: ۸۶۳۔ حاشیہ نمبر ۱۱۔ طبع اول)

حضرات گرامی! اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتہم کا بنیادی عقیدہ ہے کہ نبی

ورسول نے پلک جھپکنے کے برابر بھی کبھی کفر یا شرک نہیں کیا نہ نبوت سے پہلے اور نہ ہی نبوت ملنے کے بعد

کفر و شرک سے ہمیشہ انبیاء کرام علیہ السلام ہمیشہ سے محفوظ رہے ہیں۔ کیونکہ اس مقدس گروہ کے معلم خود

خدا تعالیٰ ہیں وہ کفار کے مبلغ کیسے ہو سکتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح علیہ السلام پہلے نبی

ہیں کہ جن کو رسالت سے سرفراز کیا گیا اور ایسے نفوس قدسیہ اپنے پیشرو رسول کی تعلیمات کے مبلغ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی اور کلام کیلئے منتخب کیا ہو اور صحیح مسلم شریف کی روایت باب شفاعت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت ہے کہ جس میں یہ صراحت موجود ہے:

﴿النوح انت اول الرسل الى الارض﴾

(ترجمہ) اے نوح تم زمین پر پہلے رسول ہو (جنہیں مستقل شریعت دی گئی)۔

آخر کار اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت قدیرہ کے مطابق انسانوں کی رہنمائی و ہدایت کیلئے اُسی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید خالص اور اللہ واحد کی عبادت کرنے کی تلقین شروع فرمائی تو قوم کا جاہل طبقہ حضرت نوح علیہ السلام کو ستانے اور زرد و کوب کرنے کے درپے ہو گیا اور امراء و رئیس قوم نے تکذیب و تحقیر کا شعار اختیار کر لیا اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا کہ میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تم کو معلوم نہیں اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِهٖ ۚ اِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ (سورۃ الاعراف پارہ ۸ آیت نمبر ۵۹)

(ترجمہ) البتہ تحقیق ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں میں تمہارے حق میں ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

لیکن بریلوی اس حکم خدا کے مقابلہ میں حضرت نوح علیہ السلام کو کفار کا مبلغ بنانے پر تلے ہوئے ہیں اور یہ بریلوی عقیدہ تو قرآن مجید کے ارشاد کے مقابلے میں سراسر غلط اور باطل ہے۔

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی شان اقدس میں شدید توہین

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ شیطان رسول اللہ ﷺ کی سی آواز نکال سکتا ہے چنانچہ مفتی احمد یار خاں نعیمی
سجراتی بریلوی بدایونی اپنی کتاب مواعد نعیمیہ میں تحریر فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

حضور ﷺ کی یہ صفت خاص ہے آپ کا ہم شکل کوئی نہیں بن سکتا ورنہ لوگ حضرت سلیمان علیہ السلام
اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ہم شکل بن گئے البتہ شیطان اپنی آواز حضور ﷺ کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے
جیسا کہ سورۃ والنجم شیطان نے حضور ﷺ کی طرح پڑھ دی۔

(مواعد نعیمیہ حصہ اول صفحہ ۱۲۲ طبع اول مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

مندرجہ بالا عبارت میں بریلویوں نے عامۃ المسلمین کو یہ غلط تاثر دیا ہے کہ شیطان حضور ﷺ کی
آواز کے مشابہ اپنی آواز کو نکال سکتا ہے العیاذ باللہ۔ اور لوگوں کو دھوکہ وغیرہ بھی دے سکتا ہے گویا کہ حضور
ﷺ ہی بول رہے ہیں جیسا مفتی صاحب نے دلیل پیش کی ہے کہ جیسا کہ سورۃ والنجم شیطان نے حضور ﷺ
کی طرح پڑھ دی۔ العیاذ باللہ۔

حضرات گرامی! مذہب اسلام کا یہ طے شدہ اصول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر پہلو کے
اعتبار سے بے مثل صفات رکھتے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان رسول اللہ ﷺ کی سی آواز نکال سکے اور وہ
بھی تلاوت قرآن مجید میں۔

بریلویو خدا کو کچھ تو سوچو تمہیں مرنا نہیں اس قسم کی لغویات اور وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذات گرامی کے بارے میں تو تم میدان محشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیسے جاؤ گے
اور اپنا چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے دکھاؤ گے حقیقت تو یہی ہے کہ تم اپنے خلاف شرع افعال

واقوال کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے یقیناً محروم رہو گے۔ کیونکہ بدعتی اور مشرک کو شفاعت رسول قطعاً نصیب نہ ہوگی۔ اور رسول اللہ ﷺ اور بدعتی کے مابین ایک دیوار اور پردہ حائل ہو جائیگا اور ارشاد ہوگا:۔ الک لا تدری ما احدثوا بعدک۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے۔
 انا قول سحقا سحقا لمن بدل بعدی۔ میں کہوں گا جن لوگوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی۔
 (یعنی کہ دین میں بدعات داخل کر دیں) ان سے دوری ہو دوری ہو۔

حضرات گرامی! بریلویوں کو تو اسلامی عقیدہ یہی رکھنا چاہیے کہ جس طرح شیطان رسول اللہ ﷺ کی شکل نہیں بنا سکتا تو اسی طرح وہ رسول اللہ ﷺ کی آواز بھی نہیں بنا سکتا حق تعالیٰ نے شیطان ملعون کو یہ ہرگز طاقت نہیں دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اپنی آواز بنا سکے یہ بریلوی عقیدے کی وسعت ظرفی ہے کہ انہوں نے بڑی جرأت سے یہ بات لکھ دی کہ شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مشابہ اپنی آواز کر سکتا ہے معاذ اللہ تعالیٰ لیکن بریلویت کا یہ عقیدہ فرمان رسول اللہ ﷺ کے سراسر خلاف ہے۔

حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ پر سنگین الزام

رضا خانی مؤلف نے فخر المحدثین استاذ العلماء حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب البراہین القاطعہ علی غلام الانوار الساطعہ مطبوعہ انڈیا صفحہ: ۱۲۸۔ کی مندرجہ ذیل عبارت کا کلمہ خیانت اور بددیانتی سے نقل کر کے پھر اس پر ایسا مکروہ اور گھناؤنا تبصرہ کر ڈالا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کو کرشن کہنیا کے جنم دن منانے کے ساتھ تشبیہ نقل کر دی جو کہ سراسر خلاف شرع فعل ہے۔

رضا خانی مؤلف کی خیانت

جس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال مناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹمہرا اور خود یہ حرکت

قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بھی بڑھ کر ہوئے۔

(بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ: ۲۵، طبع دوم)

مندرجہ بالا خیانت اور بددیانتی پر مبنی حوالہ رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ: ۱۲۵، کے علاوہ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۴۹ اور ۳۵۷ پر بھی نقل کیا ہے رضا خانی مؤلف کا یہ بے بنیاد دعویٰ اور حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ پر سنگین الزام تراشی ہے رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب میں یوں ہی اوراق کے اوراق سیاہ کیے ہیں جن میں حقیقت نام کی کوئی چیز نہیں پائی جاتی جیسا کہ اس رضا خانی مؤلف نے فخر المحدثین استاذ العلماء حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اس بے بنیاد بات کی غلط طور پر نسبت کر دی کہ انہوں نے اپنی کتاب البراہین القاطعہ علی غلام الانوار الساطعہ مطبوعہ انڈیا صفحہ ۱۴۸ کی طویل عبارت سے اپنے ناپاک مقصد کو پورا کرنے کیلئے خیانت و بددیانتی پر مبنی ادھوری عبارت نقل کر دی چنانچہ رضا خانی مؤلف کی نقل کردہ ادھوری اور بے بنیاد خیانت پر مبنی عبارت ملاحظہ فرمائیں :- تاکہ آپ پر یہ بات بھی واضح ہو جائے کہ یہ رضا خانی بریلوی فرقہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مقدس نام پر آئے دن علماء اہلسنت دیوبند پر کچھڑا چھالتے رہتے ہیں۔

چنانچہ رضا خانی مؤلف کی بے بنیاد عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

یہ ہر روز اعادہ ولادت (حضور) کا مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔

(بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ: ۳۵۷)

قارئین محترم! رضا خانی مؤلف نے اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے خاص مشن کے تحت البراہین

القاطعہ علی غلام الانوار الساطعہ کے مصنف فخر المحدثین استاذ العلماء حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ

اللہ علیہ پر بہتان عظیم باندھا ہے کیونکہ حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں امام المحدثین

استاذ المفسرین حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ اور قطب الاقطاب فقیہ اعظم محدث اعظم امام

ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ دونوں کا فتویٰ اپنی کتاب میں نقل کیا جس فتویٰ کی طویل ترین عبارت ۷۳ سطور پر مشتمل تھی یعنی کہ فتویٰ کی عبارت صفحہ ۱۴۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۰ پر جا کر ختم ہوتی ہے تو اس طویل ترین عبارت کو چھوڑ دیا اور خیانت و بددیانتی اور کذب بیانی والے پہلو کو یوں اختیار کیا کہ صفحہ ۱۴۸ سے ایک نامکمل عبارت کا ٹکڑا رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۵ پر اور پھر وہی عبارت کا ٹکڑا ۲۴۹ پر اور پھر وہی عبارت کا ٹکڑا اپنی کتاب میں صفحہ ۳۵۷ پر بھی نقل کر دیا اور علماء اہلسنت دیوبند پر گستاخ رسول ہونے کا بہتان عظیم باندھ دیا وغیرہ لیکن رضا خانی مؤلف کا مندرجہ بالا بے بنیاد دعویٰ اور سنگین الزام کا جواب خود فخر المحمد ثین استاذ العلماء حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے علماء اہلسنت دیوبند کی مصدقہ اور معتبر کتب المہند علی المفند یعنی عقائد علماء اہلسنت دیوبند میں تفصیل سے جواب دیا ہے ملاحظہ فرمائیں کہ رضا خانی مؤلف کا علماء اہلسنت دیوبند کے خلاف بے بنیاد اور سنگین الزام کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:-

فخر المحمد ثین استاذ العلماء حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا دندان شکن جواب ملاحظہ فرمائیں

المَهْدَى عَلَى الْمَفْذَرِ عَقَائِدُ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ دُونَ

﴿۶۵﴾

تأليف

فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہانپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۲۶ھ

بإضافہ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
مضمرہ مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی مدظلہم

○

تصدیقات قدیمہ و جدیدہ
مع مقدمہ
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

○

مکتبہ مملکت

۱۶۔ اردو بازار ○ لاہور

فون: ۲۳۲۶۹۰

السؤال الواحد والعشرون

اکیسواں سوال

اقولون ان ذکر ولادته صلی اللہ علیہ وسلم مستحب شرعاً من البدعات الحیث المعروفة ام غیر ذلك۔

کیا تم اس کے فائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرفاً تہجیر سینہ حرام ہے یا اور کچھ؟

الجواب

حاشا ان يقول احد من المسلمين فضلا ان نقول نحن ان ذکر ولادته الشريفة عليه الصلوة والسلام بل و ذکر غبار رماله و بول حماره صلی اللہ

جواب

حاشا کہ ہم تو کیا کرنی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جویں کے غبار اور آپ کی سناری کے گوسے کے میٹھاں کا ذکر بھی تہجیر و بدعت سینہ یا طوام

علیہ وسلم مستفیج من البدعات الیہ
 المحیوة فالاحوال التي لها ادنی تعلق
 برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرها
 من احب المذہبات واعلی المستحبات
 عندنا سواء کان ذکر ولادته الشریفۃ او
 ذکر بولہ وبراۓ وقیامہ وعودہ ونوبہ
 ونہیہ کما هو معبر فی رسالتنا المسماة
 بالبراہین القاطعة فی مواضع شتی منها
 وفی فتاوی مشائخنا رحمہم اللہ تعالی
 کما فی فتوی مولانا احمد علی المحرر
 البہار نفوری تلمیذ الشاہ محمد اسحق
 الدہلوی ثم المہاجر المکی نقلاً مترجماً
 لتکون غونة عن الجمع شل هو رجمہ
 اللہ تعالی عن مجلس المیلاد بای طریق
 یجوز وبای طریق لایجوز فلجاب بان
 ذکر الولادة الشریفۃ لیس نارسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بروایات صحیحۃ فی
 اوقات خالیۃ عن وظائف العبادات
 التواجبات وبکیفیات لم تکن مخالفة عن
 طریقۃ الصحابة واهل القرون الثلاثة
 المشہورہا بالخیروبالاعتقادات التي
 کہ وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے
 نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ مستحب
 ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے ہل براز
 نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا
 تذکرہ ہر جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ
 میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے شاہ
 کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحق
 صاحب دہلی مہاجر کی کے شاگرد مولانا احمد علی
 محدث سہارنپوری کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کر
 کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا غور
 بن جائے مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ
 مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز ہے اور
 کس طریقے سے ناجائز تو مولانا نے اس کا یہ
 جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
 شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں
 جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں ان کیفیات
 سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلاثہ کے
 طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی
 شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں
 سے جو شرک و بدعت کے موجب نہ ہوں ان آداب

موهمة بالشرك والبدعة وبالآداب
التي لم تكن مخالفة عن سيرة الصحابة
التي هي مصداق قوله عليه السلام ما انا
عليه واصحابي وفي مجالس خالية عن
المنكرات الشرعية موجب للخير والبركة
بشرط ان يكون مقرونا بصدق النية
والاخلاص واعتقاد كونه داخل في جملة
الاذكار المحسنة المندوبة غير مقيد بوقت
من الاوقات فاذا كان كذلك لا نعلم
احدا من المسلمين ان يحكم عليه بكونه
غير مشروع او بدعة الى اخر الفتوى فعلم
من هذا اننا لا ننكر ذكر ولادته الشريفة
بل ننكر على الامور المنكرة التي انقضت
معها كما مشفقوها في المجالس المولوية
التي في الهند من ذكر الروايات الواهيات
الموضوعة واختلاط الرجال والنساء و
الاسراف في ايقاد الشموع والقرينات و
اعتقاد كونه واجبا بالطن والسب و
التكدير على من لم يحضر معهم مجلسهم و
غيرها من المنكرات الشرعية التي لا يكاد
يوجد خاليا منها فلو خلا من المنكرات

کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف
ہوں، جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی
کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ
سے خالی ہوں بسبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ
صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے
کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکارِ حسنہ کے ذکر
حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں
جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی
اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دیکھا
اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ولادت شریفہ کے
شکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جس
کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے
مولود کی مجلس میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ
واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں۔
مردوں مردوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ چراغوں کے
روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی
ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ
ہوں اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ
اور منکرات شرعیہ میں جن سے شاید ہی کوئی مجلس
میلہ و خالی ہو پس اگر مجلس مولود منکرات سے خالی
ہو تو ماشاء کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ

حاشا ان نقول ان ذكر الولادة الشريفة
منكر وبداعة وكيفية يظن بمسلم هذا
القول الشنيع فهذا القول علينا ايضا
من افتراءات الملاحدة الدجالين
الكنابين حذرهم الله تعالى ولعنهم
بر او بجرا سهلا وجبلا

ناما ز اور بدعت ہے اور ایسے قول شیخ کا
کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا ہے
پس ہم پر یہ بہتان بھڑٹے مجدد و بالوں کا افتراء
نہیے۔ خدا ان کو رسوا کرے اور طعن کرے
خشکی و تری، نرم و سخت زمین میں۔

السؤال الثاني والعشرون باليسواو سوال

هل ذكرتم في رسالته ما ان ذكر ولادته
صلى الله عليه وسلم كجند اسٹی کہ ہم
ام لا؟

کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ
حضرت کی ولادت کا ذکر کنہیا کے جہم اسٹی
کی طرح ہے یا نہیں؟

الجواب جواب

هذا ايضا من افتراءات الدجالين
المتدعين علينا وعلى اكابرنا وقد بينا
سابقا ان ذكره عليه السلام من احسن
المنذوبات وافضل المنقبات فكيف
يظن بمسلم ان يقول معاذ الله ان
ذكر الولادة الشريفة مشابه بفعل
الكفار وانما اختبروا هذا الفرية عن

یہ بھی مبتدعین و دجالوں کا بتائی ہے جو ہم پر اور
ہمارے بڑوں پر باذع ہے ہم پہلے بیان کیے
ہیں کہ حضرت کا ذکر ولادت مستحب اور افضل نہیں
مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا
ہے کہ معاذ اللہ یہ کہے کہ ذکر ولادت شریفہ
فعل کنہا کے مشابہ ہے پس اس بہتان کی بندش
مولا نا گشت گوی قدس سرہ کی اس عبارت سے

عبارة مولانا الکنکوی قدس اللہ سرہ
 العزيز التي نقلناها في البراهين على صحة
 ۱۳۱، وحاشا الشيخ ان يتكلم ومرادة
 بعيدا بمرحل عما نسبوا اليه كما سيظهر
 عن ما نذكره وهي تنادي بأعلى نداء ان
 من نسب اليه ما ذكره كذاب مفتر و
 حاصل ما ذكره الشيخ رحمه الله تعالى
 في بحث القيام عند ذكر الولادة الشريفة
 ان من اعتقاد قدم روحه الشريفة من
 عالم الارواح الى عالم الشهادة ويتيقن
 بنفس الولادة السنية في المجلس المولود
 فاعمل ما كان واجبا في الساعة الولادة
 الماضية الحقيقية فهو محظي متشبه
 بالمجوس في اعتقادهم قول معبودهم
 المبرون (بكنهيا) كل سنة ومعايلهم
 في ذلك اليوم ما عول به وقت ولادة
 الحقيقية او متشبه بروافض الهند في
 معايلهم بتدنا الحسين واتباعه من شهداء
 كربلاء رضي الله عنهم اجمعين حيث يأتون
 بحكاية جميع ما فعل معهم في كربلاء يوم
 قولوا فعلا فينبون النعش و

کی گئی ہے جس کو ہم نے برآہین کے منوالہام
 پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واپسیت
 بات فرمادیں۔ آپ کی مراد اس سے کہ میں
 دور ہے جو آپ کی طرف منسوب ہوا چنانچہ
 ہمارے بیان سے مغرب معلوم ہو جائے گا
 اور حقیقت حال پکار اٹھے گی کہ جس نے اس
 مضمون کو آپ کی طرف نسبت کیا وہ جوڑا منسوی
 ہے۔ مولانا نے ذکر ولادت شریفہ کے وقت
 قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے اس کا
 حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت
 کی روح پُر فتوح عالم اور اس سے عالم دنیا کی طرف
 آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے
 وروح کا یقین رکھ کر وہ بتا دے کہ جو واقعی ولادت
 کی گزشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا، تو یہ
 شخص غلطی پر یا رعبوس کی مشابہت کرتا ہے
 اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنہیا کی
 ہر سال ولادت مانتے اور اس دن وہی برتاؤ
 کرتے ہیں جو کنہیا کی حقیقت ولادت کے
 وقت کیا جاتا اور یا روافض اہل ہند کی مشابہت
 کرتا ہے۔ امام حسینؑ اور اُن کے تابعین شہداء
 کربلا رضی اللہ عنہم کے ساتھ بتاؤں میں کہ کربلا میں

الکفن والقبور ویدقنون فیها ویظہرون
 لعلام الحرب والقتال ویصبغون الثیاب
 بالماء وینوحون علیها وامثال ذلک من
 الخرافات کما لا یخفی علی من شاهد
 احوالہم فی ہذا الدیار ونص عبارتہ
 المتعریۃ مکنذا واما توجیہ (رای القیام)
 بقیام روحہ الشریفۃ صلی اللہ علیہ وسلم
 من عالم الارواح الی عالم الشہادۃ
 فقیومون تعظیما لہ فہذا ایضا من خفاہم
 لان ہذا الوجه یقتضی القیام عند
 تحقق نفس الولادۃ الشریفۃ ومتی
 تکرر الولادۃ فی ہذہ الایام فہذہ
 الاعادۃ للولادۃ الشریفۃ مسائلۃ یفعل
 جوس الہند حیث یاتون بعین حکایتہ
 ولادۃ معبودہم (کنہیا) او مماثلۃ
 للراض الذین ینقلون شہادۃ اہل
 البیت رضی اللہ عنہم کل سنۃ (ای فعلا
 وعسلا) فمعاد اللہ ما فعلہم ہذا حکایتہ
 للولادۃ المنیفۃ الحقیقۃ وہذہ الحریکہ
 بلا شک وشبہۃ حریۃ باللوم والحریۃ
 والفسق بل فعلہم ہذا یشیروا علی
 بھی ساری ابن باقر کی نقل آتاتے ہیں جزو
 وفعلا عاشر اسکے دن میدان کربا میں انھیں
 کے ساتھ کیا گیا چنانچہ نعش بناتے، کھناتے اور
 قبر رکھ کر دفناتے ہیں جنگ قتال کے جھڑپے
 چڑھاتے، کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر
 نوے کرتے ہیں اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں
 جیسا کہ ہر وہ شخص آلاہ ہے جس نے مہاتے ملک
 میں ان کی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت
 کی اصل عربی یہ ہے: — قیام کی یہ وجہ بیان
 کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت
 کی جانب تشریف لاتی ہے پس حاضرین مجلس اس
 کی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں یہ بھی برفرق
 ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کے وقت
 کھڑے ہو جانے کو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ
 ولادت شریفہ بار بار ہوتی نہیں پس ولادت شریفہ
 کا اعادہ یا سہ روزوں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ
 اپنے معبود کنہیا کی اہل ولادت کی پوری نقل آتے
 ہیں یا راضیوں کے مشابہ کہ ہر سال شہادت
 اہل بیت کی ترقو وفعلا تصریر کھینچتے ہیں، پس
 ساد اللہ بہ تمیز کا فعل واقعی ولادت شریفہ کی
 نقل ہی گیا اور یہ حرکت بیکٹ شہادت کے قابل

فعل اولئك فانهم يفعلونه في كل عام مرة واحدة وهؤلاء يفعلون هذه المزخرفات الفرضية متى شاءوا وليس لهذا نظير في الشرع بان يفرض امر ويعامل معه معاملة الحقيقة بل هو محرم شرعاً اه فانظروا يا اولي الاباب ان حضرة الشيخ قدس الله سره العزيز انما انكر على جهلاء الهند للمعتدين منهم هذه العقيدة الكاسدة الذين يقومون لمثل هذه الخيالات الفاسدة فليس فيه تشبيه لمجلس ذكر الولادة الشريفة بفعل المجوس والروافض حاشا اكابرنا ان يتفوهوا بمثل ذلك ولكن الظلمين على اهل الحق يفترون و بايات الله يبحدون -

اور حرمت و فسق ہے بلکہ ان کا یہ فعل ان کے فعل سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار فعل اتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کر گزرتے ہیں اور شریعت میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کر کے اس کے ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل شرعاً حرام ہے الخ — پس اے صاحبانِ تحمل غور فرمائیے شیخ قدس سرہ نے تو ہندی جاہلون کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے کہ جو ایسے وابیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر وادت شریفہ کو ہٹا یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی۔

حاش کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں، لیکن ظالم لوگ اہل حق پر افتراء کرتے ہیں اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

رضا خانی مؤلف کی رضا خانی حرکت

رضا خانی مؤلف اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تعلیمات رضا پر عمل کرتے ہوئے
 البراہین القاطعہ علی ظلام الانوار الساطعہ مطبوعہ انڈیا کے صفحہ ۵ کی عبارت جس کا تعلق حضرت شیخ
 عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اسکو بھی نقل کرنے میں بھی علماء اہلسنت دیوبند کو مجرم ٹھہرایا اور
 عبارت نقل کرنے میں خیانت سے کام لیا جبکہ اسی عبارت میں ہی جواب مرقوم ہے اللہ تعالیٰ نے رضا خانی
 بریلویوں کو اتنی بھی توفیق نہیں بخشی کہ دیکھ کر ہی عبارت کو خوف خدا کرتے ہوئے دیانت داری سے نقل کریں
 رضا خانی مؤلف کی خیانت سے نقل کردہ یہ عبارت بھی ملاحظہ فرمائیں:

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

(بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ ۱۳۲ طبع دوم)

نوٹ: مندرجہ بالا عبارت رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۲ کے علاوہ اپنی کتاب کے
 صفحہ ۳۳۹ پر بھی نقل کی ہے مندرجہ بالا عبارت جیسا کہ مذکور ہے رضا خانی بریلویوں نے اپنی سینہ زوری
 سے فخر المحمدین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر دی جو کہ سراسر الزام اور
 بہتان عظیم ہے چنانچہ رضا خانی مؤلف کو مندرجہ بالا بے بنیاد سنگین الزام کا تفصیلی دندان شکن جواب دیتے
 ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

براہین قاطعہ کی عبارت پر اعتراض کا منہ توڑ جواب

رضا خانی مؤلف نے براہین قاطعہ کی عبارت پر فرسودہ اعتراض یہ کیا ہے کہ صاحب براہین قاطعہ نے
 نقل کرنے میں خیانت کی ہے حالانکہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اشع
 اللمعات شرح مشکوٰۃ فارسی میں اس روایت کو نقل کیا ہے جس کو حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ

علیہ نے اپنی کتاب میں من و عن نقل کیا ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں حالانکہ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ تو صرف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اجماعہ اللمعات شرح مشکوٰۃ فارسی سے صرف اور صرف ناقل ہیں نہ کہ صاحب عبارت ہیں مگر رضا خانی بریلوی منہاج کے مطابق ناقل عبارت کو بہت بڑا اصل مجرم سمجھا گیا ہے تو پھر یہ بھی فرمائیں کہ صاحب عبارت کے لیے کوئی سزا تجویز فرمائیں گے اور پھر صاحب عبارت پر کونسا فتویٰ صادر کریں گے؟

اب آخر پر ہم رضا خانی مؤلف کو یہ ثبوت پیش کرتے ہیں کہ فخر المحدثین استاذ العلماء حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ پر تم نے بے بنیاد سنگین الزام لگا دیا جسکو رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۲، ۳۳۹ پر بھی نقل کیا ہے

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم حاصل نہیں۔

(بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ: ۳۳۹ طبع دوم)

حضرات گرامی! حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ تو صرف ناقل ہیں صاحب عبارت ہرگز نہیں ہیں نقل کرنے میں رضا خانی بریلوی اس قدر غیظ و غضب میں آ گئے کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کردہ روایت کو حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ لگا دیا یہ ہیں اپنے کو عاشق رسول کہنے والے۔

حضرات گرامی! رضا خانی مؤلف کی سینہ زوری پر ہم اس کو اس کے ہم عقیدہ بریلوی مولوی کی شہادت پیش کرتے ہیں ذرا توجہ سے پڑھیے اور پھر رضا خانی مؤلف کی حالت پر بھی افسوس کیجئے کہ یہ کیا بریلوی جماعت کا مولوی ہے کہ جس کو قطعاً خوف خدا نہیں ہے۔ علاوہ ازیں رضا خانی بریلویوں اور بالخصوص رضا خانی مؤلف کا علماء اہلسنت دیوبند پر سنگین الزام کا دندان شکن جواب از محقق العصر فاضل جلیل رئیس المناظرین مجاہد اسلام حسام بے نیام لاء عدائے اسلام سیف حقانی حضرت علامہ محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم کے فیصلہ کن مناظرہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

براہین قاطعہ پر چوتھا اعتراض | چوتھا اعتراض یہ تھا کہ صاحب براہین نے نقل میں
اور اس کا جواب | خیانت کی، اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے

خاں صاحب کی ذریت ہمیں معاف فرمائے یہاں ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ چونکہ وہ
خود اس قسم کی کارروائیوں کے عادی تھے۔ اس لیے انھوں نے دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھا
لیکن ان کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ ان باتوں کی ضرورت صرف اہل باطل کو پیش آتی ہے۔
حق پرستوں کو اس کی حاجت نہیں، مگر چونکہ خاں صاحب کا یہ اعتراض بھی موضوع تکفیر سے
غیر متعلق ہے۔ اس لیے اس کے جواب میں بھی یہاں ہم مختصار ہی سے کام لیں گے۔

دیکھنا یہ ہے کہ اس موقع پر صاحب براہینؒ کے الفاظ کیا ہیں؛ ملاحظہ ہو، صفحہ ۵
کی ساترین سطریں فرماتے ہیں :

”اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔“

یہاں صاحب براہینؒ نے شیخ کی کسی خاص کتاب کا نام نہیں لیا ہے پس اگر شیخ
کی کسی ایک کتاب میں بھی یہ روایت بغیر حرج و تردید مذکور ہو تو صاحب براہین کا حوالہ
بالکل صحیح ہے اور یہ سمجھا جائیگا کہ انھوں نے وہیں سے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد ملاحظہ ہو
مشکوٰۃ المصابیح باب صفۃ الصلوٰۃ کی فصل ثالث کے اخیر میں ذیل کی حدیث درج ہے :

عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فی رسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو (ایک

موخر الصفوف رجل فاساء الصلوٰۃ دفع ظہر کی ناز پڑھائی اور پچھلی صفوں میں

فناداه رسول الله صلى الله عليه
 ایک شخص تھا جس نے ناز اچھی طرح نہیں
 وسلم يا فلان الا تتقى الله الاترى
 پڑھی۔ پس جب سلام پھیر دیا تو رسول خدا صلی
 كيف تصل انكم ترون انه يخفى
 اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکارا کہ اے فلاں نے
 على شيء مما تصنعون والله اني
 کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے
 لا اري من خلفي كما اري من بين
 کہ تم کیسے ناز پڑھتے ہو؟ تم سمجھتے ہو کہ جو کچھ
 یدئی (رواہ احمد)
 تم کرتے ہو اُس میں سے کوئی بات تم پر پوشیدہ
 رہتی ہے۔ خدا کی قسم! میں اپنے پیچھے کے (گوں کو اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے
 والوں کو)۔ (روایت کیا اس کو امام احمد نے)

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ اشقۃ اللغات
 سفر ۲۹۲ پر ارقام فرماتے ہیں :

ہاں کہ ایں دیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ و
 جان کہ دیکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 آکر واصحابہ وسلم از پس و پیش بطریق خرق
 آگے اور پیچھے سے بطور خرق عادت تھا، وہی
 عادت بود بوحی یا بالہام و گاہ مجلس بود
 یا الہام سے اور کبھی کبھی تھا، نہ ہمیشہ۔ اور اس
 نہ دائم و مؤید آن است آنچه در خبر آمدہ
 کی تا بعد اس حدیث سے ہوتی ہے کہ جب آنحضرت
 است کہ چون ناقد آنحضرت گم شد و
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی مبارکہ ہو گئی اور یہ
 دریافت کر گرفتار منافقان گشتند کہ
 یہ معلوم ہوا کہ کہاں گئی۔ تو منافقوں نے کہا کہ
 محمدی گوید کہ خبر آسمان می رسانم و نمی دانند
 محمد (علیہ السلام) کہتے ہیں کہ میں آسمان

کہ ناقہ اوکجا است۔ پس فرمود آنحضرتؐ کی خبر دیتا ہوں اور ان کو کچھ خبر نہیں کہ ان کی ناقہ
واللہ من نمی دانم مگر اُنچہ بیاناندر پڑ گوارہ کہاں ہے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
من کنوں بنمود مرا پروردگار من کہے فرمایا کہ قسم اللہ کی میں نہیں جانتا مگر وہ کہ میرے
در بابے چنین و چنان است و ہمارے پدردگار نے مجھ کو بتلادیا ہے۔ اب سیکر پڑ گوارہ
در شاخ درختے بند شدہ است و نیز نے مجھ کو دکھا دیا ہے کہ وہ ظالم جگہ ہے اور
فرمودہ است کہ من بشر من نمی دانم کہ در اس کی ہمارا ایک درخت کی شاخ میں بنتی ہوئی
پس راس دیوار چسبیت یعنی بے دانیڈان ہے اور یہ بھی حضورؐ نے فرمایا ہے کہ میں بشر ہوں
حق سبحانہ۔ میں نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے یعنی

(اشۃ اللغات جلد اول صفحہ ۲۰۹) بے بتلائے حق سبحانہ کے :-

یہاں شیخ نے اس روایت کو نقل فرمایا اور کوئی جرح نہیں فرمائی لہذا حضرت
مولانا خلیل احمد صاحب علیہ الرحمۃ کا حوالہ بالکل صحیح ہوا۔ بلکہ غور کیا جائے تو شیخ کی اس عبارت
سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ روایت ان کے نزدیک قابل اعتبار ہے۔ کیونکہ یہاں اس کو
شیخ نے اپنے دعوے کی تائید میں پیش کیا ہے اور شیخ کی ثقاہت سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی
روایت کو باطل محض سمجھتے ہوئے اپنے دعوے کی تائید میں پیش کریں۔ پس مقام تائید میں
شیخ کا اس روایت کو نقل فرمانا صریح دلیل اس کی ہے کہ یہ اُن کے نزدیک مستبر ہے۔ اب رہا
یہ سوال کہ شیخ نے مدارج النبوة میں ایک جگہ اسی روایت کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کی
کوئی اصل نہیں سوا کہ اس سوال کا جواب ہمارے ذمہ نہیں۔ مگر تاہم ناظرین کے ذہن خلجان

کے لیے اس کے متعلق بھی کچھ مختصر عرض کرتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مشہور محتاط اور متشدّد محدث حافظ ابن جزری (حدیث کے بارے میں جن کی غیر معمولی احتیاط اور حد اعتدال سے بڑھا ہوا تشدد اہل علم کو معلوم ہے) نے اس روایت کو اپنی بعض کتابوں میں بلا اسناد کے نقل فرمایا ہے اور ان جیسے محتاط ناقد بصیر محدث کا کسی روایت کو بغیر حرج کے نقل کرنا اس کے مستبر ہونے کی کافی دلیل ہے۔ اور اسی وجہ سے شیخ علیہ الرحمۃ نے روایت کو مستبر سمجھا اور اشعة اللغات کی مذکورہ بالا عبارت میں اپنے دعوے کی تائید میں شہس کر دیا۔ مگر چونکہ اس روایت کی اسناد منقول نہیں، اس لیے مدارج النبوة میں ایک جگہ یہ بھی فرمادیا کہ ”اس کی کوئی اصل نہیں، یعنی اسناد نہیں۔ اس طرح شیخ کے کلام کا تعارض بھی دفع ہو جاتا ہے اور کوئی اشکال بھی باقی نہیں رہتا۔ اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا کلام بھی اس روایت کے متعلق بظاہر اسی طرح متارض ہے چنانچہ قسطلانیؒ ”مراہب لدنیہ میں حافظ بخاریؒ کی ”مقاصد حسنہ“ سے ناقل ہیں کہ:

حدیث ما اعلم ما خلف جدارى هذا یہ حدیث کہ میں نہیں جانتا جو میری اس دیوار کے
قال شیخنا شیخ الاسلام ابن حجر ”مجھے ہے“ ہمارے شیخ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر
لا اصل له قلت ولكن قل في تلخیص اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”اس حدیث کی اصل نہیں
تخریج احادیث الرافعی عند قوله فی میں کتابوں کے مگر تخریج احادیث الرافعی کی تلخیص میں
الخصائص ویلی من وراء ظہرہ کا خصائص کے بیان میں اس کے اس قول کے پاس کہ
یولی من قد امه هوفی الصبیحین و ”اور آپ دیکھتے تھے اپنے پس پشت جس طرح دیکھتے تھے

غیرهما من حدیث انس وغیرہ و اپنے آگے خود انھی (حافظ ابن حجر) نے فرمایا ہے کہ
 الاحادیث الواردة بذالك مقبولة یہ حضرت انس وغیرہ سے صحیحین اور ان کے علاوہ دوسری
 بحالة التسلوة و بذالك يجمع بينہ کتب حدیث میں مروی ہے اور جن احادیث میں مندرج
 و بین قوله عليه السلام لا اعلم ما (یعنی حضرت انس کا پس پشت کی چیزیں کو دیکھنا) وارد
 و آرجداری هذا انتهى و هذا ہوا ہے وہ نادر کی حالت کے ساتھ مقید میں اور اس تعبیر
 مشعر بو و ردة سے تطبیق ہو جاتی ہے اس میں اور حضور علیہ السلام کے

فرمان میں کہ : " میں نہیں جانتا اس کو جو میری اس دیکھار کے پیچھے ہے۔"

ختم ہوا (کلام حافظ ابن حجر کا، اس کے بعد حافظ سنواری فرماتے ہیں کہ) اور (ہمارے شیخ کے)
 اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث وارد ہوئی ہے۔

نقد زر قانی شرح مواہب میں حافظ سنواریؒ کے اس قول کے بعد فرماتے ہیں کہ :

فینا فی قوله لا اصل له فهو تناقض پس اُن کا (یعنی حافظ ابن حجرؒ کا) یہ قول ان

منہ و يمكن ان مراد لا اصل کے اس قول کے منافی ہے (جس میں انھوں نے

له معتبر لكونه ذكر بلا اسناد اس حدیث کے متعلق کہا ہے کہ) اس کی اصل نہیں

لا ان مراده بطلانه - پس یہ اُن کی جانب سے (کھلے ہوا) تناقض ہے اور

ممكن ہے کہ اس قول سے اُن کی مراد یہ ہو کہ اس حدیث کی اصل معتد نہیں۔ کیونکہ وہ بجا اسناد منقول

ہوئی ہے یہ مطلب نہیں کہ سرے سے باطل ہے۔

پس ہم نے شیخ علیہ الرحمۃ کے مدارج دالے قول کی جو توجیہ کی ہے وہ بعینہ ڈھی ہے

جو علامہ زرقانی نے حافظ ابن حجر کے کلام کی کی ہے۔

یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا، وہ شیخ کے قول اصلے ندارد کی توجیہ سے متعلق تھا اور اپنے فرائض سے زائد، ورنہ ہمارے ذمہ صرف اسی قدر تھا کہ شیخ کی کسی تصنیف سے بس اثبات کر دیتے کہ انہوں نے اس کو بلا جرح نقل فرمایا ہے۔ یہ ہمارا تبرع تھا کہ ہم نے شیخ کے طرز عمل سے روایت کا معتبر ہونا بھی ثابت کر دیا اور ان کے دونوں قول کے ظاہری تعارض کو بھی اٹھا دیا۔ **فلله الحمد والمنة !**

اور قطع نظر ان تمام چیزوں سے اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ یہ روایت معنا صحیح ہے اور بہت سی صحیح حدیثیں اس کے مستحسن کی تائید کرتی ہیں۔ چنانچہ صحیحین اور سنن نسائی میں حضرت زینب زوجہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں زکوٰۃ کے متعلق ایک سلسلہ پوچھنے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر حاضر ہوئی جب میں پہنچی تو اسی ضرورت سے ایک انصاری بی بی بھی وہاں کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ پس حضرت بھلے ہمارے پاس آئے تو ہم نے اُن سے کہا :

اُمّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مقدسہ
فاخبرہ ان امرأتین بالباب تلک میں جائیے اور ان کو اطلاع دیکیے کہ دو عورتیں دروازہ
اتجنزی الصدقة عنہما علی اذ واجہما پر کھڑی ہیں اور یہ سلسلہ دریافت کرنا چاہتی ہیں کہ
وعلی ایتام فی حجبہما ولا تخبرہ اگر وہ اپنے شوہروں اور ان قریبیوں پر جو ان کی
من یحییٰ فسأله بلال فقال له رسول پوچھیں میں نہیں صدقہ کر دی تو کیا ادا ہو جائے گا؟

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہما اور (اے بلال دیکھو) حضرت کریمت خبر دینا
 فقال امراة من الانصار و زینب کہ ہم کون ہیں۔ پس حضرت بلال نے حضورؐ سے
 فقال له ای الزینب قال امراة وہ مسئلہ اسی طرح دریافت کیا حضورؐ نے دریافت
 عبد اللہ فقال لہما اجران اجر فرمایا کہ وہ پوچھنے والیاں کون ہیں؟ حضرت بلالؓ
 القرابة و اجر الصدقة۔ نے عرض کیا کہ ایک کوئی انصاری بی بی ہیں اور ایک

زینب حضورؐ نے فرمایا کہ کون زینب؟ حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ عبداللہ بن مسعود کی بیوی —
 تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس صحت میں ان کو دو اجر ملیں گے۔ ایک صدقہ کا، ایک قرابت کا۔
 سر اگر حضورؐ کو دیوار کے پیچھے کی سب باتیں معلوم ہو جایا کرتیں تو حضرت بلالؓ سے
 نام دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہوتی؟ پس آپ کا نام دریافت فرمانا اور زینب نام معلوم
 ہونے پر یہ فرمانا کہ کونسی زینب؟ مترجہ دلیل اس کی ہے کہ آپ کو دیوار کے پیچھے کی
 بعض باتیں معلوم نہیں ہوتی تھیں۔

نیز حیات طیبہ کے اخیر دن میں حالت مرض میں حضورؐ کا اپنی جماعت کو دیکھنے
 کے لیے حجرہ مبارکہ کے دروازہ پر تشریف لانا اور پردہ ہٹا کر مسجد نبوی میں نماز پڑھنے والی
 جماعت کو دیکھنا (جس کا ذکر کتب صحاح میں ہے) اور بالخصوص آخری دن بار بار یہ فرشتہ
 فرمانا کہ اَمْسَلِ النَّاسَ؛ ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟“ حالانکہ مسجد مبارک اور حجرہ شریفہ
 میں صرف دیوار ہی مائل تھی، مترجہ دلیل اس کی ہے کہ دیوار کے پیچھے کی کچھ باتیں حضورؐ کو
 معلوم نہیں ہوئی تھیں پس اگر کسی حدیث میں یہ وارد ہوا ہو کہ قال اللہ لا ادری ما ودا
 جد ادی، هذا او كما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام (یعنی اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا

اس کو جو اس دیوار کے پیچھے ہے) تو اس میں کیا استبعاد ہے۔ بہر حال اس روایت کی معنوی صحت سے تو کسی کو بھی انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی۔

اور پھر اگر ان باتوں سے بھی قطع نظر کر لیا جائے تو یہ ہر نصف مزاج کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ صاحب براہین نے اس روایت کو علم ذاتی کی نفی کے موقع پر پیش کیا ہے کیونکہ ہم خود صاحب براہین کی تصریحات سے ثابت کر چکے ہیں کہ ان کی وہ تمام بحث علم ذاتی کے متعلق ہے تو گویا اس روایت کو انہوں نے علم ذاتی کی نفی پر محمول کیا ہے اور ہم خود مولوی احمد رضا خاں صاحب کی تصدیحات سے ثابت کر چکے ہیں کہ وہ بھی علم ذاتی کے قائل نہیں بلکہ جو شخص ایک ذرہ یا اُس سے بھی کتر سے کتر کا علم ذاتی غیر اللہ کے لیے مانے وہ ان کے نزدیک بھی کافر و مشرک ہے۔ پس اس اعتبار سے تو یہ روایت خاں صاحب کے نزدیک بھی معنی صحیح ہے اور وہ تو خود فرمایا ہے کہ ”آیات و اسناد و اقوال علماء جہن میں دوسروں کے لیے اثبات علم غیب سے انکار ہے، ان میں قطعاً یہی دو قسمیں (یعنی ذاتی یا محیط کل) مل رہی ہیں۔“ خالص الاعتقاد، صفحہ ۲۸۔

پس جب کہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کو علم ذاتی کی نفی پر محمول فرما رہے ہیں تو پھر خاں صاحب یا ان کی ذریت کے لیے کیا محمل اعتراف ہے۔

ایک بریلوی مولوی کی شہادت

چنانچہ رضا خانی مولوی محمد سعید احمد نقشبندی خطیب علی ہجویری دربار لاہور۔ تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں اس پر اس بریلوی مولوی کی شہادت بھی ملاحظہ فرمائیں کہ یہ عبارت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اور رضا خانی مؤلف کی باتوں میں رائی برابر صداقت کا نام و نشان تک نہیں ملتا آپ حضرات رضا خانی مؤلف کی خالص الزام تراشی کا جواب ان کے رضا خانی بریلوی مولوی کی تحریر سے ملاحظہ فرمائیے کہ مولوی محمد سعید احمد نقشبندی بریلوی خطیب دربار شریف حضرت علی ہجویری لاہور آستانہ عالیہ نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ فارسی کا اردو ترجمہ و حواشی تحریر کئے ہیں کہ جس کو فرید بک شال اردو بازار لاہور نے سال اشاعت ۱۹۸۳ء میں شائع کیا ہے اور جس کی دوسری جلد میں صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴ پر اس روایت کے عربی اور اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا ہے اس صفحہ کا عکس اور اس کے ناسل کا عکس بھی ملاحظہ فرمائیے تاکہ رضا خانی مؤلف کو یقین کامل ہو جائے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں وہی جانتا ہوں جس قدر اللہ مجھے بتلاتا ہے ابھی ابھی مجھے میرے پروردگار نے بتایا ہے کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے اور اسکی مہار ایک درخت کی شاخ سے ابھی ہوئی ہے یہ بھی آپ نے فرمایا میں بشر ہوں نہیں جانتا کہ دیوار کے پیچھے کیا ہے یعنی خدا تعالیٰ کے بتلائے بغیر نہیں جانتا۔

(اشعۃ اللمعات جلد دوم صفحہ ۱۸۳۔ مطبوعہ لاہور)

چنانچہ عکس ملاحظہ فرمائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسوں
 اُسے لے لو اور جس سے منع کریں اسے باز رہو (القرآن حکیم)

شرح مشکوٰۃ

جلد دوم

شرح مشکوٰۃ

تصنیف مفید
 عارف باللہ شیخ محقق حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و حاشی

علامہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی مدظلہ العالی

خلیفہ جامع برہنہ حضرت امام محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور
 دکن پاکستان نئی دہلی

ناشر

فریدیک سٹال، ہم اردو بازار، لاہور (پاکستان)

ہم سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہارے
ساتھ بیٹے حضور کی نماز پڑھوں تو نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ
مرف ایک بار ہی یعنی شروع کی تکبیر کے ساتھ اٹھائے
ترجمہ فی، ابو داؤد، نسائی اور ابو داؤد
نے کہا یہ حدیث اس معنی پر صحیح
نہیں۔

مَسْعُودُ بْنُ الْإِصْبَغِيِّ بِكُمْ صَلَوةً بِسْمِ
اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْ وَ
كُنْ كَرِيحًا يَدِيهِ الْاَمْرَةَ وَاحِدَةً يَمِينًا
تَكْبِيرًا اَوْ قِيَامًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَ
الْبُخَارِيُّ وَقَالَ ابُو دَاوُدَ لَيْسَ هُوَ
بِصَحِيحٍ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى -

۱۔ علقم بن قیس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ آپ اکابر فقہاء اور مشہور تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے
ساتھ ہیں۔ تابعین میں علقم چند ہیں جس علقم کو حضرت ابن مسعود سے سماع حاصل ہے وہ یہی ہیں یہ علقم حضرت ابو بکر اور حضرت
شمار جنی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۲۔ یہ حدیث اس معنی میں صحیح نہیں ہے یا زبانی ہے ترجمہ کے یہاں دو باب ذکر کیے ایک باب رفع یدین میں دوسرا
باب رفع یدین نہ کرنے میں۔ اور اس دوسرے باب میں یہ حدیث لائے ہیں اور کہا اس باب میں حضرت بلال بن عابد
سے بھی حدیث آئی ہے۔ اور ابن مسعود کی حدیث سن ہے۔ اس کے قائل ہیں بہت سے صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور
ال کوفی کا یہی قول ہے ہاں حضرت عبداللہ بن مبارک سے پہلے باب میں ایک حدیث نقل کی کہ رفع یدین میں ثابت ہے اور
ابن مسعود کی حدیث عدم رفع میں ثابت نہیں۔ مگر اس حدیث کے علاوہ بھی عدم رفع میں بہت اخبار و آثار وارد ہیں۔ جس طرح
حوضۂ بیان میں ہم انہیں اشارہ کرائے ہیں۔

حضرت ابو حمید سامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کیے
کھڑے ہوتے تو منہ کعبہ کو کرتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے
اور اللہ اکبر کہتے۔

(ابن ماجہ)

وَعَنْ أَبِي حَمِيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
وَبَرَكَا يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

۱۔ مشہور صحابی انصاری ہیں۔ قبیلہ بنی ساعدہ سے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ملاحظہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیس غبر کی نماز پڑھائی آخری
صفت میں ایک شخص تھا جس نے نماز ٹھیک طرح نہ پڑھی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ صَلَّيْ بِنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفُطْرَ وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّلُوتِ رَاجِلٌ

فَاسَاءَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ أَلَا تَرَى
كَيْفَ كُضِبَتْ إِيَّكُمْ تُرُونَ أَنَّهُ يَمْنَعُ
عَلَى شَيْءٍ مِمَّا تَصْنَعُونَ وَاللَّهِ إِنِّي
لَأَرَاهُ مِنْ خَلْقِي كَمَا أَرَاهُ مِنْ بَنِي
يَدَيَّ.

جب سلام پھیر کر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے فلاں کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا کہ یکے
تاز پڑھا ہے تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھ پر تمہارا کوئی عمل
پھپھار رہا ہے۔ اللہ کی قسم میں تجھے بھی ایسا ہی
دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنے اگے دیکھتا
ہوں۔

(رَوَاةُ أَحْمَدُ)

(احمد)

۱۔ اس مرد نے سلام پھیرا۔

۲۔ واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آگے پیچھے دیکھنا خرق عادت (معجزہ) کے طور پر تھا وحی والہانہم کے ذریعے
اور کبھی کبھی تھا ہمیشہ نہ تھا۔ اس کی موید وہ روایت ہے کہ جب آپ کا ناقہ مبارک گم ہو گیا تو آپ کو معلوم نہ ہوا کہ کدھر گیا ہے تو
منافقین نے کہا محمد کہتے ہیں کہ میں آسمان کی خبر دیتا ہوں مگر نہیں جانتے کہ ان کا ناقہ کہاں گیا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں وہی جانتا ہوں جس قدر اللہ مجھے بتلاتا ہے۔ ابھی ابھی مجھے میرے پروردگار نے بتایا ہے کہ اونٹنی فنانی بگڑے
اور اس کی بہار ایک درخت کی شاخ سے الجھی ہوئی ہے۔ یہ بھی آپ نے فرمایا میں بشر ہوں نہیں جانتا کہ دیوار نے پیچھے
کیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے بتلانے کے بغیر میں نہیں جانتا۔

۳۔ اور بلاشبہ نماز جو محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں سے سب سے افضل و ارفع حالت ہے۔ تو اس حالت میں
آپ کو انکشافات حقائق اشیاء اور اعیان موجودہ و باطلات اتم اور اکمل ہوتی تھی اور حق تعالیٰ کی ذات میں آپ کا چشمہ نور
کائنات سے استغراق اور غائب ہونے کا موجب نہ تھا جس طرح کائنات میں ہوتے ہیں مگر کائنات سے جدا ہوتے
ہیں، کا حال ہے۔ مثلاً حق تعالیٰ اللہ سر ہم فرماتے ہیں نماز کشف و حضور کا مقام ہے۔ شہیت استغراق اور اعممال کا مقام
نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھنے کا آلہ تھا سوراخ کی مانند
مگر یہ قول غریب ہے کسی روایت سے ثابت نہیں ہوا۔ واللہ اعلم۔

حضرت مولنا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ پر تنقیص شان سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بہتان عظیم

رضا خانی مؤلف نے اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خانی بریلوی کی اتباع میں فخر المجد ثین استاذ العلماء حضرت مولنا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب البراہین القاطعہ علی غلام الانوار الساطعہ صفحہ ۵۱-۵۲ کی صحیح اور بے غبار اور طویل عبارت میں اپنے پیشوا مولوی احمد رضا خان کی طرح قطع برید کر کے مندرجہ ذیل عبارت کو خیانت اور بددیانتی کا مکروہ فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اپنی کتاب میں صفحہ ۳۸ پر نقل کیا ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کیا کہ ایک تو صحیح عبارت سے اپنی مرضی کے مطابق عبارت کے ٹکڑے اخذ کئے اور دوسرے یہ فریضہ اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کی پیروی میں خوب ادا کیا کہ حامی توحید و سنت قاطع شرک و بدعت حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ پر توہین شان سید الانبیاء علیہ السلام کا بہتان عظیم باندھ دیا اور اس رضا خانی مؤلف اور اس کے پیشوا مولوی احمد رضا خان بریلوی نے بھی البراہین القاطعہ علی غلام الانوار الساطعہ کے طویل ترین مضمون جو کہ چونتیس سطور پر مشتمل تھا اس سے اپنے مطلب کے چند ٹکڑے عبارت کے نقل کر ڈالے تاکہ عامۃ المسلمین کے نظروں میں جو علماء اہلسنت و دیوبند کے بارے میں جو علمی عزت اور وقار کا سکہ بیٹھا ہوا ہے تو اس کو ختم کیا جاسکے اور عامۃ المسلمین کے اذہان میں یہ بات ڈال دی جائے کہ یہ لوگ توہین رسالت کے مرتکب ہیں العیاذ باللہ آپ حضرات رضا خانی مؤلف کے عبارت کے وہ ٹکڑے ملاحظہ فرمائیں کہ جو رضا خانی مؤلف نے اپنے ناپاک مقصد کی خاطر اپنی کتاب میں کئی جگہ نقل کر ڈالے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں:

رضا خانی مؤلف کا بہتان عظیم

(۱) شیطان کو یہ وسعت (علمی) نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علمی کی کوئی نص قطعی ہے۔

(بلفظہ دیوبندی مذہب صفحہ ۳۸ - طبع دوم)

(۲) ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا اُن امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چکا ہو۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ: ۳۸۔ طبع دوم)

مندرجہ بالا دونوں عبارت کے کٹڑے رضا خانی مؤلف نے البراہین القاطعہ کے صفحہ: ۵۱۔ اور ۵۲ سے خیانت اور بددیانتی سے نقل کئے ہیں۔

(۳) الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے۔ (بلفظ دیوبندی مذہب صفحہ: ۱۱۰، طبع دوم)

قارئین محترم! مندرجہ بالا خیانت اور بددیانتی پر مبنی عبارت کو رضا خانی مؤلف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۸۔ کے علاوہ صفحہ: ۱۱۰، ۱۱۱، ۲۳۵، ۲۵۴، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۶۲، ۲۸۲، پر بھی نقل کیا ہے۔

چنانچہ رضا خانی مؤلف کے پیشوا اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی سب سے پہلے شخص ہیں کہ جس نے علماء اہلسنت دیوبند پر بے سرو پا بہتان عظیم باندھنے کی بنیاد رکھی ہے اور اسی رضا خانی بنیاد پر رضا خانی بریلوی اپنے دیواروں کو اٹھائے جا رہے ہیں کیونکہ جب سرے سے خوف خدا ہی ختم ہو جائے تو پھر ایسی ہی خلاف شرع حرکات صادر ہوتی ہیں۔

تفصیلی جواب عبارت براہین قاطعہ از فیصلہ کن مناظرہ سے ملاحظہ کریں۔

اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی اور اس کے پیروکار رضا خانی مؤلف کے بہتان عظیم کا دندان شکن جواب علماء اہلسنت دیوبند کی طرف سے تفصیلی جواب از محقق العصر فاضل جلیل رئیس المناظرین مجاہد اسلام حسام بے نیام لا عدائے اسلام سیف حقانی حضرت علامہ محمد منظور نعمانی دامت برکاتہ کے فیصلہ کن مناظرہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

از مکتبہ علی المفسد
عقائد

علماء اہل سنت دیوبند

(۱۷۷۷)

تالیف

فخر الدین حضرت مولانا خلیل احمد باری پوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۲۶ھ

باضافہ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

مضمر مولانا مفتی مسیح عبد الشکور ترمذی مدظلہم

○

تصدیقات قدیمہ و جدیدہ

مع مقدمہ

حضرت مولانا مفتی مسیح عبد الشکور ترمذی مدظلہم

○

مکتبہ مملکت

۱۷- اردو بازار ○ لاہور

فون: ۷۴۲۲۹۹

السؤال التاسع عشر

انیسواں سوال

اترون ان ابليس اللعين اعلم من
سيد الكائنات عليه السلام واوسع
علمانه مطلقا وهل كتبتم ذلك في تصنيف
ما تحكمون على من اعتقد ذلك -

کیا تمہاری رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید
الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور
مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مصنفین تم نے اپنی
کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو،
اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

قد سبق منا تحرير هذه المسئلة ان
النبي عليه السلام اعلم الخلق على
الاطلاق بالعلوم والحكم والاسرار وغيرها
من ملكوت الافاق ونقيقن ان مقال
ان فلانا اعلم من النبي عليه السلام

جواب

اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام
کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمام
مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارے یقین ہے کہ
جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے
اعلم ہے، وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات

فقد كفر وقد افترى مشائخنا بتكفير
من قال ان ابليس اللعين اعلم من النبي
عليه السلام فكيف يمكن ان توجد هذه
المسئلة في تاليف ما من كتبنا غير انه
غيبوبة بعض الاحداث الجزئية الخفية
عن النبي عليه السلام لعدم التفات اليه
لا تورث نقصا ما في علميته عليه السلام
بعد ما ثبت انه اعم الخلق بالعقوم
الشرعية اللائقة بمنصبه الرعالي كما لا
يورث الاطماع على اكثر تلك الاحداث
الخفية لشدة التفات ابليس اليها شرفا
وكما لاعلميا فيه فانه ليس عليها مدار
الفضل والكمال ومن ههنا لا يصح ان
يقال ان ابليس اعلم من سيدنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما لا يصح ان يقال
لصبي علم بعض الجزئيات انه اعلم من
عالم متبحر محقق في العلوم والفنون لانه
غابت عنه تلك الجزئيات ولقد تلونا
عليك قصة الهدد مع سليمان علي
نبينا وعليه السلام وقوله اِنِّيْ اُحِطُّ
بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وداود بن الحديث و

اس شخص کے باقر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں
جو یہی کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام
زیادہ ہے پھر محض ہمارے کسی تصنیف میں مسئلہ
کماں پایا جاسکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ خفیہ
کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس
کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے علم ہونے میں
کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا جبکہ ثابت ہو
چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب
اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے
ہوتے ہیں جیسا کہ شیطان کو تیسرے حقیر نادشوں
کی شدت التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے
اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل
نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا دار نہیں ہے
اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم تیز
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے
ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی
کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ ظلال
بچہ کا علم اس متبحر محقق مولوی سے زیادہ ہے جس
کو بعد علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں
اور ہم وہ کاتب تیسرا سلیمان علیہ السلام کے تعظیم
کئے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں

دفاتر التفاسیر مشحونة بنظائرھا المتکاثرة
المشتملة بین الانام وقد اتفق الحكماء
على ان افلاطون وجالینوس واماثلها
من اعلم الاطباء بکیمیات الادویة و
احوالها مع علمهم ان دیدان الغیاسة
اعرف باحوال الغیاسة وذوقها وکیمیاتها
فلم تضربهم معرفة افلاطون وجالینوس
هذه الاحوال الرديّة فی علمیتها ولم
یرض احد من العقلاء والحكماء بان يقول
ان الديدان اعلم من افلاطون مع انها
اوسع علما من افلاطون باحوال الخیاسة
ومبتدعة دیارنا یثبتون للذات الشرفیة
النّبویة علیها الف الف تحية وسلام
جميع علوم الصاقل الارذل والافضل
الاکابر قائلین انه علیه السلام لما کان
افضل الخلق كافة فلا بد ان یمتوی علی
علومهم جمیعها کل جزئی جزئی وکل کلی کلی ونحن
انکرنا اثبات هذا الامر بهذا القیاس
الفاسدة بغیر نص من النصوص المعتبرة
بها الاثری ان کل مومن افضل واثمن
من ابلیس فلیزم علی هذا القیاس ان ینکون

کہ مجھے وہ اجازع ہے جو آپ کر نہیں اور کتب
حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے بے خبر ہیں نیز
کھوار کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس
وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو وہ اول کی کیفیت
عادت کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ یہ بھی معلوم
ہے کہ نہایت کے کیرے نہایت کی عاتری اور
اور مرے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں تو
افلاطون و جالینوس ان رذی حالت سے واقف
ہوئے ان کے علم ہونے کو مضربوں اور کوئی عقل مند
بلکہ حق بھی یہ کہنے پر رضی نہ ہوگا کہ کیروں کا علم
افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نہایت کے
احوال سے افلاطون کی نسبت زیادہ واقف ہوا
یقینی امر ہے اور ہمارے حکم کے متبعین سرور
کائنات صل اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام شریفی ادنی
و اعلیٰ و افضل علوم ثابت کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں
کہ جب آنحضرت ساری مخلوق سے افضل ہیں تو
ضرور سب ہی کے علوم جزئی ہوں یا کلی آپ کو
معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی مستبر نص کے
محض اس فاسد قیاس کی بناء پر اس علم کلی و جزئی
کے ثبوت کا انکار کیا۔ خداوند تو فرمائیے کہ ہر مسلمان
کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے پس اس تباہ

کل شخص من احاد الامة حاريا على علوم
 البليس ويلزم على ذلك ان يكون سليمان
 على نبينا وعليه السلام عالما بما علمه
 الهدى الهدى وان يكون افلاطون جاليس
 عارفين بجميع معارف الديان واللوازم
 باطلة باسرها كما هو المشاهد وهذا
 خلاصة ما قلناه في البراهين القاطعة
 لعروق الانبياء المارقين القاصدة لعن
 الدجاجة المتعدين فلم يكن بجنتا في الا
 عن بعض الجزئيات المستحدثة ومن اجل
 ذلك انينا في بلفظ الزمارة حتى تدل
 ان المقصود بالنعى والاثبات هنالك
 تلك الجزئيات لا غير لكن المنسدين
 يحرفون الكلام ولا يخافون محاسبة
 السلك العلم وانما جازمون ان من قال
 ان فلانا اعلم من النبي عليه السلام فهو
 كاذب كما صرح به غير واحد من علمائنا
 الكرام ومن افترى علينا بغير ما فكرنا فيه عليه
 بالبرهان خائفا عن مناقشة السلك
 الديان والله على ما نقول وكيل -

کی بنا پر لازم آنے لگا کہ ہر امتی بھی شیطان کے
 جتنکندوں سے آگاہ ہو۔ اور لازم آئے گا کہ حضرت
 سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو۔ اس واقعہ کی جیسے جیسے
 نے جاننا اور افلاطون و ہالینوس واقع ہوں
 کیڑوں کی تمام اقصیوں سے اور سارے لازم
 باطل ہیں خیاغ مشاہد ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے
 قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا
 ہے جس نے کئی ذہن بردہوں کی رگیں کاٹ
 دیں اور وہاں مفسر گدہ کی گردنیں توڑ دیں
 سراسر میں ہماری بحث صرف بعض عادات جزئی
 میں تھی اور اسی لیے اشارہ کا قیام ہم نے کھاتھا
 تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف
 یہی جزئیات ہیں لیکن مغضبین کلام میں تحریف کیا
 کرتے ہیں اور شاہنشاہی مناسب سے ٹوٹے نہیں
 ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلان
 کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔
 چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے ہتیرے
 علی کریم کے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے
 خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ
 شاہنشاہ روز جزا سے خائف بن کر دلیل بیان
 کرے اور اشد ہمارے قول پر دلیل ہے

عہ یہ واقعہ سورہ غل میں مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بار حضرت عیسیٰ نے ہڈی کو تلاش کیا تو نہیں پایا۔ تو بت لایا وہ ناراضی کا اظہار فرمایا۔ جب وہ ویر کے بعد حاضر ہوا تو اس سے باز پرس کی تو اس نے کہا کہ میں ملک سانسے ایک نہایت عظیم الشان خبر معلوم کر کے لایا تھا جس کا آپ کو علم نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر ہڈی جیسے پرند کو ایک ایسی بات معلوم ہو سکتی ہے جو نبی وقت کے علم میں نہ ہو۔ ۱۲

فدا انصاف! کیا خود مستغیب براہین کے اس جواب کے بعد بھی اس بہتان کی کوئی گنجائش باقی رہتی ہے۔ لا واللہ الحساب یوم الحساب۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تنقیص شان سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ناپاک بہتان

مولوی احمد رضا خاں صاحب خدام الحرمین ص ۵۱ پر لکھتے ہیں :

وَهُؤُلَاءِ اتَّبَاعُ شَيْطَانِ الْاَفَاقِ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں
ابلیس اللعین و هم ایضاً اذ ناب اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی
ذلک المکذوب الکنکوهی فانہ کے دم چھلکے ہیں کہ اُس نے اپنی کتاب براہین
قد صرح فی کتابہ البراہین القاطعہ قاطعہ میں تصریح کی (اور خدا کی قسم وہ قطع
وماہی واللہ الا القاطعۃ لما امر نہیں کرتی مگر ان چیزوں کو جن کے جوڑنے
اللہ بہ ان یوصل بان شیخہم کا اللہ عز و جل نے حکم فرمایا ہے) کہ ان کے پیرو
ابلیس اوسع علما من رسول اللہ ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و هذا زیادہ ہے اور یہ اس کا بڑا قول خود اس کے نصہ الشنیع بلفظہ الفطیع (ص ۴۷) بد الفاظ میں ص ۴۷ پر ہے۔

شیطان و ملک الموت کراہی ان شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نفس

هذه السعة في العلم ثبتت للشيطان سے ثابت ہوئی۔ فہو عالم کی وسعت علم کی کون

و ملکت الموت بالنفس و ای نص قطعی سی نص قطعی ہے جس سے تمام نفوس کو رد کر کے

في سعة علم رسول الله صلى الله تعالى ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ اور اس سے پہلے

عليه وسلم حتى ترد به المنصوص کھا کر شرک نہیں کر کرنا ایمان کا حصہ ہے۔

جميعا و يثبت شرك و كتب قبلہ

ان هذا الشرك ليس فيه حجة

خردل من ایمان -

پھر مؤلف براہین کو کچھ تسلا میں "شنا کر چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں :

وقد قال في نسيم الرياض اور بے شک نسیم الرياض میں فرمایا (میں)

كما تقدم من قال فلان اعلم منه کہ اس کا نص اصل کتاب میں گزر چکا ہے)

صلى الله تعالى عليه وسلم فقد کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

عابه ونقصه فهو سائب والحکم کے علم سے زیادہ بتائے اس نے بے شک

فيه حكم الساب من غير فوق لا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا

نستثنى منه صورة وهذا كله حضور کی شان گھٹائی تو وہ گالی دینے والا ہے اور اس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالنص و
 لا یرضی بہ حتی یکون قطعاً فاذا
 جاء علی سلب علمہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم تمسک فی هذا البیان
 نفسه علی صفحہ ۴۶ بستہ اسطر
 قبل هذا الکفر المہین بحدیث
 باطل لا اصل له فی الدین و ینسبہ
 کذا با الی ص لم یرد بل ردہ بالرد
 المبین حیث یقول روى الشيخ
 عبد الحق قدس سرہ عن النبی صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال لا اعلم
 ما وراہ هذا الجدار اذہ مع ان الشیخ
 قدس اللہ تعالیٰ سرہ انما قال فی
 مدارج النبوة هكذا یشکل ہہنا
 بان جاء فی بعض الروایات انہ قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما
 انا عبد لا اعلم وراہ هذا الجدار
 تعالیٰ علیہ وسلم سے متقی نہ ہے پھر غضب اللہ کا گناہ ٹپ
 اس کی آنکھوں پر دیکھو علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تر
 نص لگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں جب تک
 قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
 علم کی نفی پر آتا تر خدا اسی بحث میں صفحہ ۴۶ پر اس
 ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے ایک باطل
 روایت کی سند پکڑی ہے جس کی دین میں بالکل اصل
 نہیں اور ان کی طرف اس کی نسبت کر رہا ہے جنہوں
 نے اُسے روایت نہ کیا بلکہ اُس کا صاف رد کیا کہ
 کتاب ہے شیخ عبد الحق رح روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو
 دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں حالانکہ شیخ نے مدارج
 النبوة میں یوں فرمایا ہے کہ یہاں یہ اشکال پیش
 کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اس
 دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب
 یہ ہے کہ یہ قول بے اصل ہے اس کی روایت
 صحیح نہ ہوئی۔ دیکھو کیسی لافقتہ برا الصلوٰۃ سے

وجوابہ ان هذا القول لا اصل له ولم تصح به الرواية اء فانظروا كيف يجتمع بلا تقربوا الصلوة ويتركوا انْتَقَمُ سُكَّارِي" (حسام، مثلاً)

اس موقع پر شوقِ کفر اور پاکر کرنے کے لیے مولوی احمد رضا خان صاحب نے دینِ دیانت پر جو ظلم کیا ہے اُس کی فریادیں واحد قہار سے ہے۔ اُس کی باز پرس انشاء اللہ روز جزا ہوگی۔ لیکن دُنیا میں اربابِ انصاف بھی فیصلہ فرمائیں کہ اس مُدعیِ مجہدیت کے بیان اور اُس کے فتوے میں کتنی صداقت ہے؟

اس عبارت میں خاں صاحب نے مصنفِ براہین قاطعہ پر مندرجہ ذیل چار اعتراض کیے ہیں:

۱۔ (معاذ اللہ) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ شریف کو شیطانِ رجیم کے علم سے گھلایا۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین کے علمِ محیط کے اثبات کو شرک بتلایا اور شیطانِ لعین کے لیے اس کو ثابت مانا حالانکہ کسی ایک مخلوق کے لیے جس پتھر کا ثابت کرنا شرک ہے دوسری مخلوقات کے لیے بھی اس کا ثابت کرنا یقیناً شرک ہے تو گریہ مصنفِ براہین نے (معاذ اللہ) شیطان کو خدا کا شریک مان لیا۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر نصِ قطعی کا مطالبہ کیا، اور جب حضور اُنس کے

علم کی نفی کی، تو ایک باطل الروایہ حدیث سے استناد کیا۔

۴۔ پھر اس حدیث کی روایت کو ازراہ دروغ بیانی اس شخص کی طرف منسوب کیا، جس نے روایت نہیں کی بلکہ نقل کر کے رد فرمایا۔

یہ سبے خانصاحب کی اس ساری عبارت کا خلاصہ اور مصنف براہین قاطعہ کے خلاف ان کی فرد قراؤد و جرم۔ ہم تحریر جواب سے پہلے چند تمہیدی مقدمات عرض کرتے ہیں۔

پہلا مقدمہ | علم کی دو قسمیں ہیں: ذاتی اور عطائی۔ ذاتی وہ ہے جو اندہ خود ہو، کسی کا دیا ہوا نہ ہو۔ اور عطائی وہ ہے جو کسی کا دیا ہوا اور بتلایا ہوا ہو۔ پہلی قسم (علم ذاتی) اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ مخلوقات میں سے جس کو بھی کوئی علم ہے وہ سب اسی کا دیا ہوا اور بتلایا ہوا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ولی یا نبی یا فرشتے کے لیے بھی علم ذاتی ثابت کرے گا تو سب کے نزدیک مشرک ہوگا، چونکہ یہ تمام امت کا مشہور اجماعی مسئلہ ہے لہذا ہم اس کے ثبوت میں صرف خاں صاحب بریلوی ہی کی تصریحات پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ ع

دعویٰ لاکھ پہ چباری ہے گواہی تیری

موصوف "خالص الاعتقاد" صفحہ ۲۸ پر رقمطراز ہیں:

"علم یقیناً ان صفات میں ہے کہ غیر خدا کو بہ عطائے خدا مل سکتا ہے تو ذاتی و عطائی کی طرف اس کا انقسام یقینی، یوں ہی محیط و غیر محیط کی تقسیم بدیہی"

ان میں اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے قابل صرف ہر قسم کی تقسیم
اول ہے یعنی علم ذاتی و علم محیط حقیقی :

نیز اسی خالص الاعتقاد کے صفحہ ۲۲ پر فرماتے ہیں :

بلاشبہ غیر خدا کے لیے ایک ذرہ کا علم ذاتی نہیں، اس قدر خود ضرورتاً
دین سے ہے اور منکر کافر :

اور الدولۃ المکیۃ کی نظر اول صفحہ ۶ پر ہے :

الاولی (العلم الذاتی) مختص بالمولیٰ علم ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے اس کے
سبحانہ و تعالیٰ لا یمکن لغيره و من غیر کے لیے محال ہے جو اس میں سے کوئی چیز
اثبت شیئاً منه ولو ادنی من ادنی اگرچہ ایک ذرہ سے کتر سے کتر غیر خدا کے
من ذرۃ لاحد من العالمین فقد کفر۔ لیے مانے وہ یقیناً کافر و مشرک ہو گیا اور ہلاک و
اشک و باد و هلك۔ برابر ہوا۔

کائنات کے ہر ذرہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے علوم غیر متناہی ہیں اور چونکہ
دوسرا مقدمہ کسی مخلوق کا علم معلومات غیر متناہیہ کو محیط نہیں ہو سکتا۔ لہذا کہا جا
سکتا ہے کہ کسی مخلوق کو ایک ذرہ کا بھی حقیقی معنی میں علم محیط نہیں ہو سکتا۔

اس کے ثبوت میں بھی ہم خاں صاحب بریلوی ہی کی تصریحات پر قناعت کریں گے
مصرف الدولۃ المکیۃ صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں :

لہ سبحانہ و تعالیٰ فی کل ذرۃ علوم بلکہ اللہ مانہ تعالیٰ کے لیے ہر ذرہ میں علوم

جل :

کہ اس کا انکشاف خداوند تعالیٰ کے لیے ہے۔

تبیین المقدمات عقیدہ قائم کرنے کے لیے دلیل قطعی کی ضرورت ہے اور نفی کے لیے صرف عدم دلیل ثبوت کافی ہے۔ اسی لیے قرآن عزیز میں جاہل مکین

کے خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کی تردید میں فرمایا گیا ہے کہ یہ ان کے ذاتی خیالات اور شیطانی وساوس ہیں۔ خدا کی طرف سے ان پر کوئی دلیل و برہان نہیں۔

نیز خود مولوی احمد رضا خاں صاحب نے بھی انباء المصطفیٰ میں عقائد کے اثبات کے لیے دلیل قطعی کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے۔

چوتھا مقدمہ علوم دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن کو دین سے تعلق ہے (جیسے تمام علوم دینیہ شرعیہ) اور دوسرے وہ جن کو دین سے تعلق نہیں (جیسے زید، عمرو)

گنگا پرشا، جہاد اس، سسویگ اور لارڈ ونگٹن، سٹریچر چل وغیرہ کے جنسی حالات کا علم، زمین کے کیڑے مکوڑوں اور سمندر کی مچھلیوں کی تعداد اور ان کے خواص کا علم، ان کی عام نقل و حرکت، اکل و شرب اور بزل و براند کا علم (ظاہر ہے کہ ان چیزوں کے علم کو دین سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ان علوم کو کمال انسانی میں کوئی دخل، اور نہ ان کے نمونے سے انسان میں کوئی نقصان!)

اگرچہ یہ مقدمہ وہی ہے اور ہر معمولی سی عقل رکھنے والا بھی اس کو تسلیم کرے گا، مگر اب چند روز سے مولوی احمد رضا خاں صاحب کی رومانی ذہنیت نے اس سے انکار شروع کر دیا ہے اور وہ نہایت بلند آہنگی کے ساتھ کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی علم ایسا نہیں جس کا دین سے تعلق نہ

ہر اور جس کو کمال انسانی میں دخل نہ ہو، لہذا یہاں بھی ہم صرف خاں صاحب ہی کی ایک عبارت پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ مرمون کے ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۶۲ پر ہے: ”سیما ایک ناپاک، علم ہے۔“ خاں صاحب کے اس مختصر مگر پر معنی فقرے سے صرف اتنا ضرور معلوم ہو گیا کہ بعض علم ناپاک بھی ہیں اور ظاہر ہے کہ جو علم ناپاک ہو، وہ نہ دینی علم ہو سکتا ہے اور نہ کسی انسان کے لیے باعث کمال۔

پانچواں مقدمہ | شریعت میں جس علم کی مدح کی گئی ہے اور انسانوں کو جس کی ترغیب دی گئی ہے اور جو رضائے الہی کا باعث ہے، وہ صرف وہ علم ہے جس کا تعلق دنیاویات سے ہو اور جس سے کمال انسانی وابستہ ہو، مثلاً قرآن عزیز میں ہے:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ
 ہیں۔ (برگزینہ)

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ
 وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ

ظاہر ہے کہ ان آیات میں علم سے نہ انگلش مراد ہے نہ سنسکرت یا بھاشا، نہ سائنس نہ جبرافیہ، نہ ماد و گری نہ شاعری، بلکہ صرف علم دین ہی مراد ہے، اور وہی خدا کو محبوب ہے اور حدیث شریف میں ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ قَرِيبٌ إِلَى

طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔

کُلِّ مُسْلِمٍ

اور ایک دوسری حدیث میں ہے :

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوْرَثُوا دِيْنًا وَلَا دِرْهَمًا وَ إِنْ شَاءَ وَرَثُوا الْعِلْمَ بِتَحْقِيقِ أَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَفْسٌ أَخَذَتْ مِنْهُ أَخْذًا عَظِيمًا وَافِيٍّ

ان احادیث کے میر میں بھی علم سے علم شریعت اور علم دین ہی مراد ہے۔ کون بد بخت کر سکتا ہے کہ دنیاوی علوم کا حاصل کرنا بھی مسلمان کا مذہبی فرض ہے، اور کون محروم البصیرت خیال کر سکتا ہے کہ جاؤد گری و شعبدہ بازی جیسے لغو علوم بھی میراثِ نبوت ہیں۔ بہر حال یہ چیز بالکل بد ہیں ہے کہ شریعت میں جس علم کی ترغیب دی گئی ہے اور جس کو کمال انسانی میں دخل ہے وہ صرف علم دین ہے۔ بلکہ بیکار اور غیر متعلق باتوں کی کھود کرید سے تو شریعت نے منع فرمایا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ إِنْ شَاءَ وَرَثُوا الْعِلْمَ بِتَحْقِيقِ أَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَفْسٌ أَخَذَتْ مِنْهُ أَخْذًا عَظِيمًا وَافِيٍّ

مولوی احمد رضا خاں صاحب کے کسی شخص نے تعزیر داری اور امور متعلقہ تعزیر داری کے متعلق چند سوال کیے تھے۔ منجملہ ان کے بارہواں سوال (شہداء کے بلا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق) یہ تھا کہ :

”بعد شہادت کس قدر مبارک و مشق کو روانہ ہوئے تھے اور کس قدر واپس آئے“

اس کے جواب میں مولوی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں :

”حدیث میں فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بیکار باقیں چھوڑے“

خاں صاحب کا وہ پورا فتویٰ جس میں یہ سوال و جواب درج ہے کئی جگہ متعدد بار

چھپ کر شائع ہو چکا ہے اور اس کی اصل بہ نثر و دستخط بھی میرے پاس محفوظ ہے اور

اگر ان کے یہاں نقل فتاویٰ کا پورا اہتمام ہوگا (جیسا کہ میں نے سنا ہے) تو غالباً وہاں

بھی اس کی نقل محفوظ ہوگی۔

فترے پر تو کوئی تاریخ درج نہیں اور لغافہ پر ڈاک خانہ کی ٹمبر بھی کچھ زیادہ صاف

نہیں تاہم بعد غور بسیار ظن غالب یہ ہے کہ اکثر برس ۱۹۲۰ء میں بریلی کے ڈاکخانہ سے وہ

فتویٰ روانہ ہوا ہے۔ واللہ اعلم !

خاں صاحب کے اس فترے سے بھی صاف معلوم ہو گیا کہ بعض علوم ایسے بھی ہیں

جو بیکار نہیں اور ان کا حاصل نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ جس سوال کے جواب میں خاں صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے

وہ سوال زید، عمرو، بکر، حیوانات و بہائم، دریا کی مچھلی، عینک یا حشرات الارض کے متعلق

نہیں کیا گیا ہے بلکہ اہل بیت کرام و شہدائے عظام کے مقدس سروں کے متعلق سوال ہے

اس کا جواب خاں صاحب یہ دیتے ہیں کہ اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بیکار باتوں کو چھوڑ دے

جو علوم انسان کے لیے باعث کمال نہیں اور جن کے حصول کے لیے

انسان خدا کی طرف سے مامور نہیں (جیسے روزمرہ کے جزئی حوادث

چھٹا مقدمہ

اور مخصوص افراد کے شخصی اور خانگی حالات) اُن میں ایک مفضل کا دائرہ علم افضل سے اور ایک مرؤد کا مقبول سے وسیع ہو سکتا ہے بلکہ غیر دینی اور غیر ضروری اُمور میں غیر نبی کا علم بھی کبھی نبی سے بڑھ سکتا ہے لیکن علوم شرعیہ و اُمور ضروریہ اور اصول دینیہ میں ہمیشہ نبی ہی کا دائرہ علم زیادہ وسیع ہوگا کیونکہ ان علوم کے فیضان میں وہ تمام اُمت کے لیے واسطہ کبریٰ ہوتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے یہ علوم افراد امت تک پہنچتے ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں :

يُحْذَرُ أَنْ يَكُونَ غَيْرُ النَّبِيِّ فَوْقَ مَا زُيِّنَ لَهُ مِنْ غَيْرِ نَبِيٍّ نَبِيٍّ مِنْ بَرٍّ جَاءَهُ مِنْ عِلْمِ النَّبِيِّ فِي عِلْمٍ لَا تَوَقُّفَ نَبَوْتَهُ عَلَيْهِمْ
میں کہ جن پر نبی کی نبوت موقوف رہے۔

(ج ۵، ص ۲۹۵)

ساتواں مقدمہ | دین سے غیر متعلق اور غیر ضروری امور کے نہ جاننے کی وجہ سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر مقبولین بارگاہ احمدیت کی شان میں کوئی کمی بھی نہیں آتی اور نہ اُن کے کمال علمی کو اس سے کچھ صدمہ پہنچتا ہے بلکہ ایسا سمجھنا انتہائی سفاہت اور منسوب رسالت سے اعلیٰ درجہ کی جہالت ہے۔

علامہ قاضی عیاض جن کو حضرت رسالت کے ساتھ قابل تقلید عشق ہے، شفا شریف میں اس نکتہ پر تنبیہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں :

فَأَمَّا مَا تَعْلَقُ مِنْهَا بِأَمْرِ الدُّنْيَا فَلَا يَشْتَرِطُ فِي حَقِّ الْأَنْبِيَاءِ وَالْعَصَمَةِ مِنْ
بِرِّعَالٍ وَدَعْلَمٍ حِينَ يَتَعْلَقُ دُنْيَا دِي بَاتِلٍ مِنْ
ہر سوان میں سے بعض کے نہ جاننے سے

عدم معرفۃ الانبیاء ببعضہا اور ان کے متعلق خلاف واقعہ اعتقاد قائم
 او اعتقادہا علی خلاف ما ہی کر لینے سے انبیاء علیہم السلام کا محصور ہونا
 علیہ ولا وصم علیہم فیہ اذ ضروری نہیں (یعنی ہو سکتا ہے کہ انبیاء علیہم
 ہمتہم متعلقۃ بالآخرۃ وانبائہا اسلام کہ بعض دنیوی باتوں کا علم نہ ہو) اور
 واما الشریعۃ وقوانینہا وامور اس کے نہ جاننے کی وجہ سے اُن پر کوئی دغبتہ
 الدنیا تضادہا بخلاف غیرہم نہیں کیونکہ ان کی توجہ آخرت اور اس کی خبروں
 من اهل الدنیا الذین یعلمون اور شریعت اور اس کے قوانین کے ساتھ متعلق
 ظاہراً من الحیوۃ الدنیا وھم ہے اور دنیوی باتیں اُن کے برعکس ہیں بخلاف
 عن الآخرۃ ھم الغافلون اور اہل دنیا کے جو اسی دنیوی زندگی کا پیچھے

(شفا - ص ۲۵۴) ہیں اور آخرت سے بالکل غافل ہیں۔

پھر اس مضمون کو مستدرا مادہ شریف شریف سے ثابت فرما کر صفحہ ۲۰۲ پر لکھتے ہیں :

فمثل هذا واشباہہ من امور نفسل هذا واشباہہ من امور
 الدنیا التي لا تدخل فیہا لعلم دین کے علم میں کوئی دخل ہے نہ اُس کی تعلیم میں
 دیانۃ ولا اعتقادہا ولا تعلیمہا نہ اس کے اعتقاد میں (سوائی باتوں کے باہر
 يجوز علیہ فیہا ما ذکرنا اذ لیس فی میں) جائز ہے نبی علیہ السلام پر وہ جو ہم نے
 هذا کلہ نقیصۃ ولا محطۃ ذکر کیا (یعنی اُن باتوں کا نہ جاننا) اس لیے کہ
 انما ہی امور اعتیادیۃ یعرفہا ایسی باتوں کے نہ جاننے کی وجہ سے نہ تو کچھ نقصان

من جَرَّبَهَا وَجَعَلَهَا هَمَّةً و پُیَا ہرتا ہے نہ درجہ اور مرتبہ میں کوئی کمی آتی
شغل نفسہ بہا والنہی مشغون ہے۔ یہ امور تر عادت پر موقوف ہیں ان کو وہ
القلب بمعرفۃ الربوبیۃ ملآن شخص خوب جانے لگا جس نے ان کا تجزیہ کیا
الجوانح بعلوم الشرعیۃ؟ ہر اور انھیں کو اپنا مقصد بنالیا ہر اور جس نے اپنے
انہی بقدر الحاجۃ شفا قاضی کو انھیں باتوں میں مشغول کر دیا ہر اور رسول اللہ
عیاض، صفحہ ۳۰۲ - صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک تو معرفت الہیہ

سے اور سینہ فیض گنجینہ علوم معرفت سے لبریز ہے
بہر حال جو امور دین سے غیر متعلق ہوں اگر ان میں سے بعض کا علم کسی غیر نبی کو ہو
جائے اور نبی کو نہ ہو تو اس میں اس نبی (علیہ السلام) کی کوئی تنقیص نہیں، کیونکہ ان امور
سے حضرات انبیاء علیہم السلام کو کوئی خاص تعلق ہی نہیں۔ اسی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا:

انتم اعلم بامور دنیاکم - اپنی دنیا کی باتوں کے تم زیادہ جاننے والے
(رواہ مسلم) ہر۔

صحیح مسلم کی یہ روایت ہمارے دما کے لیے نہایت واضح اور روشن دلیل ہے نیز آپ
ارشاد فرماتے ہیں:

اذا کان شیء من امور دنیاکم جب کہ کسی چیز تمہارے دنیاوی امور میں سے
فانکم اعلم بہ واذا کان شیء ہر جب تو تم ہی اس کے زیادہ جاننے والے ہو

من امر دینکرم فالی رواہ احمد اور اگر کوئی دینی معاملہ ہو تو میری طرف رجوع
 و مسلم عن انس) وابن ماجہ . کرد۔ روایت کیا اس کو امام احمد اور امام مسلم
 عن انس وعائشہ (معا) وابن نے حضرت انس سے اور ابن ابی وجہ سے حضرت
 خزیمہ عن ابی قتادہ)۔ انس اور حضرت عائشہ دونوں سے اور ابن خیر
 (کنز العمال - ج ۶، ص ۱۱۶) نے حضرت ابو قتادہ سے۔

اکٹھواں مقدمہ | اگر بعض جزئی واقعات کا علم کسی ادنیٰ درجے کے شخص کو ہو اور اعلیٰ
 کو نہ ہو، یا کسی اُمتی کو ہو اور نبی کو نہ ہو تو صرف اس کی وجہ سے
 اُس ادنیٰ کو اعلیٰ سے اور اس اُمتی کو نبی سے اعلم (زیادہ علم والا) نہیں کہا جاسکتا مثلاً
 آج کل کی مادی ایجادات اور صنعتی اختراعات کے متعلق جو معلومات یورپ کے ایک مُجد
 کو حاصل ہیں یقیناً وہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کو حاصل نہ تھے۔ گراموفون بنانے
 کا علم جو اس کے غیر مسلم مُوجد کو تھا، وہ یقیناً حضرت عروث پاکؐ کو نہ تھا۔ لیکن کون اُمتی ہے
 جو ان مادی اور ذمیوی علوم کی وجہ سے یورپ کے ان مُجدین کو حضرت امام ابو حنیفہؒ امام
 مالکؒ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے اعلم (زیادہ علم والا) کہنے کی جرات کرے۔ سینما اور
 تصویر کے متعلق جو معلومات ایک فابریک و فاجر عکس ایک کافر و مشرک تماشاہ بین کو ہیں وہ
 یقیناً ایک بڑے سے بڑے متقی عالم کو نہیں۔ تو کیا کوئی تارکب و مانع بہر تماشاہ بین کو اس
 عالم سے اعلم کہہ سکتا ہے اور اسی پر کیا موقوف جرائم پیشہ لوگوں کو جو معلومات اپنے جرائم
 کے متعلق ہوتے ہیں حضرات علمائے دین کو ان کی ہوا بھی نہیں گنتی تو کیا سب چور، ڈاکو،

گرہ کٹ، پاٹ مار، شرابی، کبابی، ہر علم دین کے مقابلہ میں اعلیت کا دعویٰ کر سکتے ہیں اور کیا یہ واقعہ نہیں کہ نجاست کھانے والے کیڑے کو نجاست ذغلاطت کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے اور ہر شریف انسان اُس سے ناواقف ہے، تو کیا اب نجاست کا ہر کیڑہ بھی تمام انسانوں سے اعلم کہا جاسکتا ہے۔

بہر حال یہ مقدمہ بالکل بدیہی ہے کہ جو علوم دین سے غیر متعلق ہوں اور جن علوم کو کمال انسانی میں کوئی دخل نہ ہو۔ وہ اگر کسی شخص کو زیادہ مقدار میں حاصل ہو جائیں، تو صرف اس کی وجہ سے اس کو زیادہ علم داں نہیں کہا جاسکتا۔ اَعْلَم (زیادہ علم والا) بھی کہا جائے گا جب کہ علوم کمالیہ اور علم وغیرہ میں دوسروں پر فوقیت رکھتا ہو۔

نواں مقدمہ | قرآن و حدیث میں اس کی نظیریں بجزرت ملی نہیں کہ حضور کی حیات طیبہ میں بہت سے واقعات جزئی کی اطلاع دوسرے لوگوں کو ہو گئی اور جو

اس کے کردہ واقعہ انھیں پرگڑا تھا یا ان سے اس کا کوئی خاص تعلق تھا، اور حضور کو اس وقت اس کی اطلاع نہ ہوئی۔ اس کی چند مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

۱۔ غزوہ تبوک میں عبداللہ بن ابی منافق نے کسی موقع پر یہ کہا:

لَا تُنْفِقُوا عَلٰی مَنْ عِنْدَ

رَسُولِ اللّٰهِ - جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے والے ہیں اُن پر کچھ خرچ نہ کرو۔

نیز اُسی مجلس میں اُس نے یہ بھی کہا:

وَلَيْنَ مَرْجَعَنَا إِلَى الْمَدِينَةِ
اگر ہم مدینہ پہنچے تو ہم میں سے جو زیادہ عزت والا
لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ
ہر گاہ وہ ذلیلوں کو نکال دے گا (یعنی ہم مہاجرین کو
مدینہ سے بھگا دیں گے)

اُس کی یہ کہ اس حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے سنی اور انھوں نے اپنے چچا سے اس کا ذکر کر دیا۔ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ حضور نے عبد اللہ ابن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا اور اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ اُن منافقین نے تجھ کو قسم کھائی کہ ہم نے نہیں کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی تصدیق کر دی اور زید بن ارقم کو بھڑا قرار دے دیا۔ حضرت زید فرماتے ہیں کہ مجھے اس کا ایسا حسد ہوا کہ مدتِ عمر کبھی ایسا حسد نہ ہوا تھا، یہاں تک کہ میں نے باہر نکلنا چھوڑ دیا، تاکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ منافقون کی ابتدائی آیتیں نازل فرمائیں جن میں حضور کو اطلاع دی گئی کہ حقیقت ان منافقین نے ناشائستہ کلمات کہے تھے۔ تو حضور نے مجھ کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مطمئن ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیان کی تصدیق نازل فرما دی۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر)

(۲) بعض منافقین کے متعلق سورۃ توبہ میں ارشاد ہے :

وَمِنْ حَوْلِكُمُ الْأَعْرَابُ
اور بعض ان لوگوں میں سے جو تمہارے ارد گرد
مُنافِقُونَ وَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
میں بدی منافی ہیں اور بعض اہل مدینہ میں سے
مَرُدُّوْا عَلَى الْفِتَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ
مُنافقت میں بہت مشاق ہیں آپ ان کو نہیں

نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ - جانتے، ہم ان کو (خوب) جانتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ عہد رسالت میں خود مدینہ طیبہ اور اس کے آس پاس کی بستیوں میں کچھ ایسے منافق تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمدؐ آپ ان کو نہیں جانتے، اور ظاہر ہے کہ خود ان منافقین کو اپنے نفاق کا ضرور علم ہوگا۔

(۳) وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ آَلَدٌ الْخَفِيمُ - اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جن کی بات اس دنیاوی زندگی میں آپ کو اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنے دل کی بات پر خدا کو شہد بتاتے ہیں اور فی الحقیقت وہ نہایت جھگڑاؤ

(سورہ بقرہ)

تفسیر سالم السنزل اور تفسیر خازن وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت اُخس بن شریق نقی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہ شخص دیکھنے میں بہت اچھا اور نہایت شیریں زبان تھا۔ حضورؐ کی خدمت میں آتا اور اپنے کو مسلمان ظاہر کرتا اور بہت زیادہ اظہارِ محبت کرتا تھا اور اس پر خدا کی قسمیں کھاتا تھا۔ حضورؐ اس کو اپنے پاس بٹھاتے تھے، اور درحقیقت وہ منافق تھا، اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

فَعَلَّ فِيهِ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجِيبُكَ وَأَمَّا يَرْوُكُ وَتَسْتَحْسِنُ - اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جن کی بات آپ کو بھلی معلوم ہوتی ہے اور آپ اس کو اچھا سمجھتے ہیں اور آپ کے دل میں اس کی عظمت

(خازن، جلد اول، ص ۱۶۱) ہوتی ہے۔

اس آیت کریمہ اور اس کے شان نزول سے معلوم ہوا کہ خنس بن شریق کے باطن کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخفی تھا، اور ظاہر ہے کہ وہ بد بخت اپنے حال سے سرور آگاہ تھا۔

۴۔ نیز منافقین ہی کی ایک جماعت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہے:
وَإِذَا رَأَوْهُمْ تَجَبَّكَ أَجْسَامُهُمْ
وَأِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ -
(سورۃ منافقین)
اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے بدن کا ہتکت
آپ کو غرضتاً معلوم ہوں، اور اگر وہ کچھ کہیں
تو آپ ان کی سن لیں گے۔

تفسیر خازن اور تفسیر معالم التنزیل میں: وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ کی تفسیر
میں ہے:

۱۔ فتح حسب انہ صدق یعنی آپ اس کو سچا سمجھیں (ج، ص ۸۲)
ان تینوں آیتوں سے بطور قدر مشترک اتنا معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
عہد مبارک میں مدینہ طیبہ ہی کے اندر کچھ ایسے سیاہ باطن منافق بھی تھے جن کے نفاق (یا
عداوت نفاق) کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تھا۔ ظاہر حال دیکھ کر آپ ان کو اچھا
جانتے تھے۔ ان کی جھوٹی باتوں کو سچ سمجھتے تھے، اور وہ بدکردار اپنے حال سے خود یقیناً
تغیر وار تھے (اگرچہ بعد میں بذریعہ وحی حضور کو بھی مطلع فرما دیا گیا ہو)

اس کے بعد ہم اس سلسلہ میں صرف ایک آیت اور پیش کرتے ہیں۔ ارشاد

خداوندی ہے :

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ - (سورہ شمس)
 ابد ہم نے اپنے رسول کو شعر نہیں سکھایا اور
 نہ وہ ان کے لیے مناسب ہے۔

اس آیت کریمہ سے نہایت صاف طور پر معلوم ہوا کہ آپ کو علم شعر نہیں عطا فرمایا گیا حالانکہ یہ علم کافروں تک کو حاصل ہوتا ہے۔

بہر حال قرآن اس حقیقت پر شاہد ہے کہ بعض غیر ضروری اور امور رسالت سے غیر متعلق علوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں عطا فرمائے گئے، اور دوسروں کو حتیٰ کہ مشرکوں اور کافروں کو وہ حاصل تھے۔ لیکن اس کی وجہ سے ان دوسروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وسیع العلم کہ دینا انتہائی بلاوت اور اعلیٰ درجہ کی حماقت اور ضلالت ہے اگر اس قسم کے واقعات احادیث میں تلاش کیے جائیں تو سیکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں نکل آویں گے۔ یہاں نمونہ کے طور پر محض چند حدیثیں اجمالاً ذکر کی جاتی ہیں :

(۱) صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو لگایا کرتی تھی۔ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو نہ پایا تو حال دریافت فرمایا عرض کیا گیا کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا

أَفَلَا كُنْتُمْ أَذُنْتُمْوَنِي
 پھر تم نے مجھ کو اطلاع کیوں نہیں کی۔
 اس کے بعد ارشاد فرمایا :

دُتُوْفَ عَلٰی قَبْرِهَا یعنی مجھے اس کی قبر بستلاؤ، چنانچہ قبر
فَدَلُوْهُ فَصَلِّیْ عَلَیْہِ۔ بتلا دی گئی۔ پس آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور کو اس عورت کے انتقال کی اطلاع نہ ہوئی اور
صحابہ کو اطلاع تھی۔ نیز اس کی قبر کی اطلاع بھی صحابہ ہی نے حضور کو دی۔

(۲) سنن نسائی میں حضرت یزید بن ثابت سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ
ایک روز حضور کے ساتھ باہر نکلے تو حضور کی نظر ایک نئی قبر پر پڑی۔ فرمایا :
مَا هٰذَا ؟ یہ کیا ہے ؟ (یعنی یہ کس کی قبر ہے)

عرض کیا گیا کہ یہ فلاں شخص کی فلاں کنیز کی قبر ہے۔ دوپہر میں اس کا انتقال ہو گیا
اور حضور چونکہ قیلو کہ فرما رہے تھے اور حضور روز سے بھی تھے۔ اس لیے ہم نے جگانا
بہتر نہ سمجھا۔ پس حضور کھڑے ہوئے اور لوگوں نے پیچھے صف باندھی اور حضرت نے
نماز پڑھی، پھر ارشاد فرمایا :

لَا يَمُوتُ فَيَكُم مَيِّتٌ مَا دُمْتُ جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جب تک میں
بین ظہرانیکم الا اذنتمونی تمہارے درمیان موجود ہوں تو مجھ کو ضرور اس
بہ فان صلواتی لہ مرحمةؐ کی خبر دیا کہ کیونکہ میری نماز اس کے واسطے رحمت ہے۔
اس روایت سے بھی ہمارے دعا پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے اور اس سے

صرف ایک وقتی واقعہ ہی نہیں بلکہ آپ کی زندگی کی ایک عام ستم حالت معلوم ہوتی ہے۔
(۳) صحیح بخاری اور سنن اربعہ میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم غزوہ احد میں شہدائے احد میں سے دو دو کو ایک ایک قبر میں دفن فرماتے تھے اور قبر میں آتے وقت لوگوں سے دریافت فرماتے تھے۔

ایہما اکثر احذا للقرآن ان دون میں سے کون زیادہ قرآن حاصل کرنے
فاذا اشیر الی احدهما قدمہ والا ہے پس جب ان میں سے کسی ایک کی طرف
فی اللحد۔ اشارہ کر دیا جاتا تو آپ اس کو گھد میں پہلے آتے

(۴) صحیح مسلم اور سنن نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر سے کچھ آواز سنی، فرمایا :

متی مات هذا ؟ یہ شخص کب مرا ہے ؟

قالوا مات فی الجاہلیۃ لوگوں نے عرض کیا، دور جاہلیت میں۔

فست بذالك تو آپ کو اس سے سرت ہوئی

(۵) مسند احمد اور مسند بزار میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہ ایک غزوہ میں حضور کی خدمت میں پیہر حاضر کیا گیا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ
این صنعت هذا ؟ یہ کہاں کا تیار شدہ ہے ؟

فقالوا بفارس ! لوگوں نے عرض کیا کہ فارس کا بنا ہوا ہے

(۶) ابو داؤد و جامع ترمذی میں ابن عباس بن جمال سے مروی ہے کہ وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ مقام مارب میں جو
شہر ہے۔ وہ مجھ کو عنایت فرما دیا جائے۔ چنانچہ حضور نے درخواست منظور فرمائی۔
لہ غالباً مارب میں آپ شہر کے کچھ چستے تھے جن سے نیک تیار کیا جاتا تھا، ابن عباس بن جمال نے انہیں کی درخواست کی تھی۔

اور وہ ان کو دسے دیا گیا۔ جب وہ واپس پہل دیے تو حاضرین مجلس میں سے ایک صحابی نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آپؐ کو معلوم ہے کہ آپؐ نے اُن کو کیا دسے دیا؟

اتدری ما قطعت له يا رسول الله انما قطعت له الماء العِدّٰی کے نمک بن سکتا ہے، دسے دیا۔ تو حضورؐ نے ان فانزعہ منه الزم تذیہ الصلٰۃ سے وہ واپس لے لیا۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کو پہلے اس سرزمین کی مخصوص حیثیت معلوم نہیں تھی اور اسی لاطعلیٰ کی وجہ سے وہ یحییٰ بن جبال کو غطا فرمادی تھی۔ لیکن جب بعد میں اُن صحابی کے عرض کرنے سے اس کی حیثیت معلوم ہوئی کہ اس سے عام پلک کے منافع وابستہ نہیں) تو حضورؐ نے اس کو واپس لے لیا۔

(۴) صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ قضاے حاجت کے لیے) بیت النواشریف لے گئے تو میں نے حضورؐ کے وضو کے لیے پانی بھر کر رکھ دیا۔ جب آپؐ باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ

من وضع هذا فأخبر فقتال یکس نے رکھا ہے؟ تو حضورؐ کو اطلاع دی گئی کہ اللہم فقیہ فی الدین وعلیمہ میں نے رکھا ہے تو حضورؐ نے میرے لیے تفسق فی الدین التاویل اور علیہ تاویل قرآن کی دعا فرمائی۔

اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ اس موقع پر حضورؐ کو پانی رکھنے والے کی طہار

دوسروں سے دی۔

(۸) شنن ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بخار میں مبتلا تھا اور مسجد میں پڑا ہوا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پس آپ نے فرمایا :

من احسن الفی الدوسی ثلث کسی نے دوسری جوان (ابو ہریرہ) کو دیکھا ہے؟
مرات فقال رجل یا رسول اللہ یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا، تو ایک شخص نے عرض
هوذا یوعلک فی جانب المسجد کیا حضرت وہ یہ نہیں! بخار میں مبتلا ہیں۔ مسجد
فاقبل یشی حتی وصل الی کے گوشہ میں ہیں۔ پس آپ میری طرف کر چلے اور
فوضع یدہ علی الخیرے پاس پہنچ کر اپنا دست مبارک مجھ پر رکھ دیا۔

اس روایت سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مسجد میں جانے کی اطلاع حضور کو نہ تھی۔ دوسرے شخص کے مطلع کرنے سے حضور کو خبر ہوئی۔

(۹) مصنف ابن ابی شیبہ میں عبدالرحمن ابن الاذنہ سے مروی ہے کہ :

نایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ میں نے فتح مکہ کے سال (جبکہ میں جوان لڑکا
و مسلم عام الفتح و انا غلام شاب تھا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ غلام
یسئل عن منزل خالد بن الولید ابن الولید کے گھر کا پتہ پوچھتے تھے۔

(۱۰) صحیح بخاری صحیح مسلم سنن نسائی اور سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے خالد بن ولید نے بیان کیا کہ میں ایک بار اپنی خال

حضرت میمونہؓ کے پاس حاضر ہوا، تو میں نے ان کے پاس بھٹی ہوئی گودہ دیکھی جس کو ان کی بہن حفیدہؓ نجد سے لائی تھیں۔ وہ گودہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی گئی اور حضورؐ کی عادت شریفہ تھی کہ جب تک کھانے کی کیفیت نہ بیان کر دی جاتی اور اس کا نام نہ بتلایا جاتا، آپ اس کی طرف بہت کم ہاتھ بڑھاتے تھے۔

وكان قلما يقدم مریداً به لطعام
حق يحدث عنه ويحتمى له فاحوا
بيده الى الغيب فالت امرأة
اخبرت رسول الله صلى الله عليه
وسلم بما قدم من له فلو الغيب
يا رسول الله فرفع يده الخ
اُطعيا الخ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جب گودہ حضور کے سامنے رکھی گئی تو آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ گودہ ہے حتیٰ کہ آپ نے کھانے کے لیے ہاتھ بھی بڑھا دیا اور بعد میں جب دوسروں کے بتلانے سے اس کا علم ہوا تو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا۔

(۱۱) طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت بلالؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک دفعہ میرے پاس معمولی درجہ کی کھجوریں تھیں، میں نے ان کھجوروں کو دسے کر ان کے بدلے میں ان سے ادھی عمدہ کھجوریں لے لیں اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر کیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ان سے اچھی

لے حضرت میمونہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور خالد بن ولید اور عبد اللہ بن عباسؓ کی حقیقی خالہ تھیں۔ ۱۲ منہ

کھجوریں آج تک ہم نے نہیں دیکھیں۔ تم یہ کہاں سے لائے ہو۔ (حضرت بلال کہتے ہیں)۔
 من این هذا لك يا بلال؟ میں نے دُوبار لے کا واقعہ بیان کر دیا تو حضورؐ
 فحدثه بما صنعت فقال انطلق نے فرمایا ابھی جاؤ اور ان کو واپس کر کے آؤ
 فودّاه على صاحبه الخ (کیونکہ یہ رُبو ہو گیا)۔

(۱۲) مسنّف عبد الرزاق میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج کے پاس تشریف لے گئے تو آپؐ نے وہاں بہت
 عمدہ کھجوریں دیکھیں۔ دریافت فرمایا یہ کھجوریں تمہارے پاس کہاں سے آئیں۔ انھوں نے
 عرض کیا:

من این لکم هذا؟ قلن ابدلنا ہم نے دو صاع اپنی سمری کھجوریں دے کر یہ
 صاعین بصاع فقال (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک صاع اچھی کھجوریں لے لی ہیں حضورؐ نے
 علیہ وسلم) لا صاعین بصاع و فرمایا، ایک صاع کے بدلے میں دو صاع، اور
 لا درہمین بدرہیم الخ ایک درہم کے بدلے میں دو درہم جائز نہیں۔
 ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کو اس ناجائز تبادلہ کی اطلاع دوسروں کے
 عرض کرنے سے پہلے۔

(۱۳) روایت کیا ابن ابی شیبہ نے مسنّف میں اور امام احمد نے مسند میں اور ابو نعیم
 نے کتاب المعرفة میں حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے، اور عبد الرزاق نے ابوابہ سے اور
 ابن جریر نے ابن ساعدہ سے کہ

جب اہلِ قبا کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی:

مَا هَذَا الطُّهُورِ الَّذِي قَدْ خَصَّمْتُمْ لَنَا فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ
فَمَا طَهَّرْتُمْ فِي بَعْضِهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ خَيْرًا
تَوَاضَعْتُمْ لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ
فَمَا طَهَّرْتُمْ فِي بَعْضِهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ خَيْرًا
فَمَا طَهَّرْتُمْ فِي بَعْضِهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ خَيْرًا
فَمَا طَهَّرْتُمْ فِي بَعْضِهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ خَيْرًا

(۱۴) صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے ہجرت پر حضور سے بیعت کی اور حضرت کو یہ علم نہ تھا:

وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ
يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ
بَعْنِيهِ فَاسْتَرَاهُ بَعْبِدِينَ اسْوَدِينَ
ثُمَّ لَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى
يَسْأَلُ أَعْبَدًا هُوَ؟
اس کا آقا آیا تو حضور نے اُس سے فرمایا کہ تم اس غلام کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو۔ چنانچہ آپ نے درجی غلام کو ہمارے دسے کر اس کو خرید لیا اور اس کے بعد آپ کسی کو بیعت نہیں کرتے تھے جب تک کہ یہ درجی نہ فرمالیں کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔

(۱۵) صحیح بخاری اور جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد میں حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے کہ (مدینہ میں سُربانی زبان کے جانسنے والے صرف یہودی تھے۔ اگر کہیں سے سُربانی میں

کوئی خط آتا تو وہی پڑھتے اور کسی کو سُربانی میں کچھ لکھوانا ہوتا تو وہ انہیں سے لکھواتا۔ جب حضور کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے مجھ کو سُربانی سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: خدا کی قسم میں اپنی خط و کتابت میں یہودیوں کی طرف سے سطحن نہیں (واللہ ما آمن یہود علی کتابی) پس نصف مینہ پورا نہیں ہوا تھا کہ میں نے سُربانی سیکھ لی اور مجھے اس میں خاصی مہارت ہو گئی۔ پھر میں ہی آنحضرت کی طرف سے یہودیوں کو خط لکھاتا تھا، اور میں ہی ان کے خطوط پڑھتا تھا۔

اس روایت میں یہودیوں کی طرف سے جس خطرے کا ذکر ہے وہ جب ہی ممکن ہے کہ حضور کو اس سُربانی زبان کا علم نہ ہو جس کا علم اس زمانہ کے یہودیوں کو تھا۔ اگرچہ اس مدعا کے لیے حضور کا اُمی ہونا بھی کافی ہے جس کی شہادت قرآن مجید میں دی گئی ہے مگر میں نے یہ روایت اس لیے نقل کر دی کہ یہ اُس اُمتیت کی ایک عملی تفسیر ہے جس کے بعد کسی تاویل کی گنجائش نہیں رہتی، کیونکہ تاویل صرف اقوال والفاظ میں چل سکتی ہے نہ کہ واقعات و محالات میں۔

یہاں تک پانچ آیتوں اور پندرہ حدیثوں سے صرف یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عہد رسالت میں بہت سے جزئی واقعات پیش آتے تھے اور حضور کو ان کی اطلاع نہیں ہوتی تھی اور دوسرے لوگوں کو ہو جاتی تھی۔ لیکن صرف ان جزئی معلومات کی وجہ سے (جن کو امرِ دین و دیانت اور فرائضِ نبوت و رسالت سے کوئی خاص تعلق بھی نہیں) نہ ان دوسرے

لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم داں کہا جاسکتا ہے اور ان علوم کے حصول سے حضور کے کمال علمی میں کوئی کمی آتی ہے۔

علامہ سید محمد آلوسی مفتی بغداد علیہ الرحمۃ اپنی بے نظیر تفسیر "روح المعانی" میں ارقام فرماتے ہیں :

ولا اعتقد فوات کمال بعدم اور میں دنیوی اور جزئی حوادث کے علم نہ ہونے
العلم بحدوث دنیویۃ جزئیۃ کعدم کی وجہ سے کمال کے فوت ہو جانے کا قائل نہیں
العلم بما یصنع زیدٌ مثلاً فی جیسے کہ زید کے روزمرہ کے خانگی حالات کا
بیتہ وما یجری علیہ فی یومہ علم (سوائے علموں کے نہ ہونے سے کمال
وغدا (روح المعانی ج ۲ ص ۳۵) نہیں جاتا)۔

دسواں مقدمہ | اگر زید کو ایک ہزار باتوں کا علم ہو اور عمر کو لاکھوں کروڑوں باتوں کا لیکن زید کے ان ایک ہزار معلومات میں سے دس بیس ایسے ہوں جو عمر کو حاصل نہ ہوں تو ان دس بیس علوم کی وجہ سے (جو زید کو حاصل ہیں اور عمر کو حاصل نہیں) "زید کو علی الاطلاق" اعلم من عمر (عمر سے زیادہ علم داں) نہیں کہا جاسکتا (دراں حالانکہ عمر کو لاکھوں اور کروڑوں وہ علوم حاصل نہیں جن کی زید کو ہوا بھی نہیں لگی) البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ زید کو فلاں فلاں معلومات ہیں اور عمر کو نہیں، مثلاً حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو شریعت کے لاکھوں اور کروڑوں علم حاصل تھے اور ابن رشد کو بھی علوم شرعیہ میں خاصی دستگاہ تھی، لیکن حضرت امام ابو حنیفہ کے عشر عشر

بھی نہیں تھی مگر فلسفہ یونان کے متعلق جو معلومات ابن رشد کو حاصل تھے، وہ یقیناً حضرت امام
ابرحفیہ کو حاصل نہ تھے کیونکہ ان کے زمانے میں فلسفہ یونان عربی میں مقبول ہی نہیں ہوا تھا
لیکن اس کی وجہ سے ابن رشد کو حضرت امام ابرحفیہ سے اعلم نہیں کہا جاسکتا۔
علیٰ بن ابی اسحق شافعی اور امام احمد، امام بخاری اور امام مسلم کو کتاب و سنت
کے لاکھوں علوم حاصل تھے مگر تاریخ و سیر میں جو معلومات ابن خلدون اور ابن خلکان کے تھے
وہ تمام بحیثیت مجرعی ان حضرات کو یقیناً حاصل نہ تھے کیونکہ ابن خلکان اور ابن خلدون کے
علم میں تو بہت سے وہ تاریخی واقعات بھی تھے جو ان حضرات ائمہ کی وفات کے بعد وقوع
میں آئے۔ لیکن اس کی وجہ سے ابن خلکان و ابن خلدون کو یا تو کچل کے کسی مورخ کو ان
ائمہ دین سے اعلم نہیں کہا جاسکتا۔ علیٰ بن ابی اسحق سرطری اور کورڈائیوری کے متعلق اور
ایک موی کو حجت دوزی کے متعلق جو معلومات حاصل ہوتے ہیں وہ یقیناً خود مولوی احمد
خان صاحب کو حاصل نہ تھے۔ لیکن میرے نزدیک کوئی اعلیٰ درجہ کا اہم بھی اس کی وجہ سے
ہر موثر ڈرائیور اور موی کو خاں صاحب موصوف سے زیادہ وسیع علم کسے کی جرأت نہ کرے گا۔
بہر حال جب کسی ایک شخص کو دوسرے کے اعتبار سے علی الاطلاق اعلم (زیادہ
علم والا) کہا جائیگا، تو مجموعہ علوم کے اعتبار سے اور بالخصوص علوم ہندیہ شرعیہ ہی کے اعتبار سے
کہا جائے گا۔ اور اگر کوئی شخص زیر کے لیے کسی خاص علم کی وسعت تسلیم کرے اور
عمر کے لیے تسلیم نہ کرے تو اس سے ہرگز لازم نہیں آتا کہ اس نے زیر کو عمر و سے اعلم مان
لیا یا بالخصوص جبکہ وہ علم علوم عالیہ کمالیہ میں سے بھی نہ ہو۔ اور پھر خصوصاً جبکہ شخص مذکور

عمر کے لیے اعلیٰ درجہ کے لاکھوں اور کروڑوں علوم ایسے مان رہا ہر جن کی زندگی کو بلکہ دنیا کے کسی انسان کو ہوا بھی نہ لگی ہو۔ — یٰلَکَ عَشْرَةُ کَامِلَةٌ۔

یہاں تک دس مقدمے ہوئے۔ ہم اس سلسلہ کو یہیں ختم کرتے ہیں اور اہل بحث کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اس بحث میں بھی جواب دینے سے پہلے ہم کو برلوی احمد رضا خاں صاحب کی دیانت کا مرثیہ پڑھنا پڑتا ہے۔ اگر جناب موصوف عبارت براہین قاطعہ کے نقل کرنے اور ان کا مطلب بیان کرنے میں خیانت سے کام نہ لیتے تو آج اس کے جواب میں ہم کو اس قدر طوالت اختیار کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

”براہین قاطعہ“ میں نہ تو مطلق علم کی وسعت میں کلام تھا، نہ علوم عالیہ کا لہجہ کی بحث تھی، بلکہ صرف علم روئے زمین کی وسعت میں گفتگو تھی۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے ہم مشرب مولوی عبدالسمیع صاحب نے ”انوار ساطعہ“ میں شیطان و ملک الموت کے لیے اسی وسعت علمی کو دلائل سے ثابت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر قیاس کیا اور اسی قیاس کی بنا پر حضورؐ کے لیے علم زمین کی وسعت ثابت کی تھی، اور حضرت مولانا امین احمد صاحب مسند براہین قاطعہ نے اسی قیاس کو رد کیا۔ (براہین قاطعہ، ”انوار ساطعہ“ جی کا جواب ہے)۔

بہر حال ”براہین قاطعہ“ کی ساری بحث صرف علم زمین کی وسعت میں تھی، جس کو دین و دیانت اور فرائض نبوت و رسالت سے کوئی خاص تعلق نہیں (اور ایسے علوم کے متعلق بذیل مقدمہ علامہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح ہم تفسیر کبیریہ سے نقل کر چکے ہیں) کہ

ان میں غیر نبی کا علم نبی سے بڑھ سکتا ہے۔^۱

لیکن مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اپنی مجددانہ تبلیغ سے لکھ مارا کہ

انه قد صرح في كتابه البراهين اُس نے اپنی کتاب "براہین" میں تصریح کی

القاطعة..... بان شيخهم کہ ان کے پیر ابلیس کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

ابلیس اوسع علما من رسول الله وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

غور فرمایا جائے کہ ان صرف علم زمین کی وسعت اور کُل مطلق علم کی وسعت۔

پہیں تفاوت رہ از گجا ست تا بہ گجا

ہم ناظرین کی سہولت کے لیے ایک مثال بھی پیش کرتے ہیں اور اُسی سے انشاء اللہ

عبارتِ براہین کی پوری توضیح بھی بر جائے گی۔

فرض کیجئے کہ مصنف انوارِ باطعہ کی ذہنیت رکھنے والا مولوی احمد رضا خاں صاحب

کا کوئی دوسرا بھائی مثلاً "زید" کہتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کا علم حاصل تھا اور

دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ بہت سے فاسقوں اور کافروں کو یہ فن آتا ہے۔ امراء الحقین بدترین

کافر تھا اور ساتھ ہی اعلیٰ درجہ کا شاعر بھی۔ فردوسی فاسد العقیدہ شیعہ تھا، اور فارسی کا

بہترین شاعر بھی۔ پس جبکہ فاسقوں اور کافروں تک کو یہ فن حاصل ہے تو رسول خدا صلی اللہ

لہ نیز مقدمہ نمبر ۶ کے ذیل میں نہایت واضح دلائل تہمید بھی ثابت کر چکے ہیں کہ اگر ایسے علوم میں کسی کا دائرہ علم

زیادہ وسیع ہو تو اس کو دوسروں کے اعتبار سے علی الاطلاق اعلم نہیں کہا جاسکتا جب کسی کو دوسرے کے اعتبار سے علم

کا جائز یا ناجائز معلوم کیا دے تو مجموعہ عام ہی کے اعتبار سے کہا جائیگا جیسا کہ آخری مقدمہ میں ثابت کیا جا چکا ہے۔

علیہ وسلم کو جو افضل المرسلین سید الاولین و الآخِرین ہیں ضرور حاصل ہوگا۔ اس کے حجاب میں
دلانا خلیل احمد صاحب کا کوئی ہم مسلک مسلمان کہے کہ :

* امرأ العیس اور فردوسی کا حال تاریخ کی ستر اتر شاد توں سے معلوم ہوا، اب
اُس پر کسی فضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا زائد اس مفضل سے ثابت
کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں۔ اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کی قیاس
سے ثابت ہر جائیں، بلکہ قطعی ہیں قطعیات نفوس سے ثابت ہوتے ہیں کہ
خبر و امدعی میان مفید نہیں لہذا اس کا اثبات جب قابل التفات ہو کہ قطعیات
سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسد سے عقیدہ
خلق کا اگر فاسد کیا چاہے ترکب قابل التفات ہوگا۔

دوسرے قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہے۔
قرآن پاک میں ہے :

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ	یعنی ہم نے ان کو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) شعر کا علم نہیں دیا، اور وہ ان کے لیے (سورہ نسیس)
--	--

اور کتب حدیث میں مروی ہے کہ حضورؐ نے مدت العزیمہ ایک شعر بھی نہیں
کہا، اور فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتاویٰ قاضی خانؒ میں ہے :

قال بعض العلماء من قال ان جو شخص کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شعر بھی کہتا ہے، وہ کافر ہے۔

قال شعراً فسد کفر۔

تیسرے اگر افضلیت ہی اس کی موجب ہے تو تمام نیک مسلمان امراء القیس اور فردوسی سے اچھے شاعر ہونے چاہئیں..... علیٰ ہذا القیاس غور کرنا چاہیے کہ امراء القیس اور فردوسی کا حال دیکھ کر علم شعر کا فخر عالم کو فلاحِ نقص قطعہ کے بلا دلیل محض قیاس ناسد سے ثابت کرنا بددینی نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔

امراء القیس اور فردوسی کو علم شعر کی وسعت تاریخ کی ستر شاہدوں سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعت علم شعر کی کون سی نفس قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک خلافِ شریعت عقیدہ ثابت کرتا ہے۔^{۱۷} اس پر پوری احمد رضا خاں صاحب کا کئی روحانی فرزند فتویٰ دے کہ اس شخص نے اپنی عبارت میں تفسیر کی ہے کہ امراء القیس اور فردوسی کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے..... اور بیشک نسیم الریاض میں فرمایا کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتائے اس نے بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۷ نہ کردہ بلا عبارت بعینہ براہین قاطعہ کی ہے۔ البتہ خط کشیدہ الفاظ ہمارے ہیں جن میں تشیل کی ضرورت سے کچھ ترمیم کر دی گئی ہے۔ ورنہ خاک بالکل براہین قاطعہ ہی کا ہے۔ ۱۲۰ منہ

وسلم کو عیب لگایا اور حضورؐ کی شان گھٹائی تو وہ (حضورؐ کو) گالی دینے والا ہے۔ (لہذا کافر و مرتد ہے)

ناظرین! انصاف غور فرمائیں کہ کیا اس مفتی نے خیانت نہیں کی؟ کیا مذکورہ بالا عبارت میں مطلق علم، یا علومِ عالیہ کمالیہ کی بحث تھی؟ اور کیا شخص مذکور نے امرِ اقصیٰ اور فردوسی کے لیے مطلق علم کی یا علومِ عالیہ کمالیہ کی وسعت تسلیم کی ہے؟ اور کیا اُس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلق وسعتِ علمی سے انکار کیا ہے؟ یا علوم متعلقہ نبوت رسالت و علومِ عالیہ و کمالیہ سے اس کو انکار ہے؟ ظاہر ہے کہ ان میں سے کچھ بھی نہیں بلکہ یہاں صرف علمِ شعر کی بحث ہے۔ اُسی کی وسعت کو امرِ اقصیٰ جیسے کافر اور فردوسی خیر کے لیے تسلیم کیا گیا ہے اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی نفی کی گئی ہے اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ شخص مذکور نے امرِ اقصیٰ جیسے کافر اور فردوسی جیسے فاسد العقیدہ کو حضور سے زیادہ وسیع العلم مان لیا۔ یا تو ایسے عیار و معیار کا کام ہے جو اپنا اُڑھیا کرنے کے لیے مسلمانوں میں تفریق ڈالنا چاہتا ہے یا ایسے جاہل اور احمق کا کام ہے جو علم اور اوسع علم کے معنی سے بھی نا آشنا ہے۔ ہم دسویں مقدمہ میں ثابت کر چکے ہیں کہ ایک کو دوسرے کے اعتبار سے اعلم (زیادہ وسیع العلم) علومِ عالیہ کمالیہ اور مجموعہ علوم ہی کے اعتبار سے کہا جاتا ہے ورنہ لازم آئے گا کہ ایک موچی اور ایک موٹر ڈرائیور یکساں ہوں

لے منقولہ بالا عبارت معینہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کی ہے ہم نے صرف تطبیق مثال کے لیے اہلس کے بجائے امرِ اقصیٰ اور فردوسی کا نام لکھ دیا ہے۔ ۱۲ منہ

کے ایک ناپاک کیرے کو بھی مولوی احمد رضا خاں صاحب کے مقابلہ میں اعلم کنا صحیح ہر اس کی تفصیل آٹھویں اور دسویں مقدمے کے ذیل میں گزر چکی ہے۔

اگرچہ ارباب فہم کے لیے اسی قدر کافی ہے مگر بد قسمتی سے سابقہ ایسی جماعت سے پڑے جس میں جبل کی کثرت ہے اور پھر اشد کی عنایت سے جو علماء رہیں وہ بھی تجلدار سے کتر نہیں بلکہ بدتر ہیں۔ لہذا مزید تفصیل کے لیے ہم ایک مثال اور عرض کرتے ہیں۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب نے ایک اُلُو کی عجیب و غریب کہانی بیان فرمائی ہے :

خاں صاحب بریلوی کا کراماتی اُلُو

خاں صاحب ارشاد فرماتے ہیں :

”تین صاحب ہمارے تھے۔ دُور سے ایک جنگل میں دیکھا کہ بہت آرمیوں کا مجمع ہے۔ ایک راجہ گدڑی پر بیٹھا ہے جو آرمی حاضر ہیں۔ ایک فائشہ نائچ رہی ہے۔ شمع روشن ہے۔ یہ صاحب تیر اندازی کے بے نشان تھے۔ آپس میں کہنے لگے کہ اس مجلس فست و مجور کو درجہ برہم کرنا چاہیے۔ کیا تدبیر کی جائے؟

ایک نے کہا کہ راجہ کو قتل کر دو کہ سب کچھ اُسی نے کیا ہے دوسرے

نے کہا، اس ناچنے والی عورت کو قتل کرو، تیسرے نے کہا کہ اسے بھی نہ قتل کرو کہ وہ خود نہیں آئی، راجہ کے حکم سے آئی ہے۔ اپنی غرض تو مجلس کا درجہ برہم کرنا ہے۔ اس شمع کو گل کرو۔ یہ رائے پسند ہوئی۔ انھوں نے مال کرشمہ کی نو پر تیر مارا، شمع گل ہوئی، اب نہ وہ راجہ رہا، نہ فاحشہ، نہ بھین، نہایت تعجب ہوا۔ بقیہ رات وہیں گزار دی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ ایک اُٹو مراڑا ہے اور اس کی چمکی میں وہی تیر لٹکا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ سب کام اُسی اُٹو کی رُوح کر رہی تھی۔^{۱۲}

اب فرض کیجیے کہ خاں صاحب کا ایک مرید (علیم الدین) جو خاں صاحب کو محدث مفسر، فقیہ، مثنوی، حافظ، قاری سبھی کچھ سمجھتا ہے مگر کتاب ہے کہ اعلیٰ حضرت کو سمرزیم نہیں آتا تھا، اور ایک دوسرا مرید (حفیظ الدین) کتاب ہے کہ اعلیٰ حضرت کو سمرزیم آتا تھا اور وہاں یہ پیش کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ملفوظ شریف سے معلوم ہوا کہ ایک اُٹو سمرزیم کا آنا ماہر تھا کہ اپنی ایک نگاہ میں اچھا خاصہ بھانسی کا تماشا دکھاتا تھا تو ہمارے اعلیٰ حضرت مجدد ملت جو خدا کے بڑے مقبول بندے تھے اور اس اُٹو سے بعینہً ہزاروں بلکہ لاکھوں درجہ افضل تھے تو بھلا ان کو کیوں نہیں آتا ہو گا۔ اس پر علیم الدین کتاب ہے کہ اُٹو کی سمرزیم دانی تو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے ملفوظ شریف سے معلوم ہوئی مگر اعلیٰ حضرت کی سمرزیم دانی کا کیا ثبوت ہے؟ اور اعلیٰ حضرت کو اُٹو پر قیاس کرنا — قیاس ناپہ

۱۲ جناب خاں صاحب نے یہ قصہ سمرزیم کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے ملاحظہ ہر ملفوظات حصہ پانچ مطبعہ رحمتی پریس بریلی ۱۲۰ منہ

محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلافِ نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس
نابند سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟

اس فقرے میں "علم محیط زمین" کا لفظ موجود ہے جس کے بعد کوئی شبہ ہی نہیں رہتا
مگر خاں صاحب کی دیانت ملاحظہ ہو کہ آپ نے "حسام" میں اس فقرے کا آخری خط کشیدہ
جز یعنی صرف "خبر" تو نقل کر دی۔ لیکن پہلا جز یعنی "مبدأ" جس میں علم محیط زمین کی تصریح تھی
صاف مہینم کر گئے، اور اس پر آپ کا لقب ہے مجددِ مائتہ حاضرہ، مویہ ملتِ طاہرہ
وغیرہ وغیرہ۔

پھر اسی جگہ اسی قسم کی ایک اور خیانت ملاحظہ ہو۔ خاں صاحب کی نقل کردہ عبارت
براہین سے ٹھیک و وسط کے بعد اسی حنفیہ پر یہ عبارت شروع ہوتی ہے؛
"ہیں اعلیٰ علیین میں رُوح مبارک علیہ السلام کے تشریف رکھنے اور
ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ
کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔"

اس عبارت میں بھی "ان امور" کا لفظ صاف بتا رہا ہے کہ بحث صرف علمِ رؤئے زمین
کی ہے نہ مطلق علم کی۔ نہ علومِ عالیہ کمالیہ کی جن پر فضلِ انسانی کا مدار ہے۔ لیکن خاں صاحب
نے اس عبارت کو بھی صاف اڑا دیا۔

بہر حال براہین قاطعہ میں یہ تمام تصریحات ہوتے ہوئے بھی (جن سے صاف معلوم
ہو جاتا ہے کہ یہاں بحث صرف علمِ رؤئے زمین کی ہے نہ مطلق علم کی) خاں صاحب نے بے دریغ

بلکہ نہایت ہیروہ حرکت) ہے۔

تو کیا خاں صاحب کے کسی مُرد یا وارث کو حق پہنچتا ہے کہ اس غریب علیم الدین پر اعلیٰ حضرت کے علم کی تحقیق کا دعویٰ دائر کر دے اور یہ کہے کہ اس نے ایک اُلم کو حضور پرورد اعلیٰ حضرت علیم البرکت مجدد الملت صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جسیہ وعلیہ وسلم سے زیادہ وسیع علم مان لیا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ ایسا سمجھنے والا اور کہنے والا ہی اُلوس ہے، اور اگر بیچارے علیم الدین کو رضا خانی برادری سے خارج کرنے کے لیے دانستہ طور پر ازراہ عیاری اُس کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کرتا ہے تو اعلیٰ درجہ کافر سی اور پتے سرے کا خائن ہے۔

بہر حال خاں صاحب کی پہلی خیانت تو یہ ہے کہ براہین قاطعہ میں ایک خاص علم کی وسعت یعنی علمِ روئے زمین کی وسعت میں کلام تھا۔ اُسی کو مولوی احمد رضا خاں صاحب کے مشربی بجائی مولوی عبد السمیع صاحب نے شیطان اور ملک الموت کے لیے دلائل سے ثابت کر کے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنا بر فضیلت قیاس سے ثابت کیا تھا اور مصنف براہین نے اسی قیاس کو رد کیا تھا، نیز عبارت میں ایسے الفاظ بھی موجود تھے جنہوں نے بحث کو صرف علمِ زمین کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا۔ چنانچہ براہین قاطعہ کے صفحہ ۷۴م سے خاں صاحب نے جو فقرہ نقل کیا ہے، اس کے شروع میں یہ الفاظ سرزد ہیں :-

”الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم

لہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے مریدین و تبعین یوں ہی کہتے ہیں۔

یکھ مارا کہ :

”اُس نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی کہ ان کے پیر پطیس

کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے ؟

یہاں تک خاں صاحب کی پہلی خیانت کا ذکر تھا اور اس کے ضمن میں موصوف

کے پہلے اعتراض کا ثانی جواب بھی ہو گیا جس کے بعد کسی مصنف بکے معتق اور متعصب کو بھی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ اللہ الحمد !

جمل اس جواب کا یہ ہے کہ براہین قاطعہ میں حک الموت اور شیطان کے لیے

(ان دلائل کی بنا پر جو مولوی عبد السمیع صاحب مصنف انوار ساطعہ نے پیش کیے ہیں) موت

علم زمین کی وسعت تسلیم کی گئی ہے اور اسی بحسب وسعت کو حضور سرور عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کے لیے غیر ثابت بالحق کیا گیا ہے اس کو مطلق وسعت علمی کے انکار پر محمول

کرنا اور یہ نتیجہ نکالنا کہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو شیطان

کے علم سے کم بتلادیا صرف اسی جاہل اور احمق کا کام ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

علم عالی کو اسی عالم سفلی میں محدود سمجھتا ہو لیکن جس کے نزدیک آپ کے علم کی پرواز عرش و

کرسی سے بھی بالاتر ہو وہ ایسی حماقت کا ارتکاب کیر نہ کر سکتا ہے ؟

اگر آج کوئی شخص کہے کہ تعمیرات کے فن میں فلاں یورپین انجینئر کے معلومات حضرت

امام ابو حنیفہؒ سے زیادہ وسیع ہیں تو کوئی احمق سے احمق بھی یہ نہیں کہے گا کہ اس شخص نے

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے علم کو اس کا فراہم انجینئر کے علم سے گھٹا دیا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص

پس اگر اس عالم مغلی کے کچھ علوم شیطان کو حاصل ہوں اور حضرات انبیاء علیہم السلام کو حاصل نہ ہوں تو کون احمق اور شیطان کا کون سا امتی ہوگا جو صرف علوم مغلیہ کی وجہ سے شیطان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی دوسرے نبی علیہ السلام سے زیادہ وسیع العلم کہے دے اور ان حالیکہ علوم الہیہ اور معارف ربانہ سے ان کو وہ وافر حصہ ملا ہے جو کسی مقرب سے مقرب و شہرہ کو بھی نصیب نہیں۔

ہم مقدمات کے ذیل میں اس موضوع پر کافی سے زیادہ روشنی ڈال چکے ہیں۔ اب یہاں صرف ایک چیز اور عرض کرتے ہیں اور اسی پر انشاء اللہ اس بحث کا خاتمہ ہے۔ دشمنان صداقت سے تو ہمیں کوئی توقع نہیں، ان جن حق پسندوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دے ان سے غرور قبول حق کی امید ہے ملاحظہ ہو :

حضرت مولانا خلیس احمد صاحب کی صفائی میں

مولوی عبد السمیع و مولوی احمد رضا خاں صاحبان کی زبردست شہادت

ہر اسے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں

زیغا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنفہاں کا

ہمارے بیان سابق سے یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ مصنف براہین قاطعہ کا جرم صرف

اس قدر ہے کہ اس نے ایک خاص علم یعنی علم زمین کی وسعت (بنا بران دلائل کہ جو آپ کے

مولوی عبد السمیع صاحب نے انوارِ ساطعہ میں پیش کیے ہیں) ملک المرت اور شیطان کے

(۱) مولوی عبدالسمیع صاحب اس عبارت کی وجہ سے کافر ہوئے یا نہیں؟

(۲) اور خود خاں صاحب اُس پر تقریظ لکھنے کی وجہ سے کہاں پہنچے؟

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو دیدہ بصیرت دے۔ آپ حضرات نے مصنف براہین قاطعہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت دیکھی؟ اُن خاں صاحب نے جو الزام ان پر رکھا تھا، وہ خود ہی اُس میں گرفتار ہو گئے۔

اس وقت ہم اس بحث کو ہمیں ختم کرتے ہیں اور مناسب سمجھتے ہیں کہ خاتمہ بحث میں رسالہ "التصدیقات لدفع التلبیسات" سے مصنف براہین قاطعہ (علیہ الرحمۃ) کا وہ کلام بھی نقل کر دیں جو اُن مرحوم نے خاں صاحب کے اسی شیطان والے بُہتان کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔

جب مولوی احمد رضا خاں صاحب اپنی محنت اور کمائی کا یہ نتیجہ (فقہی کفر) لے کر حرمین شریفین پہنچے اور وہاں سے ان علمائے کرام سے جو حقیقت حال سے ناواقف تھے دھوکا دے کر تصدیق کرائی اور حرمین شریفین میں بھی علمائے دیوبند کے متعلق یہ چرچے ہوئے تو وہاں کے بعض اہل علم نے حضرات علمائے دیوبند و سہارنپور سے اُن کے عقائد کے متعلق چھبیس سوال کیے ان سرائل کا جواب حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مصنف براہین قاطعہ نے تحریر فرمایا۔ پھر یہ مجموعہ بغرض تصدیق و توثیق حرمین شریفین، شام، دمشق، حلب، مصر وغیرہ بلاد اسلامیہ کے علمائے کرام کی خدمت میں بھیجا گیا اور ان علمائے کرام و مفتیان عظام نے اس کی تصدیق و تصویب فرمائی اور پھر وہ جواب مع ان تصدیقات کے

کہے کہ فلاں شرابی کو شراب کے متعلق بہت کچھ معلومات ہیں اور فلاں غوث و قطب کو وہ معلومات حاصل نہیں تو اس سے ہرگز یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ اُس شخص نے اُس شرابی کو غوث قطب سے زیادہ وسیع العلم مان لیا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ گمراہ کرنے کے لیے شیطان کو جن وسائل کی ضرورت تھی (بندوں کی آزمائش کے لیے) حق تعالیٰ نے وہ سب اس کو عنایت فرمائے۔ قیامت تک کی عمر دی۔ وہ عجیب و غریب قدرت دی کہ انسان کی رگ و پے میں خون کی طرح ڈھکے بندگانِ خدا کو گمراہ کرنے کے لیے جس علم کی ضرورت تھی، وہ بھرپور دیا تاکہ وہ اپنی الجیسا نہ کوششیں ختم کر لے اور دنیا دیکھ لے کہ ”عباد الرحمن“ کے مقابلے میں اس کے سارے ہتھیار کیسے طرح بیکار رہتے ہیں۔

اُس کو ضرورت ہے کہ بنی آدم کو گمراہ کرنے کے لیے ان کے اسیال و عواطف (جذبات و خواہشات) سے واقف ہو، اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ فلاں جگہ تنہائی میں ایک نوجوان عورت ہے اور فلاں آوارہ نوجوان کو اس تدبیر سے دماغ تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ فلاں جگہ مجلسِ رقص ہے اور شوقینِ مزاج نوجوانوں کا فلاں جگہ جمع ہے اور اس جگہ سے ان کو اس مجلسِ فواحش میں بھیجا جاسکتا ہے۔ بہر کیف اس کو ان شیطانی اُمر کی تکمیل کے لیے اس عالمِ سفلی کے وسیع معلومات کی ضرورت ہے لیکن مقربانِ بارگاہِ خداوندی کو ان لغو بات سے کیا غرض؟ ان کا کام تو ارشاد و ہدایت ہے اور اس کے لیے جن پاکیزہ علوم کی ضرورت ہے وہ حق تعالیٰ نے ان کو بے نہایت عطا فرمائے۔

نیلے تسلیم کی سب سے اور اسی وسعت علمی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غیر ثابت بانفس
کہا ہے لیکن ————— ایں گناہیت کہ در شہر شام نیز گنند

نور اسی بحث میں انوارِ ساطعہ کے یہ الفاظ ملاحظہ ہوں :

”اور تماشایہ کہ اصحابِ محفلِ میلاد تو زمین کی تمام پاک ناپاک مجاہدین
مذہبی و غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعوائے
کرتے۔ ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اُس سے بھی زیادہ تر مقامات
پاک، ناپاک، کُفر، غیر کُفر میں پایا جاتا ہے۔“

کیسے ! اتنی صفائی کے ساتھ تو مولانا فاضل احمد صاحب نے بھی نہیں لکھا۔ اُنھوں
نے تو صفتِ علمِ زمین کی اُس مخصوص وسعت کو غیر مخصوص بتلایا تھا۔ مولوی احمد رضا خاں
صاحب کے یہ مشربی بجائی مولوی عبد السمیع صاحب توصیف فرماتے ہیں کہ ”ملک الموت
اور شیطان کا حاضر ہونا (مخصوص صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہی نہیں بلکہ) زیادہ تر مقامات
میں پایا جاتا ہے۔ منقولہ بالا عبارت انوارِ ساطعہ کے اُس پہلے ایڈیشن میں بھی ہے جو براہین
قاطعہ سے پہلے شائع ہوا ہے، اور اس میں بھی جو بعد میں مولوی عبد السمیع صاحب کی نظر ثانی
اور ترمیم کے بعد شائع ہوا ہے اور جس پر مولوی احمد رضا خاں صاحب کی تقریباً چار صفحوں
کی تقریظ بھی ہے جس میں مولوی عبد السمیع صاحب اور ان کی انوارِ ساطعہ کی تشریح میں خوب
زمین آسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں۔ لہذا مولوی احمد رضا خاں صاحب کے اختلاف و
تبعین فرمائیں کہ :

پھپھرا دیا گیا اور اسی زمانہ میں "التصدیقات لدفع التلبیسات" کے نام سے اس کا پہلا
اڈیشن مع ترجمہ کے شائع ہو گیا۔ پھر اس کے بعد سے اس وقت تک اس کے بہت سے
اڈیشن نکل چکے ہیں۔

براہین قاطعہ پر مولوی احمد رضا خان صاحب	مؤلف براہین قاطعہ حضرت مولانا
کے دوسرے اعتراض کا جواب	خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر

خاں صاحب بریلوی کا دوسرا سنگین اعتراض یہ تھا کہ انھوں نے شیطان کے لیے علم محیط
تسلیم کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اُسی علم کے اثبات کو شرک کہا حالانکہ جس چیز
کا کسی ایک مخلوق کے لیے ثابت کرنا شرک ہے۔ دوسری تمام مخلوقات کے لیے بھی اس کا

اثبات شرک ہی ہوگا کہ گریہ مستغف براہین قاطعہ نے شیطان کو خدا کا شریک مان لیا (شہان
اللہ و جہد) لیکن اگر ناظرین کرام غور فرمائیں گے تو معلوم ہوگا کہ خاں صاحب کا یہ اعتراض
پہلے سے بھی زیادہ غلط اور بے بنیاد ہے اور اس کو حقیقت سے اتنا ہی بُد ہے جتنا کہ خاں صاحب
اور اُن کے فتوے کو دیانت و صداقت سے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ براہین قاطعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم ذاتی کے
اثبات کو شرک بتلایا گیا ہے اور (اُن دلائل کے بموجب جو خاں صاحب کے مشربی بھائی
مولوی عبدالمصیح صاحب نے انوارِ ساطعہ میں پیش کیے ہیں) شیطان کے لیے صرف علم عطائی
تسلیم کیا گیا ہے، اور شرک علم ذاتی ثابت کرنے سے لازم آتا ہے جیسے کہ پہلے مقدمہ کے
ذیل میں ہم خود خاں صاحب کی تصریحات سے اس کو ثابت کر چکے ہیں۔

براہین قاطعہ میں جا بجا ایسی تصریحات موجود ہیں جن سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ
شیطان کے لیے صرف علم عطائی تسلیم کیا گیا ہے اور شرک علم ذاتی کے اثبات کو کہا گیا ہے۔
(جس سے خاں صاحب کو بھی اختلاف نہیں) مگر افسوس ہے ان کی اس مجذوہانہ دیانت پر
کہ براہین قاطعہ کی ان تمام تصریحات سے چشم پوشی کرتے ہوئے صاحبِ براہین کے متعلق صاف
لکھ ڈالا کہ :

ابلیس کے لیے قرین کے علم محیط پر ایمان لایا ہے اور جب محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آیا تو کہتا ہے یہ شرک ہے۔ حالانکہ شرک تو اسی
کا نام ہے کہ اللہ عزوجل کے لیے کوئی شریک ٹھہرایا جائے تو جس چیز کا مخلوق

میں سے کسی ایک کے لیے ثابت کرنا شرک ہووے تو تمام جہان میں جس کے لیے ثابت کی جائے یقیناً شرک ہوگا ؟

ہم کو خاں صاحب کے اس ٹکڑے سے اتفاق لگتی ہے کہ مخلوق میں سے کسی ایک کے لیے جس کا اثبات شرک ہے وہ تمام جہان میں سے جس کے لیے بھی ثابت کی جائے یقیناً شرک ہوگا (یہ نہیں ہو سکتا کہ مشرکین عرب اگر اپنے بتوں کے لیے تصرف ثابت کریں تو شرک ہو اور مشرکین ہند قبروں یا قبر والوں کے لیے وہی تصرف ثابت کریں تو شرک نہ ہو اور اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ جو امور عاداتاً طاقت بشریہ سے خارج ہیں مثلاً اولاد دینا، کاروبار میں نفع دینا، مارنا جلانا، وغیرہ وغیرہ، ان امور میں بتوں سے مدد مانگنا تو شرک ہو اور زندہ یا مٹوہ بزرگوں سے مدد مانگنا اور ان کو فاعل یا اختیار سمجھنا شرک نہ ہو جیسا کہ قبر پرستوں کا خیال ہے)

بہر حال مولوی احمد رضا خاں صاحب کے اس ٹکڑے سے ہم کو بالکل اتفاق ہے لیکن صاحب براہین پر اس کو چسپاں کرنا، خاں صاحب کی وہی مخصوص کارروائی ہے جس کو خیانت یا تحریف کہتے ہیں۔

علاوہ اُس ذاتی اور عطائی فرق کے اس موقع پر خاں صاحب نے ایک کھلا افتراء یہ کیا کہ صاحب براہین نے شیطان کے لیے علم محیط مان لیا، حالانکہ یہ وہ جھوٹ ہے جس میں سچائی کا شبہ نہ ہو۔

مگر افسوس ہے کہ رضا خانی جماعت میں کوئی ایسا دیا نندار اور راستیاز بھی نظر نہیں آتا

جو اپنے مقتدا کی اس قابل نفرت حرکت کو اگر خیانت نہیں تو نادانستہ غلطی ہی تسلیم کر لے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے برادر بھائی مولیٰ عبد السمیع

صاحب نے انوارِ ساطعہ میں شیطان کے علم کی وسعت ثابت کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

”دُرُغَمَّار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولادِ آدم کے ساتھ دن

کو رہتا ہے اور اس کا بیٹا آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے۔ علامہ شامیؒ

نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے۔ مگر

جس کو اللہ نے بچا لیا۔ بعد اس کے لکھا ہے۔ وَاَقْدَرَهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ كَمَا

اَقْدَرَ مَلٰٓئِكَةُ الْمَوْتِ عَلَىٰ نَظْرِ ذَٰلِكَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس

بات کی قدرت دے دی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے

پر قادر کر دیا ہے۔“ (انتہی کلامہ انوارِ ساطعہ)

پس مولوی عبد السمیع صاحب کی اس دلیل سے شیطان کے لیے جتنا علم ثابت ہوتا ہے

اس کو بیشک مولانا خلیل احمد صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ اگر اسی کو مولوی احمد رضا خاں صاحب

روسے زمین کا علم محیط سمجھتے ہیں، تو یہ ان کی علمی قابلیت ہے جس کی داد اہل علم ہی دیں گے

ورنہ کجا شیطان کا آدمیوں کے ساتھ رہنا اور کجا روسے زمین کا علم محیط جس کے لیے ذرے

ذرے قطرے قطرے اور پتے پتے کا علم ضروری ہے۔

اور اگر خاں صاحب کی خاطر اسی کو علم محیط مان لیا جائے تو بھی شیطان کے علم محیط

پر پہلے ایمان لانے والے بلکہ دوسروں کو ایمان لانے کی دعوت دینے والے خاں صاحب کے

برادر بزرگوار مولوی عبد السمیع صاحب ٹھہریں گے اور اس کفر و شرک کے فتوے کے اولین مصداق وہی ہوں گے کیونکہ انھوں نے ہی شیطان کے لیے یہ وسعت علم دلائل سے ثابت کی ہے، حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ تو صرف مسلمانا کہنے والے ہیں۔ بہر حال غاصب نے اس موقع پر ایک افتراء تو یہ کیا کہ بالکل خلاف واقعہ مصنف براہین کے متعلق لکھ دیا کہ "ابلیس کے لیے زمین کے علم محیط پر ایمان لایا" اور دوسری خیانت یہ کہ براہین قاطعہ میں شیطان کے لیے مولوی عبد السمیع صاحب کے پیش کردہ دلائل کے بموجب صرف علم عطائی تسلیم کیا گیا تھا، اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم ذاتی ثابت کرنے کو شرک قرار دیا تھا۔ جناب خاں صاحب نے یہ ذاتی اور عطائی کا زبردست فرق بالکل ہی نظر انداز کر دیا۔ اب ہم ان دونوں باتوں کا ثبوت عرض کرتے ہیں کہ تسلیم علم عطائی کیا گیا ہے اور شرک علم ذاتی کو کہا گیا ہے۔

امر اول کا ثبوت | براہین قاطعہ کی اسی بحث بلکہ اسی قول میں صفحہ ۵ کی چودھویں سطر میں ہے :

"شیطان کو جس قدر وسعت علم دی" الخ

پھر اُسی کے چار سطر بعد ہے :

"اور شیطان و ملک الموت کو جو یہ وسعت علم دی" الخ

ان دونوں فقرہوں میں تصریح ہے کہ شیطان کے لیے علم کی جو وسعت تسلیم کی گئی ہے وہ خدا کی دی ہوئی ہے۔

امر دوم کا ثبوت | پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ مصنف براہین قاطعہ اس بحث میں اس قبیل

کو رد فرما رہے ہیں کہ جب شیطان اور ملک الموت کو علم کی یہ وسعت حاصل ہے (جو انوارِ ساطعہ کے حوالہ سے مذکور ہو چکی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی افضلیت کی وجہ سے اس سے زیادہ یعنی روئے زمین کا علم خود ہی پیدا کر لیں گے۔ اور اسی خیال کو صاحبِ براہین نے شرک قرار دیا ہے۔ اس مختصر تمہید کے بعد ملاحظہ ہو۔

براہینِ ساطعہ میں جس جگہ یہ بحث ہے اس کی پہلی سطر ہے :

”تمام امت کا یہ اعتقاد ہے کہ جنابِ فخرِ عالم علیہ السلام کو اور سب مخلوقات کو جس قدر علم حق تعالیٰ نے عنایت کر دیا اور بتلا دیا اُس سے ایک ذرہ زیادہ کا بھی علم ثابت کرنا شرک ہے۔ سب کتبِ شرعیہ سے یہی استفادہ ہے۔“

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صاحبِ براہین کے نزدیک صرف اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے جو علاوہ عطاِ خداوندی کے کسی مخلوق کے لیے ثابت کیا جائے اور اسی کا نام علم ذاتی ہے۔ پھر اسی بحث میں کچھ آگے چل کر فرماتے ہیں :

”عقیدہ اہلسنت کا یہ ہے کہ کوئی صفت حق تعالیٰ کی بندے میں نہیں ہوتی اور جو کچھ اپنی صفات کا ظل کسی کو عطا فرماتے ہیں، اُس سے زیادہ ہرگز کسی میں ہونا ممکن نہیں..... پھر جس کو جس قدر علم عطا فرمایا ہے اس سے زیادہ وہ ہرگز ذرہ بھر بھی نہیں بڑھ سکتا۔ شیطان اور ملک الموت کو جس قدر وسعت دی (جس کو مولیٰ عبدالمیمن صاحب نے دلائل سے ثابت کیا ہے) اُس سے زیادہ کی ان کی کچھ قدرت نہیں۔“

پھر فرماتے ہیں :

”علم مکاشفہ جس قدر حضرتِ خضر کو ملا، اُس سے زیادہ پروردگارِ قادرِ متعالیٰ اور حضرت موسیٰ کو باوجود افضلیت کے نہ ملا، تو وہ حضرتِ خضرِ مفضل کی

برابر بھی اس علم کا شفقہ کو پیدا نہ کر سکے :

یعنی یہ خیال غلط ہے کہ کوئی افضل اپنی افضلیت کی وجہ سے بغیر عطائے خداوندی کوئی صفت کمال مغفول سے زیادہ اپنے اندر پیدا کر سکے بلکہ جس کو جو کچھ علم وغیرہ ملے گا وہ اللہ تعالیٰ ہی سے ملے گا۔ اس مضمون کو مدلل کرنے کے بعد صاحبِ براہین تحریر فرماتے ہیں :

”الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر کہنی

یہ دیکھ کر کہ ان کو بعض مواقع زمین کا علم حاصل ہے جیسا کہ مولوی عبدالمسیح

صاحب کے دلائل سے معلوم ہوا، علم محیط زمین کا (علم ذاتی) فخرِ عالم کو

خلافِ نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا (یعنی اس

اٹکل سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شیطان و ملک الموت سے افضل

ہیں تو آپ برجہ اپنی اس افضلیت کے اپنے اندر خود ہی ساری زمین کا علم

پیدا کر لیں گے) شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت

کو یہ وسعت (یعنی اللہ کے حکم سے بہت سے مواقع زمین کا علم ہونا) نص سے

ثابت ہوئی (یعنی اُس نص سے جو مولوی عبدالمسیح صاحب نے پیش کی)

فخرِ عالم کی وسعت علم کی (یعنی علم ذاتی کی کیز نہ قیاس فاسد اور محض اٹکل

سے تو ردی ثابت کیا جا رہا ہے اور حضرت مولانا اُسی کی بحث فرما رہے ہیں

جیسا کہ اوپر کے مضمون سے معلوم ہو چکا اور آئندہ خود حضرت مرحوم کی

تفسیر سے معلوم ہو جائیگا) کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو

رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے :

اس آخری جملہ سے بھی صاف معلوم ہو گیا کہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مرحوم

یاں اُسی وسعتِ علم کی بحث فرما رہے ہیں جس کا ثابت کرنا شرک ہے اور یہ سب سے

پہلی سطر نے بتلادیا تھا کہ شرک صرف اُسی علم کا ثابت کرنا ہے جو عطا و خداوندی کے علاوہ ذاتی طور پر ثابت کیا جائے۔

الغرض زیر بحث عبارت سے پہلی عبارت اور اس سے متصل ہی اُس کے بعد کی عبارت تمام طور سے بتلا رہی ہے کہ صاحب براہین اس موقع پر صرف وسعتِ علم ذاتی میں کلام فرما رہے ہیں اور اُسی کو انھوں نے شرک قرار دیا ہے۔

یہاں تک توسیاق و سباق کے رائن سے ہم نے اپنا مدعا ثابت کیا ہے، اور اگرچہ یہ رائن بھی تصریحات سے کچھ کم نہیں لیکن اس کے بعد ہم مصنفِ براہین کی صاف و صریح عبارت پیش کرتے ہیں جس میں انھوں نے نہایت صفائی کے ساتھ اس کو واضح کر دیا ہے کہ سیری یہ بحث صرف علم ذاتی میں ہے نہ کہ عطائی میں۔ ملاحظہ ہو اسی بحث اور اسی قول میں خانصاحب کی نقل کردہ عبارت سے چند ہی جملوں کے بعد یہ عبارت ہے :

”اور یہ بحث اس میں ہے کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کہ
جیسا جملہ کلام یہ عقیدہ ہے۔ اگر یہ یہ جانے کہ حق تعالیٰ اطلاع دے کر حاضر کر دیا
ہے تو شرک تو نہیں مگر بدولتِ شرعی کے اس پر عقیدہ درست بھی نہیں
غور فرمایا جائے مصنفِ براہین نے کتنی وساحت کے ساتھ اس کو بیان کر دیا کہ

شرک کا حکم صرف اس ضرورت میں ہے جب کوئی شخص حضور کے لیے علم ذاتی ثابت کرے اور ہم پہلے مقدمہ کے ذیل میں الدفلة المکیة اور خالص الاعتقاد کے حوالہ

سے خود خالصتاً کی تصریح نقل کر چکے ہیں کہ اگر کوئی شخص اللہ کے سوا کسی کے لیے بھی

ایک ذرہ سے کم سے کم علم ذاتی ثابت کرے تو وہ مشرک ہے۔ پس مولانا عکرم احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی جرم نہیں جس میں خاں صاحب

براہم کے شرکیت ہوں اور اگر بغرض براہین میں یہ تصریح بھی نہ ہوتی اور سیاق و سباق کے وہ

قوانین بھی نہ ہوتے جو علم ذاتی کے مُراد لینے پر مجبور کر رہے ہیں تب بھی اس جگہ وسعتِ علم

سے علمِ عطائی کی وسعت مُراد لینا بالخصوص مولوی احمد رضا خاں صاحب کے لیے کسی طرح

جائز نہ تھا، وہ خالص الاعتقادِ صغیرہ پر بطور قاعدہ کلیہ کے لکھ چکے ہیں کہ

”آیات و احادیث و اقوال علماء جن میں دوسرے کے لیے اثباتِ علم

غیب سے انکار ہے اُن میں قطعیاً یہی دو قسمیں (ذاتی یا محیطی) مُراد ہیں۔“

پس براہینِ قاطعہ میں جس علم کے اثبات کو شرک کہا گیا ہے وہ درجہ اولیٰ ذاتی یا محیطی

کُل پر محمول ہونا چاہیے لیکن افسوس ہے کہ شوقِ تکفیر نے اپنا لکھا ہوا اصول بھی ٹھکرا دیا۔ سچ

ہے۔ حُبُّكَ الشَّيْءُ يُعْبِي وَ يُؤْهِمُ۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اپنے رسالہ ”الموت الاحمر“ میں براہینِ قاطعہ کی اس عبارت پر بڑا

بیچ و تاب کھایا ہے اور بہت زیادہ زور اس پر دیا ہے کہ مولوی عبدالحق صاحب نے انورِ ماسطعہ

میں کہیں علم ذاتی ثابت نہیں کیا۔ پس ان کے جواب میں علم ذاتی کا ابطال کسی طرح امرِ معقول نہیں۔ نیز

دوسرے رضائاتی صاحبان بھی اس بحث میں ان ہی کی پیروی میں ہی کہا کرتے ہیں۔ سرِ دوست اس کے

متعلق ہم مرتب اتنا عرض کریں گے کہ یہ بات تو صاحبِ براہین کی تصریحات سے ثابت ہے کہ شرک کا حکم

صرف علم ذاتی کے اثبات پر ہے۔ اب یہ کہنا کہ جانبِ مخالفت جب اس کا مثبت نہیں تو اس کا ابطال اور شرک

کا حکم لگا لیا، ایک الگ علمی بحث ہے جس کا بحثِ تکفیر سے کوئی تعلق نہیں۔ ان اگر تکفیر کی غلطی تسلیم کر لینے

کے بعد ہم سے یہ سوال کیا جائے تو انشاء اللہ اس کا بھی ایسا تشفی بخش جواب دیا جائے گا کہ مولوی

احمد رضا خاں صاحب کی روح بھی حیرت کرے کہ اتنی کھلی ہوئی چیز مجھ سے کیوں مخفی رہی۔“

یہاں تک براہین قاطعہ کے متعلق خاں صاحب کے دوسرے اعتراض کا جواب ہوا جس کا محفل صرف اس قدر ہے کہ اعتراض جب وارد ہو سکتا تھا کہ شیطان کے لیے جو حکم تسلیم کیا گیا تھا اسی کے اثبات کو شرک کہا گیا ہوتا۔ حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے شیطان کے لیے علم عطائی تسلیم کیا گیا ہے اور شرک جلم ذاتی کے اثبات کو کہا گیا ہے وشتان مابینہما۔

براہین قاطعہ پر خاں صاحب کے | ترکت براہین قاطعہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب
تیسرے اعتراض کا جواب | رحمہ اللہ علیہ پر خاں صاحب کا تیسرا اعتراض یہ تھا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف پر تو نقب قطعی کا مطالبہ کیا ہے اور نفی کے موقع پر خود ایک باطل روایت سے استدلال کیا ہے۔

روایت کی حیثیت کے متعلق تراشہ اشارہ ایسی چوتھے اعتراض کے جواب میں عرض کیا جائے گا۔ یہاں تو ہم صرف خاں صاحب کے اس علمی مطالبہ کا جواب دینا چاہتے ہیں کہ ثبوت کے لیے نقب قطعی کا مطالبہ کیا اور نفی کے موقع پر خود ایک روایت پیش کی ہے۔

کاش خاں صاحب اعتراض کرنے سے پہلے یہ غور فرما لیتے کہ مصنف براہین نے اس موقع پر جو حدیثیں پیش کی ہیں وہ مدعی اور مستدل ہونے کی حیثیت سے پیش کی ہیں یا مانع اور معارض ہونے کی حیثیت سے، اور کاش اصول مناظرہ کی کسی کتاب میں ان دونوں حیثیتوں کا فرق بھی ملاحظہ فرما لیتے۔

واقعہ یہ ہے کہ صاحب براہین نے عقیدہ کے اثبات کے لیے نقب قطعی کا مطالبہ کیا ہے اور مولوی عبد السمیع صاحب مصنف انوار ماطعہ کے قیاس کے معارض میں خود احادیث پیش کی ہیں اور یہ دونوں چیزیں صحیح نہیں عقیدہ کے ثبوت کے لیے جیک نقب قطعی ہی کی ضرورت ہے۔ خود مولوی احمد رضا خاں صاحب کو بھی اُصولاً یہ تسلیم ہے (ملاحظہ ہو ابناء الصلطنے) اور بیشک قیاس کے معارضہ میں احادیث کیا معنی قیاس بھی پیش کیا جا سکتا ہے (ملاحظہ ہو مناظرہ رشیدیہ امداس کے حواشی)۔

بریلوی مولوی کی شیطان کے بارے میں وسعت ظرفی؟

بریلویوں نے مقام نبوت اور رسالت کی اس قدر توہین کی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صفات اور کمالات بیان کرنے میں ابلیس لعین کی مثال پیش کرنے سے قطعاً باز نہیں رہتے اور بریلوی عقیدے کے مولوی عبد السمیع رامپوری بریلوی رسول اللہ ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کو ثابت کرنے کیلئے جرات اور دلیری سے شیطان ملعون کی مثال پیش کرتے ہیں چنانچہ مولوی عبد السمیع رامپوری بریلوی کی کتاب انوار الساطعہ در بیان مولود و فاتحہ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی عبد السمیع رامپوری بریلوی کی عبارت

اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ ﷺ کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر و غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

(انوار الساطعہ در بیان مولود و فاتحہ صفحہ: ۷۷-۷۸۔ مطبوعہ اشرفی کتب خانہ اندرون دہلی دروازہ لاہور)

حضرات گرامی! حضور ﷺ کے علم کے مقابلے میں شیطان ملعون کے علم کو لانا کوئی تعظیم و تکریم ہے مندرجہ بالا عبارت میں بریلوی مولوی نے حضور ﷺ کی شدید توہین کی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ناچیز: سعید احمد قادری غفرلہ عنہ

ناشر: جامعہ عربیہ اسلامیہ حسن العلوم
کلاشن اقبال بلاک نمبر ۷ کراچی